

بھونہ تعالیٰ

شوارق مشارق الانوار توفیق نور الانوار سے کہ عمدہ تحفہ الانوار ہے

مجموعہ احادیث فقہاء انوار



تحفہ الانوار

ترجمہ
شوارق الانوار

جکے

جرائل تعریف اور جلائل توصیف مانند خورشید نصف النہار

کے مستفی عن الاطہارین

مطبع منشی کسٹور چوہدری

۱۹۰۰ء

اس طبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لئے موجود ہے جس کی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جس کے معائنہ و ملاحظہ سے مشتاقانِ علمی حالاتِ کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیبل پیج کے تین صفحہ جو ساڈہ ہیں انہیں بعض کتب حدیث و فقہ اُردو و فارسی وغیرہ درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہو اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
	قطلائی شہاب الدین قطلائی کی شرح صحیح البخاری مسطور بارشاد الساری معروف بہ قطلائی دس مجلدات میں پوری شرح خط نسخ کاغذ سفید و لاتی گندہ۔		کتب حدیث اُردو
۵ روپے	سنن ابی داؤد ہر چار مجلد کامل دو جلد میں از امام سلیمان بن اشعث دخل صحاح معروف جدید الطبع۔	۵ روپے	مظاہر حق - ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح مترجمہ جناب مولانا محمد قطب الدین دہلوی مرحوم و مغفور کامل چار جلد میں ہو حاصل المثنیٰ یعنی اول عبارت عربی حدیث کی بعد اُس کا ترجمہ اُردو میں کاغذ سفید گندہ۔
۶ روپے	دلائل الخیرات - با ترجمہ فارسی و اس کے مترکہ و خواص اسرار کے معروف۔	۷ روپے	ایضاً - کاغذ خانی و سفید محمولی۔
۸ روپے	زاد البیسیل الی الخیرۃ و السلبیل - ذخیرہ احادیث از مولانا غلام محی۔	۸ روپے	ترجمہ جامع ترمذی - حامل المثنیٰ جلد اول مترجمہ مولوی فضل احمد انصاری لاہوری کاغذ سفید و خانی۔
۱۱ روپے	عناصر الخیرات - با ترجمہ اُردو از حکیم ناصر علی صاحب آرومی بے نقط و رد و کا مجموعہ۔	۱۱ روپے	ایضاً - جلد دوم کاغذ سفید و خانی۔
	کتب فقہ اُردو		کتب حدیث فارسی
	ہدایۃ الاسلام مصنفہ مولوی امانت اللہ صاحب غازی پوری۔		اشعۃ اللمعات حامل المثنیٰ شرح مشکوٰۃ از مولانا محدث عبدالحق دہلوی چار مجلدات میں پوری شرح مع ترجمہ کاغذ سفید و خانی
۱۶ روپے	غایۃ الاوطار ترجمہ اُردو و مختار مترجمہ مولوی خرم علی و مولوی محمد احسن کامل چار جلد میں کاغذ سفید۔	۱۶ روپے	کتب حدیث عربی
۱۷ روپے	راہ نجات ضروری مسائل نازدین کے غیر	۱۷ روپے	تیسیر الوصول الی احادیث جامع الاصول از شیخ عبدالرحمن بن علی مینی معروف۔
			جامع ترمذی - امام ابو عیسیٰ رحمہ صحاح ستہ میں سے معروف و رسالہ اصول حدیث جرجانی و شمائل ترمذی جدید۔

شوارق مشارق الانوار توفیق نور الانوار سے کہ عمدہ تحفہ الانبیاء ہے
مجموعہ احادیث و آثار نور بار
موسوم بہ

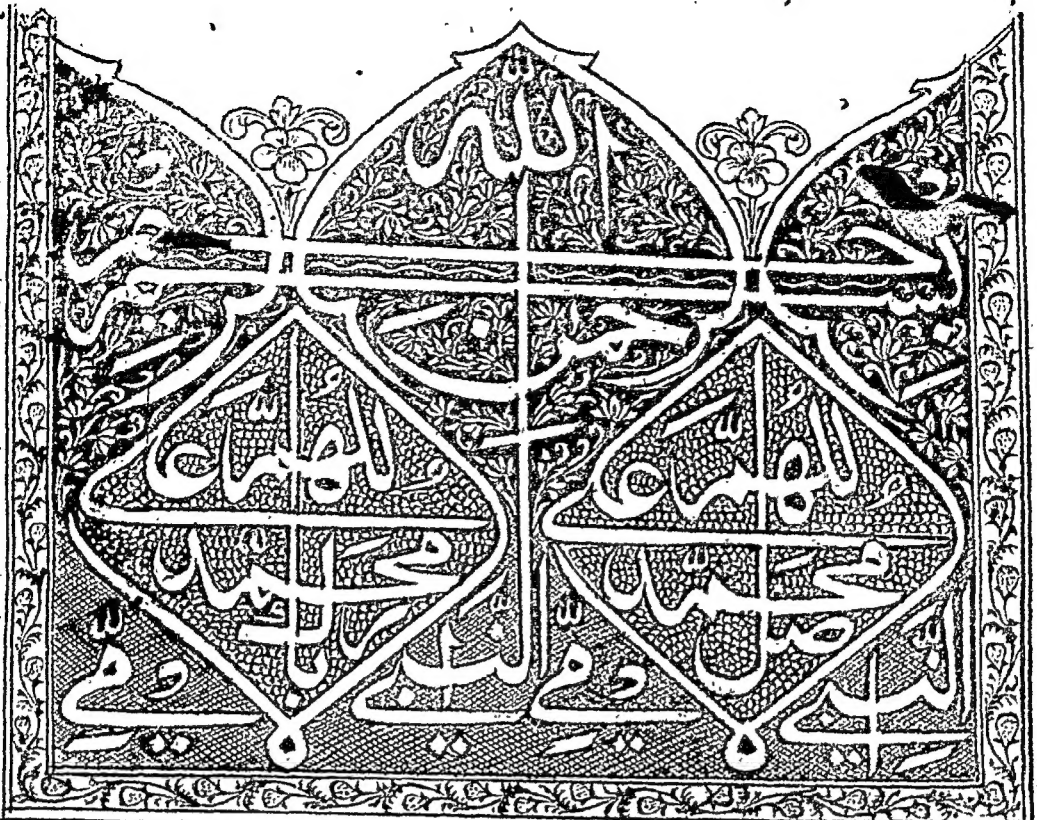
تختہ اللاحیہ سار
شارق الانوار

۷

آمل تعریف اور جلال تو صیف مانند خورشید نصف النہار
کے مستغنی عن الاطہار ہیں

مطبع مشرقی کتب و نسخہ

1900



تحفۃ الاخیار ترجمۃ مشارق الانوار

اَتَمِّمْ لَدُنَّ رِبِّ الْعُلَمَاءِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ
 حمد اور نعت کے بعد دریافت کیا جاسیے کہ علم حدیث اشرف العلوم ہوا سو اسے کہ اشرف الناس کا کلام ہو مثل شہود ہر جو کہ
 کلام اُنکو اُنکو ملک الکلام اور سب علوم دینی اُسکے محتاج ہیں علم تفسیر بدون حدیث کے مستبر نہیں اور علم عقائد اور علم فقہ اور
 علم سلوک اور علم تاریخ بدون اُسکے کچھ سند نہیں لیکن باوجود اُسکے ہندوستان میں اس علم شریف کا پیرچہ نہیں عوام کا تو کیا ذکر تو
 اکثر علماء کو خبر نہیں اس واسطے نہایت مناسب معلوم ہوا کہ کسی حدیث کی کتاب کا ترجمہ عوام فہم آرد ورنہ میں کیجیے سب کتب میں
 سے مشارق الانوار حسن صفائی کی نہایت پسند آئی اس واسطے کہ مختصر کتاب ہو اور اُسکی احادیث میں سے پراقتفاق ہو کوئی ایسی
 ایسی حدیث نہیں جو غیر معتبر ہو بخلاف مشکوٰۃ کے کہ اس میں ہر جنس کی روایت ہو صحیح بھی اور ضعیف بھی باہتہ الاحوال کہ بارہ سو چالیس
 ہجری میں حسبِ دخواہ ترجمہ تمام ہوا اور تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار اسکا نام مقرر کیا حق تعالیٰ اپنے کرم سے اس
 کتاب کو مقبول کرے اور اہل اسلام کو فائدہ عام بخشے اور بھول چوک کو معاف فرمائے آمین مقدمہ اس میں چند اصطلاحات حدیث کا
 اور فضیلت امام بخاری اور مسلم اور کتاب مشارق الانوار اور اُسکے مصنف کا حال بیان کرنا ضرور ہوا تاکہ واقفوں کو بصیرت حاصل
 ہو جزافی نے یہ فصل اصطلاحات حدیث میں علم حدیث اُسکو کہتے ہیں جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبان مبارک سے فرمایا
 یا نحو کیا یا جو حضرت کے سامنے ہوا اور حضرت نے اُسکو درست رکھا سو جو زبان سے فرمایا اُسکو حدیث قولی کہتے ہیں اور جو کیا اُسکو حدیث
 فعلی کہتے ہیں اور جو حضرت کے سامنے ہوا اُسکو حدیث تقریری کہتے ہیں اول اسلام میں مدت تک علم حدیث میں کسی نے کتاب نہیں
 تصنیف کی زبانی سب یاد رکھتے تھے پھر اول ابنِ جریر اور امام الکساوری نے تصنیف شروع کی پھر تو تصنیف کا بہت چرچا
 ہوا علمائے حدیث نے جو متن حدیث کو شمار کیا تو لاکھ حدیثیں پائیں فائدہ حدیث دو قسم ہو متواتر اور آحاد متواتر وہ ہر
 ہر زمانے میں اتنا بکثرت لوگوں نے روایت کی ہو کہ قتل اُنکے جھوٹ بولنے کو محال اُسے اور آحاد وہ جو جسکی روایت میں اتنی
 کثرت نہ آحاد کی میں میں ہن شہور اور غیر شہور وہ ہر جسکو ہر زمانے میں بیان آیدہ اولیٰ میں نے اس پر اور غیر

وہ جو جنکو ہر زمانہ میں مذکور راویوں سے کم نے روایت نہ کی ہو اور غریب وہ جو کسی روایت کسی زمانے میں ایک ہی راوی سے
 ہوں متواتر سے ہر ایک کو یقین حاصل ہو تا ہو خواص کو بھی عوام کو بھی اور احاد روایت سے علم ظنی حاصل ہو تا ہو اور بعضی
 صورت میں کثرت قرآن سے اہل علم کو یقین بھی حاصل ہو جاتا ہو سو احاد میں بعضی روایت تو مقبول ہو اور اس پر عمل واجب
 ہو اگر راوی کی دیانت اور راستی معلوم ہو اور بعضی روایت مردود ہو اگر راوی کی دیانت اور راستی نہ ثابت ہو خواہ مردہ مقبول
 ہو یا کی دو قسم صحیح اور حسن صحیح اُسکو کہتے ہیں جسکو دیندار پرستگار خوب یاد رکھنے والے لوگوں نے ہر زمانے میں برابر روایت
 کیا ہو نہ اُس میں کوئی چھپا عیب ہو نہ اور متبر لوگوں کے مخالف ہو سو صحیح حدیث کی سات قسمیں ہیں اول عمدہ قسم تو وہ جو صحیح بخاری
 و صحیح مسلم دونوں میں ہو اُسکو حدیث متفق علیہ کہتے ہیں اُسکے بعد دوسری قسم وہ جو صرف بخاری میں ہو تیسری وہ جو فقط مسلم
 میں ہو چوتھی وہ جو بخاری اور مسلم کی شرط اور اُنکے طور پر ہو یا بخاری میں وہ جو صرف بخاری کے طور پر ہو چوتھی وہ جو فقط مسلم کے طور پر
 ہو ساتویں وہ جو بخاری اور مسلم کے سواے اور اہل حدیث نے اُسکو صحیح جانا ہو حسن اُس حدیث کو کہتے ہیں جو صحیح حدیث کی
 طرح ہو لیکن اُسکے راویوں کا حفظ اور یا صحیح کے راویوں کے برابر نہیں ہر چند مقبول اور حجت اور احادیث دونوں میں صحیح کے
 نہایت مقدمہ اور افضل ہو حسن صحیح سے رتبہ میں کم ہو خواہ مردہ و قسم احاد کی جو لائق حجت کے نہیں سو ضعیف ہو ضعیف
 میں جو صحیح اور حسن کے مخالف ہو خواہ اُسکا کوئی راوی درمیان سے ساقط ہو یا مطعون ہو سو اگر اُس کے سند سے راوی
 کہتے ہیں اور اگر انتہا سے ساقط ہو یعنی صحابی نہ ہو تو اُسکو مرسل کہتے ہیں اور اگر وہ راوی برابر ساقط ہو گئے تو اُسکو
 بہین تو منقطع اور طعنہ راوی کا یہ کہ وہ جھوٹا ہو تو اُسکی حدیث کو موضوع کہتے ہیں یا اُس پر جھوٹ کی تہمت لگی ہو
 یا راوی غلطی بہت کرتا ہو یا غافل ہو یا کثیر الہم ہو یا اُسکی روایت سمند لوگوں کے مخالف ہو یا قاسی یا بدعتی ہو تو
 ان فائدہ علم حدیث میں بہت کتابیں ہیں لیکن چھ کتابیں نہایت مشہور ہیں جنکو صحاح شہ کہتے ہیں اول
 سلم تیسری ابو داؤد چوتھی ترمذی یا بخاری نسائی چوتھی ابن ماجہ سوا بخاری اور سلم کے باقی چار کتابوں
 میں بھی اور حسن بھی اور ضعیف بھی چنانچہ اُنکے مصنفوں نے بیان کر دیا جو صحیح حسن ضعیف کا دریا
 نے محدثین کو عقل اور شعور ایسا دیا ہو کہ وہی اُنکو خوب پہچان جاتے ہیں جیسے صرف کھانا یا کھانا یا کھانا
 بتلائے ہر شخص نہیں جان سکتا ہر چند اصطلاحات حدیث کی تفصیل بہت ہو لیکن عوام کی فہم میں نہیں آتی
 تہ کی کہ اتنا بھی اس ترجمہ دریافت کرنے کو کافی ہو فصل صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے ذکر
 میں کہتے ہیں علم حدیث کی سب کتابوں سے صحیحین منتخب ہیں انکی صحت پر اتفاق ہر امت کا خصوصاً
 سب ہر ان دونوں کتابوں میں سوا صحیح حدیث کے حسن حدیث بھی نہیں ضعیف کا تو کیا ذکر
 ہوئے علم حدیث میں کہ یہ رتبہ کسی کو حاصل نہیں فی الحقیقہ یہ دونوں بزرگ آسمان تحقیق کے اقرب
 اہل اور کمالات کو اور انکی کتابوں کو ایسی شہرت دی کہ کچھ بیان کی حاجت نہیں لیکن مجمل اُنکا
 اقتدار اگا ہی حاصل ہو فائدہ نام اور نسب امام بخاری کا ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل
 بخاری میں پیدا ہوئے طفلی میں اندھے ہو گئے تھے اُنکی مائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو

مختصر الکلیات ترجمہ مشارق الانوار

امام
 درود
 حال

بن ابی

خواب میں دیکھا کہ فراتے ہیں کہ خوش ہو کہ حق تعالیٰ نے تیری دعا اور زاری سے تیرے بیٹے کو نکال دیا۔ یہ سن کر میں نے خوش ہو کر دعا کی کہ صبح کو دیکھا تو مینا پایا دس برس کی عمر سے بخارا میں حدیث یاد کرنا شروع کیا جب توبہ برس کے ہوئے تو عبد العزیز بن ابی ادریس کی تصنیفات یاد کر چکے پھر حج کے واسطے گئے اور عرب میں علم تحصیل کرنے لگے جب اٹھارہ برس کے ہوئے فضا اہل صحابہ اور تابعین میں تصنیف شروع کی آخر اس سب مجموعے کی مدینے میں حضرت کی قبر مبارک کے پاس تاریخ بخاری بنائی حامد بن اسماعیل محدث سے روایت ہو کہ میں اور بخاری استاد دوں ساتھی علم حدیث تحصیل کرتے تھے ایک روز میں نے بخاری سے کہا کہ تمہارے پاس دو کتابیں تھیں تم احادیث کو نہیں لکھتے یا درہا شکل تیرے کلموں کی تحصیل سے کیا فائدہ ہو گا سولہ روز کے بعد بخاری نے کہا کہ تمہیں جگو بہت تنگ کیا لاؤ اپنی تحریر کو میری یادداشت سے مقابلہ کرو اور میں اس میں یک پندرہ ہزار حدیث لکھ چکا تھا اتنی سب حدیثوں کو بخاری نے جگو زبانی سن لیا اور ایسا خوب یاد تھا کہ میں نے اپنی حدیثوں کو اسے صحیح کر لیا پھر بخاری نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری محنت اور سرگردانی محض بغاۃ ہے یہی روز میں جان چکا تھا کہ یہ شخص شرمی ہو اس کے برابر کوئی نہ ہو سکیگا اور صحیح بخاری تصنیف کرنے کا یہ سبب ہو گا کہ اگر ذرا سخی بن رہا ہو یہی مجلس میں ذکر ہوا اگر کوئی صرف صحیح حدیثوں کو ملحدہ جمع کرے تو خوب فائدہ ہو کہ بے دغدغہ لوگ اس پر عمل کریں بخاری کے دل میں یہ بات اثر کر گئی چھ لاکھ حدیثیں آگے پاس تھیں انکا انتخاب شروع کیا جس حدیث کی صحت کمال مرتبے میں ثابت تھی اسکو لکھتے اور باقی کو ترک کرتے اور معمول یہ کیا تھا کہ ہر حدیث کی تحریر کے واسطے غسل کرتے اور در و درخت نماز پڑھتے اور دعا اور استعاذہ کرتے کہ الہی مجھے خطا نہ ہو آخر شمس کو اسی طرح سولہ برس کی محنت سے مدینے میں حضرت کی مسجد کے اندر منبر اور حضرت کی قبر مبارک کے درمیان صحیح بخاری تمام ہوئی صرف صحیح حدیثوں کو ایک کتاب میں جمع کرنا اول بخاری سے شروع ہوا سب حدیثیں صحیح بخاری کی سات ہزار دوسو پچھتر ہیں اور اگر کوئی کو حذف کیجیے تو چار ہزار میں انکی خوش متی کے بجائے یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی کہ انکی حیات میں ستر ہزار آدمی نے بلا واسطہ ان سے یہ کتاب سند کی تمام بخاری یاد کر لی ہو کہ فراتے تھے کہ جگو یہ امید ہو کہ قیامت میں مجھے غیبت کا سوال ہو گا اس واسطے کہ میں نے کبھی کسی کو اس کا نام نہیں سنا اسی کلام سے انکے تقویٰ اور پرہیزگاری کو خیال کیا چاہیے جب بخاری بخارا میں آئے تو وہاں کے حکام نے اپنی تصنیفات میرے مکان میں آکر میرے بیٹے کو پڑھاؤ بخاری نے کہا کہ یہ حدیث کا علم اسکو میں نہیں دے سکتا غرض ہوا اپنے بیٹے کو میرے مکان پر بھیجا کر جیسے اور لوگ سیکھتے ہیں وہ بھی سیکھا کرے تاکہ انکے کلمے آواز میں آتے تو اور کوئی طالب علم تمہارے پاس نہ رہا کرے ہمارے چوبدار دروازے پر کھڑے رہیں گے کسی کو نہ اس کے بغیر نہ کوئی چاہتے کہ عوام خلقت ہمارے بیٹے کے برابر بیٹھے بخاری نے یہ بات غامی اور کہا کہ حدیث کا علم ہے جو صحیح روایت بھی تمام امت محمدی شریک ہو سکتی کی خصوصیت نہیں ہو سکتی حاکم نہایت ناخوش ہوا اور بعض نے علی ہر اور وجود نہ ہاں لوں نے بخاری پر طعن تشنیع شروع کر کے حاکم کو فساد پر مستعد کیا آخر شمس کو امام بخاری بخاری بخاری لکھی مگر جا بجا پیشا پور میں گئے وہاں کے حکام سے بھی ناموافق ہوئی پھر وہاں سے سمرقند گیا اور وہاں بھی صحاح ستہ سے خالی نہیں پانچویں ہو گئی اب جگو زندگی سے نجات دے پھر دوسو چھپن سہری میں مدین وفات پائی

مکتبہ اسلامیہ رتبہ مشاورت والاؤار

جلد احادیث صحیح بخاری

۲۶۵

کروم از ثقات و صدق تاریخ تو کہ در تاریخ وفات، عبدالواحد طوسی انہیں زمانے میں بڑے ولی کامل تھے انھوں نے فی خبر ابہد میں
 دیکھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع چند اصحاب کے راہ میں نظر کھڑے ہیں عرض کی یا رسول اللہ آب کسکے انتظار میں ہیں یا نہیں فرمایا
 کہ محمد بن اسماعیل کا میں نے نظر ہوں پیغمبر تحقیق ہوا تو اسی وقت بخاری کا انتقال ہوا تھا اور بہت بزرگوں نے خواب میں دیکھا کہ
 حضرت نے صحیح بخاری کو اپنی طرف نسبت کیا چنانچہ محمد بن احمد ذری نے بہت اقد کے پاس خواب میں دیکھا کہ رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای ابوذر تو کب تک شافعی کی کتاب کا درس کیا کرے گا کیا ہماری کتاب کو تو کیوں نہیں پڑھتا میں نے
 کہا کہ یا رسول اللہ ابھی کون کتاب پڑھنا کہ جامع محمد بن اسماعیل یعنی صحیح بخاری اور اسی طرح امام الحرمین کا بھی خواب شہور ہے
 شدت اور خوف اور سختی مرض اور قحط وغیرہ مصائب میں صحیح بخاری کا ختم تریاق مجرب ہے چنانچہ حرمین شریفین میں ابناک حمل
 ہے کہ جب روم کے بادشاہ پر سخت جنگ پیش ہوتی ہے وہ ان کے علماء بخاری شروع کرتے ہیں حق تعالیٰ فتح نصیب کرتا ہے
 قائد امام ابو الحسن مسلم بن الحجاج بن مسلم قشیری نیشاپوری دو سو چار ہجری میں پیدا ہوئے اور دو سو اکیسھجری میں
 انتقال ہوا تمام اہل حدیث انکی بزرگی اور کمال کے قائل ہیں اور بڑے عمدہ محدثین انکے شاگرد ہیں جیسے ابو حاتم رازی اور ترمذی
 علم حدیث میں بہت کتابیں انکے تصنیف میں خصوصاً صحیح مسلم میں عجائب رنگارنگ علم حدیث کے دقائق میں کہ اہل حدیث
 انکو جانتے ہیں تین لاکھ حدیث سے اس کتاب کو منتخب کیا ہے اور اس میں کمال پوشیدہ اور احیاء کی ہر سب احادیث
 اس کتاب کی بارہ ہزار ہیں امام مسلم نے کبھی کسی کی غیبت نہیں کی اور نہ کسی کو مارا اور نہ کسی کو گالی دی ابو حاتم رازی
 نے مسلم کو خواب میں دیکھا تھا حال پوچھا کہ خدا نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا مسلم نے کہا کہ حق تعالیٰ نے بہت کچھ
 واسطے مباح کر دیا ہے جہاں چاہتا ہوں وہاں رہتا ہوں ابوعبلی ایک بزرگ تھے جب وہ مر گئے تو کسی نے انکو خواب
 میں دیکھا تو پوچھا کہ خدا نے تمہاری کس سب سے نجات کی انھوں نے کہا کہ ان خبروں کی برکت سے اور وہی صحیح مسلم
 کے تھے قائد کتاب مشارق الانوار اور اسے مصنف کے ذکر میں اس کتاب کے مصنف کا نام رضی الدین حسن بن حسن
 صنعانی نے چنانہ مادہ النمرکی ولایت میں ایک شہر کا نام ہے وہاں پیدا ہوئے پیدا اور انکے میں علم تحصیل کیا اپنے وقت
 یعنی سات سو ہجری میں تمام علوم دینی خصوصاً علم حدیث اور لغت میں استاد بنے نظیر تھے تصنیفات انکی بہت ہیں ازاجملہ
 کتاب مصلح الدینی من صحاح احادیث المصطفیٰ اور کتاب شمس المیر و من الصحاح الماثورہ اور کتاب مشارق الانوار النبویہ
 من صحاح راہ الجبار المصطفویہ اور کتاب عقلہ البجلائہ اور کتاب دنیات صحابہ اور کتاب زبدۃ المناکب اور کتاب فرائض
 علم ہر قولہ العلم والعلماء اور کتاب التکملہ لغت میں کہ جو صحاح جوہری میں غلطی تھی انکی اصلاح کی اور جو لغات
 میں کہ خدا نے علم لکھ دیا اور کتاب مجمع البحرین لغت میں کہ نہایت کلاں کتاب ہے کہ تمام لغت عرب کی شامل ہے انکے
 مانگا کہ وہ فردوس لغات بھی ہیں کہ مصنف کے کمال علم پر دلیل ہے قائد مشارق الانوار میں مصنف سے عجیب اور
 ہر چند جہاد پرستہ طائف کی رعایت کی ہے اوائل یکہ صحیحین کی احادیث سے صرف قولی حدیثوں پر کفایت کی ہے حدیث
 کرویکہ بہت بلند رکھی ہے کہ مطلق نہیں لایا اور دونوں کتابوں میں طرفہ خوش اور تلاش کی ہے کہ انکے اصول حدیث کو لایا
 اور قیامت کا ایمان لایا میان نہیں لایا کو ترک کیا اور یہ نہیں کہ سبب بعضی حدیث کو لایا اور بعضی کو چھوڑا اس

مجموعہ احادیث صحیح
 جلد ۱۲۱
 تحفۃ الاخیار ترجمۃ مشارق الانوار

دریافت اور تخریر کو کمال فہم اور بڑا علم چاہیے ہر عالم کا یہ کام نہیں اسی سبب سے مصنف نے ویسا جہ کتاب میں کہا ہے کہ یہ کتاب
 درستی میں میرے اور خدا کے درمیان حجت ہے وہی خوب جانتا ہے کہ کس قدر محنت میں نے اسے اٹھائی ہے اور اس
 کتاب کی خوبی اور بزرگی ہر شخص میں دریافت کر سکتا اسکو علما جانتے ہیں اور علما سے بھی وہی عالم جانتے ہیں جو علوم حدیث
 میں بڑا ملکہ اور کمال مہارت ہے دوسرے یہ کہ مصنف نے اس کتاب کو بارہ باب کیا ہے لیکن بالوں اور فضیلتوں میں بطور اور
 کتابوں کے اتحاد و تہم کی رعایت میں کی کہ مثلاً مملوۃ کی احادیث کیجا ہوں اور صوم اور حج کی کیجا ملکہ الفاظ اور روافد پر مرتب
 کیا ہے مثلاً جن حدیثوں کے سرے پر من ہے اول باب میں لایا اور ان کی حدیثوں کو دوسرے باب میں اور جن پر کلا ہے انکو تیسرے
 باب میں اور باوجود اسکے پھر حرف تنجی کی رعایت کی ہے جیسے لغت کی کتابوں میں ہوتی ہے خلاصہ یہ کہ اس میں ترتیب معنوی نہیں
 ترتیب لفظی ہے عجب محنت اور استادی کی ہے کہ احادیث کو رنگارنگ ترتیب سے مرتب کیا ہے جو اسکو غور سے دیکھے وہ اسکا
 لطف پاوے ہر چند معنوی ترتیب میں یہ پڑا فائدہ ہے کہ جن تہم کی حدیثوں کو چاہا اُنکے باب و فصل سے دیکھ لیا لیکن لفظی
 ترتیب میں بھی عجیب لطف ہے کہ جس حدیث کا سہرا معلوم ہو اسے لکھتے اسکو نکال لیا علاوہ اسکے قرآن کی طرح رنگ رنگ
 کے مضمون ہر وقت دریافت ہونا کمال نشاط انگیز ہوتا ہے گویا یہ کتاب گلدستہ جیسی ہر تحریر تو رنگ رنگ ہو اور خوشبو ہر قسم کی تیسرے
 یہ کہ مصنف بعضی حدیث کو ٹکڑے کر کے اپنی ترتیب کے موافق چند مقام پر لایا ہے اور یہ کام عالم عارف کو درست ہے بشرطیکہ معنی
 میں خلل نہ پڑے چنانچہ مصنف نے ایسا ہی کیا ہے جو تھے یہ کہ بقول شامی کا ذرونی کے سب احادیث مشارق الانوار میں
 دو ہزار دو سو چھالیس میں قارئین معلوم کیا چاہیے کہ اس کتاب کے ترجمے میں چند امور کی رعایت کی ہے اول یہ کہ
 مصنف نے اختصار کے واسطے احادیث کے اسناد یعنی راویوں کے نام کو حذف کیا فقط صحابی کا نام جو اس حدیث کا اول
 راوی ہے ذکر کیا اس طرح کہ ہر حدیث میں اول کتاب کا اشارہ کیا پھر صحابی کا نام لیا پھر حدیث کو بیان کیا اور اختصار کے
 واسطے ہر حدیث پر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں کہا لیکن مترجم نے ہر حدیث کے ترجمے میں کہہ دیا ہے کہ حضرت نے
 یوں فرمایا اور کتاب کا نام ہر حدیث میں لے دیا تاکہ عوام کو شبہ نہ پڑے دوسرے یہ کہ حدیث کا ترجمہ تحت الفاظ نہیں کیا اسکو
 کہ عرب کا محاورہ ہندہ کے کاوڑ سے اکثر مطابق نہیں بلکہ محاورہ قدیم رکھا ہے مراد میں مطلب عاجزا لکھا اور باوجود اسکے
 حتی المقدور تحت لفظ ترتیب کی بھی رعایت کی ہے تیسرے یہ کہ اصلی غرض اس سے یہ ہے کہ اہل اسلام کو فائدہ عام ہو بیان کتاب
 کہ حرف شناس اور عوام ہی محروم نہ رہیں اس واسطے نہایت مشکل طالبین لکھے جو تھے یہ کہ اس کتاب کے خطبے کا ترجمہ نہیں
 کیا کہ عوام کو اس سے کچھ فائدہ نہ تھا خطبے کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ مصنف نے کہا کہ جب زمانہ بگڑا اور اہل علم گئے اور کم علم فہم
 جنگو صحیح اور ضعیف کی تمیز نہیں عالم اور پیشوا مشہور گئے تو میں نے اس کتاب مشارق الانوار میں اپنی قصیدہ دو کتاب
 مصباح الدجی اور شمس مینو کی صحیح احادیث جمع کی اور کتابہ النجم القلشی اور کتاب الشہاب قضاعی سے صحیح روایت مبنی
 وہ بھی اس میں ملائی تاکہ صحیح احادیث مختص کتاب میں کیجا ہو یوں صحیح بخاری کی علامت اور صحیح مسلم کی حد اور جو دونوں
 میں متفق ہو اسکی علامت مفرق یعنی مصنف نے اس کتاب میں صرف صحیحین کی احادیث لکھی مگر حاجبا
 اقلشی اور قضاعی کی کوئی لفظ بھی لایا ہے چنانچہ فرمان اطلاق بھی کر دی ہے اور وہ لفظ بھی صحیح سند سے خالی نہیں ہے

تحفة الاخبار ترجمہ مشارق الانوار
 ۲۲۴۹

یکہ منیف نے کمال اختصار سے ہر جگہ قصہ حدیث کا نہیں بیان کیا کہ حضرت نے یہ حدیث کس وقت اور کس تقریر سے فرمائی تو اس کا مطلب بخوبی معلوم ہونا اس واسطے حدیث کے ترجمے کے بعد فائدہ میں اس کا پورا قصہ لکھ دیا اور جان مطلب بنی اور متصل تھا اس کو مفصل کر دیا اور چاروں اماموں کے مذہب کا بجا سا مستنبط ہون میں یہ تعصب لکھے شیعہ اور اہل بدعت کے شہادت کا بجا نمائش کیے غرض کہ کتب الہدیہ کتاب اہل اسلام کے واسطے عجیب کتبہ ہے اکثر مثالیابی کو شامل ہے جس کے دریافت سے جاہل عالم نے اور عالم نازہ لطف اٹھا ہے حضرت مولانا عبدالقادر دہلوی کی ہندی تفسیر اور یہ کتاب طالب خدا کے واسطے کافی ہیں ویدیا کے حق میں یہ دین و دوزان کتابیں گویا دو انگلیں ہیں جن سے دونوں جہان کا انجام نظر پڑے یاد رہے جن عرش تکملے کے شتوی

کیا تجھے یوں حدیث کیا ہو	اور دائرہ درج مصطفیٰ ہی	صوفی عالم حکیم دینی	کرتے رہے اس کی خوش بینی
بابا کے بیان سے کون لایا	جیسے پایا حسین سے پایا	یہ شاہرہ محمدی ہے	گنجینہ راز احمدی ہے
مشعل افروز راہ سنت	برہم زن پنج و شاخ بدعت	ہوئے ہوئے مصطفیٰ کی انگشت	ست دیکھ کسی کا قول و کردار
مباصل علی تو نقل کیا ہے	یاں وہم و خطا کا دخل کیا ہے	اب زیادہ تو مجھے کر دکھل کل	خوشی کے آگے کیا ہے مشعل
بالفرض فلاں تھا مرد کامل	اسنے تھا کیا کہاں سے حاصل	وہی اسی در کا اک گدا تھا	گو غوث و امام و مقتدا تھا
لفظ و ثابت میں تو نے دیکھے	لفظ و محمدی کو اب لے	ناحق تجھے اندر کچھ ہوس ہے	قرآن و حدیث بگو بس ہے
حق ہو گا حدیث تو ان حرم	اور شاہد رسول محمد عالم	تھا علم حدیث سخت مشکل	اور ہند کے لوگ اس سے غافل
جائے اگر ہیں وہ بھی محروم	ہو ترجمہ اس سب سے مرقوم	مقبول ہے یہ کتاب یار ب	شفاق ہوں ان کے اہل دین

الکتاب الاول

بسم اللہ الرحمن الرحیم میں جبکہ سربراہ محمد ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے فرمایا کہ جب سے دل سے خدا کو اور اس کے پیغمبر کو مانا اور نماز کو ٹھیک دیا اور رمضان کا روزہ رکھا کریم اور فضل کی راہ سے ضرور ہو گیا خدا پر اس کا بہشت میں لیا جانا خواہ اپنا وطن اسنے خدا کی راہ میں ہمارا کیسا چھوڑا ہے یا اسی زمین میں ٹھہرا ہے یا جو زمین پیدا ہوا فائدہ اس حدیث کی پوری روایت بخاری میں یوں ہے کہ اصحاب نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ہم لوگوں کو تو بخیر مسند یونین کہ بہشت جہاد اور بہشت پر موقوف نہیں حضرت نے فرمایا کہ بہشت میں سو سو بلند درجے ہیں کہ خدا نے غنائم یون کیو واسطے مقرر کی ہیں ہر ایک درجہ میں اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین میں ہے جب تم خدا سے مانگو فردوس مانگا کر دے کہ فردوس بہشتوں کے درمیان میں ہے اور اس کے اوچی اور اس کے ادبہند کا عرش ہے اور اسی سے بہشت کی سیڑھیں نکلی ہیں ہر چند جہاد بہشت موقوف نہیں اصل نجات کیو واسطے ایمان اور نماز و نہ کہ ناسیت کرنا ہے لیکن تم بہت کو بہت مذکور کہ صرف نجات پر موقوف کرو لیکن بہشت بلند رکھو جہاد کرو تا کہ فردوس یا جیسے کہ بہشت میں بہت ہیں اس میں سے مین و مشغول اور خدا کی کتابوں کا تفسیر اور قیامت کا ایمان لانا ایمان میں فرمایا اللہ واسطے کہ جب تم می رسول کا ایمان لایا تو انکا بھی ضرور ایمان لادیا کہ تمام قرآن و وحی

تحفة الاخيار ترجمہ مشرق الافکار

من انکسار اور غارت روزے کے ساتھ نذرۃ اور حج کا فرائض میں فرمایا اس واسطے کہ نذرۃ اور حج صرف مالدار پر فرض ہے حاجت
 میں اور مالدار نذرۃ و حج پر فرض ہے اور مالدار پر حاجت خالصہ یہ کہ یہاں حکم عام بیان فرما منظر ہو حاجت خالصہ مالدار کو شامل ہے جو
 مصنف نے ایمان کی حدیث میں کہ اس واسطے کہ ایمان سے عبادت اور نیکوں کی خبریں بیوں ایمان کے کوئی عبادت اور نیک
 درست نہیں ہے زید بن خالد بن ابی جحش نے اوی ضمالہ کہ وضالہ تھا کہ لکھتا تھا صحیح مسلم میں زید بن خالد سے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسے خدا جانے کہ کور کہ لیا وہ خود دین کی راہ سے جھکا ہو جب تک کہ نہ پوچھو اسے اسے بھولے
 جھکے جانے کو یہ وہاں مشہور ہے اپنے گھر میں یا نہ درگاہ دست میں اکثر مشرق کی کتابوں میں اس حدیث پر تائید کی ہو گئی
 ہے یعنی بخاری اور مسلم دونوں میں یہ حدیث بالاتفاق بحالی آگاہ یہ صاف خطاب اس واسطے کہ صاحب جامع الاصول اور شائع
 کا ذرونی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث صرف مسلم میں ہے بخاری میں نہیں اور اس میں عاجز ہے بھی صحیح بخاری میں دیکھا زید بن خالد سے
 اس میں اس حدیث کی حدیث نہیں پائی معلوم ہوا کہ کاتب کی غلطی ہے ابن عباس سے من اتباع طعما کا فکرا تبعہ حتی
 کیستوفیہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کمالے کا غلہ بول لیوے تو انکو
 نیچے جب تک اسکو تول کر قبضہ میں نہ لائے وہ چار دن ایمان کا یہ نہیں ہے کہ غلہ چننا مول لینے والے کو بدون اپنا
 قبضہ کیے دست نہیں اور امام شافعی کے نزدیک کوئی چیز غلہ ہو یا زمین اور یا حج بدون قبضہ بیجاہ دست نہیں اور امام اعظم کے مذہب
 میں زمین اور یا حج اور گھر مویہ غیر شرط نہیں پائی سب مقولات میں قبضہ شرط ہے مقول وہ مال جو ایک جگہ سے دوسری جگہ
 جائے اور غیر مقول ہے زمین اور یا حج ابن عمر میں اتباع نکاح لعل ان لوکر فمہا للذی باعها الا ان
 لیشرط المبتاع ومن ابتاع عبد امرا لہ للذی باعہ الا ان لیشرط المبتاع صحیح بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن
 سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مول لیوے کچھ سیکہ و خست کو کا بجا بیوند کرنے کے بعد اس کے بھیل کا مالک وہی ہے جس نے بجا لیا کہ
 مول لینے والا بھیل کی بھی شرط ہے لیوے اور جو غلام کو مول لیوے تو اس کے پاس مال کا وہی مالک ہے جس نے اسکو بجا لیا کہ یہ مول لینے
 والے نے اس مال کی بھی شرط کی ہو گئی کچھ کا رخت نرا اور مادہ ہوتا ہے مادہ کی بالی جبر کے ترک بالی اس میں بیوند کرنے میں
 تو بیت بھیل نام امام شافعی اور مالک اور احمد کا یہی مذہب ہے کہ بیوند کرنے کے بھیل کا مالک و رخت کا بیچنے والا ہے اور اگر شرط کر لی ہو تو مول
 لینے والا مالک ہے اور امام اعظم کے مذہب میں جب و رخت کا بھیل خود ہو گیا تو رخت کے بیکنے سے بھیل نہیں بک جانا خواہ جو ہو ہو
 یا نہ ہو یہ حدیث بخاری اور مسلم دونوں میں ہے اکثر مفسرین میں اس حدیث پر مسلم کی عبارت ہے مول غلام ہو
 غلام کہہ میں اس میں حدیث والذی باعہ لکھی ہے حسن اللہ میں کہ کہ لکھتا ہے بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت
 ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بچا بچا جو بیٹوں سے کسی چیز میں بھرا لے ساتھ بھلائی کرے تو بیٹیاں قیامت میں اس کے آڑے
 آجائیں گی اسکو و رخت سے بچاؤنگی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت دو بیٹیاں لیے میرے پاس
 سوال کرتی تھی ان اسوقت کچھ موجود تھا میں نے ایک کچھ دے دی اسنے آپ نہ کھائی و دیکھ کر کہہ اپنی دونوں بیٹیوں کو دی
 اور بیٹی گئی یہ حال میں نے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیٹیاں خدا کی آزمائش میں تھیں
 اسنے بھلائی لے لی وہ و رخت سے بچا بھلائی یہ کہ انکی بخوبی پرورش کرے انکو دیکھ کر ہی سکھادے انکا بددین میں نجات آوری

کی مشور

نکاح الاضلاع و حرمات

مشافہت بخاری
وہی بخاری
امنی الاول

نکاح کر دینے والا ہے۔ اِنطایہ عملاً لم یُبرع بِنسبہ سلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جس کے ساتھ اُسکے عمل نے دیر لگائی اُسکے ساتھ اسکا نسب نشانی کچھ نہ کر سکیگا۔ یعنی بدو نیک عمل کے ذات کچھ کام نہ آوے گی۔ بندگی یا بدمیر زادگی منظور نیست۔ اِنس من انکم علی خیر اوجبت له الجنة ومن اثنی علیہ شراً وجبت له النار انکم شهداء اللہ فی الارض انکم شهداء اللہ فی الارض صحیح مسلم میں اِنس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو تم نے بھلا کہا اسکو بہشت و جہنمی اور جسکو تم نے برا کہا اور جہنم کو جہنمی تم خدا کے گواہ ہو زمین میں تم خدا کے گواہ ہو زمین میں تم خدا کے گواہ ہو زمین میں۔ مصابیح میں روایت ہو کہ ایک جنازہ نکلا اصحاب نے اسکی تعریف کی دوسرا جنازہ نکلا اصحاب نے اسکو بد کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اسی مضمون کی حدیث صحیح بخاری میں بھی ہے کچھ ایک اور لفظ کا فرق ہو گا ہو اگر اصحاب بلکہ ہر وقت کے دیندار خدا کے گواہ ہیں انکی تعریف کرنے اور بد کہنے کو بڑا فعل ہو اور دنیا دار اور فاسق کی تعریف اور بد کہنے کا کچھ اعتبار نہیں اس حدیث سے ظاہر ہو کہ اصحاب اور مجتہدون کا اجماع اور اتفاق حجت ہو اور کامل سند ہو اور بڑا زکی کتاب میں عام ہے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ مر گیا اور خدا اُسکی بری جانتا ہو اور لوگ تعریف کریں تو خدا اپنے فرشتوں سے فرما ہو کہ میں اپنے بندوں کی گواہی قبول کی اور اُسکے گناہ و بدہ و درانستہ معاف کیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ مثل مشہور ٹھیک ہو کہ زبان میں لغارہ خدا فی اَنس من اَحبَّ اَن یَسْأَلَ عَنْ شَیْءٍ فَلَا یَسْأَلُ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَحَبُّ لَکُمْ مَا دُمْتُ سَیِّئاً مَقَامُہُ کَیْجِی بَخَارِی اور سلم میں اِنس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کچھ کوئی پوچھا چاہے سو پوچھے سو مجھے جو کچھ پوچھو گے بتلا دوں گا جب تک میں اپنے اس مقام میں ہوں یعنی منبرِ نبوی بخاری اور سلم میں پوری روایت یوں ہو کہ ایک اور حضرت نے بعد از ظہر کے منبر پر خطبہ پڑھا اور کیا امت کو یاد کیا اور فرمایا کہ قیامت سے پہلے بڑی بڑی مصیبتیں ہونے والی ہیں اصحاب بے اختیار خوف قباحت سے رونے لگے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسکو پوچھنا ہو سو پوچھے عبد اللہ بن حذافہ نے پوچھا کہ میرا باپ کون ہو فرمایا کہ خدا ہے اور حضرت اس وقت بہت غصے میں تھے عمر فاروقؓ نے گفتن کے بدل کھڑے ہو کر کہا کہ ہم بدل راضی ہیں خدا کی خدائی سے اور اسلام کے دین سے اور حضرت کی پیغمبری سے یہ منکر حضرت کا غصہ بچا بعضے علمائے کمال کہ منافقون نے کہا تھا کہ پیغمبر ہمارے سوال کے جواب میں عاجز ہو اسواسطے حضرت غصے سے بار بار فرماتے تھے انکی طرف اشارہ کر کے کہ پوچھے جسکا جی چاہے عبد اللہ بن حذافہ اس مطلب کو نہ سمجھے عمر فاروقؓ نے یہ بات پوچھ گئے کہ یہ کلام حضرت کا اصحاب سے نہیں منافقون سے ہو تب وہ بات عرض کی جس سے حضرت کا غصہ گیا اس حدیث سے بڑی بزرگی اور نہایت تیر نفی عمر فاروقؓ کی ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ بدو ن عاجز رہے فائدہ سوال عالم سے کرنا نہایت مکروہ ہو۔ سہل بن سعد من احبَّ اَن یَخْطُرَ اِلَی رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الدِّنَارِ فَلَیْطَئُ فُطْرَ الْمَرْءِ یَعْنِیْ اَجْلًا کَانَ یَقَاتِلُ الْمُشْرِکِیْنَ قَتَلَ فِی الْاَخْرِ نَفْسًا مَّحْمُودٌ بخاری میں سہل بن سعد نے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دوزخی مدد کو دیکھا چاہے تو اسکو دیکھے یعنی ایک شخص تھا کہ کافرون سے لڑتا تھا آخر شمس نے اپنی جان کو آپ مارا فاجہنگ خیر میں ایک شخص کافرون سے خوب لڑا حضرت نے اسکو دوزخی کہا اصحاب نے عرض کی کہ اگر ایسا جان نثار دوزخی ہو تو بہشتی کون ہوگا ایک شخص اسکا حال دریافت کرنے کو آگئے پیچھے لگا جب زخموں نے اسکو بہت ہو کر کیا تو طلحہ بدھو کر اسے اپنا پیٹ مارا اور جوام نہ تو مر گیا تب سب کو ساف معلوم ہوا کہ حضرت نے فرمایا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول کی عبادت اور بندگی کا کچھ اعتبار نہیں جب تک

بعض علماء نے کہا ہے کہ منافقون نے کہا تھا کہ پیغمبر ہمارے سوال کے جواب میں عاجز ہو اسواسطے حضرت غصے سے بار بار فرماتے تھے انکی طرف اشارہ کر کے کہ پوچھے جسکا جی چاہے عبد اللہ بن حذافہ اس مطلب کو نہ سمجھے عمر فاروقؓ نے یہ بات پوچھ گئے کہ یہ کلام حضرت کا اصحاب سے نہیں منافقون سے ہو تب وہ بات عرض کی جس سے حضرت کا غصہ گیا اس حدیث سے بڑی بزرگی اور نہایت تیر نفی عمر فاروقؓ کی ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ بدو ن عاجز رہے فائدہ سوال عالم سے کرنا نہایت مکروہ ہو۔ سہل بن سعد من احبَّ اَن یَخْطُرَ اِلَی رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الدِّنَارِ فَلَیْطَئُ فُطْرَ الْمَرْءِ یَعْنِیْ اَجْلًا کَانَ یَقَاتِلُ الْمُشْرِکِیْنَ قَتَلَ فِی الْاَخْرِ نَفْسًا مَّحْمُودٌ بخاری میں سہل بن سعد نے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دوزخی مدد کو دیکھا چاہے تو اسکو دیکھے یعنی ایک شخص تھا کہ کافرون سے لڑتا تھا آخر شمس نے اپنی جان کو آپ مارا فاجہنگ خیر میں ایک شخص کافرون سے خوب لڑا حضرت نے اسکو دوزخی کہا اصحاب نے عرض کی کہ اگر ایسا جان نثار دوزخی ہو تو بہشتی کون ہوگا ایک شخص اسکا حال دریافت کرنے کو آگئے پیچھے لگا جب زخموں نے اسکو بہت ہو کر کیا تو طلحہ بدھو کر اسے اپنا پیٹ مارا اور جوام نہ تو مر گیا تب سب کو ساف معلوم ہوا کہ حضرت نے فرمایا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول کی عبادت اور بندگی کا کچھ اعتبار نہیں جب تک

اگر

وانما آدمي اسكو خوب سمجھو سب بدعتوں کی برائی خود بوجہ جاوے زیادہ دلیلوں کی کچھ حاجت نہیں اس واسطے کہ علماء حدیث نے کہا ہے کہ اس حدیث پر ہزار اسلام پر ہزاروں بدعتیں صرف اس حدیث سے رد ہوتی ہیں نظم سنی ہو کر تو بدعتی ست بن دیکھ کر بدعت ہو دین کی برہمن چھوڑ بدعت محمدی بن جا بدعت ہوں تجھے تارسل خدا ہو اَبَسَّ حُودَ مِنِّ احْسَنَ فِي الْاَسْلَامِ قُلَادَ ۱۲ یُوَاخِذُ بِمَا عَمِلَ فِي الْحَاہِلِیَّةِ وَمَنْ اَسَاءَ فِي الْاَسْلَامِ اَخَذَ بِكَ اَدْلٰی وَاَلَا خَصِرَ بخاری اور مسلم بن عبد اللہ بن سعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اچھی طرح اسلام میں آیا تو جو کفر میں کیا اسپر کڑا نجا دیگا اور جسے اسلام میں برائی کی تو لگے تپھلے دونوں گناہوں پر اس کے پکڑ ہوگی ف چو اچھی طرح اسلام لایا یعنی ظاہر اور باطن سے مسلمان ہوا مے دم تک اس پر قائم رہا تو اسپر کفر کے گناہوں کا مواخذہ نہیں اور جو ظاہر میں اسلام لایا اور باطن سے نہیں یا مسلمان ہو کر مرتد ہو گیا اس کے اگلے پچھلے سب گناہوں پر مواخذہ ہر م اَبُوہُیْرَہُ مِّنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ یُرِیْدُ اَدَاَهَا اَدَاَهَا اللّٰهُ عَنْہُ وَمَنْ اَخَذَ مَالًا یُرِیْدُ اِنْتِلَاقَهَا اَسْلَفَهَا اللّٰهُ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگوں کے مال بیوسے بطور قرض یا عاریتہ ادا کرنے کے اراوے پر تو خدا اس سے ادا کر دیا یعنی ادا کرنے کا سامان کر دیا دنیا میں یا آخرت میں اور جو ان لوگوں کو برباد کرنے کے اراوے پر بیوسے تو خدا اس کو برباد کر دیا لگا فی یعنی جس مسلمان کو کچھ ضرورت ہو اور وہ بہ نیت ادا قرض بیوسے اور اس کے ادا کرنے میں کوشش کرے تو خدا اس کا دگر دہاں اور جو مال مردم خوری کی نیت سے لگا تو خود برباد ہوگا خواہ دنیا میں خواہ آخرت میں مسلمان اور کافر کا قرض برابر ہو کافر کا بھی مالی دانا درست نہیں اس واسطے کہ اس حدیث میں مسلمان کی کچھ خصوصیت نہیں ابن ماجہ میں عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا قرضدار کے ساتھ ہو یا تنگ کہ قرض ادا کرے بشرطیکہ نیت بری نہ کرے اس واسطے عبد اللہ بن جعفر نے حاجت بھی قرض لیتے تھے تاکہ خدا ہمارے ساتھ رہے اور اسی طرح حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ قرض لیتی تھیں کسی نے کہا کہ آپ کو تو قرض کی کچھ حاجت نہیں تو کہتی تھیں کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی نیت قرض ادا کرنے کی ہوتی ہو خدا کی طرف سے اسپر ایک مانتا اور مردگار رہتا ہو اور اکثر بزرگ قرض سے احتیاط کرتے تھے اس واسطے کہ مال کی محبت آدمی کے دل میں بہت ہو شاید نیت بدل جائے ثواب کہاں پھر مذاب گلے پرے فی سَیِّئَةٍ مِّنْ ذُنُوبِهِمْ مَّنْ اَخَذَ شَهْرًا مِّنْ اَرْضٍ طَلْمًا طَوْقًا اِلٰی سَلِیْعٍ اَرْضِیْنِ ۱۴ بخاری اور مسلم بن سعید بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چین لگا باشت بھر زمین ظلم سے تو اسکی گردن میں اسی زمین کا طوق ڈالا جاوے لگا زمین کے ساتوں طبق تک ف طبرانی اور احمد نے یحییٰ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو باشت بھر زمین کسی کی ظلم سے چین لگا خدا اسی پر بزرگ کر لگا کہ اس زمین کو سات طبق تک کھودے پھر اس کے گلے میں قیامت کے دن اس کا طوق ڈالا جاوے لگا یہاں تک کہ حساب سے فراغت ہو تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین کھد کر اس کے گلے میں مثل طوق پڑیگی تاکہ وہ ظالم سب لوگوں کے روبرو فضیحت ہو دے اور دوسرے طوق جو نے کی یہ صورت ہو کہ ظالم زمین میں دھسایا جاوے لگا تو زمین مثل طوق ہو جاوے چنانچہ اگلی حدیث میں صاف اس کا بیان ہے معلوم ہوا کہ زمین کا غنیمت کو نہایت سخت گناہ ہے ہر م مِّنْ اَخَذَ مَالًا یُرِیْدُ اِنْتِلَاقَهَا اَسْلَفَهَا اللّٰهُ بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو باشت بھر زمین لگا دوزخ میں ساتوں طبق تک دھسایا جاوے لگا فی اَبُوہُیْرَہُ مِّنْ اَخَذَ مَالًا یُرِیْدُ اِنْتِلَاقَهَا اَسْلَفَهَا اللّٰهُ ۱۵ رکعت میں ساتوں آیت فقہاء ادرک کہ بخاری اور مسلم ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسے نماز کی ایک رکعت

مختصر الاحیاء فی شرح سنن ابی داؤد

پائی تو اسے البتہ سب نماز پائی اس حدیث کے دو مطلب ایک یہ کہ جسے ایک رکعت جماعت میں پائی تو اسے چھت کی نماز کا ثواب پایا اور دوسرے یہ کہ جسے ایک رکعت کے بقدر نماز کا وقت پایا تو اسکی باقی نماز ادا ہو قضا نہیں جیسے کہ صبح کی نماز میں ایک رکعت کے بعد آفتاب طلوع ہوا یا عصر کے وقت ایک رکعت کے بعد آفتاب غروب ہوا تو نماز ہو گئی اور یہی مذہب ہو امام شافعی کا لیکن امام عظیم کے مذہب میں اس صورت میں عصر کی نماز تو ہو گئی لیکن فجر کی نماز آفتاب نکلنے سے باطل ہوئی **قَالَ ابُو هُرَيْرَةَ عَنْ اَدْرِكَ مَسَالَةً** **يَعْنِي عَنْهُ رَجُلٍ اَفْلَسَ اَوْ اِنْسَانٍ قَدْ اَفْلَسَ فَهُوَ اَسْحَىٰ مِنْ عَيْنَيْهِ** بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو پادرسے اپنا ہو ہو مال کسی مفلس مرد پاس یا آدمی مفلس کے پاس تو اس کا دل دہی زیادہ تر لاف ہو اور قرضداروں کی بنسبت ف یعنی جس نے اپنا مال کسی کے ہاتھ بیچا اور مول لینے والا مفلس اور قرضدار ہو گیا قیمت نہیں دے سکتا تو وہ اپنے مال کو اگر ہو ہو پادرسے تو ملیوے اور بیع کو باطل کر دیوے اور قرضداروں کا حق نہیں اور یہی مذہب ہو امام شافعی کا اور امام عظیم کے نزدیک اس مال کا بیچنا والا سب قرضداروں کے برابر ہو اس مال کو جو کہ سب قرضدار برابر ہوں **قَالَ سَعْدُ ابْنُ اَبِي وَقَّاصٍ عَنْ اَدِئِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اَبِيهِ وَهُوَ لَعَلَّمُ اَنَّهُ عَمْرٍو اَبِيهِ فَابْتِغَاهُ عَلَيْهِ حَقَّهُ** بخاری اور مسلم میں سعد بن مسعود سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے باپ کو چھڑ کسی اور سے ناما رشہ لگا دے اور وہ جائنا بھی ہو کہ وہ اسکا باپ نہیں تو قدا پر شہادت ہو امام شافعی جو جان بوجھ کر اپنا باپ چھڑ دوسرے کو باپ بتلا دے تو شخص بہشت سے بے نصیب ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعض شیخ یا مثل راگو سید بتلاتے ہیں بہت برا کرتے ہیں کہ بہشت چھڑ دوزخ کی تیاری کرتے ہیں **قَالَ ابُو هُرَيْرَةَ عَنْ اَدْرِكَ مَسَالَةً** **اَرَادَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ بِسُوءِ اَدْرِكَ مَسَالَةً اَللّٰهُ كَمَا يَنْوِبُ الْمَلِيْمُ فِي الْمَاءِ** بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مدینہ کے رہنے والوں سے برائی کا قصد کر لیا خدا اسکو گناہ الیگا جیسے تمک پانی میں گلتا ہو فہریرہ ملید نے بعد قتل امام حسین کے اپنے پر شکر بھجوا تھا ہزاروں لوگ قتل کیے اور بہت ظلم ہوئے سو خدا نے بوجہ مضمون اس حدیث کے ایسا اسکو جلد مٹا ڈالا کہچہ اسکا نام دشان باقی نہ رہا **قَالَ عَدِيُّ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِيهِ وَهُوَ لَعَلَّمُ اَنَّهُ عَمْرٍو اَبِيهِ فَابْتِغَاهُ عَلَيْهِ حَقَّهُ** بخاری اور مسلم میں عدی بن عمرو سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے جو اسکے دوزخ سے چھپنا یعنی حج رہنا کھجور کی پھانسی دیکر سہی تو اسکو کیا چاہیے فس یعنی خیرات کرنا دوزخ کی آگ سے بچا ہو پھر شہر بہت کا خیال نہ چاہیے یہاں تک کہ کھجور کی پھانسی برابر بھی دنیا دوزخ سے روکیگا خدا نیت خالص کو دیکھتا ہو چنانچہ دوسری حدیث میں آیا ہو کہ ایک عورت بدکار سے پیاسے گئے کہ پانی پلایا اسی سبب سے جشی گئی **قَالَ عَدِيُّ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِيهِ وَهُوَ لَعَلَّمُ اَنَّهُ عَمْرٍو اَبِيهِ فَابْتِغَاهُ عَلَيْهِ حَقَّهُ** بخاری اور مسلم میں عدی بن عمرو سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگوں میں جس سے ہو سکے اپنے بھائی مسلمان کو فائدہ پہونچانا تو کیا چاہیے **قَالَ عَدِيُّ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِيهِ وَهُوَ لَعَلَّمُ اَنَّهُ عَمْرٍو اَبِيهِ فَابْتِغَاهُ عَلَيْهِ حَقَّهُ** بخاری اور مسلم میں عدی بن عمرو سے روایت ہو کہ حضرت نے منتر کرنا منع فرمایا میرے بھائی کو کچھ کا منتر آٹھا اسے کہا کہ یا رسول اللہ آپ نے منتر منع کیا اور کچھ کچھ کا منتر آٹھا حضرت نے فرمایا کہ اس منتر کو میرے آگے تو پڑھو اسے پڑھا حضرت نے اسکو اجازت دی اور یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ جس منتر میں شرک اور کفر کا مطلب ہو تو وہ منتر درست ہو شرک یہ کہ خدا کے سوا کسی اور کو حاضر ناظر جانے اور اس سے مدد مانگے جس طرح اکثر منتر میں ہوتا ہو چنانچہ لونا چاری اور کوا میر کی دہائی کہ ایسے منتر صاف کفر ہیں انکا کرنا اگر ہرگز درست نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوا علاج کرنا اور کچھ کچھ کرنا بشرطیکہ خلاف شرع نہ ہو تو درست ہو **قَالَ عَدِيُّ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِيهِ وَهُوَ لَعَلَّمُ اَنَّهُ عَمْرٍو اَبِيهِ فَابْتِغَاهُ عَلَيْهِ حَقَّهُ**

۱۹

۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

۲۵

بن خود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسے گاسے یا بکری مول لی جسکا دو دو اس کے مالک نے لکھی دن تیس ہفتہ تاکہ بہت پروردگار
 معلوم ہو کہ بکری مول لے والا اسکو کچھ نہ دے اس کے ساتھ ایک صاع مکہ یا کچھ بکری پر دے یعنی دو دو کے برے ف صاع لکھنے کے حساب سے
 ایک چھٹا تک تین سیر ہو جائے اور شام بھی اور صبح اور لکھی نہ بیب ہے کہ جب غریب ثابت ہو تو بکری دو سے اور ایک صاع دو دو کے برے مالک سے
 امام اہم کے نزدیک تین تین دو دو ہر ایک کے چنانچہ ایسا عین میں جس کا ہے بکری کا کچھ دینا ہر گز بلکہ بقدر تفاوت دو دو کی قیمت کو کم کر دینا چاہیے
 حتیٰ کہ تین سیر کی حدیث اور عوارض اور کثرت شرح کے خلاف ہو تو ان کو کم کر لی و اسناد ائمہ ہر ایک سے ہے **مَنْ اطَاعَ اللَّهَ فَقَدْ اطَاعَ**
اللَّهَ وَمَنْ اطَاعَ امْرَأَتِي فَقَدْ اطَاعَ امْرَأَتِي وَمَنْ اطَاعَ امْرَأَتِي فَقَدْ اطَاعَ امْرَأَتِي
 مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسے میری اطاعت کی تو مقرر آئے خلیفہ اطاعت کی اور جسے میرا خلاف کیا اور کہنا
 نہ دانا اس نے بے شکرانہ کا کہنا دانا اور جسے میرے حاکم کا کہنا دانا اس نے شہید میرا کہنا دانا اور جسے میرے حاکم کا کہنا دانا اس نے مقرر کیا کہ نہ دانا
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اطاعت خدا کی بدون حضرت کی اطاعت کے ممکن نہیں ہوا اس کے نزدیک مرتبی اور مضمنی ہر ایک حضرت سے معلوم
 ہوا ہے جسے لوگ جو کہتے ہیں کہ خدا ہی جلتے کہ خدا اس بات میں بھی ہر سیر لوگ یا تو اس اور جاہل میں یا بیخبر کے سرکار میں ہوا ہے کہ تمام قرآن
 اور حدیث سے یہ بات خوش ثابت ہے کہ خدا کی فرمانبرداری اور اطاعت بدون اطاعت حضرت محمدی کے ممکن نہیں ہو جو شخص خدا کی محبت اور خدا کی
 مانعہ داری کا دعویٰ کرے اور شریعت محمدی پر غلبہ دے شیطان پر بصورت انسان اور جو مکہ دین کا غلبہ دے اور اس کے ممکن نہیں اس کا حاکم
 عادل کی اطاعت واجب ہو لیکن حضرت کی اطاعت ہر قول و فعل میں واجب ہو اور حاکم کی اطاعت خلاف شرع کا ہم میں واجب نہیں ہوا اس کے
 حضرت خاتمہ موصوفہ میں اور حاکم صوم نہیں ہم ابو ہریرہ کہ **مَنْ اطَاعَ اللَّهَ فَقَدْ اطَاعَ امْرَأَتِي وَمَنْ اطَاعَ امْرَأَتِي فَقَدْ اطَاعَ امْرَأَتِي**
 مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص کسی قوم کے گھر میں جھانکے بدون ان کی اجازت کے تو اس نے انکو حال ہو کر انکی کچھ چور دین
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون اجازت کسی کے گھر میں جھانکنا حرام ہے اور گھروالے کو اسکا منع کرنا اور انیت پھر رتا درست ہے اگر
 جسکی انکی چوٹ جاوے تو اسے انکی گھونٹ دیکھ خون بہا نہیں لیکن امام اعظم کے نزدیک خون بہا ہر ایک کے نزدیک حدیث کا یہ مطلب کہ جھانکنے والا
 اس کو لایق ہے کہ اگر نہ لے تو اسکی انکی چوٹ دے اور نہیں کہ اگر نہ لے تو اسکو چوٹ تو خون بہا نہ دوسرے **مَنْ اطَاعَ اللَّهَ فَقَدْ اطَاعَ امْرَأَتِي**
مَنْ اطَاعَ امْرَأَتِي فَقَدْ اطَاعَ امْرَأَتِي
 نوٹ ہے غلام مسلمان کی گردن آواز کرنا تو حق تعالیٰ سے ہر چور چور غلام کے جو چوٹ لگا کر نہ لے و ایک دوزخ سے آواز کرنا **مَنْ اطَاعَ اللَّهَ**
 غلام کا آواز کرنا عہد عبادت ہے اور انشاؤں پر کہ آواز کرے و آواز دوزخ سے آواز دوزخ ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلام اگر چاہے آواز
 بجا ہے صحیح سالم ہر تاکہ جو چوٹ آواز کرے و ایک آواز کرے **مَنْ اطَاعَ اللَّهَ فَقَدْ اطَاعَ امْرَأَتِي**
مَنْ اطَاعَ امْرَأَتِي فَقَدْ اطَاعَ امْرَأَتِي
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنا قصہ سامع کے غلام سے آواز کرے تو اس پر ضرور پانچے مال کا مسکو یا نیکل خراس کر دینا یعنی اور
 شرکوں کے حصے اپنے مال سے آواز کرے اور اگر آواز کرے والا مالدار ہو تو اس غلام کی دینی قیمت پھر خراسی جادو پھر بعد حصے اور اگر ان
 کے غلام سے نوکری اور مزدوری کر جائے مگر اس پر شرط ہے کہ یہی اگر ایک غلام کے کلمہ الہی ہوں ایسی ایک شخص اپنا قصہ نہ کرے اگر وہ
 الہی ہو تو غلام کسی وقت بالکل آزاد ہو گیا اور شرکوں کے حصے اپنے مال سے آواز کرے اور یہی ایک غلام شامنی اور محمد اور ابی ہریرہ کا ہے

تحفة الاخيار ترجمہ مشارق الانوار

۳۱

۳۲

۳۳

۳۴

ہوگا جسے چار غلام حضرت اسماعیل کی اولاد سے آزاد کیے تھے اسکے یہ کہتے ہیں کوئی سوائے خدا کے لائق بندگی کے نہ اکیلا ہو کوئی اسکا شریک
 نہیں اسی کو بادشاہی پر اور انھی کو سب خوبیاں اور وہ ہر چیز کے سبب غلام کوئی ہو اسکے آزاد کرنے میں ثواب ہو لیکن حضرت
 اسماعیل کی اولاد ذات میں جب افضل ہو تو ان کے آزاد کرنے میں زیادہ تر ثواب ہو اس حدیث سے کہ توحید کی فضیلت اور حضرت
 اسماعیل کی اولاد یعنی عرب کی شرافت ثابت ہوئی **ق** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ قال لا اله الا الله وحده لا شريك له الملك
 وله الحمد وهو على كل شيء قدير في يوم مائة مرة كانت له عدل عشر رقاب وكتبت له مائة حسنة
 ومحبت عنه مائة سيئة وكانت له جزا من الشيطان يومه ذلك حتى يمسي ولم يأت احد يا فضل يا فضل يا جاك به
 الا رجل عمل اكثر منه ومن قال سبحان الله ويحمد الله في يوم مائة مرة حط خطايا كما تحط خطايا كان كانت مثل نبد اليمر
 بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کلمہ توحید کو اکیس سو بار پڑھے تو اسکو دس غلام آزاد کرنے کے
 برابر ثواب ملیگا اور سونیک ان اسکے لیے لکھی جاوے گی اور سو برائیاں اسکی مٹائی جاوے گی اور اسدن شام تک اسکو شیطان سے
 پناہ ہوگی اور اس سے بتر کوئی نہیں مگر جسے کہ اس سے زیادہ پڑھا اور جو سبحان اللہ و حمد کو ایک دن میں سو بار پڑھا کرے اسکے
 گناہ چھیل ڈالے جائیں گے اگرچہ ستر کے پچیس برابر ہوں یعنی اگر یہ بیت ہوں معاف ہوگے **م** طارق بن اشیم سے روایت ہے کہ حضرت نے
 قال لا اله الا الله وحده لا شريك له في يوم مائة مرة حط خطايا كما تحط خطايا كان كانت مثل نبد اليمر
 فرمایا کہ جسے زبان سے لا الہ الا اللہ کہتا اور جو چیز کے سوائے خدا کے پوجی جاتی ہو درخت ہو یا پتھر یا قبر اس سے انکار کرے تو
 اسکا مال اور خون تمام ہو اور اسکا حساب اللہ پر ہوتا یعنی جو مسلمان ہو اسکا جان اور مال بچ گیا اور اگر اسے نہ کر گیا
 ہوگا اپنے بچنے کے واسطے تو خدا اسکو سمجھ لیگا یعنی دل کا حال دریافت کرنا ہمارا کام نہیں بلکہ ظاہر کا حکم ہے لا الہ الا اللہ بتا کر
 اسلام کا حضرت کے وقت جولا الہ الا اللہ کہتا وہ محمد رسول اللہ بھی کہتا تھا قیامت اور ضروریات دین کو مانتا تھا اور یاس
 حدیث کا مطلب نہیں کہ جو صرف لا الہ الا اللہ کہے وہ مسلمان ہے خواہ حضرت کو اور قیامت کو مانے یا نہ مانے اسواسطے کہ ایمان
 اسکا نام ہے کہ دین کی سب ضروریات کو مانے اگر ایک بات کا بھی منکر ہو تو کافر ہے **م** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ قال لا اله الا الله وحده لا شريك له
 في يوم مائة مرة حط خطايا كما تحط خطايا كان كانت مثل نبد اليمر بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے رمضان کی راتوں
 میں نماز پڑھ لیا خواہ تراویح خواہ اور نماز تو اسکے اگلے گناہ بخشے جائیں گے **م** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ قال لا اله الا الله وحده لا شريك له في يوم مائة مرة حط خطايا كما تحط خطايا كان كانت مثل نبد اليمر
 غفر له ما تقدم من ذنبه ومن ههنا رمضان ايماناً واحسناً **م** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے
 الاقل شيء من يوم ليلة القدر في يوم مائة مرة حط خطايا كما تحط خطايا كان كانت مثل نبد اليمر بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے
 شب قدر میں جاگے گا اور نماز پڑھے گا تو اسکے گناہ معاف ہو جائیں گے اور جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے رمضان کے روزے
 رکھے گا تو اسکے گناہ بخشے جائیں گے اور اقل شيء من يوم ليلة القدر في يوم مائة مرة حط خطايا كما تحط خطايا كان كانت مثل نبد اليمر بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے
 ليلة القدر کو روایت کیا ہے لیکن مطلب دونوں کا ایک ہی صرت لفظ کافرق ہے **م** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے مال کے بچانے کے سبب جاوے تو وہ شہید
 مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے مال کے بچانے کے سبب جاوے تو وہ شہید
ف یہ حدیث بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر کی روایت سے ہے صرف مسلم کی علامت ہے کہ ابوہریرہؓ کی طرف اس حدیث کی روایت ہے

۱۳۷

تحفة الاخيار ترجمہ مشرق الانوار

۱۳۹

باب

۱۴۱

خطا پہ کتاب کی تصحیح میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی میرا مال چھینے تو میں کیا کروں
 حضرت نے فرمایا کہ اپنے مال کو نہ دے پھر اسے کہا اگر وہ تمہارا کرے اور لٹے حضرت نے فرمایا کہ تو بھی اس سے لے لے پھر اسے کہا بھلا اگر وہ مجھے مار دے
 حضرت نے فرمایا کہ تو شہید ہو گا پھر اسے کہا کہ اگر میں اسکو مار ڈالوں حضرت نے فرمایا کہ وہ ظالم تھا و قرضی ہوا اسوقت حضرت یہ حدیث
 فرمائی کہ جو ایسے مال بچائے کہ سے شہید ہو جائے وہ شہید ہے **اَوْ هُوَ يَرَى كَمَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونَ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيدٌ**
 مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ میں اپنی جہاد میں مارا گیا تو وہ شہید ہے اور جو خدا کی راہ یعنی جہاد
 یا حج میں اپنی موت مر گیا وہ شہید ہے اور جو دبا میں مر گیا وہ شہید ہے اور جو بیٹ کی بیماری سے مر گیا جیسے اس سال کی بیماری سے تو وہ
 شہید ہے اور جو ڈبہ گیا وہ شہید ہے تصحیح میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے اسی طرح پوچھا کہ تم شہید کسکو مانتے ہو اسی سے
 عرض کی کہ جو راہ خدا میں نہتے نہ موڑے اور مارا جائے اسکو حضرت نے فرمایا تو تو میری امت کے شہید بہت تھوڑے ہوں گے پھر حضرت یہ حدیث
 فرمائی اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو آگ میں جلتے اور جیسے دیوار گرے اور جو عورت کا لڑکا پیدا ہونے سے پہلے اور جو ذات الحنب
 لینے پانچ کے درمیان سے اور جو کوسل کی بیماری ہو تو وہ بھی شہید ہے ہر چند اعلیٰ رتبہ کا وہی شہید ہے جو خدا کی راہ میں مارا جاوے لیکن ان
 لوگوں کو بھی شہید دان کی طرح کہے تو اسے فرمت میں ملیگا اور رتبہ بلند ہو گا لیکن انکو غسل نہ دینا اور ناز نہ پڑھنا مثل شہید کے درست نہیں
قَالَ ابُو قَتَادَةَ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ ذَلِكَ سَلْبُهُ بخاری اور مسلم میں ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان
 جہاد میں کسی کافر کو مارے اور اس کے گواہ بھی ہوں تو اس کے اسباب و تہیہ کار مالک مارے والا ہے **وَالْاَسْبَابُ** امام اعظم کے مکتب میں
 قاتل اسباب کو اسوقت باور کیا کہ جہاد میں اس بات کا حکم دیا ہو اور امام شافعی کے نزدیک امام کا حکم کچھ شرط نہیں **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ**
مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَاحَتَهُ ابْنَةُ اَبِيهِ اَوْ جَدُّهُ اَوْ مَسِيرَةُ اَرْبَعِينَ عَامًا بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قول قرار دے کہ مار ڈالیا وہ بہشت کی پوز نہ منو گیگا اور بہشت کی خوشبو چالیس برس کی مراد سے معلوم
 ہوتی ہے **قَالَ** متا ہد اور ذی اس کا فو کہتے ہیں جو طبع الاسلام ہو اور امام نے اسکو نبیاء دی ہوا اسکا قتل کرنا نہایت گناہ ہے قول کا
 تو نہ کسی طرح نہیں **اَوْ هُوَ يَرَى كَمَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونَ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيدٌ**
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مار ڈالیا اگر گت کو پہلی بار تو اسکو اتنا ثواب ہے اور جو اسکو دوسری بار میں مارے تو اسکو اتنا ثواب ہے
 مگر پہلی بار سے کم اور جو تیسری بار میں مارے تو اسکو اتنا ثواب ہے لیکن چھری یا رستہ کہ ہے یعنی اول بار گت مارنے کا ثواب تو اب ہے
 دوسری بار کم تیسری بار اس بھی کم گت نہ ہر دو بار تو اور مزید ہے تو جسے موزی کو مارا تو اسے ایک خلعت کو آرام دیا تو اب یا یا چاہے
 اور بخاری میں روایت ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ میں ڈالا تھا تو سب جانور آگ بچھاتے تھے لیکن گرگٹ آگ کو بھونک بھونک کر بھاگتا
 اسواسطے اس بد ذات کے مارنے میں **قَالَ ابُو هُرَيْرَةَ مَنْ قَتَلَ مُلُوكًا وَهُوَ يَكْرِئُ مِمَّا قَالِ جُلِدَ**
يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَوْ اَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے ظلام کو حرام کاری کا مدد
 کیے عیب لگا دیا تو قیامت کے دن اسکو کوڑے لگیں اور اگر اسے حرام کاری کی ہوگی نہ لگیں **قَالَ** جو کسی کو حرام کا عیب لگا دے

مکتبہ الانوار
لاہور

اور جبر کو دلائے تو حاکم اسکو انہی کوڑے مارے اور جو مالک اپنے غلام کو عیب لگا دیا تو دو مایمیں نہ مارا جاوے گا لیکن تین تین کوڑے لگا دے گا
ق ابو مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہ اے کفار میں سے ایک کفار نے کہا کہ اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اگر تیرے پاس کوئی چیز ہے تو ہمیں دکھا دے
 اور مسلم بن عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کو سورہ بقرہ کی تلاوت کی دو آیتیں پڑھے گا میں اسکو اس سال رسول سے آخر تک
 تیرے کفایت کر دوں گا یعنی سوتے وقت قرآن پڑھنا سنت ہے اور بیکت کا سبب ہے تو جسے اس سال رسول پڑھا تو کافی ہے یا جیسے
 تیرے کفایت کرنا ہے **ق** اللہ تعالیٰ یدت متعوضین عمن کان اصبح صائماً فلیتبر صومہ ومن کان اصبح
 مفطراً فلیتبر یومہ بخاری اور مسلم میں بیچ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس نے صبح سے روزہ رکھا ہو وہ اپنا روزہ پورا
 رکھے اور جس نے صبح سے روزہ توڑا ہو تو باقی دن کو تمام کرے یعنی کچھ کھائے اور کچھ پئے اور اگر روزہ رکھتے تھے
 حضرت بھی رکھتے تھے جب ہر شب میں حضرت آئے تو عاشورے کے روزے کا حکم کیا لوگوں کو اور یہ حدیث فرمائی پھر ہر رمضان
 کے روزے فرض ہوئے تو عاشورہ کا روزہ فرض نہ رہا پھر رکھتے تھے سنت جان کے اور بعض ترک کرتے تھے **ق** ابو سعید
 من کان اعتکف فلایرجع الی مستکفیہ فانی ذکایت ہذیہ الکیلة ذکایتی الکیلة ذکایتی الکیلة ذکایتی الکیلة ذکایتی الکیلة
 بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اعتکاف بیٹھا ہو وہ پھر آوے اپنے اعتکاف کے تمام ہر سو میں نے
 مقرر شب قدر کو خواب میں دیکھا ہے اور مجھ کو دکھا دیا ہے کہ میں سجدہ کرتا ہوں بانی اور مٹی میں اپنی شب قدر وہ رات حسین بانی سے گا
 اور میں کچھ میں سجدہ کروں گا **ق** صحیح بخاری میں اسکا پورا قصہ ابو سعید سے یوں روایت ہے کہ ہم ایک سال رمضان میں شب قدر کے واسطے
 دسویں تاریخ سے اسیسویں تک حضرت کے ساتھ مسجد میں اعتکاف بیٹھے تو حضرت نے بیسویں کی صبح کو فرمایا کہ شب قدر مجھ کو معلوم ہوئی تھی
 سو میں بھول گیا اب پچھلے دسویں تلاش کرو طاق راتوں میں اور میں شب قدر کو دیکھا ہے کہ بانی اور مٹی میں سجدہ کرتا ہوں
 سو جسے اعتکاف توڑا ہو وہ پھر مسجد میں اگر اعتکاف کرے ابو سعید کہتے ہیں کہ اسوقت آسمان پر کہیں بڑی کالکڑا بھی نہ تھا پھر
 بدلی ہوئی اور ایمان تک بانی پر سنا کہ حضرت کی مسجد کی چھت ٹپکی پھر حضرت نے اسی کچھ میں نماز پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
 شب قدر اسیسویں رات کو ہوئی تھی **ق** ابو سعید کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اسکو
 میں قبل ان لا یكون دیناؤا ولا دھم ان کان لہ عمل صالح اخذ منہ یقدر یقضیہ وان کم ت کن لہ
 حسنات اخذ من سبائت صحابہ فحل علیہ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسیر کے مظلوم ہو
 اپنے بھائی اسلمان کا خواہ اسکی آبرو کا ہو یا کسی اور چیز کا یعنی جان مال کا تو جاپیے کہ آج اسے جنتا لیوے اسدن کے پہلے کہ جبران
 نہ اشر فی پاس ہوگی نہ روپہ اگر ظالم کے کچھ نیک کام ہونگے تو اسے لیکر بقدر ظلم کے مظلوم کو دلائے جاوے گا اور اگر ظالم کے کچھ
 بھی نیک عمل ہونگے تو مظلوم کے گناہ لیکر ظالم پر لادے جاوے گا یعنی پھر ان گناہوں کو لادے سزا کے واسطے دونوں میں جاوے گا
ق گناہ دو قسم میں خدا کے گناہ اور بندوں کے گناہ ہر گناہ کے گناہ تو نہ کرے یا اس کے فضل سے معاف ہو سکتے ہیں اور
 بندوں کے گناہ بے اس کے بخشے نہیں معاف ہوتے تو جسکو قیامت کا ڈر ہو اسکو لازم ہے کہ جسکے مقبور کے ہون ان سے معاف کرے
 خواہ سنت عاجزی کر کے خواہ روپہ پیساوے کے اگر گھر باغ کسی کا چھین گیا ہو یا کسی کی چوری کی ہو شروت کی ہو دنا بازاری سے
 کسی کا مالی دبا یا تو اسکو پھیر دے اور اگر کسی کو دبا لکھا ہو بے غرت کیا ہو تو اسکو صلح ہو راضی کرے نہ کسی کو نفیت جا

سما یقنی
 حنفیہ الاختیار ترجمہ مشارق الانوار

انجی ایسا کلام حکم سے قیامت میں کچھ تیر نہ ہو سکیگی کہ وہاں نہ مال پاس ہو گا نہ اسباب قیامت کے اور نہ وہاں سے کائنات لکھ آئے گی
 فلیکن یہ سب کچھ اچھا ہے کہ ان ابی اقلیدہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی
 زمین ہو تو چاہئے اس میں کھیتی کرے یا چاہے اپنے بھائی مسلمان کو عاریت دے کہ وہ کھیتی کرے سو اگر وہ عاریت نہ تو اپنی زمین کو نہ دے
 فبجاری میں روایت ہے کہ مدینے کے لوگ زمین کو بٹائی پر دیتے تھے اور ساتواں بٹائی جو بٹائی بٹھرا لیتے پھر بائیس وقت جھگڑا ہوتا تھا تو
 حضرت نے اس بٹائی سے منع کیا اور فرمایا کہ زمین کا مالک یا آپ کھیتی کرے یا مانگے دے یا زمین کو بیکھیتی رکھے یعنی بٹائی پر نہ دے
 اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا اور امام شافعی اور ابی یوسف اور محمد کے نزدیک بٹائی پر زمین دینا درست ہے رحمہ اللہ عنہ من کان خالفا
 فلیکلف بالشیء ولو لیصممہ بنت بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قسم کھایا چاہے تو اللہ کی کھاد سے پاب
 ہے فاس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کھاد کے کسی کی قسم میں درجہ قرآن کی نہ اپنے باب داد کی چنانچہ اور حدیث میں صاف منع
 کیا ہر قس من کان ذبح قبل الصلوة فلیکف بخاری اور سلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قربانی ذبح
 کر چکا ہو نماز سے پہلے تو چاہیے کہ پھر ذبح کرے فاس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہرین نماز سے پہلے قربانی کرنا نہیں درست اور چھوٹی
 بستیوں میں جہاں عید کی نماز نہ ہوتی ہو وہاں درست ہے اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا جو سبکو بن مقبلہ بن الجحیف من کان عندہ
 شئ من ہذہ النساء اللاتی تملع فلیکف بسبیلکما سلم میں سبزوین سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے
 پاس کوئی عورت ہو ان عورتوں سے کہ جسے متہ کیا ہو تو اسکو چھوڑ دے یعنی متہ کرنا اب حرام ہے افسوس اسکو کہتے ہیں کہ کسی عورت
 سے کہے کہ میں صحبت کے واسطے تجھے متہ کرتا ہوں بد نے باج یا دس روپے کے دور و زیا سال بھر کے لیے سواہل سنت و جماعت کے
 خاروں میں نہیں تم حرام ہے اور بدایہ کے مصنف نے جو امام مالک کی طرف نسبت کیا ہے سو اسکو غلطی ہوئی ہے اس واسطے کہ امام مالک کے
 سواطین اور انکی فقہ کی کتابوں میں متہ کو صاف حرام لکھا ہے اور علماء محدثین کی تحقیق ہے کہ متہ دوبار حلال ہوا اور دوبار حرام ہوا
 پہلے چند روز مباح رہا تھا پھر جب غیر فتح ہوا تو حرام ہو گیا چنانچہ حضرت علی سے سوطا اور بخاری اور سلم اور ترمذی میں اسکی حدیث
 ہے جو دوسری بار جنگ او طاس میں تین دن متہ مباح ہوا پھر فتح مکہ میں قیامت تک کو حضرت نے حرام کیا چنانچہ صحیح مسلم میں سبزوین
 الی سے اس حدیث کی روایت موجود ہے اور سب حضرت کے اصحاب کی حدیث کی حرمت پر اجماع اور اتفاق ہے صرف عبد اللہ بن عباس اول
 اسکو درست کہتے تھے آخر کو جب انکو حدیثیں پہنچیں تو وہ بھی حرمت کے قائل ہو چنانچہ ترمذی میں ثابت ہے اور حدیث اور فقہ کی
 کتابوں سے متہ کی حرمت ثابت ہو چکی تو اب یہ کہ اہل سنت کا ازام دینا محض یہاں انکی بوجہ میں خلل ہے ق عیذ اللہ من ذلک
 من کان عندہ طعام اثنین فلیکف یثالیث ومن کان عندہ طعام اربع فلیکف من کان عندہ طعام خمس فلیکف
 او کما قال بخاری اور سلم میں عبد الرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس دو آدمی کا کھانا ہو وہ
 تیسرے آدمی کو کھلانے کے واسطے لیجاوے اور چار آدمی کا کھانا ہو وہ پانچ چھ کو لیجاوے اور کو شک کہ پانچ چھ فرمایا کہ اسکے
 بدلے کچھ اور ف جب حضرت کا فزون کے خود کے کہ چھوڑ دینے میں آئے تو حضرت کے ساتھ اور اصحاب بھی آئے مال سباب و طین میں
 جھوٹا اصحاب متہ کو زیادہ تر کھانے کی تکلیف ہونے لگی تب حضرت نے مینے میں رہنے والوں سے یہ فرمایا کہ جسکے پاس دو کھانا ہو
 وہ تیسرے آدمی کو ہمارے پاس لیجاوے اور کھانا کھاوے رحمہ اللہ عنہ من کان فی حاجۃ اخذہ کان اللہ فی حاجتہ

۱۵۲
 نسخہ
 نسخہ

۱۵۳
 تحقیق شدہ
 بیان جواب
 شہادت
 حقیقتہ الاخیال ترجمہ مشاہیر

بخاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کا کام کاج کیا کرے گا تو خدا اس کا کام بنایا کرے گا
 ۱۵۰ ف یعنی آدمی ہر دم خدا کا محتاج ہے تو جو چاہے کہ خدا اس پر مطلب پور کرے اس کو لازم ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کا مفاد و رجحان کام کرے
 اور اس کے واسطے ہی سفارش کیا کہ ہے قُلْ اِنْ كَانَ لَكُمْ شِرْكٌ فِىْ شَيْءٍ فَاُولَئِكَ لَنْ يَتَّبِعَهُمْ حَتَّىٰ تَبْلُغَ الْاَمَلُ
 ۱۵۱ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَكَفَرْتُ كَرِهَ لَكُمْ بَخَالُكُمْ بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس کا کوئی شریک ہو تو وہ عمر میں یا یاغ میں تو اس کو
 بدو ان اطلاع شریک کے شریک کی جھگڑا چھینا نہیں دیت پھر بعد اطلاع کے اگر شریک چاہے کہ اس کو اس کا شریک بنائے تو اسے کاج
 اَبُو سَعْدٍ يَمْنُكَ كَاَصْفَةٍ فَضْلٌ فَلْيَعْلَمِ بِهٖ عَلَىٰ مَنْ كَا ظَهَرَ لَوْ مَنْ كَانَ لَهٗ فَضْلٌ مِنْ سَلَاةٍ فَلْيَعْلَمِ بِهٖ عَلَىٰ مَنْ
 ۱۵۲ اَدْرَا لَهٗ سَلَمٌ مِنَ الْاَوْثَقِ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس کے پاس عسکری زیادہ اوث ہو تو جس کے پاس اوث نہیں ہے اس کو سوار
 کے واسطے دے اور جس کے پاس کھانا پینا زیادہ ہو تو جس کے پاس کچھ کھانا پینا نہیں ہے اس کو
 ۱۵۳ هُوَ اسْمَا بَلَّتْ اَبَىٰ بَلْغَمٌ كَانَ مَعَهُ عَذْيٌ فَلْيَقْطَعْهُ عَلَىٰ اِحْدَا مِيْهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ عَذْيٌ فَلْيَحْمِلْهُ سَلَامٌ مِنَ الْاَوْثَقِ سے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس کے ساتھ قربانی ہو وہ احرام پر قائم رہے اور جس کے پاس قربانی ہو وہ احرام کو کھول ڈالے
 سب لوگوں کو لیکر حج کو گئے بکے میں پہنچے نہ بیچ کر کیا کہ جس کے ساتھ قربانی ہو وہ احرام باندھے رہے حج کر کے اترے اور جس کے پاس قربانی
 ۱۵۴ شہود عمر کے احرام کھول ڈالے اور حج کے موسم میں دو احرام باندھے حج کر کے لیکن حضرت کے ساتھ قربانی تھی تو حضرت عمر کے احرام
 باندھے رہے حج کے احرام اَتَرَقِ الْاَوْثَقُ يَوْمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّادِحًا اَحَاةً لَا مَحَالَةَ فَلْيَقْلُ اَحْبَبُ فَاِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
 وَكَرَّ اَتَىٰ عَلَىٰ اللَّهِ اَحَدًا اَحْبَبُ كَذَا وَكَذَا اِنَّ كَانَ يَقْلُ خَالَكَ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت
 نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کی ضرورتوں میں کیا چاہے تو یوں کہے کہ میں فلا نے کو گمان کرتا ہوں اور خدا ہی اس کو خوب جاننا
 میں خدا کے سامنے کسی کو یہ عینیت نہیں کہ سکتا ہو یہ گمان ہے کہ فلا نا شخص ایسا ہے اور ایسا اگر اس بات کو سچ سمجھ جانتا ہو تو کہے ف
 حضرت کے رب پر و ایک شخص نے دوسرے شخص کی تولیف کی حضرت نے فرمایا کہ تو نے اپنے باری کی گردن کاٹ لی یعنی وہ اپنی تولیف میں کر
 پھول جائیگا اور آپ کو پھر سمجھے گا تو خدا اس سے ناخوش ہو گا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تولیف کرنے کا طریقہ سکھایا یعنی اول
 تولیف کرنا کسی طرح بہترین پھر اگر تولیف کرنا ضرور جائے یعنی اسمین کچھ فائدہ دین کا سمجھے تو جو باتیں اس میں سچی سچی ہوں تو
 اس طرح سے کہ میرے گمان میں فلا نا شخص دنیا پر سچا ہے سچی ہوئی ہے ہر دوسری میں ابو ہریرہ سے کہ وہ کہتا ہے اور دوسری میں
 میں یوں آیا ہے کہ جب مرد فاسق کی کوئی تولیف کرنا ہو تو خدا غضب میں آتا ہے تو معلوم ہوا کہ کافر کی تولیف کرنا زیادہ تر گناہوں میں
 ۱۵۵ زلزلے میں اکثر لوگوں کی عادت ہے یہ فائدہ تولیف کرنے کی خصوصاً امیر و کبیر مصاحبش آئے کہ کیا کیا خرافات بکا کرتے ہیں تو
 امیر کے یا کوئی بات زبان نکالنے خواہ اچھی خواہ بُری تو خوش آمدی کہے میں اسے جان اندھا کیا کہنا یہ یہ اس کو بھی نہ سمجھی تھی
 ۱۵۶ جھوٹی تولیفوں سے اپنی عاقبت تباہ کرتے ہیں اور امیر کی خوب کار تھے ہیں ہر گز نہ دیکھتے تھے کہ ان میں کون کون سے کلمے تھے
 بَعْدَ هَٰذَا اَلْبَعَا مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگوں کو بعد جمعہ کے نماز پڑھا چاہے تو چار کتبیں سنت پڑھے
 ۱۵۷ اور یہی نہ بے ہر امام عظم کا اور بعد جمعہ کے پھر کہ تم لوں کی بھی روایت آئی ہے ہر گز نہ دیکھتے تھے کہ ان میں کون کون سے کلمے تھے
 قَدْ اَسْمَعْتُ اَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِمِثْلِهِ وَلْيَسْكُتْ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا

عقلا خیار و مشارق الانوار
 در سنت نبوی
 و احادیث
 و روایات
 و کتب
 و کتب

یجوز ان کا یعنی تھمت کا موجب کسی کام میں حاضر نہ ہونی کوئی مشورہ ہو چھے یا تفضیل کر اوسے تو اسکو چاہیے کہ نیک بات کو
 چاہے ہے صرف قضا لہ بشعین من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یأخذ من لہ کما یشاء لیسلم من فتن ابن عبیدہ
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اسکا اور قیامت کا سو یاد رہی یا سو کو نہ مولے مگر برابر برابر وزن میں لینی اگر چاندی
 کے بدلے چاندی بولے تو وزن میں برابر جائیگی اسی طرح سونے میں دو لون برابر ہوں اگر وزن میں کوئی بھی زیادہ ہوگا تو وہ
 سونے میں مضایع میں فضائل سے روایت ہے کہ میں نے خبر کی فتح میں سونے کی بڑا ٹونسل یا بارہ اشرفی کو مول لی پھر جب اسکے جو اہرات کو
 اکھاڑا تو اسکا سونا وزن میں بارہ اشرفی سے زیادہ نکلا میں نے یہ حال حضرت سے کہا حضرت نے یہ حدیث فرمائی سمع ابو ہریرہ عنہ من
 کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیصل بحجۃ بخاری میں ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اسکا اور قیامت
 ہرے کا وہ اپنی برادری کے ساتھ سلوک کرے ق ابو ہریرہ عنہ من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکر ذبیقۃ ومن کان
 یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکر حمارۃ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل حیوا او لیضیبت بخاری اور ہم
 میں ابو ہریرہ سے ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اسکا اور قیامت کے دن کا تو اسکو چاہیے کہ اپنے ہمان کی اوکھٹ کرے
 یعنی خدہ پیشانی سے اسکو ملے مکان میں آٹا رکھ دھو کھانا ہو سکے تو کھلاوے اسکا حال بھی طرح سے پوچھے ہمان داری کا تین دن
 تک حق ہے اگر کر لگا تو اب پاؤں لگا اور جو ایمان لایا ہو اسکا اور قیامت کا تو اپنے ہمسائے یعنی پردی کی خاطر داری کیا کرے اپنی اسکا
 کام کاج کر دے اسکو تاج آرزو نہ کرے اگر وہ اسکی دیوار پر کھان یا چھپر کھا چاہے تو منع نہ کرے غرض ہر جہاں اسکو بچ نہ دے
 آرام ہو چکا ہے اور جو ایمان لایا ہو اسکا اور قیامت کا تو نیک بات بولا کرے یا چکا رہے یعنی بیفائدہ باتوں میں اپنی اوقات ضائع
 نہ کرے آخر حدیث سے معلوم ہوا کہ وہی تباہی تھمت کا میان جنت دین کا فائدہ ہونہ دینا کا انکا کہنا اور سننا دونوں منع ہیں ق
 ابو ہریرہ عنہ من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیصل بحجۃ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کسی پر رحم نہ کر لگا تو اپنے خدا رحم
 نہ کر لگا ف ایکبار حضرت نے امام حسن کو بارے جو بنا تو ایک آدمی نے حضرت سے کہا کہ میرے دین میں میں کسی کو اس طرح پیار نہیں کرتا جسے حضرت
 نے یہ حدیث فرمائی اور ایک حدیث میں لون فرمایا ہے کہ جو لڑکوں پر رحم نہ کرے اور بڑھوں کا ادب نہ کرے وہ ہمارے گروہ میں نہیں
 ق عمن لیس النبی فی الدنیا لہ یلبسہ فی الاخرة بخاری اور مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
 دنیا میں ریشی کر لے گا وہ آخرت میں نہیں پائے گا ف ریشی کر اچھا کرنا اور با دو لون ریشم ہون جیسے طلسم اور کچھ اپنے رتا وہ سوغوڑوں
 کو دیتے اور مردوں پر رام لیکن اچھے رجات کے درست ہے اور جب کا نان و خیم کا ہو اور یا سوت کا تو وہ مردوں کو بھی حرام نہیں ہے
 شروع اور کس کا حرام ہے ہر نیکہ ہون الحصبیب من لیس بالود شیوہ وہو کمن عسس بیکہ فی لحم الخنزیر وہو حرام
 مسلم میں روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہ کھیر کھلا سو دلیسا اسے جیسے اپنا اچھہ ڈبویا سو گشت اور خون میں ف نہ خیر یک
 کھیل ہے جو سر کی طرح سوزام پر خواہ کچھ دے کہ نبی اسی طرح سبیل منع ہیں کہ زمین ناحق مال ضائع ہوتا ہے یا اوقات مہجانیہ
 من لیس اللہ لا یشرک بہ شئاً دخل الجنة ومن لیس اللہ لا یشرک بہ دخل النار مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ جو اللہ سے ملا یعنی مرتے دم تک خدا کے ساتھ کسی خیر کو شریک جانتا تھا وہ جنت میں جاوے گا اور جو مرتے دم تک کسی خیر کو
 خدا کا شریک جانتا تھا تو وہ دوزخ میں پڑے گا یعنی جو خدا ہی کو مالک جانے کا وہ خیر ہوا جو خدا کے سوا کسی دے کو بھی نفع ضرر کا مالک

۱۴۳

۱۴۶

۱۴۷

۱۴۸

۱۴۹

پان توفیق سبحان
 و سبحان ربک
 ۱۴۵

تحدیث الاختیار ترجمہ مشاہیر الاصفیاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 الحمد للہ رب العالمین

یا رسول اللہ پھر حضرت نے فرمایا کہ کون آج جنازے کے ساتھ چلا رہا ہے ابو بکر صدیق نے کہا کہ میں پھر حضرت نے فرمایا کہ کس نے آج محتاج کو
کھلا یا ابو بکر صدیق نے کہا کہ میں نے پھر حضرت نے فرمایا کہ کس نے آج بیمار کو پوچھا ابو بکر صدیق نے کہا کہ میں نے پھر پھر حضرت اصلی
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس میں چار دن کام ایک دن میں جمع ہوئے وہ بہشت میں گیا ہے۔ اس حدیث سے ابو بکر صدیق کا
کمال اور بستی ہوتا ہے ہواقی جاور من رجل یقصد من الغنم فلیترک فیہا قالہ حذین دنا من مائتین
میکہ العریب بخاری اور سلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی مرد ایسا ہو جو پتے کے پر سے باؤ سو گرہ اگر وہ
چکر حوض نبوے پھر آپ پانی سے اور کھولا دے یہ حضرت نے فرمایا تھا جب عرب کے ایک پانی کے پاس پہنچے تھے حضرت
ایک بار لڑائی کر کے پھرے تھے ایک نزل پر پانی کم تھا اہل کربجھا تھا سو حضرت نے فرمایا کہ کوئی آگے جاوے اور سیدھا نہ کر
حوض نبوے تو پانی آسین حج ہو جائے ایک آدمی نے ویسا ہی کیا پھر حضرت نے اس میں دھوکیا اسکی برکت سے پانی بہت ہو گیا
سارے لشکر کا کام کھلا ہوا سلم بن اکوع من قتل الرجل یغنی عینا من المشرکین قالوا ابن الاکوع قال کہ سلمیہ جمع
۱۹۲ سلم بن سلم بن اکوع سے روایت ہے کہ حضرت نے پوچھا کہ کس نے اس آدمی کو مار ڈالا یعنی کافروں کا سوس کو لوگوں کے ہمارے
حضرت نے فرمایا کہ اسکا تمام اسباب کلمہ کلمہ سے روایت ہے کہ ہوا زن الیگا فزون کی قوم تھی حضرت سے دغا کی تھی
اور بڑے تھے ایک روز انکا جاسوس خبر لے کر حضرت کے لشکر میں آیا لوگوں کے ساتھ کھانا کھا کر سب حال دریافت کر کے اپنے
اوتھ پر واپس ہو کے بھاگ گیا سلم بن اکوع کو بڑا اور تلوار سے اسکو مار کر اونٹ کو مع اسباب آیت حضرت نے اسکا اسباب
مجھو دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کافر مسلحوں کے ملک میں بے ایمان آئے تو اسکا قتل کرنا درست ہے وق جابر بن عبد اللہ
بن العنبر قالہ قد اذی اللہ ورسولہ بخاری اور سلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ایسا ہے کہ جب
بن اشرف کو مار ڈالنا بیشک اسے بہت رنج دیا ہے اور اس کے رسول کو قتل کرنا کب بن اشرف یہودیوں کا سردار تھا اور شاعر تھا حضرت
کی اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کرتا تھا کافروں کو حضرت کے ساتھ لڑنے کے واسطے چونکہ لانا تھا اس واسطے حضرت نے اس کے قتل کا حکم
دیا تھا تو محمد بن سلمہ اور غیر اصحاب اس کے قتلے میں جو مدینے کے پاس تھے گئے اور اسکو دم دے کر باہر لائے پھر محمد بن سلمہ نے اسکا
سر کاٹ کر حضرت کے پاس لا ڈالا حضرت بہت خوش ہو کر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اسد اور رسول کو قتل کرنا واجب ہے
۱۹۳ ہا انس من یاخذ منی هذا آمن یاخذ منی هذا یغنی سقیفا فاختار
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کون مجھے تلوار لے گا سو اسکو وہ لے کر اسکا حق ادا کرے یعنی خوب لڑے پھر اس تلوار کو ابو جہانہ
نے لیا یہ حضرت نے جنگا لیا میں فرمایا تھا جب احد میں لڑائی سخت پڑی تو حضرت نے ایک تلوار ہاتھ میں لی اور فرمایا کہ
یہ تلوار کون لے گا سب لوگوں نے ہاتھ بٹھایا پھر حضرت نے فرمایا کہ اسکو وہ لے جو خوب گھس کر لڑے تب ابو جہانہ نے
حضرت سے لیکر دونوں سفوف کے اندر پیڑ سے بڑھ کر اور اڑنے لگا حضرت نے فرمایا کہ اس حال کو خدا سو اچھا دے اور میں
دوست نہیں رکھتا پھر ابو جہانہ نے خوب تلوار کی بیان تک کہ لڑائی آخر ہوئی ہا انس من یرہم عدا ولہ الجحیم قالہ سبع
مرات یومرا حنل سلم بن سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ کون ہے جو کافروں کو ہمارے اور بے ہشام
یہ حضرت نے سات بار فرمایا جب احد میں فدا ایک پیڑ سے مدینے سے تین کوس دہان حضرت سے لڑائی ہوئی شہر میں

۱۹۱ بیان انما یکہ
سبب قتل حضرت
و فضیلت حضرت جابر

۱۹۳ تحفۃ الاختیار فی فضیلتہ سائر الانصار

بیان جنگ احد

یہ کہتا ہے کہ ایک بخت بستی ہو گا یا نہ بخت و درخی ہو گا سو حق تعالیٰ کا نام کہنا اور اس کی حسیہ سوسے کوئی سوسہ دین کہ بیشک تم لوگوں میں
کوئی ہوشیار ہو گا کہ نام کیا کرنا بہر بیان تاک کہ اس میں اور بخت میں امتحان ہو گا فرق یہاں ہر ایک بخت ہر ایک نام ہر ایک بخت
کا لکھا اس پر غالب ہو جائے ہو ورنہ جو حق کا کام کرے لکھا ہو ورنہ میں جارا ہو اور مقرر کوئی آدمی عمر جو ورنہ حق کا کام کیا کرنا
سیان تاک کہ درخی میں اور اس میں جو ایک امتحان ہو کہ کچھ فرق نہیں رہا ہو یہ لکھا اس پر غالب ہو جائے ہو ورنہ جو حق کا کام
کرے لکھا ہو بخت میں جاتا ہو اس حدیث میں انسان کی ابتدا اتنا اور لکھا ہو کہ بیان ہر عوام لوگ اس کا مطلب سمجھنا
تندر کا جیندہ میں سمجھ سکتے اس کے بوجھ کرست علم اور صاف دہن چاہیے لیکن آتما دریافت کیا چاہیے کہ جب خاتمے پر ہوا ہو
لوگوں کی عبادت اور نیکو کی پرکھنا کہ اس واسطے کہ خاتمے کا حال کیا معلوم ہو کہ کیا ہو گا اور کسی گناہ کو قیسی ورنہ ختم
چاہیے شاید مرنے وقت اس کا خاتمہ بخیر ہو یعنی نادان کتہ میں کہ جب تک پرات رہی تو جوانی میں عیش کر لیا چاہیے یعنی میں
تو نہ کر لینگے سو شیطان نے انکو دھوکا دیا سو واسطے کہ ضعیفی تک جینے کا کمان سے یقین ہوا تھا کہ جوانی میں موت آجائے
راکھ رہم موت سر پہ پڑی ہو مائل آدمی اگر غور کرے تو اسکو کسی وقتہ خدائے عاف ہونا لازم نہیں اس واسطے کہ عجم شام میں
نفس نفس و اس میں بود الکی اپنے کرم سے ہو نفس و شیطان کے جال سے لٹال اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین خیر اہل عبادت
ان احوک ما احدثتم علیہ اجدد اکبات اللہ بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو حق تعالیٰ میں
پر ہم ضروری لیتے ہو تو قرآن کی ضروری لینا اٹھنے زیادہ تر لائی ہو ف حضرت کے اصحاب ایک گالون میں گئے کسی
انکی ضیافت کی انکے زمیندار کو سنا بیٹے کاٹا چار چھ تک بہتیری کی آرام ہوا تو اسے لوگ اصحاب کے پاس آئے کہ ہم میں
کسی کو شتر آتا ہوا اسکو چھاوے ابو سعید خدری صحابی نے کہا کہ ہاں ہو کہ شتر آتا ہو بغیر کچھ لینے ہم نہ پھینکے تھے ہمارے
ضیافت کی تیس بکریوں کا وعدہ تھا ابو سعید نے الحمد اس پر بھی دہ فوراً اچھا ہو گیا تیس بکریاں لے آئے نصف اسی بیٹے
انکے کھانے میں مال کیا اور قرآن پر محنت لینا درخت بچا حضرت کے زور سے یہ سب قصہ کہ حضرت نے فرمایا کہ تھے اچھا کیا
قرآن پر ضروری لینا زیادہ تر درست ہے ان بکریوں میں ہمارا بھی حصہ لگا ہو چھ حضرت نے فرمایا کہ تمکو بھلا معلوم ہو گیا کہ تم
ساب کا شتر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھانے کی بھی محنت لینا درست ہے اور یہی نہ ہے ہر امام مالک اور
شاہی کا اور خطیفی نہ ہو نگاہ عثمان بن حنین و جابر بن عبد اللہ اَحَدُكُمْ قَدْ صَاتَ فَقَوْمُهُ اَعْلَبَ
مسلم میں عمران بن حصین اور جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے صحابہ فرمایا کہ آج تمھارا بچا ہو گیا اچھا اسکے جنازے کی
نماز پڑھو نہ مالک جس کا بادشاہ بخاشی اصراف بہت اور انھیں کا نام تمام مسلمانوں سے حضرت کا حال دریافت کر کے
قرآن شکر حضرت کا بے دیکھ ایمان لایا مسلمانوں نے ساتھ بیت سلوک کیا کرتا تھا جہاں وہ عیش میں کر گیا اسی دن حضرت
میں خیر دی اور یہ حدیث فرمائی بھیجید گاہ میں صفت باندھ کر اسکی نماز پڑھی یہ حجرہ ہے حضرت کا کہ دور کی خبر دی اور ان
پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غائب پر نماز پڑھنا درست ہے اور یہی نہ ہے ہر امام شاہی کا حقیقی ضرب کہتے ہیں کہ یہ بات حضرت
کو خاص تھی شاید میں اس کی ہو اور دوزخ دیک ہو گیا ہو اور ان کو غائب پر نماز پڑھنا درست نہیں ہے ابو ہریرہ اَتَى
اَحَدَکُمْ عِنْدَ الشَّوْجِ لِحُلِّیْ کَسَیْ مِلَکَ الْاَمْلَاسُ لِمَنْ اَلِہِمْ رِزْقُہُ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیت شرا بخت

کہاں پہنچ کر تین ہفتے پہنچا جہان انکا ہی چاہتا ہی اور اس کو انھیں قندیلوں میں اگر ٹھہرتی ہیں سو ان کے رب انکو دیکھا اور فرمایا کہ بھلا کوئی چیز کو تھلا جی ہی چاہتا ہی شہیدوں سے کہہ اس چیز کو ہمارا جی چاہے ہم تو اس چین میں ہیں کہ بہشت میں کھاتے پھرتے ہیں جہان چاہتے ہیں پھر خدا نے تین بار اسی طرح سے پوچھا جب شہیدوں نے دیکھا کہ بدوں کچھ مانگے نہیں جی تو کہا اے رب ہم چاہتے ہیں کہ ہماری روحیں ہمارے بدوں میں پھر والی جاویں تو اکیلا اور بھی تیری راہ میں مار جاویں اور ٹکڑے ٹکڑے ہوں پھر جب خدا نے دیکھا کہ انکو اب کسی چیز کی ہوس اور آرزو باقی نہیں ہی تو پھر انھیں پوچھنا چھوڑا ف عید الدین سعید سے روایت ہی کہ میں حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت قرآن میں حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ شہیدوں کو مردہ سمجھو وے رند میں روزی باتے ہیں خوشیاں کر رہے ہیں خدا کے فضل سے سو اس آیت کا کیا مطلب ہی اور شہیدوں کا مفصل حال کیونکر ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوئیں ایک تو یہ کہ روح فنا نہیں ہوتا کہ مرنے سے روح نہیں مرنی دوسرے کہ شہید مرنے سے ہی بہشت میں داخل ہوتے ہیں اور زندوں کی طرح کھاتے پیتے اور دیکھو یہ تہہ حاصل نہیں کہ دے قیامت میں بعد حساب کتاب کہ بہشت میں جاوے گی تیسرے یہ کہ بہشت بالفعل موجود ہی اور یہی نہیب ہی اہل سنت کا چوتھے یہ بعد شہیدوں کے شہیدوں کے نہایت بڑے رتبے ہیں ہو تو یان ان اشیی محمد الذی ستانی یہ اھلئے مسلم میں ثواب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ میرا نام محمد ہی جو سب لوگوں نے میرا نام رکھا ہی فہ ثواب سے روایت ہی کہ میں حضرت کے پاس گھڑ تھا ایک یہودیوں کا عالم آیا اسے کہا السلام علیک یا محمد میں نے اسکو ڈھکیل دیا کہ بے ادبی سے نام کیوں لیتا ہی یا رسول اللہ میں کہتا ہی تب حضرت نے یہ فرمایا کہ میرے لوگوں نے میرا ہی نام رکھا ہی یعنی کیا ہوا جو اسے میرا نام لیا سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت میں قی انہم شعو ان استدل اللہ اسعد الایام الیوم الیوم عند اللہ المصروف بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سب لوگوں سے نہایت سخت عذاب خدا کے نزدیک قیامت میں تصور بنائے والوں کو ہوگا قیامت ان اصحاب ہذہ المصوبہ لبعثہ یوم الیوم الیوم یہ اھل کھوا اخیووا صا خلقکم بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ان تصور روک بنائے والوں پر عذاب ہوگا قیامت کے دن اور انکو حکم ہوگا کہ جلاؤ جو کچھ تم نے بنایا ف حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ میں نے ایک چادر بول لی حسین تصویر میں انکو بطور پردہ دروازہ پر لٹکا یا تھا حضرت نے جو اسکو دیکھا تو باہر کھڑے رہے گھر میں نہ آئے تو مجھ کو معلوم ہوا کہ حضرت کو کوئی چیز بری معلوم ہوئی ہی تب میں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں تو یہ کرتی ہوں جس چیز سے آپ کو مال ہی تب حضرت نے فرمایا کہ یہاں کی چیز ہے کہ اسے دیکھو کے واسطے حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکہ کی میں تصویریں ہوں اس میں جانا مکہ وہ ہر سال ہاؤن پر واجب ہی ہے مکہ ان میں تصویریں رکھیں اور نفس سب سے بچ لیا کہ میں جو تصویریں مکان کو تھانہ بنائے اور اسیر خدا کی لعنت برساؤ وسعد بن ابی وقاص ان اعظم المسببات فی المسلمین جزا من سال عن شیء لم یجزم علی الناس فحرم من علی المسببات بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک مسلمانوں میں بڑا گناہ مسلمان وہ ہے کہ جسے وہ بات پوچھی کہ زام نہ تھی پھر اسی کے پوچھنے سے حرام ہوگئی ف مسئلہ پوچھنا دو قسم ہی ایک تو وہ ہے کہ اسکی حاجت پڑے اور وہ بات معلوم نہیں تو دریافت کے واسطے پوچھے یہ تو درست ہی بلکہ اسکا حکم ہی کہ دریافت کرے دوسرے یہ کہ ناخن

۱۸۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰

۱۸۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰

یا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَدْرِیْ مِنْ فِیْهِ السَّوْمِ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَیَشْفِیْ عَلٰی یَدِیْ مَنْ شَاءَ وَ هَلْ لَّکَ مَسْئَلَةٌ عِنْدَ عِیْسٰی
 سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہے جو بیان اللہ کے واسطے میں ہم اسکو سزاتے ہیں اور اسی سے ہر کام میں مدد و کفایت میں
 جسکو اسنے راہ پر لگایا اسکو کوئی نہیں بگاڑ سکتا اور جسکو اسنے بگاڑا اسکو کوئی راہ پر نہیں لاسکتا اور ہم کو اسی دیتے ہیں کہ
 کوئی لائق پرچنے کے نہیں خدا کے سوا وہ اکیلہ مالک ہے کوئی اسکا ساجھی نہیں اور بیشک محمد اسی کا بندہ ہے اور اسی کا پیغام
 پہنچانے والا ہے۔ یہ خطبہ حضرت نے اسوقت فرمایا تھا جب حضرت کے پاس بنیاد نام مقرر والا آیا تھا سو اسنے کہا تھا کہ
 بیکو آئیں اور دیوانگی بھارتے کا ستر آتا ہے اور میرے ہاتھ سے خدا جسکو جاتا ہے آرام دینا ہے سو جسکو بھی اگر خواہش ہو تو میں
 تجھے جنت میں فتنہ داری میں کا ایک شخص تھا جھار بھونک میں اسکو دخل تھا جب وہ دے کے میں آیا تو لے کے کاہن
 نے اس سے کہا کہ عاود اللہ محمد دیوانہ ہو گیا ہے کچھ اسب کا اسب خنسل ہو تو اسکو اپنے منتر سے جھاڑ دو حضرت کے پاس آیا
 اور منتر سے بھاڑنے کو پوچھا تب حضرت نے آبا بعد تک خطبہ پڑھا بعد حمد اور نعت کے کچھ اور فرمایا جاتے تھے
 اُسے حضرت کو روکا اور کہا کہ اس کلام کو پھر پڑھیے حضرت نے اسکو دوبارہ پڑھانے کہا پھر پڑھیے حضرت نے اسکو تیس بار
 پڑھا پھر فرماتے کہ اے میں جو میونگ اور جادو گروں کے اور شاعروں کے بہت کلام میں چکا ہوں ایسا بعد کلام تو میں نے
 کبھی نہیں سنا و اس کلام کی فصاحت کی سمندر کی طرح تھا اے میں لمبی یا حضرت اپنا ہاتھ پڑھائے میں بیت اور توبہ
 کرتا ہوں پھر فرما دے مسلمان ہوا سبحان اللہ شیب بھاڑنے آئے تھے آپ ہی بھاڑے گئے ہر اَبُو سَعِیدٌ یٰدُ اِنَّ الدِّیْنَ اَحْلُوۃٌ
 حَضِرَہُ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِیْعٌ خَلِیْقٌ فِیْہَا فَنَاطِلٌ لِّکَ تَعْمُوۡنَ مُسْلِمِیۡنَ اَلْبُسَیۡرَ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ دنیا
 میٹھی ہری بھری ہے اور خدا مقرر ایک گروہ کے بعد دوسرے گروہ کو لانا ہے پھر تاکا کرتا ہے کہ کیسا کیسا کام کرتے ہو وقت لینے
 جیسے شیرنی دل کو اور نبری انگٹھ کو بھلی معلوم ہوتی ہے ویسے ہی دنیا کی لذت اور اسباب پر آدمی لوٹ پرت ہے اور خدا ایک
 گروہ دینا سے اٹھا کر دوسرے گروہ کو دانا جاتا ہے جاننے کے واسطے پھر جو دنیا کے عیش و آرام میں پھنسا اُسے دھوکا
 کھایا وہ خدا کو بھولا اور جو دنیا کی سیو فانی سوچا کہ لگے لوگوں پاس ایک ہی جو ہر پاس سبکی پھر اسکو لوگوں کا
 کھلونا جان کر اور بھانسنی کا سوا لگے سمجھ کر اسکے جال میں نہ پھنسا اور اپنے مالک کو نہ بھولا وہی دور اندیش شہید ہوا
 اسی کا نام دیندار ہے حضرت نے ایسا عسر کے بعد خطبہ پڑھا اور قیامت تک جو ہونا تھا سو فرمایا بسکو یاد رہا سو یاد رہا اور جو
 نہ ہوا سو بھولا بعد اسکے یہ حدیث روائی تاکہ مسلمان ہو کر اور دنیا کے بھندے سے کلین ہو اَبُو ہُرَیْرَہُ ؓ اِنَّ الدِّیْنَ بَدَا
 غَرِیْبًا وَّ سَعُوۡدَ الدِّیۡنِ کَمَا بَدَا قَطُوۡنٌ لِلْعَرَبِ ؕ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اسلام
 پہلے ظاہر ہوا مسافر کی طرح پھر آخر کو ویسا ہی ہو جاوے گا جیسا پہلے تھا سو خوشی ہو جو مسافر کی طرف مطلب
 یہ کہ اسلام اول اول ابیت کم تھا کوئی اسکا بار اور مددگار نہ تھا جیسے مسافر کو سفر میں کوئی نہیں پوچھتا پھر ہونے
 پر تے اسلام سارے عالم میں پھیلا سو حضرت نے فرمایا کہ آخر کو قیامت کے قریب اسلام بھر کم ہو جائیگا جیسے پہلے تھا تو
 اسوقت کے مسلمان مسافروں کی طرح بے یار و مددگار ہو جائیگے جیسا اسوقت میں کہ جو دینداری پر مکرر باد تھا کہ
 کوئی انکی نہیں سنتا ہر کافر تو ایک طرف کلمہ کو اسکو ہنستے ہیں سو حضرت نے فرمایا کہ جو ایسے سخت وقت میں اسلام مضبوط

عقہ الاخیار ترجمہ مشرق الانوار

۴۸
 جہنم
 مستعدان دین

رہا اسکو خوشی ہو جو بہشت کی قعائشہ ان الرجل اذا غفر له حذت فليدب و وعدنا خلف بخاري اور مسلم بن حضرت عائشہ
 سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی جب قرضدار ہو بات کہتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور قرضداروں سے وعدہ کرتا ہے تو پورا نہیں
 کرتا حضرت نماز میں قرض بہت پناہ مانگتے تھے کسی نے کہا کہ یا حضرت آپ قرض سے کیوں بہت پناہ مانگا کرتے ہیں تب
 حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہ انبئ مسعود ان الرجل ليصدق حتى يكتب جديفاً ويكذب حتى يكتب كذاباً
 مسلم بن عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی سچ بولا کرتا ہے یہاں تک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہے
 اور آدمی جھوٹ بولا کرتا ہے یہاں تک کہ بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہے یعنی جب آدمی کو سچ یا جھوٹ بولنے کی عادت پڑی پھر آخر کو اس میں
 کامل ہو جاتا ہے ابو ہریرہ ان الرجل ليعمل الحسن الطويل يعمل أهل الجنة ثم يحول له عمله يعمل أهل النار وإن الرجل
 ليعمل الحسن الطويل يعمل أهل النار ثم يحول له عمله يعمل أهل الجنة مسلم بن ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
 کہ اللہ آدمی ایک مدت دراز تک بہشتیوں کے کام کیا کرتا ہے پھر اسکا خاتمہ دو چیزوں کے کام پر ہوتا ہے اور بعض آدمی مدت دراز تک
 دو چیزوں کے کام کیا کرتا ہے پھر اسکا خاتمہ بہشتیوں کے کام پر ہوتا ہے یعنی خاتمہ کا اعتبار ہر اول کاموں پر کچھ اعتما و نہیں تو
 علم و عبادت پر گزرتا ہے چاہے ابو ہریرہ ان الرجل شجرة من الشجر فقال الله من و صلاتك وصلته ومن قطعك قطعته
 بخاری اور مسلم بن ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رحم کی لفظ حسن کی لفظ سے نکلی ہے پھر خدا اس کے کاما کہ جسے تجھے میل
 رکھا اس کے پیچھے میل رکھا اور جسے نیکو توڑا اسکو پیچھے توڑا ہے رحم کے معنی برادر پروری ہیں سو فرمایا کہ یہ لفظ رحم سے نکلی ہے
 یعنی جو رحمہ رحم میں ہیں وہی رحمن میں ہیں پھر فرمایا کہ جو برادر پروری کرے گا اس پر میں کرم کروں گا اور جو برادر پروری نہ کرے گا خدا
 اس پر کرم نہ کرے گا تم عائشہ ان الرضاة تحرم ما تحرم السوك كذا بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ دو دھنپیا نکاح کو حرام کرتا ہے جیسے پیدا کنش کا رشتہ مرام کرتا ہے یعنی جہاں جہاں کے سبب نکاح نہیں دروان دو دھ
 پینے کی جہت سے بھی نکاح نہیں سوتا جیسے ماں اور بیٹے نکاح حرام ہے ویسے دایہ اور دایہ کی بیٹی سے بھی نکاح منع ہے اسی طرح اور
 بھی قیاس کر لیا چاہے دو دھ لایا گیا ہو یا حق ہے دایہ اور اس کے لوگوں سے سلوک کرنا سنت ہے ہوا امر مسکتہ ان الرضاة تحرم ما تحرم
 تبعہ اللہ مسلم بن حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب قبض ہوتی ہے تو انکھ بھی اس کے پیچھے لگی جلی جاتی ہے
 حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ ابو سلمہ نے تو حضرت تشریف لے گئے تو انکھ بھی اس کے پیچھے لگی رہی ہے ویسے مردوں کی ہوتی ہے
 حضرت نے اپنے ہاتھ سے انکھ نہ کر دی اور یہ حدیث فرمائی ہے انکھ بھی اس کے پیچھے لگی رہی ہے ویسے مردوں کی ہوتی ہے
 ان الزمان قد استبدل اذهاباً يوم خلق الله السموات والارض السنة اثنا عشر شهرا منها اربعة
 حرم ثلثة منها ليات ذوالقعدة وذوالحجة والمحرم ومصر الذي بين جمادى وشعبان
 بخاری اور مسلم بن ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر ویسا ہو گیا جیسا اس دن تھا کہ جب
 خدا نے زمین آسمان بنائے تھے ہر ماہ میں بارہ مہینے کا ہر مہینہ چار مہینے حرام ہیں یعنی ان میں گزرا بھر تا دست نہیں تین مہینے تو برابر
 لگے ہوئے ہیں سو ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم میں اور جو تھا مفر کا رجب جو جمادی الثانی اور شعبان کے مہینے ہر مہینے
 ان چار مہینوں کی حرمت مدت چلی انہی مہینوں کے کافروں کا دوسرہ تھا کہ جب انکو لڑنا یا ٹوٹنا منظور ہوتا تو ان مہینوں کو

حال آنکہ اسی بات کے سبب دوزخ میں گر پڑا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی بدوں سوچے ہر ایک بات کو بکا کرے
 ۲۴۹ ہر ابو سعید و ابو ہریرہ کہ ان العبد لیسکوا بالکلمۃ یقول ینفی النار بعد ما یبکی من المشرق والمغرب مسلمین
 البوسید اور ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک بند کوئی بات ایسی بولتا ہے کہ جس کے سبب دوزخ میں گر جاتا ہے اتنی دور
 ۲۵۰ سے بھی زیادہ جتنا مشرق اور مغربین فرق ہے وہی وہودہ و ابن عباس و ابن عمر و ابن مسعود و ابو ہریرہ اور عبد اللہ
 بن عباس روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نظر کی تاثیر بچ ہے وہ یعنی یعنی نظر لگ جاتی ہے خدا نے اس میں تاثیر رکھی ہے وہ
 ۲۵۱ ابی ہریرہ کہ ان الفکر الذی قتله الخوف کلعب کا ذکر آؤ گا عاشر لا یخلف ابویہ طغیانا و کفسد بخاری اور مسلم میں
 ابی بن کعب روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک جس لڑکے کو خواب خضرے مار ڈالا تھا وہ پیر الیسی کا فرشتا اور اگر جیسا رہتا تو اپنے
 مان باپ کو بلا میں ڈالتا کفر اور نافرمانی سے ف حضرت موسیٰ اور خضر کا قصہ قرآن میں مذکور ہے اس کی طرف حضرت نے اشارہ کیا
 ۲۵۲ یعنی خضر نے جو لڑکے کو بچا خدا مارا تھا بدوں حکمت نہ تھا و ابن عمر ان الفتنۃ مہنۃ من حیث یطلع قلوب الشیطان
 قال الصغانی مؤلف هذا الكتاب هذا حدیث سمعته من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام
 قالہ و هو کثیر لکمالی المشرف بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ فتنہ فساد اور دھرم
 جان سے شیطان کا سیکنگ یعنی آفتاب نکلتا ہے کہنا حسن صفائی اس کتاب کے جمع کرنے والے نے کہ میں نے خواب میں یہ حدیث
 حضرت کی زبان سے سنی اور حضرت اشارہ کرتے تھے پورب کی طرف ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ جب آفتاب نکلتا ہے تو شیطان
 اپنے دو سینک اس میں لگا دیتا ہے کہ کافروں کا سجدہ اسی کی طرف ہو سو حضرت نے پورب کی طرف اشارہ کیا یعنی جو ملک
 مدینے سے پورب کی طرف ہے وہاں بڑے بڑے فساد ہو گئے یا جوح ماجوح و جل اسی طرف سے نکلیں گے خارجی اور انبی
 پورب کی طرف سے نکلیں گے یعنی عراق کے ملک سے ہر افسانہ ان الکافر اذا علی حسنة اطعم بها طعم من الدنیا و اما المؤمن فان
 اللہ ینکحہ حسنة فی الآخرة و یفقیہہ فی فانی الذین علی طاعتہ مسلمین انشج سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر جب کی
 نیک کام کرے تاہر تو اس کے سبب دنیا میں کچھ اس کی روزی کی کٹائش ہو جاتی ہے اور ایماندار کی نیکیوں کو خدا اس کی آخرت کے سبب
 جمع کر رکھتا ہے اور اس کے بعد دنیا میں بھی روزی دیتا ہے اس کی نیکی پر ف یعنی خدا کسی کی نیکی پر زیادہ نہیں کرتا وہ عادل ہے
 بخاری اور ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خود کریم اس کا باپ بھی کریم و دادا بھی کریم ہو پورا دادا بھی
 کریم ہو سو حضرت یوسف بن حضرت یعقوب کے بیٹے حضرت اسحق کے پوتے حضرت ابراہیم کے پردے یعنی سوا کے
 ۲۵۵ حضرت یوسف علیہ السلام کے یہ خاندانی مزرگی کہ جس کی چار پشت بنیم ہوتے آئے ہوں کسی کو حاصل نہیں ہوا و انہ بن الاصفی
 ان اللہ اصطفیٰ لکائنات من ولد اسمعیل واصطفیٰ من ذلک من ولد یوسف واصطفیٰ من ذلک من ولد یوسف
 مسلم میں و انہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے کنانہ کو حضرت اسمعیل کی اور اولاد سے شرافت میں جن لیا
 اور گروہ قریش کو کنانہ کی اولاد سے جن لیا اور ہاشم کی اولاد کو قریش سے جن لیا اور مجاہد ہاشم کی اولاد جن لیا ف

تحفة الدعیاء و ترجمہ مشارق الانوار

سیدنا محمد بن عبد اللہ بن عبد الوہاب

کہانہ حضرت کی جو دعویٰ پشت میں میں اکتے عرب کے بہت گروہ پیدا ہوئے اور قریش لقبیہ انصاف بن کنانہ کا حضرت کی
 جو دعویٰ پشت میں میں اور ہاشم حضرت کے پر واد ہیں سو حضرت نے فرمایا کہ کنانہ کی اولاد حضرت اسماعیل کی اولاد
 سے شرافت میں افضل ہے پھر انیس سے قریش افضل ہیں اور قریش سے بنی ہاشم افضل ہیں اور بنی ہاشم سے حضرت افضل ہیں
 تو گو یا حضرت سارے عرب کے عظیم ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سادات حسنی اور حسنی شرافت میں سارے عالم سے افضل
 ہیں اس واسطے کہ حضرت کی اولاد سوائے حضرت فاطمہ کے اور کسی سے باقی نہیں رہی حضرت کا پشت نامہ یوں ہے کہ محمد بن
 علیہ وآلہ وسلم بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قحطانی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن
 بن مالک بن انصر بن کنانہ بن خذیمہ بن مدکہ بن الیاس بن ضر بن نزار بن معد بن عدنان اہل حدیث اور اہل تاریخ کا عدد
 تک اتفاق ہے کہ اختلاف ہر قائل اس لئے کہ انہی ان افر علیہ کہ لیکن الذین کفروا قالہ لا یاتی بن کعب فقال
 ابی وسمائی قال نعم فکے بخاری اور مسلم میں انس روایت ہے کہ حضرت نے ابی بن کعب سے فرمایا کہ خدا نے مجھ کو حکم کیا ہے
 کہ میں تیرے آگے لم یکن الذین کفروا کی سورت پڑھوں سو ابی بن کعب نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا خدا نے میرا نام لیا ہے حضرت
 نے فرمایا کہ ہاں پھر ابی بن کعب خوشی کے مارے روئے لگے کہ ابی بن کعب انصاری صحابی ہیں قرآن کے بڑے قاری
 سو حضرت نے انکی استادی سند کر دی تاکہ اور سلمان انکو اسناد دیا کر لے قرآن کہ میں اس حدیث سے انکی بڑی نوابست
 ہوئی سر ابوالدرداء ان الله بعثني اليكم فقلتمو كذبت وقال ابو بكر صدق واساني بنفسه وماله فهل انتم تاديكون
 لي صحیح بخاری میں ابو الدرداء سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے مجھ کو خدا نے تمہاری طرف پیغمبر کے بھیجا سو اول نے کہا
 کہ تو جو بٹھا ہے اور ابوبکر نے کہا کہ تجا بنی ہو اور اسے میرے ساتھ اپنی جان اور مال سے سلوک کیا سو کیا تم لوگ میری ساقی
 کو میری خاطر سے چھوڑو گے یعنی کسی طرح کا اسکو بچ نہ ہو پناؤ ہے بخاری میں ابو الدرداء سے روایت ہے کہ ایک بار ابوبکر
 صدیق اور عمر فاروق میں کچھ گفتگو سے رخ اگیا صدیق اکبر حضرت کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے اور عمر
 کے درمیان کچھ گفتگو ہو گئی میں امیر غصے ہوا پھر میں غمزدہ ہوا عمر سے میں نے اپنا قصور معاف کر لیا سو انھوں نے معاف نہ کیا
 سو میں ایک خدمت میں حاضر ہوا ہوں حضرت نے فرمایا کہ خدا انصاف کر لگا اور تجھ کو بخشے گا پھر ابوبکر نے عرض کیا
 کہ انے کو صدیق اکبر کے گم گئے وہاں سنا کہ وہ حضرت پاس گئے ہیں تب عمر حضرت پاس آئے تو حضرت کے چہرے پر غصہ
 نمود ہوا صدیق اکبر کو تو گھٹنوں کے بھل ناجری سے کہہ رہے ہو کہ حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ اگر کچھ قصور نہیں
 زیادتی میری طرف سے ہوئی تھی تب حضرت نے ہدایت فرمائی پھر اسدن سے صدیق اکبر کا حضرت کے اصحاب بہت خیال
 رکھنے لگے کسی نے انکو بچ نہیں دیا اس حدیث سے ابوبکر صدیق اکبر کی ثابت ہوئی اور حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوا
 کہ مردوں میں پہلے وہی ایمان لائے اور اپنی جان مال سے حضرت پر قرار ہے سو جسے صدیق اکبر سے عداوت رکھی اسے مقرر
 حضرت کو بچ دیا بق ابو نصر بن ابی اللہ بن جابر لا یمنی عما حدثت به انفسهم ما لم تکن تعلم به او تعلم به
 بخاری اور مسلم میں ابو نصر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ جو جو خطر ہے اور خیال دل میں ہے میں سو خدا کے گناہ
 میری امت سے معاف کر دے جب تک اسکو نہ بولے یا اسپر عمل نہ کرے یعنی جسے کلام کا خطرہ دل میں ہو وہ سو

۲۵۷
 حنفیہ انصاف ترجمہ فقہان اہل حق

اسم من فصل بیان کیا پھر حضرت نے محکوم فرمایا اور یہ حدیث فرمائی کہ سَدُّ أَدْبُنِ أَوْسٍ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
فَإِذَا قُتِلَ فَاخْشَوْا الْقَتْلَ وَأِذَا دُبِحْتُمْ فَاخْشَوْا الدِّبْحَ وَلَا تُبْخِشُوا أَحَدًا كَسَفَرَتِ بِهِ وَلَيْتُمْ ذَنْبُهُ سَلَمٌ مِنْ
شَدِيدِ أَوْسٍ رَوَيْتُ بِرِوَايَةٍ أَنَّ هَذَا فَرَمَا يَكُ مَفْرُوضًا إِحْسَانُ كَرَامَتِهِ كَيْفَ يَرْجُو بِرِوَايَةٍ قَتْلُ كَرَامَتِهِ قَتْلُ كَرَامَتِهِ قَتْلُ كَرَامَتِهِ
وَكَيْفَ يَرْجُو كَرَامَتِهِ قَتْلُ كَرَامَتِهِ قَتْلُ كَرَامَتِهِ قَتْلُ كَرَامَتِهِ قَتْلُ كَرَامَتِهِ قَتْلُ كَرَامَتِهِ قَتْلُ كَرَامَتِهِ قَتْلُ كَرَامَتِهِ
ابنی چھری کو تیز کر لیا کرو اور چاہیے کہ راحت ہو بچاؤ و حلال کرنے کے جانور کو فسخ یعنی خدانے ہر چیز کے ساتھ احسان کرنا فرض
کیا ہے یہاں تک کہ قتل اور فسخ میں بھی احسان چاہیے کہ جلد فراغت کر ڈالے اور چھری کو پہلے تیز کر لیوے تاکہ زیادہ تکلیف نہ ہو
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَقَّهُ مِنَ الزَّادِ ذَلِكَ لِأَهْلَالِهِ قَوْلًا الْعَيْنَيْنِ النَّظْرُ وَاللِّسَانِ
النُّطْقُ وَالنَّفْسُ تَمْنَى وَتَشْتَعِي وَالْفَرْجُ يَصِدُّ وَفِي ذَلِكَ الْكِتَابِ بَيِّنَاتٌ لِّمَنْ هُوَ عَلَى هُدًى لِّعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ
البتہ خدانے آدمی کے واسطے حرام کاری کا حصہ مقرر کیا ہے ضرور اسکو پاؤں کا سواں لکھنے کی حرام کاری بگانی عورت کو دیکھنا اور زبان
کی حرام کاری اس سے شہوت سے بات کرنا اور بچی حرام کاری کی آرزو کرنا اور چاہا کرنا اور شرک کا کبھی اسکو سچا کر دیتی ہے اگر
اسنے بھی حرام کاری کی یا کبھی اسکو چھوٹا کرتی ہے جو اسے حرام کاری نہ کی ف شہوت سے دیکھنے اور بات کرنے کو اسکو اڑنا فرمایا
کہ یہ نہ ناکا وسیلہ اور سبب ہیں ہر عاقل نے ان سے بچنا چاہیے اِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَاسِقِينَ اِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَاسِقِينَ اِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَاسِقِينَ
فرمایا کہ بیشک خدا کو نہیں بچاتا گالی بکنا اور گل ل کا جواب یاد کر کے دینا ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت کے پاس
یہودی آئے سو حضرت سے السلام علیک کے بدلے زبان واپس التام علیک کہا یعنی خیمہ مری پڑے حضرت عائشہ نے غصے ہو کر
ان سے کہا کہ التام علیک واللفظ یعنی تیرے خدا کی مار اور لعنت تیرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تمہاری گالی کے بدلے کیوں
گالی دی اور بڑھ کے لعنت کیوں کی خدا کو یہ پسند نہیں آتا قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ أَنْزَلَ عَا
يَسْتَرْجِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ يَقْبِضُ الْعِلْمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا يَوْمًا نَخْتِذُ النَّاسَ وَنُجَاهًا
فَسْئَلُوا أَفَاتُوا أَلَمْ يَقْبِضُوا أَوْضَلُوا بَيِّنَاتٍ لِّمَنْ هُوَ عَلَى هُدًى لِّعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ اِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَاسِقِينَ اِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَاسِقِينَ اِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَاسِقِينَ
لوگوں سے عالم نکال لے گا لیکن علم اٹھا دینا عالموں کو اٹھا کر یہاں تک کہ جب کسی عالم میں نہ رہے تو لوگ جاہلون کو عالم اور
پر مشرکہ شمر اور شیعہ پھر وہی پرچہ جاوے گا یعنی انھیں جاہلون سے لوگ مسلہ پوچھیں گے سووے کہوئی دینی مسئلہ یا دینی مسئلہ
اور نادانی سے سو آپ سے گمراہ ہوئے اور دن کو گمراہ کیا ہوا ہے اِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَاسِقِينَ اِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَاسِقِينَ اِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَاسِقِينَ
يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُ الْبَلَدَ وَيَرْفَعُ الْبَلَدَ وَيَرْفَعُ الْبَلَدَ وَيَرْفَعُ الْبَلَدَ وَيَرْفَعُ الْبَلَدَ وَيَرْفَعُ الْبَلَدَ وَيَرْفَعُ الْبَلَدَ وَيَرْفَعُ الْبَلَدَ
لَا حَرَمَ فِي سُبُحَاتٍ وَجِهَةٍ مَا تَسْمَعُ إِلَيْهِ بَصَرًا وَلَا تَنْفِقُ مِنْهُ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
نہیں ہوتا تاہی اور اسکی شان کے مناسب بھی نہیں ہونا چھکا تاہی ترار کو اور اٹھاتا ہے یعنی بندوں کے عمل کو تاہی بعضے قبول کرتا بعضے
روک تاہی یا روزی کم زیادہ کرتا ہر اٹھ جاتے ہیں اسکی طرف رات کے کام دن کے کاموں پہلے اور دن کے کام رات کے کاموں
سے پہلے خدا کا پردہ نوز ہر اگر اس پردے کو اٹھا دے تو اسکی ذات پاک کی روحنیاں جلا دیں ہادی ظن کو جہان تک خدا
کی نظر کام کرے یعنی تمام عالم کو ف ہر حدیث میں خدا کے علم اور اسکی عظمت اور جلال کا بیان ہے ہر ابو ہریرہ اِنَّ اللَّهَ لَا

۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

يَنْظُرُ إِلَى مَوَدِّكَ وَأَمَّا إِلَهُكَ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ مسلم بن ابی ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا
تعماری صورتوں اور تمہارا دل کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں کو اور کاموں کو دیکھتا ہے۔ یعنی بدون صفائی دل
اور خالص نیت کے ظاہر کی صفائی کا کچھ اعتبار نہیں اس حدیث میں تقویٰ اور روشنی کے مفہوموں سمجھے ہیں آدمی غور کرے تو
بوجہ اسے ہر ایک صورت پر اِنَّ اللہَ لَیَنْظُرُ اِلَیْکُمْ لَئِنْ کُنْتُمْ لَیْسَ لَکُمْ بَلَدٌ اَسْلَمَ مِنْ ابی ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا
خمس سے نہیں دیکھتا اس کی طرف جزائی ازار کو غور نہ لگائے کھینچنا جاتا ہے۔ یعنی جسے غور سے پا جائے یا ازار یعنی تہ بند
کھینچنے سے بچے لگایا وہ خدا کی رحمت سے دور ہوا یا پھر پناہ بخا کر ناخواہ غور سے ہو خواہ بے غور حرام پر جانی دوسری حدیث میں
صاف آیا ہے کہ ابوسفیانہ اِنَّ اللہَ کَمَا قَضٰی الْخَلْقَ کَتَبَ عِنْدَکَ فَوْقَ عَرْشِہٖ اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ میں
ابی ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے خلق کو پیدا کیا عرش پر اپنے پاس لکھ رکھا کہ مقرر سیری رحمت آجڑہ گئی
میرے صفیہ پر صفیہ سے زیادہ رحمت زیادہ و اسی سبب کافروں اور کھنگاروں کو جلد نہیں بکڑتا اور عذاب بیشمار نہیں
کرتا گناہ دیکھتا ہے اور پروردگار ہی بندہ نہیں کرتا قاضی اِنَّ اللہَ لَیْسَ لَکُمْ بَلَدٌ اَسْلَمَ اَنْ تَسْتَرْجَا اَرْجَاہُ وَالطَّالِبِ بَخَارِ
اور مسلم بن حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ خدا نے ہر ایک کا حکم نہیں کیا کہ ہم پھر اور میں کو کبیر البیہین ہفت
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت ایک بار لڑائی کو تشہیف لگئے اور سچے دروازے کو کھڑے سے منہ ہاج حضرت تشہیف لائے
تو اسکو حضرت پاپا لایا اور یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ قرون پر جاوڑا دینا اور اس کے گرد فرش کرنا اس حدیث سے
میں بہترین ہے اِنَّ اللہَ لَیَنْظُرُ اِلَیْکُمْ لَئِنْ کُنْتُمْ لَیْسَ لَکُمْ بَلَدٌ اَسْلَمَ مِنْ ابی ہریرہ روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ خدا نے ہر ایک کو نہیں پیمائے مگر نے والا ولیکن مجھ کو بھی پیمائے سکھانے والا آسانی کرنے والا ف ایکبار حضرت کے ازواج طہرات
نے مان لفقہ فرشتے کے ساتھ مانگنا کہ یہ اتنی ازواج کو حکم ہوا کہ یاد نہ پا قبول کریں یا آخرت اور اسناد اسکے رسول کو تو
میں حضرت عائشہ سے یہ پیغام کہا اور فرمایا کہ جواب میں کہو دینے مان باک صلاہ میں لیا واللہ صدق نے عرض کی یا رسول اللہ
آپ مقدس میں مان باک نہ چھینے کی کیا حاجت ہے میں دینا کو چھوڑا اور اسناد اور رسول اور آخرت کو قبول کیا لیکن عرض ہے کہ اور
ازواج اسکی عمر نہ کہتے تھ حضرت یہ حدیث فرمائی یعنی ہر کام نبوی ہے کہ میں آسانی سے سکھلاؤں اور سختی نہ کروں جو نبی کی محبت سے
کہائے قبول کیا میں تبارک دیکھا کہ وہ بھی قبول فرمادے اِنَّ اللہَ لَیْسَ لَکُمْ بَلَدٌ اَسْلَمَ مِنْ ابی ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے ہر
تسلسلہ از القہر اِنَّ اللہَ لَیْسَ لَکُمْ بَلَدٌ اَسْلَمَ مِنْ ابی ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے ہر
قوم کو مشایا یا عذاب کیا پھر انکی نسل کو مانی نہیں کہا اور التبتہ بند اور رسول کے آگے بھی تھے۔ ایک شخص نے پوچھا کہ اگلی امت کو خدا نے
مبار اور رسول کو دلائی یا عذاب کیا پھر انکی نسل کو مانی نہیں کہا اور التبتہ بند اور رسول کے آگے بھی تھے۔ ایک شخص نے پوچھا کہ اگلی امت کو خدا نے
اِنَّ اللہَ لَیْسَ لَکُمْ بَلَدٌ اَسْلَمَ مِنْ ابی ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے ہر
کہ مقرر خدا اس میں کی مدد نہ لگا آدمی سے کہہ دے کہ جنین کی لڑائی میں ایک شخص کل فرون سے خوب لڑا پھر جب اسکے رضون میں
بہت درد ہوا تو اسنے سپٹ مار کے مر گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور جو بادشاہ کہ نام اور طبع دنیا کے واسطے ملک فتح
کے میں یا فقیر اور عالم جوانی ضرور کے واسطے خلق کو عطا و نصیب کرتے ہیں حق میں جی حسنیت کو سمجھا چاہیے خیر اَنَّ اللہَ

۲۵۹

۲۶۰

۲۶۱

۲۶۲

۲۶۳

۲۶۴

فتحة الدعاء لرحمة مشاہدہ اللہ تعالیٰ

سوائے پہلے اول قبل و قال ہر یعنی سیارہ بائیں کرنا اور دوسرے احتیاج بہت سوال کرنا یا ناحی بائیں پوچھنا تیسرے موقع مال کو ضائع کرنا جیسے بہت عمارت بے حاجت بنانا ملج رنگ انتشاری میں ال کا برابر اور کراہت عمارت اللہ یزفع بهذا الكتاب اقول ما
 و یفصح بہ آخرین مسلمین غر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا درجہ بلند کرتا ہے اس قرآن سے بعض لوگوں کا
 اور بعضوں کو اس کی گرا دیتا ہے یعنی جن لوگوں قرآن کو پڑھا اور اس پر عمل کیا ان کا مرتبہ بلند ہوا اور جن لوگوں نے اس پر عمل
 نہ کیا وہ گرا رہے ہیں **وہم شام بکلمہ یخبر ان الله یُعَذِّبُ الذِّینَ یَعِیْذُونَ النَّاسَ فی الدِّینِ** مسلمین ہشام بن حکم سے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا عذاب کرے گا انہیں جو لوگوں پر عذاب ناحی کرتے ہیں دنیا میں **وَالَّذِیْنَ یَقُولُونَ**
لَا اَهْلَ الْجَنَّةِ یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فِیْقُولُونَ لَیْسَ بِکَ رَبًّا وَ سَعْدَ یَا وَ الْخِیْرَ فِیْ یَدِکَ فِیْقُولُ هَلْ یَرْضٰی مِنْ فِیْقُولُوْنَ وَ لَا تَرْضٰی
یَا یٰوَسَّی وَ قَدْ اَعْطٰیْنَا مَا لَمْ نَحْطِ اَحَدًا مِنْ خَلْقِکَ فِیْقُولُ اَلَا اَعْطٰیْکُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ فِیْقُولُوْنَ یٰ اَدْبَی وَ اَوْفٰی اَفْضَلَ
مِنْ ذٰلِکَ فِیْقُولُ اَحِلُّ عَلَیْکُمْ رِضْوَانِیْ ذٰلَا اَسْخَطُ عَلَیْکُمْ لَعْنَتِیْ اَبَدًا بخاری اور مسلمین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
 کہ اللہ بخدا فرماوے گا بشتی لوگوں کے اور بشتی سو در کیسے کہ ہم حاضریں خدمت میں اور بے بھلائی تیرے تابوین ہر
 پھر خدا فرماوے گا کیا تم راضی ہو سو در کیسے کیونکہ ہم راضی ہوں اور بے اور تو نے ہر کوئی اتنا کچھ دیا ہے کہ کسی کو نہیں دیا پھر
 فرماوے گا کہ بھلا تم کو اس سے بھی عمدہ کوئی چیز دیوں سو در کیسے کہ اسے ریشہ ریشہ سے زیادہ نون چیز عمدہ ہے پھر خدا فرماوے گا اب میں
 اتاری تم پر اپنی رضامندی سوائے بعد اب میں تم پر کبھی غصہ نہ کروں گا ف معلوم ہوا کہ بشت کی سب نعمتوں سے عمدہ خدا کی رضامندی
 ہے جو سب نعمتوں کے بعد بلیا **وَابْنُ عَبَّاسٍ** ابْنُ الدِّیُّ حَوْثُ شَرِّهَا حَوْثُ بَعِیْہَا یَقُولُ **لَا اَسْخَطُ عَلَیْکُمْ لَعْنَتِیْ اَبَدًا** بخاری اور مسلمین حضرت
 کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہئے اس کا پناہ حرام کیا اس کی اس کا پناہ بھی حرام کیا یعنی شراب کاف ایک شخص حضرت کے واسطے شکر
 شراب لایا حضرت نے فرمایا کہ کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ شراب حرام ہے تھے کہا کہ میں اس واسطے لایا ہوں کہ آپ اس کو بیچ لیوں تب
 حضرت نے یہ ریشہ فرمایا **وَامْسَلَمَةُ** ابْنُ الدِّیُّ لَشَرِّبَ فِیْ اَنَا الْعِصَّةُ فَاَمَّا یَجْرُ فِیْ بَطْنِہِ نَا اَصْلَمَ بخاری اور مسلمین حضرت
 ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جو پستیا چاندنی برتن میں وہ اپنے پیٹ میں جمع کی آگ غٹ غٹ کر کے ڈالے گا ہر
حَیْوَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ اَعِیْنِ لَا یُکُوْنُوْنَ شَہِدًا وَ لَا شَفَعَاءَ یَوْمَ الْقِیَمَةِ مسلمین ابو ذر روات سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
 نسبت نہ کرنے والے قیامت کے دن نہ گواہوں میں نہ ہونے سفارش کرنے والوں میں **وَالْوَلَدُ** سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم کو طے
 درست نہیں رہن لوگوں کی عادت ٹیر لگی سخت کرنے کی اگلی گواہی اور سفارش قیامت میں معتبر نہ ہوگی اس واسطے کہ جب آدمی
 کی نوبت کرنے کی ہوئی تو وہ فاسق ہوا اور فاسق کی گواہی درست نہیں اور سفارش کرنے کو رحمت درکار ہے سو ان میں رحمت
 کہاں آگوست کی عادت ٹیری **قَالَ النَّسِیْ** ابْنُ الدِّیُّ اِذَا کَانَ فِی الصَّلٰوۃِ فَاَمَّا یَجْرُ فِیْ بَطْنِہِ نَا اَصْلَمَ بخاری اور مسلمین حضرت
 یَعْنِیْہِ وَلٰکِنْ عَنِ سَارِہِ نَحْتُ قَدَمِہِ بخاری اور مسلمین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ مسلمان جب نماز میں نماز
 تو اپنے رب بات چیت کرتا ہے ہونہ تھو کے اپنے آگے اور نہ اپنے واسطے لیکن اپنے بائیں طرف پیر نیچے تھوک نے ف اول
 تو نماز میں تھو کرنا مناسب نہیں اور اگر تھوک چاہے تو آگے نہ تھو کے اس کو کہ قلم ہے اور داسے شستہ ہے تو بائیں قدم کے نیچے تھو کے
 اگر جھل میں ہوا اگر کسی میں ہو یا بائیں طرف اور نمازی تھو ہوتا ہے کپڑے میں تھوک نے **فَاَبُو ہُرَیْرَہُ** ابْنُ الدِّیُّ اِنَّ الْمُؤْمِنَ

۳۱
 حقیقۃ الخیار شریعہ مستقر الزم



۳۱۱ ابن عمر ان المکتب لیس فی الجحیم بخیر من عبد الله بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ البتہ مرد پر عذاب ہوتا ہے نہ عورت کے رونے سے یہ اس عورت میں ہے کہ مرد اپنے رونے سے پیش کی وصیت کر گیا ہو چنانچہ ایک بیان کہ زنا سے ابن عباس ان الناس لیس فی الجحیم بخیر من عبد الله بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرے خدا میں سے کہ اگر ایک سے کہ خدا میں ایک سے جاندار کہ جاندار تیرے میں سے خدا کو خاص ہے کہ حضرت نے ایک کہ میں نے شکر بھیجا اور فرمایا کہ اگر فلاں شخص سے تو اسکو جلاؤ مجھ سے کہ زنا نہ ہوئے تو انکو بلایا اور جلائے سے منع کیا پھر یہ حدیث فرمائی اور اسکو قتل کا حکم کیا کہ انس ان الناس قد صلبوا واما اولئك الذین فی النار فاما انظر انظر انظر المسلمین انفسہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرے لوگ نماز پڑھتے اور سوگئے اور ہمیشہ تم نمازی میں ہو جب تک تم نماز کے منتظر رہو گے۔ ایک کہ حضرت نے عشا کی نماز دیر کیسے پڑھی تھی یا اوصی رات گزری تب مجھ سے یہ حدیث فرمائی فی صحیح شیعہ بن مسعود ان الہجوة قد مضت ایصلیہا و لکن علی الاسلام والجهاد والحدیث بخاری اور بن عباس بن مسعود روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر وطن چھوڑنا ختم ہو چکا مہاجرین پر لیکن بہت کرنا اسلام کی اور جہاد کی اور نیک کاموں کی پسند مجاہد سے روایت ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو میں نے چاہا کہ میں ہجرت کی صحبت کروں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اہل اسلام غالب ہو اس طرح کی ہجرت اب فرض نہیں رہی صحیح ابو ہریرہ ان الیہود والنصارا لا یصلیون فحالیہم وہم بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہودی اور نصاریٰ خدا بنین کرتے ہیں تم انکا خلا کر دو یعنی تم خضاب کیا کرو مٹھدی کا خضاب قوی سنت ہے اور رسم بھی سنت ہے لیکن خضاب جو سیاہ بال کر دیوں سودہ بنین قالین عن ان اما مکتوبہم انما یبین جوبہم و اذ ذہب بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تھا کہ آگے یعنی قیامت میں ایک حوض ہے یعنی حوض کثرانہا بڑا جتنا فوق ہے درمیان جہاد اور فوج کے فوج جہاد اور اخراج دو کا دن میں تین تین دن کی راہ انکے درمیان میں ہے مطلب یہ کہ وہ حوض بہت بڑا ہے کہ اس ان امثال کذا و نیک یہ الحجامة والفسطاط البخاری بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جن چیزوں تم دوا کرتے ہو انہیں بہر دوا پیچھے لینا اور دیالی گت ہے کہ ہندوستان میں پیدا ہوتا ہے اسکو عود ہندی بھی کہتے ہیں ہندوستان جہاد پر عربین جاتا تھا اسواسطے حضرت نے اسکو دیالی فرمایا اسکا مزاج گرم خشک ہے معدہ اور دماغ کو فائدہ کرنا ہے اور سردی کی بیماریوں کو دور کرنا ہے اور کچھ تو کھن خون فاسد نکل جاتا ہے اسواسطے حضرت نے انکی توفیق کی اور حدیث میں آیا ہے کہ جسکے درد سر ہو جاتا تھا اسکو حضرت نے تھپاتے تھے اور تیرہویں تاریخ اور اکیسویں تاریخ اور نکل باوریدہ اور غنیمت میں خون نکالنا حدیث میں منع ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علاج کرنا اور نہ توکل کے خلاف منین ابو ہریرہ ان اموات یغیا رات کلہا فی یوم و حارہ لطیف بہ یوم قد اذع لبانہم من العطش فلزعت الذی فی فمہا و مال البخاری لوزعت حنفا و لعتہ یحمارہا فلزعت الذی من الماء فغفر لہا بذلک بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایک حرام کار عورت کی گرمی کے دن میں ایک کتے کو دیکھا کہ کنوین کے آس پاس گھومتا ہے اپنی زبان نکالتا ہے یہ بیاس ک مارے سو اُسے اپنا موزہ اُسکے واسطے اتارا یعنی پانی پلانے کو پھر اُسکے گناہ معاف ہو گئے اور بخاری نے یوں روایت کی ہے کہ اس عورت نے اپنا موزہ اتارا پھر اسکو اپنی اٹھنی سے باندھا پھر پانی نکال کے اسکو بلایا سو اُسکے گناہ معاف ہو گئے اسکا نام کے سبب ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سختی کی حالت میں جاندار کے ساتھ احسان کرنا

۱۵۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۳۱۹

خدا کے نزدیک بڑی عمدہ چیز ہے دل بہت آو کج اگرست و فاطمہ بنت قیس ان امیرتک یا ایہا المہاجر وبت
الدون فانطلقہ الی ابن ام مکتوم یا لا یحی فانک اذا وصعت خمارک کذبت قالہ لہما حین ارادت انی امنت
وقد طلقہا زوجہا ابو عمرو بن حفص البتہ بخاری اور مسلم بن فاطمہ بنت قیس روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میرے
باس پہلے مہاجر بن آتے جاتے ہیں سو تو جا عبد اللہ بن ام مکتوم امیرتک کے گھر میں سو تو اپنی اور اپنی جب اُتار رکھے گی وہ جو کو
نہ کیے گا یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ارادہ کیا اور اسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اسکو میں بار
طلاق دی تھی ف فاطمہ بنت قیس کو انکے خاوند نے طلاق دی حضرت نے فاطمہ سے اول کہا کہ تو امیرتک کے گھر میں عدت
بیٹھ بچہ حضرت نے فرمایا کہ اسکے گھر میں لوگ آتے جاتے ہیں وہ ان میں عبد اللہ اندھ ہے اسکے گھر میں جالینی اسکے بچہ جو جیسا
نہیں تو اُتار آئے وہ ان میں بیٹی و ابوسعد ان امۃ من بنی اسرائیل مسیحۃ فلما اذی فی آئی الدواب مسیحۃ تجاری

۳۲۰

اور مسلم بن ابوشیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حضرت یعقوب کی اولاد سے ایک گروہ کی خدا نے صورت بدل ڈالی ہے
سو میں میں جانتا کہ وہ کون جانور کی صورت پر ہو گئے ف بخاری اور مسلم بن ابوی روایت یوں ہے کہ ایک گناہ حضرت کے
باس آیا اسے کہنا کہ یا حضرت میں اس جگہ میں رہتا ہوں کہ وہاں لوگوں کی خوراک سو مارے سو مارہ جانور ہی جسکو بندہ ہی میں
گوہ کہتے ہیں حضرت نے اسکا کچھ جواب نہ دیا پھر اسنے پوچھا پھر حضرت جب سے تیسری بار میں حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ
پر خدا لعنت کی اور انکی صورت بدل ڈالی ہو کہ میں معلوم کہ وہ گروہ کی صورت بن گئے یا کوئی اور جانور ہو گئے سو میں تو اسکو نہیں
کھاتا اور منع بھی نہیں کرتا امام اعظم نے نزدیک سو مار کھانا اورت نہیں مای دلیل سے امام شافعی کے مذہب میں دیت ہے و فاطمہ
اراولک اذ کان فیہم الرجل الصالح فمات بکوا علی قبرہ مسجد او صود و فیہ بیتک الصورا و لیک سر الخلو
عند اللہ یوم القیامۃ یعنی کینسۃ بالجہنۃ کان یقال لہا صاریہ بخاری اور مسلم بن حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ التبتہ و لوگ جب ان کوئی نیک بخت آدمی مرتا تھا تو اسکی قبر پر مسجد بناتے تھے اور اس مسجد میں یہ تصویر بناتے تھے

۳۲۱

و خدا کے نزدیک قیامت میں بدترین خلق ہیں یہ بلکہ عیش کے نصاری کو فرمایا ان لوگوں نے وہاں ماریہ نام
عبادت خانہ بنایا تھا ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب حضرت کو مرض الموت ہوا تو ایک بی بی نے جس کے عبادت خانے
میں تعریف کی یعنی اگر حکم ہو تو حضرت کی قبر پر ویسا ہی بناوے تب حضرت نے تکیے سے سر اٹھا کر یہ حدیث فرمائی یعنی وہ
جرا کرتے ہیں تم میری قبر کو سجدہ گاؤں پھر انا صعد اللہ بن عمر وان اول الایام بخاری و طبع الشمس من مغربہا
خروج الدابة علی الناس ضحی و ایہما ما کانت قبل صاحتہا فالاخری علی اثرہا فربما سلم من عبد اللہ بن عمر
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ التبتہ ظاہر ہونے کی راہ سے قیامت کی نشانیوں کے پہلے آفتاب کا ٹکڑا ہر مغرب کی طرف
سے اور دن چڑھے لوگوں کے روبرو زمین کے جانور کا ٹکڑا اور ان دو جو پہلے ہو گی تو دوسری بھی اسکے جیسے جلد ظاہر

۳۲۲

ہو گی ف دس نشانیاں قیامت کی اگے بیان ہو چکیں و انہم یرون ان اول نمرۃ تدخل الجنة علی اصوات النور لیکل
البندۃ اللی یلبھا علی اصوات کواکب درئی فی السماء لیکل امرء منہم جود و جبان انتان یرى فجر سوفہما
من وراء الشمس و ما فی الجنة اعذب من المسلمین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ التبتہ پہلا گروہ جنت

۳۲۳

تحفۃ الدخا الترجمۃ منساروت الانوار

منہم جود و جبان

میں جاؤ گا وہ چودھری رات کے چاند کی صورت ہو گا اور جو گرد اُس کے بعد جاوے گا وہ آسمان کے بڑے روشن ستارے کے برابر ہو گا انہیں سے ہر مرد کے واسطے دو دو جو روین ہیں جن کی پندلیوں کا گوشت کے برے نظر آتا ہے اور پشت میں کوئی جو رو منہ میں یعنی اُنکی پندلیاں مثل بلور کے شفاف ہیں کہ اندر تک صاف دکھلائی دیتا ہے یہ جب پندلیوں کا یہ حال ہے تو اُنکے باقی بدن کا حسن اُسی پر قیاس کیا جاسیے **ق** **ابُو سَعِيدٍ** **اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَكُونُنَّ اَهْلَ الْقُرُونِ مِنْ قَوْمِهِمْ** **لَمَّا تَرَوْنَ الْكُوكَبَ الدَّرِّيَّ الْعَائِرِيَّ الدَّقِيقَ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لَتَقَاضِلَ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ** **مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَبْنِيَنَّهَا غَيْرُهُمْ** **قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رَجَالٌ اَمَنُوا بِاللَّهِ وَصَدَّقُوا الْمُسْلِمِينَ** **بِخَارِی** اور مسلم میں ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقررہ شتی لوگ دیکھتے ہیں اونچے محل والوں کو اپنے اوپر جیسے تم دیکھتے ہو شیون ستارے کو آسمان کچل کر اسے پردہ و خواہ پورب کی طرف خواہ کچھ کی طرف استافق انہیں زیادتی مراتب کے سبب ہے اصحاب اپنے عرض کی یا رسول اللہ ایسے عمدہ مکان تو یہ غیر دن ہی کے ہونگے اُنکے سوا کسی کوئی وہاں نہ پہنچ سکیگا حضرت نے فرمایا کہ کیوں نہیں قسم ہر اُسکی جیسے قابو میں میری جان ہے کہ اُن مکانوں میں سے مرد و بوہنیں جو ایمان لائیں اور سچا جانا ہر غیر دن کو **ق** **الْعَمَّانُ بْنُ بَشِيرٍ** **اِنَّ اَهْلَ النَّارِ عَذَابًا مِّنْ اَللَّهِ لَعَذَابٌ وَفِيْهَا كَانَ مِنْ نَّارٍ لَّيْلِيٍّ مِنْهَا دُمُغَانَةٌ** **لَمَّا لَبَّى الرَّجُلُ مَا يَزِيْ اَنَّ اَحَدًا اسْتَدْمِنَهُ عَذَابًا وَرَأَتْهُ لَهْوُهُمْ عَذَابًا** **بِخَارِی** اور مسلم میں نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقررہ شیون میں نہٹ ہلکا عذاب لا وہر جیسے بیرون میں آگ کی دو جویاں ہیں جسے اُسکا دماغ البتہ جیسے دیکھی جاتی ہے اور وہ جاتا ہے کہ مجھے زیادہ کسی پر عذاب نہیں اور حال اُنکے اور وہاں اسپریت ہلکا عذاب ہے **ق** **ابُو سَعِيدٍ** **اِنَّ يٰمَنْ يَنْتَفِجُ جَنَاحًا قَدْ اسْلَمُوا فَاِذَا تَاَيَسَّرَ مِنْهُمْ شَيْئًا فَاِذْ لَوْ كَانَتْ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ فَاِنْ بَدَا لَكُمْ لَعَذَابُكَ فَاَسْلَمُوْهُ فَاِنَّهُمْ اَسْلَمُوْهُ ثُمَّ لَطَمَ** **مُسْلِم** میں ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقررہ شیون میں جن ہیں کہ مسلمان ہو گئے ہیں یہ جب تم دیکھو اُن سے کوئی چیز یعنی وسے سانپ اگر بن جائے تو اُسکو تین دن اطلاع کر دو پھر بھی اگر ظاہر ہو اُسکے بعد تو اُسکو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہے یعنی وہ کافر جن ہر قسم مدینے میں ایک صحابی کی تھی شادی ہوئی تھی وہ اپنے گھر گئے دیکھا کہ بی بی ورواد پر کھڑی ہے سب بوجھا اُسے کہا کہ گھر میں سانپ نکلا ہے اُس صحابی نے اُسکو مار ڈالا پھر صحابی بھی گریٹے اور گئے جب حضرت نے یہ قصہ سنا تو حدیث فرمائی اور ایک حدیث میں یوں آیا ہے کہ جب سانپ کو اپنے گھر میں دیکھو تو تین دن یوں کہہ کر کہ ہم یوں سنا قول قرار لوح اور سلیمان بن داؤد کے نام سے یہ ملائے ہیں کہ ہر گز نہ چھو اُسکے بعد بھی اگر سانپ نکلے تو ارادہ الیق علیہ **اِنَّ يٰلَا يَكُوْنُ دِيْنٌ بِكُلِّ مَكْلُوْا وَاَسْتَرْجُوْا حَتّٰی يَكُوْنُ دِيْنُ ابْنِ اَدَمَ مَكْتُفٍ** **بِخَارِی** اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ بلال رات کو اذان دیتا ہے سو تم کھایا پیا کرو جب تک عبد اللہ بن ام مکتوم اذان نہ دیوے ورنہ بلال کچھ رات کو اذان دیتے تھے تاکہ لوگ تہجد کی نماز کو اٹھ کر پڑھیں اور جو جاگے یہ ہوں کہ سوہن اور عبد اللہ صبح کو اذان کہتے تھے ورنہ جتنے لوگ نہ کہتے کہ فجر ہوئی ورنہ اذان نہ کہتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ ورنہ داسری کھایا اگر بلال کی اذان کا خیال نہ کریں **ق** **اِنَّ مَسْجِدَ اَبْنِ مَرْثَدٍ السَّاعَةِ اَيَّامًا يَزِيْرُ فِيْهَا الْجَهَنَّمُ** **وَيُرْفَعُ فِيْهَا الْعِلْمُ** **وَيَكْتُمُ فِيْهَا الْعَجْرَجُ وَالْهَوْبُ** **الْقَتْلُ** **بِخَارِی** اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مفسر

[illegible]

۴۴۴

اچارنگ اور اچھی کھال اور مجھے یہ بیماری دور ہو جاوے جسے سب لوگ مجھے گھناتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ فرشتے نے اُس پر تھملا
 سوا اُسکی گھن دور ہوئی اور اُسکو اچارنگ اور اچھی کھال دی گئی فرشتے نے کہا کون مال تجکو بہت پسند ہوئے کہا اوتھ یاگا
 اسحق بن عبد اللہ اس حدیث کے ایک راوی کو شک پڑ گئی کہ اُسے اونٹ مانگا یا گائے لیکن سفید داغ والے یا اندھے نے اُنہیں
 ایک نے اونٹ کہا دوسرے نے گائے سوا اُسکو دس مہینے کی گاجھن اونٹنی دی پھر کہا خدا تیرے واسطے اُسین برکت دے حضرت
 نے فرمایا پھر فرشتہ گئے پاس آیا سو کہا کون چیز تجکو بہت پسند آتی ہو اُسے کہا کہ اچھے بال اور یہ بیماری جاتی رہے جسے سب
 لوگ مجھے گھناتے ہیں پھر اُسے اُسپر اٹھ ملا سوا اُسکی بیماری دور ہو گئی اور اُسکو اچھے بال ملے فرشتے نے کہا کہ کون مال تجکو بہت
 بھانا ہو اُسے کہا کہ گائے سوا اُسکو گاجھن گائے ملی فرشتے نے کہا کہ خدا تیرے مال میں برکت دے حضرت نے فرمایا کہ پھر فرشتہ آئے
 پاس آیا سو کہا کہ تجکو کون چیز بہت پسند ہو اُسے کہا کہ اندیری آنکھ میں روشنی دے تو میں اُسکے سبب لوگوں کو دیکھوں حضرت
 فرمایا پھر فرشتے نے اُسپر اٹھ ملا سوا اُسکو خدا نے روشنی دی فرشتے نے کہا کہ کون سال مال تجکو بہت پسند ہو اُسے کہا بھیکری تو
 اُسکو گاجھن بکری ملی سوا اونٹنی اور گائے بھی بیانی اور بکری بھی جی پھر مرنے ہوئے سفید داغ والے کے جنکل بھراؤں ہو گئے اور
 گئے کے جنکل بھرا گئے پیل ہو گئے اور اندھے کے جنکل بھرا گیا ان ہو گئے حضرت نے فرمایا بعد ازاں فرشتہ سفید داغ والے پاس اپنی
 اگلی صورت اور شکل میں آیا سو اُسے کہا کہ میں محتاج آدمی ہوں سفر میں سیر سب سب کٹ گئے سو آج منزل پر پہنچنا محکوم مہین
 بدون خدا کی مدد پھر بدترین کرم کے میں تجھے مانگتا ہوں اسی کے نام پر جسے تجکو ستھارنگ اور ستھری کھال دی اور مال
 اونٹ دیے ایک سواری مانگتا ہوں جو میرے سفر میں کام آوے اُسے کہا کہ لوگوں کی حق پرست میں یعنی فرستادہ ہوں یا گھر بار کے
 خراج سے مال زیادہ نہیں جو تجکو دوں پھر فرشتے نے کہا کہ اللہ میں تجکو کچھ پچاٹنا سا ہوں بھلا کیا تو محتاج کو بھی تنہا کہ تجھے رنگ
 گھناتے تھے پھر خدا نے اپنے فضل سے یہ مال دیا پھر اُسے جواب دیا کہ میں یہ مال پایا ہوا اپنے باپ دادا جو پیشہ تہا پست کے نامی
 سردار تھے سو فرشتے نے کہا کہ اگر تو چھوٹا ہو تو خدا تجکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گئے پاس آیا
 اُسی اپنی صورت اور شکل میں پھر اُسے کہا جیسا سفید داغ والے ہے کہ اُسے بھی جواب دیا جیسا اُسے جواب دیا تھا فرشتے نے کہا
 کہ اگر تو چھوٹا ہو تو خدا تجکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا اور فرشتہ اندھے پاس گیا اپنی اُسی صورت اور شکل میں پھر
 فرشتے نے کہا کہ میں محتاج آدمی اور سفر ہوں میرے سفر میں سب سیلے اور تیرین کٹ گئے سو مجکو آج پہنچنا بغیر مدد الٰہی اور ان
 اسکے بعد بدون تیرے کرم کے مشکل ہو سو میں تجھے اُس خدا کے نام پر جسے تجکو آنکھ دی ایک بکری مانگتا ہوں کہ میرے سفر میں وہ
 کام آوے اُسے کہا کہ بقرین اندھا تھا سو خدا تجکو آنکھ دی سو بھلا ان بکریوں جن تیرا جی چاہے اور چھوڑ جائتا تیرا جی چاہے
 سو قسم خدا کی آج جو چیز تو راہ خدا میں لیو گی میں تجکو مشکل میں ڈالوں گا یعنی تیرا تھم نہ پکڑوں گا اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ
 تیرے لیے میں اگر کچھ تو چھوڑا تو میں تیری تعریف نہ کروں گا یعنی میں لینے سے کچھ خوش نہ ہوں گا اور تیری بے پرواہی کی تعریف بھی
 نہ کروں گا سو فرشتے نے کہا کہ اپنا مال رکھ تم تیرا آدمی تو صرف آزمائے گئے تھے سو تجھے تو اللہ خدا راضی ہوا اور تیرے دونوں بھائیوں
 سے ناخوش ہوا فہ اس حدیث میں بندے شکر گزار اور ناحق شناس کا بیان ہے بلکہ اگر غور کیجیے تو یہ حدیث سارے عالم کے
 حال میں ہو رہی ہے ہم سب لوگ دل کچھ حقیقت نہ تھے جان مال صحت علم حکومت محض اُس کے کرم سے سب کو ملی ہو چکا ہے وہ اپنی حقیقت

اور خدا کا کرم بوجہ کر شکر گزاری اور جو احسن ہو وہ اپنی حقیقت اور خدا کے کرم کو بھول کر اپنے سلف اور پیروں پر خدا ندامتی نسبت پر
مغرور ہو تو خدا نے وہی صفت مومنہ ان جبریل کان وَعَدَنِي اَنْ يَلْعَنَ اِلِيَّ اللّٰهُ فَلَمَّ عَلَيَّ مَا وَاللّٰهُ مَا اَخْلَفَنِي
مسلم میں حضرت میمونہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جبریل نے مجھے ملاقات کا آج کی رات وعدہ کیا تھا سو مجھے ملاقات میں
آئی یہ جان کہ قسم خدا کی کہ اسے مجھے کبھی وعدہ خلاف نہیں کیا وہ حضرت میمونہ سے روایت ہے کہ حضرت ایک روز غمگین اور
بلول اٹھے میں نے عرض کی یا رسول اللہ آج حضرت کو کیوں بچ نہیں حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو وہ دن اسی طرح گزرا
پھر حضرت نے جی میں لیا کہ چار بائی کے بچے کتے کا پلا پھر حضرت نے اسکو نکلوا دیا پھر اپنے ہاتھ سے دامن بانی جھک کر جو
رات ہوئی جبریل سے ملاقات ہوئی حضرت نے اُنکے نہ آنے کا سبب پوچھا جبریل نے کہا کہ حکم نہیں اس گھر میں جا کے کا
جہاں تقویہ اور کتا ہو پھر حضرت صبح کو کتوں کے مار ڈالنے کا حکم دیا وہ اسکو کہہ اَنْ تَحْرَقَ اَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ مسلم میں
حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حمزہ میرا دودھ شریک بھائی ہے اس مقررہ حضرت کے چچا تھے لوگوں نے حضرت
سے کہا کہ آپ حمزہ کی بیٹی سے نکاح کیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ یعنی دودھ کے رشتے سے وہ میری بہن بنتی ہوئی اور نکاح
درست نہیں مَرْحُومَةُ بِنْتِ الْيَمَانِ اَنْ حَوْضِي لَا يَبْعُدُ مِنْ اَيْلَةٍ مِنْ عَدَنَ وَالَّذِي لَفْسِي بِيَدِي اِي كَاذِبٌ وَعَدُّهُ
الرِّجَالُ كَمَا يَذُو الرِّجُلُ الْاَبْلُ الْعَرَبِيَّةُ عَنْ عَوْفِيَّةَ مَرْحُومَةِ بِنْتِ الْيَمَانِ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ
میرا حوض کہ ٹوکازون سے بہت دور ہوگا جیسے شہر ایشہ شہر عدن کے دور سے قسم ہر اسکی جیسے قابو میں میری جان ہی کہ میں مقرر
کا فر لوگوں کو اس حوض سے ہٹا دے گا جسے مراد اپنے حوض سے لگانے اور نہ کو انکا ہے اب شام میں ایک شہر کا نام ہے اور
عدن میں ایک شہر کا نام ہے یعنی جیسے ابعد عدن بہت دور ہو ویسے کافر کے حوض دور ہو گئے اسکا بانی اگلے نصیب میں نہیں آیا یہ
مطلب کہ میرا حوض آسمان لہا چڑھا ہے جیسے ابعد عدن تک یعنی باوجود اس وسعت کے کافر اسے بے نصیب ہیں ہر عیاشیہ اَنْ
حَيْضَتُكَ لَيْسَتْ فِي يَدِي قَالَهُ كَمَا سَلِمَ مِنْ حَضْرَتِ عَائِشَةَ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا حوض
تیرے ہاتھ میں نہیں لگا ہے یہ حضرت نے عائشہ سے فرمایا اب کیا حضرت نے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ مجھ کو چٹائی کی
چاناز لا دے سجدے سے حضرت عائشہ نے کہا کہ مجھ کو حوض کی حالت سے یعنی اس حالت میں سجدے کے اندر کہو نہ کہ باؤں سے حضرت
نے یہ حدیث فرمائی یعنی قدم سجدے سے باہر کہ ہاتھ بڑھا کر چاناز اٹھائے خیر الْمُسَوِّرُ بِنْتُ عَوْفَةَ وَفَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَنْ
خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِالْعَمِيرِ فِي حَيْلِ الْفَرَنْسِ طَلِيعَةُ فَخَذُوا ذَاتَ الْيَمَانِ قَالَهُ زَيْنُ الْحَدِيدِ بِنْتُ بَخَارِي مِّنْ سُورٍ اور
مروان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جس سال صلح حدیبیہ ہوئی کہ خالد بن ولید قریش کے سواروں کو یسے غیم میں آگیا
روکے پڑا ہر سو تم کتر چلو دہا سنی طرف کی راہ لو وہ غیم اور حدیبیہ دو مقام ہیں کے پاس حضرت نے فتح کے سے پہلے کے کا
ارادہ کیا اور چاہا کہ بی اطلاع قریش کے کہ میں اپنا ناک داخل ہو دوں راہ میں حضرت کو خال کو حال معلوم ہوا یہ حدیث فرمائی
پھر اس سال کافرون نے حضرت کو کہے جانے سے روکا صلح کر کے حضرت پلٹ آئے صلح کا قصہ آگے معلوم ہوگا خالد بن ولید
اسوقت تک ایمان نہ لائے تھے ہر چند مروان نامی مذہب یعنی مخالف اہل بیت تھا لیکن بخاری میں اسکی روایت منمائی گئی ہے
مشہور کے ساتھ چنانچہ اس حدیث میں علاوہ اس کے یہ قصہ حدیبیہ کی روایت ہے کہ تمام نبی خیر ابوہریرہؓ اَنْ دَاوُدَ النَّهْ

۳۳۱

۳۳۲

۳۳۳

۳۳۴

۳۳۵

۳۳۶

تحفة الدخان ترجمہ مسطور القرآن



صدکوا ان الله وسئل الله عليه السلام كان لا ياكل الا من عمل ليلة بخاري من ابو هريرة روايت يركه حضرت نے فرمایا کہ
 وروى غير عليه الصلوة والسلام نہیں کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کام سے اس روایت ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا
 معمول تھا کہ رات کو گشت کرتے تھے اور اپنا حال لوگوں سے پوچھتے پھرتے تھے اگر کوئی نامناسب بات معلوم ہوتی اس کو
 بدل دیتے ایک رات ایک بڑھی عورت سے پوچھا کہ داؤد کیسا آدمی ہے اس نے کہا کہ ملک کے محمول سے کھانا ہی آدمی تو خوب ہے
 اگر اپنے ہاتھ کی محنت سے کھایا کرے پھر اس وقت سے حضرت داؤد علیہ السلام نے محنت شروع کی خدا نے ان کے واسطے
 لوسے کو نرم کر دیا تھا اپنے ہاتھ سے اس کی زرہ بناتے اور کھاتے تھے حاکم بن حازم نے کہا کہ داؤد کو کھانا معلوم ہو گیا تو وہ فرمایا
 هذا اتي شهركم هذه اتي بلدكم هذا الاكل شي من افر الجاهلية تحت قاسم موصوع وديار الجاهلية موصوعه
 وان اولهم اضع من دملنا دما بن ربيعة بن الحارث كان مستوصفا بن سدي فقتله هذيل وراوا الحارث
 موصوع راول رباوا اضع من ربا نادر بن العباس بن عبد المطلب فقتله موصوع فله فاقوا الله في الدنيا
 فاكلوا اخذتموهن بامان الله واستحللتم فروجهن بكلمة الله ولكم عليهن ان لا يؤطبن برشتكم اجلا تلهوهن
 فان فعلن ذلك فاصبرنوهن فبر يا غير منبرج ولهن عليكم ربة فهن وكسوتهن بالمعروف وقد تركت فيكم
 ما كان قبلكم البعد ان اعلمتكم به كتاب الله وانتم تسكنون عني فما انزلوا فائون فاكلوا لشهد انك قد بلغت
 واديت بلصحت فقال يا ضبعية الشبابة يرفعها الى السماء وييكفها الى الناس اللهم الله شهد الله لهما
 انشهدا مسلم بن جابر سے روایت ہے کہ حج میں عمری کے دن حضرت نے فرمایا کہ مقرر تھا کہ خون اور تمھارا مال تم پر حرام ہے
 جیسے اس تھا کہ وہ کو حرم تھا اس تمھارے مینے میں اس تمھاری بی بی میں جیسے کے مینے اور فنی طبع کے مینے میں عرفی کا دن
 حرام ہے اس میں زیادتی کسی طرح درست نہیں اسی طرح اپنی جانوں اور مالوں کو حرام جانو کسی کو دوسرے مسلمان کا ناحق جان مارنا
 اور مال کا چھین لینا درست نہیں جان رکھو کہ حالت کفر کی ہر چیز میرے دونوں قدوں کے نیچے دھب گئی یعنی کفر کی باطل سب
 جیسے لودھ کرنا جو می کو پوچھنا نسب میں طعن کرنا موقوف ہو گئیں اور جو کفر کی حالت میں خون ہو گیا وہاں اس کے نیچے اب کھادو
 کرنا درست نہیں اور البتہ اپنی برادری کے خولوں سے پہلا خون جس کو میں دباؤ لٹا ہوں ریحہ بن حارث کے بیٹے کا خون جو
 دودھ پیتا تھا بنی سعد کی قوم میں اور اس کو مار ڈالا تھا ہذیل کی قوم نے اور وقت کفر کا بیاج دیا گیا اور اپنے خاندان کی یاخون
 سے جو اول بیاج کو میں دبا ہوا ہوں سوچا عباس بن عبد المطلب بیاج پر سو دھب دباؤ لگایا یعنی بیاج کا اب لینا دنیا حرام ہے
 صرف اصل فرض لینا دنیا چاہیے سو دھب اللہ سے عورتوں کے مقبرے میں یعنی ان کو ناحق بچ نہ دودھ اس واسطے کہ تنے ان کو اپنے قابو میں
 کیا یہ خضہ مالکی امان سے اور ان کی شرمگاہ کو تنے حلال کیا یہ خدا کے حکم سے اور تمھارا حق آپ یہ ہے کہ جس کو تم نہ چاہو اس کو تمھارے
 کھرمین نہ آئے دیوں سوا کہ دے ایسا کریں سوا ان کو ایسی مار مارو جس سے ہلاک ہو جاویں اور عورتوں کا تم پر دستور کے موافق
 کھانا کپڑا دینے کا حق ہے اور عترین تم لوگوں میں وہ چیز جو چھوڑے جاتا ہوں کہ اس کے بعد تم کہیں گمراہ ہو گے اگر اس کو خوب سے ہو
 اور اس پر عمل کرو گے وہ چیز خدا کی کتاب ہے یعنی قرآن شریف اور تم لوگ قیامت میں مجھے پوچھ جاؤ گے وہ کیا کہتے ہو لوگوں نے
 کہا کہ ہم کو اسی دین میں کہ آیت خدا کا قیام ہے پھر پوچھا یا اور بخوبی ادا کیا اور نہایت کی باور نصیحت کی سو حضرت کہنے لگے اے انبیاء

۳۳۶

الانبياء الذين جاءهم منساقا

کی طرف اٹھا کر اور لوگوں کی طرف جھکا کر فرمایا کہ خداوند اگواہ ہو خداوند اگواہ ہو سو فوج ہجرت کے دسویں سال حضرت نے
 حج کیا عجب ہزاروں آدمی حج تھے اس وقت حضرت نے خطبہ پڑھا تا حق خون اور پائے مال لیے سے روکا اور فرمایا کہ
 سے منع کیا اور بچھے خون کے دعوے اور اگلے مباح باطل کیے بلکہ اپنے خاندان سے پہلے انکو موقوف کیا پھر جو بدخواہوں کے
 حق بتلائے پھر اشارہ اپنی موت کا کیا اور فرمایا کہ اگر قرآن پر چلو گے تو گمراہ نہو گے پھر لوگوں سے اپنی پیغام سنانی کا اور لیا اور
 خدا کو اس پر گواہ کیا اس خطبہ کے بعد حضرت دو مہینے اور پچیس دن صبح اور شام رہے پھر آخر صفین پر بارہ سو کے بارہویں سال
 کو انتقال کیا اللہ صل وسلم علیہ نَحْمَدُہُ بِتَوَافُقِ رِجَالِہِ وَتَوَافُقِ مَعْمُورِہِ فِی مَآلِ اللہِ بِغَاثِہِ وَنَاقِہِ فَتَوَافُقِہُ الْقَبْرِہِ
 بخاری میں جو کثرت ثمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جو لوگ کہ گئے پڑے ہیں خدا مال میں ناحی ناحی کو کھاتے ہیں
 اگلے لیے قیامت میں آگ ہر طرف یعنی بیت المال کو سو سٹھ سو کھانے اور کسی کو لینا دینا نہیں ہے اَللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّ رَجُلًا رَاٰی کَلْبًا
 یَا کُلُ النَّوْیِ مِنَ الْعَطَشِ فَاَخَذَ الرَّجُلُ خُفَّہُ فَجَمَلَ یَغْرِثُ لَہِ بِہِ حَتّٰی اَزْدَاہُ فَشَكَرَ اللّٰہَ فَاَخَذَ خُفَّہُ بَخَّارِی
 میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ التباہیک مردے کہتے کو دیکھا کہ میاس کے مارے کیڑا کھاتا تھا سو اس سے ہڑتاپنا ہوا
 لیکر آئین بانی ہجر اسکو بلا یا ایمان تک کہ اسکو چھکا دیا سو خدا اسکی محنت کھائے لگائی پھر اسکو سبست میں داخل کیا
 اَللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّ رَجُلًا رَاٰ رَاۡحَالَہُ فِی قَرْبَیۡہِ اُخْرٰی فَاَرٰ صَدَّ اللّٰہُ عَلٰی مَدِّ رَجَبِہٖ مِمَّا کَلَّمَہُ اَنّٰی عَلَیۡہِ عَمَلٌ اَزْوَیۡدُ قَالَ
 اَزْوَیۡدُ اَعْمَالِ فِی ہٰذِہِ الْقَرْیَۃِ قَالَ قُلْ لَکَ عَلَیۡہِ مِنْ نِّعْمَۃِ رَبِّہِ مَا قَالَ لَا اَعْبُدُ اَنّٰی اَحْبَبْتُہُ فِی اللّٰہِ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلِیَّ
 یَاۡنَ اللّٰہُ مَلَاۡ اَحْبَابَکَ لَمَّا اَحْبَبْتُہُ وَیَسُوْہُ سَلَمِیۡنَ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد تھا اسنے
 اپنے بھائی مسلمان کی جو دوسری بستی میں رہتا تھا ملاقات کا ارادہ کیا سو خدا اسکی راہ میں ایک ورشتہ بٹھا اسکا جب کچھ
 پاس آیا تو فرشتے نے پوچھا کہ تو کھرجایا چاہتا ہے اسنے کہا اس بستی میں اپنے بھائی کو ملا چاہتا ہوں فرشتے نے کہا کچھ تر اہل
 احسان ہر جسکو ٹھجایا چاہتا ہے اسنے کہا نہیں صرف میں اس سے خدائے واسطے محبت رکھتا ہوں فرشتے نے کہا میں خدا کا
 بھیجی ہوں تیرے پاس پیغام یہ کہ خدا نے بھی تجکو دوست رکھا جیسا تو اسکو خدا کے واسطے دوست رکھتا ہے پس اس حدیث کے
 معلوم ہوا کہ بے دنیا کے لگاؤ کسی دیندار سے نہ محبت رکھنا پڑی عمدہ بات ہے اَللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَلْزَمَ
 رَبَّہٗ فِی الزَّوْجِ فَقَالَ لَّہٗ اَوْ لَسْتُ فِیۡمَا اسْتَشْہَدُہٖ قَالَ بَلٰی وَلَکِنِّیۡ اَحَبُّ اَنْ اَسْرَیۡعَ فَاَسْرَیۡعَ وَبَدَا رَمْبَادُ الظَّنِّ بِنَبَاہِ
 مَا سَبَّوْا وَکَہٗ وَاسْتَحْصَادُہٗ وَتَلَوْہُ اَمَّا اَلْحِجَابُ فَقَالَ اللّٰہُ دُونَکَ یَا اِبْنَ اٰدَمَ فَاَنۡہَ لَا یَسْبِعُکَ شَیْءٌ بَخَّارِی
 میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بستی میں میرا بیٹا رہتا تھا اسنے رب کی کھیتی کرنے کی اجازت مانگی سو خدا فرمایا کہ کیا تجکو
 حاصل نہیں جو تیرا چاہتا ہے اسنے کہا کہ کیوں نہیں سب کچھ موجود ہے لیکن کھیتی ہی کرنا بہت بھاری ہے پھر اسنے جلدی کی اور
 بیج بویا سو اسنے جتنے اور زور پکڑنے اور کٹنے اور پھاڑنے برابر ڈھیر لگ جانے نے پاک مارنے سے بھی شتابی کی مٹی ہنوز ایک
 نہ جھیل گئی کہ یہ کلام ہو گئے پھر خدا فرمایا اسکو اے آدم کے بیٹے جیسے بیٹ کو کوئی چیز بھری لگی ہے اس حدیث سے معلوم
 ہوا کہ بستی جو مانگا سو پورا لگا کر اَللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِیۡ اِسْرَآئِیْلَ سَآلَ اَبُوۡہٗ نَبَاۡنَ اِسْرَآئِیْلَ اَنْ یُّسَلِّفَہُ اللّٰہُ نَبَاۡنَ
 فَقَالَ اَبُوۡہٗ یَا سَلِّفُہُمْ فَقَالَ لَکُمۡ بِاللّٰہِ شَہِیۡدٌ اَنَّا لَا نَبِیۡنَیۡ بِالْکَفِیۡلِ قَالَ لَکُمۡ بِاللّٰہِ کَفِیۡلًا مَا اَصَدَقْتَ

۳۳۸

۳۳۹

۳۴۰

۳۴۱

تحفۃ الدعیۃ ترجمہ مساریف الانوار

فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجْلِ مَسْمُوعٍ فُجِرَ فِي الْبَحْرِ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ أَلْقَسَ مُرْكَبًا رُكِبَهُ يُقَدِّمُ عَلَيْهِ لِلْأَجْلِ الَّذِي
 أَجَلَهُ مُرْكَبًا فَاخَذَ خَشْبَةً نَقَرَهَا فَادْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَصَحِيفَةً مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ نَزَلَ سَاحِلَ
 مَوْضِعِهَا ثُمَّ أَتَى بِهَا إِلَى الْبَحْرِ فَقَالَ اللَّهُ حَرَّكَتُكَ تَعْلَمُ إِلَى كَسَلَفَتُ مِنْ أَلْفٍ دِينَارٍ فَسَأَلَنِي كَيْفَ لَفَقَاتُ
 كَفَى بِاللَّهِ كَيْفَ لَفَقَاتُ بَاكَ وَسَأَلَنِي شَهِيدًا فَقُلْتُ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا أَفَرَضِي بَاكَ وَالْجَهْدُ أَنْ أَجِدَ
 مُرْكَبًا أَبْعَثَ إِلَيْهِ الَّذِي لَهُ قَلَمٌ أَتَدْرِكُونِي أَسْتَوِدُّ عَنْكُمَا فَرَضِي فِيهَا فِي الْبَحْرِ حَتَّى وَجِئْتُ فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ
 وَغَوَيْتُ ذَلِكَ يَلْقَسُ مُرْكَبًا يَفْرُجُ إِلَى بَلَدِهِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسَلَفَهُ يَنْظُرُ لِكُلِّ مُرْكَبٍ فَجَاءَ بِجَالِهِ فَادْخَلَ
 بِالْخَشْبَةِ الَّتِي فِيهَا الْمَالُ فَاخَذَ مَا لَهَا عَلَيْهِ حَطْبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَحَدَّ الْمَالُ وَالصَّحِيفَةُ تَقْدِمُ الَّذِي كَانَ
 أَسَلَفَهُ فَأَتَى بِالْأَلْفِ دِينَارٍ وَقَالَ وَاللَّهِ مَا زِلْتُ جَاهِدًا فِي طَلَبِ مُرْكَبٍ إِيَّاكَ لِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُ
 مُرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي أَنْبَيْتُ فِيهِ قَالَ هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ إِلَى شَيْءٍ قَالَ أَحَدُكَ إِلَى كَلِّ أَحَدٍ مُرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي وَجِئْتُ
 فِيهِ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ مَذْأَبُ عَنَّا الْمَالُ الَّذِي بَعَثْتَ وَالْخَشْبَةُ فَانْصَرَفْتُ بِالْأَلْفِ دِينَارٍ أَشْهَدُ بِمَا جَارَى مِنْ
 الْبُيُوتِ رَجُلًا رَوَيْتُ عَنْهُ أَنَّ قَوْمَ بَنِي إِسْرَءِيلَ مِنْ أَلْبِ مَرْدَنَ وَدُكْرِي إِسْرَءِيلَ مِنْ هَزَارَ أَشْرَفِيَانِ فَرَضَ مَالِكِينَ سَوَاسِ
 كَمَا كَانُوا يَهْوَنُ كَوْلَاكَ الْكَوْفَرِ كَاكُو كَرُونَ تَوَاسَّيْتُ كَمَا خَاذَا كَاكُوَاهُ هَوْنَا كَفَايَتِ كَرَاهِي فَرَضَ دِينَ وَاسْ لَكَا كَوْنِي ضَامِنِ هِي كُو
 لَانَسْ كَمَا خَاذَا كَا ضَامِنِ هَوْنَا كَفَايَتِ كَرَاهِي سَنَ كَمَا بَحْرَ اسْكُو هَزَارَ أَشْرَفِيَانِ كَبِيرَتِ حُثْرَا كَرْدِينِ سَوَوَهُ سَوَا كَرِي
 كَسَ وَاسْطَ سَمْدَرِ كَسَفَرِ مِينَ كَيَا سَوَاسِ كَامَسَ فَرَاغَتْ كَرُكَا بَحْرَ اسْنَسَ جَهَارِي تَلَاشِ كِي تَا سَوَا مَكُو مَقَرِدَتِ كَسَانْدَرِ قَسْرَضِ
 وَشِي وَاسْطَ پَاسِ آوَسَ سَوَاسِ كُوْنِي بَهَارِ نِيَا تَوَا كِي لَكْرِي كَوْنِي كَرِيدَا بَحْرَ اسْمِينَ هَزَارَ أَشْرَفِيُونِ كُو بَحْرَا وَرِيَا كِي بَا خَطِ قَرْضِ
 حِينَ وَاسْ كَسَ نَهْمَا اسْمِينَ دَلَا بَحْرَ اسْمِ كَسَمَرِ كُو خُوبِ نِيدُ كِيَا وَرِ سَمْدَرِ پَرَسَ آيَا بَحْرَ كَمَا كَسَا خَدَا وَنَدَا تَوَا جَهَارِي كَسَمِشَ خَلَا نَسَ سَ
 هَزَارَ أَشْرَفِيَانِ فَرَضَ لِينِ قَتِينِ سَوَاسِ حَبْسِ ضَامِنِ مَانَا تَهَا مِينَ كَسَا تَخَا كَسَا خَدَا كَا ضَامِنِ هَوْنَا كَفَايَتِ كَرَاهِي وَهِي تِيرِي ضَامِنِي سَ رَضِي
 هُو كِيَا تَهَا بَحْرَ اسْنَسَ كَوَاهُ مَانَا مِينَ كَسَا كَسَا خَدَا كِي كَوَاهِي كَفَايَتِ كَرَاهِي سَ رَضِي هُو كِيَا تَهَا وَرِ مِينَ سَمْتِ دَوْرُ وَخُوبِ
 كِي كَوْنِي جَهَارِ بَا وَنَ تَا اسْكَافَرِ مَحْيُونِ سَوِينِ نَسَ نَهْ بَا بَا بَخْلُ مِينَ اسْ لَكْرِي كَوَا مَانَتِ سَبْرُ كَرَاهِيُونِ بَحْرَ اسْكُو سَمْدَرِ
 اسْنَسَ دَالِ دِيَا مَانَتِ كَسَا دَوْبَ كِي بَحْرَا وَنَ سَ پَلُتِ آيَا وَرِ لَوَسْتِ كَسَ وَفَتِ بَحْرَ اسْمِ تَلَاشِ مِينَ رَهَا تَهَا تَا اسْكُ
 شَرِ كَوَا وَسَ سَوَا كِي كَسَا نَدَا مَرْدَنِ قَرْضِ دِيَا تَخَا كَسَا يَدِ كَوْنِي جَهَارِ اسْكَافَرِ مَالَ لَا يَا هُو سَوَاسِ كِيَا كِي اسْ لَكْرِي كُو كِيَا
 جَسِينِ مَالِ تَهَا سَوَا اسْكُو اسْمِ كَهْرَا وَنَ جَلَا نَسَ كَسَ وَاسْطَ لِيَا بَحْرَ اسْكُو حِيرَا مَالِ وَرِ خَطِ كُو يَا بَحْرَ لَعِيدَتِ جَسِيرِ قَرْضِ
 تَهَا دَا آيَا وَرِ هَزَارَ أَشْرَفِيَانِ لَا يَا وَرِ كَمَا قَسَمَ خَدَا كِي مِينَ هَمِشَ جَهَارِ كِي تَلَاشِ مِينَ دَوْرَا دَهْوَا كِيَا كِي مِينَ سَبْرِ پَاسِ تَهَا مَالِ
 لَا وَنَ سَوَا سَوَقَتِ كَسَ آتِي سَ سَبْلِي مِينَ كَرِي جَهَارِ نِيَا فَرَضَ دِينَ وَاسْ لَكَا كَوْنِي سَبْرِ پَاسِ كَبِيرَتِ جَهَارِ تَهَا
 كَسَا مِينَ بَخْلُ خَبْرِ دِيَا هَوْنِ كَسَمِشَ اسْمِ سَبْلِي كَوْنِي جَهَارِ نِيَا فَرَضَ دِينَ وَاسْ لَكَا خِيرَا مَالِ مَطُومِ هَزَارَ أَشْرَفِيَانِ
 تِيرِي طَرَفِ سَ جَوَالِ كَسَا نَسَ لَكْرِي كَسَا سَا تَهَا مَحْيُونِ كَوَا دِيَا سَوَابِ تَوَا نِي هَزَارَ أَشْرَفِيَانِ لَكْرِي خَبْرِ سَبْرِ طَرَفِ اسْ
 حَرِثِ مِينَ سَبْرِ سَوَا كِي وَرِ كِي خُوبِي كَا مِيَا نِ هِي مَطُومِ وَكَا حَبْسِ سَبْرِ مَحْيُونِ كَوَا دِيَا سَوَابِ تَوَا نِي هَزَارَ أَشْرَفِيَانِ لَكْرِي خَبْرِ سَبْرِ طَرَفِ اسْ

فرض دادن ثبات
 خرد کردن از اجل
 و فرض
 صفحه ۱۷۲ از مجموعه مستعاره الانوار

الی فی حکایت مسلمانین حضرت عثمان اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ عثمان نہایت مرد و شرم والا ہے اور میں اس حالت میں در آکر اسکو بلاؤں شاید وہ اپنے مطلب کو مجھ تک نہ پہنچا سکے۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت ایک روز کہ میں دونوں بندگیان کھولے لیٹے تھے اس میں صدیق اکبر دروازے پر آئے حضرت نے انکو بلایا اور ویسے لیٹے رہے پھر عمر فاروق آئے انکو بھی اسی حال میں بلایا پھر حضرت عثمان آئے تو حضرت انکا اپنے کپڑے میں کے انکو بلایا جب وہ سب باہر گئے تو میں پوچھا یا حضرت صدیق اکبر آئے آپ ویسے ہی لیٹے رہے عمر فاروق آئے تو بھی ویسے ہی لیٹے رہے عثمان کے آئے ہی اپنے کپڑے پہنے انکا کیا سبب ہے کہ حضرت یہ حدیث فرمائی یعنی عثمان جیسا کہ سبب اتنا بدن نہیں کھولتا ہی مبادا میرے کھلا بدن دیکھ کر اپنا مطلب حاصل کرے یہ کہ یہ اَوَّلُ الدِّدَاءِ اِنَّ مَعَهُ وَاللّٰهُ اِبْلِیْسَ جَاءَ بِشَرِّ مَا بَصُرَتْ فِيْهِ فَوَقَّعَتْهُ اَعْوَدُ اِلَیْهِ هُنَاكَ تِلْكَ مَرَاتٍ ثُمَّ قُلْتَ اَلْعَنَّا یَلَعْنَهُ اللّٰهُ التَّامَّةُ فَلَمْ یَسْتَخْرِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اُفْتُتِحَ لَهَا فَذَرَا لَهَا لَوْدَةً فَاَنْشَبْنَا سُلَيْمَانَ لَا ضَرْبَ مَوْثِقٍ یَلْعَبُ بِهِ وَلَدَانِ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ سَلِمَ مِنْ الْبُورِ وَدَاوُدُ مِنْ رِوَابِیْہِ کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا دشمن شیطان ایک شعلہ لگا لایا تھا کہ میرے کندھ میں لگا دے سو میں تین بار کہا کہ میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں تجھ سے پھر میں نے تین بار کہا کہ میں خدا کی پوری لعنت تجھ پر بھیجتا ہوں پھر بھی نہ ہٹا پھر میں نے اسکا کپڑا نچا ہا قسم خدا کی اگر سارے سلیمان بھائی دعا نہ کر گئے ہوتے تو وہ صبح کو تیرا پڑا ہوتا کہ میرے کندھے کے اس سے کہیلتے تھے حضرت سلیمان کی دعا کا یہ مطلب اگلی حدیث میں آیا ہے اِنَّ اَبُو قُرَیْشٍ اَنْ عَفُوْهُ لَوْ اَنْ اَبُو قُرَیْشٍ عَلَی الْبَیْضَةِ لَیَقْطَعَنَّ عَلَی صَلَواتِیْ فَاَمَّا كُنْتُ اِلَیْہِ مِنْہُ فَاَخَذَتْہُ فَاَرَدَتْ اَنْ اَلْبِطْہُ عَلَی سَآدِیْہِ مِنْ سِوَا الرَّاسِیْنِ حَتّٰی تَنْظُرَ اِلَیْہِ فَکَفَّہُ فَدَعَاہُ اَبُو قُرَیْشٍ سُلَیْمَانَ رَبِّ اَعُوْزُ وَنَعْبُذُ بِسُكَّالِہِ لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِنْ کِبَلِیْ وَفَرْدِہُ حَاسِبًا بَخَارِیْ اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جن میں سے ایک را کسات کو میرے آگے گھسیں میری نماز توڑ دینے کو سو خدا نے اسکو میرے ساتھ قالو میں کر دیا پھر میں نے اسکو پکڑ لیا سو میں نے چاہا کہ مسجد کے کھنبوں سے کسی کھنبے میں باندھ دوں تاکہ تم سب لوگ اسکو دیکھو پھر حکو یا دھڑکی اپنے سلیمان بھائی کی دعا وہ یہ دعا تھی کہ اے میرے رب میری مغفرت کر اور دے مجھ کو ایسی بادشاہی کہ میرے بعد میری کسی کو ویسی نہ ملے حضرت نے فرمایا پھر میں نے اسکو ڈھکیل دیا دو کار کے شرف میں اور دیو حضرت سلیمان کے قابو میں آئے اور انھوں نے خدا سے دعا مانگی تھی کہ ایسی بادشاہی میرے بعد کسی کو نہ ملے اس واسطے حضرت نے اس شیطان کو چھوڑ دیا جس نے شیخ سے حادہ معلوم ہوا کہ کوئی شخص اگر چہ ولی کامل ہو شیطان کے غلبے سے نڈر نہیں ہو سکتا اس واسطے کہ اس مردہ کی اتنی جرأت ہو کہ حضرت کے ساتھ ہے کہ بی کو تیار ہوا تھا اللہ بچا دے تو اس بچے آدمی بچا دے کی کیا طاقت ہے خَرَّ عَالِیْقَتَہُ اِنْ عَلَیْہِ تَنَامَانِ لَا نِیَامًا فَلَمَّا بَخَارِیْ میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری دونوں آنکھیں سوئی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک بابت حضرت وضو کیا اور نماز پڑھی سو گئے جب بڑا لڑکے صبح کی اذان کہی تو حضرت نے پڑھی اور وضو کیا تب میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ سو گئے تھے وضو کیوں نہ کیا تب حضرت یہ حدیث فرمائی یعنی میں سوئیں میں اس حال میں غافل نہیں ہوتا سب کو سونا وضو توڑتا ہی کہ حضرت اس میں خاص ہیں قِیَامُ السُّورِ رَبُّنَا اِنَّ فَاطِمَہَ تَمِیْزُ وَاَزْوَاجُہُ اِنَّ لَهَا فِیْ ذِیْنِہَا اَلِیَّ لَسْتُ اَحَدٌ حَرَامٌ وَاَحَدٌ اَحَدٌ حَرَامٌ وَلَکِنْ وَاللّٰہِ لَا تَجْتَمِعُ بِلَتْ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَبِلَتْ

احادیث صحیحہ مسند احمد

۳۵۳

۳۵۴

عَدُوَّ اللَّهِ مَكَانًا وَاحِدًا (ابن ماجہ) اور سلم بن مسعود بن مشرکہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ کے رسول
 آتا ہے کہ میں اس کے دین میں فتنہ ڈالا جاوے اور مقررین ایسا نہیں ہوں کہ حلال چیز کو حرام کر دوں اور حرام کو حلال بنلا دوں
 لیکن خدا کی قسم کہ خدا کے پیغمبر کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی ایک مکان میں کبھی جمع نہ ہوگی کتب الرجال کی بیٹی مسلمان نہ ہو سکتی
 حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ نکاح کا ارادہ کیا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ کے رسول
 حضرت فاطمہ سوت کے رنج سے کہیں حضرت علی کی اطاعت میں تو کھنکھاتے مگر میں تو دین میں خلل پڑے اس واسطے کہ خداوند کی اطاعت جو
 پر فرض ہے اس واسطے حضرت نے رخ کیا **وَبْنِ الْعَصِيَّةِ وَالْفَاحِشَةِ وَالْمُتَعَدِّئَةِ وَالْمُتَكَبِّرَةِ وَالْمُتَكَبِّرَةِ وَالْمُتَكَبِّرَةِ** اھل الکتاب اھل النکاح المسلم
 میں عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر روز دوں میں اور کتاب لوگ روزوں میں سحری کے پختے کا فرق ہے
 کتا پٹے لے لے ہو اور نصاریٰ کی نزدیکی روزین پر کا گیا اور تہ نہیں اور اسلام میں وہی بلکہ سنت ہے **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ**
الْمُصَاحِفُ يَسْبِقُونَ الْأَعْيُنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بَارِعِينَ خولیفہ مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت
 فرمایا کہ مقرر محلے وطن چھوڑنے والے مالدار وطن چھوڑنے والوں سے قیامت کے دن چالیس برس بشت میں آگے جاوے گا کتب
 حضرت کے اصحاب و قوم تھے ایک مہاجرین دوسرے انصار مہاجرین کو میں جو کہ فریخ ہونے سے پہلے اپنے وطن چھوڑ کے اللہ کے
 واسطے مدینہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انصار دی میں جو رہنے کے رہنے واسطے تھے سو مہاجرین انصار سے افضل
 ہیں اور مہاجرین میں محتاج افضل ہیں مالداروں سے اس واسطے کہ محتاجوں نے پردیس میں محتاجی کے سبب خدا کے واسطے بڑی
 بڑی تکلیفیں اٹھائیں اس واسطے وہی چالیس برس بشت میں مالداروں کے آگے جاوے گا دوسری حدیث میں آیا ہے کہ پانسو برس کے بشت
 میں جاوے گا اسکا مطلب کہ مہاجرین کے سوا مالدار مسلمانوں کے پانسو برس آگے جاوے گا تو دونوں حدیثوں میں کچھ خلا
 نہ رہا **وَقَالَ سَعْدُ بْنُ ابْنِ سَعْدٍ بَابَا يُقَالُ لَهُ الرَّبَّانُ بَدَّ خُلُ مِنْهُ الصَّالِحُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ**
عَدُوَّهُ يُقَالُ ابْنُ الصَّالِحِينَ فَيَقُولُونَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ عَدُوَّهُ فَإِذَا دَخَلُوا أُخْلِقَ فَأَوْقَدَ يَدْخُلُ مِنْهُ
أَحَدٌ بخاری اور سلم بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مقرر بشت میں ایک دروازہ ہے جسکو ربان کہتے ہیں جسے
 چھکا دینے والا پیاس بھانے والا کہیں روزہ دار جانے کی قیامت کے روز کوئی اس سے بچاویگا اس کے سوا کہ جاوے گا ربان میں
 روزہ دار سوداگر کہ جسے ہونے بچاویگا کوئی اس کے سوا کہ جسے بچاویگا تو وہ دروازہ بند کیا جاوے گا سو کوئی اس سے
 بچاویگا **وَالْبُؤْسُ عِلَالٌ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ تَسِيرُ إِلَيْهَا الْجُودُ الْمُفْرُغُ السَّرِيحُ مَائَةٌ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا** بخاری اور سلم بن مسعود سے
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مقرر بشت میں ایک درخت ہے کہ اسے چھوڑے پلاؤ تیز قدم کا سوار سو برس پہلے اسکو تمام کر سکے
 فہم مدعی ہے کہ یہ درخت سدرة المنتہی ہے جس کے پیر شکر برابر اور تھے ہاتھی کے کان برابر میں اور نصف اسکو طولی کہیں
وَالسَّرَانِ فِي الْجَنَّةِ تَسْقُوهُ نَارُهَا كَنْ جَعْلَةٍ فَتَهْبُ رِيحُ الشَّمَالِ فَتَهْبُ فِي وَجْهِهِ نَارٌ تَبْهِرُ فَيَرُدُّونَ حُسْنًا وَ
جَمَالًا يَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِ بَيْتِهِمْ وَقَدَارُ دُؤَادٍ وَحُسْنًا وَجَمَالًا يَقْبَلُونَ أَهْلَهُمْ وَهُمْ وَاللَّهُ لَقَدْ أَرَادَ أَنْ يَبْلُغَ نَارُهَا
جَمَالًا يَقْبَلُونَ وَانْتَرُوا لِلَّهِ لَقَدْ أَرَادَ أَنْ يَبْلُغَ نَارُهَا حُسْنًا وَجَمَالًا مسلم میں اس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر
 بشت میں ایک بار ہر حسین بشتی لوگ ہر حبیب کے دن جمع ہوا کر نیچے پھر اُن کی ہوا چلی گی سو کوئی ان کا گرد اور غبار

۳۵۴

۳۵۵

تعقیۃ الزیارات مجیدہ مستوار (الانوار)

۳۵۶

قولہ فیہ شیعہ
 ہوان فیہ شیعہ
 بلکہ شیعہ
 غیر لایست
 الاقران فیہ شیعہ
 فی الغالب لاغر
 سرور شیعہ و شیعہ

کچھ ہزارے بچانے کا کسی آپ کو ڈر ہے جو آپ یہ دعوائے لگا کرتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مسلمان کو نڈر ہونا چاہیے خدا
 ڈر کر ہے اور ایمان ثابت رہنے کی دعوائے لگا کر ہے کہ مسلمان کو کافر ہونا اور کافر کو مسلمان ہونا کچھ دوسرے میں والی خبر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 ان کذباً علیّ لیس کذاب علیّ احد من کذب علیّ من عمل فلیست بکافر ام قعد کذب من الکفار بخاری اور مسلم میں بخیر
 بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرا پر جھوٹ باندھنا اور دن پر جھوٹ باندھنے کے برابر ہیں جو مجھ پر جھوٹ
 باندھنا کاجان بوجھ کر سواپنی بیٹھ کر تھرا لیوے دفع میں ہے یہ حدیث متواتر ہے یعنی اتنے لوگوں نے روایت کی کہ اس کے سچ
 ہونے کا یقین کامل حاصل ہوا چاہے بھی زیادہ حضرت کے اصحاب نے اسکو روایت کیا ہے ہر ایک پر جھوٹ باندھنا حرام ہے لیکن
 حضرت پر جھوٹ باندھنا نہایت حرام ہے اور سخت گناہ کبیرہ کہ انجام اسکا دفع ہے اس واسطے علماء حدیث نے حدیثوں پر کچھ میں
 بڑی محنتیں اور جان و ثمن کیا ہیں ہر موضع حدیثوں کو جانچ کر علیحدہ کر ڈالا صحیح اور ضعیف کو جدا کیا جیسے قرن کھرے اور کھولے کو
 پہچان جاتا ہے ویسے علماء حدیث بھی پہچان گئے تو مسلمان پر فرض ہے کہ جب کسی سے حدیث سنے یا کسی کتاب میں دیکھے اس حدیث کو
 سچا بخانے جب تک کہ اسکو حدیث کی مشہور کتابوں میں نہ دیکھے یا علماء حدیث سے اسکی صحت نہ سنے **وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ** ان صاحب
 الحق مقالا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق والے کو کتنا پہنچتا ہے ف حضرت پر
 کسی فرض تھا اسنے کڑا تقاضا کیا اصحاب نے اسکا مارنے کا ارادہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی فرض دینے والا حق دینا چاہیے
 چاہے اسکی بات کا برتاؤ ناچاہیے خرابی عمر ان لک اجر کرجل ممن شهد بدّاً وسوءاً قال لعثمان بن عفان
 بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے عثمان بن عفان سے فرمایا کہ مقرر تجھ کو ایک مرد کے برابر ثواب اور جہنم
 کے مال کا ان لوگوں سے جو جنگ بدر میں تھے ف حضرت جب جنگ بدر کو چلے تو حضرت عثمان کی بی بی حضرت کی بیٹی ہمار
 تھیں تب حضرت نے حضرت عثمان سے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ چلو انکی ہمدردی کرو جو لوگ لڑائی کو جاتے ہیں انہیں سے ایک مرد
 برابر کو ثواب آخرت میں اور جہنم کا دنیا میں بلکہ **وَالنَّاسُ اَنْفُسُ اَنْفُسِ اَمَّا اَمِينًا وَاَنْ اَمِينًا اَلَيْتُمْ اَلَا اَوْعْبِدُكُمْ بَنِي اَجْرَاح**
 بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک امت کا ایک تمہ امتا دار ہے اور ہمارا امتہ امت دار ہے ہمارے
 ابو عبیدہ ہر جراح کا بیٹا ہے ابو عبیدہ ہشتی حضرت کے دس یاروں میں ہیں انکو اس امت کا امامت دار فرمایا ہر خدیج صاحب
 امامت دار تھے لیکن حسین جہنم زیادہ ہوتی تھی حضرت اسی صفت سے اسکی تفریق کرتے تھے جیسے صدیق کو رحمہ دل اور فاروق کو خرا
 کی راہ میں کرا اور حضرت عثمان کو حیا مند اور علی رضی کو قاضی اور زبیر کو ولی جان نثار فرمایا **وَقَالَ اَنْ لِّكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِیُّو**
حَوَارِیُّ النَّبِيِّ بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہر پیغمبر کا کوئی خاص مددگار ہوتا رہا ہے اور
 میرا خاص مددگار اور ندائی جان نثار زبیر ہے ف مصباح میں روایت ہے کہ جب نبی میں جنگ خندق ہوئی اور کافروں کے گروہ
 بھڑک چکے تھے تب حضرت نے فرمایا کہ کفار کے لشکر کی کوئی خبر لاوے زبیر سے کہا یا حضرت میں جاتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
 اور انکی فضیلت بیان کی زبیر حضرت کے بھوکھی زاد بھائی تھے بہادر سپاہی حضرت پر فرار تھے تھے چنانچہ احسن بیٹ سے ثابت ہوا
وَالنَّاسُ اَنْفُسُ اَنْفُسِ اَمَّا اَمِينًا وَاَنْ اَمِينًا اَلَيْتُمْ اَلَا اَوْعْبِدُكُمْ بَنِي اَجْرَاح بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ
 مقرر ہر پیغمبر کی ایک خاص مددگار اور ندائی جان نثار ہوتا ہے ف اصحاب کبھی اپنی دعا چھپا رکھی ہے اپنی امت پر ختمانے کے واسطے ثبات دن ف اس

۳۶۸

۳۶۹

۳۷۰

۳۷۱

۳۷۲

بیان حال درنگوان
 کہ وضع احادیث کردارند
 و انکی نقل و کتب احادیث
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲

مصف جاکم اللطیف و مران بار کائنات الخبیر الکی بحلی ہر خیر سے خبردار الخبیر بر دبار بری سانی والا کہ ہر کفر و
منق کو جانہیں بڑا العظیم نرگس کی بڑائی و ہم و خیال سے باہر القوی بدوہ پوش الشکور شکر گزاردن کا قدرت و ان
العظیم سے سب سے اونچا الکیو سے بڑا الخفیظ اپنی مخلوقات کا نگہ دار اور محافظ المقیٹ منافی با قدر و خلأت
کا قوت دین والا الحسین تمام عالم کو کافی اسکے سوائے دوسرے کی حاجت نہیں الجلیل بری شان والا الکریم
صاحب رحمہ کے عطا کی انتہائیں الرقیب ہر شے کا نگہ بان المعجب حاجت روا و اہا کا قبول کرنے والا الواسع
کشادہ رحمت کشادہ عطا الحکیم حاکم با حکمت استوار کار الودود و دیگر کون کا محبوب بل معرفت کا محبوب المعجب نرگس
نیکو کار الباعث قیامت میں فروغ مرون کا اٹھانے والا الشہید ہر چیز اسکے سامنے حاضر الحق سچ جسکی
ذات اور صفات میں کچھ بھی دھوکا نہیں الوکیل سارے عالم کا کارساز روزی کا مٹا من القوی زبردست المبین
استوار کار حیکو شکا وٹ اور مانگ نہیں الوی مددگار عالم کا کارساز الحیب ہر کام کا سرکار عالم کا محمود المحیی
ہر چیز کا گھیرنے والا وہ بھی اسکے علم سے باہر نہیں المبدی ہے مثال کے عالم کا ایجاد کرنے والا المعین و نیامین زریون کا
مارنے والا آخرت میں مرون کو زندگی بخشنے والا المحیی جلالت والا الممیت مارنے والا المحی بذات خورندہ القیوم
ذات خود قائم جان کا اٹھانے والا الواحد غنی جسکو کچھ احتیاج نہیں المساجد نرگی والا الواحد اکا جسکا کوئی
دوسرا نہیں الصمد سردار داعی جو کچھ و نہ ہو سب اسکے محتاج وہ سے بے نیاز القادر صاحب قدرت المقتدر
پڑے اقتدار والا المقدم تقدم بخشنے والا المؤخر خیرے ڈالنے والا الاول پہلا کہی اسکے قبل نہیں الآخر بچھا جسکے
بعد کچھ نہیں الظاہر قدرت کی راہ سے کھلا جس میں کچھ شک نہیں الباطن خلق کی نظر اور دیکھ چھپا الوالی مالک صاحب
حکومت المتعالی باندہ شان جسکا وصف نہ ہو سکے البور اپنے بندوں پر مہربان نیکو کار التواب توبہ قبول کرنے والا المقیم
بدکاروں کا سر دینے والا العفو گناہوں کا مٹانے والا نگہ کاروں کا بچھنے والا الرؤف نہایت مہربانی والا مالک الملک
سب جہان کا مالک جو چاہے سو کرے ذوالجلال والاکر اکر جلال والا صاحب العظیم و کبریم المقسط عادل بالانصاف
المجاصع قیامت میں ظالمت کا جمع کرنے والا الغنی سے بے نیاز المغنی جسکو چاہے بے پروا بناوے المانع
روکنے والا الضار ضرر پہونچانے والا المانع نفع رسان النور بذات خود ظاہر اور غیر کا ظاہر کرنے والا الحی نور سے
ایمان کا طور و التجادی نیک راہ بتانے والا مطلب پر پہونچانے والا البی بیع خود بے نظیر اور نئی ایجاد کا پتہ دلائے نور
اخراج کرنے والا الباقی موجود داعی ہمیشہ قائم الوارث فنا سے عالم کے بقا قائم رہنے والا الرشید براہ راست
الصبور بڑا سہار والا جود کاروں کو جانہیں بکرتا و اسماۃ بنید ان لله ما آخذ وکله ما أعطی و
کل شیء عندک بأجل مسیح بخاری اور مسلم میں اسامین زریں سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا ہی کا تھا جو
اسنے لیا اور اسی کا ہی جو اسنے دیا اور ہر چیز کی اسکے نزدیک برت مقرر ہے اسامیہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے پاس تھے
حضرت کی کسی بیٹی نے حضرت سے کہلا بھیجا کہ میرا لکھا تر نامہ آپ تشریف لائے تھے حضرت نے کیلا بھیجا یعنی لکھا خدا کی آیت
مخاندانے لیا التوسیع کیا چاہیے بگانی جو ہر کچھ دعویٰ نہیں اور اس کے برکیا موقوف ہر چیز کی ایک تھی آخر اسکو فرما کر

وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ سَعَةٍ فَمِنْهَا سَعَةٌ يَدْرَأُ بِهَا خَلْقَهَا وَلَيْسَ عَمَلُ الْبَشَرِ فِي الْقِيَمَةِ سَلَمٌ مِنْ
 سلمانی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی سو چیزیں ہیں ان میں سے ایک رحمت کے سبب تمام خلق آپس میں ایفت اور
 محبت کرتی ہے اور مٹانے سے رحمتیں خدا کی قیامت کے دن کے واسطے ہیں یعنی خدا نے اپنی رحمت کے سوجھے کیے
 ایک حصہ تمام خلق کو دیا اسی کا یہ اثر ہے کہ جانور اپنے بچوں کو پالنے میں آپ بھوکے رہتے ہیں انکو کھلانے میں اسی کا اثر ہے کہ
 ماں باپ اپنی اولاد کو پالنے میں اور انکی مصیبتیں اٹھانے میں اور انسانوں کے واسطے رحمت قیامت میں ظاہر ہوگی حضرت کی
 شفاعت اور نگاروں کی بخشش اور رحمت کی جیسا بے تین جن جنوں کا اثر ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خدا کی رحمت کی
 حد نہیں **وَالْوَهْدِيَةُ** إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ سَعَةٍ يَطْوُونَ فِي الطَّرْفِ يَلْقَوْنَ أَهْلَ الدُّرِّ فَاذْ وَجَدُوا فَوْمًا يَدْرَأُ كَرْدًا لِلَّهِ
 تَنَادَوْا ائِلَّا حَاجَتُهُمْ قَالَ فَيَقُولُ لَهُمْ يَا جَعْدُهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَاذْ أَقْرَعُوا عَرَجُوا إِلَى السَّمَاءِ قَالَ
 فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مِنْهُمْ مِنْ أَيْنَ جَعَلُوا فَيَقُولُونَ جَعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ فِي الْأَرْضِ قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ
 دَعْوَهُمْ وَأَعْلَمُ بِهِمْ مِنْهُمْ مَا يَقُولُ عِبَادُهُ قَالُوا أَيْسُرُكَ وَتَكْبَرُ وَنُكَ وَتَجِدُ وَنُكَ وَتَجِدُ وَنُكَ قَالَ
 فَيَقُولُ هَلْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَوْكَ قَالَ فَيَقُولُ كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا اسْتَدَّ
 لَكَ عِبَادَتُهُ وَاسْتَدَّ لَكَ تَعْبِيدُكَ أَفَالَمْ تَكُنْ تَسْمَعُ قَالَ فَيَقُولُ نَمَّا يَسْأَلُونَنِي قَالُوا أَيْسُرُكَ الْجَنَّةُ قَالَ فَيَقُولُ وَ
 هَلْ رَأَوْهَا قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ يَارَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ فَيَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا
 اسْتَدَّ عَلَيْهَا حُصَاوًا وَاسْتَدَّ لَهَا طَلِيمًا وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً قَالَ فَيَسْأَلُ يَتَعَوَّدُونَ قَالَ فَيَقُولُونَ مِنَ الدَّارِ قَالَ
 فَيَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ يَارَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ فَيَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْهَا
 رَأَوْهَا كَانُوا اسْتَدَّ مِنْهَا فَرَادًا اسْتَدَّ كَمَا اسْتَدَّ قَالُوا أَيْسُرُكَ تَعَفُّفُكَ قَالَ فَيَقُولُ فَاسْأَلُهُمْ كَيْفَ قَدْ عَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ
 فَيَقُولُ مَلَكَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ رَبِّ فَيَقُولُ فَيَقُولُ لَيْسَ مِنْهُمْ حَرَامًا جَاءَ لِيُكَفِّرَ قَالُوا هُمُ الْقَوْمُ كَذِبٌ فَيَقُولُ فَيَقُولُ
 بخاری اور مسلمین البوسریہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ فرشتے کے فرشتے ہیں کہ گھومتے پھرتے ہیں راہوں میں
 دھوڑتے ہیں خدا کے یاد کرنے والوں کو چھریب پاتے ہیں اس گروہ کو جو خدا کو یاد کرتے ہیں تو آپس میں بیکار رہتے ہیں بلکہ اگر
 اپنے مطلب کو حضرت نے فرمایا سو انکو دیکھ لیتے ہیں اپنے پردوں سے پہلے آسمان تک جب لوگ ذکر کر کے جڑا ہو جاتے ہیں تو فرشتے
 آسمان پر چڑھ جاتے ہیں حضرت نے فرمایا پھر انکے انکار پر پوچھتا ہوں حال انکو وہ انکا حال انکے زیادہ جانتا ہے کہ تم کہہ رہے آئے
 تو دیکھتے ہیں ہم تیرے بندوں کے یا نہیں آتے ہیں جو زمین پر ہیں حضرت نے فرمایا پھر انکار پر پوچھتا ہوں حال انکو وہ
 انکا حال انکے زیادہ جانتا ہے کہ کیا کہتے ہیں میرے بندے فرشتے کہتے ہیں کہ سبحان اللہ کہتے ہیں یعنی ہر عیب اور نقصان کے
 تجھ کو پاک بناتے ہیں اور اسد کہتے ہیں یعنی تجھ کو سب سے بڑا جانتے ہیں اور اللہ کہتے ہیں یعنی تیری خوبیاں بیان کرتے ہیں
 اور لا الہ الا اللہ کہتے ہیں یعنی تیرے سوا کسی کو لائق شریک کے نہیں جانتے اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتے ہیں یعنی
 تیری مدد اپنا کسی بات میں اختیار نہیں کرتے تیری بڑائی بیان کرتے ہیں حضرت نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہے کہ کیا انھوں نے تجھ کو دکھایا حضرت نے
 فرمایا پھر فرشتے کہتے ہیں خدا کی قسم میں دیکھتا ہوں حضرت نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہے کہ کیا انکا حال ہو جو تجھ کو دیکھیں حضرت نے فرمایا پھر

۲۴۸

۲۴۹

حجت نبوی

تکلف اللفظی فی التذکرۃ

فصل فی ذکر حبیب

کہتے ہیں اگر دو دیکھیں بہت تیری نیکی کریں اور نہایت تیری برائی بیان کریں اور بت تیری یا کی بولیں حضرت کہا بھرتی کا فرمانا کہ
 سو دیکھ کیا مجھے ملے ہیں فرشتے کہتے ہیں کہ دیر بہت مانگتے ہیں حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ کیا انھوں نے بہشت کو دیکھا ہے حضرت نے
 فرمایا فرشتے کہتے ہیں قسم خدا کی اور ربین اسکو دیکھا ہے حضرت نے فرمایا بھرتی تعالیٰ فرماتا ہے سو انکا کیا حال ہو جو اسکو دیکھیں حضرت نے
 فرمایا فرشتے کہتے ہیں کہ اگر دو اسکو دیکھ یا دین تو انکے بڑے لالچی بن جاویں اور بت اسکو مانگیں اور نہایت انکی خواہش کریں خدا فرماتا ہے
 کہسے بناؤ ملے ہیں حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں کہ دروغ سے بناؤ مانگتے ہیں حضرت نے فرمایا حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا انھوں نے دروغ کو
 دیکھا ہے حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں قسم خدا کی قسم اور ربین انھوں نے اسکو دیکھا حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے سو کیا انکا حال ہو
 جو اسکو دیکھیں حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں اگر دو دروغ کو دیکھیں تو بت اسے جاکر اپنے بہت اسے دین فرشتوں نے کہا کہ مجھے
 دو گناہوں کی بخشش جاتے ہیں حضرت نے فرمایا بھرتی تعالیٰ فرماتا ہے سو تمکو میں گواہ کرتا ہوں کہ میرے انکو بخشا حضرت نے فرمایا کہ ان
 فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ اگر یہ نہیں تو فلاں آدمی بھی تھا وہ اس گروہ میں نہیں صرف اپنے کسی کام کو آیا تھا حق تعالیٰ نے
 فرمایا کہ اگر ایسے لوگ ہیں کہ انکے ساتھ کامیجھے والا برکت نہیں ہوتا یعنی انکے پاس بیٹھنے کی برکت سے وہ بھی بخشا گیا اگرچہ وہ ذکر نہ تھا
 ہفت اس حدیث سے ذکر انکی کی نہایت بڑائی ثابت ہوئی اور اولیائی اور جورات دن ذکر خدا میں شریک ہیں انکی نہایت بزرگی معلوم
 ہوئی اور ثابت ہوا کہ انکو ان کی صحبت آخرت میں کام آوے گی **وَالَّذِينَ آمَنُوا سَبَّحُوا لِلَّهِ اَللّٰهُمَّ سُبْحَانَكَ فِي الْحَيٰۤۃِ وَبَعْدِهَا مِنْ تَوَكُّوْۤهٍ وَّ اٰمِنُوْۤا**
مُجَوَّبًا طَوَّلَ لَهَا فِي السَّمَاءِ وَ تَرَوٰی عَرْصَهَا سَبَّحُوْنَ مِثْلَ اللّٰهُمَّ مِّنْ فِیْہَا اَهْلُوْنَ یَقُوْلُوْنَ عَلَیْہِہُ السَّلَامُ وَ تَرَوٰی
بَعْدَہَا یُحْمِلُہَا جَارِی اَو سَلَمٌ مِّنْ اِلٰہِی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم قریبان ذکر واسطے بہشت میں ایک خیمہ ایک کچھوٹے موتی والے بناؤ
 اسکا آسمان بن اور روایت ہے کہ جو راؤ اسکا ساتھ کوس کی ایمان دار کی زمین سیان ہوگی کہ زمین گھومار کا ایک دو کمرہ دیکھنا اپنے
 کتاوگی کہ سب سے اعلیٰ **اَللّٰہُ طَلَبَہُ کَمَنْ کَانَ ظَلَمَہُ حَافِظًا فَلَکَ رَبِّ مَعًا قَالَتْ عِنْدَ خَدِیْجَہٗ اِلٰی اَبَدٍ** مسلم بن انس
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ ہمارا ایک مطلب ہے یعنی ہم کسی ناکرین کا بیج جسے باس اسی موجود ہو وہ ہمارے ساتھ ہو اگرچہ حضرت نے فرمایا ہے
 کہ جیسے تھے تب فرمایا **فَ تَرٰہُنْ کَا فَا لَہٗ حِشَامٌ** کی سوداگری پھر تو حضرت نے وہاں جاسوس لگائے تھے جیسے سوس حضرت کو انکے
 اسنے کی خبر دی تو حضرت نے اصحاب سے حدیث فرمائی کہ میں نے طلب کیا تاکہ خبر مشہور ہو جاوے **وَاِنَّ عِبَّاسَ بْنَ اَبِی سَلَمَہٗ قَالَ**
حَیْنَ شَرِبَ کَبَابًا دَعَا عِبَّاسًا فَمَقَّہُ حَضَّ بَجَارِی اَو سَلَمٌ مِّنْ اِلٰہِی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ ہمیں
 جکشی ہے یہ حضرت نے فرمایا جب دو دیکھو یا تھا پھر بانی نکال کر کلی کی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب جکشی چیز کا دے تو کلی کرنا
 سنت ہے **وَقَالَ رَبُّنَا خَدِیْجٌ اِنْ لَہٗ اِلٰہٌ اِلَّا اَللّٰہُ اَو اَبَدًا کَا وَاَبَدًا اَلْوَحْشِ بَجَارِی اَو سَلَمٌ مِّنْ اِلٰہِی** بن خبیج سے روایت ہے
 کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ ان چوپائے بلاؤ میں بھی بھرنے والے ہوتے ہیں جیسے جکشی بھرنے والے ہوتے ہیں **ف** روایت ہے کہ کسی کا
 اونٹ بھاگ گیا تھا پکڑائی نہ دیتا تھا کسی نے اسکو تیرے مارا پھر اسکا مسئلہ حضرت سے پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی نبی حب
 پکا جو جانور وحشی ہو جاوے اور ہاتھ نہ لگے کہ اسکو بچ کیجیے تو قسم اللہ کہ جہاں زخم کاوے تو وہ حلال ہو جاتا ہے جیسا کہ
 جنگلی جانور میں بھی حکم ہے اور اسی طرح جو جانور کو سے بن اور ہاتھ نہ لگے کہ اسکو بچ کیجیے تو جہاں قابو لے کر حلال ہے **وَاَنَّ اَنْسَ اَنَّ مَاءَ الرَّحْلِ**
عَلِیْطًا اَبَیْضٌ وَمَاءُ الْمَرَاۤءِ رَقِیْقٌ اَصْفَرُ فَمِنْ اٰیَہَا عِلَادٌ اَوْ سَبَبٌ یَّکُوْنُ مِنْہُ الشَّیْبُ مسلم بن انس سے روایت ہے

۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

کہ حضرت نے فرمایا کہ مقررہ ہر دو کی گارنٹی سفید ہو اور عورت کی نئی تپلی زرد ہو سو ان دونوں میں سے جو غائب گئی یا جو پہلے نکلی ہوگی
سیکے مشابہت ہوتی ہر دو بیویوں نے حضرت سے پوچھا کہ اس کا کیا سبب ہے کہ اگر کبھی ماں کی صورت پر ہوتا ہے کبھی باپ کی
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جس کی ماں غالب ہوگی یا باپ کی پہلے نکلی اسی کی صورت پر نکلا ہوتا ہے **قَالَ أَبُو مُوسَى إِنَّ مَثَل**
مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ فَلَبِثَتْ الْمَاءُ
وَأَبْنَدَتْ الْكَلْدَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ وَكَانَتْ مِنْهَا الْحَذَابُ أَمْسَكَتِ الْمَاءُ فَلَفَّعَ اللَّهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا مِنْهَا وَ
سَقَوْا مِنْهَا وَأَصَابَ طَائِفَةٌ مِنْهَا أُخْرَى غَائِمَةً قَبِيحَةً لَا تَقْبَلُ الْمَاءَ وَلَا تُبْدِي كَلْرَةً ذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فُتِقَ فِي دِينِهِ لِلَّهِ
وَلَفَّعَ اللَّهُ بِمَا بَعَثَنِي بِهِ فَعِلْمٌ وَعِلْمٌ وَمَثَلُ مَنْ كَثُرَ بِذَلِكَ رَأْسًا وَكُوِّفَ قَبْلُ فَكَدَى اللَّهُ إِلَيْهِ أُرْسِلَتْ بِهِ

۳۸۵

بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقررہ کما وٹا اس کی جو اسطے خدا نے مجھ کو اٹھایا ہے یہ تمہاری اور مسلم
سکھانے کو جیسے کما وٹا نیچے کی جو پوچھا زمین پر سو اس میں سے جو تھوڑی بہتر زمین تھی وہ بانی کو سوک گئی اور چار اور بہت سا ستر
جھایا اور اس میں سے جو کڑی سخت تھی اسے پانی کو سمیٹ رکھا یعنی جیسے تالاب و چھیل سو خدا نے اسے آدمیوں کو نفع پہنچایا پھر
آدمیوں نے اسے پانی بنایا اور جانوروں کو پلایا اور کھیتوں کو سیرا اور کچھ دوسرے کھیرے زمین کو پانی پہنچا سودہ تو چھیل میدان پر
کہ نہ پانی کو روکے نہ چار اچھا وے تو یہ کما وٹا ہے اس کی جو خدا کے دین کو پھینکا اور خدا نے اس کو میری پیغمبری سے نفع دیا سو اسے علم
سیکھا اور غیر کو سکھایا اور کما وٹا ہے اس کی جسے اوپر کو سر نہ اٹھایا یعنی علم دین پر کچھ دھیان نہ کیا اور خدا کی ہدایت کو نہ لیا جس کے واسطے
میں بھی کیا قسم یعنی پیغمبر کی ہدایت کا اور منہ کا ایک حال ہے اس واسطے کہ زمین میں طرح پر ہے آدمی بھی تین قسم کے ہیں ایک قسم زمین
جو عمدہ ہے زمین بانی برے سے چار اس پر خوب چھتا ہے اسی طرح جو دانالوگ ہیں وہی قرآن حدیث کو خوب سمجھتے ہیں اور نیک کام کرتے
ہیں دوسری قسم زمین کی وہ زمین برہمنین جتنا لیکن بانی بھر رہتا ہے تو ہر چیز اس کو خود نفع نہیں لیکن اور وہ کو فائدہ دے اسی طرح
یعنی آدمی میں بھی تین قسم کے ہیں اگر کو یاد ہے لیکن تیرہ نہیں جو اس کے مطالعہ کیلئے تو ان سے اور وہ کو فائدہ دے خود کو ایمان
تیسری قسم زمین کی چھیل میدان ہے کہ زمین بانی ٹھہرے نہ برہمنین جیسے اسی طرح وہ لوگ ہیں جن کو دین کی طرف کچھ دھیان نہ کیا
نہ خود نفع نہ غیر کو تو معلوم ہوا کہ ہر ایک پیغمبر اور پیغمبر اپنی تائید میں خوب پورے ہیں اگر کسی آدمی اور زمین کو فائدہ نہ ہو تو اس کی استعداد اور
لیاقت کا تصور و شعرا ان کے درمیان طبع غلاتیت و دماغ لالہ روید و در شوبہ یوم خمیس **قَالَ أَبُو مُوسَى إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلُ**
الْأَنْبِيَاءِ مَنْ قَبْلِي كَمَثَلِ الْجَلْبِ نَبِيٍّ بَنِيْنَا مَا فَاحَسَنَةً وَأَجْمَلَةً الْأَمْوَضِعَ لِبَنِيَّةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ
يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْبُدُونَهُ وَيَقُولُونَ هَذَا وَصَعْتُ هَذِهِ اللَّيْنَةُ قَانَا اللَّيْنَةُ وَأَنَا خَلَقْتُ اللَّيْنَتَيْنِ بخاری اور مسلم میں

تحفة الدنيا لترجمته مشارق الانوار

۳۸۶

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا میری مثال درجیہ اچھے پیغمبروں کی مثل جیسے اس میں دیکھیں ایک مکان بنایا سو اس کو
بہت سترا اور اچھا بنایا مگر اسکے کو لون میں سے کسی کو نہ کو ایک اینٹ کے برابر نہ تمام رکھا سو آدمی اس میں دیکھنے کو گھومنے لگے اور
تجب کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ اینٹ کیوں نہیں جھانی گئی سودہ اینٹ میں ہوں اور میں ہوں پیغمبروں کا تمام اور پورا
کرنے والا ہے یعنی نبوت کا گھر میرے بغیر نہ تمام تھا میرے ہونے سے سب کمالات ختم ہو چکے اس میں اشارہ ہے کہ حضرت کے بعد کوئی پیغمبر
نہوگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو قیامت کے قریب دیکھے تو اپنا دین نہ جاری کرے حضرت کے دین کے تابع ہونے کو جیسے

آدم خدا کے نزدیک مرتبہ قربت کے دن اور ایک ایسے میں یوں ہو کہ مانت کا بڑا خیانت کرنے والا خدا کے نزدیک میت
 کہ دن وہ مہر جو اپنی جوارو سے صحبت داری کرے اور جو روایت سے صحبت داری کرے پھر اسکے بھید کو مشہور کرے
 فب یعنی لوگوں سے بیان کرے کہ ہنسی بار جماع کیا یا اتنی دیکھا کہ یہ کمال حیا کی ہے اور نہایت گناہ **قَالَ أَبُو سَعِيدٍ إِنَّ مِنْ**
ضَيْضٍ هَذَا قَوْمًا بَقَرُونَ الْقُرْآنَ لَا يَجَاوِزُ حُجْرَتَهُمْ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَكُونُونَ أَهْلَ الْأَوْتَانِ يَمُرُّونَ مِنْ
الْإِسْلَامِ كَمَا يَمُرُّ مِنَ السَّهْوِ مِنَ الرَّيْبَةِ لَيْسَ أَذْرَكَهُمْ وَلَا تَمْلِكُهُمْ قَتْلُ عَادٍ قَالَهُ لِيَذِيَ الْخَوْبِ يَصْرُخُ نَحْنُ قَالِ
أَنَّهُ اللَّهُ يَأْمُرُهُمْ حِينَ قَسَمُوا ذَهَبَهُ فِي تَرْبَتِهَا كَانَ بَعَثَ إِلَيْهَا عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بَيْنَ الْأَفْرَغِ وَعُيَيْنَةَ وَعَلَقَمَةَ وَ
زَيْدَ الْخَيْلِ بَخَارِي اور سلم بن الوضیہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مقرر اسکی اصل نسل سے ایک قوم پیدا ہوگی کہ قرآن کو پھینک
 کہ انکے گھونک نیچے نہ اترے گا یعنی دل میں قرآن کی تاثیر نہ ہوگی زبان پر نہیں آسے عمل نہ کرے گا مسلمانوں کو قتل کرے گا بت پرستوں کو
 چھوڑے گا دی کو قتل کرے گا دین اسلام سے جیسے تیر نکل جاتا ہے نشتانے سے اگر سچے انگو پایا تو مقرر انکو قتل کر دے گا قوم عادی کا سا قتل یہ حدیث
 اسکے حق میں فرمائی کہ جسکا نام فی الخویر تھا جب اسے کہا تھا خدا سے ڈرنا محمد بن حضرت کیا ستوتا مٹی ملا ہوا جسکو حضرت علیؑ
 میں نے بھیجا تھا بانی تھے چار آدمیوں کو درمیان ایک افروغ دوسرا عیبنہ تیسرا علغمہ چوتھا زید خیل حضرت یہ چاروں عرب بن سردار
 تھے تازہ اسلام لائے تھے اس واسطے وہ کچا ستوتا حضرت نے انھیں کو دیا دل داری کے واسطے بنی تیمم کی قوم میں ایک شخص منافق تھا
 ذو الخویر اسکا نام اسے کہا ای غیب خدا سے ڈر عدل کر برابر بانی ہو بھی دے تب حضرت نے فرمایا کہ ای کجبت اگر میں عدل نہ کروں گا
 تو پھر دنیا میں کون عادل پیدا ہوگا عمر فاروقؓ نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو میں کروں اسکی کاٹ ڈالوں مینا فی حضرت نے فرمایا
 کہ مت مار لوگ بدنام کرینگے کہ بغیر اپنے ساتھیوں کو مارنا ہی جہنم وہاں سے اٹھ گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسکی نسل سے
 سیدین لوگ پیدا ہونگے ابوسعید اس حدیث کے راوی سے بخاری میں روایت ہے کہ دی قوم خارجی پیدا ہوئی چھوٹے حضرت علیؑ کی
 امامت نہائی اور حضرت علیؑ نے انکو قتل کیا اور میں بھی اس لڑائی میں موجود تھا جو حضرت نشتانی فرمائی تھی وہ ائمن موجود تھی اس حدیث
 سے معلوم ہوا کہ ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں کہ قرآن پڑھتے ہیں ظاہر کی عبادت کرتے ہیں اور دل میں انکا ایمان نہیں یعنی دل میں شرک
 اور بدعت بھرا ہے تو انکی عبادت کا کچھ اعتبار نہیں لہذا مسلمان کو چاہیے کہ انکی ظاہری عبادت پر دھوکہ نہ کھائے **وَمِنْ النَّاسِ**
مَنْ عِبَادَ اللَّهِ مَنْ كَوَّاهُ سَوْ عَلَى اللَّهِ لَا يَكْفُرُ بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مقرر بعضے انکے نیک ایسے
 ہیں کہ اگر قسم کھا سچیں خدا کے بھروسے پر تو خدا انکی قسم کو سچا کر دیوے یعنی جس خیر پر قسم کھائیں کہ فلاں بات ایسی ہوگی تو یہی ہی
 خدا کر دیتا ہے **فَسَخَّرَ** بخاری میں انس سے روایت ہے کہ ہماری بھوپھی نے ایک عورت کا دانت توڑ ڈالا اس سے معاف کروایا اسنے
 معاف کیا پھر خون بہا دینے کا اقرار کیا اسکو بھی مانا پھر اسنے حضرت سے فرمادی کہ حضرت اسکے بدلے دانت توڑنے کا حکم کیا تب
 انس بن خضر ہمارے چچا نے حضرت سے کہا کہ قسم ہے اسکی کہ جسے تجھ کو چاہی کیا ہے کہ میری ہن کا دانت توڑا جاوے گا حضرت نے فرمایا
 ای انس خدا کا حکم تو بدلا لینا ہے آخر اس عورت کی قدیم خون بہا لینے پر راضی ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسے خدا کے
 بھروسے پر قسم کھائی تھی سو خدا نے اسکی قسم سچی کی **خَرَّ أَبُو سَعِيدٍ وَعَقِبُهُ بَنُ عَمْرِو بْنِ الْأَنْصَارِيِّ إِنَّ يَأْذُرَكَ النَّاسُ مِنْ**
كَلَامِ النَّبِيِّ الْأَوَّلِ إِفْكَامٌ تَسْبِيحٌ فَاصْنَعْ مَا تَشَاءُ بخاری میں ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اگر تم میرے کلام

کنارے پر بیٹھا پھر اسے جو چوڑی ڈبائی دریا میں الکیا تو حضرت موسیٰ سے کہا میں ہی میرا علم اور تمہارا علم خدا کے علم سے بڑا ہے مگر انکے بار جتنا
 اس چڑے نے دریا سے پانی لکھنا یا یعنی خدا کا علم شامل سمندر ہی اور ہمارا تمہارا علم قطرے کے برابر جسے چڑے نے اپنی جو چوڑی میں لکھا
 پھر دو وزن ناؤ سے نکلے سو جس حال میں کہ وہ دریا کے کنارے پہنچے جاتے تھے کہ یکایک حضرت ایک لڑکے کو دیکھا کہ کھیل رہا ہے لڑکوں
 کے ساتھ سو حضرت انکے سر کو اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا پھر اسکا سر اپنے ہاتھ سے اٹھا کر ڈالا سو اسکو مار ڈالا تو موسیٰ نے کہا کیا تو نے مار ڈالا
 معصوم جان کو بیرون کج جان کے یعنی اسے کسی کا خون نہ کیا تھا جبکہ یہ لڑے تو اسکو مارنا التیہ بڑا کام تھے ہوا حضرت نے کہا بھلا میں
 تجھے نہ کہہ دیتا تھا کہ تو میرے ساتھ نہ ٹھہر سکا حضرت نے فرمایا کہ دوسرا سوال پہلے سے بہت کڑا ہی موسیٰ نے کہا کہ اگر آپ میں کچھ
 کوئی بات پوچھوں اس کے بعد تو مجھ کو اپنے ساتھ ترکھو تو نے میرا عزیزیت مانا پھر دو وزن چلے یا نہ کہ ایک بی بی والوں پاس پھر
 ان لوگوں سے کھانا مانگا ان لوگوں نے انکی ممانی نکی سو دو وزن نے ایک یار کو پایا کہ گرجا جاتی تھی راوی نے کہا کہ جھک رہی
 تھی سو حضرت نے اپنے ہاتھ سے اسکی طرف اشارہ کیا سو اسکو سیدھا کھڑا کر دیا تو موسیٰ نے کہا کہ یہ قوم میں کہ ہم انکے پاس آئے سو
 سکون نہ کھانا کھلایا نہ ہماری ضیافت کی اگر تو چاہتا تو دیوار سیدھی کر دینے کی مزدوری لیتا ہے مگر نے کہا اسی وقت میرے شہرے
 دریا میں جدائی ہوئی سو آپ میں بتلاؤں پھر ان تینوں باتوں کا جیسے تو میرا نہ سکا پھر مغیرہ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
 کہ ہمارے جی نے چاہا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے اور ہر بات کی وجہ نہ پوچھتے تو بہت دفعہ انکا سکون معلوم ہوتا اور خدا کے
 کاموں کی حکمتیں بہت لوگوں کو معلوم ہوتیں **ف** پورا دفعہ قرآن شریف میں یوں ہے کہ حضرت حضرت نے حضرت موسیٰ سے
 کہا کہ ناؤ کا حال تو یہ ہے کہ وہ ناؤ محتاج لوگوں کی بھی کہ دریا میں محنت کر کے اس کے کر لیے سے اوقات بسر کرتے تھے سو چن
 چاہا کہ اس میں عیب لگا دوں سو اسے کہ وہاں ایسا ظلم بادشاہ تھا کہ درست ناؤ کو زبردستی چھینے لیتا تھا تو اسکو ناقص جاتا کہ
 نہ لیوے اور لڑکے مارنے کا سبب یہ ہے کہ وہ لڑکا پیدا لیشی کا فر تھا اور اس کے مان باپ یا مان دار تھے سو ہم ٹکے کہ کہیں ان بچوں
 کو اپنے کفر اور بد ذاتی سے پلا میں نہ ڈالے سو ہم نے چاہا کہ خدا انکے بدلے اس اچھا نیک بیٹا انکو دیوے اور دیوار کا قصبہ ہے
 کہ وہ دیوار دوتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے بہت مال تھا اور انکا باپ نیک آدمی تھا سو خدا چاہا کہ وہ اپنی جوانی کو جب
 پہنچیں تو اس مال کو کھال کے خرچ کر بن اگر ابھی دیوار گر پڑتی تو اور لوگ اس مال کو بیچتے اور یہ کام میں لے اپنی زبان
 سے نہیں کیا یعنی حکم خدا کیا مجھ کو آئین کچھ دخل تھا **ف** خواجہ حضرت کا نام ایلیا بن ملکان ہے اور حضرت انکا لقب ہے کہ خشک
 زمین انکے قوم کی برکت سے سبز ہو جاتی تھی فریدون بادشاہ کے وقت میں تھے اور سکندر کے ساتھ بھی اسے میں تھے کہ
 میں بنی اسرائیل کی قوم میں تھے لیجئے کہتے ہیں کہ شاہزادے تھے دنیا چھوڑ کر فقیری اختیار کی انکی پیغمبری میں اختلاف
 ہے وہی کامل ہونے میں کچھ شبہ نہیں اور حضرت یوشع بن نون بن افریم بن یوسف بن یعقوب علیہم السلام حضرت موسیٰؑ کے
 شاگرد تھے ہمیشہ انکے ساتھ رہے انکے مرنے کے بعد خلیفہ ہوئے اور مغیرہ بھی تھے حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضرؑ کے قصہ میں
 بہت فائدہ ہے میں اول یہ کہ علم کے واسطے سفر کرنا مستحب ہے دوسرے یہ کہ طلب علم میں صبر کرنا اور سختیاں سہنا اور کمزوریاں
 اٹھانا شرط ہے بدون انکے علم نہیں آتا جلد بازی سے آدمی علم سے محروم رہتا ہے تیسرے یہ کہ عالم کو کسنا ہی بڑا عالم کہوں نہ گھٹ
 چاہیے کہ جہان میں ایک سے ایک زیادہ موجود ہے جو تجھے یہ کہ استاد شاگرد کی تین خطائیں نک معاف کرے بعد اس کے اختیار

تحفة الدجیاء ترجمہ مستعار الانوار

عزل کربلا فی اربعہ ايام من ذی القعدة قالوا لکن فی ذی القعدة قالوا لکن فی ذی القعدة قالوا لکن فی ذی القعدة
 اکثرت علی من ابشر فی اربعہ ايام من ذی القعدة قالوا لکن فی ذی القعدة قالوا لکن فی ذی القعدة
 بشارت کو قبول کرو یہاں حضرت نے ابو موسیٰ اور بلال سے فرمایا جب تک کہ گوارے حضرت سے کیا کہ یہی مجھے بہت کشتہ ہو کہ ابشر فی
 بشارت سے کہ ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ ایک گوارے حضرت سے کیا کہ جو دینے کا وعدہ کیا سو پورا کرو حضرت فرمایا
 کہ تو بشارت کی بشارت ہے اسے کہ ایک بشارت بہت دیا کرتے ہو کچھ مال دو تب حضرت نے یہ حدیث ابو موسیٰ اور بلال سے فرمائی دونوں
 نے کہا کہ یا حضرت ہم بشارت قبول کی یہ حضرت نے ایک بانی کا بیان کیا اور ہاتھ اٹھ کر اس میں ہوا کی آہٹیں لے کر اٹھ کر دوڑنے سے
 فرمایا بی جا جو سوہنے کی گئی حضرت اسماء سے پرسے کہ اندر سے کہا کہ اس میں کچھ ترکیبی مان کو بھی دو جو باقی رہتا ہو انکو دیا
 حدیث بن ثابت ان هذه الامه تبذل في قبورها فلو كان لانداء فوالله دعوت الله ان يسبحكم من عذاب القبر الذي
 استخرج منه قاله كما هو قبور المشركين مسلم بن زيد بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت جب شہر کون کی قبروں پر گزرتے تو
 فرمایا کہ یہ گروہ اپنی قبروں کے اندر بلائیں کہ قبر میں اگر کچھ اسکا خوف نہ ہو تاکہ تم عذاب قبر کو محسوس کروں گا ورنہ انکسین پھر دوڑ جائیں
 سے دعا کر کے مگر عذاب قبر کا سزا دیا جیسا میں نہتا ہوں حضرت دینے کے ایک باغ میں خیر سوار چلے جاتے تھے قبروں کے پاس
 عذاب قبر کو محسوس کیا حضرت نے فرمایا یہ کسی قبرین میں ایسا آدمی نے کیا کہ یہ کافروں کی قبرین میں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
 ص اوف بصره ان هذا الصلوة عرفت على من كان قبله فذبحوها فصن حافط عليها كان آخره ثوبين ولا
 صلوة بقدرها حتى يطعم الشاهد يعني صلوة الغصير مسلم بن ابو بصير سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مقررہ عصر کی نماز
 ان پر بھی فرض ہو چکی ہو چو کہ تم سے اسے ہو چکے میں سو اٹھوئے ضائع کیا یعنی دنیا کے کار بار میں ہر اسکو نہ پڑتا سو جو اسکی فحاشیت
 کر لیا اور اسکو تاکے ریگا اسکو اور نمازوں سے اسکا دھواں اب لگا اور اس عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ نماز
 نہ نکلتی ہو حیوة بن الحکم السیلمی ان هذه الصلوة لا یصلیہ فیها شیء من کل ما کان الناس اعماهی السبیل والتمکیر و
 فداء القصران مسلم بن حوین حکم سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مقررہ نماز ہی اس میں سبب نہیں کچھ آدمیوں کی بات کہ نماز
 تو صرف بتیغ اور تلبیس اور قرآن پڑھنے ہی کا نام ہے صرف مصالح میں معویہ بن حکم سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے
 تھے میں ایسا آدمی نے جینکا میں نے کما حقہ مدد کو گئے مجھے گھر کا میں نے کہا کہ تم کو کیا ہوا ہے جو محکوم دیکھتے ہو تو دیکھ لو کہ ایسی باتیں
 کو سننے لگے تب بن سحیح کہ کچھ چکاتے ہیں تو میں یہ رہا جب حضرت نماز پڑھ چکے تو حضرت قرآن میں ایسا نرمی سے بتانے والا
 نہیں دیکھا قسم خدا کی کہ جو نماز نہ گالی دی نہ کچھ کا نرمی سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جینکا کچھ ایسا بات کہ نماز میں نہ
 نہیں جہاں کہہ رہا ان هذه القبور مملوءة ظلمة علی اهلها وان الله یتوردها لعلهم یصلون علیہم مسلم بن ابو بصیر سے
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مقررہ قبرین انہیں سے بھری ہیں مردوں کی حق میں اور اللہ خدا انکو روشن کر دیتا ہے میری دعا سے انہیں
 ایک آدمی نے ان کو مرگیا اصحاب اسکی حضرت کو خبر کی صحیح کو جینا پنے اسکی قبر کو دیکھا تو پوچھا یہ کسی قبری لوگوں نے حال کہا کہ فلاں
 آدمی کی ہے حضرت نے فرمایا ہلو کیوں نہ خبر کی بعد اس کے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی نماز کے واسطے بلانا
 لوگوں کو مستحب ہے وانفس ان هذه المستاجد لا تصلح شیء من هذه البویل والقدر انما هي لیل ذکر الله و المصلوة

و انما لا یصلی فیہا شیء من کل ما کان الناس اعماهی السبیل والتمکیر و

۳۱۲

۳۱۵

طرت پھر بی زمین کے لئے والے درخت کا کاٹنا اور اس میں شکار کا مارنا حرام کیے دیتا ہوں یعنی جیسے کہ میں درخت کاٹنا اور شکار کرنا درست نہیں ویسے ہی مدینے میں بھی درست نہیں لیکن عالموں کا یہی منہمب ہوا امام اعظم کے نزدیک مراد اس حدیث سے مدینے کی تعظیم و دبان کا درخت کاٹنا اور شکار کرنا کی طرح حرام نہیں اُنکے مذہب کی اور دلیلیں ہیں حدیثیں
 ۴۲۱ اِلَیَّ اِنْجِیْتُ اَوْ اُحْمِلُ یَعْنِیْ اُمِّ سَلَمَہُ اُمِّ اَنْسِ بْنِ مَالِکٍ بنی رسی اور سلم بن انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں مقرر ام سلمہ پر رحم کرنا ہوں اُسکا بھائی میرے ساتھ مارا گیا ہوا ام سلمہ بن انس بن مالک کی ماں کا نام تھا حضرت مدینے میں سوا
 ام سلمہ کے کسی اور عورت کے گھر نہ جاتے تھے کسی نے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ام سلمہ کے بھائی کا نام حرام بن لیحان تھا وَابُو سَعِیدٍ اِنِّیْ اُعْتَكِفْتُ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ الْفَیْسُ هَذِهِ الدَّلِیْلَةُ لَمَّا اُعْتَكِفْتُ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ وَاسْطَ
 ۴۲۲ تَمَّا اَنْتَ فَقِیْلٌ لِّیْ اِنَّمَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَّلِ مِنْ اَحَبِّ مِنْکُمْ اَرِیْعَتُکُمْ فَلِیَعْنِیْ بِنَارِیْ اور سلم بن ابوسعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں رمضان کی پہلی دس راتوں میں اعتکاف بیٹھا تلاش کرتا اس رات کو یعنی شب قدر کو پھر میں درمیان کی دس راتیں اعتکاف بیٹھا پھر حکم ہوا مجھ کو شب قدر پہلی دس راتوں میں ہر سو تم لوگوں میں جو اعتکاف بیٹھا جائے وہ اعتکاف بیٹھے شب قدر کا بیان پہلے باب میں ہو چکا عَالِیْشَہُ اِنِّیْ ذَاکِرٌ لَّکَ اَمَّا اَفْلَا عَلَیْکَ اَنْ تَسْتَعِیْجَیْ اَحَبِّ لَکُمَا مِیْ اَبُو یَکَ قَالَ لَهَا بِنَارِیْ اور سلم بن حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں جیسے ایک بات کہتا ہوں سو تم کو اُسکے جواب میں جلدی مناسب نہیں بدون اپنے ماں باپ کی صلاح یہ یہ حدیث حضرت عائشہ رضی سے فرمائی حضرت کی بیویوں نے کھانا کپڑا معمول سے ایک بار زیادہ مانگا حضرت کو رنج ہوا تب اس منہمب کی آیت اتیری کہ یہ بیان یا یونیا اختیار کریں یا دین کو تب حضرت نے پہلے یہ بات حضرت عائشہ سے کہی حضرت عائشہ نے کہا کہ یا رسول اللہ اس میں ماں باپ کی صلاح کی کیا حاجت ہے میں نے دینا کو چھوڑا اور رسول کو اختیار کیا حضرت اس بات سے نہایت خوش ہو پھر اور بیویوں نے بھی اسی طرح کہا عَالِیْشَہُ اِنِّیْ عَلَی الْخَوْضِ اَنْظُرُ مَنْ یُرِیْدُ عَلَیْ مِنْکُمْ وَاللّٰہُ لَیْقَطَعَنَّ ذَوْنِ رِجَالٍ فَلَا قَوْلَیْ اَمَّا مِیْ اَبُو یَکَ لَمَّا رَی مَا اَحَدُکُمْ اَبْعَدَکَ مَا زَالُوا یَجْعُوْنَ عَلَیْ اَعْقَابِہُمْ
 ۴۲۳ مسلم بن حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں اپنے حوض کو شہر پر دیکھوں گا یا دیکھتا ہوں اُنکو جو تم لوگوں سے میرے پاس آویٹے قسم خدا کی کچھ لوگ میرے پاس آئے سے روکے جائیں گے سو میں کہوں گا اے رب یہ لوگ میرے میں میری اہل بیت میں سے ہیں فرمایا تو نہیں جانتا ہے کہ انھوں نے میرے بعد کیا چیز بنی نکالی ہے سدا پھر تے رہے ایٹریوں کے بھل بھی دینے پھر گئے اس حدیث سے وہی لوگ مراد ہیں جو چند گروہ عرب کے حضرت کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے جنکو ابی بکر صدیق نے قتل کیا یا وہی لوگ مراد ہیں جنکو نبی دین میں نبی بانی نکالیں اور نبی عالم میں پھیلان قَعْنَہُ بَنُ عَامِرٍ اِنِّیْ فَرَطُ لَکُمْ وَاَنَا شَہِیْدٌ عَلَیْکُمْ وَاِنِّیْ وَاللّٰہُ لَا اَنْظُرُ اِلَیْ خَوْضِیْ الْاَنِّ وَاِنِّیْ اُعْطِیْتُ مَقَاتِلَہُمْ خَزَائِنَ الْاَرْضِ اَدَمَقَاتِلَہُمُ الْاَرْضِ وَاِنِّیْ وَاللّٰہُ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تَشْرِکُوْا بِالْہَدٰی وَلَکِنْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِیْہَا بِنَارِیْ اور سلم بن عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں تمہارے واسطے ہر اول اور پیشوا ہوں اپنی جگہ سو آخرت کا قریب ہے تمہاری منفرت کا سامان درست کرنے جانا ہوں اور تمہارا گواہ ہوں قیامت میں اور میں خدا کی قسم البتہ اپنے حوض کو شہر کو آپ دیکھ رہا ہوں اور مجھ کو میں خزانوں کی گنجائش دینی

۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵

اور ایک روایت یوں ہے کہ زمین کی کچیاں یعنی سبزی امت کا سب کا کون میں مل چکا اور میں دیکھتا ہوں کہ زمین میں بڑا کرم ٹسک ہو جاوے میرے بعد لیکن اس کے دریاہوں کے دریا کے لاش میں کیش بڑا اور آسپس جہد کرنے لگے وفات کے قریب حضرت یہ حدیث منبر فرمائی **قَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنَّ قَدْ جَلَدْتُ فَأَخَذْتُ وَلَوْ أَعْلَمُ أَنَّ رَحْمَتَ عَلَى السَّبْعِينَ يَغْفِرُ لَهُ جُرْأَتُ عَلَيْهِ** بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو منافقوں کی مغفرت مانگنے کا اختیار دیا گیا تھا سو میں نے اختیار کیا مغفرت مانگا اور اگر مجھ کو معلوم ہوگا کہ اگر میں ستر بار سے زیادہ مغفرت مانگوں تو اسکی مغفرت ہر نو میں ستر بار سے زیادہ مانگا ف عبداللہ بن ابی موسیٰ بن ایک منافع تھا حضرت کو بہت رنج و تاجاج مہر گیا اسنے نے حضرت کا کرتا کے کھنکھ واسطے مانگا حضرت نے دیا پھر اسنے جنازے کی نماز کے واسطے کہا حضرت نماز کے واسطے اٹھے تب عمر فاروق نے حضرت کا دامن پکڑ لیا کہ اب نماز کا ارادہ کرتے ہیں حالانکہ خدا قرآن میں فرمایا **وَأَسْتَغْفِرُ لَهُمْ وَلَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ إِلَّا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلْيُغْفِرْ لَهُمْ اللَّهُ** یعنی منافقوں کی توبہ بخشش مانگا یا نہ مانگا اگر تو ستر بار بخشش مانگا خدا انکو کبھی بخشے گا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا نے مجھ کو اس میں مغفرت مانگنے اور نہ مانگنے میں اختیار دیا ہے صاف منع نہیں کیا آیت میں تو خدا کا فرمایا کہ ستر بار مغفرت مانگنے سے مغفرت نہوگی میں ستر بار سے زیادہ مانگوں کا اگر اسکی مغفرت جائز ہے پھر حضرت نے اس میں توبہ کرنا تو یہ آیت اتری **وَلَا تَقْصِلْ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا** یعنی نماز سے توبہ کبھی اسیر جو کا فرم معلوم ہوا کہ کافر کے حق میں نیکیا بھی دعا کیے فاکہ نہیں کرتی **مَا أَبُودُ رَبِّي قَدْ وَجَّهْتُ لِي أَرْضَ دَاتَ خَلٍ لَا أَدَاهَا إِلَّا بَنِيكَ فَقُلْ أَنْتَ مُبْلَغٌ عَوْنِي فَوَلَّكَ عَنِّي اللَّهُ أَنْتَ تَقْصِرُ بَيْنِي وَبَيْنَ جَدِّكَ فِيهِمْ قَالَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ إِنَّهُ إِلَى آخِرِهِ** مسلم میں ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ التبت میرے خواب میں پھروں والی زمین نمودار ہوئی ہے یعنی اسی زمین میں ہم جا کر بیٹھے سوے دینے کے دیے کوئی اور زمین میرے گمان میں نہیں آتی سو تو کیا میری طرف سے اپنی قوم کو پیغام پہنچا دیکھا کہ دی ایمان لاوینا یہ خدا انکو تیرے سبکے فاکر دیو کی طرف سے ہو چکا امین ثواب دینے حدیث حضرت نے ابو ذر سے فرمائی جب کسی گھر کو چلے تھے ف ابو ذر کی قوم کا نام غفار ہے انکا ملک ہے مدینہ کے دریاں ہر جبا بوند حضرت کی بغیری کی خبر سنی تب حضرت پاس کے سین آئے اور ایمان لائے تب گھر جانے کا ارادہ کیا تب حضرت یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر شخص کو ضروری ہے کہ اپنی برادری کو خدا کا حکم سنا دے کہ **وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى كُفْرٍ أَوْ إِلَى إِيمَانٍ** ف قُوا أَفْلَادًا وَفُلَانًا وَأَوَاتِ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللَّهُ فَإِنْ وَجَدْتُمْ مَوْحَاً فَاذْكُوهَا فَاَلِ الصَّغَايِ مَوْلَاهُ هَذَا كِتَابَ أَحَدِ الرَّجُلَيْنِ هَبَّارِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِكِ الْأَخْرَجِيُّ بْنُ عَبْدِ الْقَيْسِ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ التبت میں تمکو حکم کیا تھا کہ فلاں فلاں آدمی کو جلا دیکھو اور مفر راگ سے جلا نا اور غدا کرنا سو اچھے کسی کو نہ چاہیے ہو تم اگر ان دونوں کو مارنا تو قتل کرنا کما صناعی اس کتاب کے بنانے والے نے کہ ان دونوں دیکھو انکو تبت میں اسعد بن عبدالمطلب تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شے سے معلوم ہوا کہ آگ سے جلا نا یا داغنا آدمی یا جانور کو بڑا ناہ ہے لیکن بیاری میں داغنا جب ہی اور علاج نہو سکے تو ناجاری سے درست ہے **وَصَحَابَةُ لِي كَأَشْرِكُوا إِلَّا هَلِي** یعنی مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں گواہ نہیں ہوتا کہ حق پر ف ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت آپ گواہ ہے کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو غلام دیا حضرت نے فرمایا تیرا اسکے سواے کوئی اور بیٹا بھی ہے کہ کہ کہ ان ہر حضرت نے فرمایا تو نے انکو کبھی لیا

1744

فیروز علی خاں

تحفة الأضياء ترجمه مسارق الانوار

۴۴۴

449

غلام دیا جسے کہا **محمّد** فرمایا جاسن ناحیہ بیگوانہ میں ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کو جو کچھ دے تو برابر دے
وَمِنْ بَنِي رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ابْنِي الْأَقْصَمُ لِيَّةَ وَأَعْتَمَلَهُ وَبَرَّوِي وَأَعْلَمَهُمْ نَحْدُ وَدِي بخاری اور مسلم میں عمرو بن
 ابی سلمہ اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ قرین سے زیادہ پرہیزگار ہوں خدا کا اور بڑا ڈرنے والا اس سے اور ایک حدیث
 ہے کہ ہونے کے بعد کہ ہونے سے زیادہ جانتا ہوں **ف** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ مجھ کو
 کی حاجت ہوتی ہے اور نماز کا وقت آجاتا ہے اور اسی طرح روزہ کا حال ہے حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو بھی اکثر ایسا ہوتا ہے جسے کہنا کہ
 میں اور آپ برابر نہیں یا رسول خدا نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کر دیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی چند روز
 میری بخشش کی ہے لیکن میں تم سے زیادہ خدا کا ڈرتا ہوں عبادت میں مجھے زیادتی کا ارادہ نہ کر و شعر باریع وثقی کوثر صدوق
 صنفہ + ولیک مفرای بر صلیحہ + اور اعلمکم بحمدہ کی روایت مسلم میں ابن ابی امامہ کے موطا میں ہے **قَالَ النَّبِيُّ (إِنِّي لَأَدْخُلُ فِي**
الصَّلَاةِ وَأَنَا أَيْدِيَّ أَطْلَعُهَا فَاسْتَمِعَ لِبَاءِ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي حَتَّى أَكُونُ شَيْئًا وَجَدْتُ أَهْلَهُ مِنْ بَنِي بَخْرَةَ
 اور مسلم میں اس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور جانتا ہوں کہ نبی نماز پڑھتے ہیں
 لڑکے کا رونا تو اپنی نماز میں تکلیف کر دیتا ہوں اس سے کہ میں جانتا ہوں اس کی مان کے شدت میں رخ اور قلعی کو اسکے رونے کے سبب
ف حضرت کے وقت میں عورتیں بھی جماعت کی نماز میں حاضر ہوتی تھیں اور عورت کو محبت اولاد کی بہت ہوتی ہے اگر کارنا
 آپر نہایت شاق ہے تو اس واسطے حضرت نماز کو ہلکا کر دیتے تھے کہ بعد اذ عورتیں طول نماز سے اپنے لڑکوں کا رونا سن کر بھرا ہو سکے
 کہ میں نماز نہ توڑ دوں یا جماعت کا آنا چھوڑیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام پر قوم کی رعایت کرنا واجب ہے پڑھے اور لکے اور
 بیادوں کا ضرر خیال رکھے اتنی نبی نماز پڑھے کہ انکو تکلیف ہو **وَأَنْزَلَ مَعَهُ إِلَى الْأَرْضِ اسْمَاءُ كُتْمَ وَأَسْمَاءُ أَبَاهُمُ وَالْوَدَّيْنِ**
هَمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ لَوْ مَعَهُ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ يَغْفِرُ عَشْرَةَ فَوَارِسَ يَوْمَئِذٍ
طَلِيعَةً بَعْدَ بَعْدٍ قَسَطًا نَظِيمَةً حَزِينَةً قَالَ إِنَّ الدَّجَالَ قَدْ خَلَفَهُ حَوْفِي ذَرَارِيْهِ مُحَمَّدٌ مسلم میں عبد اللہ بن مسعود
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قرین سے بچا جانتا ہوں لگے نام اور لگے پایوں نام اور لگے گھوڑوں رنگ کو جانتا ہوں و زمین پر
 سوار ہونے آسن ان یازمین پر اسدن و بہترین سواروں میں مراد ان سواروں کی و سوار ہیں جو طلاوے کے واسطے
 بھیجے جاوے گئے قسط نظیم کے نفع ہونے کے بعد جب انکو خبر ہوگی کہ دجال اُنکے بھیجے گئے ہوں پر اُپر اف مصباح وغیرہ میں
 روایت ہے کہ ایک بار کو فے میں سخن آندھی آئی کسی نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ قیامت آئی عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ قیامت
 اس وقت آوے گی کہ جب لوگوں میں بہت مال بچے گا اور انکو کچھ خوشی ہوگی اسکا قصہ یہ ہے کہ کافروں کا لشکر نبی فرنگیوں کا شام کے
 ملک میں حج ہوگا اور مسلمانوں کا بھی لشکر وہاں حج ہوگا یعنی قیامت کے قریب پھر شام تک لڑائی ہوگی کوئی غالب ہوگا اسی طرح زمین
 دن لڑائی ہوگی لوگ بہت مار جاونگے جو فتنے میں مسلمان بہت تھوڑے ہونگے موت پر ہر مارنا نہ ہر مارنے کے خدا انکو فتح نصیب کرے گا
 مال بہت ہاتھ لگے گا ایک جدی برادروں سے سو آدمیوں میں ایک یا دو ہنگام مال ملنے کی کچھ خوشی ہوگی قسط نظیم پر اشہر و دم
 کی تحککہ جب وہ فتح ہو چکا تو دجال کے آنے کی خبر ہو چکی تو دس سوار اسکی خبر لانے کے واسطے مقرر ہو گئے انکی حضرت اس
 حدیث میں تریف فرمائی اور فرمایا کہ میں انکو خوب بچا جانتا ہوں **قَالَ أَبُو مُوسَى (إِنِّي لَأَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْأَشْخَرِ بَيْنَ**

۴۲

۴۳

۴۴

۴۵

تخفیف الدخیل ترجمہ مستعار الفلاس

أَهْلُ الْجَنَّةِ مَسْرُوكَةٌ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ میں جانتا ہوں کہ دوزخ والوں
 ہے جو سب پیچھے دوزخ سے نکلیں گے اور بیشک میں جو سب کے بعد بیشک میں جاؤں گا ایسا مرد ہوگا جو دوزخ سے نکلیں گے گھٹنوں کے
 جھل کھسکتا یعنی جیسے چھوٹا لڑکا چلتا ہے سو خدا اس کے کیا جا بہشت میں داخل ہو تو وہ بیشک میں آویگا اسکے خیال میں ایسا
 آویگا کہ بیشک بالکل بھری ہو یعنی کہیں اس میں جگہ نہیں سوچو آویگا پھر کیا یارب میں نے تو اسکو بھرا پایا تو خدا فرما دیا اس کے جا
 بہشت میں داخل ہو پھر وہ بیشک میں آویگا تو اسکے خیال میں بھری معلوم ہوگی تو یا ہے آویگا پھر کیا یارب میں نے تو اسکو بھرا پایا سو
 خدا اس فرما دیا جا بہشت میں سوال نہیں کرے لیے تو دنیا برابر جگہ ہے اور اس گنی دنیا کی یا یوں فرمایا کہ مقرر ہے یہ دنیا کی دنگنی
 جگہ موجود ہے سو وہ کیا ہو رہا تو مجھے کئی کر تا ہے یا تو مجھے ہنسا ہے یا تو علم ہو کر کہ عبد اللہ بن مسعود اس شخص کے راوی ہیں کہ اللہ تعالیٰ میں
 دیکھا حضرت کو کہ یہ حدیث فرما کر منہ سے لگے یہاں تک کہ اندر کے دانت حضرت کے کھل گئے سو حضرت کی زمانے میں یہ حال تھا کہ لوگ کہتے
 کہ یہ شخص شیخ بین آدمی بہشتی ہے یعنی جہاں دنی بہشتی کا یہ رتبہ ہے کہ اس جہاں کا دس گنا اسکا مکان ہوگا تو عمرہ مرتبے والوں کے مکان
 خدا جانے کہ کتنے بڑے اور کیسے ہونگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان اگر چہ کما ہوں سبب دوزخ میں پڑے لیکن
 آخر کو اسکو نجات ہوگی اور بیشک یلگی اور معلوم ہوا کہ بیشک کی وسعت مجید و عجب ہے آدمی کے خیال میں نہیں آسکتی ق
 حَاشِيَةُ إِنْ لَا يَكُنْ إِذْ أَكُنْتَ عَقِيْرًا رَاضِيَةً وَإِذَا أَكُنْتَ عَلَى غَضَبٍ قَالَتْ فَقُلْتُ وَمِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ فَقَالَتْ
 أَمَّا إِذَا أَكُنْتَ عَقِيْرًا رَاضِيَةً فَإِنَّكَ تَقُولُ لَيْنَ كَذَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا أَكُنْتَ غَضَبِي قُلْتُ لَا فَرَبِّ إِذَا هُمْ يَكُونُ
 أَجَلُ وَاللَّهِ أَهْلُ الْأَسْمَاءِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت مجھے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ میں جانتا ہوں کہ بیشک مجھے
 راضی ہوتی ہے اور جب تو مجھے ناخوش ہوتی ہے کہ کما حضرت عائشہ سے کہ میں نے کہا کہ بھلا کس طرح آپ اسکو بچا تے ہیں تو حضرت نے
 فرمایا کہ جب تو مجھے راضی ہوتی ہے تو بات چیت میں یوں قسم کھاتی ہے کہ میں قسم کھاتی ہوں تمہارے رب کی اور جب تو ناخوش ہوتی ہے
 تو کہتی ہے کہ قسم کھاتی ہوں ابراہیم کے رب کی میں نے کہا کہ ان سچ ہیں ناخوشی میں آپکا نام لینا زبان سے چھوڑ دیتی ہوں
 دل سے نہیں چھوڑتی ہفت مراد دینا وی ناخوشی ہے گھر بار کے معاملات میں معاوضہ دینا دینی ناخوشی نہیں جو ایمان میں خلل آئے
 سو تو ان سب کے کبھی رخ آتا تھا سو تو ان کی غیرت یعنی جھل اور جلن عورتوں میں پیدا ہوتی بات ہے شرع میں اس پر دین میں ہوا کہ
 اسکے میان بی بی کے رازنا میں کسی کو کیا دخل ہے خود صافہ بی بی جو میان کی بہت پیاری ہو صر عائشہ سے اِنِّي لَا فَعَلَ ذَلِكَ
 اَنَا وَهَذِهِ تَوَضَّعَتْ لِي سلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ میں اور میں نے عائشہ ایسا کرنا ہوں پھر
 ہم نہ ملے ہیں ہفت کسی حضرت سے مسئلہ پوچھا کہ اگر عورت اور مرد صحبت کریں اور انزال نہ ہو تو غسل واجب ہے یا نہیں تب حضرت نے
 یہ حدیث فرمائی کہ نہیں غسل واجب ہے صحبت انزال ہو یا نہ ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسئلہ کے میان میں جانا کرے شعر و طلب
 کردن حقیقت کار از خدا ترنم دار و شرم دار و اَبُوهُمُ يَدْعُوْنِي اِلَى الْاَقْلَابِ اِلَى اَهْلِ التَّمَرَةِ سَاقِطَةً عَلَيَّ
 وَرَاشِيْ اَوْ فِي بَيْتِيْ فَاَوْفَعَهَا لَكُلِّهَا ثُمَّ اَخْتَلَى اَنْ تَكُوْنُ صَدَقَةً فَالْفَقِيْرُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت
 ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ میں اپنے گھر والوں پاس بیٹ جاتا ہوں تو کھجور کو اپنے بچوں نے یا اپنے گھر میں بچے پاتا ہوں
 سو اسکو اٹھا لیتا ہوں کہ کھاؤں پھر داتا ہوں کہ کہیں نہ کوئی نہ تو اسکو چھینک دیتا ہوں ف نہ نہ کوئی نہ مال حضرت نے بر

حاشیہ فی الباب الثانی

۴۳۹

۴۴۰

کیا کروں میں تو صرف رحمت کے واسطے بھیجا گیا ہوں ہاں جب کافروں نے بہت تکلیفیں دین نہ صحابہؓ عرض کیا کہ یا حضرت! اگلے واسطے بددعا کیجئے کہ یہ غارت ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کی ذات تمام جہان کے واسطے رحمت ہے کہ اسلام لانے کے تو دین دینا دونوں حضرت کے سب سے درست ہوئے اور کافروں کو سزا عذاب میں ہے لیکن دنیا میں الیہ عذاب نہیں کہ تمام جہان اگلی امتوں پر جو عذاب ہوا تھا تو سب پر ہوا تھا وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اِنَّ اِلَیْکَ لَنَتَّکِبْنَ مَا وَاْتَا بِحُکْمٍ اِلَیْکَ لَنَتَّفِعَ بِمُؤْمِنِکَ الْبِخَارِی اور مسلم میں اللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ریشی کرتے پائل اس واسطے نہیں بھیجا کہ تو اسکو اپنے سینے تو صرف اس واسطے بھیجا تھا کہ تو اسکو کچ کر اسکی قیمت سے فائدہ پہاؤ حضرت نے ریشی کرتے عمر فاروق کو بھیجا عمر فاروق نے عرض کیا کہ یا حضرت آپ تو ریشی کیسے کرنا چاہتے ہیں مجھ کو کیوں بھیجا حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ریشی پہنا حرام ہے سنا درست ہے لیکن شراب اور زہر کا کھانا پینا اور بچاؤ دونوں حرام ہے وَالْبُحْرِیْنِ وَالسَّاعِدِیْنِ اِلَیَّ مَسِیْعٍ فَخُنْ مِّنْکُمْ فَلَیْسَ رِجْ مَعِیْ وَمَنْ شَاءَ فَلِیْکُمْ قَالَ مَنْصُورٌ مِّنْ تَبَوُّکَ الْبِخَارِی اور مسلم میں ابو حمزہؓ عدی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جنگ بنوک سے چلے کہ مقررین جلد جانے والا ہیں یعنی عربیہ کو سوچو تم لوگوں میں چاہے سو کس سانچے چلے اور جو چاہے سو کس جاکے یعنی پیچھے سے آوے نہ یکہ بنو تَابَتْ اِلَیَّ وَاللّٰہُ مَا اَمِنُ یُحُوذُ عَلٰی الْکِتَابِی قَالَ لَہُ مَا اَمَرُوْهُ اَنْ یَّعْلَمَ الْکِتَابِیُّہُ وَبِخَارِی میں زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اللہ مجھ کو واسطہ خط لکھانے پڑھانے میں یہودیوں پر اعتماد نہیں ہے حضرت نے زید بن ثابتؓ سے فرمایا جب اللہ نے حکم کیا کہ یہودیوں کے خط لکھنا پڑھنا سیکھ لیں ہاں عربیہ کے گروہ یہودی بہت رہتی تھی حضرت نے فرمایا خط کتابت اکثر رہتی تھی حضرت یہودیوں کو بلا کر لکھاتے پڑھاتے تھے سو حضرت کو خوف آیا کہ کہیں یہ لوگ عداوت کے سبب سے خط لکھنے پڑھنے میں تفاوت نہ کریں تب زید بن ثابتؓ انصاریؓ سے فرمایا کہ تم انکا خط لکھنا پڑھنا سیکھ لو انھوں نے پندرہ روز میں سب سیکھ لیا پھر وہی لکھا پڑھا کرتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عربی کے سوا اور یوں کا لکھنا پڑھنا سیکھنا درست ہے بشرطیکہ اس میں کچھ دین کا فائدہ ہو فہمیل اس حدیث میں دو حدیثیں ہیں جنکے سر پر آثار ہوا اللہ تعالیٰ عَلٰی سُوْنِیْدِنِ الثَّقِیْفِ اَنَا قَدْ بَايَعْتُکَ فَاَبِیْعُکَ قَالَ لَیْسَ لَکُمْ مَجْدُومِیْنَ وَوَلَدٌ لَّقِیْفِ مُسْلِمِیْنَ شَرِیْدِیْنَ شَوِیْدِیْنَ وایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہنہ تیری بیٹ مانی یعنی تیرا مسلمان ہونا قبول کیا تو اپنے گھر کو پاٹ جا یہ حضرت نے ثقیف کی قوم کے کوٹھی کو فرمایا تھا ثقیف کی قوم مسلمان ہوئے کہ حضرت پاس آئی ان میں ایک کوٹھی تھا حضرت نے اسکو اپنے پاس بلایا کہ کہلا بھیجا کہ تو اپنے گھر جائیڑا اسلام قبول ہے حضرت نے اس واسطے اسکو نہ بلایا کہ کہیں اسکو لوگ حقیر نہ جانیں تو اسکو رنج و آوریہ جو بعضی لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ باری لگ جانی ہے اس واسطے حضرت نے نہ بلایا سو غلط بات ہے اس واسطے کہ اور حدیث میں ثابت ہے کہ حضرت نے کوٹھی کو اپنے ساتھ کھلایا ہے اور اگر کسی کو نفرت آوے اور وہ اسکی صحبت سے پرہیز کرے تو درست ہے اسکا تم بھی اور حدیث میں ثابت ہے وَالْمُسُوْرُیْنَ مَحْرَمَہُ وَمَرْوَانَ بْنَ الْحِکْمِ اِنَّا لَا نَذَرِیْ مِنْ اِذْنٍ مِّنْکُمْ فِیْ ذٰلِکَ مِّنْ اَعْمَارِ اِذْنٍ مَا رَجَبُوْا حَتّٰی یَرْفَعَ اِلَیْنَا عُمْرَہَا وَکَمَا اَمَرَ کُھ بخاری اور مسلم میں شعبہؓ بن مخزومہؓ اور مردانؓ حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم نہیں جانتے کہ تم لوگوں میں کسے اجازت دی ہے اور کسے نہیں دی سو تم بلاتے

۴۴۴

۴۶

10/10/10

nnq

24

درستی این است که اگر کسی گوشت کھانا حرام و اسے کوردست ہو بشرطیکہ کھانا کو اشارے سے پہلے یا نہ پہلے اس میں سے کچھ
 نہیں چسکے سر سے پرانہ کریمہ البھریہ کا اناہ اذ امانت احذکما لقطع علیہ ذلک کافر بک المؤمنین عمنہ الا خیر اسلم من ابوبہرہ
 بنی الدین سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سال یوں ہو کہ جب کوئی تم میں کر گیا عمل اس کا کٹ گیا اور اب ایمان دار کی زندگی
 تو کی ہی ہو کہ بڑھاتی ہو وہ مصابح میں روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تکلیفوں سے تنگ ہو کر موت نہ لگا کر و اس واسطے کہ جب
 مر گیا تو عمل اس کے قطع ہو گئے کوئی نیک کام نہیں کر سکتا اور ایمان دار کی زندگی سے تو نیک ہی بڑھتی ہو یعنی اگر ایمان دار کی تکلیف میں
 گذری تو صبر کا بڑا ثواب پاویگا اور اگر خوشی میں گذری تو شکر کا ثواب پاویگا تو ایمان دار کی زندگی میں ہر طرح سے بہتری ہو عایشہ
 علیہا السلام نے فرمایا کہ اناہ اذ امانت احذکما لقطع علیہ ذلک کافر بک المؤمنین عمنہ الا خیر اسلم من ابوبہرہ
 بنی الدین سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بات تو یہ ہو کہ آدم کی اولاد سے ہر آدمی میں سو ساٹھ جوڑ پڑیا گیا ہو
 جو شخص اللہ اکبر کہے اور الحمد للہ کہے اور سبحان اللہ کہے اور انفر اللہ کہے اور لوگوں کی راہ سے انیسٹ پتھر پینکدے
 یا کاسے کو یا بڑی کو لوگوں کی راہ سے علیحدہ کر دے یعنی تاکہ خلقت کو آرام ہو چنے یا نیک بات نہ سکھلا دے یا برے کام سے روکے ان
 میں سو ساٹھ جوڑ دلی بڑیوں کی گنتی برابر تو وہ آدمی اس دن شام کر لگا اس حال پر کہ اسے اپنی جان دور ڈالی دینے سے اور ایک
 روایت میں بجائے شام کر لگا کے چلیکا آیا ہو دونوں روایت کا مطلب ایک ہو یعنی آدمی میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں جسے اتنی
 بارش انکا نام لیا اور ذکر کی تو اسے شکر گزاری کی ثنائی کا حق ادا کیا تو دوزخ سے دور پڑا خواہر ایک ذکر کو تین سو ساٹھ بار کہا خواہ
 کو ذکر تین سو ساٹھ بار پڑھا ہو عجبہ بن شہیرہ اناہ سئل عن صلات و صلات فمن ادا ان یقرک امرہ من اللہ
 کوئی عجبہ بن شہیرہ اناہ سئل عن صلات و صلات فمن ادا ان یقرک امرہ من اللہ
 نامنا سبب کام ہو گئے یعنی فتنے اور فساد نہ ہو گئے سوچو چاہے کہ اس امت کی امامت اور ریاست جمی جانی میں بچھوٹ ڈالے تو اور
 اسکو توار سے کوئی کیوں نہ ہو وہ یعنی جب مسلمانوں نے ایک پناہ نام اور سردار بنایا پھر جو کوئی اس سے باغی ہو تو اسکا قتل کرنا
 حلال ہو حاجت میں بھوٹ ڈالنا اگر اندہ ہو اگر مسلمانوں میں بھوٹ نہ پڑتی تو کافر کبھی غالب نہ ہوتے (ع) عایشہ اناہ قد
 اذن لکن ان یخون لکما جنتک بخاری اور سلم بن حضرت عایشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا اپنی بیویوں سے کہ اللہ کو کلمہ
 ہو ہو کہ جاسے ضرور کے واسطے نکلا کرو وہ حضرت کی بیبیاں جاسے ضرور کورات کے وقت باہر جاتی تھیں جب پردہ کرنے کا
 حکم ہوتا تو شبہ ہوا کہ شاید جاسے ضرور کے واسطے بھی نکلتا درست نہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی علی انک قد شہدت
 بدراؤ ما یدریک لعل اللہ ان یتکون قد اطلع علی اہل البئر فقال اھمکو اما شہدت فقل عمنہ الا خیر اسلم من ابوبہرہ
 صاحب بن ابی بختنخاری میں علی ثمالی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقررہ طلب بدر کی لڑائی میں ہو جو دھما
 شاپر کہ خبر بدبر و انون کے چان کو خوب جان چکا ہو سو کما خدا نے ان سے کہ کر دو بٹھا مارا چاہا ہے میں تو کونکے پیش چکا یہ حدیث حضرت
 نے مخاطب بن ابی بلتعہ کے حق میں فرمائی فسا بخاری میں پورا قصہ یوں ہو کہ ایک بار حضرت نے راہ دہ کیا کہ میں اپنا کما

تھوٹا لگا کر چلا گیا اور تھوٹا لگا کر چلا گیا

جای یونچین اور کافرون کو غافل یا کراہین حاطب نے یہ حال کے والوں کو خطا میں لکھ بھیجا حضرت کراہی مال وحی سے معلوم
 ہوا علی مرتضیٰ اور زبیر کو بھیجا دسبہ دونوں راہ سے خط کو چھین لائے حضرت نے حاطب سے پوچھا کہ اس خط کھنے کا کیا سبب ہو
 حاطب نے کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی میں مسلمان ہوں کافر نہیں میرے لڑکے بالے کے میں میں میرا دامن کوئی بھائی بند نہیں ہوگی
 خبر گیری کرے میں نے اس خط سے چاہا کہ ان کافرون سے راہ درسم پیدا کروں تاکہ وہ میرے لڑکے بالوں کو نہ ستا دیں عمر فاروق
 کما یا رسول اللہ یہ منافق ہو اسکو مار ڈالیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدری صحابیوں کے جو تین سو
 تیرہ تھے بڑے درجے ہیں اگر ان سے کوئی گناہ بھی ہو تو بالکل معاف ہو حضرت کے چاروں غلیف بھی بدری ہیں جسے انہیں
 طعنہ کیا اسے اپنے ایمان میں خلل ڈالنا اس کو اٹھو ہر ایک انہ کاں فیما مضی قبلکم من الامم فحذروا ان کان
 فی امی صلیح فادبواہم من الخطایب بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ سے اگلے جو لوگ ہو چکے
 ہیں انہیں ٹھیک بالکل والے ہوتے تھے اور تفر میری اس امت میں اگر کوئی ویسا ہو تو عمر بن الخطاب ہر وقت محدث
 اسکو کہتے ہیں جسکو خدا کی طرف سے الہام ہوا اور اسکی بالکل بہت ٹھیک ہو بعد پیغمبر کے کوئی ولی کا رتبہ محدث کے برابر نہیں
 ہو تب حضرت سب پیغمبروں سے افضل ہوئے تو حضرت کی امت سب امتوں سے بیشک افضل ہو جس صورت میں
 اگلی امتوں میں محدث ہوئے ہیں تو حضرت کی امت میں بھی ضرور ہونگے اس حدیث سے عمر فاروق کا رتبہ کمال ثابت ہوا
 ق عباد اللہ من قبل ان لا یصہادوا بالصلی ولا یسئلوا فیہ العا وذلک لئلا ینکسر السیاق ویفقد العین یعنی الخلفاء
 بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ٹھیکری مارنے سے نہ شکار حاصل ہوتا ہو نہ زمین نہ خون
 سے چور ہوتا ہو پراحتی ٹھیکری دانست توڑتی ہو اور انکھ پھوڑتی ہر وقت بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہو کہ ٹھیکری اور لکڑی لگوٹھے
 اور انگلی سے پھینکتے ہیں تو حضرت نے اسکو منع کیا کہ بیفائدہ چیز ہو بلکہ اس سے دانست اور انکھ کو ضرر ہو ق عائشہ اللہ العلیق
 ق عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا ابان یون
 ہو کہ کوئی بنی ہرگز نہیں مرنے کا جب تک اپنا مکان بہشت میں نہیں دیکھ لیتا پھر مرنے جینے میں اسکو اختیار دیا جاتا ہو ہر وقت حضرت
 عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت یہ حدیث حالت صحت میں فرماتے تھے جب حضرت بیمار ہوئے اور انتقال قریب ہوا تو حضرت کو
 غسل آیا اور حضرت کا سر میری ران پر تھا پھر جب ہوش میں آئے تو فرمایا کہ ائی میں عمرہ فرشتوں کی رفاقت چاہتا ہوں تو جو کو
 یہ حدیث یاد آئی اور معلوم ہوا کہ حضرت نے موت اختیار کی پھر حضرت کا انتقال ہوا حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ موت کے قریب
 آخر کلام حضرت کا یہی تھا کہ اللہم الرفیق الاکمل یعنی ائی میں عمرہ فرشتوں کی رفاقت چاہتا ہوں ق عباد اللہ من
 قبل ان لا یصہادوا بالصلی ولا یسئلوا فیہ العا وذلک لئلا ینکسر السیاق ویفقد العین یعنی الخلفاء
 وان امم من قبلہ جلیل عافیتہا فی اولہا وسبب صیب اخرہا بالاداء وامور تنکروہا وتجرع الفتنہ فیرفق
 بعضہا ببعض وتجرع الفتنہ فیقول المؤمن ہذہ مہلکۃ ثم تنکشف وتجرع الفتنہ فیقول المؤمن ہذہ
 ہذہ فمن احب ان یرجح عز النار یدخل الجنۃ فلنارہ مہلکۃ وهو یؤمن باللہ والیوم الآخر لکیات
 الی الناس الذی یحب ان یؤتی البیرومن یابغ اماما فاعطاه صفقۃ یدہ وتمرۃ فلیطیغہ ازا استطاع

۴۵۹

۴۶۲

عقیدہ اکابر
 اور زبیر و عمر فاروق
 علی بن ابی طالب
 ابن عباس
 زبیر بن عوف
 سیدنا زبیر

فَارْحَمَهُ اَنْ يَخْرِيَنَا زَعْمًا وَمَا عَمِلْنَا لَكُمُ الْاَخْسَرُ بخاری اور سلم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بات تو یہی
کوئی نبی مجھے پہلے ہوا اگر اس پر ضرورت تھا کہ بتلا دیوے اپنی امت کو جو ان کے واسطے بہتر جانے اور ڈرا دیوے ان کو اس سے جو ان کے
حق میں برتر جانے اور مقرر اس تمھاری امت کے شروع میں عافیت خدا کے نزدیک ٹھہر چکی اور کچھلی امت کو بلا لگے گی اور
وے کا کم ہونگے جنکو تم برتر جانو گے اور ایک فساد اولیگا تو پتلا حال کر دیگا بعضا بعضے کا یعنی کچھلے فساد کے روبرو پہلا فساد پہلا
معلوم ہو گا اور دوسرا فساد اولیگا تو کہیگا ایمان دار کہ سین میری بربادی ہو پھر وہ مشکل کھل جاو گی اُسکے بعد تیسرا فساد ہو گا
تو ایمان دار کہیگا یہی میری موت ہو یہی میری موت ہو سو جو چاہے کہ آپ کو در ڈالے و درخ سے اور بہشت میں جاوے
تو چاہیے کہ اسکی موت اُس حالت میں آوے کہ وہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو یعنی ایمان دار مرے اور چاہیے کہ لوگوں
کے ساتھ ایسا سلوک کرے جو اپنے واسطے چاہتا ہو یعنی جو چیز اپنے واسطے چاہتا ہو ویسا ہی لوگوں کے واسطے چاہے اور جسے
کسی امام سے بیعت کی ہو سو اُسکے قول قرار پر ہاتھ مارا ہو اور اُسکے ساتھ دلی خالص عمل کیا ہو تو چاہیے کہ اسکی تابعداری کرے
اگر اُسکو طاقت ہو پھر اگر دوسرا شخص آوے اور پہلے امام کی سرداری میں جھگڑا ڈالے تو دوسرے کی گردن مار و ف حضرت
کو اپنی امت پر بہت کرم تھا اس واسطے جو امت میں فتنے اور فساد ہونے والے تھے انکی خبر دی پھر اُسکے علاج بتلائے اور پہلے
سردار کی اطاعت کی تاکید کی اور باغیوں کا قتل فرمایا ابُو مُہْرِزَةَ اِنَّهُ لَنْ يَبْسُطَ اَحَدٌ كُؤُوبَهُ حَتَّى اَقْفِيْهِ مَقَالَتِي ثُمَّ
يَجْمَعُ اِلَيْهِ كُؤُوبُهُمْ عَلٰى مَا اَقْمُولُ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جو پھیلائے رہیگا اپنا کپڑا جنت تک
کہ میں اپنی بات تمام کر چکوں پھر اپنے کپڑے کو اپنی طرف سمیٹ لیوے تو یاد رکھیگا جو میں کہتا ہوں یعنی میری حدیث کبھی نہ بھولے گی
ف ابو ہریرہ کو حضرت کی ہزاروں حدیثیں یاد تھیں لوگوں کو ان کے یاد پر تعجب ہوا تب انھوں نے لوگوں سے اسکا سبب
بتلایا کہ خدا خوب چاہتا ہو کہ میں مرد محتاج تھا حضرت کی خدمت کیا کرتا تھا ہر دم حضرت پاس موجود رہتا تھا سو اپنے پیٹ کے
اور کچھ فکر نہ تھی اور مہاجرین اصحاب بازار میں خرید و فروخت میں مشغول رہتے تھے اور انصاری اصحاب اپنی کیفیت میں
مصروف تھے سو حضرت نے ایک روز فرمایا کہ جو اپنا کپڑا پھیلا دے جہنم تک کہ میں کلام کر چکوں تو وہ میری منی حدیث کو کبھی نہ
بھولے چنانچہ میں نے اپنا کپڑا پھیلا یا پھر جب حضرت کلام کر چکے تو میں نے اُس کپڑے کو اپنے بدن میں لگا لیا پھر اُس روز
میں کوئی حدیث حضرت کی نہیں بھولا ابُو مُہْرِزَةَ اِنَّهُ لَيَاْتِي الرَّجُلَ الْعَظِيْمُ السَّيْمَانِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَا يَذِيْنُ حَيْثُ اَللّٰهُ جَنَاحُ
بَعُوْصَةٍ اَقْدَمُوْا اَفْلاَقِيْكُمْ لَكُمْ نِعْمَةُ الْقِيَمَةِ وَ نِعْمَتَا بَخَارِي اور سلم بن ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یوں
ہو کہ البتہ بڑا موٹا مرد قیامت میں اولیگا خدا کے نزدیک اُسکی چھپرے پر برابر قدر ہو گی اُسکی سند قرآن سے پڑھ لو کہ خدا فرماتا ہو کہ
نہ اٹھا دینگے ہم ان کے واسطے ترازو ف یعنی ان کے کچھ نیک کام نہیں جنکو ترازو سے تولیے معلوم ہوا کہ دنیا کی بڑائی اور بڑا ہونا
ایمان اور نیک عمل کے خدا کے نزدیک کچھ خیر نہیں ابُو عَائِشَةَ اِنَّهُ لَيَكُنَّ عَلَيْهَا وَ اِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا لَعَنِي يَهُودِيَّةٌ
بخاری اور سلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یہ ہو کہ لوگ اُس یہودی عورت پر روتے ہیں
اور اُسکی قبر میں اس پر عذاب ہو رہا ہو ف ایک یہودی عورت مر گئی تھی لوگ اسے روتے تھے حضرت اُدھر سے نکلتے تب یہ
حدیث فرمائی ہُوَ اَنْ لَّنْ مِّنْ مَّحْجَرٍ اِنَّهُ لَيَكُنَّ يَدُوًّا وَاَلَيْسَ ذَلِكَ بِعَنِي الْخَمْرُ مسلم میں وائل بن حجر سے روایت ہو کہ حضرت نے

سردار کی اطاعت کی تاکید کی اور باغیوں کا قتل فرمایا

۴۶۴

۴۶۵

۴۶۶

فرمایا کہ پھر شراب تو دوا نہیں ہو لیکن وہ تو خود روگ ہو کہ اس سے علاج میں روایت ہو کہ ایک شخص نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے شراب کو
 مانا تو پھر حضرت نے اس کو منع کیا پھر اسے کہا کہ میں تو شراب کو دوا کے واسطے بنا تا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی شراب
 دوا نہیں ہو بلکہ یہ تو خود روگ ہو کہ آدمی کی عقل کھو کر جانور بنا ڈالتی ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب کو بطور علاج میں بھی
 درست نہیں ہے ائمہ نے فرمایا اِنَّهُ لَا يَشْفِي بِكَ عَنْ اَهْلِكَ هَوَانٌ اِنْ شِئْتَ سَبَّحْتَ اَلْحَمْدَ لَكَ وَانْ سَبَّحْتَ لَكَ سَبَّحْتَ
 لِنَسَائِي سَلَّمَ مِنْ حَضْرَتِ اِمَامِ سَلَّمَ سے روایت ہے کہ حضرت نے جیسے فرمایا کہ البتہ تیرے خاوند پر کچھ تیری خواری اور بے قدری
 نہیں اگر تو چاہے تو سات دن تیرے پاس رہوں اور اگر تیرے پاس سات دن رہوں گا تو سات دن اور اپنی بیویوں پاس
 بھی رہوں گا حضرت نے ام سلمہ سے کہا کہ کیا اور ایک رات آئے پاس رہے صبح کو ام سلمہ نے کہا کہ میں پہلے خاوند کے
 گھر میں بہت غرت والی تھی وہ خاوند نکاح کے بعد میرے پاس سات دن برابر رہا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو میرے
 نزدیک بھی کچھ بغیر نہیں ہو لیکن خدا کا حکم یوں ہو کہ اگر تیرے پاس سات دن رہیں تو اور بیویوں پاس بھی رہوں گا یعنی
 جس کی کوئی بیوی نہ ہو وہ کسی باری برابر کے نہیں تو گھر کا رہو گا کھانا کھاؤ اِنَّهُ لَيُعَانُ عَلٰی اَقْلَبِي وَاقِلْ لَا يَسْتَعْفِرُ
 اَللّٰهُ فِيْ يَوْمٍ مَّيَّسًا مِّنْ مَّرْكُومٍ سلم میں روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بار ایک پردہ میرے دل پر پڑ جاتا ہوا
 تین خدا سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہوں وہ مجھے عافون سے یوں کہا کہ ہر دم خدا کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان تھی
 لیکن امت کے سچا نے بچانے سے اس حالت میں کچھ فرق ہو جاتا تھا اس واسطے حضرت سو بار استغفار کرتے تھے اس حدیث
 سے معلوم ہوا کہ جب حضرت کو استغفار کرنے کی حاجت تھی تو اور دن کو اگرچہ ولی کامل ہوں زیادہ تر ضرور یہ استغفار کرنا
 اور اپنی غفلت پر روزانہ اُمّ سلمہ اِنَّهُ يَسْتَعْفِلُ عَلَيْكُمْ اَمْرًا فَتَعْرِفُوْنَ وَتَشْكُرُوْنَ فَكُنْ كَرَّةً فَقَدْ بَرِحَ وَكُنْ اَنَّكَ
 سَلَّمَ اَوَّلِكَ مَنَ تَصْبِيْ وَرَبَّكَ عَمَّارِيْ مِنْ حَضْرَتِ اِمَامِ سَلَّمَ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے اوپر ہر ایک چیز کے جائینگے
 پھر تم انکو بیٹھے کام میں بھلا جانو گے اور بیٹھے میں برا جانو گے یعنی بیٹھے کام موافق شرع کے کریں گے اور بیٹھے مخالف شرع ہو دل سے
 برا جائیگا اسکے برعکس کام کو تو وہ گناہ سے بچاؤ دے گا اور جسے انکی برائیاں نہ لکریں ان کی وسعت رہے گی لیکن گناہ روہ ہو جائے خلاف شرع
 کاموں پر راضی ہوا اور انکا تابعدار رہا ہو پورا قصہ یوں ہو کہ لوگوں نے کہا کہ یا حضرت ہم ان ظالم حاکموں کو مار ڈالیں یا کہ
 نہ ماریں حضرت نے فرمایا کہ نہ مارنا جب تک وہ نماز پڑھا کریں یعنی خلاف شرع کام میں حاکم کی اطاعت حرام ہے اور جب تک
 اس سے صریح کفر نہ ہو تو اس سے زیادہ بھی درست نہیں یہ حدیث صحیحہ ہے کہ جیسا فرمایا ویسے ہی اکثر ظالم بادشاہ ہوتے جیسا زیادہ
 اور مردان کی اکثر اولاد فقیر ہے اس فصل میں وہ حدیث ہے کہ جسکے سر پر انہم پر وہ شخص انصاف سے فرمائی کہ اِنْ دَسْتُ لَوْ
 يٰ اَيُّهَا الشَّيْخُ اَوْ لَوْ كُنِيْ وَاسْتَيْسَا خَلِيْ قَهَالِيْ كَيْفَ قَسَمْتُ قَسْبًا اَقْفَالِ عُمَرَ يٰ اَرْسُولَ اللّٰهِ لَخَيْرٌ لِّكَ كَانَتْ بِكَ حَقِيْقَةٌ مِّنْهُ
 مسلم میں عرفان روق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ان فاسقوں نے جبکہ اختیار دیا اس میں کہ جسے نیت بری طرح
 سوال کریں یا بھگو بھیل مشہور کریں اگر نہ پادین اور میں تو بھیل نہیں یہ حدیث اس وقت فرمائی جب حضرت نے کچھ مال بیٹھے تو سلمان
 کو دیا تھا تو عرفان روق نے کہا یا رسول اللہ اس مال کے سزاواراں کے خواہے اور لوگ محتاج ایمان دار تھے خلاصہ طلب حضرت کے
 جو وہ کایہ ہو کہ انکو تو مسلم مال کو پڑا ہے تو بھگو بھیل مشہور کرتے اس واسطے میں نے انکو دیا اور محتاجوں کو نہ دیا اس حدیث سے معلوم

۴۶۷

۴۶۸
۴۶۹

۴۷۰

ہوا کہ انہی جہان کو دنیا میں بوجھنے کے واسطے درست ہو فصل اس فصل میں دو حدیثیں ہیں جنکے سرے بلانا میری
قال عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ زَيْنَبُ بْنُ عَبْدِ الْعَازِزَةِ عَالِشَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَازِزِ
 عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عائشہ زینب ابی بکر کی بیٹی ہے یہ حدیث حضرت نے فرمائی عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت
 کے اہم حضرت زینب کی گفتگو سے فہم ہوا کہ اصحاب حضرت عائشہ کی باری کے دن حضرت اس شخص سے
 کرتے تھے حضرت کی خوشی کے واسطے حضرت کی بیویوں نے حضرت ام سلمہ سے کہا کہ تم رسول اللہ سے کہو کہ اصحاب سے کہیں کہ
 حضرت جس بی بی کے پاس ہوں وہیں لوگ تحفہ بھیجا کر ہیں عائشہ کی کون خصوصیت آرام سلمہ سے حضرت سے یہ کہا حضرت نے فرمایا کہ
 مجھ کو عائشہ کے مقدسے میں بچ نہ دے سوائے عائشہ کے کسی بی بی پاس نہ جو وحی نہیں آتی ام سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے
 رخ سے توبہ کی پھر حضرت کی بیویوں نے حضرت فاطمہ کو حضرت کے پاس اسی واسطے بھیجا حضرت نے فرمایا اور بیٹی تو کیا نچا سکی
 جسکو میں چاہتا ہوں حضرت فاطمہ نے کہا کہ البتہ میں اسکو ضرور چاہوں گی جسکو آپ چاہتے ہیں حضرت نے فرمایا تو عائشہ سے محبت
 رکھ پھر حضرت فاطمہ علی کین پھر بیویوں نے حضرت زینب کو جو حضرت کی چھٹی کی بیٹی اور بی بی عقیلہ بنت ابی اسحق سے
 زینب نے حضرت کے سامنے بہت سخت باتیں کیں اور کہا کہ یا رسول اللہ ابی جیدان عائشہ کے مقدسے میں عدل و انصاف
 چاہتی ہیں اور حضرت عائشہ نے انکے کچھ جواب نہیں دیا حضرت کی طرف دیکھتی جاتی عقیلہ کہ شاید حضرت کچھ جواب دیں جب
 حضرت عائشہ نے دیکھا کہ حضرت چپ ہیں تو حضرت زینب کو جواب دینا شروع کیا اور حضرت زینب کو جواب میں مذکور حضرت نے یہ
 حدیث فرمائی یعنی عائشہ ابی بکر کی بیٹی ہے اسی ویسی نہیں جو وہاں کہہ کر جواب دی کر سکے یعنی بیسلا اسباب ادا اور خوش تقریر پر ویسے
 ہی وہ بھی دانا اور خوش تقریر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب بیویوں سے حضرت عائشہ کی حضرت سے جانتے تھے تو سب حضرت
 عائشہ کو کٹر کہا اور ان سے عداوت رکھی اسنے بیشک حضرت کو رخ و باق **ابن مسعود** رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ
 سُبْحًا وَنَهَارًا فَيَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُودًا وَنُحْلًا لَقِيَ الَّذِي عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَالَّذِي لَكَمُ نَجَارِي أَوْ لَمْ
 میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا انہما ہی صحابیوں سے کہ میرے بعد تم پر غیروں کو تقدیم ہوگی اور وہ کام
 ہونگے جو تمکدہ جسے معلوم ہونگے اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ میرے چچا آپ کیا حکم کرتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ جو تمہارے کام کی اوقات
 کا حق ہو اسکو ادا کیجو اور اپنا حق خدا سے مانگیو **فمن** یعنی اگر تم تمہارے کام کے اور تمہارا حق بیت المال سے نہ لے سکو یا نہ ملے
 کہ اسکی اطاعت چھوڑو و ممبر کا قاتل ہو گا خدا کا قاتل ہے ہیں کہ اسی زیادتی سلطنت و انبیین ہونی **قال** زَيْنَبُ بْنُ عَبْدِ الْعَازِزِ
 أَخِي أَطْبِيبَةً وَأَخِي النَّفْثِي أَخْبَثَ مَا تَنَفَّى النَّادِجَاتِ الْفِصَّةَ فِي بَنَارِي أَوْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَيْنَبُ بْنُ عَبْدِ الْعَازِزِ
 کہ زینب بنت عبد اللہ پاک مقام ہو اور البتہ مدینہ میں اور کپڑے واسے کو اس طرح نکال دیتا ہے جیسے اب چاندی کا سیر کاں تہی ہوں
 اب شخص میں سے حضرت کے پاس آیا اور مسلمان ہوا پھر بیمار پڑا حضرت سے کہنے لگا کہ میری بہت ترور و حضرت نے فرمایا کہ
 نانا آخر کو وہ مدینے سے چلا گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **قال** أُمُّ عَطِيَّةٍ وَأَسْمَاءُ النَّسَبِيَّةُ إِذَا مَدَّ لَكَ فَمِنْهَا قَالَهُ
 حِينَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَ الْهَاشِمِيِّينَ الصَّدَقَةَ فَبَعَثَتْ إِلَى عَائِشَةَ مِنْهَا شَيْءٌ فَجَاءَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ تَسْلُبْنِي بَعْدَتْ

عقائدہ الاختیار نہ جہلہ مستحق الاختیار

۴۶۱

۴۶۲

۴۶۳

عراق کو فتح کیا پھر باقی مہاجرین کے واسطے دعائی کرایا ان اور ہجرت پر ثابت رہے بعد اس کے سعد بن خولجہ حجتہ الوداع میں گئے تھے
 انہیں کیا؟ ابن عباس اُنکے ساتھ تھے تو انہیں کہنا کہ کتابِ فَاذْ احْذَرْتُمْ فَاذْ عَمِلْتُمْ اِنْ لَيْسَ بِذَلِكَ لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ رَضِيَ عَنْهُمْ
 خَمْسَ صَلَواتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ رَضِيَ عَنْهُمْ حَبْدًا فَإِنْ
 تَوَخَّاهُمْ مِنْ غَنَائِهِمْ فَارْتَدَّ عَلَى فَقَرَانِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَيَّاكَ ذَكَرْتُمْ أَمْوَالِهِمْ وَآبِقِ
 دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُمَا دِينَ اللَّهُ حِجَابٌ بَيْنَهُمَا خِطَابٌ اور مسلم بن عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے جب
 معاویہ بن جبل کو یمن کا حاکم کے لیے بھیجا تو فرمایا کہ البتہ تو عنقریب اس قوم پاس آویگا جو کتابِ طے پر یعنی یہود و نصاریٰ تو جب
 اُنکے پاس جاؤ تو انکو بلا اسطوتہ کہ گواہی دیوں اسکی کہ کوئی خدا کے سوا لائقِ پوجنے کے نہیں اور مقرر ہوئے خدا کا رسول ہے سو اگر
 وہ اس بات میں حیرا کہنا انہیں تو انکو خبردار کر اس سے کہ خدا نے اُن پر ایک دن رات میں پانچ نمازیں فرض کیں ہیں تاکہ وہ
 اس میں بھی حیرا کہنا انہیں تو انکو خبردار کر اس سے کہ خدا نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے کہ اُنکے الدارون سے لی جائے سو انکے متوجہ رہیں
 کر دی جائے سو اگر وہ اسکو بھی مانیں تو انکے رہنا اُنکے عہدہ ال سے یعنی زکوٰۃ میں جانور چرچن چرن کر عہدہ ہم نہ لینا اور وہ انکو غلام کی ہڈیا
 سے سو بات یوں ہے کہ غلام کی وعامین اور خدا میں کچھ اختلاف نہیں یعنی غلام کی وعامین قبول ہوتی ہے کسی غلام کو اگر شہر میں ازادہ غلامان
 کہ وہ وقت وعاکرون ہوا جاوے اور حق پرست قبول می آئیے وہ سب کے بن الاکھیع اِنَّكَ كَاذِبٌ قَالَا اَدَلَّ اللَّهُ مَا بَغْتَنِي
 حَتَّى يَكُونُوا أَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِي قَالَا كَهْ مُسْلِمٌ بِنِ الْمَلِكِ بِنِ الْوَعْدِ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ مقررہ دینا چھوڑ دینا
 اگلے زمانے میں کوئی مثل کہہ گیا ہے کہ یہ خدا کا ایسا دوست ہے جو میرے نزدیک میری جان سے پیارا ہو یہ حضرت نے سلمہ بن اکوع سے
 فرمایا کہ حضرت نے کسی راوی میں سلمہ بن اکوع کو دیکھا وہی سلمہ بن اکوع اور اپنے دوست کو دی حضرت نے پوچھا کہ تیری
 دھمال کہاں ہے سلمہ نے کہا کہ میں نے اپنے دوست کو دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنی جان پر دوست کو مقدم نہ کرنا
 عہدہ بات ہے کہ میں نے عہدہ اُنکے کہ لا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ يَوْمَكَ هَذَا اَلَا تَرَى كَالِي وَحَالَ النَّاسِ وَالْكَفَرِ اَلَيْسَ اِلَى
 اَهْلِكَ فَاِذَا اسْتَمِعْتَ بِي فَتَذَكَّرْتَ فَاَتَيْتَنِي قَالَا كَهْ حَتَّى قَالَ اِنِّي مُتَذَكِّرُكَ مُسْلِمٌ بِنِ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ سے روایت
 ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرا ساتھ دینا تجھے نہوسکے گا اسوقت میں کیا تو نہیں میرے حال اور لوگوں کے حال کو دیکھتا ہے
 کبھی کفر غالب ہے اور اسلام مندوب لیکن پھر چاہیے لوگوں میں پھر جب تو میرا حال نہوسکے میں کا فزون پر غالب ہوا تو میرے پاس آئیے
 یہ حضرت نے عمرو بن عبسہ سے فرمایا جبکہ سنہ کہ میں تیرا ساتھ دوں گا تا بعد ازیں کہ وہ نکلا پورا وقت یہ بخاری اور مسلم میں ہے
 سے یوں روایت ہے کہ میں کفر کے وقت میں ہی کا فزون کو گمراہ اور بت پرستی کو تیرا جانا تھا پھر میں نے سنا کہ ایک شخص نے میں غیب
 کی خبر میں دیتا ہے میں اسی استباق سے کہ گیا کہ دیکھا حضرت کا فزون کے غلبے سے اپنے مکان سے نہیں نکل سکتے تھے حضرت نے
 پاس گیا پھر میں نے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا کہ میں پیغمبر ہوں میں نے پوچھا کہ پیغمبر کس کو کہتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ خدا نے
 اپنے بندوں کے میری زبانانی یہ پیغام بھیجا ہے میں نے پوچھا کہ وہ پیغام کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ اپنے برادر میں سے سلوک کرنا اور
 بتوں کو توڑنا اور صرف خدا کو دالک جاننا اور کسکو اسکا شریک جاننا پھر میں نے کہا کہ حضرت کا ساتھ کسے کسے دیا ہے حضرت نے

۴۰۰

۴۰۱

۴۰۲

تفقد الاختيار ترجمہ مشارق الانوار

فرمایا کہ ایک میان میں ایک غلام نے یعنی صدیق اکبر اور بلال پھر میں نے کہا کہ میں بھی حضرت کا ساتھ دیتا ہوں جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر میں رخصت ہو کر اپنے گھر گیا جب حضرت مدینہ میں آئے تب میں خدمت میں حاضر ہوا **اِنَّ عُمَرَ** **اِنَّكَ لَكُنْتَ تَصْنَعُ ذَلِكَ خِلَافَ مَا كُنَّا بِنَايَ نَكْرِضُكَ اللَّهُ عَنْهُ لِيَعْنِي سَخَاءُ الْاَزْوَاجِ** بخاری میں عبدالمعین عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اسکو غدر کی راہ سے نہیں کرتا یہ حضرت عائشہ ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا یعنی تیری ازار کا زین پر لٹک جانا غور سے نہیں ہے حضرت نے ایک بار فرمایا کہ جسکی ازار یعنی تہ بند یا پاجامہ سٹخنے سے نیچے لٹکے سو دفع میں ہر صدیق اکبر دس عرض کی یا رسول اللہ میری ازار ایک طرف ہے اختیار لٹک جاتی ہیں میں کیا کروں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ازار اور پاجامہ کو سٹخنے کے نیچے لٹکانا اگر غرور یا آرائش کی بناء سے ہو تو سخت حرام ہے اور نہیں تو کردہ ہے بلکہ اگر بدون قصد بے اختیاری سے لٹک جائے تو معاف ہے **فَصَلَّ** اس فصل میں دو حدیثیں ہیں جنکے سرے پر **اِنَّكُمْ سَاءَ تَحْتَمِلُوْنَ اِلٰی وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُوْنَ لَكُمْ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضُوْهُ لَكُمْ يَوْمَ تَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَطَعَتْ لَهُ مِنْ حَقِّ اخِيهِ شَيْئًا فَارَا اَنْ لَا يَخْذُلَ فَاَتَمَّا قَطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ الْمَنَاسِرِ** بخاری اور مسلم میں حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم جھگڑا فیصل کر دے آئے ہو میرے پاس اور شاید تم لوگوں میں بعض آدمی ہو شاید اور خوش تقریر ہوتا ہے اپنی دلیل کی ملکیت کے بیان میں بنسبت دوسرے آدمی کے تفویض کر دیتا ہوں بن جیسا کہ اس سے سنتا ہوں سو جس شخص کو میں اسکے بھائی کے حق سے کچھ کاٹ کے دلا دوں تو وہ شخص نہ لیبے پر اسے حق کو سوا اسکے کچھ نہیں کہ اسکو میں دوزخ کا ٹکڑا دیتا ہوں **فَإِنِّي قَاضِيٌ** اور حاکم ظاہر پر حکم کرتا ہوں سوا کوئی خوش تقریر ہی سے دھوکا دینا سے حکم تیسرا اور پانچاں جیسے تو وہ ال اسکے حق میں خدا کے نزدیک حرام ہے اور اسکا انجام دوزخ ہے اگرچہ ظاہر میں درست ہو **وَلَا تَقْتَدِرُ عَلَيْهِ اَنْ يَكُونَ تَسْبِيْرُؤُنْ عَسَيْتُمْ كُمْ وَكَلَيْتُمْ كُمْ وَتَاوَنَ الْمَاءُ اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَدَا قَالَهُ** قبل بیکہ التعلیل بیوم مسلم میں ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم چلو گے دو پھڑ پھلے شام تک اور رات بجاور کل پانی پر جاؤ گے جو خدا نے چاہا یہ حضرت نے ایک دن پہلے اس رات سے فرمایا تھا جب کھجلی رات کو سو گئے تھے **فَإِنِّي** یہ حدیث حضرت نے جنگ خیبر یا تبوک میں فرمائی دن گرمی کے پتھے پانی کم ملتا تھا اور اس رات کو حلیہ چلے آخر شب سو گئے تھے ناز فوفت ہو گئی پھر قضا عاست سے پڑھی **وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ** کہ سنا توں **عَدَا اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَيْنُ لَبُوكَ** **وَاِنَّكُمْ لَنْ تَاَوْهُوا حَتّٰی تَبْكِيَ الدَّهْرُ** **فَمَنْ جَاءَكُمْ مِنْكُمْ فَلَا تَمْسَسْ مِنْ مَكَائِفَاشِيَا حَتّٰی اِنِّي** مسلم میں معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تم کل تبوک کے چشمے پر پہنچو گے اور تم اس چشمے پر نہیں پہنچنے کے جب تک کہ دن پورا نہ ہو گا سو تم لوگوں میں جو اسیر جاؤ تو تمکے پانی کو کچھ بھی ہاتھ نہ لگا دے **جَبَلُ بْنُ عَدَا** **فَإِنِّي** معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ جنگ تبوک کو چلے ایک رات حضرت نے یہ حدیث فرمائی جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا اسی وقت ہم اس چشمے پر پہنچے دو آدمیوں نے لشکر سے نکل کر اس بانی میں ہاتھ لگایا حضرت نے پوچھا کہ کیسے ہاتھ لگایا ہو معلوم ہوا دو آدمی تھے حضرت انہیں خوش ہو کر پانی چشمے میں نہایت کم پتھر پاتھون سے لوگوں نے پانی جمع کیا اتنا بمشکل جمع ہوا کہ حضرت نے ہاتھ اٹھ دھو کر اس بانی کو چشمے میں ڈالا پھر تو چشمے نے خوب جوش مارا سب آدمی اور جانور چپک گئے یہ حضرت کا معجزہ ہے اس لشکر میں تین ہزار آدمی

۴۸۳

۴۸۴

۴۸۵

۴۸۶

میں زیادہ حدیث

عليه السلام بعد ذلك في السفر مسلم بن ابي سعيد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ تم اپنے دشمن سے قریب ہوئے ہو
روزہ توڑنا مکروہ ہے مضبوط کر لیا یہ حضرت نے جب فرمایا کہ کے سے قریب ہوئے کہا ابو سعید نے پھر اترے ہم دوسری منزل پر حضرت
نے فرمایا کہ اللہ تم صبح کو لڑو گے اپنے دشمن سے اور روزہ توڑنا مکروہ نہایت مضبوط کر لیا سو تو روزہ روزے کو سفر میں توڑنا مباح تھا حضرت نے
حکم سے فرض ہو گیا تو پہلے روزہ توڑا پھر اس سفر کے لیے مقرر ہوئے اپنے تئیں دیکھا کہ ہم سفر میں روزہ رکھتے تھے حضرت کے ساتھ فی جہاں
کفتح ہوا حضرت مدینے سے رمضان میں روزہ رکھے جہاں کو چلے جئے کے قریب ہوئے تب یہ بیت فرمائی خلاصہ مطلب کہ سفر میں روزہ
رکھنا اور توڑنا دونوں درست ہیں لیکن بشرط طاقت رکھنا افضل ہے اگر جہاں میں توڑنا افضل ہے کہ وہاں طاقت کا کام ہے بلکہ اس سال
جن لوگوں نے روزہ نہ توڑا حضرت نے انکو نکار فرمایا **حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْجَانٍ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ**
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ تم نہیں جانتے ہو شاید کہ تم بلامین ڈالے جاؤ **عَلَيْكُمْ** سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ
تھے حضرت نے فرمایا کہ تو کتنے مسلمان کلمہ کہہ رہے ہیں کہ کیا حضرت کیا ہمارے واسطے کچھ آپ کو خوف ہے ہم لوگ تو قہر سے سہمے
تاکہ میں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سب جیسا حضرت نے فرمایا تھا ہم بلامین ٹپ کے کافروں کے غلبے سے ناز نہ کر سکتے تھے مگر کھچ کر
اور اہل اسلام میں بہت اصحاب جن میں غیرہ کی طرف کہ چھوڑ کر کل گئے تھے **قَالَ النَّبِيُّ لَكُمْ لَسْتُمْ عِنْدِي أَهْلًا وَاللَّهُ لَوْ تَمَادَى**
فِي الشَّهْرِ لَوَاصِلُكُمْ وَصَالِكُكُمْ الْمُتَقَرِّقُونَ تَتَفَقَّهُونَ بِنَجَارِي اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک اگر تم لوگ
میرے برابر نہیں جاؤ تو قسم خدا کی اگر رمضان کا مہینا مجھ کو زیادہ ہو جائے تو برابر اتنے طے کے روزے رکھنا جا تا کہ چھوڑ دیتے شدت سے
محنت کرنے والے اپنی شدت کو کھاتے کیا حضرت نے آخر رمضان میں طے کے روزے رکھے بعض اصحاب بھی حضرت کے ساتھ
طے کے روزہ رکھنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی چاند جلد ہو گیا اگر مہینا زیادہ بڑھتا تو میں اتنا طے کرتا تا کہ لوگ عاجز
ہو کر طے کرنا چھوڑ دیتے یہ بات حضرت نے غصے سے فرمائی طے کا روزہ حضرت کو درست تھا اور کو نہیں **هَٰذَا مِنْ عَمَلِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ**
مُشَاهِدَةً حَقًّا عَمَّا أَفْعَلُ اللَّهُ لَكُمْ میں عبدالمعین بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن قیامت میں خدا کو لوگ پیدل چلتے
ننگے پیرنگے بدن میں ختنہ ہوئے **فَإِذَا** یعنی دنیا کے سامان میں شب روز مشغول رہتے ہو سواری اور پوشاک پرستے ہو قیامت
میں یہ کچھ بھی نہ ہوگا کپڑا تک بدن پر ہوگا جیسے ننگے ماوراء النہر کے تھے ویسے ہی قبروں سے اٹھنے کے فصل اس فصل میں وہ
حدیث ہے جس پر لیکن کا نظیر **فَإِذَا عَاشَتْهُ الْبُكْرَى لَئِنْ صَدَّقْتُكُمْ يُوسُفُ قَوْلَ الْبُكْرَى فَلْيَصِلْ بِالنَّاسِ قَالَهُ**
فِي مَرْصِدِهِ الَّذِي تَوَقَّى فِيهِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن پوسٹ کے
ساتھ والی عورتوں کی طرح ہو یعنی کیوں خلاف نمائی کرتی ہو کہ وہابی بکرتے کہ لوگوں کو خود امام ہو کر ناز نہ کرنا چاہیے یہ حضرت انس
بخاری میں فرمایا جس میں انتقال ہوا **فَإِنْ** بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لو
ابن بکرتے کہ لوگوں کو ناز نہ کرنا چاہیے میں نے کہا کہ ابو بکر نرم دل مرد ہیں اگر حضرت کے مقام پر ناز نہ کرنا چاہئے تو کھڑا ہوگا روئے لنگے کا قرآن
کی آواز لوگ نہ سنیں گے مگر فرمائیے کہ ناز نہ کرنا چاہئے حضرت نے فرمایا کہ ابو بکرتے کہ لوگوں کو نہ کرنا چاہئے پھر میں نے حضرت سے کہا کہ تم
حضرت کو خفصہ نے حضرت سے یہی کہنا تھا حضرت نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ حضرت کی حیات میں پانچ دن صدیق اکبر نے امامت
ناز نہ کرنا یہ اشارہ ہوا صدیق اکبر کی خلافت کا کہ جو عہدہ حضرت کا خاص تھا یعنی ناز کی امامت کا سوا اپنی زندگی میں نہیں لگے

۴۹۲

تخفۃ الاخیار ترجمۃ مشرق الاقوال

۴۹۳

۴۹۵

بیت

کی جستجو دیا جو تو ہم اور وہی حضرت کے ساتھ برابر ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہاشم اور مطلب کی اولاد بھی جدا نہیں رہی کہ فلا
 اسلام میں رنج اور غم میں ہمیشہ شرکت ہی سبب ہو انکی خصوصیت کا اسی سبب ہاشم و شافعی بنی مطلب کو آل بن داخل جانتے ہیں
 ۵۱۰ **سُئِلَ ابْنُ سَعْدٍ اَيُّ اَجْعَلِ الذَّنَّ مِنْ قَبْلِ الْبَصَرِ** بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آل کے کی اجازت
 انگنا ایسے نظر ہی کے سبب ٹھہرائی گئی ہوں مضاف میں روایت ہے کہ ایک شخص حضرت کے گھر جھانکنے لگا حضرت نے فرمایا کہ
 اگر میں تجھ کو جھانکنے دیکھتا تو تیری آنکھ پھوٹ ڈالتا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی شرع میں جو حکم ہو گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگنے کا تو ہم
 لئے واسطے ہے کہ آدمی کی نظر ناظر میں نہ پڑے اور جب تیرے جھانکا تو اذن مانگنے کا کیا فائدہ ہوا معلوم ہوا کہ انکے گھر میں جھانکا
 حرام ہے **قَالَ ابُو هُرَيْرَةَ اَتَاَنَا اَبُو اَمَامٍ لَمَّا كُنْتُ مَعَهُ فَاَتَتْهُ نَفْسٌ عَلَيْهِ خِجَارٌ** بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ امام تو اسی واسطے مقرر ہوا ہے کہ اسکی پیروی کیجیے سوا امام کے خلاف نہ کرو یعنی جو امام کہے سو مقتدی بھی لگا کرین پس اس وقت
 ہو کہ اگر امام بیٹھے عذر سے نماز پڑھاے تو مقتدی کیا کریں امام احمد کے نزدیک جو جب اصلیت کے وقت مقتدی ہی امام کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھتا
 اور امام مالک کے نزدیک بیٹھ کر نماز میں امامت کرنا درست نہیں اور امام اعظم و امام شافعی کے نزدیک اگر امام غریب ہے یا ابو تو مقتدی کھڑے
 ہو کر نماز پڑھیں چنانچہ حضرت نے آخر عمر میں بیٹھ کر امامت کی اور اصحاب نے پیچھے کھڑے ہو کر اقتدا کی تو حضرت کے پھیلنے سے یہ حدیث
 قوی منسوخ ہوئی **قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَتَاَنَا اَبُو اَمَامٍ لَمَّا كُنْتُ مَعَهُ فَاَتَتْهُ نَفْسٌ عَلَيْهِ خِجَارٌ** بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
 مرنے کا تو صرف کھانا ہی حرام ہوتا حضرت نے ایک مردہ بکری دیکھی کہ کھانسیک دی ہو فرمایا کہ اسکی کھال کیوں نہ کھینچ لی اور مضاف
 کیوں نہ پاک کر لی کہ تمھارے کام آتی تو لوگوں نے کہا کہ یہ تو مردہ ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مرنے کا کھانا البتہ حرام ہے کھال
 لینا تو منع نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی ہڈی اور دانت اور بال اور رگوں اور پردہ اور بچا لینا درست ہے **قَالَ ابُو هُرَيْرَةَ اَتَاَنَا**
اَبُو اَمَامٍ لَمَّا كُنْتُ مَعَهُ فَاَتَتْهُ نَفْسٌ عَلَيْهِ خِجَارٌ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خضر کا نام
 تو اسی واسطے خضر مشہور ہوا کہ صاف چلی زمین انکے بیٹھنے سے نیچے سرسبز ہو گئی **قَالَ خضر** کا نام الیہ ہے حضرت نے بن سہر بن سہر سے ایک
 ۵۱۲ سے زمین سرسبز ہو گئی تو وہ خضر مشہور ہو گئے یعنی ہر جگہ سے **قَالَ ابُو هُرَيْرَةَ اَتَاَنَا اَبُو اَمَامٍ لَمَّا كُنْتُ مَعَهُ فَاَتَتْهُ نَفْسٌ عَلَيْهِ خِجَارٌ**
ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْاَرْضَ صَوْرَةً وَاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشَّمَالَ عَلَى الْيَمِينِ وَظَاهِرُ كَفِّهِ وَوَجْهُهُ وَوَرْدِي ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ
اِلَى الْاَرْضِ فَفَضَّ بِيَدَيْهِ فَنَسَجَ وَجْهَهُ وَكَفِّهِ **قَالَ** کہ بخاری اور مسلم میں عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
 فرمایا کہ تجھ کو بس یہی کفایت کرتا تھا کہ تو اشارہ کرتا اپنے دونوں ہاتھوں سے اس طرح پھر حضرت نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر
 ایک بار مارے پھر لا بائیں ہاتھ کو دابھنے ہاتھ پر اور ظاہر دونوں اپنی ہتھیلیوں پر اور اپنے منہ پر اور دوسری روایت یوں ہے کہ پھر اپنے
 دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر اپنے ہاتھ جھڑے پھر اس سے لاسپٹ منہ اور دونوں ہتھیلیوں کو یہ حضرت نے دعا فرمائی
 روایت ہے کہ حضرت نے تجھ کو کسی کام کو بھیجا تو تجھ کو شے کی دعا جنتا ہوئی اور میں نے پانی بنا یا تو میں زمین پر ہوتا جیسے جانور
 و شایہ یعنی یہ سمجھ کہ جیسے غسل میں پانی سب جگہ پہنچا نا ضرور ہے ویسے ہی طبعی ضرور ہوگی عمار کہتے ہیں کہ یہ حدیث میں حضرت
 سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تیمم وضو اور غسل دونوں کا کیا ہے جب پانی خوب یا باری
 ہو تو امام احمد کے مذہب میں تیمم ایک غریب ہے اور یہی حدیث انکی دلیل منصب ہے امام اعظم و امام شافعی اور امام مالک کے مذہب

۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴
 ۵۲۵
 ۵۲۶
 ۵۲۷
 ۵۲۸
 ۵۲۹
 ۵۳۰
 ۵۳۱
 ۵۳۲
 ۵۳۳
 ۵۳۴
 ۵۳۵
 ۵۳۶
 ۵۳۷
 ۵۳۸
 ۵۳۹
 ۵۴۰
 ۵۴۱
 ۵۴۲
 ۵۴۳
 ۵۴۴
 ۵۴۵
 ۵۴۶
 ۵۴۷
 ۵۴۸
 ۵۴۹
 ۵۵۰
 ۵۵۱
 ۵۵۲
 ۵۵۳
 ۵۵۴
 ۵۵۵
 ۵۵۶
 ۵۵۷
 ۵۵۸
 ۵۵۹
 ۵۶۰
 ۵۶۱
 ۵۶۲
 ۵۶۳
 ۵۶۴
 ۵۶۵
 ۵۶۶
 ۵۶۷
 ۵۶۸
 ۵۶۹
 ۵۷۰
 ۵۷۱
 ۵۷۲
 ۵۷۳
 ۵۷۴
 ۵۷۵
 ۵۷۶
 ۵۷۷
 ۵۷۸
 ۵۷۹
 ۵۸۰
 ۵۸۱
 ۵۸۲
 ۵۸۳
 ۵۸۴
 ۵۸۵
 ۵۸۶
 ۵۸۷
 ۵۸۸
 ۵۸۹
 ۵۹۰
 ۵۹۱
 ۵۹۲
 ۵۹۳
 ۵۹۴
 ۵۹۵
 ۵۹۶
 ۵۹۷
 ۵۹۸
 ۵۹۹
 ۶۰۰

میں عمر بن دضربے ہیں انکی دلیل اور حدیثیں ہیں چنانچہ طبری اور دارقطنی اور حاکم نے جابر سے روایت کی کہ حضرت فرمایا کہ تم دو صریح
ہیں ایک صریح محمد کو اور دوسرا صریحہ یا عقون کو کہہ سون تک اور سنائی داد دین عامسے اسی طرح کی روایت ہو حاکم نے کہا کہ اس حدیث
صحیح ہو لیکن بخاری اور مسلم میں نہیں باقی اسکی تفصیل صریحہ مستقیمہ فراسعادت کی شرح میں مذکور ہو ہے انما بالکسیر انما مثل هذا
مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْنُوفٌ يَعْنِي الَّذِي يُصَلِّي وَنَاسُهُ مَعْقُوفٌ مُسْلِمٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَارٍ سَ عَنْ رُوَيْتِ هُوَ كَهَضْرَ
نے فرمایا کہ اسکی تو مثل یعنی جو اپنے سر کے بالوں کا جڑا باندھ کر ناز پڑے جیسے مثل اس آدمی کی جو کسین بندہ حانرا پڑے
بالوں کو جڑا باندھ کر ناز پڑے حانرا کو کوہ ہو بلکہ کھلا رہنے دیوے تاکہ بال بھی سجہ کرے کہ لوگوں کو کہ انما مثل کومثل انما
کَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ اللَّذَاتُ وَالْفَرَاشُ يَبْقَعْنَ فِيهَا وَانَا اخَذَ بِحَبْرَةٍ وَأَنْتُمْ تَحْجُونَ فِيهِ
مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل تو اور میری امت کی مثل جیسے مثل اس کی ہے آگ جلائی ہو
کیرے اور تنکے لگے اور میں کیرے ہوئے ہوں تمھاری کمر کو اور تم نے نامل نہ دھاؤ ہند کسین کیرے پڑے ہوئے یعنی
لوگ حرص اور گناہوں میں بے نامل گرتے ہیں جیسے آگ میں کیرے پٹنے خوشی سے گرتے ہیں اور جلتے ہیں اور حضرت کمال شفقت
سے ان نادانوں کو بہت روکتے ہیں جیسے کوئی کسی کی کمر کیرے کے روکے پڑا فوس کہ نادان حرصی نہیں کرتے کہ ابو ہریرہ
انما هذا امين اخوان الكهان قاله محمد بن عبد الله بن النافيه بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت بن مالک
بن نابغہ کو فرمایا کہ یہ تو کاہنوں کے بجائیوں سے ہوں ایک عورت نے دوسری عورت کو تھیر مارا اسکے پیٹ کا بچہ کیرے حضرت نے
اسکے عوص میں ایک غلام دلایا تو حل بن مالک نے تک جوڑ کے یوں کہا کھنڈ اعزم من لا شرب واکل ولا فطی ولا قتل ودمشیل

۵۱۵

۵۱۶

عنہ لانی الاصل

۵۱۷

تحفة الاخبار ترجمہ مشارق الانوار

ذک بطل یعنی کیون عوص دیجیے اسکا جسے نہ پیا نہ کھایا نہ بولا نہ چلایا ایسے ایسے کا بدلا تو عبت دلایا تب حضرت نے اسکے حق میں
یہ حدیث فرمائی کاہن عرب میں دیو لوگ تھے جو ہونے والی باتیں جنوں سے سیکھ کر بتلاتے تھے ایک بھی بات میں سوچو محمد طار
سچ یعنی تک جوڑ کے نادانوں کو بہکاتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص بھی وہی تباہی بات کو تک بندی سے کاہنوں کی
طرح سے کہتا ہو بھی انہیں داخل ہو اسی طرح ہندوستان میں بھی وہی تباہی خلاف شرع باتوں میں نادانوں کے بہکاتے
واسطے بعضے بدین تک بندی کرتے ہیں جیسا کسی مرد دوسے یوں کہا ہو معاذ اللہ کہ خدا کے جاربٹے بھنگ کورہ ناز روزہ کسینے
بھنگ کورہ لیا کسینے ناز روزہ اسی طرح اور بہتری خرافات میں جاہلون میں مشہور ہیں یہ لوگ بھی کاہنوں میں ذال ہیں اور
رسول کے دشمن ۵ عید اللہ بن عمر انما اهلك من كان قبلکم بالاختلاف فی الکتاب مسلم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو

۵۱۸

کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ تم سے آگے تھے صرف کتا باقی میں اختلاف کرتے تھے برباد ہوئے ۵ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو
کہ دوسرے مسیحی میں ایک قرآن کی آیت میں اختلاف کرتے تھے حضرت انکی گفتگو سنا کر غصہ ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی مطلب یہ کہ آیت
کی قرأت دو طرح پر ثابت ہوئی تو اس میں اختلاف کرے یہ نہیں کہ ایک کو تو لائے اور دوسری قرأت کی انکار کرے بلکہ دونوں کو ناسے
قَالَ رَبُّ بَلَّتْ تَحْتِ لَانِي اُحْيِي اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ اَخَذَ لَكُنْ فِي الْحَاكِلَةِ تَرْفِي بِالْحَرْفِ وَعَلَى لَانِي اُحْيِي
بخاری اور مسلم میں زینب بنت جحش سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بیوہ عورت پر خاؤ نہ مرنے کے بعد تو جا بیٹھنے اور اس ہی
دن کی توحید ہو اور کفر گمے وقت تم عورتوں میں ہر ایک مینائی بھینکتی تھی برسوں دن کے بعد ۵ مسیحی میں روایت ہو

۵۱۹

۵۴۱

۵۴۲

۵۴۳

۵۴۴

تفہیم القرآن مجاہد مشاور الدنوار

۵۴۵

۵۴۶

۵۴۸

یہ نہایت حرام ہے اور اکثر خلق اسی سبب اور بلا میں گرفتار ہو گیا جس کو دینے والا خدا سے غصہ ہوتا ہے کہ کیوں اس کو دیا جو نہ دیا لیکن میں نے
 کو دیکھا کہ زور کرنا کہ خدا کا حکم بھی ایسا کرے تو درست ہے یہ چند نہیں اس کو غلط کہتے ہیں **قَالَ ابُو حُرَیْرَةَ لَا تَحْسَبُوْهُ لَوْلَا مَا تَحْسَبُوْنَ** اور
لَا تَبْكَیْ غَضَبًا وَلَا کَدًا اَبًا وَلَا کُفْرًا وَلَا عِبَادَةَ اللّٰهِ اِجْوَابًا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسے ہیں جس کو
 اور دم دیکر قیمت نہ بڑھاؤ یعنی لاڑیاں نہ کرو اور ایسے ہیں بغض اور عداوت نہ رکھو اور ایک سے سب کی چیز کا تو ایسے ہیں پشت پر نہ بیٹھو اور
 بھائی بن جاؤ اور خدا کے سرفروغ یعنی جیسے سگے بھائیوں میں محبت اور پاسداری ہوتی ہے ویسی ہی سب مسلمانوں کے کرو اور کفر
 کی ہر ہی عادتیں چھوڑو **وَمَا الْمُفْضَلُ إِلَّا تَحْوِیْرُ الْأَمَلِ دَجَلَةٌ وَلَا الْأَمَلُ دَجَلَاتٌ** مسلم میں ام الفضل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
 کہ دو دھکا ایک بار دو بار چوسنا کھانچ کر حرام نہیں اگر تاف امام شافعی کے مذہب میں پنج بار دو دھو جو جسے سے نکاح منع ہے ایک دو بار
 سے نہیں مجھ میں حدیث کے اور امام اعظم کے نزدیک ایک بار دو بار سے بھی نکاح منع ہے اس واسطے کہ قرآن میں طلق ہے ایک بار دو بار کی
 قید نہیں بلکہ علم **وَعَالِیْشَہُ لَا تَحْوِیْرُ الْمُصْطَہُ وَلَا الْمُصْطَانِ** مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بار دو بار
 دو دھکا چوسنا کھانچ حرام نہیں **کَرَاهَ ابُو جُرَیْجٍ النَّجَیْحِیَّ لَا تَحْوِیْرُ مَوْتٍ لَا تَعْرِیْفُ شَیْئًا وَلَا تَوَاعِدُ أَخَاکَ مَوْعِدًا**
فَتَحْلِفُکَ مسلم میں ابو جری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک کام اور احسان کو کوئی نکی حرکت نہ دیکھو اور نہ ہیچے یعنی تو جب خالی نہیں
 اور اپنے بھائی مسلمان سے ایسا وعدہ نہ کر کہ پھر اس کے خلاف کرے **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ لَا تَحْلِفُوْا بِالطَّوَاعِیِّ وَلَا بِالْأَیَّامِ**
 مسلم میں عبدالرحمن بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم نکھایا کرو بتوں کی اور نہ اپنے باپوں کی قسم سوائے خدا کے کسی قسم
 نہیں درست **وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ بَیْعَةَ لَا تَحْلِفُ الصَّدَقَةُ إِلَّا بِمَعْدٍ اِمَّاہِیْ اَوْ سَائِمِ النَّاسِ** مسلم میں عبدالطلب
 بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہیں زکوٰۃ کا مال لینا بی بی یا شتم کو زکوٰۃ کا مال تو آدمیوں کا میل ہے قسم بعض بی بی یا شتم
 نے حضرت سے کہا کہ کبھی تحصیل زکوٰۃ کا حاکم کر کے بھیجے تاکہ کبھی بھی نہ صفت ہو جیسے اور دن کو ہوتی ہے تو جب حضرت نے حدیث قرآن
 یعنی تم میری برادری ہو تمھارے لائق نہیں کہ لوگوں کا میل کچیل اور صدقہ لوہہ لگی تسکین کے واسطے فرمایا اور نہ سب سے ہی علم ہوا
 کہ اگر حضرت زکوٰۃ اپنی آل اور اولاد کے واسطے حلال کرتے تو کا وقت گنت لگانے کے بغیر بے زکوٰۃ اپنے نفع کیواسطے مقرر کی ہے **وَعَنْ ابُو حُرَیْرَةَ**
لَا تَحْلِفُوْا اَلِیْمَةً اَلْجُمُعَةِ یَقِیْرُ مِنْ بَیْنِ النَّبَیِّیْنَ وَلَا تَحْلِفُوْا اَبَیْوَةً اَلْجُمُعَةِ یَقِیْرُ مِنْ بَیْنِ الْاَیَّامِ اَلَا اَنْ یَّکُوْنَ فِیْ
قَدْوٍ یَّهْمُوْہُمْ اَحَدٌ کہ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب راتوں میں سے جمعہ کی رات کو شب بیداری اور
 تازہ کے واسطے خاص نہ کرو اور سب دنوں میں سے جمعہ کے دن کو روزہ رکھنے کیواسطے خاص نہ کرو مگر اس طرح مضائقہ نہیں کہ اگر روزہ
 جو تم رکھتے ہو اس میں جمعہ بھی آئے ہے تو جمعہ میں غسل کرنا اور اول وقت جامع مسجد میں جانا اور تازہ جمعہ کی طرح حاضر و برہم ہونا
 اس کی شب بیداری اور روزے سے منع کیا کہ روزے کی شستی سے کہیں ان کا ہول میں خلل پڑے اور نہ سب سے ہی عبادت کے
 واسطے سب دن برابر ہیں اور بدول حکم شرع کے کسی وقت کو فضیلت نہیں کہیں کہ کبھی طرف سے کسی دن میں خصوصیت
 لگاؤ ہے **خِمْ اَلْمُتَعَوِّذُ لَا تَحْلِفُوْا اَنَّ مِّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ اَحْلَفُوْا** بخاری میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ اختلاف نہ کیا کرو اس واسطے کہ جو لوگ تم سے آگے تھے انھوں نے اختلاف کیا پھر برباد ہو گئے **فَیْ** عبداللہ بن مسعود سے
 میں روایت ہے کہ ایک شخص نے قرآن پڑھا اور مجھ کو اور طرح سے معلوم ہوا میں اس کو حضرت پاس کر لایا حضرت نے فرمایا کہ تم دونوں کو

[illegible]

تَحْفِظَةُ الْإِنْسَانِ وَتَرْجِيئُهُ مَسَارِقُ الْإِنْسَانِ

546

104

203

04.

口

卷之四

خاندان کے حق عور و عجز پر غرض روزے میں خاوند کی اجازت کی حاجت نہیں نقل روزہ بخیر اسکی مرضی درست نہیں کہ مرد کو کسی بہتے تکلیف نہ دے اور خاوند کی کمائی سے راہ خدا میں دینا جب درست ہو کہ اسکی اجازت ہو مگر یا اسکو رنج نہ ہو جسے اور اگر نہ خوش یا منع کیا ہو تو عورت کو کسی طرح دینا درست نہیں **ق مَعَاذَ تَطَرُّفِي كَمَا أَطَرَّتْ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ وَقُولُوا عَبْدُ اللَّهِ** ۵۷۵
وَلَسُوْلُهُ بِنَجَارِي اور مسلم بن عمار روق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہایت ہی میری تشریف نگار و حبیبہ بی عیسیٰ مریم کے بیٹے کی تشریف ہوئی اور جبکہ یوں کہا کہ وہ کراہت کا بندہ ہوں اور اسکا رسول ہے یعنی جیسا انصاری نے عیسیٰ کی بھی تشریف بہت بڑھاکر کی بعضوں نے انکو خدا کا بیٹا کہا اور بعضوں نے خدا کا رسول ای مسلمانوں میں تشریف کیجیو کا فر ہو جاؤ گے میری تشریف تو انہی کفرانیت کرتی ہے کہ خدا کا بندہ اور خدا کا پیغام لانے والا ہوں یعنی جب پیغمبر کہا تو سو ا خدا کے جتنے کلمات کہ آدمی کو ملن میں سب کے پیغمبر عالم سے بہتر خدا کا امانت دار سب گناہوں سے معصوم ہوتا ہے یعنی سوائے پیغمبر کے اب کون سی تشریف باقی رہی ہے جو جھگڑا کو سب سے بہتر معلوم ہو گا کہ یہ جو جہاں میں مشہور ہے کہ نبی ہر کام کے مختار ہیں چاہیں سو کڑا لیں سو میسر ہو کہ پیغمبر کو خدا کی نجات کی اور جس بات سے حضرت منع کیا تھا وہی بات بے ادب جاہلوں نے کہی **ق عَائِشَةُ لَا تَجْعَلْ فَاَنَ اَبَا بَكْرٍ اَعْلَمَ فَرِيْشٍ يَّا نَسِيْبُ مَا وَاَنَ اِبْنُ مَرْثَدَةَ نَسِيْبُكَ يَخْصُرُكَ نَسِيْبِيْ قَالَ لِحَسَّانِ بْنِ نَابِيتٍ** ۵۷۶
بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی نہ کرو سوا اللہ ابوبکر قریش کے نسب سے زیادہ ترجیحا ہے اور اللہ سے میرا نہیں رشتہ ہے تو جو کر جب کہا ابوبکر میرا نسب کے نسب ہے جبکہ ابوبکر یہ حضرت حسان بن ثابت سے کہا تھا روایت ہے کہ کفار قریش نے حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کہی تھی حضرت نے حسان سے کہ جسے شاعر تھے یہ حدیث فرمائی یعنی قریش میرے رشتہ دار ہیں اسطرح لگی ہے جو کہ ان کے میرے باپ داؤد سے بھی اچھیں چاہیں ابی بکر سے اسکو تحقیق کر لے وہ قریش کے نسب کا بڑا عالم ہے **ق اَبُو عِيْسَى لَا تَقْدَبُوْا الْعِدَابَ اِنَّ اللّٰهَ بِنَجَارِي** ۵۷۷
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب نہ کرو خدا کے خاص عذاب سے یعنی ان کے سے لے لیں جو اللہ نے زندہ رہنے یعنی بے دین لوگوں کو جلواؤ والا جب عبد اللہ بن عباس نے یہ سننا تو یہ حدیث پڑھی اور کہا اگر میں اسوقت ہوتا نہ جانا ابوبکر کو قتل کرتا ہوتا کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جو اسلام کو چھوڑ کر اور دین بدلے اسکو مار ڈالو **ق عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ لَا تَقْطَعُ يَا خَالِدُ لَا تَعْطِيْهُ يَا خَالِدُ قُلْ** ۵۷۸
اَتُوتَارِ كُوْنُ لِيْ اَمْرًا اَوْ اَمَّا مَلِكُوْهُمُ كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَرْعَى اِبِلًا وَغَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ حَمَّيْنٌ سَقِيْرًا فَاَوْحَرَهَا حَمِيْنًا فَشَرَحَتْ فِيْهِ فَشَرَابَتْ صَفْوَةً وَتَرَكَتْ لَهَا فَاَصْفَوَتْ لَهَا وَلَمْ تَكُنْ رَاٰ عَلَيْهِمْ قَالَهُ لَمَّا اَخْبَرَهُ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ يَقُلْ رَجُلٌ مِّنْ
حَمِيْرٍ فِيْ غَرَضٍ مَّوْنَةٌ رَّجُلًا مِّنَ الْعَدُوِّ وَصَبَّحَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ اَيُّهَا سَلْبَةُ لَمَّا اسْتَكْبَرَتْ لَعَنَ قَوْلُهُ لِحَالِدٍ وَادْفَعْنَا اَيْدِيَهُ
فَلَمَّا خَالِدٌ يَعُوْفٌ فَاَعْقَبَهُ وَسَمِعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَدِيْثُ يَسْلَمُ عَمْرُو بْنُ اَبِي اَكَّةَ رُوَيْتَ ۵۷۹
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ اسکو اور خالید نے اسکو اور خالید بھلا تم چھوڑ دے واسے ہو میرے بنائے حاکم کو تو تمہاری مثل اور ان حاکم کی مثل تو ایسی ہے جیسے مثل اس مرد کی جس نے اونٹن اور بکران چرائے کو لیں سو انکو چرایا کیا پھر انکے پاس کا وقت ناکتا رہا سو لے گیا انکو عرض پڑا میں دو گھسین پھر انھوں نے صاف صاف پانی کو پیا اور پچھٹ کو چھوڑا سو صاف صاف تو نکلو ہو اور پچھٹ انہیں یعنی غنیمت کا مال تو نکلو کہ جو اور سب لشکر کی فکر اور تصور ہو تو بدنامی اور مواخذہ حاکموں پر یہ حضرت نے اس وقت فرمایا جب عوف بن مالک نے حضرت کو خبر کی قوم حمیر سے ایک شخص کے مارنے کی کا فر جو جنگ موتہ میں اور خبر کی خالد بن ولید نے اسباب مدینہ کی اسکو جبکہ خالد نے اس اسباب کو بہت

نال جانا تھا بعد فرماتے حضرت کے خالہ سے کہ دس اسباب قاتل کو بھیج چکا ہے جو خالہ عوف پاس لنگے تو عوف سے نکال کر غصہ دلا یا اور حضرت سے اسکو سنا تو یہ حدیث فرمائی کہ اس حدیث کا مفصل قصہ یوں ہے کہ ہجری آٹھویں سال زید بن حارثہ نے ہزار لشکر اسلام کا سردار کے ہاتھ میں بھیجا اور حضرت فرمایا اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہو اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہو چنانچہ موت کے کال میں بنساری سے لڑائی ہوئی لشکر نصاری لاکھ تھا تین سو فارسیہ تھے پھر خالد بن ابی سلمہ ان کی صلاح سے سردار بنے اور تلواریں اس دین کے ائمہ میں ٹوٹا گئیں غلبہ لڑنے فتح نصیب کی اسی لڑائی میں قوم حمیر کے ایک مسلمان ایک کافر مارا اس کا زکا اسباب مالک خالد نے کہ اس وقت حاکم تھے ندی عوف بن الحلاس حدیث کے راوی نے خالہ سے کہا کہ تم قاتل کو اسباب میں جیتے ہو تو میں تمھارا گلہ حضرت کو لگا جب میں نے میں لشکر آیا تو عوف حضرت خالہ کا گلہ کیا حضرت خالہ سے فرمایا کہ قاتل کو لے آئے اسباب کیوں ندیا خالہ نے کہا کہ وہ اسباب بہت قیمتی تھا حضرت نے فرمایا کہ اب اسکا اسباب دس پھر خالہ عوف کے پاس ہو کر لنگے تو عوف خالہ کی چادر پر بکڑ کر کہا کہ کیوں جو جیتے تھے کہا تھا سو کر دکھایا خالہ کو بہت غصہ یا جب یہ حال حضرت نے سنا تب یہ حدیث فرمائی اور خالہ کی خاطر داری کی کہ اب اسباب نہ ہے اور حاکم کی قدر دانی کی معلوم ہوا کہ باوند شاہ کو سرداروں کی خاطر داری ضرور ہو تا لشکر پر عیب ہے ہر ایک اپنی سرداری پر جرات کرے **قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَقْضَبُ قَالَ لَوْ كُنْتُ لَأَوْصِيَهُ بِخَارِي مِنْ بَوَاهِرِهِ** سے روایت ہے کہ حضرت ایک مرد سے کہا کہ مجھ کو یہ نصیحت کیجیے حضرت نے فرمایا غصہ نہ کیا کہ اس شخص سے تین بار نصیحت مانگی وہ شخص غصہ و ریت تھا اس واسطے ہزار حضرت نے یہی نصیحت کی غصہ و قسم ہو بہتر اور جبراسو غصہ خالہ کے واسطے ہجوہ بہتر اور جوابیہ نفیس کے واسطے وہ ہر حضرت نے اسی غصہ کو منع کیا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَ عَلَى الْأَعْرَابِ عَلَى اسْبِغُوا لَكُمْ الْأَعْرَابُ قَالَ وَقُولُوا لَكُمْ الْأَعْرَابُ وَالْعِشَاءُ وَالْخَبَرُ** **مَسْأَلُ بْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ عَلَى اسْبِغُوا لَكُمْ الْأَعْرَابُ وَالْعِشَاءُ وَهُمْ يَخْتَمُونَ بِالْأَيْدِ وَيُرَوِّضُ لَكُمْ الْعِشَاءَ فَإِنَّهَا فِي كِتَابِ اللَّهِ الْعِشَاءُ وَإِنَّهَا تَحْتَ بَحْلَابِ الْأَيْدِ خَارِي مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ** سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم پر غلہ نہ کرے یا دین عرب کا جنگی لوگ بخاری مغرب کی ناز کے نام پر حضرت نے فرمایا کہ جنگی لوگ مغرب عشا کہتے ہیں اور روایت کی مسلم نے عبد اللہ بن عمر سے کہ غالب دین جنگی لوگ بخاری ناز کے نام پر جان رکھو کہ البتہ اسکا نام عشا ہو اور جنگی لوگ دیر کے اندر میرے میں اونٹ کا دو دو دوہتے ہیں اور دوسری روایت یوں ہے کہ بخاری ناز کا نام عشا ہو البتہ اس ناز کا نام خدائی کتاب میں عشا ہو اور جنگی لوگ دیر میرے میں اونٹوں کا دو دو دوہتے ہیں **وَبِهَا جَنْجَلِي لَوْ كُنَّا نَزَغْرِبُ عِشَاءَ كَيْتَ تَحْتِ عِشَاءِ نَزَغْرِبُ عِشَاءَ كَيْتَ تَحْتِ عِشَاءِ نَزَغْرِبُ عِشَاءَ كَيْتَ تَحْتِ عِشَاءِ نَزَغْرِبُ عِشَاءَ كَيْتَ تَحْتِ عِشَاءِ** وقت دو لوگ اپنے اونٹوں کا دو دو دوہتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہو گا نازوں کے شرعی نام بدل چاہوں اور جنگی لوگوں کی بولی مشہور ہو جائے اس واسطے کیا **قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَقْضَبُ بِاللَّحْمِ تَقْضَبُ بِاللَّحْمِ تَقْضَبُ بِاللَّحْمِ تَقْضَبُ بِاللَّحْمِ تَقْضَبُ بِاللَّحْمِ** **قَالَ الْأَخِي بَنِي عَدِيٍّ الْأَعْمَادِيَّ وَكَانَ قَدْ اسْتَعْمَلَ عَلَى خَيْبَرَ خَدَايَ أَوْ سَمِيٍّ أَوْ سَمِيٍّ أَوْ سَمِيٍّ أَوْ سَمِيٍّ** سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پوچھنا قاتل کو جو چاہیے کے درمیان سے چچ والا کر پھر مول لیا اور درمیان عمدہ قسم کی کھجور حضرت نے قوم بنی عدی انصاری کے بھائی سے کہا اور حضرت اسکو خیر کا عامل کر کے بھیجا تھا حضرت نے ایک شخص کو خیر کا عامل کر کے بھیجا وہاں سے وہ عمدہ قسم کھجور جو کہ جنیب کہتے ہیں حضرت کے واسطے لایا حضرت نے پوچھا کہ اب خیر کی کھجور ایسی ہوتی ہے کہ اگر نہیں بلکہ تم قاتل کھجور دیر دیر ایک سیر عمدہ قسم بدل لیتے ہیں تب حضرت یہ حدیث فرمائی یعنی ایک جنس میں زیادہ دینا لینا باج کرنا لینا

غصہ الغضب و توجہ مشاعر الاقوال

۵۸۱

بلکہ اسکی تہذیب سے کہ جسکی کچھ ڈالاجیہ اسکی قیمت سے عمدہ قسم کو مول لیا اسطرح سبیل تاب کی چیزیں جیسے بیون اور جواہر نکال کر چھین کرنا چاہیے جو انصاف کا تقبل صدقہ و بقیہ کو کھوڑ دے کہ صدقہ کا حصہ من غلوگ سلیم بن عبدالمعز بن عمر سے روایت ہے کہ ۵۸۲

حضرت نے فرمایا کہ بیون ہمارا اور پاک کے نازنین قبول ہوتی اور صدقہ قبول نہیں ہوتا غنیمت کی جو رسی سے ہوتا ہے اسکی سے معلوم ہوا کہ بیون غسل اور وضو ناز قبول نہیں اور حرام مال کو خدا کی راہ میں لینے سے کچھ نواہین ہیں ۵۸۳

مَنْ اخَذَ مِنْ حَقِّهِ يَتَوَضَّأُ بخاری اور مسلم میں ابوسہرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکا وضو کھوٹے اسکی ناز قبول نہیں کرتے اور وضو تو نماز پر اس جڑ کے اور پیچھے سے نکلے اور تکیہ لگا کر گھسنے سے اور خون پیپ بدن پر پھرنے سے اور سبکی اور دیوانگی سے ۵۸۴

وَالْبُخَيْرَةُ لَا تَقْبَلُ وَرَتْنٌ دِيَارُ مَا تَرَكْتَ لَعَلَّ نَفَقَةَ نِسَائِي وَمَوَدَّةَ عَامِلِي وَصَدَقَةَ بَخَارِي اور مسلم میں ابوسہرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ ہاشمین کے میرے دار میں سے کچھ دینار کے برابر بھی جو چھوڑ جاؤں میں ابوسہرہ سے بیون کے خرچ کے اور کارندے کی محنت کے سو صدقہ ہم پر خدا کی راہ میں صرف حضرت کے پاس کچھ زمین میں سے بھی اور کچھ نیک اور خیر میں سے سو حضرت کا معمول تھا کہ اسکے حاصلات سے اپنی بیویوں کو سال بھر کا خرچ دیتے جو باقی رہتا تو اسکو محتاج مسلمانوں میں خرچ کیا کرتے سو فرمایا کہ میرے دار میں تو ایک نیا برابر بھی کچھ نہ بانٹیں گے باقی یہ زمین سو بعد بیویوں کے اور کارندے کے خرچ کے یہ بھی راہ خدا میں صدقہ ہم کو کارندے سے مراد یا ضلیفہ ہوا اس زمین کا عامل جو میرے مال میں جو درانہ نہیں ہے سو اسکی یہ محنت ہے کہ ماضی کو معاف ہو کہ پیغمبروں کی محنت اور جان فشانی صرف خدا ہی کے واسطے تھی دنیا کا کچھ لگاؤ نہیں ایمان کا کہ اولاد اور وارثوں کو بھی کچھ لنگا حصہ نہیں ملتا اور حضرت فاطمہ کو اول یہ حال معلوم تھا اسی واسطے صدیق اکبر سے باب کا حصہ لنگا جب معلوم ہوا کہ پیغمبروں کے مال میں وراثت نہیں تو خاموش ہو زمین اس تقریر تو اسی ہی باقی جھگڑے میں بغاوت و المقتل اذنب الا سود لا تقبل فان قلت لعل فانك جئت ليلك قبل ان تقبل و انك بمنزلة قبل ان تقول كلمته التي قال قاله حين سأل الله المقتل اذنب من آسأ من الكفار بعد ان قطع يدي في الحروب بخاری اور مسلم میں مقداد بن اسود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ امت ماراں کا کر جو اب مسلمان ہو گیا سو اگر تو اسکو مار لیا تو وہ میرے مارنے سے پہلے میرے برابر مسلمان ہو گیا ہوا تو وہ واجب القتل ہے کہ برابر ہو جاوے گا جیسے وہ تھا کا کر کہ پڑھنے سے پہلے یہ حضرت نے فرمایا جب مقداد نے پوچھا اس شخص کا حال جو کہ فرشتا پھر لڑائی میں بخدا کا ہاتھ کا کر مسلمان ہو گیا اس یعنی اگر تو اسکو حالت کفر میں مار دے گا تو درست تھا اور اب مسلمان ہوا اسکا خون گنج گیا اگر تو اسکو اب مار لیا تو اسے کسے تو مارا جاوے گا عايشة لا تقطع يد السارق الا في ربع دينار فصاعدا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کھانا جائے جو کچھ کا ہاتھ مگر جو چھائی دینا یا زراہ میں صرف دینار سار سے چارائے سو نے کی ہوتی تو اسکی جو چھائی ایک دھند اور ایک رتی چوٹی یعنی جب جو ایک ہاتھ لگا لیا کہ رتی سونے کے برابر یا اس سے زیادہ مال جو دار کا ترسکا ہوا ہوتا جائے اور اگر اس سے کم جو دار دے تو نہ کھانا جاوے اور یہی مذہب امام شافعی کا اور امام مالک کے نزدیک جب تین درم چاندی کے برابر یا زیادہ جو رہی کہ تو سکا ہاتھ کا نا جائے اور امام غزالی کے نزدیک جب دس درم کے برابر یا زیادہ جو رہی کہ تو ہاتھ کا نا جائے اس میں نہیں اسکی دلیل دوسری حدیث ہے کہ میں نے درم کی حد جو شرم ابوہریرہ لا تقبلوا انك ان تبيعوا و اسکی تفسیر اللہ تعالیٰ قال حذرون قال اخذك الله لست اراك حارب احد من اهل البيت بخاری میں ابوسہرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسا نہ ہو

مَنْ اخَذَ مِنْ حَقِّهِ يَتَوَضَّأُ

تحفة الاخيار ترجمہ شفاء الازهار

مَنْ اخَذَ مِنْ حَقِّهِ يَتَوَضَّأُ

۵۸۶

شیطان کی اسے اور بد مذکورہ حضرت نے اس وقت فرمایا کہ جب کہیں اُس شرابی کو جو یا لکھا تھا یوں کہ خدا کا خلیفہ ہے اور رسول
 کریم یعنی جب کہ گنہگار کی سزا ہوگی تو اس کو سزا دے گا سوائے کہ شیطان خوش ہوتا ہے مسلمان کی رسوائی سے تو گونا گئے شیطان
 کی مدد کی بلکہ یوں کہ اگر وہ خدائی تو قبول کرے خیر الربیع بنت معوذ بن عقیقہ لہذا لا تقوٰی ہذا و قوٰی ما کنت تقوٰی
 ۵۸۸ بخاری میں ربیع بنت خویلد سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اس کو موت کہہ دو وہ بات کہہ جا کے کہتی تھی وہ بخاری میں ربیع سے بوری
 روایت یوں ہے کہ میری شادی ہوئی حضرت میرے پاس آئے جو بڑی لڑکیاں جنگ بدر کے لڑکے کا تھی تھیں من بجا آئیں ایک لڑکی نے
 یہ کہا کہ ہم تین ایسا پیغمبر ہو جو کل کی ہونے والی بات جانتا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور منع کیا یعنی غیب کی بات ہمارے خدا
 کوئی نہیں جانتا جو بھی نہیں معلوم ہے علماء کے نزدیک خوشی کے دنوں میں نزاراگ دیکھنا شہر طبرستان اور بلجے ہون اور مضمون
 اس کا خلاف شرع نہ ہو اور گائے والا لڑکا اور اجنبی عورت نہ تو درست ہے کہ انس کا تقوّم الساعة الا علی نبیہ و آلہ التائبین سلم
 ۵۸۹ میں انس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی مگر نہایت جلد لوگوں پر قیامت آوے گی کوئی ایمان دار
 نہ ہوگا سب کا زہنوں کے خیر ابو ہریرہ کہ لا تقوّم الساعة حتی تأخذ أمتی صاخبہ انظرین مثلاً ابشیرہ و راعا یدہ فی غنیل
 ۵۹۰ یا رسول اللہ کفایس والروم قال ومن الناس الا اولئک بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
 کہ قیامت نہ قائم ہوگی جب تک کہ نہ لڑنے لگے میری امت لگے زانوں کے طریقوں کو باشت باشت بھرا اور ہاتھ ہاتھ پھرنی بے تفاوت جو
 لگے زمانے کے کافروں کی زمین تھیں سو میری امت بھی کرے گی لوگوں کہہ کہ ہمارے رسول اللہ جو کسی اور نصاریٰ کی طرح لوگ ہو جاویں گے
 حضرت نے فرمایا اور کون لوگ ہیں ہوائے آنکھ یعنی انھیں کے قدم بقدم چلیں گے وہ مجس اور نصاریٰ کی یہ زمین تھیں کہ ریشمین
 کپڑا پہنا چاندی سوئے کے برتنوں میں کھانا پینا جو می سے پوچھ کر کام کرنا اور اسی مثلاً لاکھ آون پر لڑ جانا تو بے فکر شریعت کے حکموں پر
 خیال کرنا آخر آپ پنا سوا فسوس کہ یہ سب میں مسلمانوں میں جاری ہو گئیں خصوصاً ہندوستان میں حضرت نے جیسا فرمایا وہی
 ۵۹۱ ہوا ابو ہریرہ کہ لا تقوّم الساعة حتی تخرج نار من ارض الحجاز لعلی اعطاء الیدیل مدیحی سے بخاری اور سلم
 میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ لکھ لگ جائے زمین سے روشن کر دیوگی بصری
 کے آئینوں کی اگر دنوں یعنی ایسی اس کی روشنی تیز ہوگی کہ عرب سے تمام تک پہنچے گی وہ حجاز عرب میں اس میں کا نام ہے جہین کہ
 اور مدینہ اور بصری ایک شہر کا نام ہے تاج مدینہ میں مذکور ہے کہ اول جن روز میں ہر روز لڑ لڑا لوگوں نے جانا کہ قیامت آئی ہے ایک
 طرف زمین جھٹ گئی زمین سے سبز لڑا لکھی جا لیس دن قائم رہی لوہا اور پتھر اس لگ سے جلتا تھا اگر کھاس نخلی تھی سیکڑوں
 کوس تک اس کی روشنی تھی آخر سلطنت عباسیہ کے یہ ماجرا تاجہ سو برس زیادہ ہوا تو جیسا حضرت نے فرمایا تھا وہی ہوا
 ۵۹۲ ہوا حضرت کا ابو ہریرہ کہ لا تقوّم الساعة حتی تضطرب الانیاء النساء ووس علی ذی الخلعة بخاری اور
 مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ چڑھتا کی خیرنگی قوم دوس کی خیرنگی سے
 گرد جھٹکائی الخلعة نام ہے کتہ دوس ایک قوم کا نام ہے زمین میں ابو ہریرہ بھی اسی قوم سے ہیں ذی الخلعة قوم کے بت کا
 نام تھا اس کو کافر کہتے تھے جب وہ قوم مسلمان ہوئی تب حضرت نے اس سے کہہ کر تو لو آؤ الا سو حضرت نے فرمایا کہ قیامت
 ۵۹۳ سے تیرے قوم تیرے ہوا ہوگی اس سے کہہ کر تیرا بھائی لگا اور لکھی عورتیں اس کے گرد طواف کرے گی ابو ہریرہ کہ لا تقوّم الساعة

تحفة الدفینا ترجمہ مشرق الانوار

۹۰۱

محمد رسول الله ﷺ هو اليوم هرة لا تقوم الساعة حتى تنزل الروم بالاعناق اذ يد ابي فيخرج اليهم جيش من المدينه
 من حيار اهل الارض يومئذ فاذا انصافوا قالت الروم خلوا بيننا وبين الذين سبوا منا فاجابهم فيقول المسلمون
 لا والله لا نخلف بينكم وبين اخواننا فبقا بلوهم فيهم فقلت لا يؤوب الله عليهم ابد اوليقتل منهم افضل الشهداء
 عند الله وليقتل الثلث لا يقتلون ابد افيقتلون قسطنطينية فيبينما هي يقتسمون الغنائم فداهاوا سبوا منهم
 بالزبور اذ صاح يومئذ الشيطان ان المسيم قد خلفني في اهل بلدي فيخرجون وذلك باطل فاذا جاءوا الشام خرج فيبينما
 هم يركبون للقتال ليسوا من الصفوف اذ اقيمت الصلوة فينزل عن ابن عمر فاما هو فاذا اذاعه عدو الله ذاب كما
 يذوب الملح في الماء فلو تم له لانداب حتى يهلك ولكن نقض الله يده فيلحقه دمه في حوزته من مسلمين ابو هريره
 سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ روم کے نصاریٰ کا لشکر عاقی بن یاد ابن میں آکر لکھنؤ کی طرف
 میں سے لشکر اسلام نکلیگا وہی لوگ اُس دن تمام رومے زمین کے رہنے والوں سے افضل ہونگے مراد حضرت ابام ہدی کا لشکر ہے جو پھر
 جب صحت باہر عینے دیون لشکر تو نصاریٰ کہیں گے کہ جھوٹا دہارا ورمیان اور ان مسلمانوں کو کون کا جھوٹا ہے جسے جو روئے کر کے
 نوڈی غلام بنے ہیں تاکہ ہم ان سے لڑیں تو مسلمان کہیں گے کہ خدا کی قسم ہم تمہارا دوائے بھائی مسلمانوں کا ورمیان جھوٹا شکر ہے یعنی
 تم اس فریب مسلمانوں میں جھوٹ والا جاہتے ہو سو یہ ممکن نہیں پھر ان کا زور اٹھنے لگے لہذا تمہاری مسلمانوں کا لشکر کجاں جاوے گا کی
 تو یہ خدا بھی قبول کرے گا اور تمہاری لشکر قتل ہوگا وہی سب شہیدوں میں افضل ہونگے خدا کے نزدیک اور تمہاری لشکر فتح کرے گا وہی عمر پھر
 کبھی فتنہ اور باہر میں نہ پڑے گا پھر وہی قسم عینے کہ جو روم کا شکر ہے شہر ہرنج کیسے جو جیتے ہوئے کا مال بنے ہونگے اپنی تلواروں کو
 زمین کے درخت میں لٹکا کر لیا تاکہ نہیں شیطان پکارے کہ وہاں تو تمہارے پیچھے تمہارے لڑکوں باولوں پر لڑا تو مسلمان ان سے
 لٹکیں گے اور حال ان کے پھر جھوٹا ہوگی پھر جب لشکر اسلام تمام کے ملک میں آوے گا تب وہاں لٹکیں گے جو جیتے مسلمان لڑنے کی تیاری
 کر کے صفیں باہر دیتے ہونگے کہ ناز کی تیاری ہوگی پھر عیسیٰ مریم کے بیٹے اتریں گے پھر ان کو نماز پڑھاوے گی پھر جب عیسیٰ کو خدا کا دشمن یعنی جال
 دیکھے گا تو خوف سے گل جاوے گا جیسے نکہ پانی میں گلتا ہے سو اگر اس کو خدا جھوٹا ہے تو وہ خود بخود گل جائے یہاں تک کہ اس کے منہ جاوے
 لیکن اس کو خدا قتل کروا لیا عیسیٰ کے ہاتھ سے پھر عیسیٰ وہاں کے تابعداروں کو یا سب لوگوں کو اس کا خون کھلاوے گی اپنی برہمنی میں لگاوا
 و اعناق اور وابت و مکان ہیں شام کے ملک میں اور قسطنطنیہ بہت مدت سے ایک مسلمانوں کے عمل میں ہی چنانچہ اب روم
 کا بادشاہ مسلمان ہیں رہتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت قریب نصاریٰ کا میں مل ہوگا و لگا پھر اہم ہدی کے وقت میں
 فتح ہوگا چنانچہ اس حدیث میں اس کا ذکر ہے ہر افس لا تقوم الساعة حتى لا يقال في الاكاذيب اللهم الله مسلم من الناس
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ لکھا جاوے گا اور لکھا اور اس حدیث کے دو مطلب میں ایک تو یہ کہ قیامت
 اس وقت آوے گی کہ زمین پر کوئی اندر نہ رہے کہ یعنی سب کا فر ہو جائے و دوسرے مطلب یہ کہ قیامت اس وقت ہوگی اگر گناہ پر کوئی انکار کرے گا
 یعنی اس وقت کوئی اتنا بھی گنہگار رہے کہ اسے خدا سے ڈرنا ہے اور ہر افس لا تقوم الساعة حتى يخرج الفساق
 عن جبل من ذهب فيقتل الناس عليه فيقتل من كل صائغ تسعة وتسعون ويهول كل رجل منهم لعل الكون
 ان الله تعالى اخو مسلم من ابو هريره سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ وریای فرات ایک سہرے کے برابر ہو

تفصیلاً الاخبار وترجمہ مشارف الانوار

۹۰۲

۹۰

کھڑی دیکھنی اچھن نمود ہوگا اس پر لوگ از روئے سونل جگہ ہر ایک سکرے سنائے اور کیا ہر ایک دی نہیں سیکہ شاید میں قتل
 سے بچ نہ ہوں یعنی توسبتنا میں بلا شرکت یا دون فوات کو نہ اور کر بلا کے دریا کا نام ہر حرم ابوہریرہ کہ لا تقوم الساعة
 حتی یخرج الرجل من قحطان یمنوف الناس یحصاه بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم
 ہوگی یہاں تک کہ کھینکا ایک مرد قحطان کے قبیلے سے کہ اٹکے گا لوگوں کو اپنی لاشی سے ف قحطان ایک شخص تھا جس کے اصل عرب
 اسکی اولاد ہیں سو فرمایا کہ اس قوم سے ایک بادشاہ پیدا ہوگا بطراکم والا لوگ اسکی ایسے قابوین ہونگے جیسے کریان چرنے والے
 کے قابوین کہ جب ہر طبع اُدھر یا ایک لچوائے شاید کہ اس بادشاہ کا نام حیاہ ہو جیسے کہ اول حدیث میں کہ ابق ابوہریرہ
 لا تقوم الساعة حتی یکثر فیکم المال فیقیض حتی یخود رب المال من قبیل منہ صدقۃ
 بخاری اور سلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی یہاں تک کہ تم میں مال بہت ہو جاوے گا تو اہل طبرستان
 ہر ایک کہ مال دلفکر میں رنجیدہ ہوگا کہ کون اسکی زکاۃ کا مال لیوے ہنسا یہ قیامت کے قریب نام مہدی کے وقت میں ہوگا کہ سب لاکھ
 جاوے گا کوئی محتاج نہ ہوگا جو زکاۃ کا مال لیوے یا قیامت کی نشانیاں دیکھے ایسا خوف پیدا ہوگا کہ اہل لینے کی فرصت نہ ہوگی ف
 ابوہریرہ لا تقوم الساعة حتی یخود الرجل یخود الرجل فیقول لیلتنی مکانہ بخاری اور سلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ
 حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی یہاں تک کہ گریگا مرد کسی مرد کی قبر پر تو کہیگا کسی طرح میں اسکی جگہ پر ہوتا ہے یعنی قیامت کے قریب
 ایسے فتنے اور فساد عالم میں پھیلینگے کہ لوگ موت کی تمنا کرینگے قبروں کو دیکھ کر یہ حدیث اور اسکی پہلے کی حدیثوں میں حضرت نے قیامت سے پہلے
 ہونے والی چیزیں ہیں انکی خبر میں ہیں ان تک بعض چیزیں ہو چکیں ہیں اور بعض آگے ہوگی پیچھے ہے حضرت کا کہ صیاف فرمایا ویسا ہوا
 اور اسکا کہ ابو سعید لا یتکلموا عینی ومن کتب عینی غیر القرآن فیکفہ وحده و لا یتکلموا عینی ولا یتکلموا عینی ولا یتکلموا عینی
 منسوخ حدیث بخاری اور سلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لکھو میری حدیث کو سو جسے مجھے سیکھو نہ ترائ
 سے جو لکھا ہو سو اسکو شائد اور حدیث نقل کرو مجھے یعنی جو بات مجھے سنو وہ لوگوں کو سکھاؤ اور مجھے چھوٹے باندھو کہ اصغانی اس
 کتاب لائے کہ اس حدیث کا اول مضمون یعنی حدیث کے لکھنے کو منع فرمانا منسوخ ہے اصحاب قرآن اور حدیث کو ایک کاغذ میں
 لکھتے تھے حضرت ڈرسے کہ کہیں قرآن اور حدیث ناواقفوں کے نزدیک نہ لچائے یا اشتباہ پڑے کہ قرآن کی لفظ کون ہے اور حدیث کی کون
 اسوا سے حضرت نے حدیث کا لکھنا منع کیا جب قرآن لوگوں میں خوب مشہور ہو گیا اور اشتباہ کا شبہہ گیا تو حدیث لکھنے کی بھی اجازت
 دی چنانچہ ابوہریرہ کی حدیث اس کتاب میں ہو چکی کہ حضرت ابوشاہ عینی کو حدیث لکھوا دی یہ بندہ بے ست جو بن محمدی میں کہی میں نہیں
 کہ خدا کا کلام علیحدہ اور حدیث پیغمبر کی علیحدہ پھر حدیث کے مرتب بھی جدا جدا صحیح علیہ حسن علیہ ضعیف علیہ اور صحابہ کے اقوال
 جدا جدا آؤں یہود اور نصاری کے کہ انکی کتابوں میں عجب کھال اسل ہر چاہیہ انکی توریث اور انجیل میں خدا کا کلام اور پیغمبر کا کلام کہ لکھے آج
 اور راولپن کا کلام ایسا مخلوط ہو کہ قائل تجر ہوتا ہو کہ یا بائج کی کتابیں ہیں صرف سانی کلام نہیں ق علی لا یتکلموا عینی ولا یتکلموا عینی
 من یکتذب علی بیچ النار بخاری اور سلم میں علی رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھے چھوٹے باندھو جو مقریر بات ہے کہ جو
 مجھے چھوٹے باندھو گا وہ دون میں جادیکا ق عمن لا یتکلموا الحورین فانہ من لکسہ فی اللہ نیام یکتسبہ والاخیر بخاری اور سلم
 میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہنوشی پرے کو سو مقر جو شیمی ہنیکا دنیا میں وہ آخرت میں اسکو نہ ہنیکا ق

تخفۃ الاحیاء شریعہ مشائخ الانصار

فائل کا درجہ فرمایا لا درجہ بر سر اس واسطے کہ کوئی ناقص اور کم کو ایسے عرصہ میں بھیجا جائے کہ وہ حقیقتہً اذیاء و ترجمہ مشاوق الذنوار سے اور پھر اس کے کہیں اختلاف نہ ہو اور نہ ہی کوئی تائید

میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ طہ کا روزہ نہ رکھو سو جو طہ کیا چاہے اور روزہ ملنے کا ارادہ ہے وہ سحری کے وقت تک
 ملائے یعنی اگر روزہ دار شام کے وقت کھائے اور سحری کھاوے تو البتہ درست ہے اور اگر چاہے برابر دو یا تین روزے
 رکھے اور رات کو کچھ کھاوے یہ نہیں درست **قَالَ سَمَاءُ بَدَتْ اَلْبُكْرُ لَا تُؤْمَرُ فَبَوَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَضْحٰی مَا اسْتَطَاعَتْ لَا**
تُؤْمَرُ فَبَوَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَا تُحْصِي فَيُحْصِي اللّٰهُ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم میں اسما بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ حضرت
 مجھے فرمایا نہ بکر رکھو نہ خدا بھی بند کرے لکھا کہ چارہ خدا میں یا کہ جتنا تجھے ہو سکے نہ باندھ رکھو نہ خدا بھی باندھ رکھیں گے اور اگر کمال کو رکھو
 تو خدا بھی بخیر لگن کے دیگا یعنی بخیل مت بن اور مال کو جمع نہ کرنا یہ خدا میں دیا کہ خدا بھی بخیر لگے گا اور اگر تو رو کیلی تو خدا
 بھی رو کیگا **حَدَّثَنَا ابْنُ مَطْعَمٍ قَالَ خَلَفَ فِي الرَّسَالَةِ وَاسْتَأْجَلَ كَانَتْ فِي النِّجَالِ هَلِيَّةٌ كَعَزِيزَةَ الْإِسْلَامِ الْأَسَدِيَّةِ**
 مسلم میں جب بن مطعم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ زناہ کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا اسلام میں کچھ اعتبار نہیں اور جو عہد و پیمان
 نیک کام میں تھا کفر کے وقت تو اسلام نے اسکی زیادہ تر مضبوطی کی **فَالْكَافِرُ بِكَ وَاسْتَوْفَاكَ** ایک قوم دوسری قوم سے
 ہمسفر ہوئی اور ایک دوسرے کے حق اور ناحق میں بدگیا کرتی سو فرمایا کہ اسلام میں کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا کچھ اعتبار نہیں بلکہ
 منظم کی مدد کرنا اور حق کام کی ناسید کرنا سو اسلام میں اسکی زیادہ تر تاکید جو ابن عمر کا شیخار فی الاسلام میں مسلم بن عبد اللہ
 بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام میں شکار درست نہیں **فَاشْتَارَ بِهِ** کہ ایک شخص اپنی بہن کا دوسرے سے نکاح
 کرتا اس شرط سے کہ تو بھی اپنی بہن کا نکاح میرے ساتھ بے مہر کرے گویا بدلائی کرتے تھے اور اس میں میرے مہر کا تھے سو دین
 اسلام میں یہ حرام ہوا **قَالَ ابْنُ سَعْدٍ لَّاحْصَاءُ عَيْنٌ تَمَّ لَهَا بَيْعُهَا وَلَاحْصَاءُ عَيْنٌ حِنْطَةٌ بِصَاعٍ وَلَا دُرُّهُ قَدِيدٌ دُهْمَانٌ** بخاری
 اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ نہیں بیچنا درست دو صاع کھجور کو ایک صاع سے اور نہ دو صاع گھون کو ایک
 صاع سے اور نہ ایک درم کو دو درم سے **فَصَاعٌ تَيْنَ سِرْكَ** ہوتا ہے یعنی ایک ہی جنس میں زیادہ دینا اور لینا نہیں درست کہ بیچ کر
هَؤُلَاءِ قَدِيرٌ لَّاحْصُولُهُ الْإِبْرَاءُ کہ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ناز نہیں ہوتی بدون قرآن پڑھنے **فَاسْ**
 حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھنا ناز میں فرض ہے **عَابِدَةُ لَاحْصُولُهُ لَحْمٌ مِّنَ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ نَيْدٌ وَفِي الْأَخْبَارِ** مسلم میں
 حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ عہد ناز نہیں کھانا موجود ہونے اور نہ اسوقت کہ جب جائے ضرور و پیشا غالب ہو
فَ یعنی جب کھانا ظہار ہو تو پہلے کھانا کھائے تب ناز پڑے تاکہ ناز میں کھانے کی طرف دل لگائے اور اسی طرح جب ناز ہو
 یا پیشا بار زیادہ لگے تو اس سے فراغت کر کے ناز پڑے ناز میں غلظت نازی نہ ہے **وَعِبَادَةُ بَنَ الصَّامِتِ لَاحْصُولُهُ لَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ**
بَعَاثَةً أَلَيْكَ بخاری اور مسلم میں عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں نماز اسکی جتنی اہم کی سورت
 نہ پڑھی **فَ** امام شافعی کے ذہب میں بدون الحمد پڑھے ناز نہیں ہوتی یہ حدیث انکی دلیل ہے اور امام عظیم کے نزدیک ناز ظہار کا نہیں ہوتا
قَالَ عَلِيٌّ لَّاحْصَاءُ فِي تَحْصِيَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ بخاری اور مسلم میں علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ کسی اطاعت یا پیغمبر خدا کے گناہ میں اطاعت تو صرت نیک کام میں ہے **فَ** یعنی بادشاہ یا بابا یا پاشا کی نیک کام میں
 اطاعت کرے اور خلاف شرع کام میں اطاعت یا پیغمبر خدا کے گناہ میں اطاعت نہ کرے **وَلَا طَاعَةَ لِمَنْ لَمْ يَفْعَلْ** بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت
 ہے کہ حضرت فرمایا کہ شاہان بد لینا بے حقیقت بات ہے اور بہتر یہ کہ نیک نال لینا **فَ** عرب کا دستور تھا چڑیاں اور جانوروں کی

۴۲۴

۴۲۵

۴۲۶

۴۲۷

۴۲۸

۴۲۹

۴۳۰

۴۳۱

۴۳۲

جسکے قابو میں میری جان ہو کر پکا ایمان نہیں ہونے کا ہر ایک کہ میں تیرے نزدیک تیری جان سے بھی زیادہ پیارا ہوں جان حضرت
 نے عمر فاروق سے فرمایا بھگت عمر فاروق نے کہا کہ قسم خدا کی اب تو آپ یا رسول اللہ میرے نزدیک میری جان سے بھی زیادہ
 پیارے ہو گئے تب حضرت نے فرمایا کہ عمر اب تیرا ایمان پکا ہوا ہے خدا عبد اللہ بن ہشام سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ
 تھے اور حضرت عمر فاروق کا ہاتھ پکڑے تھے عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ سو اپنی جان کے میں ہر چیز سے آپ کو زیادہ پیار ہوں
 تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب تک حضرت کو اپنی جو روادار و اولاد اور باپ و رافا اور پیر بلکہ خود اپنی جان زیادہ
 دوست نہ کرے گا اسکا ایمان پکا نہیں کیا ہو اور حضرت کی محبت کا پتا یہ ہو کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت رکھے اور شریعت
 محمدی کے خلاف کسی کا کھانا نہ لے اور جو شادی باطنی میں ہلاہری کے در سے خلاف شرع زمین کرے یا نوکری جاگاری آقا کی خاطر
 کو خلاف شرع کاموں میں مقدم رکھے اسکا ایمان پکا نہیں ہے حضرت کی محبت میں کیا ہو الہی اپنے کرم سے ہر کام اپنے حبیب کی محبت
 میں کیا کرے آمین یا رب العالمین **فَخَرَجَ اَنْتَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَمَنْ دَرَدَ مَا يَتَّقِيكَ فَيَتَّقِيكَ فَيَتَّقِيكَ فَيَتَّقِيكَ فَيَتَّقِيكَ** خدا انبیا میں بخاری میں انس سے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قسم ایک دم بھی اس میں سے یعنی عباس کی خلاصی کے بدلے سے تجھ کو منافقت جب تک
 میں فتح اسلام کی ہوئی تو شریک فرمائے گئے اور شریک نہ ہو گئے انہیں عباس حضرت کے چچا بھی تھے حکم ہوا کہ قبری اپنے بیٹے ال
 دیرین تو تجھے میں انصار یوں ہے حضرت کے عرض کی اگر حکم ہو ہم عباس کو بدو نال لیے جو دیرین غرض انکی تھی کہ حضرت ان کے
 خوش ہو گئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب ال کیسا ایک دم بھی تجھ کو نہ معلوم ہوا کہ حق بات میں خوش ہو گیا دیر ہوا ہوا
 کی رعایت نہ کرے **فَخَرَجَ اَنْتَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَمَنْ دَرَدَ مَا يَتَّقِيكَ فَيَتَّقِيكَ فَيَتَّقِيكَ فَيَتَّقِيكَ فَيَتَّقِيكَ** خدا انبیا میں بخاری میں انس سے
فَخَرَجَ اَنْتَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَمَنْ دَرَدَ مَا يَتَّقِيكَ فَيَتَّقِيكَ فَيَتَّقِيكَ فَيَتَّقِيكَ فَيَتَّقِيكَ خدا انبیا میں بخاری میں انس سے
 ان میں سے بانی گنیں یہ حضرت انس مروی ہے کہ جو مسجد میں تلاش کرتا تھا سوائے یوں کہ اگر کوئی مسجد میں تلاش کرتا تھا سوائے یوں کہ اگر کوئی
 اور فتح یعنی مسجد میں عبادت کے واسطے ہیں کوئی چیز اس میں تلاش کرنا یا دنیا کی اس میں بات کرنا درست نہیں انہی واسطے حضرت نے
 اس تلاش کرنے والے کو بدو عادی مسجد میں سوال کرنا درست نہیں بلکہ دنیا بھی مسجد میں درست نہیں ہے **إِنَّ عِبَادِي كَالْهَيْجَرَةِ**
بَعْدَ الْفَتْحِ بخاری اور مسلم بن عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وطن چھوڑنے کا تو اب بعد فتح ہونے کے
 نہ ہوا تب تک کہ فتح نہ ہوا تھا تو کے رہنے والوں کو بلکہ اور گرد و نواح کے لوگوں کو بدو نال چھوڑنا اور مدینہ میں حضرت پاس آنا
 کافروں سے لڑنے کو فرض تھا جب کہ فتح ہوا اور اسلام ہوا تو اس ہجرت خاص کا حکم باقی نہ رہا لیکن کافروں کے ملک سے ہجرت
 کرنا قیامت تک باقی ہے چنانچہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ہجرت اور تو بدو نال قیامت تک باقی ہے **وَالْوَقْتُ أَكْثَرُ مَا كُنْتُمْ**
أَطْلِقُوا فِي غَيْرِهِ قَالَتْ لَمْ يَخْلُصْ مِنْهُ إِلَّا الْبَرُّ وَالْغَنِيُّ مسلم میں ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک کو گھول
 لاؤ میرے پاس میرا چھوڑا ہوا یہ حضرت نے جس رات آخر شب شکر اتر تھا اس دن وہ بڑھ چلا فرمایا تب تک ہجرت سے چھوڑنا
 پھر تو مہم گری کا تھا پانی گنیں نہ تھا جب وہ پھر گندی اصحاب نے عرض کیا کہ ہم ہلاک ہوتے ہیں پیاس کے مارے تب حضرت نے
 یہ حدیث فرمائی یعنی تم ہلاک نہ ہو گے پھر پانی منگو اور جو کھاوے میں نہ رہنا اور بدو نال برتن سے چھوڑنا پانی ان میں لایا کہ انہیں
 سے لگا باخوابہ پیالہ پھر ان میں بھونکا پانی میں اتنی برکت ہوئی کہ اسے شکر کرنے پر پانیس ہزار کا شکر تھا یا ستر ہزار کا حضرت کا چھوڑنا

محمد بن عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ

ابو قتادہ

تحفة الدنيا وترجمہ مشارف الانوار

۶۳۱

۶۳۱

۶۴۲ **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَدْ ذَكَرْنَا فِي الْبَابِ الْخَامِسِ** سلم من عبد الله بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
 نکھائے کوئی اپنی قربانی سے تین دن سے زیادہ کہا اس کتاب کے مصنف نے کہ یہ حدیث نسخ ہی اسکو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی
 ۶۴۳ حدیث نے نسخ کیا اور ہم نے اسکا پانچویں باب میں ذکر کیا ہوق **النَّاسُ لَا يُؤْمِنُونَ أَحَدًا كَقَوْلِكَ أَكُونُ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنَ وَالِدِكَ**
 ووالدہ والناس اجمعین بخاری اور سلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں پورا ایمان دے ہوئے کا تم میں سے کوئی جب تک
 میں اسکو نزدیک زیادہ تر دوست نہو جاؤں اسکو باپ اور بیٹے اور سب آدمیوں سے ف یعنی جب مجھ کو سب سے زیادہ چاہے اور سب کی فائدہ
 پر میری ضماندی مقدم رکھے تب پورا ایمان دار ہوا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسے پسند ہے کی ہوا اور ہوس سبائی اور شریعت محمدی کی
 بہ تعظیم اطاعت کی اور ظاہر اور باطن سے حضرت پر فدا ہو گیا وہی پورا ایمان دار ہو اور اسی کا نام دلی ہو اور وہی فقیر کامل ہو اور سچا مسلمان ہو
 ۶۴۴ جسکو یہ بات حاصل نہیں وہ شغال رنگین ہو مولوی ہو یا فقیر الہی ہو سچا مسلمان اپنے کرم سے کرے **النَّاسُ لَا يُؤْمِنُونَ أَحَدًا كَقَوْلِكَ أَكُونُ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنَ وَالِدِكَ**
لَاخِيَرَةَ مَا يَجِبُ لِنَفْسِهِ بخاری اور سلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بندہ پورا ایمان دار نہو گا یہاں تک کہ اپنے بھائی
 کو مسلمان نہ کر دے وہی بات چاہے جو اپنی جان کی واسطے چاہتا ہو و فت اس حدیث میں عن اسلام کا بیان ہے یعنی جیسے اپنی جان کو
 بلا از حد پسند بچاتا ہو ویسے ہی دوسرے کو بھی بچا دے اور جو بہتری اور خوبی اپنے واسطے چاہتا ہو ویسی ہی دوسرے مسلمان کو بچا
 چاہے اس حدیث پر عمل اس صاف دل سے ہو جسکے دل میں کینہ اور حسد نہیں **وَابُو هُرَيْرَةَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ بخاری اور**
 ۶۴۵ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنا مال دوسرے کے بچتے ہوئے پر نہ بیچے و فت یعنی اگر ایک شخص
 اپنی چیز بیچنا ہو اور قیمت چلتی ہو تو اسکی چیز کو بڑا بتلا کر اپنی چیز نہ بیچا میں دوسرے کی حق تلفی ہو اور اگر اسکی چیز کو لینے والا ناپسند کرے و فت
 دوسرے کو بیچنا درست ہو جو جائز کہ بیع حاضر لباذ **دَعَا النَّاسُ يَرْشِقِ اللَّهُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ سلم میں جابر سے روایت ہے کہ**
 ۶۴۶ کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچے شہر والا باہر والے کے مال کو جو بڑو لوگوں کو آپس میں خرید و فروخت کریں خدا روزی دیتا ہے ایک دوسرے
 و فت یعنی اگر کوئی باہر سے شہر میں مثلاً راج بیچنے لاوے اور بازار کے بھاؤ بیچنے کا ارادہ کرے اور شہر کا رہنے والا اس سے کہے کہ تو بھی
 بیچ میرے پاس رکھ جا میں تجھ کو منہ کا سچ دوں گا اسکو حضرت نے منع کیا کہ اس میں غلوں کو ضرر ہو اگر خطا ہو تو کسیکے نزدیک دست
 نہیں ہو اور اگر زانی ہو اور کسیکے ہاتھ نہ ہو بعض کے نزدیک درست ہے **أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا بَلَغَ الْاَصَابَةَ هَلَّ يَوْمَئِذٍ يَوْمَ الْيَوْمِ الْآخِرِ**
 بخاری میں ابو سعید سے اور سلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ انصار سے عداوت نہ کر سیکہ جو خدا اور قیامت کو ماننا چاہتا
 انصار دینے کے لوگ ہیں جنھوں نے حضرت کو اپنے شہر میں رکھا اور حضرت پر اپنا جان اور مال فدا کیا اور اسلام کی مدد کی اسواسطے انکی محبت
 ۶۴۸ حضرت نے ایمان میں داخل کی **عَمَّا يَشَاءُ لَا يَبِيعُ أَحَدٌ فِي لَيْلَتِ الْاَلَدِّ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَعَلِّيْئُهُ هَذَا كَمْ بخاری**
 میں جہنم عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بناتی رہے بگر میں بے دوا لگائے خلق میں اور میں دیکھتا جاؤں باہر سے
 کہ وہ نکھائے ساقطہ موجود نہ تھے فت حضرت کو بیماری میں غش آیا حضرت کی بیویوں نے حضرت کے خلق میں بے اجازت دو کو لگایا تھا جب
 حضرت ہوش میں ہوئے دوا کرمی معلوم ہوئی تب یہ حدیث فرمائی حضرت اسواسطے بدلا لیا کہ خدا میری تکلیف کے سبب کہیں میں غراب نہ کرے
 ۶۴۹ اور میں تو حضرت کا یہ کرم تھا کہ افرودن سے بھی عوض نہ لیتے تھے **أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَبِيعُ لَنْ أَحَدٍ لَنْي الْمَاعِزِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَخْسِرُ مِنْهُ**

تھیں حضرت نے حضرت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ

معاملہ دنیاوی میں کسی مسلمان سے بچ ہو جائے تو تین روز تک ترک ملاقات درست ہر تین دن زیادہ بچ رکھنا اور ملاقات و سلام
 کلام چھوڑنا حلال نہیں اور اگر دین کے سبب بچ ہو تو تین سے زیادہ بھی چھوڑنا درست ہے چنانچہ حضرت یحیٰ بن ابی ہاشم
 والون سے نہایت تھے اور اس طرح باب کو بیٹے سے نہ لانا اور غاوند کو جو رو سے نہ لانا واسطے اس کے تین دن سے زیادہ بھی درست عرف
 ابو ہریرہ کہ لا یخطب أحدکم علی خطبۃ اخیہ و بخاری اور مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ منگنی کرے
 ۴۶۹ تم میں سے کوئی اپنے بھائی مسلمان کی منگنی پر حق یعنی چنانچہ ایک مسلمان کی کسی عکس شادی کی نسبت ٹھہری ہو تو پھر وہ ان بانیما
 دینا حلال نہیں کہ اس میں دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہو اور اگر ایسی منگنی ٹھہری ہو تو پیغام دینا خاصاً نہیں چاہیے کہ لا یدخل أحد
 ۴۷۰ فی الجنة الا اذی مقعدہ من النار او اساء لکودا لشکر او لا یدخل النار الا اذی مقعدہ من الجنة
 کو احسن لکودا و عکس جنت کا بخاری میں ابوبہرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت میں کوئی مگر اس کو دکھایا
 جاوے گا اس کی دوزخ کا مکان اگر وہ برائی کرنا نہ کرے زیادہ شکر کرے اور نہ داخل ہوگا کوئی دوزخ میں مگر وہ دکھایا جائے گا اس کا بہشت
 والا مکان اگر وہ نیکی کرنا نہ سکوا فسوس میں یعنی بہشتی کو دوزخ دکھانے والے اگر کوئی برائی کرنا تو دوزخ کے فلانے مقام میں رہتا تو وہ زیادہ تر
 ۴۶۱ شکر اور اگر لیکر خدا سے اپنے کرم سے ٹکرا لے لے بل سے بچا یا اور دوزخ کی کہ بہشت دکھانے والے اگر کوئی نیکی کرنا تو فلانے مقام میں رہتا تو
 افسوس پر افسوس ہوگا کہ خدا کی رحمت سے محروم ہو جائے گا کہ لا یصلح لکودا الجنة ولا یصلح لکودا النار ولا انا الا رحمۃ اللہ علیہ
 سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کو اس کا عمل بہشت میں نہ لیا جائے اور نہ اس کو دوزخ سے بچا جائے اور نہ اس کو
 بہشت میں لیا جائے اور دوزخ سے بچا جائے اور نہ اس کو دوزخ میں نہ لیا جائے اور نہ اس کو بہشت سے بچا جائے اور نہ اس کو
 جہنم میں لیا جائے اور نہ اس کو جہنم میں نہ لیا جائے اور نہ اس کو جہنم سے بچا جائے اور نہ اس کو جہنم میں نہ لیا جائے
 گنبد کر کے اس واسطے کہ نیک کام فالص نیت سے بدون خدا کی توفیق دینے نہیں ہوتا تو نیک کام میں بھی اصل خدا کی رحمت ٹھہری یعنی
 اصل سبب بہشت میں جانے کا اور دوزخ سے بچنے کا خدا کی رحمت ہے اور نیک عمل اس کی نشانی ہے کہ انفس لا یدخل الجنة علیہ
 ۴۶۲ یا من جاءہ بواۃ مسلم بن انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت میں وہ بندہ بچا جائے جس کا ہمسایہ اور بڑی اس کی
 بڑی اور ظلموں سے اس نے ناپائے فہمساتے کو بچ دیا ایسا حرام ہے کہ بہشت محرم رکھتا ہر ق جیلون مطہرہ لا یدخل الجنة
 ۴۶۳ قاطع بخاری اور مسلم بن جبرین مطہر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت میں بچا جائے اور بڑی اس کی
 اور نہ لک کرے نہ خدیفہ لا یدخل الجنة قتات بخاری اور مسلم بن حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جیل جیل جہنم میں
 ۴۶۴ بچا جائے یعنی جو ہمسایہ کے واسطے اذہر کی بات اور نہ کہ وہ بہشت محرم ہے کہ شیطان کی خواہش سے دنیا کی ہر بہشت
 ۴۶۵ لا یدخل الجنة من کان فی قلبہ قتال ذکرہ من لہ قتال لکل انزل لکل حب ان یكون ثوبہ حسن و لہ حسنہ
 قال ان الله جہل حب لکل الکبر و لکل الحق و عظم الناس مسلم بن عبد الرحمن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ داخل
 ہوگا بہشت میں جس کے دل میں ایک ذرہ برابر بھی غرور اور گھمنہ ہوگا سو ایک گھنٹہ کا لالہ البیہرہ و دوست کہتا ہے کہ اس کا کلام اچھا ہو
 اور اس کا جوئے اچھا ہو حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا جمیل ہے یعنی نیک عفت ہے حال اور سخاری کو دوست کہتا ہے یعنی اچھی پوشاک خدا کو
 ۴۶۶ پسند ہے غرور نہیں بلکہ گھمنہ اور غرور ہر حق کو باطل کرنا و اچھی بات کی انکار کرنا لوگوں کو ذلیل اور حقیر بنانا خ کو بکر لا یدخل

۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶

الْمَدِينَةِ وَصَبَّ الْمَسِيحُ الدِّجَالُ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَلْيَافٍ كُلُّ بَابٍ مَدَكَاثٍ بخاری میں ابو بکر سے روایت ہے کہ حضرت
 نے فرمایا کہ مدینہ میں نہ آویگا خوف مسیح و جال کا اس دن میں کے سات دروازے ہونگے ہر دروازے پر دو فرشتے جو کھڑے ہونگے
 یعنی تمام عالم میں جال کا ڈر ہوگا سولہ مدینہ کے یہ حضرت کی برکت تھیں کہ فضیلت میں ہوئی اور ہمیشہ لکھیں اَللّٰهُمَّ اَحَدُ الْاَحَادِ بَابِ نَحْتِ
 الشَّيْخِ مُسْلِمٌ مِّنْ اَمْرِ بَشَرٍ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دوزخ میں بجا ویگا کوئی جسے دوزخ کے نیچے بیعت کی ف جیسے سال جبری
 جنگ مدینہ میں بول کے دوزخ کے نیچے بند رہ یا جو وہ سب احباب حضرت سے بیعت کی اور قرار کیا کہ ہم مر جائیں گے حضرت کے ساتھ
 نہ پھر گئے خدا ان سے راضی ہوا قرآن میں اَلَا تَذَكَّرُ کیا ہے ہذا لکھو حضرت فرمایا کہ ان میں سے کوئی دوزخی نہیں ہے نہ پستی میں ہوا ہمیشہ میں کا
 يَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَحَدٌ الَّذِيْنَ يَأْتِيُوْا اَحْتِصَافًا كَلَّتْ حَفْصَةُ بَنِي يَاسِرٍ سَوَّلَ اللّٰهُ تَابَهُ
 فَسَاكَتْ حَفْصَةُ وَاِنْ سَكَرَ الْاَوَادُ دَهَا فَاَقَالَ الَّذِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَوْبَتِيْ الَّذِيْنَ اَلْفَوْا
 وَلَمْ يَرْوُ النَّظَرُ لِيَمِيْنٍ فِيْهَا جَنَّتِيْا مُسْلِمٌ مِّنْ اَمْرِ بَشَرٍ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو اسے چاہا تو نہ داخل ہوگا دوزخ میں دوزخ کے
 اصحاب کوئی جنھوں نے اس کے نیچے بیعت کی تو حضرت حفصہ نے کہا کہ کیوں نہ داخل ہوئے یا رسول اللہ سو حضرت نے اَللّٰهُمَّ جَنَّتِيْا
 حضرت حفصہ نے کہا کہ خدا قرآن میں فرماتا ہے کہ تم میں سے ہر ایک دوزخ پر وارد ہوگا تو حضرت فرمایا کہ خدا قرآن میں اس کے آگے فرماتا ہے کہ
 پھر ہم بجا بیعت کیے پر ہم گاروں کو اور دوزخ میں ڈالیں گے ظالم کافروں کو کھٹنوں کے بھلے فنا حضرت حفصہ کو یہ شبہ ہوا کہ حضرت نے تین
 کہ ان کو گون سے کوئی دوزخ کی طرف نہ بجا ویگا اور قرآن سے ثابت ہوتا ہے کہ سب کا گناہ دوزخ پر ہوگا حضرت نے جواب دیا کہ ہر چند دوزخ
 پر سب کا گناہ ہوگا لیکن پر ہم گاروں کو بچینگے کافرا میں گینگے تو دوزخ میں داخل ہونا نہ ثابت ہوا اور عند اللہ بن عمر لکھتے ہیں
 لَجَلْ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ اَعْلٰى مَّيْحَنَةً اَلَا وَصَّعَ رُحْلًا اَوْ اَنْتَانِ مُسْلِمٌ مِّنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِنِ عُمَرَ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ آہا کہ
 کوئی مرد میرے اس ن کے بعد اس عورت باس جس کا فائدہ سفر کو گیا ہو یا کو گیا ہو گر اس کے ساتھ ایک اور مرد ہو یا دو مرد ہوں نہ اپنی
 جس عورت کا فائدہ غائب ہو اس کے پاس کوئی مرد کیا انجایا کرے اور اگر دو تین مرد ہوں تو مضامین نہیں مرد اور عورت کی تمنا میں
 بڑے بڑے نسا وہیں سوائے حضرت خولت منع فرمائی قَاتِلُكُمْ لَوْ كُنْتُمْ حُلُنَ شَوْكًا عَلَيْكُمْ لَعَنِي الْاَخْدَثُ بَنِ بخاری اور مسلم
 میں حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اندر آیا کرین پتھارے پاس یعنی یہ نخت زلزلے مرد و حضرت ام سلمہ سے روایت
 ہے کہ ہمارے گھر میں ایک زمانہ مرد آیا حضرت نے اس کو دیکھے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورتوں کو زلزلے مرد سے پردہ کرنا ہر دم غشت
 اس کو کہتے ہیں جو ہر اور زنا مرد ہو خیم اَبُو اَمَامَةَ لَدَيْكَ حُلْ هَذَا اَيُّكَ قَوْمٌ اَلَا اَدْخَلَهُ الدَّلَّ قَالَ لَا تَكُوْلُوْا شَيْئًا
 مِّنْ الْاَوْحَاطِ بخاری میں ابو امامہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ہمیں داخل ہوتا ہے کھیتی کا اسباب کسی قوم کے گھر
 میں گراؤں کام میں دولت اور خیراری داخل کرتا ہے حضرت فرمایا جب کھیتی کا اسباب لکھا ف یعنی جس قوم نے جہاد چھوڑا وہ
 کھیتی میں مشغول ہوئی وہ بیشک دلیل اور بقدر ہوئی کہ حاکم اَللّٰهُمَّ حُلْ هَذَا اَيُّكَ قَوْمٌ اور زنا تہا ہر اور ہر طرح سے دلیل گناہ
 حدیث میں اشارہ ہے کہ مسلمان جہاد چھوڑیں اور دنیا کما سے میں نہ مشغول ہوں نہیں تو دلیل اور خیر رہو نہ گئے اور
 کافر غالب ہو جاوے گئے چنانچہ اس زمانہ میں ویسا ہی ہوا قَاتِلُكُمْ لَوْ كُنْتُمْ حُلُنَ شَوْكًا عَلَيْكُمْ لَعَنِي الْاَخْدَثُ بَنِ
 الْمُسْلِمُ لَوْ كُنْتُمْ حُلُنَ شَوْكًا عَلَيْكُمْ لَعَنِي الْاَخْدَثُ بَنِ بخاری اور مسلم میں ابو امامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت

۶۷۷

۶۷۸

۶۷۹

۶۸۰

۶۸۱

۶۸۲

تحفة الإختیار ترجمہ مشارف الانوار

بنیاد لیکھا مسلمان کا فزکی اور نہ کا فز مسلمان کی ف یعنی کا فز اور مسلمان میں ورثت نہیں ہے اگر ایک کا باب کا فز ہو تو مسلمان بننا
 اسکا حصہ نہیں ہے اور نہ مسلمان باب کا کا فز یا حصہ پائے اور یہی مذہب ہے چارون اماموں کا آخر جو یہ کہ لا یرحمہ اللہ من
 لا یرحمہ الناس بخاری میں جبریر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ رحم نہ کرنا خدا اس پر جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا ف یعنی عالم
 پر جو آدمیوں کو ناحق ستائے خواہ زبان سے خواہ ہاتھ سے خدائی رحمت ہو گی ق ابو ہریرہؓ لایزال احدثہ کو فی صلواتہ
 ما دامت الصلوۃ تحببہ لا یمنعہ ان ینقلب الی اہلہ الا الصلوۃ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
 حضرت فرمایا کہ تم میں سے جو کوئی نماز ہی میں ہے جب تک اسکو نماز ہی روز کے بعد نہیں کوئی چیز اسکو اپنے گروہ والوں کی طرف سے
 روکے ہے سوائے نماز کے ف یعنی مسجد میں جتنی دیر جماعت کے انتظار میں گذرتی ہے وہ سب نماز میں داخل ہے نماز کے بار وقت غلط
 کا بھی جواب لیکھا بشرطیکہ سوائے انتظار نماز کے اور کسی کام کے واسطے مسجد میں نہ ٹھہرا ہو بخاری میں لایزال المؤمن فی حببہ من
 حینہ ما لم یضرب دما حراما بخاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ہمیشہ مرد اپنے دین کی راہ کے کشائش
 اور امن امان میں ہے جب تک ناحق خون نہ لکھا ہو ف معلوم ہوا کہ بجز شرک کے نہایت سخت گناہ خون ناحق ہے جسکے سبب دین میں تنگی
 ہو جاتی ہے مسلمان اگر گناہوں سے اسکا زیادہ تر خیال رکھے کہ قیامت میں خدا اپنے خون کا معاملہ فیصل کر لے گا اور قرآن میں خون کو
 دوزخ کا وعدہ ہے ثم سئل عن سئل لایزال الناس یخیر ما یحبہم فی غیرہم بخاری میں ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت
 نے فرمایا کہ ہمیشہ لوگ خیر سے رہیں گے جب تک روزہ جلد کھولا کر کنگ ف سورج دو وقتہ اول وقت روزہ کھولنا مستحب ہے اور سبب ہے
 خیر کا اس واسطے کہ حضرت کی سنت ہے کہ دیکر ناجیسے بعضے ناواقف غبیوں کی صحبت کرتے ہیں کہ وہ یہ کہ وہ سئل عن ابی وقاص
 لایزال اهل العرب ظاہرین علی الحق حتی تقوۃ الساعۃ مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ ہمیشہ اول والے لوگ یعنی انصاری یا تمام عرب کے لوگ قائم رہیں گے حق دین پر قیامت تک ف بعضے کہتے ہیں شام کے
 لوگ مراد ہیں یا مغرب کے ملک کے یا جہاد کرنے والے عرب کو اول والا اس واسطے فرمایا کہ ان کے دین میں دیر انہیں کھیتوں کو وہ لوگ
 اول اور جرسوں سے پہنچتے ہیں و اللہ اعلم فی الغیۃ بن شعبہ لایزال الناس من اہل ظاہرین حتی یأتیہم امر اللہ
 وھو ظاہر ف بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ایک گروہ میری امت سے ہمیشہ قائم اور غالب
 رہیں گے جب تک قیامت آوے گی اور وہ غالب ہی رہیں گے مراد اس گروہ سے جہاد کرنے والے لوگ ہیں اور امام احمد بن حنبل نے
 کہا کہ علماء حدیث مراد ہیں اس واسطے کہ سب علماء دین کو حدیث کی حاجت ہے علم تفسیر اور فقہ اور تاریخ کے سب حدیث کے محتاج
 ہیں اور بعضی لوگوں پر اہل حدیث غالب رہتے ہیں جو وہ لوگ نئی بدعت نکالنے اسکو اہل حدیث پیغمبر کی حدیث سے ٹٹاتے ہیں
 ابو ہریرہؓ لایزال المؤمن یستلکوا فی ابابہم یہ ہذا خلق اللہ فممن خلق اللہ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
 کہ ہمیشہ تجھے پوچھتے ہیں اوالی ہریرہ کہ بھلا یہ تو خدا سے کیا کیا سوچا کہ کہنے پیدا کیا ف ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
 شیطان دل میں خیال ڈالے کہ میں آسان کہنے بنایا تو کہتا ہے خدا نے تو شیطان کو پیدا کیا کہ کہنے بنایا تو اسکو تو قوت قتل پر ہمارا
 پڑھا کہ یعنی شیطان قرآن سے دفع ہو گا اور دوسری روایت ابو ہریرہ سے ہے کہ چند گندار لوگ مسجد میں آئے مجھے پوچھا کہ بھلا خدا کو کہنے پیدا
 میں ان سے اٹھا اور میں نے کہا شیخ فرمایا تھا حضرت نے کہ ایسے سوال کرے تو اسے احمق ہی ہوتے ہیں ف ہر انسان ذات طبیعت کی

محدثہ الاصلیۃ ترجمہ مشرق الانوار

یہ پیشانی بات ہو کہ وہ جانتا ہے کہ چہرہ کا پیدا کرنے والا خدا ہے اس کے پہلے کوئی چیز ہی نہیں جو اس کو بنا سکے اور نہ دل و عقل سے بھی ہی اشتہا ہو ایسا سوال ہی کر لگا جسکی اصل پیدائش میں عقل ہو اور عقل میں نقصان اور عجب حماقت کا سوال ہو کہ جب اس کو خدا کا نام لے کر پکار کرے تو اسے کو چھینا عجیب دانی ہو کہ اگر خدا کا پیدا کرنے والا کوئی ہو تو وہ خدا کا ہیکہ باقی رہا وہ بھی مخلوق ہو گیا مثل اور مخلوقات کی عجب ایسا دانی کیسے کو خیال آئے تو اعدو یا بعد من الشیطان الرحیم طے سے خبر آئے کہ لایزال ہذا الاثر فی قلوبہ ما بقی منہ سے ۴۹۰

اشکان بخاری میں عہد بعد بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ اس خلافت اور سرداری کا حق قوم قریش کے واسطے ہو چکا ہے قوم میں دو آدمی بھی باقی رہینگے یعنی سوسے قریش کے کسی قوم کا اسلام کی سرداری کا حق نہیں بایں مرد ہو کہ قیامت تک قریش کی حکومت قائم رہے گی اگرچہ بعضے ملک میں ہو چھینا چہرہ یا بیٹھی ہیں مگر اور خرب کا حاکم ہے چہرہ اور یہ ہے کہ ایک ستر عبد بن عبد مناف الہیاء ۴۹۱

الاسماء اللہ یوم القیامۃ مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عیب چھپا دینا کوئی بندہ کسی بندہ کا دینا نہیں مگر خدا اس کے عیب قیامت میں چھپا دے گا اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ چہرہ کے سبب کیا بدن چھپا دینے سے شکار دینی کو کھل دے گا خدا اس کے گناہ آخرت میں چھپا دے گا کہ لایستقر احدک یدون ثلثۃ اشیا مسلم بن سلمان سے روایت ہے کہ حضرت ۴۹۲

نے فرمایا کہ کوئی قوم بد دن ترین چہرہ یا ڈھیلے کے استغناء کیا کرے عیب با ضرر کے بعد تین ٹھیلے لینا سنیت ہو اور یہی نور ہے کہ امام شافعی کا امام اعظم کے نزدیک اس کا ایک ٹھیلے سے بھی صفائی حاصل ہو تو کفایت کرتا ہو اور تین ٹھیلے لینا مستحب ہو فرض نہیں ۴۹۳

والہو صریح لایستقر المسلم علی سہم اخیه المسلم بخاری اور مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ مول ٹھہرے مسلمان اپنے بھائی مسلمان کے مول ٹھہرے پرف یعنی اگر چیز کا مول ٹھہر گیا ہو اور ایک راضی ہو چکا ہو تو دوسرا آدمی زیادہ قیمت دے کر اس کو مول نہ لے سکے کہ اس میں دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہو ختم ابو سعید لایستقر مدی صلوٰۃ المؤمنین و ۴۹۴

لکائن تکلمی الاشیاء یوم القیامۃ بخاری میں ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہاں تاکہ مؤذن کی زبان کوئی ہو وہ ان تاکہ جو حرم اور آدمی اور کوئی چیز سنیں گادہ اذان دینے والے کے واسطے قیامت میں گواہی دے گا یعنی اس کے بیان کی اور اس بات کی کہ وہ لوگوں کو ناز کے واسطے بلایا کرتا تھا گواہی دینگے سب سے اسے جن اور آدمی اور فرشتے اور جانور اور درخت اور زمین اور پہاڑ اسی واسطے مستحب ہو کہ خوب زور سے اذان کے ۴۹۵

احدکم کوکل الشیطان یلوع من یدہ فینقع فی حفرة من النار بخاری اور مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اشارہ کرے کوئی اپنے بھائی مسلمان کی طرف ہتھیار سے اس واسطے کہ نہیں معلوم کیسے کو شایہ شیطان اس کے ہاتھ سے ۴۹۶

کھینچ لے پھر تو گر پڑے دوزخ کے گڑھے میں عیا یعنی ہتھیار سے اشارہ کرنے میں یہ خوف ہے کہ شاید ہاتھ سے چوٹ پڑے اور ملنا مراد سے تو قاتل دوزخ میں پڑے معلوم ہوا کہ ہتھیار سے اشارہ کرنا حرام ہو جو ابو ہریرہ لایستقر احدکم کو قاتل الشیطان ۴۹۷

نسی فلیستقر مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیسے کوئی تم میں سے کھڑے ہو کر سوچو بھول کر چھاؤ وہ تو کڑا سے عیب کھڑے ہو کر عیا بعضوں کے نزدیک حرام ہے اور بعضوں کے نزدیک مکروہ اس واسطے کہ کھڑے بھی طرح آرام سے بیان میں جاتا اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ اس درجہ کی پیدا ہوتا ہو اور طب میں بھی منع ہے کہ جاری پیدا کرنا ہی اس کے شایہ ۴۹۸

کر کرنے کو فرمایا عبد اللہ بن عمر اگر کھڑے ہو کر کھڑے سے بچاے تو تو کر ڈالتے اور اکثر علماء کے نزدیک تو کرنا واجب نہیں

تفہیم الاشیاء فی مشارق

لہ نقی

أَبُو بَكْرٍ لَا يَصْبِرُ عَلَى كَذِبِ الْمَدِينَةِ وَشَيْئِهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ شَيْءٌ يَسْلَمُ

ہیں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت زکریا کو میری امت سے پہلے کے قحط اور شدت اور سختی پر صبر کر لگا اور شہر میں گناہین اسکو قیامت کے دن بخشاؤنگا یا اسکا گواہ بنونگا۔ فیصلیت پر صبر کی اور بشارت کی وجہ سے چننے والوں کو وہ راستہ ہے کہ اگر وہ ان

49A

499

نکندہ برائے کچھ بھی خوف کندنے نماز پڑھنا مکروہ ہے کہ اپنے تعظیمی ہی نماز کی اگر کسبائے نماز کو تو اوصیہ کا لنگ نہ پڑے

1.

مفسر فقہ صیغہ الخراب بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کوئی نماز پڑھے ظہر کی اور ایک روزہ صیغہ عصر کی اگر نہ پڑھے یہ حضرت نے کفار کے گرد ہون سے لوٹے وقت فرمایا فصاحتی قرینہ بودی لوگ تھے مینے کے قریب

دو تین کوس انکی بستی اور گڑھی تھی حضرت مین اور انہیں صلح تھی جب پانچویں سال ہجری کے بعد جنگ اُھا کے کفار و لیس عرب کی
ست قوموں کو اپنے پر چڑھا لائے تو یہودی قرینہ نے بھی حضرت کو قتل توڑا اور کافروں کے شرک میں نے اس لڑائی کو جنگ خندق

جس کا اعتراف کرتے ہیں کا فرق کا لشکر دس ہزار تھا اور حضرت کا لشکر تین ہزار چند روز کا فرق دینے کو گیسے کہتے تھے خدا نے نہایت سرور ہوا
الانی کا فرقہ ٹھہر سکے نا امیہ لپٹ گئے تب حضرت کو حکم ہوا کہ نبی قریظہ سے لڑو تب حضرت نے صحاب سے یہ حدیث فرمائی تجارتی مسلمان

ان اہل حقہ حدیث کا دین ہو کہ صاحب حضرت کے حکم سے چلے عصر کا وقت راہ میں جانے لگا بعضوں نے راہ میں نماز پڑھ لی اور کہا
فرشتہ کی یہ عرض تھی کہ اگر یہ نماز کا وقت مانتا رہے کوئی راہ میں سمجھتا ہے کہ نماز پڑھنے کا وقت ہے نہ کہ نماز پڑھنے کا وقت ہے

ناتوا اور تہنہ اصحاب زادین نازہ پڑھی اور کہا کہ ہم تو نبی قرظہ میں جا کر پڑھیں گے اگر یہ نماز کا وقت جاتا رہے جس وقت جب سے

کے لیے یہی دونوں اچھا سمجھے وقت جیسا کہ حضرت کے صحابا اس حدیث سے دو مطالب سمجھے بعضوں نے کہا ہر حدیث پر عمل کیا

اختلاف کیا اور چار مذہب بنے اس حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ نادان ہیں ایسا اختلاف دین کی طرح نہیں ہے حضرت روبرو اختلاف حضرت کے اصحاب میں ہوا اور حضرت دربار کا ستر اٹھو ہر حال کی صورت آج کل کو تو یہ اجماع ہے الا یہ کہ ماقبلہ

بعد بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرما کر کہ کوئی روزہ رکھے فقط جمعہ کے دن مگر یوں امتنا اللہ نہیں کہ جمعہ سے بھی ایک روزہ رکھے یا بعد یعنی صرف جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے خواہ چھ یا تین روزہ رکھے خواہ جمعہ اور جمعہ کے بعد بھی

دو ملکر رکھے تاکہ یہودیوں کی مشابہت نہ ہو کہ وہ ایک ہی روز ستر ہفتے کو روزہ رکھتے ہیں **خبر ابو ہریرۃ** کہ لا یقبل احدکم فی الماء الذی اثم و هو جنب بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ نہ نہاؤ نہ کوئی ٹھہرے ہم نے پانی میں ناپاک ہو کر ف یعنی اگر حوض چھوٹا ہو گا تو ناپاک غسل سے ناپاک ہو جاوے گا حتیٰ مذہب میں وہ درود حوض یعنی چاروں طرف دس بائیس کا حوض مانند دریا کے ہو کر ناپاک کرے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک اسکا رنگ اور مزہ اور بو نہ بگڑے اور شافعی مذہب میں قدامت مانند دریا کے ہو جب تک رنگ اور مزہ اور بو نہ بگڑے قدامت میں دو بڑے مکے حسین پانسو سال بعد اوی پانی نہاؤ **خبر ابو ہریرۃ** لا یتکلم المؤمن مؤمنہ ان کرہ منہا خلفت عنہا کسی کو تو راضی ہو گا دوسری خوشے ف یعنی ایسی عورت جسکی سب سے بہتر ہو تو کمان جو رو سے دشمنی نہ کرے اگر بڑا بنا ہو اسکی کسی خوش کو تو راضی ہو گا دوسری خوشے ف یعنی ایسی عورت جسکی سب سے بہتر ہو تو کمان تو چاہیے کہ اگر عورت کی خبر ہو تو معلوم ہو تو دوسری کوئی خواہ میں نیک بھی ہوگی اسی خوشے اپنے دل کو تسکین دیکر راضی ہے جو رو خاوند کی دشمنی اور ناموافقیت میں بڑے فساد ہیں اس واسطے حضرت نے موافقت رکھنے کو فرمایا **خبر ابو ہریرۃ** لا یقبل قوہ تمککھم امرأۃ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ نہ بھلا ہو گا اس قوم کا جن پر حاکم اور مالک عورت ہو ف جب شیروہ نوشیر وان کا پوتا مر گیا اسکی بہن جسکا نام نوران تھا ایران کی بادشاہ ہوئی تب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی بادشاہ اور حکومت کے واسطے عقل اور تدبیر چاہیے عورت ناقص عقل سے بندوبست ممکن نہیں تو رعیت پر باد ہو چاہیے اسی واسطے خرج میں عورت کا امام اور قاضی ہونا درست نہیں اور یہ مطلب بھی اس حدیث سے نکلتا ہے کہ جو مرد جو رو کے قابو میں ہو خراب گیا **خبر طبع بن الاسود** لا یقبل قرشی صبرا بعد هذا اليوم قالہ یوم فتح مکہ مسلم بن مطیع بن اسود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قتل ہو گا قوم قریش سے کوئی خواری اور قید سے اس دن کے بعد یہ حضرت نے فتح مکہ کے دن فرمایا ف ابن خلل ایک کا ف تھا حضرت کو آسنے بہت رنج ویاختیاج تھے کہ دن کسی نے حضرت سے کہا کہ فلا نا شخص کبے کے پردے میں چھپا ہو حضرت نے فرمایا اسکو بٹلاؤ لوگ اسکی مشکین باندھ کر پٹلا لے پھرو قتل ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی حسب قریش مسلمان ہونے کے بعد اسلام کے کوئی مرد نہ ہو گا جو اس طرح قید ہو کر مارا جائے اور یہ مطلب نہیں کہ کوئی قریشی ظلم سے مارا جھاویگا اس واسطے کہ بہت قریشی ظلم سے شہید ہوئے چنانچہ کر بلا کا قصہ مشہور ہے اور فضل بن روز بہان اصفہانی نے بھی فتح میں امام حافظ اسمعیل کی کتاب ایسر سے یوں نقل کیا ہے کہ یہ حدیث حضرت نے جنگ بدر کے بعد جب انصر بن حارث قتل ہوا تھا فرمائی **نالا علم ابو ہریرۃ** لا یقبل قوہ ید کرون الله الا حقہم الملائکہ وغشیتہم الرحمة ونزلت علیہم السکینۃ و ذکرہم الله فہن عندہ مسلم بن ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ بیٹھے ہیں خدا کے ذکر کرنے اور یاد کرنے کو تو انکو فرشتے چاروں طرف گھیر لیتے ہیں اور خدا کی رحمت انکو چھالیتی ہے اور ان پر آرام اور چین آتا ہے اور خدا انکا ذکر کرتا ہے انہیں جو خدا کے پاس ہیں یعنی فرشتوں اور پیغمبروں کی رزق میں ف یعنی ذکر خدا کی اتنی بڑی فضیلت ہے کہ ذکر کرنے والوں کو چاروں طرف فرشتے گھیر لیتے ہیں تاکہ ذکر کی برکت میں شریک ہوں اور خدا کی رحمت ان پر نازل ہوتی ہے اور دل میں لذت اور چین حال ہوتا ہے اور عرش پر انکا ذکر خدا کرتا ہے کہ فلا نے میرے بند ہے ایسے ہیں جو مجھ کو یاد کرنے میں شہ قسمت ذکر کرنے والوں کی اور ان سے قہر دانی خدا کی قرآن اور حدیث پڑھنا خدا کا نام لے انکو کون کو عطا و نصیحت کرنا درود اور دعا پڑھنا ان پر

۴۲

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ نہ نہاؤ نہ کوئی ٹھہرے ہم نے پانی میں ناپاک ہو کر ف یعنی اگر حوض چھوٹا ہو گا تو ناپاک غسل سے ناپاک ہو جاوے گا حتیٰ مذہب میں وہ درود حوض یعنی چاروں طرف دس بائیس کا حوض مانند دریا کے ہو کر ناپاک کرے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک اسکا رنگ اور مزہ اور بو نہ بگڑے اور شافعی مذہب میں قدامت مانند دریا کے ہو جب تک رنگ اور مزہ اور بو نہ بگڑے قدامت میں دو بڑے مکے حسین پانسو سال بعد اوی پانی نہاؤ

۴۴

خبر ابو ہریرۃ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ نہ بھلا ہو گا اس قوم کا جن پر حاکم اور مالک عورت ہو ف جب شیروہ نوشیر وان کا پوتا مر گیا اسکی بہن جسکا نام نوران تھا ایران کی بادشاہ ہوئی تب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی بادشاہ اور حکومت کے واسطے عقل اور تدبیر چاہیے عورت ناقص عقل سے بندوبست ممکن نہیں تو رعیت پر باد ہو چاہیے اسی واسطے خرج میں عورت کا امام اور قاضی ہونا درست نہیں اور یہ مطلب بھی اس حدیث سے نکلتا ہے کہ جو مرد جو رو کے قابو میں ہو خراب گیا

۴۶

خبر ابو ہریرۃ لا یقبل قوہ ید کرون الله الا حقہم الملائکہ وغشیتہم الرحمة ونزلت علیہم السکینۃ و ذکرہم الله فہن عندہ مسلم بن ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ بیٹھے ہیں خدا کے ذکر کرنے اور یاد کرنے کو تو انکو فرشتے چاروں طرف گھیر لیتے ہیں اور خدا کی رحمت انکو چھالیتی ہے اور ان پر آرام اور چین آتا ہے اور خدا انکا ذکر کرتا ہے انہیں جو خدا کے پاس ہیں یعنی فرشتوں اور پیغمبروں کی رزق میں ف یعنی ذکر خدا کی اتنی بڑی فضیلت ہے کہ ذکر کرنے والوں کو چاروں طرف فرشتے گھیر لیتے ہیں تاکہ ذکر کی برکت میں شریک ہوں اور خدا کی رحمت ان پر نازل ہوتی ہے اور دل میں لذت اور چین حال ہوتا ہے اور عرش پر انکا ذکر خدا کرتا ہے کہ فلا نے میرے بند ہے ایسے ہیں جو مجھ کو یاد کرنے میں شہ قسمت ذکر کرنے والوں کی اور ان سے قہر دانی خدا کی قرآن اور حدیث پڑھنا خدا کا نام لے انکو کون کو عطا و نصیحت کرنا درود اور دعا پڑھنا ان پر

أَخْبَارُهُمْ ثُمَّ تَحَالَفَ إِلَى مَقْعَدٍ فَبَقِعَهُ فِيهِ وَلَكِنْ يَقُولُ تَفَسَّحُوا اسْلَمَ دِينَ جَابِرٍ رَوَيْتَ
 ۴۱۴
 ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نہ اٹھائے کوئی اپنے بھائی مسلمان کو جمعہ کے دن پھر چھپے سے اُسکے بیٹھنے کے مکان پر اگر بیٹھے
 و لیکن یوں کہ کھل بیٹھو مسجد میں ناز کو جو جہاں اگر بیٹھا اُسکو اٹھانا اپنے بیٹھنے کے واسطے درست نہیں لیکن یوں کہنا
 درست ہر کہ کھل بیٹھو صاحبو تاکہ سب کو ہرگز نہ جائے **وَابْنُ عَمْرٍو لَا يَقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ**

بخاری اور مسلم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی نہ اٹھائے کسی مرد کو اُسکے مکان سے پھر وہاں آپ بیٹھے
 ۴۱۵
 فتاویٰ حدیث خاص مسجد کے ذکر میں بھی اور یہ حدیث عام ہر مسجد ہو یا کوئی اور مکان معلوم ہو اگر شخص مدرسے میں یا خانقاہ میں
 رہتا ہو یا کوئی شخص کسی مکان پر بازار میں بیٹھا ہو تو وہی اگلا شخص اُنکا حقدار ہر اگرچہ وہ ایک ذکر میں گیا بھی ہو **أَوْ هُوَ تَرَكَهُ لَا يَهْوُ**
أَحَدُكُمْ الْكُفْرَ فَإِنَّمَا الْكُفْرُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نہ کہہ کرے کوئی ائمہ کرم

سورہ تحقیق میں ایما نادر کا دل ہر ف کرم کے معنی سخاوت میں عربی لوگ انکو کرم کہتے تھے اس واسطے کہ اُسکی نبی شراب
 کے پینے سے آدمی کے مزاج میں سخاوت ہوتی ہو سو حضرت منع کیا کہ جس حرام ناپاک چیز نے اُسکو یہ عمدہ لفظ کرم کی بولیں ہرگز
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴
 ۵۲۵
 ۵۲۶
 ۵۲۷
 ۵۲۸
 ۵۲۹
 ۵۳۰
 ۵۳۱
 ۵۳۲
 ۵۳۳
 ۵۳۴
 ۵۳۵
 ۵۳۶
 ۵۳۷
 ۵۳۸
 ۵۳۹
 ۵۴۰
 ۵۴۱
 ۵۴۲
 ۵۴۳
 ۵۴۴
 ۵۴۵
 ۵۴۶
 ۵۴۷
 ۵۴۸
 ۵۴۹
 ۵۵۰
 ۵۵۱
 ۵۵۲
 ۵۵۳
 ۵۵۴
 ۵۵۵
 ۵۵۶
 ۵۵۷
 ۵۵۸
 ۵۵۹
 ۵۶۰
 ۵۶۱
 ۵۶۲
 ۵۶۳
 ۵۶۴
 ۵۶۵
 ۵۶۶
 ۵۶۷
 ۵۶۸
 ۵۶۹
 ۵۷۰
 ۵۷۱
 ۵۷۲
 ۵۷۳
 ۵۷۴
 ۵۷۵
 ۵۷۶
 ۵۷۷
 ۵۷۸
 ۵۷۹
 ۵۸۰
 ۵۸۱
 ۵۸۲
 ۵۸۳
 ۵۸۴
 ۵۸۵
 ۵۸۶
 ۵۸۷
 ۵۸۸
 ۵۸۹
 ۵۹۰
 ۵۹۱
 ۵۹۲
 ۵۹۳
 ۵۹۴
 ۵۹۵
 ۵۹۶
 ۵۹۷
 ۵۹۸
 ۵۹۹
 ۶۰۰
 ۶۰۱
 ۶۰۲
 ۶۰۳
 ۶۰۴
 ۶۰۵
 ۶۰۶
 ۶۰۷
 ۶۰۸
 ۶۰۹
 ۶۱۰
 ۶۱۱
 ۶۱۲
 ۶۱۳
 ۶۱۴
 ۶۱۵
 ۶۱۶
 ۶۱۷
 ۶۱۸
 ۶۱۹
 ۶۲۰
 ۶۲۱
 ۶۲۲
 ۶۲۳
 ۶۲۴
 ۶۲۵
 ۶۲۶
 ۶۲۷
 ۶۲۸
 ۶۲۹
 ۶۳۰
 ۶۳۱
 ۶۳۲
 ۶۳۳
 ۶۳۴
 ۶۳۵
 ۶۳۶
 ۶۳۷
 ۶۳۸
 ۶۳۹
 ۶۴۰
 ۶۴۱
 ۶۴۲
 ۶۴۳
 ۶۴۴
 ۶۴۵
 ۶۴۶
 ۶۴۷
 ۶۴۸
 ۶۴۹
 ۶۵۰
 ۶۵۱
 ۶۵۲
 ۶۵۳
 ۶۵۴
 ۶۵۵
 ۶۵۶
 ۶۵۷
 ۶۵۸
 ۶۵۹
 ۶۶۰
 ۶۶۱
 ۶۶۲
 ۶۶۳
 ۶۶۴
 ۶۶۵
 ۶۶۶
 ۶۶۷
 ۶۶۸
 ۶۶۹
 ۶۷۰
 ۶۷۱
 ۶۷۲
 ۶۷۳
 ۶۷۴
 ۶۷۵
 ۶۷۶
 ۶۷۷
 ۶۷۸
 ۶۷۹
 ۶۸۰
 ۶۸۱
 ۶۸۲
 ۶۸۳
 ۶۸۴
 ۶۸۵
 ۶۸۶
 ۶۸۷
 ۶۸۸
 ۶۸۹
 ۶۹۰
 ۶۹۱
 ۶۹۲
 ۶۹۳
 ۶۹۴
 ۶۹۵
 ۶۹۶
 ۶۹۷
 ۶۹۸
 ۶۹۹
 ۷۰۰
 ۷۰۱
 ۷۰۲
 ۷۰۳
 ۷۰۴
 ۷۰۵
 ۷۰۶
 ۷۰۷
 ۷۰۸
 ۷۰۹
 ۷۱۰
 ۷۱۱
 ۷۱۲
 ۷۱۳
 ۷۱۴
 ۷۱۵
 ۷۱۶
 ۷۱۷
 ۷۱۸
 ۷۱۹
 ۷۲۰
 ۷۲۱
 ۷۲۲
 ۷۲۳
 ۷۲۴
 ۷۲۵
 ۷۲۶
 ۷۲۷
 ۷۲۸
 ۷۲۹
 ۷۳۰
 ۷۳۱
 ۷۳۲
 ۷۳۳
 ۷۳۴
 ۷۳۵
 ۷۳۶
 ۷۳۷
 ۷۳۸
 ۷۳۹
 ۷۴۰
 ۷۴۱
 ۷۴۲
 ۷۴۳
 ۷۴۴
 ۷۴۵
 ۷۴۶
 ۷۴۷
 ۷۴۸
 ۷۴۹
 ۷۵۰
 ۷۵۱
 ۷۵۲
 ۷۵۳
 ۷۵۴
 ۷۵۵
 ۷۵۶
 ۷۵۷
 ۷۵۸
 ۷۵۹
 ۷۶۰
 ۷۶۱
 ۷۶۲
 ۷۶۳
 ۷۶۴
 ۷۶۵
 ۷۶۶
 ۷۶۷
 ۷۶۸
 ۷۶۹
 ۷۷۰
 ۷۷۱
 ۷۷۲
 ۷۷۳
 ۷۷۴
 ۷۷۵
 ۷۷۶
 ۷۷۷
 ۷۷۸
 ۷۷۹
 ۷۸۰
 ۷۸۱
 ۷۸۲
 ۷۸۳
 ۷۸۴
 ۷۸۵
 ۷۸۶
 ۷۸۷
 ۷۸۸
 ۷۸۹
 ۷۹۰
 ۷۹۱
 ۷۹۲
 ۷۹۳
 ۷۹۴
 ۷۹۵
 ۷۹۶
 ۷۹۷
 ۷۹۸
 ۷۹۹
 ۸۰۰
 ۸۰۱
 ۸۰۲
 ۸۰۳
 ۸۰۴
 ۸۰۵
 ۸۰۶
 ۸۰۷
 ۸۰۸
 ۸۰۹
 ۸۱۰
 ۸۱۱
 ۸۱۲
 ۸۱۳
 ۸۱۴
 ۸۱۵
 ۸۱۶
 ۸۱۷
 ۸۱۸
 ۸۱۹
 ۸۲۰
 ۸۲۱
 ۸۲۲
 ۸۲۳
 ۸۲۴
 ۸۲۵
 ۸۲۶
 ۸۲۷
 ۸۲۸
 ۸۲۹
 ۸۳۰
 ۸۳۱
 ۸۳۲
 ۸۳۳
 ۸۳۴
 ۸۳۵
 ۸۳۶
 ۸۳۷
 ۸۳۸
 ۸۳۹
 ۸۴۰
 ۸۴۱
 ۸۴۲
 ۸۴۳
 ۸۴۴
 ۸۴۵
 ۸۴۶
 ۸۴۷
 ۸۴۸
 ۸۴۹
 ۸۵۰
 ۸۵۱
 ۸۵۲
 ۸۵۳
 ۸۵۴
 ۸۵۵
 ۸۵۶
 ۸۵۷
 ۸۵۸
 ۸۵۹
 ۸۶۰
 ۸۶۱
 ۸۶۲
 ۸۶۳
 ۸۶۴
 ۸۶۵
 ۸۶۶
 ۸۶۷
 ۸۶۸
 ۸۶۹
 ۸۷۰
 ۸۷۱
 ۸۷۲
 ۸۷۳
 ۸۷۴
 ۸۷۵
 ۸۷۶
 ۸۷۷
 ۸۷۸
 ۸۷۹
 ۸۸۰
 ۸۸۱
 ۸۸۲
 ۸۸۳
 ۸۸۴
 ۸۸۵
 ۸۸۶
 ۸۸۷
 ۸۸۸
 ۸۸۹
 ۸۹۰
 ۸۹۱
 ۸۹۲
 ۸۹۳
 ۸۹۴
 ۸۹۵
 ۸۹۶
 ۸۹۷
 ۸۹۸
 ۸۹۹
 ۹۰۰
 ۹۰۱
 ۹۰۲
 ۹۰۳
 ۹۰۴
 ۹۰۵
 ۹۰۶
 ۹۰۷
 ۹۰۸
 ۹۰۹
 ۹۱۰
 ۹۱۱
 ۹۱۲
 ۹۱۳
 ۹۱۴
 ۹۱۵
 ۹۱۶
 ۹۱۷
 ۹۱۸
 ۹۱۹
 ۹۲۰
 ۹۲۱
 ۹۲۲
 ۹۲۳
 ۹۲۴
 ۹۲۵
 ۹۲۶
 ۹۲۷
 ۹۲۸
 ۹۲۹
 ۹۳۰
 ۹۳۱
 ۹۳۲
 ۹۳۳
 ۹۳۴
 ۹۳۵
 ۹۳۶
 ۹۳۷
 ۹۳۸
 ۹۳۹
 ۹۴۰
 ۹۴۱
 ۹۴۲
 ۹۴۳
 ۹۴۴
 ۹۴۵
 ۹۴۶
 ۹۴۷
 ۹۴۸
 ۹۴۹
 ۹۵۰
 ۹۵۱
 ۹۵۲
 ۹۵۳
 ۹۵۴
 ۹۵۵
 ۹۵۶
 ۹۵۷
 ۹۵۸
 ۹۵۹
 ۹۶۰
 ۹۶۱
 ۹۶۲
 ۹۶۳
 ۹۶۴
 ۹۶۵
 ۹۶۶
 ۹۶۷
 ۹۶۸
 ۹۶۹
 ۹۷۰
 ۹۷۱
 ۹۷۲
 ۹۷۳
 ۹۷۴
 ۹۷۵
 ۹۷۶
 ۹۷۷
 ۹۷۸
 ۹۷۹
 ۹۸۰
 ۹۸۱
 ۹۸۲
 ۹۸۳
 ۹۸۴
 ۹۸۵
 ۹۸۶
 ۹۸۷
 ۹۸۸
 ۹۸۹
 ۹۹۰
 ۹۹۱
 ۹۹۲
 ۹۹۳
 ۹۹۴
 ۹۹۵
 ۹۹۶
 ۹۹۷
 ۹۹۸
 ۹۹۹
 ۱۰۰۰

۴۱۴

۴۱۵

۴۱۶

۴۱۷

۴۱۸

۴۱۹

۴۲۰

۴۲۱

۴۲۲

۴۲۳

۴۲۴

۴۲۵

۴۲۶

۴۲۷

۴۲۸

۴۲۹

جا کر ایمان لائے بعد بغیر ہی کے ریشہ کے ولایت کے رجوع میں صدیقی کے برابر کوئی مرتبہ نہیں **وَعَنْهُ بَيْنَ عَامَرٍ لَدَيْهِ سَجْدَةً**
لَمَّا قِيلَ لَكَ عَنْكَ نَزَعَهُ فتوح جبریل علیہ السلام بن عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت سنان فرمایا کہ
اسکا پہنا لائن نہیں پر ہیزگار لوگوں کو یہ حضرت سنان و ریشی فرمایا کرتے تھے فرمایا فرج اس قبا کو کہتے ہیں جس کا
پچھے سے دامن چاک ہو ساری کے واسطے خوب ہوتی ہو سو ویسی ریشی قبا کہیں حضرت کو بھیجی تھی اس وقت تک ریشی کی طرح پہنا
حرام تھا حضرت اسکو بہن کرنا زبردستی بعد ناز کے اسکو برا جان کر اتار ڈالا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ متقی
اور پرہیزگار دنیا کی آرائش اور زینت نہیں کرتے اگرچہ حلال اور حرام بھی ہوں اور بن عباس کا یہ فقر **كَانَ كَحَقِّ بِلَوْنِ كَأَخْرَجَهُ**
يَا بَيْتُ بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ پھر سے حج کر کے یہاں تک کہ پچھلا کعبے کا طواف کرے و
یعنی جب حج کے سب کام کر چکے تو آخر کو دوسرا طواف کعبے کا کر کے اپنے گھر آئے اسکا طواف الصدق نام ہے امام اعظم کے نزدیک واجب ہے
اور امام شافعی کے نزدیک نہ سنت ہے **عَالِيَةَ لَا تَقْبَلُ كَذَلِكَ لَوْ قِيلَ لَوْ سَأَلْتَ أَغْفِرُ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ قَالَهُ لَهَا**
حَبِيبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْرَحْتَ عَانَ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَصِلُ الرَّحْمَةُ وَيُطْلَعُ الْمَسْكِينُ فقيل ذلك فافقه مسلم بن
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اسکو کچھ کام نہ آویگا اسواسطے کہ کسی دن نہیں کہا کہ عرب میرا گناہ بخش دے
وہ نہ حضرت حضرت عائشہ سے فرمایا جب حضرت عائشہ نے کہا تھا کہ رسول اللہ ابن جبران کو فکے زلے میں برادری سے سلوک
کرتا تھا اور محتاج کو کھانا دیا کرتا تھا بھائیہ اسکو کچھ کام آویگا ف یعنی وہ شخص کا فرحنا قیامت کا ایمان فرکتا تھا اسی واسطے اسنے
کبھی قیامت کی مغفرت مانگی اور کافر کے نیا کام آخرت میں کچھ کام نہ آویگے کیوں کہ واسطے ایمان شرط ہے اور بن عباس کا یہ شعر
أَمَّا كُنْ عَلَى نَفْسٍ خَائِفَةٍ هَذَا سَلَّمَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ یہ نقش کرے کوئی جیسا میری اس
انگوٹھی پر نقش ہے وہ چھٹے سال ہجری کے حضرت ارادہ کیا کہ بادشاہوں کو نامہ لکھیں اور انکو اسلام کے دین پر بلا دیں گوئی
شخص کی کہ بادشاہ بغیر ہر کے خط کا اعتبار نہیں کرتے تب حضرت نے ہر کھدائی چاندی کے تھک برتن ستریں اس میں نقش کیا سلطان
محمد دوسری میں رسول تیسری میں امیر حضرت کے بعد وہ انگوٹھی ابی بکر صدیق پاس ہی آئے بعد عمر فاروق پاس رہی اسکو حضرت
عثمان پاس رہی پھر انکے ہاتھ سے کنوین میں گر پڑی اور نہ ملی سو حضرت منع کیا کہ کوئی اپنی مہر میں محمد رسول اللہ کھدائے تاکہ
شبہ نہ پڑے کہ یہ حضرت کی مہر ہو یا کسی اور کی **عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْتَلِفُ بَيْنَ مَسْلَمٍ مِنْ حَضْرَةِ عُمَانَ** سے
روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ نہ خود اپنا نکاح کرے حج کا یا عمر کے کا احرام باندھنے والا اور نہ کوئی وکیل ہو کر اسکا نکاح کر دے اور نہ خود
منگنی کرے ف امام شافعی اور مالک و احمد کا یہی مذہب ہے کہ محرم کا نکاح نہیں درست جب تک حج سے فراغت نہ پاوے اور
امام اعظم کے نزدیک درست ہے لیکن صحبت انکے لئے نزدیک اس حدیث کے یہ معنی کہ نکاح کرے یعنی صحبت کرے اسواسطے کہ حضرت
نے اپنا نکاح حضرت میمونہ سے احرام میں کیا **أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ حَجَّ عَلَى وَجْهِ عَمَلٍ** بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے جائز بیار ہوں وہ اسکو نکاح کرے جسکے جائز تندرست ہیں بانی بلائے کو نہ لائے ف اسواسطے حضرت
نے منع نہیں کیا کہ تندرستوں کو انکی بیماری الگ جاوگی جیسا کہ عوام خلقت کا اعتقاد ہے اسواسطے کہ حضرت خود فرمایا کہ بیماری
کسی کی کسی کو نہیں لگتی چنانچہ اسی باب میں حدیث ہو چکی ہے بلکہ حضرت اسواسطے منع کیا کہ اگر تندرست جائز شاید بیمار جائز نہ

۴۶۶

۴۶۷

۴۶۸

۴۶۹

۴۷۰

۴۷۱

تحفة الاخصار ترجمہ مفہوم دار

نزدیک جنگل میں منع ہوا اور آبادی میں درست چنانچہ عبدالعزیز بن عمر کی اس میں واپس بھی ہو گئے اور بعد ازاں امام اعظم کے پاس پہنچے
ہو اور یہ جو فرمایا کہ پورے کچھ بیٹھا کر اور پیشہ والوں کو فرمایا کہ ان کا قبیلہ دکن کی طرف ہو ہندوستان کا قبیلہ کی طرف کو ہر دوہا
دکن میں چھٹا چاہیے خر ابوہریرہؓ اذ احب الله العبد نادى جبرئيل ان الله يحب فلانا فلان حببه فحببه جبرئيل
فقد ادعى في اهل السماء ان الله يحب فلانا فاجابته في اهل السماء ثم وضع له القبول في الارض بخاري بن
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب محبت کرتا ہوں کسی بندے سے تو لکھا رہتا ہوں جبرئیل کو اور یہ فرماتا ہوں کہ مقرر خدا ملائے
کو دوست رکھا سو تو بھی اس کو دوست رکھ تو جبرئیل اس سے محبت رکھتا ہو پھر لکھا رہتا ہوں جبرئیل آسمان میں یعنی فرشتوں میں
مقرر کرنے فلائے کو دوست رکھا ہو سو تم بھی اس کو دوست رکھو تو آسمان ملائے اس سے محبت رکھتے ہیں پھر اس محبوب بندے کی زمین میں
قبولیت اتاری جاتی ہے یعنی زمین کے نیک لوگ اس کو مقبول جانتے ہیں اور اس سے محبت رکھتے ہیں یعنی خدا جس بندے کی محبت
ظاہر کیا چاہتا ہو تو اس کو آسمان اور زمین میں مشہور کر دیتا ہو تاکہ فرشتے اس کے واسطے استغفار کیا کریں اور زمین کے لوگ اس کے واسطے نیک
کریں اس سے محبت رکھیں اس کی تعریف کریں اس کی نیک راہ پر چلیں یہی سبب ہے کہ اولیاء اللہ اکثر لوگ محبت رکھتے ہیں لیکن ایسی محبت نہیں
اچھی کہ عوام جاہل کرتے ہیں کہ ان کو نفع اور نقصان کا مختار جان کر ان کو خدائی میں شریک کرتے ہیں یہ محبت نہیں حقیقت میں ان کے
عداوت ہے حدیث میں آیا کہ اَحَدُكُمْ اَعَجَبْتُه اَوْ اَوَّلُ قَوْمٍ قَعَتْ فِي قَلْبِهِ فَلْيَعْمَلْ اِلَى امْرَأَتِهِ فَلْيَمُوتْ اَقْبَعَهَا اَوَّلَ ذَلِكَ يَوْمٍ
ما فی نفسہ مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب کسی کو بھلی معلوم ہو کوئی اجنبی عورت پھر دل میں اس کی صورت
کھینچی ہو یعنی اس کا خیال بندھا ہو وہ اپنی جو روک ٹوک لے لے اور اس سے محبت کرے سو مقرر یہ اپنی جو روک ٹوک لے لے اور کر دیکھا جو اس کے
جی میں دوسری عورت کا خیال ہو ف لگا فی عورت کی اگر دل میں محبت آجائے تو اس کا کامل علاج یہی ہو کہ اجنبی جو رو سے
صحبت کرے اگر ایک بار دوبارہ میں خیال گیا تو بہتر یہ نہیں تو کوئی با صحبت کرے تو اس کا بالکل خیال دفع ہو عشق کی نگہ کو بھی جاعی
دوا لکھتے ہیں اس واسطے کہ شہوت کا سبب بنی کی زیادتی ہو جب صحبت کی تو منی کم ہوتی تو شہوت و عشق بھی دور ہوتا صحبت سے دوا
اس واسطے فرمائی کہ کہیں حرام میں نہ گرفتار ہو جائے ابوہریرہؓ اذ احسن احدكم اسلامه فكل حسنة يعمله يكتب
يعشر امثالها الى سبع مائة ضعف وكل سيئة يعملها تكتب بعشر اضعافها حتى يكلوا الله بخاري اور مسلم میں ابوہریرہؓ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی نے اپنا اسلام سنوارا اور اپنا دین تھرا بنایا پھر جو نیک بات کر لگا تو دس گنی لکھی
جاوے گی سات سو کے برابر تک اور جو بدی کر لگا تو وہ اتنی لکھی جاوے گی جتنی کی ہو یہاں تک کہ خدا سے ملے یعنی موت تک یہی حال ہر ف
یعنی جب اسلام سنوارا تو ہر نیکی کو دس سے سات سو تک خدا بڑھاتا ہو دس کو کوئی کم نہیں آگے نیت پر موقوف ہے جس نیت خاص
ہوگی ویسی ہی زیادتی بھی ہوگی اور بدی اگر کر لگا تو اتنی ہی رہے گی اس میں ترقی نہیں اس حدیث سے خدا کی رحمت کو خیال کیا جائے
کہ اپنے بندے مسلمان کی بدی کو اتنا ہی رکھے اور نیکی کو سات سو تک بڑھائے اسلام سنوارا یہ کہ قرآن اور حدیث کے موافق اعتقاد اور
کے شرک اور بدعت چھوڑے شریعت محمدی کی کمال تعظیم سے اطاعت کا ارادہ کر لے اور ظاہر اور باطن سے محمدی بنے اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتبار عمل کا صحیح اعتقاد ہے ابوہریرہؓ اذ اختلفت في الطريق فحل عرصة سبع اذ دع
مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ان کو راہ اور گلی کے مقدمے میں جھگڑا اور اختلاف ہو تو راہ کی چوڑائی

۴۴

تفہیم القرآن ترجمہ مشارق الانوار

۴۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۳

اسواسطے کہ شیطان عورت کو ناک کی طرح میں ہٹا کر سوئے میں بلغم اور رطوبت مانع سے اتر کے ناک کی زمین میں جمع ہوتا ہو سکے
 سبب آدمی کو مستی ہوئی ہو سو فرمایا کہ میں بار چھینک لے تاکہ مستی دور ہو جائے بلغم اور رطوبت کو شیطان فرمایا اسواسطے کہ اس
 مستی اور غفلت ہوئی ہر عبادت میں سو بہ عین آنروز شیطان کی پانچ مچ وہاں ان کو شیطان ہٹا پڑا اللہ اعلم ہر آدمی کو
 اِذَا اسْتَقْبَلَ أَحَدُكُمْ مَنَامًا فَلَا يَغْسِلُ يَدَيْهِ وَلَا قَدَأَ حَتَّى يَغْسِلَهُ كَلِمَاتُهَا لَا يَدْرِي أَيْنَ بَابُهَا يَكْفِي
 سلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب کوئی جاگے اپنی نیند سے تونہ ڈالے اپنا ہاتھ پانی میں جھپکے اس میں بارہ دھو لے
 اسواسطے کہ وہ نہیں جانتا کہ کہاں کی سکا ہاتھ رت کو رہا یعنی پاک جگہ یا ناپاک جگہ ف اکثر عبادت کے ضرور یہ کٹھیل سے سنتنا
 کر کے سورت سے تھے اسواسطے حضرت ہاتھ دھوئے کو فرمایا کہ شاید وہاں ہاتھ لگ گیا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ رات کو خلام ہوا ہو
 ہاتھ بھر جائے عرض کہ یہ سب ہو کہ میں بار پلے ہاتھ دھو لے تب پانی کے اندر ڈالے ق اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا أَجَبْتَهُ أَحَدُكُمْ مَنَامًا
 صَامًا فَلَا يَرَأُفَتْ وَلَا يَجْهَلُ فَإِنْ أَصْرَكَ شَأْنًا أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَادِقٌ رَأَيْتُ صَادِقًا كُنَّا بِنَارٍ وَاسْمُهَا بِنَارٍ وَاسْمُهَا بِنَارٍ
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب کسی نے صبح کرے کسی نے اس حال میں کہ روزہ دار ہو تو نہ بخش سکے اور نہ جہالت کرے اور اگر کوئی مرد
 اسکو گالی دیوے یا اسکو کو سے ابر سخت کرے تو چاہیے کہ کہہ دے کہ میں نوروزہ دار ہوں میں روزہ دار ہوں ف یہ بات
 بایاں ہے کہ شاید وہ شخص شر مار کر چپ ہے یا اپنے دل میں کہے کہ میں نوروزہ دار ہوں مجھ کو مناسبت نہیں کہ اسکا جواب دے کہ جاہل بنوں
 اور اپنے روزے کا لطف کھوؤن ق بَحَا جَاءَ إِذَا أَكَالَ أَحَدُكُمْ الْخَبِيثَةَ فَلَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا بَحَا جَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ حَاجِبِهِ
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب کوئی سفر میں گھر سے زیادہ غائب ہو جائے یا ہو تو اپنے گھر والوں میں ات کو نہ کہہ یعنی من گھر میں آئے ف ق
 آئے میں بہت بہت غائب ہوں کہ عورت اسکی باکی لے ڈالے غسل کرے کہ طے پڑے تاکہ خداوند کو نفرت نہ ہو اور خداوند بھی نہاد ہو کہ صفائی حاصل
 کرے کہ عورت کو نفرت نہ ہو اور دن میں عمدہ کھانے کا سامان ہو سکتا ہے رات کے آئے میں یہ کچھ نہیں ہو سکتا نقل ہے کہ ایک شخص نبی
 عورت کو باغیچہ میں کھڑے کر دیا سو اس کے بعد رات کے وقت گھر میں آیا پوچھا جو ان ہوا تھا اپنی ماں کے پاس بیٹھا تھا اس شخص کو گمان ہوا
 کہ عورت حرام کار ہو اپنے یا کو ایسے چھی ہو اس کی سخت نے تامل اپنے بیٹے کو مار ڈالا کہ جب حقیقت حال معلوم ہوا تو اپنے سر کو پیٹا سو اگر
 دن کو اتنا بد حال نہ ہوتا اسواسطے حضرت نے مسافر کو منع فرمایا کہ رات کے وقت گھر میں نہ آوے اس طرح کے شریعت کے حکموں میں ہزاروں
 فائدے دینی اور دنیوی ہیں ق پیرا نکی خوبیاں ظاہر ہوتی ہیں ہر اَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا أُتِجِلَّتْ أَوْ لَحِطَتْ فَلَا غَسْلَ عَلَيْكَ
 وَعَلَيْكَ الْوَضُوءُ قَالَ لَيْبَتَانِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ حَدَّثَنَا عَنْ سَعْدِ بْنِ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 کہ جب عورت سے صحبت کرنے میں تو جلدی اور شبانی میں ڈالاجاے یا جماع کرے بدون انزال کے تو غسل نہ کرے بلکہ پھر نہی اور وضو کیلئے
 یہی حضرت نے عتبان بن مالک سے فرمایا اور یہ حدیث مسوچ ہر ف حضرت ایکیا عتبان بن مالک کے گھر گئے وہ اپنی عورت سے
 صحبت کرتے تھے حضرت کی جڑ شے جلدی سے بدون زنا ت ہوئے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت کو حال معلوم ہوا تب
 حدیث فرمائی اولی اسلام میں یہی حکم تھا کہ بدون منی نکلے غسل واجب تھا پھر یہ حکم منسوخ ہوا اب صرف صحبت بے انزال سے بھی
 غسل واجب ہر ق عمری اِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ عَمَلٍ شَكِلَ فَيُكَلِّفُكَ نَجَاسَةً بَحَا جَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 فرمایا کہ جب تمکو بدون ناک کچھ ملے تو اسکو کھا اور خدا کی راہ میں صرف عمر مار دینی کو حضرت کچھ دینے لگے عمر فاروق نے کہا جو مجھے زیادہ

۴۵۳

۴۵۴

۴۵۵

۴۵۶

۴۵۷

فصل الاضاحۃ و زجۃ مشائخ الافکار

مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب نماز میں امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو جیسے فرشتے کہتے ہیں اس واسطے کہ خدا کا
 آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق پڑ جاوے گا تو اس کے اگلے کلمہ یعنی جنت جاوے گی اس میں معنی یہ کہ عمار بن قیس نے کہا کہ میں
 جنت فرشتے خدا کی رحمت پر چھو سا کر کے حضور سے آمین کہتے ہیں لیکن تم بھی آمین کہو کہ جب تمہارا اور انکا آمین کہنا موافق
 پڑے گا گناہوں کی مغفرت ہوگی **ہو ابو ہریرہ** **اذا استعمل أحدكم فليذكر بالآخرة** **اذا أحكم فليذكر بالآخرة** **اذا استعمل أحدكم فليذكر بالآخرة** **اذا أحكم فليذكر بالآخرة**
 جیسا کہ اوّل لفظ جیسا کہ مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب آپ نے کوئی نوجا ہیہ کہ شروع دینے یا نون کرے
 اور جب تک اسے نوجا ہیہ کہ آمین یا نون پہلے آئے اور چاہیے کہ دونوں دونوں کو ساتھ ہی کہے یا دونوں کو ساتھ آئے لیکن یوں کر
 کہ ایک یا نون میں جوتہ پہنچے اور دوسرا یا نون نہ لگا ہو کہ اس میں تکلیف بھی ہو اور مہیوب بھی ہر **ق** **ان عمر إذا أنزل الله يقول**
عذابا أhabا صراطا فيهم فمؤثقتهم فمؤثقتهم **أعيا اليهم بخاري** اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ
 جب خدا کسی قوم پر عذاب اتارتا ہے تو جنت اس قوم میں ہوتی ہے سب عذاب ہوتا ہے مگر تیرا ت میں اٹھائے جائیگا اپنے خدا کی
 ف یعنی جب کسی قوم پر عذاب ہوتا ہے تو یہ لوگ اور بد سب ہلاک ہوتے ہیں لیکن نیکوں پر یہ عذاب فقط دنیاوی ہوتا ہے مگر آخرت
 نیک لوگ اپنی نیکیوں کا ثواب پانچ نیک لوگ عذاب میں اس واسطے شریک ہوئے کہ انہی قوم کو گناہوں سے کیوں نہ روکا
 اور اگر وہ گناہ نہ مانتے تھے تو ان کے ساتھ کیوں نہ **ق عائشة إذا انفقت المرأة من طبعها فليذكر بالآخرة** **فليذكر بالآخرة**
أجرها بما انفقت وللزوجة ما اكتسبت للكارن مثل ذلك لا ينقص لبعضهم من أجر بعض بخاري اور مسلم میں
 حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب عذاب آئے خدا کی راہ میں کھانا کیسکھو لیکن بدوں ملک کے تو اسکو ثواب
 دینے کا ہو اور اس کے خاوند کو کمانے کا اور ان کے لئے کو بھی اتنا ثواب پڑے کہ گناہوں کا ایک دوسرے کے ثواب کو یعنی مینوں کو پورا تو
 ملے گا بدوں ملک کے یعنی اتنا نہ دے کہ اس کے لڑکے فاقہ کرین اور یہ ثواب جب ہو کہ خاوند نے دینے کو منع کیا ہو **ق عائشة**
إذا انفقت المرأة من طبعها فليذكر بالآخرة **فليذكر بالآخرة** اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ جب عذاب خدا میں عورت اپنے خاوند کی کمائی سے خرچ کرے بدوں اس کے کہ عورت کو خاوند کے اسے ثواب برابر ثواب ملے گا
ق خرچ کرنے بدوں کے یعنی اس کے خاوند نے منع کیا تھا دینے کو نہ اجازت دی تھی **ق ابو ہریرہ** **إذا انفقت شمس**
أحدكم فلا تمش في الأخرى حتى يصليها بخاري اور مسلم میں ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب ٹوٹ جاوے
 کسی جوئی کا سنہ نہ چلے دوسری ایک جوئی پہننے جتنا سکود درست نہ کرنے **ق** عمر کا جوتہ صرف ایک تلہ ہوتا تھا قسمہ دار
 جیسے کھڑا دن ایک جوتا پہنا اس واسطے سے کیا کہ کچھ میں گزریا ہو نہ ہو اور موجب تکلیف نہ ہو اور مہیوب بھی ہر **ق ابو ہریرہ** **إذا**
أوى أحدكم إلى فراش فليذكر بالآخرة **إذا أحله إذا رآه فليذكر بالآخرة** **إذا رآه فليذكر بالآخرة** **إذا رآه فليذكر بالآخرة**
وأصروا جدي وباك أرفع إن أسمعك نفسي فأرهمها وإن أسمعكها فأرهمها **فأرهمها** **فأرهمها** **فأرهمها**
 بخاری اور مسلم میں ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی اپنے بھائی پر اپنے سونے کے واسطے رجھا رہے ہے
 چھوٹے کو اپنی اسکی کے اندر کی طرف سے اس واسطے کہ اسکو معلوم نہ میں کہ اس کے بھائی پر ایسی کھڑا ہے اور چارے یعنی بائیں سے
 آخر تک ملے پر یعنی اس پر میرے رب میرے نام پر میں اپنا یا بھر کھا اور تیری مدد سے پھر اسکو اٹھاؤ گا اگر تو نے میری جان کو

۴۴

۴۵

۴۶

تحفة الاخيار حجة مشارة لا تبار
 فقط
 نسخ
 ۴۷

ساتھ جو جب کہ پہنچن پائون دھوئے تو نکل جاتے ہیں سب گناہ جنکو میری سچل کر کیا پانی کے ساتھ ہی پچھلے پائے قطرے کے ساتھ یہاں تک کہ گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہو۔ اس حدیث میں فضیلت ہے و غنوی معلوم ہوا کہ وضو سے گناہ دور ہوتے ہیں یعنی صغیر گناہ اور کبیر گناہ تو یہ ہے قیجا اگر اذاجاء اذاحد کو یوم الجمعة وقت نماز کو امام فلیذکر فی رکعتین بخاری اور مسلم میں جاری ہے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب تک کہ اسے جمعہ کے دن اور امام خطبے کے واسطے نکل جکا ہو تو چاند کہ دو رکعتیں پڑھ لے اور یہ حدیث دلیل ہے امام شافعی کی کہ دو رکعت تہجد پس پڑھنا ضروری ہے اگرچہ امام خطبہ پڑھتا ہو امام اعظم کے مذہب میں خطبے کے وقت کوئی نماز درست نہیں خطبے کا سننا فرض ہے سنت کرنے میں ضیعت ہوتا ہے اور دوسری روایت میں کہ یا یہ کہ جلیل خطبے کے واسطے نکلے تو کوئی نماز اور کوئی بات کرنا درست نہیں قی اوکو ہر پڑھ اذاجاء کہ رمضان فی حق اب اب الجنتہ و اعلمت اب جہنم و سلسلت النشیا جائن مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب رمضان کا مہینا آتا ہے تو بیشک دروازے کھولے جاتے ہیں اور دروازے کے بند کیے جاتے ہیں اور شیطان بخیرون میں باز نہ جاتے ہیں اس حدیث میں رمضان کی بکرت و فضیلت کا بیان ہے اس واسطے کہ جب کہ جمی نماز پڑھ رکھا اور شیطان خالی ہوا اکثر گناہوں سے بچا تو حضرت اسی کا جو شہادہ اب بیشک دروازے کھولے دروازے بیکار ہوئی شیطان بند ہوئے اس واسطے کہ اکثر شیطان کا قابو آدمی پر پڑے بھرنے میں ہوتا ہے اور اگر کثرت نمازی لوگ بھی رمضان میں وزہ رکھتے ہیں نماز شروع کرتے ہیں یہ بھی دلیل ہے شیطان کے قید ہونے کی غرض رمضان کی بکرت میں کچھ شہر نہیں ہوا کوکو ہر پڑھ اذاجلس احد کو عنی حاتم فلا یستقبل القبلۃ ولا یستند یوحا مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب کوئی جا ضرور کے واسطے بیٹھے تو قبلے کا سامنا کرے اور نہ اسکو پیچھے دیوے ہوا پیشہ اذاجلس یذکر شعبہ الا لایع و مسر الخ ان الجنان فقد وحبہ الفصل مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب وہ بیٹھا عورت کے چوٹلے میں اور لگاؤتہ مرد کا عورت کے قطنے میں تو ضرور اوچھٹ گیا غسل کرنا عورت کا چوشا خا یعنی وہ پٹلیاں مرد و رانیں یعنی منہ دخول سے غسل جب کہ منی نکلے یا نہ نکلے اول حکم تھا کہ بیرون منی نکلے غسل واجب تھا اس حدیث سے وہ حکم نسخ ہوا اور یہی مذہب ہے امامون کا ہوا ابن عمر اذاجمعة اللہ الاولین والآخرین یوم القیمۃ میر مع لکل عبادہ فقیل ہذا عندہ فلا ین فلان مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جمعہ کے جمع کر لیا سب گلوں اور پچھلوں کو قیامت کے دن ہر ایک غایا ز قول توڑنے والے کا جھنڈا اونچا کیا جاوے گا پھر کہا جاوے گا یا غازی ہو فلا نے کی فلا نے کے منہ کی ف یعنی جسے امام سے بیعت کی پھر قول توڑا اسکو خدا قیامت میں فیضوت کر لیا سب کے اگر کو طلعہ اذاحد کو عنی اللہ لشی عذوا کانی لک الکن ب علی اللہ مسلم میں طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب میں تکو خدا کی طرف سے کوئی چیز تملایا کروں تو اسکو پکڑ لیا کرو یعنی عمل کرو اس واسطے کہ میں مقرر خدا پر کبھی جھوٹ نہ باندھوں گا یعنی خدا کے حکم ہو جائے میں حضرت معصوم ہیں مبین چونکہ پڑنا چل چل ہونا ممکن نہیں فلان حدیث کا قصہ ہو چکا کہ حضرت نے ایک بار انصار یوں کو دیکھ کر پھول کوادھو کے اندر ڈالنے سے منع کیا اس سال کھجور نئی تبتہ حدیث فرمائی یعنی میں تکو میری طاعت کرنا فرض ہے وہاں مصلحت اپنی نہیں جانتے ہیں ق مالک بن الحویرث اذاحضر علی الصلوات فادناک اذ اقیما و لیقو ممکا اگر کما قالہ کہ لولہا حب کہ بخاری

۷۸۳

۷۸۵

۷۸۶

۷۸۷

۷۸۸

۷۸۹

۷۹۰

کشفة الاحیاء تہجدہ منہا ان لا توار

اور مسلم بن مالک بن حویرث سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تک کہ تم لوگ باہر آؤ اور قاضی کے پاس جاؤ اور قاضی کے پاس
دونوں میں طرہ امام ہوئے یہ حضرت نے مالک اور زکریا کے ساتھ سے فرمایا کہ مالک بن حویرث سے روایت ہے کہ ہم دو آدمی حضرت کے پاس
حاضر ہوئے جب ہم نے کہا جانیگا ارادہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں بھی اذان کو پڑھنا جائز ہے
اور جماعت دعا میں بھی ہوتی ہے اور جب تک کہ میں برابر ہوں تو بڑی عمر والا امام بنے **هَامُ سَلَّمَ اِنَّ لَكَ رُكُوعًا مِثْلَ رُكُوعِ النَّبِيِّ فَقُولُوا**
خَيْرًا اِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَوَسِّتُونَ عَلٰی مَا تَقُولُوْنَ مسلم بن حنفیہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سر سے کپڑے پہن
ہو تو اس کے حق میں نیکیاں نہ بولا کرو اس واسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں تم کہتے ہو ف یعنی جب کہ تم می فرمایا تو اس وقت فرشتے موجود
ہیں تمہارے قول پر آمین کہتے ہیں تو اس کے حق میں نیکیاں نہ بولا کرو و دعا کو معلوم ہوا کہ مرنے کی خوشیاں کرنا اور اس کے واسطے دعا کرنا
مستحب ہے اس کے بعد اس کو ذکر کرنا چاہیے **قِ عَمْرُو بْنِ الْعَاصِ اِذَا سَكَكَ الْحَاكِمُ فَاجْعَلْهُ نَحْوَ اَصَابِ ذَكَرَ اَنْجَرٍ اِنْ اِذَا**
سَكَكَ وَاجْعَلْهُ نَحْوَ اَخِي اَنْجَرٍ بخاری اور مسلم بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب حاکم اور قاضی نے
کسی شخص سے حکم کر لیا ارادہ کیا سو مقدمہ و بعد اس بات کی دریافت میں محنت اور کوشش کی پھر حکیمانہ بات پائی تو اس کو ثواب پہن
یعنی ایک محنت کا دوسرا ٹھیک بات پائی تو اس کو ثواب پہن اور جب حکم کا ارادہ کیا اور مقدمہ و کوشش کی پھر اس میں چونک گیا یعنی حق بات اس کو
نہ معلوم ہوئی تو اس کو ایک ثواب پہن یعنی صرف محنت کر لیا کہ یعنی جب تک کہ قاضی نے قضیہ فیصلہ کرنے میں خوب غور کیا اور
قرآن و حدیث اور جماع امت سے اس کا حکم نکالا اگر وہ حکم ٹھیک ہے تو اس کو دو ثواب ہیں اور اگر چونک ہو تو ایک ثواب بعد کوشش کے
چونکہ پرکھنے میں اس طرح جو عالم مجتہد وہ مسئلہ جو قرآن و حدیث اور جماع امت میں صاف مذکور نہیں اس کو اپنے قیاس سے قرآن
اور حدیث میں غور کر کے نکالے تو مقرر ثواب پانچواں اگر ٹھیک مسئلہ ہو تو دو ثواب ہیں اور اگر چونک ہو تو اس میں دو ایک ثواب بشرطیکہ اجتہاد
کی لیاقت رکھتا ہو اجتہاد کی شرطیں علم فقہ میں مذکور ہیں اجتہاد کو ظاہر عالم کا کام نہیں اس کو بہت علم اور فہم مزید چاہیے اس واسطے
اہل سنت میں چار مجتہد اماموں کی مذہب مقرر ہو گئے ان کے برابر اب تک کسی علم اور فہم حاصل نہیں ہوا علاوہ اسکے اگلا زمانہ حضرت کے
زمانے سے بہت قریب تھا جو حضرت کے وقت کی رسم و عادات اور اس وقت کی بول چال کا طریق تھا وہ لوگ سمجھتے تھے
اس وقت کے عالمان کو سمجھنا نہایت مشکل ہے **هَجَابُ اِذَا سَكَكَ اَحَدُكُمْ فَلَا يُجِبُ اَحَدٌ اِلَّا تَلَّ الشَّيْطَانُ** مسلم بن
بابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی پرے پریشان خواب دیکھے تو کسی سے نہ کہے شیطان کے کھیل کوف یعنی آدمی کے
دن کر لے شیطان کچھ وہی خواب کھلا رہے ہو اس کا کسی سے کہنا کیا ضرور ہے **اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا اسْتَحَبَّ لَوْ سَمِعَ الْمُؤْمِنِينَ**
تَلَّهَا مَلَكَانِ يَصْعَدَانِ يَأْتِيَانِ اِلَى حِمَاةِ قَدَسٍ مِنْ طَيِّبَاتِ نَحْوِ اَوْ ذَكَرَ الْمَسْكَةَ يَقُولُ اَهْلُ السَّمَاءِ رُحَمَاءُ طَيِّبَةٌ
جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ عَلٰى جَسَدٍ كُنْتُ تَعْمُرُهُ فَيَنْطَوِي عَنِ الْاَرْضِ ثُمَّ يَقُولُ اِنْطَلِقُوا اِلٰى
اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا اسْتَحَبَّ وَجْهًا قَالَ حِمَاةُ قَدَسٍ مِنْ نَحْوِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُولُ اَهْلُ السَّمَاءِ اَرْحَمُ
حَبِيْبَتُهُ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ قَالَ فَيَقُولُ اِنْطَلِقُوا اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ فَذَكَرَ سَيِّئًا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رُبَّمَا كَانَتْ عَلَيْهِ عَلٰى الْفِيْهِ هَاكُنَا مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب بدن سے ایسا نذرانہ نکلے تو اس کے آگے دو فرشتے آتے ہیں اس کا آسمان پر چڑھا لیا جاتے ہیں کہا حاد اس

۹۱

۹۲

تحقیق الاخبار ترجمہ مشارق الانوار

۹۳

۹۴

فہم بیان حال توفیق و توفیق و توفیق

کہ کیا روشن نہیں کر چکا تو ہمارے موصوفوں کو کیا بہشت میں ہو کہ زمین اخل کر چکا اور فرشتے سے بچا چکا یعنی سب کے متوالے ہیں
 زیادہ کوئی کہہ کا ارادہ ہوتا پر وہ اٹھایا جاوے گا یعنی یہ اراکھی ہوگا سو بہشت کی کوئی نعمت باقی ہوئی نہ نزدیک نہ دور سے
 زیادہ پیاری ہوگی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت میں یا نذرانوں ویدار اراکھی ہوگی بیکون نصیب گاہ و بہشت کی کوئی نعمت
 اور لذت اسکو لگا نہ کھائے گی اور یہی سب سے اہل سنت جماعت کا جو اس حدیث سے نصیب ہوا تھا کرتے ہیں جیسے معتزلہ اور خارجی اور بعض
 قہ آنس اذا دعا احدكم فليخبرهم المسئلة ولا يقولن الله ان شئنا فاعطيني فانه لا مستكره له بخاری
 اور مسلم میں اس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب کسی نے عمار کے تو مانگے میں طلب حاصل ہونیکا یقین کیا اور یوں کہے اور خدا کے عمار کو
 تو چاہے ہو اسطے کہ خدا پر کوئی جبر کرنا الہ نہیں جو کرنے دینے یعنی اسکو قبول کرے کیا چاہیے قہ ابوہریرہ اذا دعا احدكم فليخبرهم
 امرأته الى فراشه فابت ان يفتي فبات غصيانا لغناهما الملكا حتى يصير بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت
 ہو کہ حضرت فرمایا کہ جب یا مرنے اپنی جورو کو اپنے بچھوئے پر میرا سنے آئے سے انکار کی سو خدا و مدت بھر غصہ میں آتا تو اس عورت کو اس
 فرشتے لعنت کرتے ہیں قہ ابوہریرہ اذا دعا احدكم الى الويل فليخبرها بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہو کہ
 حضرت فرمایا کہ جب کسی شادی کے کھانیکہ واسطے بلایا جائے تو وہاں جانا چاہیے قہ لیہ اس کھانے کا نام ہو کہ بعد منکح کے
 جیسے روظاوند کے گھر آئے تو اسوقت دستوں و درباروں کو جمع کر کے کھلانے طعام و لمیہ سنت ہے حضرت اور اصحاب کیا
 کرتے تھے بعضے علما کے نزدیک لیہ میں جانا واجب ہے بخاری تو گو نگار ہوئے اور بعضوں کے نزدیک مستحب ہے کھانا ضرور نہیں
 کچھ عذر ہو تو کھائے قہ ابوہریرہ اذا دعا احدكم الى طعام وهو صديق فليقبل اني صديقك مسلم میں ابوہریرہ
 سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب کسی شخص کھانے کے واسطے بلایا جائے اور وہ روزہ دار ہو تو چاہیے کہ یوں کہے کہ میں روزہ دار
 ہوں قہ یعنی نفل عبادت کا چھپانا بہتر ہے لیکن عورت میں اہلکار سے یعنی روزے کے عذر سے بین معذور ہوں نہیں کھانا اسکو
 رنج نہ ہو قہ ابوہریرہ اذا دعا احدكم فليقبل فان كان صديقا فليقبل وان كان مفطرا فليطعم مسلم میں ابوہریرہ
 سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب کسی کھانے کے واسطے بلایا جائے تو قبول کرنا چاہیے سو اگر روزہ دار ہو تو دعوت کرنے والے کو نیک
 دعا کرے اور اگر روزہ ہو تو کھانا کھا کرے قہ یعنی دعوت کا رد کرنا حرام ہے کھانے میں اگر عذر ہو تو اختیار ہے اور اگر دعوت میں
 کچھ بدعت ہو جیسے نایح اور راک گراسکے جانے سے موقوف ہو جائے تو ضرور جائے اور اگر نہ موقوف ہو سکے تو سچا و سے اس عذر سے
 دعوت کا رد کرنا درست ہے قہ جابر اذا راى احدكم الشراوى فليخبرها فليصدق عنك ثلثا ولا يستعذ بالله
 من الشيطان ثلثا وليخبر الذي كان عليه مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب تم میں کوئی خود
 دیکھے جو اسکو بری معلوم ہو تو اپنے بائیں طرف تھک تھک کر تین بار اور سپاہ مانگے خدا کی شیطان سے تین بار یعنی یوں کہے
 کہ اعدوا بالله من الشيطان الرجيم و جس کو ٹالیا ہو اسکو بد ڈالے قہ یعنی جواب کر وہ اور علی بن شيطان کی طرف سے ہوا تو ان
 اس حدیث کے عمل کرے تو اسکا ضرر اور دوسو سوہ دور ہو جائے قہ ابوہریرہ اذا راى احدكم فليخبرها فليصدق قہ
 لا یحدث یہ الناس بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب کسی شخص میں کروہ خیر دیکھے تو اٹھ کھڑا ہو پھر
 نماز پڑھے اور اس جواب کو کسی سے کہے قہ یعنی اگر وہ جواب دیکھے اور دل میں اسکا کچھ شک پیدا ہو تو یہ تدبیر ہے کہ نماز پڑھے

تحفة الاختيار في معرفة مشايخ الاموال

باب في اختيار

اور خدا نے خیر مانگے اس واسطے کہ کوئی بات بدون خدا کے حکم نہیں ہو سکتی اور مکر وہ خواب کا کہنا اس واسطے منع فرمایا کہ نادان لوگ اس
 سے کہ خدا جائے کیا سوئے دلیہ اور روایت میں آیا ہے کہ اگر کوئی تر خواب دیکھے تو نادانہ دست سے لے کر کہ بہتر تعبیر کہے اور نہ خواب
 کسی سے کہے **ق عَاشِرَةُ اِذَا رَأَيْتَ الَّذِي يَلْبِغُونَ مَا تَشَاءُ مِنْهُ قُلْ لَكَ الَّذِي يَنْتَقِلُ اِلَيْهِ قَاحِدٌ وَهُمْ يَحْجَرُ**
 اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جس کے جوت کوئی نہ دیکھے جو چھپے پڑے جائے میں قرآن کی صفحہ کھولے والی
 آیتوں کے تو وہ لوگ ہی ہیں جن کا خدا نے قرآن میں نام لیا ہے تو ان سے جو بھی چیز کرنا چاہی صحبت سے ف قرآن کی آیتیں دو طرح کی
 ہیں محکم اور متشابہ محکم وہ جس کا مطلب صاف نکلا ہو اور متشابہ وہ جس کے مطلب میں صحت کا ہر صاف مطلب نہیں ہو محکم آیتیں قرآن
 کی جڑ میں انھیں پر عمل کرنا حکم ہے اور متشابہ آیت کا کھوج کرنا اور اس کی صحت کو دریافت کرنا حکم نہیں قرآن میں حق تعالیٰ نے
 فرمایا ہے کہ جس کے دل میں کینہ اور گریہ ہو وہی لوگ متشابہ آیت کا کھوج کرتے ہیں سو حضرت نے فرمایا کہ جو متشابہ آیت کا کھوج کرے
 تو وہ لوگ انھیں کپٹا اور گریہ والوں میں ہیں جن کا خدا نے قرآن میں نام لیا اور پتہ نکلا یا سو ان کی صحبت سے کنارہ کرنا لائق ہے
 کا اثر ملے ہو جائے مسلمان پر واجب ہے کہ سب قرآن پر ایمان لائے محکم پر عمل کرے اور متشابہ آیت کا اصل مطلب کو خدا پر جو الہ کرے
 حیثیت کو مالک حکمت والا سے کہے ہاں کیا ضرورت اس میں کھوج کرے اور خدا کے غضب میں گرفتار ہون **ق عَاشِرَةُ اِذَا رَأَيْتَ الَّذِي يَلْبِغُونَ**
تَأْمَنُ اِذَا رَأَيْتَ الْحَمَاءَ فَصَوْمُوْهُمْ وَاحْتَرِفُوْهُمْ كَقَوْلِ هَذَا حَدِيْثٌ مِّنْ سُوْرَةِ بَخَارِیْ اور مسلم میں عاصم بن ربیعہ سے روایت ہے کہ
 حضرت نے فرمایا کہ جب تم جانے دیکھو تو ان کے گھر سے ہو یا تنگ کہ تم سے کہے بڑھ جاوے یہ حدیث منسوخ ہوتی ہے پہلی یہ حکم تھا جو حضرت
 نے موقوف کیا ہر ابوہریرہ کہ **اِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَقُوْلُ هٰذَا لَكَ التَّاسُ فَمَوْ اَهْلُكُمْ** مسلم میں ابیہرہ سے روایت ہے کہ
 حضرت نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کسی کو کہ کہتا ہے کہ سب گریہ ہو سے سنیاناں گئے تو وہ سب سے زیادہ تراد و نہایت مستیاناں
 ہوا ان سے لوگوں کو سنیاناں کیا **ف** اس حدیث کے دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ لوگوں کو خدا کی رحمت سے نا امید کرنے اور کہے
 کہ لوگ بے گناہ ہوں سے سنیاناں گئے مقرر و زنج میں بڑے نیکے نیکے نیکے توجہ بخت میں یہ شخص جو دیر با دیا اس واسطے کہ لوگوں کو
 رحمت سے نا امید کیا اور بے گناہی اور دوسرے مطلب کہ لوگوں کے عیب پر ایمان نقل کرے اور کہے کہ لوگ با د ہو سے توجہ بخت میں
 یہ خود دیر با د ہو کہ لوگوں کی غیبت کی اور آپ کو بہتر سے سمجھا نام مالک نے فرمایا کہ اگر لوگوں کے گناہ اور مستی چھوڑ دے تو سب کو کہے کہ ہاں
 کیا لوگ بڑے گئے ہیں بڑا د ہو سے ہیں تو کچھ مضایقہ نہیں اور اگر یہ بات غور سے کہے کہ کوئی نہ بہتر سمجھے اور سب کو دلیل جانے تو ہرگز دست
 نہیں حدیث کے موافق ہر ابوہریرہ کہ **اِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَقُوْلُ هٰذَا لَكَ التَّاسُ فَمَوْ اَهْلُكُمْ** اور مسلم میں عاصم بن ربیعہ سے روایت ہے کہ
 مسلم میں ابیہرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم رمضان کا پانچ دیکھو تو روزہ رکھو اور جب سکود دیکھو یعنی عید کے چاند کے
 تو روزہ رکھو اور اگر بیل کے تم تو میں رمضان کے دن روزہ رکھو **هَ اَمَّ سَكَرَ اِذَا رَأَيْتُمُ هٰذَا لَكَ التَّاسُ فَمَوْ اَهْلُكُمْ** اور اگر **اِذَا رَأَيْتُمُ**
اَنْ يَلْبِغُوْا فَمَوْ اَهْلُكُمْ عن شعرة و اخطارہ مسلم میں حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم دیکھو فی الحج کا پانچ
 اور راہ کوئی رکھتا ہو تو بالی کا تو چاہیے کہ باز رہے اپنے بال اور ناخنوں سے یعنی بال اور ناخن نہ کاٹے **ف** امام احمد کا یہی مذہب ہے
 کہ چاند دیکھنے سے قربانی کرنے والے کو بال اور ناخن کاٹنا حرام ہے اور متشابہ آیت کے نزدیک مکر وہ اور امام غلام کے نزدیک جائز ہے
هَ اَمَّ سَكَرَ اِذَا رَأَيْتُمُ هٰذَا لَكَ التَّاسُ فَمَوْ اَهْلُكُمْ عن شعرة و اخطارہ مسلم میں ابیہرہ سے روایت ہے کہ

۸۰۶

اگر کوئی تر خواب دیکھے تو نادانہ دست سے لے کر کہ بہتر تعبیر کہے اور نہ خواب کسی سے کہے

۸۰۸

عقیدہ الاحیاء و النجاة متشابہ و متشابہ

۸۰۹

۸۱۰

۸۱۱

۸۱۳

۸۱۲

۸۱۵

۸۱۶

۸۱۷

تحفة الاصحار من تحفة مشرق الافکار

حضرت نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے تئیں سے شکار کو مارا پھر شکار کیا یعنی کہیں چھپ گیا یا چلا گیا تو نے اسکو یا اسکو چھپا کر
 بدبو کو مے سے اگر شکار زخمی ہو شکاری کہتے سے یا تیر سے اور کہیں چلا جائے تو اگر شکاری اس سے ماہی ہو کہ نہ بیٹھا نہ ناواش کی
 حالت میں اسکو مردہ پاوے تو امام غظم کے نزدیک اس شرط سے شکار حلال ہو اور زمین تو حرام اور امام مالک کے نزدیک اگر کسی نے
 تو حلال ہو اور اگر دوسرے کے دین پائے تو حرام ہو اور بدبو دار گوشت کھانا حرام میں لیکن مکروہ ہر وقت ابوہریرہؓ کہ اگر آدمی نے
 احداً کو فقیہین زناھا فلیجلیدھا الحد ولا یثرب علیہا ثوران زنت فلیجلدھا الحد ولا یثرب علیہا ثوران زنت
 الثانی فقیہین زناھا فلیجلیدھا ولا یثرب علیہا ثوران زنت فلیجلدھا الحد ولا یثرب علیہا ثوران زنت
 ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمھاری کسیکی لونڈی حرام کاری کرے پھر ظاہر ہو جائے اسکی حرام کاری خود اسکی اقرار سے خواہ کواہوں
 تو اسکو مالک حد ما سے یعنی پچاس کوڑے اور اسکو جھڑکی بدبو سے پھر اگر دوسری بار حرام کرنے تو چاہیے کہ دوسری بار بھی حد ما سے
 اسکو جھڑکی بدبو سے پھر اگر تیسری بار حرام کرے سو اسکا حرام ظاہر ہو جائے تو چاہیے کہ اسکو بیچ ڈالے اگر چہ مال کی سی اسکی قیمت
 یعنی پورے قیمت کا خیال کرے جتنے کو بیچے بیچ ڈالے اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ جو تھی بار اسکو بیچے ف عرب کا دستور تھا
 کہ لونڈیوں کی حرام کاری کو عین نکالتے تھے صرف جھڑکی اور گھڑکی پڑا لیتے تھے جیسے اکثر جگہ ہندوستان میں سو فرمایا کہ صرف
 جھڑکی پڑنے والا کو بلکہ اسکو حد ما دار اگر خدا کے حکم کے موافق اور لونڈی غلام کو نیز کم ہوتی ہو گھڑکی یا کو کچھ فائدہ بھی نہیں کرتی مانتا تھا
 یہی غصہ ہے کہ مالک خود بدو ن حاکم کی اجازت لونڈی غلام کو حد ما سے اور امام غظم کے نزدیک حاکم سے اجازت لیکر مارے ہو
 ابوہریرہؓ کہ اذا سافر تقویٰ فی الحصب فاعطوا الابل حطبھا من الارض واذا سافر تقویٰ فی السنن فباذروہا فیہا فیهما
 واذا عرس سننوا فاجتنبوا الطرق فانھا طرق الدواب وماوی الھولاء بالکلبی سلم بن ابوبیرہؓ سے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سفر کیا کرو اذان فی اور سبزی کے سال تو اونٹوں کا حصہ میں سے دیا کرو یعنی اونٹوں کو نہیں
 چرنے کو چھوڑ دیا کرو منزل پر اتر کے اور جب تم سفر کو قحط اور خشکی کے سال تو عطیہ خشکی کی منزلوں کو طوکڑا والاؤں کو کھا گودا
 رہتے یعنی اونٹوں کی ہڈیوں کا گودا نہ سوکھنے پائے طاقت ادب کی نیچانے پائے کہ تم منزل پر پہنچ جاؤ اور بڑی بڑی منزلیں
 کر کے خشکی سے نکل جاؤ اور حضرت نے فرمایا کہ جب تم بچھلی رات کو منزل پر اتر کر اونٹوں کو چھوڑ کے علیہا اتر کر اونٹوں
 کرتے میں جانوروں کی آمد و رفت کی راہیں ہیں اور کھیتوں کے مقام میں رات کو وہاں اس حدیث میں حضرت نے سفر کی کہیں
 است کو بتلایا میں ہا العباس اذا سجد الحمد سبحك معہ مستعجلاً ارباب وجہہ وكفاہ وركعتاه وقد ماہ سلم
 حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سجدہ کرنا ہو بندہ تو اس کے ساتھ بدن کے سات عضو سجدہ کرتے ہیں
 اسکا منہ اور اسکی دونوں تھیلیاں دونوں اس کے گھٹنے اور دونوں اس کے قدم ف منہ سجدہ کرنا یعنی ہاتھ اوناں کا ہر
 اکبر اربعین عازب اذا سجدت فصبر کفیک وادفع مرفقیك سلم میں براہین عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ جب تو سجدہ کرے تو رکعت میں پراہنی دونوں تھیلیوں کو اور اونچا رکھ دونوں پراہنیوں کو یعنی سجدے میں کہیں
 زمین پر رکھنا کہے اور لوٹری کی طرح مکروہ ہر وقت اس اذا سجدت علیک اھل الکتاب فقولوا علیک بخاری
 سلم میں اس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سلام کریں تو گونا گونا گویا یعنی بیوہ اور نصاریٰ تو اس کے جواب میں کہہ

معلوم ہوا کہ صاحب شیطان کو دیکھنے پر تیار اور مرغ فرشتے کو دیکھنے پر تیار نہ تھا بسبب حماقت اور بہت کھانے کے شیطان سے
 مناسبت رکھتا ہوا اور مرغ سفوات اور شجاعت اور کم حجابی سے فرشتے سے مناسبت رکھتا ہوا اللہ اعلم فی القیامہ اذا انکارت
 بن ریحی اذا اشرب احد کوفلا یقتل نفس فی النار و اذا اقی الخلاء فلا یسیر کک وہ یحییہ ولا یمیتہ ولا یمسح یمینہ
 بخاری اور مسلم میں ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کوئی چیز سے تودم چھوٹے پانی میں اوجھ پاتا
 چہاں لگے تو چھوٹے اپنا نازا دلہن ہاتھ سے اور نہ ڈھیلے پونچھ دینے ہاتھ سے ہر ابو ہریرہؓ اذا اشرب الکلب فی لیلہ
 احد کوفلا یقتلہ سبع موات مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کتا تمہارے کیسے بڑے میں
 پی جائے تو چاہیے کہ سات بار اس کو دھو ڈالے و اما شافعی کا یہی مذہب ہے کہ کتے کے چھوٹے برتن کو سات بار دھو
 تو پاک ہوئے لیکن ایک بار مٹی اور پانی سے اوسات بار صرف پانی سے اور امام اعظم کے نزدیک تین بار دھونے سے پاک ہوتا
 ہر سات بار دھونے کا اول حکم ہوتا تھا کہ عرب لوگ کتوں کو ناپاک نہ جانتے تھے ہر ابو سعیدؓ اذا شرب احد کوفی صلوٰۃ
 فکرم کوفی صلوٰۃ ثلاثا اذا کوبکافہ یخرج الشک و لیکن علی ما استیقن کوفی صلوٰۃ سبعین قبل ان یسکون
 فان کان صلوٰۃ شفعن کف صلاۃ ولان کان صلوٰۃ کما لا یرجع کانتا تراغیما للشیطان مسلم میں ابو سعیدؓ
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شک کرے اپنی نماز میں ہو نماز کے کتنی بڑی تین رکعت یا چار رکعت تو شک اور زبرد
 کو چھوٹے اور چھوٹے کتا ہوا اسی پر بنا ہے پھر دوسرے کے سلام کرنے سے پہلے تو اگر کچھ رکعتیں بڑھی ہوئی تو وہ سب
 سہو سے چڑا ہو جائیں یعنی چھ ہوئی اور اگر نماز پڑھے چار ہی کے پورا کرنے کو تو دوسروں نے شیطان پر خاک الی و فیہ
 جب شک پڑے کہ تین رکعت ہو یا چار تو شک چھوٹے فقہین کو لیوے یعنی کتہ کو اعتبار کرے اکثر کو چھوٹے جیسے ان صورت
 میں تین رکعت کو اعتبار کرے چار کو چھوٹے اور چوتھی رکعت چھوٹے سید و سوا کا کہ پھر اگر حقیقت میں بیخ رکعتیں ہوئی ہوئی
 تو دوسرے سہو کے ملکر چھ ہو گئیں اور اگر حقیقت میں چار ہی رکعتیں ہوئیں تو دوسرے سے شیطان پر خاک پڑی یعنی شہد تر
 شیطان اللہ ہی جب نماز پڑھ رہی ہو تو دوسرے کا تو اب یادہ ملا شیطان کہ نہ میں خاک پڑی کہ اس کا مطلب نہ انعام
 ہوا کہ سہو کا سہو نقصان پورا کرنے کے واسطے مقرر ہوا یہ حدیث امام شافعی کی دلیل ہے کہ شک میں کتہ کو اعتبار کرے
 سلام سے پہلے سہو نہ کرے فتاویٰ مسعودی اذا شرب احد کوفی صلوٰۃ فلیکسر الشک و اب فلکین علیہ
 کتہ کسجد سبعین بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی کو شک پڑے اپنی نماز
 میں تو چاہیے کہ اٹھ کرے کھڑک بات کی پھر اسی پر بنا ہے پھر دوسرے کے کہ جب پوری روایت مصابیح میں یوں ہے کہ
 اول سلام کرے پھر دوسرے کے یہ حدیث ظاہر میں امام اعظم کی دلیل ہے کہ شک میں گمان غالب اور اٹھ کر پھر عمل کرے اور
 بعد سلام کے سہو نہ کرے یہ اسکے واسطے ہے جس کو شک بہت پڑتا ہو اور جس کو اول بار شک پڑے وہ اس بار کو چھوٹے
 سر پہ نماز شروع کرے ہر زید بن ثابتؓ ابی مصاویہ الدقیقیؓ اصر ابو عبد اللہ بن مسعودؓ اذا شربک اتخذ کن
 صلوٰۃ النساء فلا یسکون طبعاً مسلم میں زید بن عبد اللہ بن مسعودؓ کی بی بی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
 عورتوں میں سے کوئی عشا کی نماز کو پڑھے تو خوشبو لگائے و خوشبو عورت کو اس واسطے منہ کی کہ جماعت میں کسی کو

تحقیق کے احیاء و ترجمہ مستشرقین کے آثار

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَشْرَكَ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ تَعَالَى حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ
لَا تَكُونُوا وَكَأَنَّكُمْ أَلَا اللَّهُ تَعَالَى حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا تَكُونُوا وَلَا تَكُونُوا أَلَا اللَّهُ تَعَالَى حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ
قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِنَ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ سَلِيمٌ مِنْ عَمَلِهِ وَنُورٌ
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب موزن کے اندر اکبر اللہ اکبر تو کوئی تم میں سے جواب میں کہے اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر
ان لا اله الا الله تو سننے والا کہے اشہد ان لا اله الا الله پھر موزن جب کہے اشہد ان محمد رسول الله تو سننے والا کہے اشہد ان
محمد رسول الله پھر جب دن کے حی علی الصلوۃ تو سننے والا کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب دن کے حی علی الفلاح تو سننے
کے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب موزن کے اللہ اکبر اللہ اکبر تو سننے والا کہے اللہ اکبر اللہ اکبر پھر جب دن کے لا اله الا الله تو سننے
والا لا اله الا الله اپنے سچے دل سے کہے تو بہشت میں جاوے و اس حدیث میں حضرت نے اذان کا جواب دینا
سکھایا اور سچے دل سے جواب دینے والے کو بہشت کا وعدہ کیا جب سلمان اذان سنے تو سچے دل سے جواب دیا اور چھوڑ کر اذان کا
جواب دینے والا کہ بہشت کی بشارت میں داخل ہوا کتر علماء کے نزدیک اذان کا جواب دینا واجب ہوا اگر ایک مکان میں
کئی اذانوں کی آواز آتی ہو تو اپنے محلے کی مسجد کی اذان کا جواب دینا واجب نہیں اور اگر نماز میں
ہو تو جب ہے جواب اذان کا دیکر پڑھے ہا کو ہریرۃ اذا قام احدکم من اللیل فاستلجھ القرآن علی لسانہ
فکذبہ ما یقول فلیضطجہ مسلم بن ابی ہریرۃ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی رات سے اٹھے یعنی تہجد
کی نماز کے واسطے پھر قرآن اس کی زبان سے صاف پڑھا جائے سو نیند سے ایسا غافل ہو کہ نہ جائے کہ کیا کتاب تو چاہیے
لیٹ ہے و سبب یعنی تہجد کی نماز اور حضور سے چاہیے نیند کے غلبے میں یہ بات حاصل نہیں اس واسطے سونے کو نہ فرمایا پھر
جب غلبہ نیند کا دفع ہو نیک قرآن پڑھے ہا کو ہریرۃ اذا قام احدکم من اللیل فلیضطجہ القرآن علی لسانہ
مسلم بن ابی ہریرۃ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نیت سے اٹھے یعنی تہجد کو تو پڑھیے کہ دو رکعت ہا کو ہریرۃ
خوب بکثرت بتائی کہ اول نیند کا خا اور بکثرت میں ہوتی ہر جواب لے سننے والی نماز پڑھی تو باقی تہجد کی نماز بخوشی طول قرأت سے
پڑھیں گے یا یہ دو رکعت تہجد الوضو کی راہوں اور ہا کو ہریرۃ اذا قام احدکم من اللیل فلیضطجہ القرآن علی لسانہ کہ حدیث میں آیا ہو
کہ دو رکعت کے دو رکعتیں نہ پڑھیں گے یا یہ دو رکعتیں پڑھیں گے یا یہ دو رکعتیں پڑھیں گے یا یہ دو رکعتیں پڑھیں گے یا یہ دو رکعتیں پڑھیں گے
جب تک کہ حضور دل حاصل ہے بعد فرض کے سب نفلوں سے تہجد کی نماز افضل ہو اللہ اسکا مزا مسلمان کو دے
آمین ہا کو ہریرۃ اذا قام احدکم من اللیل فلیضطجہ القرآن علی لسانہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اٹھ جائے اپنی جگہ سے پھر وہ پلٹ آوے تو اس جگہ کا وہی شخص یا وہی شخص دار میں
اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسجد کی صف میں بیٹھا پھر وضو کرنے کو یا کسی اور کام کو جائے اور دوسرے شخص کی
جگہ پر بیٹھ گیا ہو تو اسکو دیکھ کر اس سے کہو یا اٹھ کر اپنی جگہ پر بیٹھو اسی طرح اور مجلس میں بھی ہا کو ہریرۃ اذا قام
احدکم من اللیل فلیضطجہ القرآن علی لسانہ یا اٹھ کر اپنی جگہ پر بیٹھو یا اٹھ کر اپنی جگہ پر بیٹھو یا اٹھ کر اپنی جگہ پر بیٹھو یا اٹھ کر اپنی جگہ پر بیٹھو
الوضو فانہ یقطع صلاتہ الجہاد والمراۃ والکلب الا شقوا مسلم بن ابی ہریرۃ سے روایت ہو

۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی گھر نماز پڑھتا ہو تو اسکی اسطہ بوجانی ہو جب تک کہ کھانے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز
 ہو اور اگر اسکے سامنے کچا دے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو تو اسکی نماز تو ناجائز کہتا اور عورت اور کالکاف جہنمیوں کا
 آڑھہ تو نمازی اپنے سامنے ایک ہاتھ کے برابر یعنی لکڑی اور انگلی برابر موٹی لکڑی کھڑی کرے پھر اگر کوئی اسکے آگے سے نکل
 جائے تو کچھ مضائقہ نہیں اگر امام کے روبرو ہو تو مقتدیوں کو بھی کفایت کرتی ہے اور سباموں کے نزدیک کہ ہے اور سیاہ کتے اور
 عورت کے سامنے آنے سے نماز نہیں جاتی لیکن امام احمد کے نزدیک صرف سیاہ کتے سے نماز ٹوٹی ہے سب علی کے نزدیک بوسنی کی
 حدیث لیل ہے کہ نماز کسی چیز سے نہیں جاتی اور بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں حضرت کے سامنے سو یا کرتی تھی اور
 حضرت نماز پڑھا کرتے تھے ہر اَبُو مُھَرَّبَہَ اِذَا فَرَاہُ اِنَّ اَدَمَ السَّجْدَہَ فَبَعْدَ اَعْلَی السَّیِّطَانِ یَنْکُرُ یَقُولُ یَا وَیْلَی اَمْرَ
 اَبْنِ اَدَمَ بِالسَّجْدِ فَبَعْدَ اَلْحِجَہِ وَامْرَئَتِہِ بِالسَّجْدِ فَانْکَبَتْ عَلَی النَّارِ اِسْلَمَ ابُو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت
 نے فرمایا کہ جب پڑھتا ہر آدم کا بظاہر ان میں سجدے کی آیت پھر سجدہ کرنا ہر ایک ہو جاتا ہے شبیلان رو تا ہوا کہتا ہے کہ ای میری کھنٹی
 حکم ہو آدم کے بیٹے کو سجدہ کرنے کا سوا سبے سجدہ کیا تو اسکے لیے بہشت ہے اور سجدہ نہ کرنے کا حکم ہوا میں نے نماز تو سجدہ و زجر ہے
 وقت اس حدیث میں سجدے کی فضیلت اور شیطان کے حسد اور انفسوس کی بیان ہو چکا ہے اگر اِذَا اَقْبَضَ اَحَدُکُمْ اَلْفَلَاحَ
 فَاَجْعَلْ لِنَفْسِکَ نَصِیْبًا مِّنَ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ اللّٰہَ جَاعِلٌ فِیْ بَیِّنٰتٍ مِّنْ حَلٰکَۃِ خَیْرًا اِسْلَمَ جابر سے روایت ہے کہ
 حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز ادا کر چکے تو چاہیے کہ اپنے گھر کو اسطہ بھی نماز میں سے کچھ حصہ رکھے اسواسطے کہ خدا
 اسکے گھر میں نماز کے سبب بہتری اور برکت کرے واللہ اعلم بالصواب یعنی جب مسجد میں فرض پڑھے تو سنت اور نفل گھر میں پڑھے
 اسواسطے کہ حدیث میں آیا ہے کہ سولے فرض کے سب نمازین گھر میں افضل ہیں تاکہ خیر اور برکت گھر میں ہو اور شیطان کا دخل ہو
 اِنَّ مَسْعُوْدًا اِذَا اَحْدَکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلَقِیَ الشَّیْطٰنَ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃِ وَالطَّیِّبٰتِ اَللّٰہُ اَسْلَمَ عَلَیْکَ اَیُّہَا
 النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُ اَللّٰہُ عَلَیْکَ اَوْ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْہَدُ
 اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی نماز میں پڑھے
 تو التیمات پڑھے یعنی سب یا ان کی عبادتیں جیسے تعریف اور ذکر اور بدن کی عبادتیں جیسے نماز اور حج وغیرہ اور مال کی عبادتیں
 جیسے زکوٰۃ اور زینت صرف خدا ہی کے واسطے ہیں سلام تجھ کو ایسے اور خدا کی رحمت اور برکت اور سلام ہو تجھ کو اور سب خدا کے
 نیک بندوں پر گواہی دیتا ہوں کہ سولے خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد بندہ خدا کا اور اسکا
 رسول ہے وہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ہم نماز میں بیٹھ کر کہا کرتے تھے خدا کو سلام جبرئیل کو سلام میکائیل کو سلام
 اور فلان کو سلام تب حضرت نے ہوا التیمات سکھائی اور فرمایا کہ جب تم نے کہا کہ خدا کے نیک بندہ و پیغمبر سلام ہو تو جتنے خدا کے بندے
 آسمان زمین میں ہیں خواہ فرشتے خواہ پھر خواہ اولیا خواہ جن خواہ وحی سکھو کھلا سلام ہو حج کیا اب ہر ایک کا نام لینا کچھ ضرور
 نماز میں التیمات پڑھنا امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک واجب ہے اور امام مالک کے مذہب میں سنت ہے ہر اَبُو مُھَرَّبَہَ اِذَا فَرَاہُ
 لَیْسَ حَاجِبًا اَوْھَبَ یَوْمَ الْجُمُعَہِ وَالْاِذَا مَا یَخْلُفُ فَقَدْ اَلْفَیَتْ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ جب تو نے اپنے ساتھی سے کہا کہ چپ و جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو مقرر تو نے مکی بات اور نہ حرکت کی وقت

۱۴۵
مشکوٰۃ

۱۴۶
تحفۃ الاخیار جمعہ منہاج لا نور

۱۴۸

خطبه سننا واجب ہو سوقت بولنا درست نہیں اور جب سرے بولنے واسطے کہا کہ چہ تروا سکا بونما یعنی ایت ہوا زبان سے منع
کرے اشائے سے کہے **ق ابن عمر** اذا كان احدكم في الصلاة فليقلل من كلامه حتى يفتقر الى قوله لا اله الا الله
الصلوة بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی نے کھانے کو بیٹھ تو جلدی ہو کہ جب تک کہ
فرغت نہ کر لے لیوئے اگر چہ نماز کی تکبیر بھی ہو گئی ہو وہ جلدی کرنا اس واسطے منع فرمایا کہ کھانے کی طرف دل لگا کر یہاں حضرت دل سے
نماز نہوگی اور اگر جائے کہ غلبہ بھوک کا نہیں ہو اور کھانا کھانے کا جماعت ہو چکی ہو تو نماز میں شریک ہو روایت ہے کہ عبد اللہ
بن عباس اور ابو ہریرہ کباب کھاتے تھے اتنے میں جماعت کی تکبیر ہوئی عبد اللہ بن عباس نے ابو ہریرہ سے کہا کہ جلدی نہ کرو
اسکو کھانا کہ نماز میں نہ لگا ہے **ق ابن عمر** اذا كان احدكم في الصلاة فليقلل من كلامه حتى يفتقر الى قوله لا اله الا الله
بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو نہ تھو کے اپنے منہ کے واسطے
اس واسطے کہ خدا کا قیام ہو اسکے روبرو **ق ابن مسعود** اذا كانوا في الصلاة فليقللوا من كلامهم حتى يفتقر الى قوله لا اله الا الله
عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں آدمی ہوں تو آدمی چپکے کان میں بات نہ کریں ایک چھوٹے ف
اس واسطے منع کیا کہ تیسرے آدمی کو بوجھ ہو گا کہ وہ خیال کرے گا کہ جبکہ مشغول ہے کہ لائن نہیں جلتے ہیں یا کہ میری ہی فکر میں ہیں
اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ چار آدمی ہوں تو دو آدمی کا چپکے بات کرنا مضائقہ نہیں یعنی اس صورت میں صحیح نہ آوے گا اور اس حدیث
اذا كانوا ثلثة فليقللوا من كلامهم حتى يفتقر الى قوله لا اله الا الله اور وہم مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب تین آدمی ہوں تو ایک کی امامت کرے اور لائن نماز اس کے واسطے نہیں ہے جو قرآن پڑھے یا تہجد اور وہم صحیح
وقت میں جو پڑھا قاری ہو تا تھا وہ مسائل بھی خوب جانتا تھا اس واسطے حضرت نے قاری کو عالم پر مقدم رکھا اور ایک کثر نام لکھا
یہ مذہب ہے کہ عالم سنان قاری پر مقدم ہو کہ نماز میں اگر کچھ خللی ہو گا تو عالم درست کر لے گا نیز قاری اور حافظ کیا جائے کہ کس
چیز سے نماز ٹوٹی ہو اور کس کو وہ ہوتی ہرق جائے اگر ادا کاں واسطے **ق ابن عمر** اذا كان احدكم في الصلاة فليقلل من كلامه حتى يفتقر الى قوله لا اله الا الله
عَلَيْكُمْ قالہ کہ بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب پڑھنا چاہو پڑھو اور اس کے وہ دن کچھ طوں
جدا جدا باندھ یعنی آدھا کندھو پڑھا اور آدھے سے شریک چھپا اور اگر کڑا چھوٹا اور تنگ ہو تو صرف اپنی کمری پر باندھ یعنی شریک
چھپا نام مقدم ہو یہ حضرت نے جابر سے فرمایا **ق ابو ہریرہ** اذا كان يوم الجمعة كان على كل باب من أبواب المسجد
ملائكة يكتبون الاول فالاوّل فاذا اجلس الامام طووا الصلح وجاءوا اليهم معون الذکر بخاری اور مسلم
میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہو تو مسجد کے سبب وازون پر فرشتے ہوتے ہیں لکھتے جا
ہیں کہ فلا شخص آیا اسکے بعد فلا نام پھر جب نام خطبہ کے واسطے منبر پر بیٹھا تو لپیٹ لے لے ہیں ان غزون کو جن میں لوگوں کے
نام لکھتے جاتے تھے اور مسجد میں آتے ہیں خدا نے کہ سنے کو **ق حدیث** سے معلوم ہوا کہ جب تک نام خطبہ نہیں شروع کرتا تو آنے
والو کو فرشتے لکھتے ہیں تو انکو زیادہ ثواب بھی ہو گا اور جب خطبہ شروع ہوا تو اسوقت آنے والے کا نام فرشتے اپنے دفتر میں
نہیں لکھتے حدیث میں اشارہ ہے کہ سلمان جلد مسجد میں حاضر ہوں **ق ابو موسیٰ** اذا كان يوم الجمعة فليقلل من كلامه حتى يفتقر الى قوله لا اله الا الله
مُسْلِمٌ يَوْمَئِذٍ اَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُولُ هَذَا مَا كُنَّا فِيهِ النَّارُ مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن آئے گا

۸۴۹

۸۵۰

۸۵۱

۸۵۲

۸۵۳

۸۵۴

مختار الاخبار

۵۵

خدا فرماتا ہے کہ کون فرض ہے اسکو جو مفلس قلاج اور بیمار نہیں یعنی خدا کو اور ایک دایت میں بجائے عدم کہ عیدیم ہر لیکن مطلب
ایک ہی ہر حرف خدا بے بغالی جسم سے پاک ہے اور تار چڑھنا اسکی نشان نہیں تو مطلب یہ ہے کہ آدھی رات سے صبح تک رحمت الہی
اپنے بندوں پر نہایت متوجہ ہوتی ہے یہاں تک کہ خود سوال و ردعا کا تقاضا فرماتا ہے تاکہ قبول کرے معلوم ہوا کہ وہ وقت نماز
برکت اور رحمت اور قبولیت کا ہے اسبدا اسطے اسوقت کی نماز یعنی نبی بعد فرض کے سب نفلوں سے بہتر ہے ہر فوسل فوسل کہ
دولت ہر رات کو ہو اور اہل غفلت اس وقت میں بین بانج رنگ میں اس وقت سے محروم ہیں اللہ اپنے کرم سے اسوقت کی نماز
کا شوق ہمارے دل میں ڈالے اور اسکی قدر رکھو سمجھاؤ اور یہ جو فرمایا کہ کون فرض دے اسکو جو مفلس اور بیمار نہیں یعنی فرض
اس خیال سے مفلس کو نہیں دیتے کہ یہ کہاں سے ادا کرے اور یہ معاملہ کو نہیں دیتے کہ یہ کھانا کھا دے یا نہ ادا کرے سو خدا فرماتا ہے کہ زمین
مفلس نہیں کہ چونکہ سکون اور بیمار نہیں جو دیتے ہوئے ڈرتے ہو یعنی میری صفت غنی اور کریم ہر ایک کے عوض میں سے
سات سو گنا دیتا ہوں پھر میری راہ میں دیتے ہوئے تلک کیا نامل ہے ہر ایک کو بکرا دے اذ انزلت اود وقت فمن کانت لہ ابل
فلیکھ یابلیہ ومن کانت لہ غنم فلیکھ یغنیہ ومن کانت لہ ارض فلیکھ یرضہ فقال رجل ید رسول اللہ
اذ آیت من کون کانت لہ ابل ولا غنم ولا ارض قال یغنیہ فی سبیہ فیلد علی حدہ ہر کس کو بکرا دے لیکن اس وقت
الکھاء اللھو کل بلغت اللھو کل بلغت اللھو کل بلغت فقال رجل ان کھت حتی یطلق
فی الی احد الصفتین او اخدی الصفتین فمیرنی رجل یسبیہ او یجی سہو فیکنتلی قال یغنیہ یابلیہ
وایماک ویکون من اصحاب لکنا سلم بن ابوبکر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب فتنہ اور فساد میری امت میں
اترے یا پڑے تو جسکے اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں میں چلے اور جسکی بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں چلے اور جسکی گھنٹی
کی زمین ہو وہ اپنی زمین میں چلے پھر ایک مرد نے کہا کہ بھلا فرمائیے تو جسکے نڈاونٹ ہوں نہ بکریاں نہ زمین نہ کیا کرے
حضرت نے فرمایا کہ وہ اپنی تلوار کا قصہ کرے سو تیرے اسکی بارگاہ کو کٹ ڈالے یعنی اپنے کی چیز کو باقی بڑھے جو حصار ہو لے
پھر جلدی کرے اپنے چاکرین جتنی ہوں سکے انکی میں تیرا حکم ہے پھر چاکر انکی میں تیرا حکم ہو پھر چاکر اسکو
تین بار فرمایا پھر ایک مرد نے کہا بھلا فرمائیے تو اگر مجھے نہ برستی کریں یہاں تک کہ روضہ میں یا دو گروہوں میں کسی طرف
کھینچ لیجاوین پھر وہاں کوئی چکھو لوار یا یہ یا کوئی تیرا دے اور جھگو قتل کرے حضرت نے فرمایا کہ تیرا اور سدا گناہی ہی ملیٹ
پڑے گا اور وہ دور جیون میں اخل ہر کاف حضرت کو معلوم ہوا کہ میرے بعد سدا ہونگے اور مسلمانوں میں قتل شروع ہوگا سو اسطے
حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اسوقت میں گوشہ گیری بتلائی اکثر حضرت کے اصحاب مثل عبداللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص
اور ابوبکر مسلمانوں کی جنگ میں شریک نہ ہوئے بموجب اسی حدیث کے کہ ان عمری اذا انجھ الصلہ السیدہ و احسن
عیادہ ریحہ کان کہ اولا حیرا سیکون بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب غلام نے
مالک کی خیر خواہی کی اور اپنے خدا کی بھی عبادت کی تو اسکے دوہرے ثواب ہونگے یعنی ایک ثواب مجازی مالک کی
اطاعت کا اور دوسرا ثواب حقیقی مالک کی اطاعت کا شہر ابوبکر نے کہا اذ انظر احد کھالی من فصل علیہ فی المال والخلق
فلیتفضل الی من ھو افضل منہ بخاری میں ابوبکر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی دیکھے مال او صورت

۸۶۲

تختہ لاچار تہجہ مشرق الاقار

۸۶۳

۸۶۵

میں اپنے سے بہتر کو تہذیب ہے کہ اپنے سے کمتر کو دیکھنے فہم کی کمی زیادہ مال اور خوبصورت کو دیکھنے تو لازم ہے کہ جو اپنے سے کمتر ہیں مال و شکل میں انکو دھیان کرے تاکہ اسکو حسرت اور افسوس میں مبتلا نہ کرے نہ حاصل ہوا سوا اسے کہ دنیا میں جو شخص ہر اس سے ہزاروں بدتر بھی عالم میں موجود ہیں مثلاً اگر کوئی محتاج ہو تو ہزاروں محتاج بھی ہیں اور یہاں بھی ہزاروں کوئی محتاج اور یہاں تو سیکڑوں محتاج بھی ہیں یہاں بھی ہیں اور کافر بھی تو اسے ہزاروں سے بہتر ہو سچا ان کے حضرت نے عجیب مجرب علاج بتلائی کہ اگر اسکا دھیان کرے تو کبھی نوح دل میں آوے اور خدا کا شکوہ زمان سے نہ نکلے بلکہ شکر گزاری کیا کرے اور یہ سچ میں پوری دانت یوں کہ دنیا میں کمتر لوگوں کو دیکھے اور دین میں اپنے سے بہتر لوگوں کو دھیان کرے تاکہ اپنی عبادت اور عبادت غور نہ دل میں سہارے مثلاً اگر یہ شخص غائب ہو جائے تو دوسرا شخص بھی پڑھنا ہو تو وہی افضل ہو اسطرح لاکھوں میں ایک عبادت اور پرستش گاہ میں بہتر موجود ہیں اگر یہ دھیان کیا کرے گا تو دینداری میں آپکو کمتر اور سنت جانیگا اور گونہ کا میں اپنے سے کمتر لوگوں کو خیال کرے گا کہ فلانا نماز نہیں پڑھتا فلانا معتدرا ہو کر حج نہیں کرنا رکوع نہیں دیتا تو آپکو یہ شخص بہتر سمجھنا اور یہی سکے حق میں ہر ہوشیار انسان اذ النعمان احدث کوفی الصلوة فلیکون حسی یقلو ما یقلیٰ اجماعی بن انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز میں اٹھنے لگے تو اسکو چاہیے کہ سورہ بے ہمتا کہ جانے جو پڑھے ف یعنی سونے کے بعد جب ایسا ہوش ہو کہ اپنے پڑھنے کو سمجھے تب نماز پڑھے نیند کی حالت میں نماز سوا اسے منع فرمائی کہ اسی حالت میں کہ می کہتا کہ اور نکلنا ہو اور کچھ فہم کا شائبہ نہ ہو کہ تو اے عین احدث کوفی و هو یصلیٰ فلیکون حسی یدھب عتہ النعم فان احدث کوفی اذ احدث و هو اعیس لا یدری لعلہ ینھب ینسحقہم فلیسب نفسہ بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اٹھنے نماز پڑھتے تو چاہیے کہ سورہ بے ہمتا کہ کہ نیند نہ جاتی ہے اسواسطے کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے گا او گھٹا تو اسکو معلوم ہو گا شائبہ وہ تو موقت مانگے گا قصد کرے سوائے جان کو کو سننے لگے ہو اور ہرگز نہ اذ احدث کوفی فلیکون حسی یدھب عتہ النعم فان احدث کوفی اذ احدث و هو اعیس لا یدری لعلہ ینھب ینسحقہم فلیسب نفسہ بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے پیٹ میں کچھ کرے گا اسٹ پائے سوا اسکو شائبہ پڑے کہ اسے پیٹ سے کچھ لکھایا نہیں تو مسجد سے نکلے ہمتا کہ کہ آواز سے یاد ہو جائے ہفت یعنی جب تو اترے وضو کرے شائبہ پڑے تو نماز نہ توڑے اور مسجد سے باہر نہ نکلے اور جب حد کی آواز سے اور بدبو پائے تو اس صورت میں وضو کیا غرض کہ شائبہ سے وضو نہیں جانا یقین سے جانا ہی ہر طرح سے اذ احدث کوفی اذ احدث کوفی یدھب عتہ النعم فان احدث کوفی اذ احدث و هو اعیس لا یدری لعلہ ینھب ینسحقہم فلیسب نفسہ بخاری و مسلم میں طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی نے اپنے آگے کھانے کی مجلس لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھی تو چاہیے کہ نماز پڑھے اور کچھ خیال کرے کہ اسکی اس طرف سے کون گذر گیا ف یعنی اگر میدان میں نماز پڑھے تو ہاتھ کے برابر ایک لکڑی اپنے کے گال کیوں پھرنے وغیرہ نماز پڑھے جو چاہے آمد رفت کرے آخر ابو سعید اذ احدثک الخنازرة و احتکھا الرجال عان اعناقہم فان کانت صلیحہ قالے قد مؤنی وان کانت غیر صلیحہ قالے یا ویلہا ابن تہذیبوں کا کہتے ہو تو کھانے کا کھانا انسان کو دیکھ کر صحت بخاری میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب خیال ہو کہ کھانا ہوا اور اسکو لوگ اپنے منہ میں ڈال رہے ہیں تو اگر نیک

منہ
علاج غریبی
منہ

۸۶۶

۸۶۷

۸۶۸

۸۶۹

۸۷۰

تجدید الاحیاء از حجت الاسلام

روح ہوتی تو کہتی ہو چکا کہ لیسوا اور اگر یہ نہیں ہوتی تو کہتی ہو خرابی تم کہ نہ سکو لیے جاتے ہو میری اسکی اور ہنسی
 ہو سوائے آدمی کے اور اگر آدمی اسکو سے تو جینا ہے رشتہ نیک آدمی کو تو اب خود ہوتا تو مشتاق ہوتا اور یہ آدمی عذاب
 قبر کے خوف سے گھبرا رہا ہے کہ تو بکان اذا وضعت السجین فی القبر کبیر فترحمنا الی یوم النہد مسامحہ بنو ابی موسیٰ
 روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کہ میری امت میں تلوار ڈالی جاویگی تو امت سے قیامت تک اسے کھلے کھلے نہ دیکھیں گے
 اور حضرت عثمان اس طرف سے نکلے حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص مظلوم مارا جاویگا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی جب اس میں خونریزی
 اور فساد شروع ہوگا قیامت تک متوقف ہو گا یہ حدیث صحیحہ ہے کہ عیسا حضرت نے فرمایا کہ عیسا ہی ہوا فی عاصیۃ
 اذا وضعت العشاء واقیمت اللیلۃ فاذلوا بالاعشاء بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
 کہ جب ان کا کھانا تیار ہوا اور عشاء کی نماز کی قیامت ہو تو تم کھانے کی ابتدا کر دو جب یعنی اول کھانے سے فراغت کرو پھر نماز پڑھو
 تاکہ سبکین سے نماز ہو کھانے کی طرف نہ دل لگا رہے جب حسن صنعانی اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ مجھ کو مدت سے رزنی
 کہ میں حضرت کو خواب میں دیکھوں اور کسی حدیث کی صحت حضرت سے تحقیق کروں تاکہ مجھ کو اعلیٰ مرتبے کی سند حاصل ہو اور
 اس کی رزویں بہت برس گزرے آخر میں ہفتے کی شب ذیقعدہ کی اٹھارویں تاریخ سن چھ سو گیارہ ہجری میں قبر کے قریب
 میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں نے چھت پر مغرب کی نماز شروع کی اور حضرت بیٹھے رات کا کھانا کھاتے ہیں اور
 حضرت کے ساتھ اور چند لوگ ہیں سو حضرت نے مجھ کو کھانے کے واسطے بلایا میں نے چاہا کہ نماز پڑھ دوں کے جواب میں تو مجھ کو
 ابو سعید بن معلی کی یہ بات یاد آئی کہ حضرت نے انکو کھانا کھانا اور وہ نماز پڑھتے تھے سو انھوں نے بے نماز پڑھ کر جواب دینے پر
 نے فرمایا خدا نے کیا نہیں فرمایا کہ جواب دو خدا کو اور اس کے رسول کو جب تک لوگوں نے اس خیال سے میں حضرت کے پاس گیا تو میں نے
 کہا کہ یا رسول اللہ کیا یہ حدیث صحیح ہے کہ جب ان کا کھانا تیار ہو تو اول کھانا شروع کر حضرت نے فرمایا کہ ہاں یعنی یہ حدیث صحیح ہے
 ثم ابوہریرۃ اذا وقع الذباب فی شراب احدکم فلیغسیہ ثم یشرب فان فی اجد حنا جیرۃ کاء وانی
 الاخری شفاء بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہارے پانی میں کمی گرے تو چاہیے کہ اسکو
 ڈال دے پھر اسکو نکال ڈالے اس واسطے کہ اسے ایک پر میں مرض ہو اور دوسرے پر میں شفا ہو دوسری روایت یوں ہے کہ
 مکھی اپنے شفا کے پر کو اوجھڑکتی اور بیماری کے پر کو نیچے رکھتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نے خون کے حیوان مرے
 پانی ناپاکی میں ہوتا ہے جابرا اذا وقعت لہمۃ احدکم فلیأخذھا فلیطیئھا کان یطامن اذی و لیا کھا
 فلا یکفہا للشیطان ولا یستریذہ بالمندلی حتی یلعق اصابعہ فانی لا یدرینی فی امی طعام اللہ بركة
 مسلم میں جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گرے تو چاہیے کہ اسکو اٹھا لیں اور جو کھانا
 اسی پر کھا ہو اسکو دبا کرے اور چاہیے کہ اسکو کھائے اور اسکو شیطان کے واسطے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ و بال میں
 نہ پوچھے جتنا کہ اپنی اہ نکلیاں نہ چائے اس واسطے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے کھانے کی کس چیز میں بکثرت ہے
 جب کہ اللہ نے لینا غور کی دلیل ہے کہ ناحق ضائع کرنا ہو اور انگلیاں چاٹنے سے غور دفع ہوتا ہے اور بکثرت کی امید
 علاوہ ہر عبد اللہ بن مسعود اذا وقع الکلب فی لائۃ فانی غسلوہ سبع مرات وعصرہ و فوہ الغامۃ

غفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

۱۶۱

۱۶۲

۱۶۳

۱۶۴

۱۶۵

مجاہد کوئی پیشہ سکھائے خدا نے انکو زہر بنا تا تعلیم کیا پھر حضرت داؤد اسی کتبے اپنا خرچ کرتے تھے ہر مسنونہ اور الفیضی
 کا الذی بانی الاخرة الاکمال احدث کما اصعبہ السکابة فی الکبر فلینظر فیہ یضعہ مسلم من مستور ورویت
 ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں یہ دنیا آخرت کے روبرو دگر جیسے کہ کوئی اپنی گلے کی انگلی دریا میں ڈالے پھر دیکھے کہ کس قدر پانی
 لگا لاوے گی ف ایسی آخرت کے روبرو دنیا نہایت حقیر و قلیل ہو جیسے دریا کے روبرو قطرہ ع چسبست خاک یا عالم پایہ
 سر این عکاس فی آیام افضل منہا فی ہذہ الايام قالوا ولا ارجو ان فی سبیل اللہ قال لکما لہما
 فی سبیل اللہ الا سرجل شخراہ یخاطر بفسخہ قال فکما یخاطر بفسخہ یعنی آیام العشر بخاری میں عبد اللہ بن
 عباس مروایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ عمل کرنا کوئی دن و نوبت افضل نہیں ہر ان دنوں سے یعنی ذی الحجہ کے دنوں سے صحابہ
 کہنا اور راہ خدا میں جہاد کرنا بھی اس سے افضل نہیں فرمایا اور راہ خدا میں جہاد کرنا بھی اس سے افضل نہیں مگر اس روز کا جہاد
 افضل ہو کہ جو نکلا اپنا جان و مال شہید کرنا پھر نہایت کچھ لیکر یعنی شہید ہو گیا ف معلوم ہوا کہ عشرہ ذی الحجہ کے برابر کوئی ایام کی
 عبادت افضل نہیں مگر عائشہ کا آنا بقاری قال لکما لہما فی سبیل اللہ فی جاء بہ یغار حرا فقال اقرا قال فاخذ فی
 ففطیہ حتی یلکھ مینی الجہد ثم از سکنی فقال اقرا فقلت ما انا بقاری ففاخذ فی فطیہ التانیۃ حتی یلکھ مینی
 الجہد ثم از سکنی فقال اقرا فقلت ما انا بقاری ففاخذ فی فطیہ التالیۃ حتی یلکھ مینی الجہد ثم از سکنی
 فقال اقرا یا یسیر ربک الذی خلق الخلق الانسان من علق اقرا اوردہ لکما لکرم الذی علیہ اقل علم الانسان
 کالو تعلم بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تو پڑھتا ہوں یہ حضرت نے اس فرستے سے فرمایا جو
 حضرت یاسر خراہاڑ کے غار میں آیا تھا سو اسے حضرت سے کہا کہ پڑھ حضرت نے فرمایا پھر اسے مجھ کو پڑھا اور سخت ابابا شک
 کہ مجھ کو طاعت نہ رہی پھر اسے مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا پڑھ میں نے کہا کہ میں تو پڑھتا ہوں سو اسے مجھ کو پڑھا اور دوسری بار دیا پھر شک
 کہ مجھ کو طاعت نہ رہی پھر اسے مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ میں نے کہا کہ میں تو پڑھتا ہوں سو اسے مجھ کو پڑھا اور تیسری بار دیا پھر شک
 کہ مجھ کو طاعت نہ رہی پھر اسے مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ میں نے کہا کہ میں تو پڑھتا ہوں سو اسے مجھ کو پڑھا اور چوتھی بار دیا اور
 تیار بڑا بزرگ ہو جسے قلم کے سبب علم دیا سکھایا آدمی کو جس کی اسکو خبر نہ تھی ف حضرت جب چالیس برس کے ہوئے اوپر میری
 زمانہ ترقی پکڑا تو حضرت نے گوشہ گیری اختیار کی مکے میں ایک حرا پہاڑ پر اس کے غار میں کروڑوں میں ہتے اور عیب کی اور میں سنتے
 و رخت اور پھر حضرت کے سلام کرتے جو خواب دیکھتے سو ٹھیک ہوتے تھے میں نے اسی حالت میں گذرے پھر سورہ اتراک یا بیخ آستین
 حضرت جبریل نے آئے رشتی کپڑے پر کئی تھیں حضرت حروف شناس تھے نہ پڑھ سکے حضرت جبریل نے حضرت کو دیا اور علم فی دنیا
 حضرت کے من شریف لائے دل حضرت کا اپنا تھا حضرت نہایت سے فرمایا کہ مجھ کو اڑھاؤ جب حضرت کو سکین ہوئی حضرت خدیجہ سے
 یہ سب مل کہا اور فرمایا کہ مجھ کو اپنی جان کا خوف ہو حضرت خدیجہ نے کہا یہ نہیں ہونیکا آنچے شے جو میرے خدا کی اور گزیرا کر گیا آپ تو
 راست زمین براہ پرور میں خلائج کو تپے میں ہجر کا کام کر دیتے ہیں ہمارا داری کرتے ہیں لوگوں کے صاحب میں کام لیتے ہیں پھر حضرت
 خدیجہ حضرت کو دوزخ بن تو مل کے اس لیکن اس واسطے کہ وہ شخص خلیل کا عالم تھا اور پڑھا اور نہ جاہو یا تھا اسے جب حضرت
 یہ سب مل سنا تو کہہ لیا کہ یہ فرشتہ ناموسن ہو جو حضرت سے پر اترتا تھا یعنی جبریل کاش میں جان ہوتا کاش میں نہ ہوتا حضرت کہ

۷۵۲

۷۵۴

نہایت قوت

حضرت ابی حنیفہ رحمہ اللہ
 فرمایا کہ اگر کوئی شخص
 کو دیکھو کہ اس کو
 حضرت ابی حنیفہ رحمہ اللہ
 فرمایا کہ اگر کوئی شخص
 کو دیکھو کہ اس کو

فصل فی القدر

تیرا تو تم کو کمالیہ کا حضرت نے فرمایا کہ کیا میرا قوم مجھ کو کمال دیکھا تو نے کہا کہ ان ہی سنت پر سینہ بوسن کی بجز اسکے بغیر میں
وحی نہ تری پھر سو کہ مٹا تر اور ترانہ ترنا ستور ہوا **ابوہریرہ** رَآَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی فِیْہَا سُبْحَانَ الْاَلْہٰدِ وَ الْوَبْرِ الْہٰدِ
اَلِہَا مَعْتَدَ فَمِنْ تَعْلٰی مَشْہَدَ اَلْ دَرِّہِ حَیْذَ اَمْرَہُ وَصَحَّ لَقْلُ فَتَقَالَ ذَرَّہُ شَہَادَہُ **قَالَ** حَیْثُ سَبَّحَ عَنْ الْحَمْدِ عَمْرٰی اَوْسَمَ
میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اس شخص میں یہ سب اور کچھ نہیں اُنار اگاہی ایک کیت جو سب شامل ہے کہ جو وہ
نیکی کرنا سو کہ کھنگا اور جو وہ برابر بدی کرنا سو کہ کھنگا ف تو گوئی حضرت سے سوال کیا کہ گدھوں میں کوئی ہے یا نہیں تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر حیوان میں کوئی واجب نہیں لیکن اگر کوئی راہ خدا میں بجا مقدر ثواب پاوے گا اس واسطے کہ انہی
نیکی کا ثواب و انہی کی بدی کا عذاب ہو و اگر وہ ایسا نہیں کھاتا کہ گدھوں میں کوئی نہیں لیکن سوداگری کی نیت سے کوئی وہ جب
ہو **ابوہریرہ** رَآَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی فِیْہَا سُبْحَانَ الْاَلْہٰدِ وَ الْوَبْرِ الْہٰدِ **قَالَ** حَیْثُ سَبَّحَ عَنْ الْحَمْدِ عَمْرٰی اَوْسَمَ
فَقَبُولُہٗ لَوْنِ بَکْوَبِ کَذَّ اَوْ کَذَّ اسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے ساری خدا نے کوئی کت
آسمان سے گرے جسے لوگ اس کے منکر ہوتے ہیں خدا تو مجھ پر سنا ہر سو لوگ کہتے ہیں کہ فلاں نے اور فلاں نے ستارے کی تائید سے
برسا **ابوہریرہ** رَآَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی فِیْہَا سُبْحَانَ الْاَلْہٰدِ وَ الْوَبْرِ الْہٰدِ **قَالَ** حَیْثُ سَبَّحَ عَنْ الْحَمْدِ عَمْرٰی اَوْسَمَ
میں نے سنا خدا نے کوئی مرض مگر اسکی شفا بھی اُناری ہے حضرت سلیمان کو حق تعالیٰ نے دوائوں کے خواص اہام کیے کہ
طیب نصیب معلوم ہوئی معلوم ہو کہ علم طب کی خدا دست ہر خدا کو شافی جان کے دوا علاج کرنا تو کل کے مخالفت میں اس واسطے
کہ حضرت نے بہت علاج کی پھر **ابوہریرہ** رَآَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی فِیْہَا سُبْحَانَ الْاَلْہٰدِ وَ الْوَبْرِ الْہٰدِ **قَالَ** حَیْثُ سَبَّحَ عَنْ الْحَمْدِ عَمْرٰی اَوْسَمَ
یَکَاۡتَہُ نَامِرَہُ بِالْمَعْرُوفِ وَ حُصْنُہُ عَلَیہِ وَ یَطَاۡنُہُ نَامِرَہُ بِالْمَعْرُوفِ وَ حُصْنُہُ عَلَیہِ وَ یَطَاۡنُہُ نَامِرَہُ بِالْمَعْرُوفِ
میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی غیر نہیں بھیجا اور نہ کوئی خلیفہ مقرر کیا اس کے دو چھ فین ہر میں
ایک نہیں تو اسکو نیک کام بتلانا ہو اور اس پر غبت دلانا ہو اور دوسرا فین بد کام سکھانا ہو اور اس پر غبت دلانا ہو اور گناہوں سے تو ہی
معصوم ہو جسکو خدا ایسا ہے ف یعنی فرشتہ اور شیطان پیغمبر اور خلیفہ کے بھی ساتھ ہوتا ہے لیکن پیغمبر تو معصوم ہیں اس واسطے
حق تعالیٰ شیطان کو مغلوب رکھتا ہے پیغمبر پر مکا قیاد میں جلتا چنانچہ حضرت نے فرمایا کہ شیطان میرے تابع ہو گیا
ہو مجھ کو بد کام کا وسوسہ نہیں دیتا ہر خلاصہ یہ کہ پیغمبر کے سوا کوئی معصوم نہیں اگر حجام اور ولی ہو شیطان سے نہ
نہیں ہو سکتا یہی عقیدہ ہر اہل سنت کا ہے **ابوہریرہ** رَآَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی فِیْہَا سُبْحَانَ الْاَلْہٰدِ وَ الْوَبْرِ الْہٰدِ **قَالَ** حَیْثُ سَبَّحَ عَنْ الْحَمْدِ عَمْرٰی اَوْسَمَ
اَزْ عَاۡہَا عَلٰی قَرَارِیْطِہٖ اَکْہَلِ عَکَہُ سَیَّارَہِ مِّنْ اَبُوہِرِہٖ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی ایسا پیغمبر نہیں
بھیجا جس نے کریان نہ چرائی ہو ان اصحاب نے کہا اور کیا آپ نے بھی کریان چرائیں ہیں حضرت نے فرمایا کہ ان میں سے بھی کے والوں
کی کریان چند فیراط کی زدوں پر چرائیں ہیں ف کریان چرائے میں یہ حکمت ہے تا پیغمبر کلابانی سیکھیں کہ آدمیوں کی
سرواری کریں قیراط پانچ جو کے برابر ہوتا ہے سو نے کے ہر ہشام بن عاصم نے کہا کہ ادا رہی ف مابین خلق اللہ اللہ اللہ
النَّاسُ عَنِ خَلْقِہٖ اَکْثَرُ مِّنْ الدَّجَالِ اسلم میں ہشام بن عاصم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی کی خلقت
قیامت تک کوئی مخلوق شر و فساد میں جال سے بڑا نہیں ف یعنی مشہدوں و دیگر اہل شر و فساد سے جال زیادہ تر ہے

۸۸۶

۸۸۷

۸۸۸

۸۸۹

۸۹۰

۸۹۱

تحقیق الاخبار ترجمہ مشارق الانوار

تو یہ نعمت نیست فی زید بن ثابت ما زال یکو صلی علیہ وسلم حتی ظننت انہ سیکتب علیک ویکتب لک
 یا لہ صلوٰۃ فیہ یکتو فوات خیر صلوٰۃ الموعود فیہ الا الصلوٰۃ المکتوبۃ بخاری و مسلم بن زید بن ثابت
 روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ رہا تمہارے ساتھ تمہارا عمل یعنی تراویح کے واسطے جمع ہو یا نہ تاکہ میں گمان
 کروں کہ تم میری طرح ہو یا نہ ہو چاہے سو لازم کیا و نماز کو اپنے گھروں میں اس واسطے کہ بہتر نماز ہو کی اسے گھر ہی میں ہرگز فرض
 نماز بیٹے فرض نماز مسجد میں افضل ہو حضرت نے ایک سال رمضان میں مسجد کے اندر چٹائی کا حجر بنایا غباروں اور
 اعتکاف کے واسطے حضرت نے اسکے اندر رات کو تراویح کی نماز پڑھی چند اصحاب بھی ساتھ ہوئے ایک رات بہت لوگ
 مسجد میں جمع ہوئے حضرت نے اُس رات نماز پڑھی اصحاب سمجھے کہ حضرت سو گئے بعض اصحاب کھانسنے لگے تاکہ حضرت جاگیں
 اور نماز پڑھا دیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میں فرماتا ہوں کہ تراویح کی نماز تم پر فرض ہو جائے پھر اگر نہ ہو سکی
 تو گھر میں گھر ہو گئے اپنے گھروں میں جا کر پڑھو حضرت عمر فاروقؓ نے اپنی خلافت میں تراویح کی نماز مسجد میں جاری کی اس واسطے
 کہ نماز کی غرض حضرت کے فعل سے ثابت تھی ہر شخص فرض ہو جسے خوف سے حضرت نے موقوف کر دیا تھی اور
 حضرت کے بعد وحی موقوف ہوئی فرض ہونے کا ذکر نہ آیا تب یہ جو کہتے ہیں کہ تراویح عمرؓ کی ایجاد ہے اس حدیث سے
 معلوم ہوا کہ غلط بات ہے بلکہ حضرت کی سنت ہے قی عائدۃ ما زال جبریلؑ یؤصی بئیں یا لہ صلوٰۃ حتی ظننت انہ
 سیکتب لک بخاری و مسلم بن زید بن ثابت روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ جبریلؑ مجھ کو ہمسایے کے ہمسائی
 کی وصیت کرتا یہ بیان تاکہ میرے گمان میں آیا کہ جبریلؑ ہمسائے کو وارث کر دیکاف یعنی یہاں تک ہمسائے کے گنا
 احسان کرنے کی تاکید کی کہ میں سمجھا کہ ایک ہمسایہ دوسرے ہمسائے کا وارث ہو جائیگا اس حدیث میں جو ہمسائی کی
 کمال تاکید ہے ہوا الذکر ما طلعت شمس قط الا یحییٰ بینہما ملک کان یقولان اللہ عجیب الخلق خلفا
 و عجل لہم مساک تلفا مسلم بن ابودر اس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا نہیں طلوع کا آفتاب کبھی مگر کہے دونوں
 کناروں پر دو فرشتے کہتے ہیں اکی جلدی سے خرچ کرنے والے انھی کو بدلا اور جلدی سے بچل کو نقصان ف یہی سبب ہو کہ
 شیخی کا ہاتھ خالی نہیں ہوتا اور بچل کا خواہ خواہ نقصان ہوتا ہرق ابو سعیدؓ یا علیؓ کو ان لا تفعلوا یعنی الغزال
 بخاری و مسلم بن ابوسعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم کچھ مضائقہ نہیں اس میں کیا رکوت بعض اصحاب نے
 پوچھا کہ ہم نہیں چاہتے کہ لونڈیوں سے اولاد پیدا ہو اگر حکم ہو تو نزال کے وقت ہم ان سے علیحدہ ہو جائیں تب حضرت
 نے یہ حدیث فرمائی ہر آدمی کا کان الرقی فی شیء قطر الا ذانہ وما کان الحرق فی شیء قطر الا شانہ
 مسلم بن انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہوتی نرمی کسی چیز میں کبھی مگر کہ اس کو زینت ہی پر نہیں
 ہوتی سختی کسی چیز میں ہرگز مگر کہ اس کو تھل و معیوب کر دیتی ہوتی یعنی نرمی ہر چیز کو سنوارتی ہے اور سختی بظاہر
 ہر نرمی سے دشمن دوست بن جاتا ہے اور سختی اور بد مزاجی سے دوست دشمن ہو جاتا ہرق انسؓ کا کان اللہ لیسطک
 علی ذلک اوقال علیؓ قال لہ اصحابہ الشاة المسمیۃ بخاری و مسلم بن انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا
 ایسا تمہیں کہ تجھ کو سپر تاد کر دیتا یا یون فرمایا کہ جو تیرا در دیتا یہ حضرت نے ہر در کی والی سے فرمایا ف خبر میں ایک

۹۸

در کتب یونان تراویح و ہرگز نہیں

۹۹

تفسیر الاحزاب و شہادت الافاض

۹۰

۹۱

در کتب یونان تراویح و ہرگز نہیں

۹۲

یہودی جو تیس سال کی عمر میں ہوا اس کے حضرت کی دعوت کی اور اس کا بھائی کا نام تھی کہ کیا یہودی تھا لیکن اس کا
 کو منع کیا اور فرمایا کہ میں ہر کوئی اس دعوت کو بلایا اس نے نہ ڈالے گا اور کیا تھا حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ حضرت
 نے ہر کی ہمیشہ تکلیف ہوا کرتی تھی چنانچہ اسی حدیث سے حضرت کا انتقال بھی ہوا تھا کہ حضرت بن حجرؒ کا کلمہ
 اَسْمَاءُ اَنْ اَلْحَمْدُ بَلَدٌ بَلَدٌ هَذَا دُرٌّ دُرٌّ هَذَا اَرِيَّ اَمَّا هَذَا فَبَدَأَ فَقَالَ لَقَدْ قَالَ مُحَمَّدٌ تَلَا اِيَّامَ اَوْ اَطْمَحَ
 سَبَّحَهُ هَسَا كَيْفَ لَيْسَ مَعَكُمْ كَيْفَ نَصَبْتُ صَاحِبَ مَرْجٍ كَهَاجِمٍ وَاسْخَافَ رَأْسَكَ قَالَهُ لَهْ بَخَارِي اَوْ لِمَ سَلِمَ كَيْفَ
 بن حجرؒ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو مان لیا تھا کہ تجھ کو ایسی تکلیف پہنچی ہوگی اور ایک روایت یوں ہے کہ مجھ کو معلوم
 نہ تھا کہ تجھ کو ایسی تکلیف ہوگی جیسا کہ اب میں سمجھتا ہوں کیا تجھ کو ایک بکری نہ ملیگی میں نے کہا کہ نہیں حضرت نے فرمایا تو بیکری
 روزہ رکھ یا چھ مٹھا جو کھانے کے ہر محتاج کو ڈیڑھ سیر اور آدھی چٹان تک دیں اور اپنا سر منڈا لے حضرت نے کہا میں
 خود سے فرمایا کہ کعب بن عجرہ احرام باندھے پانہ ٹھی پکاتا تھے اور سر کی جو کچھ نکلتے تھے پر چھڑاتی جاتی تھیں تب حضرت
 نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس عذر سے احرام والے کو سر منڈا نا درست ہے کہ فارہ دیکر قربانی کرے اور اگر مقدور نہیں ہو تو
 رکھے یا چھ مٹھا جو کھانا کھلائے ہر ایک کو ڈیڑھ سیر اور آدھی چٹان تک دیں اور اگر چھڑا کر اپنے سر سے سجدہ مالک
 الْجَوْعِ فِي النَّسَاءِ مِنْ سَاحِبِ زَقَالٍ لَا مَرَأَةٍ عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَاكِبَةَ بَخَارِي مِّنْ يَّهْلٍ بِنِ سَعْدٍ رَّوَيْتُ عَنْ
 حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو آج عورتوں کی طرف کچھ حاجت اور ضرورت نہیں ہے حضرت نے اس عورت سے کہا تھا جس نے اپنی ذات
 کو حضرت کے سامنے کیا تھا خدا نے حکم کیا تھا کہ جو عورت نے خداوند والی بدوں مہر کے اپنی ذات پر نہیں بھروسہ کرتی تو حضرت
 پر وہ دار عورت حلال تھی ایک بار ایک عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنی ذات حضرت کو بخشی جب
 حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عورت کی کچھ حاجت نہیں ہندوستان میں نصاریٰ اس وقت میں مسلمانوں پر طعنہ
 دیتے ہیں کہ تمھارا پیغمبر کی نو بیعیاں تھیں بلکہ تمام عالم کی عورتیں اپنے واسطے حلال کر لیں تھیں اور حال ان کے پیغمبر کو
 عورتوں کی طرف خواہش نہیں ہوتی اس کا جواب یہ ہے کہ اگر عورت سے نفرت کرنا عمدہ کمال دینی کا ہوتا تو سب ان کے
 نامہ اور پیغمبر کے پیغمبر بن جاتے بلکہ خود آدمی کا نشان بننا میں نہ تو اس واسطے کہ اول حضرت آدم سے نکاح کی سنت
 جاری ہوئی بلکہ خود انجیل کے اندر تو کس حارمی نے اس کا تو بوجھ عیسیٰ کو لکھا یوں کہا ہے کہ تمام خلق میں نکاح کرنا
 اور افضل ہے اور مشہور ہے کہ حضرت داؤد کی بتاؤ کہ بیعیاں تھیں اور نوریت میں موجود ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی تین بیعیاں
 سارا اور ہاجرہ اور قطورا اور حضرت موسیٰ کی دو عورتیں تھیں ایک منعمورا اور دوسری حبشی عورت اور حضرت یعقوبؑ کی چار
 عورتیں تھیں جن بیبیان اور دوحہم سوا کہ عورتیں کرنا پیغمبر کی شان کے خلاف ہوتا تو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یعقوبؑ اور
 حضرت موسیٰ اور حضرت داؤد کیوں کرتے اور باوجودیکہ خدا نے ہمارے پیغمبر کے خداوند والی عورتیں جو خوشی سے بدوں ہر
 اپنی ذات بخشیں حلال کہیں تھیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کچھ بھی حضرت قبول کرتے تھے کہ تو باوجود پیغمبر نے اور اجازت الہی
 کے کرنا نہ کرنا دلیل ہو کہ ان عفت اور پاکیزگی کی غرض کہ نصاریٰ کی اور عمرہ زمین بھی جو دین محمدی پر کرتے ہیں اسطرح وہی
 تباہی میں اگر تھوڑا کچھ شعور دار آدمی ہو تو بخوبی ان کی جواب دہی کرے اسکے واسطے کچھ زیادہ علم کی حاجت نہیں ق

۹۰۵

تختہ الاحیاء صحیحہ مشکاۃ
 و تہذیب تصانیف
 و تہذیب شریعت

اَنْسَ مَا مِنْ اَحَدٍ شَيْءٌ اَنْ لَا يَدْرِي اَلَا اَللّٰهُ وَكَانَ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صِدَقَ مَا بَيْنَ قَلْبِهِ وَكَهْرَمَ لَلّٰهُ عَلَى
 التَّوَكُّلِ كَارِي اَوْ سَلَمَ بِنِ اَنْسَ سَ رَوَايَتِ هِيَ كَرَضَتْ نَ فَرَايَا كَرَوِي اَلْيَا اَوْ حَمِي نَبِيْنِ اَسْكَى كَوَايِي تِيَا هُوَا بِنِي سَجْدَ سَك
 كَوِي لَانِ بِنْدُ كِي كَ نَبِيْنِ سَوَا خَدَا كَ اَوْرِي شَاكُ خَدَا سَكَا بِنْدَه اَوْرَا سَكَا رَسُوْلُ هِيَ كَرَضَتْ اَسْوَ رُوْحَ خَرَامُ كَرِي كَا فِ بِنِي
 اِيَا نَ اَكُو رُوْحَ سَ نَجَاتِ هِيَ قُ اَبُو هُ سَ رُوْحَ حَامِيْنِ اَكُو نَبِيَا نَبِيَا اَلَا اَعْطِي سَمَا اَلَا يَا كَاتِ كَامِي شَكَا اَمِنْ عَالِيَا لَبِيْرُوْا نَا
 كَا كَا لَدِي اَوْ نَبِيْنَه وَحْيَا اَوْ حَاةَ اَللّٰهِ اَلَا فَا رَجُوْا اَنْ اَكُوْنُ اَلْكُفْرُ نَا لَبِيَا اَيُّوْمَ اَلْقِيَمَةِ بِنَا رِي اَوْ سَلَمَ بِنِ اَبُو رِي رُوْحَ
 رَوَايَتِ هِيَ كَرَضَتْ نَ فَرَايَا بِنِي بِنِ كَوِي سَبِيْرِيْنِ مَكْرُ كَرَا سَكُو مَحْرَ دِي كَ اَسْ قَرَا كَرَا اَيُّ اَسْ اِيَا نَ لَا وِيْنِ اَوْرِي كُو
 تُو هَ حِيْنِي دِي كَوِي جُوْحِي بِنِي قُرْآنِ جِسْ كُو خَدَا نَ مِي رِي طَرَفِ بِيَا سُو بِنِ اَمِيْدَرُ كَهْتَا هُوْنِ كِي قِيَامَتِ كَ دِنِ سَبِيْرِيْ بِنِ
 زِيَا دَه تَرِي سَ نَا بَدَارُ هُوْنِ فِ بِنِي هِيَ اَمَا كِ بِنِي كُو خَدَا نَ مَحْرَ مِي كَ حَقِ رَسَ اَكِي اَسْتِي اَوْرِي مِي رِي نَابِتِ هُوَا
 اَوْرِي لُوْ كَا اِيَا نَ لَا وِيْنِ لِيْ كِنِ حَضْرَتِ كَا سَجْرَه بِنِي قُرْآنِ خَدَا كَا كَلَامِ سَبِ مَحْرُوْنِ سَ نَزَالَا اَوْرَا فَضْلُ هِيَ كَرِي مَحْرَه قِيَامَتِ
 بَا قِي سَجْرَه اَوْرِي مَحْرَه كَ مَحْرَه بَا قِي نَبِيْنِ هِيَ اَوْرِي قِيَامَتِ نَا بَا قِي رَا تُو هُوْمُ حَضْرَتِ كَ مَحْرَه كِي دِلِيلِ قَا كَمِ هِيَ تُو هِيَ
 بِنِ نَا قِيَامَتِ لُوْ كَا مُسْلِمَانِ هُوْتَه جِلَه جَا وِيْ كَ اَسْوَا سَطِ حَضْرَتِ نَ فَرَايَا كَرَسَبِ بِنِي رُوْنِ كِي اَمْتِ سَ حَمِي دِي لُوْ كَا زِيَا دَه
 هُوْنِ كَ اَوْرِي حِيْنِ هِيَ حَضْرَتِ سَ نَزَارُوْنِ مَحْرَه هُوَ لِيْ كِنِ قِيَامَتِ نَا قِي رَسَ وَا لَامَحْرَه قُرْآنِ هِيَ هِيَ اَسْوَا سَطِ
 حَضْرَتِ نَ صَرَفِ اَسْ كُو ذَكْرِيَا عَادَتِ اَلْهِي يُوْنِ جَارِي هِيَ كَرَضَتْ نَ مِيْنِ جِسِ سَبِيْرِيْ كَامِيْتِ جَرَا هُوَا يُوْنِ تُو اَنَكُ سَبِيْرِيْ كَوِي كَوِي
 قَسْمِ كَا مَحْرَه بَدُوْنِ سَبِيْرِيْ كَ عَنَابِتِ هُوَا تُو اَكُو اَنَكُو بَلَا شَبِيْرِيْ مَحْرَه اَسْتِي مَعْلُوْمُ هُوَا جِلَه جِنَا بِنِي حَضْرَتِ مُوسَى كَ وَقْتِ مِيْنِ جَا وِيْ كَا جَرَا
 تَحَا تُو اَنَكُو اَسْمِي قَسْمِ كَا مَحْرَه مَلَا بِنِي عَمَّا سَا نَبِ بِنِ جَا تَحَا اَوْرِي حَضْرَتِ عِيْسَى كَ مَحْرَه مِيْنِ اَكْرَشَقْلَه اَمْرَاضِ تَحِي كَرِي طَلَبِتِ
 جَرَا تَحَا اَوْرِي هَارِي حَضْرَتِ كَ وَقْتِ مِيْنِ نَصَا حَتِ وَرَبْلَا غَتِ كَا عَرَبِ مِيْنِ بَهْتِ جَرَا تَحَا اَسْوَا سَطِ حَضْرَتِ كُو قُرْآنِ مَلَا حَمِ
 هُوَا اَكُو اَكُو بِنِي مِيْنِ شَبِيْرِيْ هُوَا تُو اَيْ كَسُوْرِيْ كَ بِلَا رَكُو كَوِي سَ نَزَارُوْ كَا سَبِ نَفْصُوْلِ عَرَبِ عَا جَرِ هُوَا كَ مَكْرُ هُوَا سَكَا تُو مَحْرَه
 كِيْتَه سَبِلِ كَامِ جِيُوْرِيْ كَ اِنِي جَانِ بِيَا كِيُوْنِ خَتِيَارِ كَرَتَه اَوْرَا عِجَا زِ قُرْآنِي كَ سَبِيْرِيْ قُرْآنِ شَرِيْعِ مِيْنِ اَخْلَا تِ مِيْنِ بِنِ
 اَسْوَا سَطِ كَا اِسْلَامِ مِيْنِ بَهْتِ مَذْهَبِ هُوَا كَ شَرْحِ لِيْ بِنِي مَذْهَبِ مَوَافِقِ بِيَا لِيْتَا بَرَفْلَا تُو رِيْتِ اَوْرَا بِنِي جِلَه كَرِي مِيْنِ اَعْيَا
 نَ تَحَا اَسْوَا سَطِ اَمِيْنِ تُو رِيْتِ اَوْرَا خَلَا تِ هُوَا كِيَا شَرَا كَسْ مَا مِيْنِ النَّاسِ مَسْلُوْا مَيُوْتِ لَ اَللّٰهُ مِيْنِ اَلُوْ كَا يُوْنِيْ لُوْا
 اَلْحَقُّ اَلَا اَدْعُوْا اَللّٰهُ لِيْجَزِيَنِيْ سَخِيْرِيْ اَيَّا هُمْ بِنَا رِي مِيْنِ اَنْسَ سَ رَوَايَتِ هِيَ كَرَضَتْ نَ فَرَايَا كَرَوِي كَوِي مِيْنِ كَوِي اِيَا
 مُسْلِمَانِ بِنِيْنِ جِسْ كَ مِيْنِ اَرَا كَ مَكْرَه هُوْنِ جُوْ جَانِي كُو نَسِيْنِ هُوَا بِنِي كَرَضَتْ اَسْ كُو مَشِيْتِ مِيْنِ اَخْلِ كَرِي كَا سَبِيْرِيْ بِنِ اَوْرِي
 بَا كِي اَرَا كُوْنِ بَرَفِ لِيْ بِنِي بَا كُو اَرَا كُوْنِ كِي كَمَالِ مَحَبْتِ هُوْتِي هِيَ اَوْرِي مَحَبْتِ مَحَبْتِ زِيَا دَه اَسْمِي هِيَ اَكُو مَوْتِ كِي مَحَبْتِ زِيَا دَه بَرَجِ
 بِنِي مَحَبْتِ مِيْنِ جَبَرِيَا تُو اَلْوَانِ مَشِيْتِ كَ هُوَا هَرُ مَقْعَلِ بِنِ كِي سَا رِمَا مِيْنِ اَمِيْرِيْ لِيْ اَمُوْرُ الْمُسْلِمِيْنِ تَحَا لَبِيْرُوْا
 لَهْوَ مَشِيْرِيْ لَهْوَ اَلَا اَكُو بِنِي مَحَلِ مَحْمُوْدِ اَلْحَمْدُ مُسْلِمِيْنِ مَقْعَلِ بِنِ لِيَا رِي سَ رَوَايَتِ هِيَ كَرَضَتْ نَ فَرَايَا كَوِي اِيَا سَا حَا كِ
 نَبِيْنِ كَرِي مُسْلِمَانُوْنِ كَا مَوَا كَا لَكِ مَحْرَه مَحَبْتِ كَرِي اَنَكُو دَا سَطِ اَوْرَا اَكُو خِيْرِيْ خَوَا يِ كَرِي مَكْرَه حَا كِمُ سَلْمَانُوْنِ كَ سَا تُو مَشِيْتِ
 مِيْنِ دَا خِلِ هُوَا كَا فِ مَعْلُوْمُ هُوَا كَرَا حَا كِمُ بَرُ فَرَضِ هِيَ كَرَضَتْ نَ دَا سَطِ مَحَبْتِ اَوْرَا جَانِ غَضَا نِي كَرِي اَوْرَا اَكُو حَقِ مِيْنِ بِنِي

۹۰۴

۹۰۵

مَنْ
 رَوَى عَنْ
 مُحَمَّدِ بْنِ
 سَالَمٍ

خَفَةِ
 الْاَخْبَارِ
 تَرْجُمَةُ
 مَشَارِقِ
 الْاَنْوَارِ

۹۰۸

۹۰۹

۹۱۷

حرام کیا ہے یعنی ظالم حکم بہشت سے محروم ہو رہو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کافروں سے لڑے پھر کافروں کا مال لوٹے اور مسلمات
 کا مال لوٹ لے کر ان کے گھر میں رکھ دے تو ان کا اجر عظیم ہے اور جو لوگ کہ بدوں غنیمت پائے کام آئے یعنی شہید ہوئے تو ان کا اجر عظیم ہے
 یورپی ہو کہین و غیرہ یعنی زندہ غازیوں کو وہ فائدہ سے تو درست ہیں ایک تو سلامتی دوسرے مال غنیمت کا باقی رہا بلکہ حصہ یعنی بہشت
 سو قیامت میں ملے گا اور شہیدوں کو تو دنیا میں کچھ فائدہ نہیں تو ان کا ثواب بالکل خیر بر رہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید
 زندہ غازی سے نہایت افضل ہے ہر حق تعالیٰ عیسے صلی اللہ علیہ وسلم کو دھل گیا ہے وضو اور بیہوشی و کیست شوق و یکتا لہ
 خیر خطایا و جہم و فیہ و کیا شہید تو اذاعسل و جہم کما امرہ اللہ الاخرت خطایا و جہم صحت
 اطراف حجبہ مع الماء تو یفسل یدیر الی المی فقیر الاخرت خطایا یدیرہ من انا ملہ مع الماء تو یفسل
 سر اسے الاخرت خطایا سر اسے من اطراف شجرہ مع الماء تو یفسل قد سیرہ الی الکعبین الاخرت
 خطایا راجلہ من انا ملہ مع الماء فان هو قام فصرلی محمد اللہ و انشی علیہ و محمد لا بالذی ہوک اهل
 و فزع قلبہ للہ الا انصرف من خطیبہ کہ کیلتہ یوم ولدنا لہ اللہ بخاری اور مسلم میں عمر بن عبد العزیز سے روایت ہے
 کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے ایسا مرد نہیں جو وضو کا پانی اپنے نزدیک کے پھر کرے پھر ناک میں پائے اور چھوٹے لہر کے
 گرجاتے ہیں گناہ اس کے چہرے اور اس کے منہ اور ناک کے اندر کے پھر چھپا پنا منہ دھو تاہو جیسا کہ خدا نے اس کو فرمایا ہو
 تو اس کے چہرے کے گناہ گر پڑتے ہیں پانی کے ساتھ دھو تاہو سے پھر دھو تاہو دونوں ہاتھوں کو دھو تاہو
 کہنیوں تک تو اس کے دونوں ہاتھوں کے گناہ انگلیوں کی پوروں سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہیں پھر منہ دھو تاہو
 مسخ کرنا ہو تو اس کے گناہ بالوں کے کنارے سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہیں پھر دھو تاہو اپنے دونوں پاؤں کو دھو تاہو
 اس کے پاؤں کے گناہ پوروں سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہیں پھر اگر وہ کھڑا ہو اور تراز پڑھا خدا کی تعریف اور خوبیاں کہیں اور
 جبریل علی کے وہ لائے ہو ویسی اسے طرائی کی اور اپنے دل کو خدا کے واسطے خال کیا یعنی حضور دل سے بدوں سو اس تراز
 پڑھا تو اپنے گناہوں سے پھر تاہو اس دن کی سہی حالت ہر حدیث اس کی پائے اس کو جتنا صاف یعنی وضو اور حضور دل
 نماز پڑھنے کی یہ تاثیر ہو کہ سب صغیر و کبیر گناہوں سے آدمی پاک ہو جاتا ہو باقی اس کی بیان کے ہو چکا ہے عبد بن حکم قال منکم
 من اسبہ الا سبہ کلہ لیس یقنہ و یقنہ ترحمان فیض امین منہ فلا یرای الا ما قدامہ و یقنہ اللہ ام
 منہ فلا یرای الا ما قدامہ فیض امین یدیرہ فلا یرای الا اللہ تبارک و تعالیٰ و وجہہ فانقذ الدار و کو یقنہ فیض امین
 فیض امین فیض امین فیض امین فیض امین فیض امین فیض امین فیض امین فیض امین فیض امین فیض امین فیض امین فیض امین
 کہ اس سے قیامت میں خدا کا کام کر لیا اس طرح کہ اس کے اور خدا کے درمیان کوئی درمیانی دوسرا نہیں ہوگا یعنی وہ بدو بلا واسطہ
 خدا کا کام کر لیا پھر نظر کر لیا کہ وہ اپنے کو تو نہ دیکھتا مگر اپنے اعمال جو اس کے گرد نظر کر لیا اپنے بائیں کو تو نہ دیکھتا مگر
 اپنے اعمال جو اس کے گرد نظر کر لیا تو کچھ نہ دیکھتا اس کے اعمال جو اس کے سامنے ہیں سمجھو کہ وہ اپنے کو تو نہ دیکھتا مگر اپنے اعمال جو اس کے گرد نظر کر لیا

۹۱۷

عمر بن عبد العزیز سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کافروں سے لڑے پھر کافروں کا مال لوٹے اور مسلمات کا مال لوٹ لے کر ان کے گھر میں رکھ دے تو ان کا اجر عظیم ہے اور جو لوگ کہ بدوں غنیمت پائے کام آئے یعنی شہید ہوئے تو ان کا اجر عظیم ہے

یورپی ہو کہین و غیرہ یعنی زندہ غازیوں کو وہ فائدہ سے تو درست ہیں ایک تو سلامتی دوسرے مال غنیمت کا باقی رہا بلکہ حصہ یعنی بہشت سو قیامت میں ملے گا اور شہیدوں کو تو دنیا میں کچھ فائدہ نہیں تو ان کا ثواب بالکل خیر بر رہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید زندہ غازی سے نہایت افضل ہے ہر حق تعالیٰ عیسے صلی اللہ علیہ وسلم کو دھل گیا ہے وضو اور بیہوشی و کیست شوق و یکتا لہ

خیر خطایا و جہم و فیہ و کیا شہید تو اذاعسل و جہم کما امرہ اللہ الاخرت خطایا و جہم صحت اطراف حجبہ مع الماء تو یفسل یدیر الی المی فقیر الاخرت خطایا یدیرہ من انا ملہ مع الماء تو یفسل

۹۱۸

کچھ بھی ہو مگر سہی پھر جسکو آدمی کچھ بھی نہ تونیک بات کے سبب دوزخ سے بچے قس یعنی ایسی سخت قس ہر ایک
مسلمان کے سامنے آئے والا ہو کہ خدا تو بلا واسطہ کلام کر لیا اور دہشتے بائیں نیک یا بد اپنے اعمال ہو گئے اور سامنے دوزخ
دیکھ سہی ہوگی پھر حضرت نے اس نازک وقت کے بچاؤ کی تدبیر بتلائی یعنی خدا کی راہ میں کچھ دنیا اگرچہ چھوڑا ہو پھر اگر فیہ کا
کچھ بھی مقدور نہ تو نیک بات سے مسلمان کو دل ہوا کو خوش کر دے معلوم ہوا کہ خیرات کو دوزخ سے بچا لینے کی بڑی تاثیر ہو
فی علیٰ ما منکونون احد الا قد اکتب مقدر له من الجنة ومعه من النار لئن اذ ابدا شوقا لک فلا یحکم
علیٰ کتابنا فقال اعملوا فکل من حسن عملکم ما خلق له انا من کان من اهل السعادة فسیبہ فی رحمتنا السعادة واما من
کان من اهل الشقاوة فسیبہ فی رحمتنا الشقاوة لا تحرفن انا ما من اعطی واتقوا وامنن فی ما یستغنی الی قولہ اللہ عز
وجل واما من کان من اهل السعادة فسیبہ فی رحمتنا السعادة واما من کان من اهل الشقاوة فسیبہ فی رحمتنا الشقاوة
یخاری اور مسلم بن علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے ایسا نہیں کہ فی مکرر اسکا مکان
سے اور اسکا مکان دوزخ سے کھلایا گیا یعنی بستی لوگا درد دوزخی لوگ خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے پھر اصحاب کے کیا یا رسول
ہم اپنے کچھ پر کیوں اعتماد کریں یعنی تقدیر کے رد و عمل کرنا بیفائدہ ہے جو قسمت میں ہو سو ہو گا تو حضرت نے جواب میں فرمایا کہ عمل
کے جاؤ اس واسطے کہ ہر ایک آدمی کو وہی سچ اور آسان معلوم ہو گا جسکے واسطے وہ پیدا کیا گیا تو جوابل سعادت یعنی نیک بخیر
ہو گا تو وہ شتابی نیک کام کے واسطے مستعد ہو جاوے گا اور جوابل شقاوت یعنی بد محتوی ہو گا تو وہ شتابی سے بد کام
تیار ہو جاوے گا پھر حضرت نے اپنے اس کلام کی قرآن سے سند پڑھی کہ خدا فرماتا ہے سو جسے خیرات کی اور ڈرا اور برتر ہو یعنی
اسلام کو سچا جانا سو اس پر سچ آسان کر دینگے نیک کرنا اور جو خبیث ہو اور بے پروا بنا اور نیکین کو اسے جھوٹا جانا تو اس پر سچ
آسان کر دینگے کفر کی سختی اور قسب اصحاب نے سمجھے تھے کہ تقدیر کے رد و عمل بیفائدہ چیز ہے حضرت نے فرمایا کہ تم غلط سمجھے ہو عمل کرنا
تقدیر کے مخالف نہیں اس واسطے کہ خدا نے عالم میں چیزوں کو پیدا کیا اور ایک کو دوسری سے ربط دیا اور فوائد اپنی حکمت کے بعضی
چیز کو بعضی چیز کا سبب بنایا جیسے آگ کا سبب بنائی کا اور کان سبب بنی شوائی کا اور ہر سبب ہر موت کا اسی طرح نیک
عمل سبب برہشت کا اور بد عمل سبب ہر دوزخ کا تو معلوم ہوا کہ عمل کرنا مخالف تقدیر کے نہیں فیصلح رزق مقدر ہو کر سب
کرنا اسکا سبب ہو کر کوئی اسکو مخالفت تقدیر کے نہیں جاتا غرض کہ مسلمان کو تقدیر کا ایمان لانا واجب ہو اور اس میں
محت اور گفتگو کرنا حرام ہو کہ آدمی کی ضعیف عقل تقدیر کا بھید نہیں سمجھ سکتی اکثر یہ کہ جاتی ہے کہینے علم تصدی رضی اللہ عنہ
عند تقدیر کا حال پوچھا تو فرمایا کہ اندھیری رات کو سمندر میں دست پٹھ یعنی تقدیر کی حقیقت دریافت کرنا آدمی کا مقدور نہیں
ان مسعودی ما منکونون احد الا وقد وکل بہ قرینہ من الجن وقرینہ من الملائکہ قالوا وانا لک یا رسول اللہ
قال وایا ہی وکنن اللہ اعلم ربی علیہ فاسکوا فلا یأمرن الا بخیر مسلم بن عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی نہیں مگر اس کے ساتھ ایک شیطان اسکا ساتھی نزدیک ہے والا اور ایک فرشتہ اسکا ساتھی نزدیک
ہے والا مقرر کیا گیا ہو لوگوں نے کہا کہ کیا آپ کے ساتھ بھی یا رسول اللہ شیطان و فرشتہ مقرر ہو حضرت نے فرمایا کہ
ہاں میرے ساتھ بھی ہو لیکن خدا نے اس پر میری مدد کی ہو سو وہ مسلمان ہو گیا ہے یا بعد از ہر سو مجھ کو سولے نیکی کے اور کچھ نہیں بتلانا
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا ہر ایک شیطان مسلمان ہو گیا تھا اور یہی سبب ہر اہل سنت و جماعت کا رسول

۹۲۱

یہی ہون کے اور کوئی گناہوں سے معصوم نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کو شوق اور کوشش اور سعی
 توبہ سے کہ لا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ کہ ذکرِ شہدائے ائمہ علیہ السلام سے کہ لا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ
 الْحَيُّ الْقَيُّومُ يَدُحُلُ مِنْ اَيْتِهِنَّ شَاءَ مُسْلِمُ بْنُ عُمَرَ فاروقی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص وضو
 کرے تو کمال مرتبہ کو پہنچائے یا پورا وضو کرے پھر یوں کہ گواہی دیتا ہوں میں کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی کے
 لائق نہیں ہے اکیلا ہو کوئی اس کا شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کا بندہ ہے اور اس کا پیغام پہنچا ہوا تو مکمل
 دیے جاتے ہیں اس کے واسطے شریعت انھوں دروازے حسن دروازے سے کہ اس کا جی چاہے بہشت میں جائے وہ

۹۲۲

اس صیغہ میں اچھی طرح پورے وضو کرنے اور بعد اسکے توحید رسالت کی گواہی دینے کی تابانی اور فضیلت کا بیان ہو چکا ہو
 مَا مِنْكُمْ اِمْرَاَةٌ تَقْدُمُ ثَلَاثَةً مِنَ الْوَلَدِ اِلَّا كَانَ لَهَا جِجَاءٌ بَا مِثْلِ النَّارِ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہو
 حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے ایسی کوئی عورت نہیں جو کہ بھیج چکی ہو تین لڑکے یعنی جس کے تین لڑکے ہوئے ہوں کہ وہ اس
 عورت کے اور دوزخ کے درمیان پردہ بن جاوے گی یعنی دوزخ سے بچاؤ دینگے وہ عورتوں نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ
 مرد و بیک صحبت میں ہر دم حاضر رہنے ہیں اور دین سیکھتے ہیں تو ہمارے واسطے بھی کچھ باری مقرر کیجیے حضرت نے ان کے واسطے
 بھی باری مقرر کر اور عورتوں سے یہ خدمت فرمائی پھر ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت اگر کیسے دوزخ کے سرگئے ہوں حضرت نے
 فرمایا کہ وہ بھی دوزخ سے بچاؤ دینگے ہاں تم سیکھو دین سے بچاؤ دینگے قیول قاصدہ اللہ وانا للہ وانا الیہ
 راجعون اللہم اجرنی فی مصیبتی واخلت لی خیرا امتہا الا اخلت اللہ کہ خیر امتہا مسلمین حضرت
 ام سلمہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہیں جس کا مصیبت ہوئے پھر وہ کہ جو خدا نے اس کو فرمایا ہے کہ

۹۲۳

انا للہ وانا الیہ راجعون یعنی ہم خدا کے ہیں اور اسی کی طرف پھر جانے والے ہیں اگلی آیت ہے جس کو میری مصیبت میں اور
 اس سے بہتر لادے گا کہ خدا تعالیٰ مجھے سے بہتر لادے اس کو دیتا ہوں جب کوئی مصیبت مسلمان کو ہو تو انا للہ وانا الیہ راجعون
 کہنا مستحب ہو ایک بار چراغ گل ہو گیا حضرت نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون وہی جانتے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چراغ
 گل ہوتا کون بڑی مصیبت ہو جو آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون فرمایا کہ مسلمان کو جس سے تکلیف ہو وہی مصیبت
 ہو یعنی ہر سبب اور تکلیف میں کم ہو یا زیادہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا چاہیے عُمَرَانُ مِمَّنْ مُسْلِمٌ لَمْ يَفْقِهْ لِقَوْلِهِمْ اَللّٰهُمَّ
 الَّذِي كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكَ قِيَمَتِي هَذِهِ الصَّوَاكِبِ الْخَسِرَةِ اَلَا كَانَتْ كَقَارَاتٍ لِّمَا بَلَغْتَنِي مِنْ حُفْرَةِ خُتَمَانِ

۹۲۴

روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں کوئی ایسا مسلمان جو طہارت کرے غسل ہو یا وضو پھر پوری طرح طہارت کرے جو خدا نے اس پر
 فرض کی پھر نماز پڑھے یہی پنج گانہ نماز تو وہ نماز میں اپنے درمیان کے گناہوں کی کفارہ ہو جاوے گی یعنی صغیر گناہوں کو
 مٹا دینگے فی ابنِ مسعود مِمَّنْ مُسْلِمٌ لَمْ يَفْقِهْ قِيَمَتِي هَذِهِ الصَّوَاكِبِ الْخَسِرَةِ اَلَا حَسْبُ اللّٰهِ بِسَيِّئَاتِنَا مَا خَطَا النَّبِيُّ رَجُلًا
 وَدَقَّهَا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ایسا کوئی مسلمان جس کو کچھ سبب اور تکلیف
 ہوئے پھر باری سے یا سولے باریہ کسی اور شے سے کہ خدا کے سبب اس کے گناہوں کو جھاڑ دالتا ہو جیسے درخت اپنے پتے جھاڑتا ہو
 وہی یعنی ہر ایک سبب اور تکلیف سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہیں بہتر کیلئے کہ میں صبر کرے اور خدا کا کلمہ شکوہ نہ کرے

۹۲۵

بزرگوار

تحفۃ الاحیاء ترجمہ مستدرک الاثر

مستدرک

بزرگوار

نہیں آسکی دو تہائی آکھوں کے درمیان کچھ ہوا وہ فاضل یعنی کفر کی لفظ حضرت نے ایک بار تھلہ پڑھا اور فرمایا کہ ہر شے
 ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو وہ حال کی خبر دی ہو مگر میں تم کو بتاتا ہوں کہ وہ کانام ہو گا اور کفر اس کے ماننے پر کچھ ہو گا یعنی ایسا
 تھا کسی پیغمبر نے نہیں بتلایا کہ جس آسمان جھوٹا ہر ایک پر کھنچا جائے ہوا اسے کہہ دے خدا کی کا دعویٰ کر لیا اور کانام ہو گا اور حال کہ
 ناقص و ناسک شان نہیں روئے نشان اس کے کفر کا اس کے ماننے پر کفر کی خود لفظ موجود ہے مسلمانوں کو نظر آو گی تاکہ وہ بوجہ جیسی
 ہر اے مسعود کا من نبی بختہ اللہ فی اوتہ قبلی الا کان کہ من اکتھم حواریون واصحابک یاخذون بسنتہ و
 یخذون بامرہ احسن انما اختلف من یخلفہم خاؤن یتوآون کالایقظون ویقظون کالایقظون من چاکھلہم
 یبیدہ فھو مومنین ومن چاکھلہم بلسانہ فھو مشرک ومن چاکھلہم بقلبہ فھو مشرک من لیس وکاذ ذلک من الکافران
 حذی خذہ کل سلم من عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر میں جس کو خدا نے کسی امت میں مجھے پہلے بھیجا
 اسکی بعضی امت خالص جان شار لوگ اور اس کے اصحاب ایسے ہیں کہ اسکی سنت اور اسکی راہ کو پکڑے رہتے ہیں اور اس کے حکم کی پیروی
 اور امتداری کیا کرتے ہیں بعد چند سے وہ یہ حال ہوتا ہو کہ ان کے بعد نا خلف لوگ پیدا ہوتے ہیں کہ کتنے ہیں جو کہ نہیں اور وہ کام کرتے ہیں
 جسکا انکو حکم نہیں مسعود نے ان نا خلفوں کو لڑنے اپنے ہاتھ سے وہ ایماندار ہو اور جو امت اپنی زبان سے لڑے تو وہ بھی ایماندار ہو
 اور جو امت اپنے دل سے لڑے وہ بھی ایماندار ہو ان میں کاموں کے سوائے پھر نورانی کے دل برابر بھی ایمان نہیں ہوتا یعنی یہ قیام
 دستور ہے یہ سب پیغمبروں کے دین اور سنت کو اس کے اصحاب نے نہ دگا لوگ چند مدت خوب جاری کتے ہیں پھر ان کے بعد نا
 لوگ آتے ہیں کہ یہ راہ کو دیتے ہیں اور اپنی طرف سے بدعتیں نکالتے ہیں تو ایماندار و پیرو واجب ہر ایک کے مشائے اور دور کرنے میں
 کہ شش کرین عمدہ مرتبہ تو یہ ہو کہ ہاتھ سے ملنا وہیں اور اگر انہو سے تو زبان سے منع کریں اور نہیں دل سے انکو اور انکی رعیت کو یہ
 جانیں اور جو ان تین باتوں سے کوئی ایک بات بھی ٹکریں اس میں کچھ ذرہ برابر بھی ایمان نہیں اور یہ جو بعض جاہلان میں مشہور ہو کہ
 مری بدین خود اور علی بدین خود ہو گیا ضرور جو ہم کیا ویکہ میں اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ بات نہایت غلط ہو بلکہ
 ایمان کا یہی نشان ہو کہ بدعت اور خلافت شرع کا موافق عداوت نہ کیے اور زبان سے اسکی ٹہرائی بیان کیا کرے اور حسین بدعت نہیں
 وہ محمدی نہیں اس واسطے کہ اس کے نزدیک سنت اور بدعت اور اسلام اور کفر برابر ہو گیا نہ سنت کی طرف اسکو رغبت نہ بدعت کی طرف
 ق عائشہ کا من نبی بختہ اللہ فی اوتہ قبلی الا کان کہ من اکتھم حواریون واصحابک یاخذون بسنتہ و یخذون بامرہ احسن انما اختلف من یخلفہم خاؤن یتوآون کالایقظون ویقظون کالایقظون من چاکھلہم
 یبیدہ فھو مومنین ومن چاکھلہم بلسانہ فھو مشرک ومن چاکھلہم بقلبہ فھو مشرک من لیس وکاذ ذلک من الکافران
 حذی خذہ کل سلم من عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر میں جس کو خدا نے کسی امت میں مجھے پہلے بھیجا
 اسکی بعضی امت خالص جان شار لوگ اور اس کے اصحاب ایسے ہیں کہ اسکی سنت اور اسکی راہ کو پکڑے رہتے ہیں اور اس کے حکم کی پیروی
 اور امتداری کیا کرتے ہیں بعد چند سے وہ یہ حال ہوتا ہو کہ ان کے بعد نا خلف لوگ پیدا ہوتے ہیں کہ کتنے ہیں جو کہ نہیں اور وہ کام کرتے ہیں
 جسکا انکو حکم نہیں مسعود نے ان نا خلفوں کو لڑنے اپنے ہاتھ سے وہ ایماندار ہو اور جو امت اپنی زبان سے لڑے تو وہ بھی ایماندار ہو
 اور جو امت اپنے دل سے لڑے وہ بھی ایماندار ہو ان میں کاموں کے سوائے پھر نورانی کے دل برابر بھی ایمان نہیں ہوتا یعنی یہ قیام
 دستور ہے یہ سب پیغمبروں کے دین اور سنت کو اس کے اصحاب نے نہ دگا لوگ چند مدت خوب جاری کتے ہیں پھر ان کے بعد نا
 لوگ آتے ہیں کہ یہ راہ کو دیتے ہیں اور اپنی طرف سے بدعتیں نکالتے ہیں تو ایماندار و پیرو واجب ہر ایک کے مشائے اور دور کرنے میں
 کہ شش کرین عمدہ مرتبہ تو یہ ہو کہ ہاتھ سے ملنا وہیں اور اگر انہو سے تو زبان سے منع کریں اور نہیں دل سے انکو اور انکی رعیت کو یہ
 جانیں اور جو ان تین باتوں سے کوئی ایک بات بھی ٹکریں اس میں کچھ ذرہ برابر بھی ایمان نہیں اور یہ جو بعض جاہلان میں مشہور ہو کہ
 مری بدین خود اور علی بدین خود ہو گیا ضرور جو ہم کیا ویکہ میں اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ بات نہایت غلط ہو بلکہ
 ایمان کا یہی نشان ہو کہ بدعت اور خلافت شرع کا موافق عداوت نہ کیے اور زبان سے اسکی ٹہرائی بیان کیا کرے اور حسین بدعت نہیں
 وہ محمدی نہیں اس واسطے کہ اس کے نزدیک سنت اور بدعت اور اسلام اور کفر برابر ہو گیا نہ سنت کی طرف اسکو رغبت نہ بدعت کی طرف
 ق عائشہ کا من نبی بختہ اللہ فی اوتہ قبلی الا کان کہ من اکتھم حواریون واصحابک یاخذون بسنتہ و یخذون بامرہ احسن انما اختلف من یخلفہم خاؤن یتوآون کالایقظون ویقظون کالایقظون من چاکھلہم
 یبیدہ فھو مومنین ومن چاکھلہم بلسانہ فھو مشرک ومن چاکھلہم بقلبہ فھو مشرک من لیس وکاذ ذلک من الکافران
 حذی خذہ کل سلم من عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر میں جس کو خدا نے کسی امت میں مجھے پہلے بھیجا
 اسکی بعضی امت خالص جان شار لوگ اور اس کے اصحاب ایسے ہیں کہ اسکی سنت اور اسکی راہ کو پکڑے رہتے ہیں اور اس کے حکم کی پیروی
 اور امتداری کیا کرتے ہیں بعد چند سے وہ یہ حال ہوتا ہو کہ ان کے بعد نا خلف لوگ پیدا ہوتے ہیں کہ کتنے ہیں جو کہ نہیں اور وہ کام کرتے ہیں
 جسکا انکو حکم نہیں مسعود نے ان نا خلفوں کو لڑنے اپنے ہاتھ سے وہ ایماندار ہو اور جو امت اپنی زبان سے لڑے تو وہ بھی ایماندار ہو
 اور جو امت اپنے دل سے لڑے وہ بھی ایماندار ہو ان میں کاموں کے سوائے پھر نورانی کے دل برابر بھی ایمان نہیں ہوتا یعنی یہ قیام
 دستور ہے یہ سب پیغمبروں کے دین اور سنت کو اس کے اصحاب نے نہ دگا لوگ چند مدت خوب جاری کتے ہیں پھر ان کے بعد نا
 لوگ آتے ہیں کہ یہ راہ کو دیتے ہیں اور اپنی طرف سے بدعتیں نکالتے ہیں تو ایماندار و پیرو واجب ہر ایک کے مشائے اور دور کرنے میں
 کہ شش کرین عمدہ مرتبہ تو یہ ہو کہ ہاتھ سے ملنا وہیں اور اگر انہو سے تو زبان سے منع کریں اور نہیں دل سے انکو اور انکی رعیت کو یہ
 جانیں اور جو ان تین باتوں سے کوئی ایک بات بھی ٹکریں اس میں کچھ ذرہ برابر بھی ایمان نہیں اور یہ جو بعض جاہلان میں مشہور ہو کہ
 مری بدین خود اور علی بدین خود ہو گیا ضرور جو ہم کیا ویکہ میں اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ بات نہایت غلط ہو بلکہ
 ایمان کا یہی نشان ہو کہ بدعت اور خلافت شرع کا موافق عداوت نہ کیے اور زبان سے اسکی ٹہرائی بیان کیا کرے اور حسین بدعت نہیں
 وہ محمدی نہیں اس واسطے کہ اس کے نزدیک سنت اور بدعت اور اسلام اور کفر برابر ہو گیا نہ سنت کی طرف اسکو رغبت نہ بدعت کی طرف

۹۳۲

شیخنا حضرت سلطان بن
سکوت و محاورت نورانی

خلفہ لا حیا ترجمہ مشائخ الافکار

۹۳۳

۹۳۴

۹۳۵

حضرت وہاب سے بھوکے آدین اور بیان پناہ نہ پاؤں تو مجھ کو بد دعا کریں تو میری دنیا و دین برباد ہوا جسے غرض کہ
اس خیال سے میری بند اچٹ کئی اور میرے دونوں ساتھی سوتے تھے پھر حضرت نے اور اسی دستور سے حضرت نے سلام کیا
اور مسجد میں گئے اور نماز پڑھنے کے دو دھڑے کو آگے سویر تک خالی پایا آسمان کی طرف سرٹھا یا میں نے جانا کہ مجھ کو بد دعا کریں گے سنو
حضرت نے فرمایا کہ اتنی وزی نے اسکو جو مجھ کو کھلاتا ہوا اور پانی سے اسکو جو مجھ کو پلاتا ہوا میں نے جانا کہ اس نے علی کے بیان
میں ہو گئی ہو گئی پھر کیا دیکھتا ہوں کہ بکریوں کے تھن دو دھڑے سے بھرے ہوئے ہیں میں نے انکو دہرایا اور حضرت کے سامنے
لے گیا حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ کیا اپنے حصہ کی چکے ہو میں نے کہا کہ ہاں ہم بی چکے ہیں پھر حضرت نے پیا اور باقی مجھ کو دیا میں نے
یہ احباب مجھ کو معلوم ہوا کہ حضرت خوب سودہ ہو گئے ہیں تب میں بنایت خوشی سے ہنس پڑا اور حضرت سے یہ تمام قصہ کہایت
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دو دھڑے کا زیادہ ہو جانا خدا کی رحمت تھی اگر تو کہے سے بیلا تا ہم ان دونوں آدمیوں کو بھی اس رحمت
دو دھڑے میں شریک کرتے یہ قصہ بخیر اور برکت ہو حضرت کی دعا کی **عَمَّا ثَنُوهُ مَا يَخْلُقُ اللَّهُ وَ عَدَا وَ لَا تَسْأَلُہُ** مسلم میں
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا اپنے وعدے کو خلاف نہیں کرتا اور نہ اسکی پیروی وعدہ خلاف کرتے
ہیں **فَإِنْ أَمَّا** حضرت جبریل نے حضرت سے وعدہ کیا تھا کہ ہم فلاںے وقت تمہارے پاس آئیں گے سو وہ وقت گذر گیا وہ
حضرت جبریل آئے پھر حضرت نے دیکھا کہ گھر میں کئے کا پلا ہوا اسکو لگا دیا جب جبریل آئے تب یہ حدیث فرمائی ادبی خدا
اور رسول اسکو وعدہ خلاف نہیں کرتے اسکا کیا سبب ہے تم اپنے وعدے پر نہ آئے تھے حضرت جبریل نے کہا کہ ہمارے
لے رکھا تھا ارشاد رحمت کے اس گھر میں نہیں جاتے ہمیں کتا اور تصویر مونی ہو ہوا ابو سعید کا یحییٰ بن مومن و
وَلَا نَصَبٌ وَلَا سَفْهٌ وَلَا آدَى وَلَا حَرْجٌ خَشِيَ اللَّهُ نَجِیْہُہُ اَلَا تَعْلَمُ اَللّٰہُ یَا مَن خَطَا یَا مَن سَمِعَ مِنْ ابْنِ سَعْدِہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے پوچھا ایماندار کو دروازہ محنت شغف اور بیماری ورنہ کوئی تکلیف اور نہ کوئی غم نہ تھا
کو تشویش جو اسکو فکر میں آئے مگر کہ خدا اسے سب سے اسکے گناہوں کو دور کرنا ہر ایک نیک اور تکلیف سے کم ہو یا زیادہ
ایماندار کے گناہ دور ہوتے ہیں تو لازم ہے کہ نیک اور تکلیف میں ہرگز نہ شکایت کرے اسکو اپنے گناہوں کی دوائی سمجھے اگر کوئی دوا
محنت ہو تو دانا آدمی اسکو خوشی سے پیتا ہوتا **عَائِشَةُ صَاحِبَةُ بَطْنِ هَاشِمٍ اَهْلُ الْاَوْصَالِ اَحَدٌ عَمْرُوٌ لِّیْ صَاوِلُ الْوُشَاءِ**
بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں انتظار کرتا تھا کہ اہل انصاف کی نماز کی زمینوں سے تمہارے
سوائے کوئی فایا بات حضرت نے ہمت و برکت کے نماز پڑھی یہاں تک کہ بھٹے لوگ سو گئے تھے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اس وقت تک
زمین پر تمہارے سوائے نماز پڑھے سے کوئی باقی نہیں رہا یعنی سب پڑھ چکے تھے میں منتظر بیٹھے ہوتا مگر وہ سب سے زیادہ نواب ہوا
ایک انتظار کا تو اسے سرے خالی وقت کی عبادت کا تراب کہ تمہارا کوئی شریک نہیں معلوم ہوا کہ عشا کی نماز دیر کر کے پڑھنا
ہوئی **اَوْھَرَبْرَہَ مَا یَقُولُ ابْنُ حَبِیْلٍ اَلَا اِنَّہُ كَانَ یَقْبِرُ اَفَاعَا اَللّٰہُ وَ سَوَّلَہُ وَ اَمَّا خَالِدٌ فَانْکَرُ تَعْلَمُونَ خَالِدًا**
فَوَاحِشٌ اَذْرَاعُہُ وَ اعْتَدَہُ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ اَمَّا الْاَنْبَاسُ فِیْ عَمْرِوِ الْاَطْلَبِ عَمْرُوٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فِیْ عَمْرِوِہُ وَ مِثْلُہَا
معھا بخاری اور مسلم میں ابوبکر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں ناشکری کرتا ہوں جیسے اگر اس سے کہ وہ مصلح
تھا سو اسکو خدا نے اور اسے رسول نے غنی اور مالدار کر دیا اور خالد کا تو یوں حال ہے کہ خالد پر تم ہر زیادتی کوستے ہو البتہ

۹۳۹

حقیقۃ الاحیاء ترجمہ مشاعر الاحیاء

۹۴۱

۹۴۲

گرمی پر تکیہ نہ کیا کہ جس نے رات دن عبادت ہی کیا کرین اور آرام کرین بلکہ عبادت کے وقت ٹھہریے ہیں
اس میں ہزاروں حکمتیں ہیں دانا مسلمان کو لازم ہو کہ اپنی جان پر نہایت شکل نہ ڈالے نفل عبادت پر اتنی کرنے باندھے کہ فرض بھی
ترک ہو جاوے اور اتنی سستی اور کالی بھی نہیں چھی کہ سوائے فرض کے سنت اور نفل بالکل اڑا دیوے غرض کہ وہ بیان کی اختیار
کرے بہت زیادتی ہو نہ بہت کمی وق عایشہؓ مایال اقوام یتنزلون عن الشیء اصرعہ فواللہ انی لا علمہ
باللہ وانشئہم لک خشیۃ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہے ان لوگوں کو آپ
بہت دور کیسے ہیں اس چیز سے جو میں کرتا ہوں سو قسم پر خدا کی کہ میں مقرر سے زیادہ تر جانتا ہوں خدا کو اور انکی نسبت میں خدا
مہربان تر ہوتا کہ ہر وقت حضرت نے خود کوئی کام کیا اور لوگوں کو اجازت دی کرنے کی تو بعضے لوگوں نے اسکو کچھ ہلکا جانا اور اسے
کرنے میں مل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حدیث اور پہلی حدیث ایک مضمون کی ہے معلوم ہوا کہ جس چیز کی شرع میں جواز
اور رخصت ہو اسکو ہلکا جانا یا اسکو خلاف تقویٰ اور پرہیزگاری کے سمجھنا درست نہیں ہے سحر بعد ق و صفا کو شوع
وتقی ہو لیکن میر فرمایا میر مطلقاً حد ابو سعیدؓ ماثریۃ الجنۃ قال لا یزین صیادہ فقال ابن صبیحۃ دیرمکہ بیضا
مسندہ تیا ابان القاسم قال صدقت مسلم بن ابی سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت کی خاک کیا ہے یہ حضرت
نے لعن صلیب سے فرمایا سو ابن بیہار نے کہا کہ بہشت کی خاک سفید سیدہ مشک ہے اسی ابوالقاسم حضرت نے فرمایا کہ تو نے سچ
کہا حضرت کے وقت مدینہ کے یہودیوں میں ایک شخص ابن صیاد نام پیدا ہوا تھا کاہن تھا اکثر باتیں جنون سے درایت
کر کے لوگوں کو بہتا تھا اول چیمیری کا دعویٰ کرتا تھا حضرت عمرؓ کی خلافت میں مسلمان ہوا تھا پھر کم ہو گیا اسکا حال معلوم
ہوا بعضے اصحاب سکود ہال جانتے تھے اور حضرت کو درست جواب سوا سٹے دیا کہ اسکو توریت کا علم تھا ق سجدت سجد
ما یضیع یا سارہ لوان لیسۃ لہ علیک منہ شیء وان لیسۃ لہ علیک منہ شیء قال لیسۃ لہ علیک منہ شیء
امراء کتبت لک علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فکرمہا النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخاری اور مسلم
میں سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو کر لیا اپنی لنگی سے اگر تو اسکو اندھیکر تو اس عورت پاس کچھ نہ بیگا اور
اگر عورت نے باندھا تو تیرے پاس کچھ نہ بیگا یہ حضرت نے اس مرد سے کہا جسے اس عورت سے منگنی کی جس نے اپنی ذات حضرت کو
دی تھی تو اسکو حضرت نے نہ قبول کیا تھا ف اسکا قصہ ہو چکا ہے کہ ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میں اپنی جان
آپ کو بخشی حضرت نے قبول نہیں کیا تب ایک صحابی نے کلمہ ہو کر کہا کہ یا حضرت اگر آپ کو اسکی حاجت نہیں
ہو تو میرا دل اس سے کروا دیجیے حضرت نے فرمایا کہ کچھ تیرے پاس ہے جس سے تو اسکا جہاد کرے اس نے کہا کہ
میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے حضرت نے فرمایا کہ تلاش کر کے لو ہے کی ایک انگوٹھی لے آئے کہ اسے کہہ کر مجھ کو مل سکے گی
لیکن میری یہ لنگی ہے اسی کو میں مہر میں بیٹا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک لنگی جن آدمی کا کس طرح گزارا
ہو سکے گا آخر میں نامید ہو کر وہ شخص تھا حضرت نے دیکھا کہ یہ شخص نہایت محتاج ہے اسکو بلایا اور فرمایا کہ مجھ کو قرآن یاد
اسے کہہ کہ ان مجھ کو فلاںی سورت یاد ہو حضرت نے فرمایا کہ جاہل ہے ہر انکاج اس عورت کے ساتھ کر دو قرآن یاد کر دینے پر
بھی تو اسکو سو دینے یاد کر دے یہی اسکا حق ہے اس پیش سے معلوم ہوا کہ تعلیم قرآن اور کتر سے کتر مال بھی مہر ہو سکتا ہے

۹۴۲

۹۴۳
عقۃ الاحیاء ترحمۃ مشائرت الکنوار

۹۳۶

اور یہی مذہب ہوا امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک بنی مسم سے کم ہر نہیں ہو سکتا اٹلی دلیل اور حدیث ہر ایک کے مذہب میں
اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا جب مسلمانوں کو تنگی تھی ہر ایک مستحق کا تعلق ان الرقود
وَبَنُو كَالِ فَلَمَّا الَّذِي لَا يُؤَلِّدُ لَهُ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ الْوُضُوءُ لَكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِي لَا يُقَدِّمُ مَتْنٍ وَلَا يَدْمُ شَيْئًا قَالَ كَمَا
تَعْدُونَ الصَّحْرَةَ وَفِيكُمْ فَلَمَّا الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرَّجُلُ قَالَ لَيْسَ بِذَلِكَ وَلَكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ
مسلم بن عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بے اولاد تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتے ہو راوی کہتا ہے کہ اصحاب
نے کہا کہ بے اولاد وہ ہے جسکی اولاد نہ ہو یعنی جسکی اولاد نہ ہے حضرت نے فرمایا کہ بے اولاد یہ نہیں بلکہ بے اولاد حقیقت میں وہ مرد ہے
جسے اپنی اولاد سے کچھ آگے نہ بھیجا یعنی جسکے زور و کوئی اسکا راز کا نہ مرا حضرت نے فرمایا پھر پہلوان تم اپنے درمیان کسکو شمار
کرتے ہو میں نے کہا کہ پہلوان وہ ہے جسکو مرد نہ بھیجا اسکیں حضرت نے فرمایا کہ یہ کچھ نہیں لیکن پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنی مال
کو قابو میں رکھے یعنی زیادتی نہ کرے گالیان نہ کہے ف یعنی ہر چیز ظاہر میں نے اولاد اور پہلوان اسکو کہتے ہیں جو تنگی کہا
لیکن خدا کے نزدیک حقیقت میں نے اولاد اور پہلوان وہ ہے جو حضرت نے فرمایا اسوسطے کہ اولاد سے یہ غرض ہے کہ مصیبت کے
وقت کام آئے تو اگر کسی کا راز کا دیا اور اسے صبر کیا تو وہ صبر کرنا قیامت میں اسکے کام آویگا اور اگر چھوٹا مال کا تھا تو وہ
خدا سے اپنے مال یا پکی شفاعت بھی کر لیا تو ہر صورت اولاد کام آئی اور جسکا راز کا نہیں مرا اسکو یہ فائدہ حاصل نہیں ہوگا
بے اولاد ٹھہرا اگرچہ ظاہر میں اولاد ہوئی تو اسکے کس کام کی اور اسطرح پہلوان حقیقت میں ہی ہے جو غصے کو اپنے اوپر بھیجا
نہ ہونے دیوے اگرچہ ظاہر میں کم زور ہو ف کعب بن مالک کا خالک ماحل ان کو تکتی قد ابتعت فھو کہ قال کہ معتقد
میں تبتق کہ بخاری اور مسلم میں کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کس چیز سے تجھکو چھوٹے والا اور جادو سے روکا گیا
تو سواری کو نہ مولے چکا تھا یہ حضرت نے کعب بن مالک سے فرمایا جنگ تبوک سے آنے کے وقت جنگ تبوک کی جب
حضرت نے تیاری کی تھی تب کعب بن مالک نے ساتھ جانے کے واسطے سواری مول لی تھی مگر انکا اتفاق جانے کا حضرت
کے ساتھ نہیں ہوا تھا جب اس روائی سے پٹ آئے تب یہ حدیث غصے سے فرمائی باقی کعب کا قصہ کہ اگر وہی کا وقت
اَوَّهَرَا بَرَّةَ كَاعِنْدَكَ يَا مَعْصُومُ قَالَ لَيْتَا مَعَنَا بَنُو تَالِ قَبِيلِ اسلک وہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا امی تمامہ بنیرے پاس کیا ہے یعنی کس نگر اور کس خیال میں ہے یہ حضرت نے تمامہ بن امیال سے کہا اسکے مسلمان
ہونے سے پہلے حضرت نے ایک بار نجد کے ملک میں لشکر بھیجا وہاں ایک قوم کا سردار ملا جسکا تمامہ نام تھا اسکو
پکارا لائے اور مسجد کے ستون میں اسکو باندھ دیا جب حضرت اس طرف تشریف لائے تو یہ حدیث فرمائی یعنی کس سوچ
اور کس تدبیر میں ہے تمامہ نے کہا کہ فریت ہوا می محمد اگر تو نے مجھکو مار ڈالا تو اپنے خونی دشمن کو مارا اور اگر احسان کر کے
چھوڑ دیا تو لشکر گزار کو چھوڑ دیا یعنی میں اس احسان کا جن مانا کرونگا اور اگر کچھ مال کی طمع ہو تو جو خیر اچھا ہے سوا مال
پھر حضرت وہاں سے ہٹ گئے دوسرے روز حضرت نے پھر فرمایا کہ امی تمامہ تو کس خیال میں ہے تمامہ نے وہی جواب دیا پھر حضرت
اسکے پاس سے ہٹ گئے تیسرے روز پھر حضرت نے اسطرح پوچھا اور تمامہ نے اسی طرح جواب دیا پھر حضرت نے حکم کیا
کہ تمامہ کو چھوڑ دو جب قید سے خلاصی ہوئی تو تمامہ باغ میں جا کر رہا یا پھر حضرت کی خدمت میں بھیجے

تحفة الاختار ترجمہ مشرقی افکار
۹۳۹

انہر کیا اور سچے دل سے مسلمان ہوا اور کلہ پڑھا اور کہا کہ اے محمدؐ رے زمین پر میرے نزدیک تجھے زیادہ کوئی دشمن
 نہ تھا سو اب تو میرے برابر کوئی میلہ سیرا نہیں اور تیرا دین میرے نزدیک سب نبیوں سے بڑا معلوم ہوتا تھا سو اب
 دینوں میں میرے نزدیک تیرا دین افضل ہو گیا اور تیرا شہر سب شہروں سے میرے نزدیک بڑا تھا سو اب سب سے زیادہ سیرا ہو گیا
 پھر کہا کہ یا حضرت میں حالت کفر میں عمرے کا ارادہ کرنے چلا آپ کے لشکر نے مجھ کو پکڑ لیا اب مجھ کو کیا حکم دینا ہو حضرت نے ہنس کو
 بشارت دی اور عمرہ ادا کرنے کو فرمایا جب تمام مکے میں گیا عمرے کے واسطے تو کفار مکہ نے کہا کہ اے شاہ تو کیا بے دین ہو گیا ہر شاعر
 کہنا بلکہ میں رسول اللہ کے ساتھ مسلمان ہوا ہوں سکویا دیکھو کہ جب تک حضرت حکم نہ دینگے تو کیوں کا ایک لڑکھنوں کا نام سے ملو
 نہ علی کا نام تمام کالہک تھا اور اسے اناج کے میں یا کرتھا **وَجَاءَ بِكُمْ مَا فَعَلْتَ فِي الذِّبَانِ أَرْسَلْنَاكَ إِذْ قَالَتْ اذْهَبْ بِنِعْمَتِي**
أَنْ كَلِمَةٍ إِلَّا إِنِّي كُنْتُ أَهْلِي قَالَ لِيَا بَرٍّ قَدْ أَرْسَلْتُ فِي حَاجَتِي فَجَاءَ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيرِهِ مُتَطَوِّعًا إِلَى
غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ بَيْدَهُ هَلْ كَدَّ أَوْ مَاءَ بَيْدِهِ نَحْوُ الْآرِضِ مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا کیا
 تو نے جس کام کے واسطے میں بھیجا تھا اور میں نے دیکھا کہ میرے ساتھ بات کرنے سے نکر اس سببے کہ میں نماز پڑھتا تھا یہ حضرت
 نے جابر سے فرمایا اور انکو کسی کام کے واسطے بھیجا تھا تو جابر وہاں سے آئے اور حضرت اپنے اونٹ پر قبلے کے سولے اور طوط
 منہ کیے ہرے نماز پڑھتے تھے سو جابر نے حضرت سے کچھ بات کی تو حضرت نے یوں اشارہ کیا کہ تم سے بغض زمین کی طرف اشارہ
 کیا جنت اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل نماز پڑھنا سواری پر درست ہو خواہ قبلے کی طرف منہ ہو یا نہ لیکن مسجد کا اشارہ
 رکوع سے زیادہ نیچا کرنا چاہیے مگر فرض نماز سواری پر درست نہیں اور یہی مذہب ہے اس کا سوا کلام **زَيْدٌ بَيْنَ خَالِدٍ وَ**
لَهَا دَعْوَانِ مَعَهَا حَيْدَاءُ هَا وَسِقَاءُ هَا تَرْدُ الْمَاءِ وَتَا كُلُّ الشَّيْءِ حَتَّى يَجِدَ هَاتَا تَبَا تَعْنِي صَلَاةَ الْإِبِلِ
 بخاری اور مسلم میں زید بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہو تیرے واسطے اور کیا ہو اسکے واسطے یعنی بنگانے اونٹ کم
 ہونے بھٹکے سے بھٹک کر کیا کام چھوڑا اسکو اس واسطے کہ اونٹ کے ساتھ اس کا جو نا اور مشک موجود ہو کہ اپنے پانوں سے چل کر پانی
 پیے گا اور دشت کو کھا دے گا یہاں تک کہ اس کا مالک اسکو پا جاوے گا کاف کسی حضرت سے بھولے بھٹکے جانور و اسکا مسئلہ پوچھا
 حضرت نے ہر ایک کا جواب یا پھر اسے بھٹکا اونٹ کا مسئلہ پوچھا کہ اسکو بیکر لے یا نہ لے تو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
 اونٹ کو پکڑ لینا چاہیے اس واسطے کہ اسکے ضائع ہونے کا کچھ خوف نہیں جو اس کے پاس موجود ہے یعنی اسکی تلی طے پھرنے کو مضبوط
 ہو اور مشک اسکے ساتھ موجود ہے یعنی پیاس مارنے کی طبیعت عادت ہو کہ دس دس میں عین دن تک بدوون پانی اونٹ باہر غرض
 یہ کہ اسکو نہ پکڑے اور یہی مذہب ہے امام مالک کا اور امام اعظم کے نزدیک جو ان خوف ضائع ہونے کا ہونے کو پکڑ لینا درست ہو
حَيَّائِرٌ مَا لَكَ يَا أَدَمُ السَّكْرُ يَا أَدَمُ السَّبِيْبُ تَرَفَّتْ قَالَتِ الْحَمِي لَا بَأْسَ إِنَّ اللَّهَ فِيهَا فَقَالَ لَا نَسِيْبِي لَمْ يَنْسِيْ
فَاَنْبَا تَنْ هَبْ سَخَطًا يَا بَنِي آدَمَ كَمَا بَدَّ هَبْ الْكَلْبُ وَجَبَتْ الْحَدِيدُ مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
 تم کو کیا ہوا اس سبب کی باجو تو کانپ رہی ہو راوی کو شک ہے کہ حضرت نے سائب کی ناک یا اسبیب کی بافرمایا اس نے کہا
 کہ حجاب تیرا خدا اسکو نے برکت کرے تو حضرت نے فرمایا کہ گالی منہ سے برامت کہ اس واسطے کہ وہ آدم کی اولاد کے گناہ
 دور کرتی ہو جیسے آگ کی ٹھنڈی لہجے کا میل دور کرتی ہر وقت یعنی ہر چہ ظاہر میں تپ سے نکلیں ہو لیکن جب اسکے سبب

۹۵۰

حفظہ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

۹۵۱

۹۵۲

۹۵۳

۹۵۴

گناہ و درجہ ہے تو اس کو بر اکمنانہ چاہیے کہ نے صبری کا نشان ہو بیٹھ کر ہر بار کیا حال ہو عشاء تک کمالیہ ناعا
 آخرت مسلمہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ تم کو ایسا عشاء کیا تجھ کو شک آیا ف مسلم میں
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوری روایت یوں ہے کہ حضرت ایک بار میری باری کی رات کو بتیغ کے قبرستان میں تشریف لے گئے مرد
 کے واسطے دعا کر کے کوہین یہ سمجھی کہ شاید حضرت کسی اور اپنی بی بی باس کے کہ بہن ٹھکر دیکھنے لگی جب حضرت تشریف لے گئے تو
 یہ میرا حال دیکھ کر حدیث فرمائی تب میں نے کہا کہ با حضرت مجھنی عورت خاوند کی بیماری آپ سے خاوند پر کو کر شک کرے
 وہ بجا ہوا نبی شمسہ کمالیہ ادا کو زافعی آید کو کوا تھا اذنا بخیل شمس اذنا فی الصلوة تفرح بہ علیہا
 فرما نا حلقا فقال علی اذ کو حین تفرح علیہا فقال اذ تصفون کما تصف الملائکۃ عند ربہا فقلنا یا
 رسول اللہ وکیف تصف الملائکۃ عند ربہا قال یقولون الصلوة الاولی ویکبر الصلوة فی الصلوة
 مسلم میں جابر بن سمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا یہ مجھ کو کہ میں ٹھکر ہا تھا اٹھا لے دیکھتا ہوں تمہارے ہاتھ کو یا چلی کھڑی
 کی دم ہوں یعنی جیسے چیل گھوڑوں کی دین نہیں ٹھمریں ویسے تمہارے ہاتھ نہیں ٹھمرے ٹھمرے رہا کر نماز میں یعنی ہاتھ اٹھا کر
 حضرت دیکھ کے بعد ہمارے پاس ہر گز نہ تو کو دیکھا کہ ہم حلقہ حلقہ کیسے بیٹھے ہیں سو فرمایا کہ کیا یہ مجھ کو کہ خدا جدا ہے نہ دیکھتا ہوں
 پھر دیکھ کے بعد ہمارے پاس ہر گز نہ دیکھے اور فرمایا کہ تم کیوں نہیں صاف باندھتے ہو جیسے فرستے صاف باندھتے ہیں اپنے رب کے نزدیک
 اتنے کہا یا رسول اللہ فرستے اپنے رب کے نزدیک کیونکہ صاف باندھتے ہیں حضرت نے فرمایا اور اگر لیتے ہیں پہلی صفوں کو اور صاف
 اندر آپس میں ٹھمر جاتے ہیں یعنی ملے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں کچھ صاف کے درمیان فرق نہیں چھوڑتے صاف سنن ابی داؤد میں
 جابر بن سمر سے روایت ہے کہ جب صحاب حضرت کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو داپنے بائیں ایک پاس کو ہاتھ اٹھا کر سلام کرتا
 تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور سلام کے واسطے ہاتھ اٹھانا نماز کے اندر میں کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرکات نماز
 سوائے کوئی جنبش نماز میں درست نہیں اور متعون کا پورا کرنا مستحب ہے وجہ تامل صدقہ بخور جائے دوسری صف
 بنچا بیجا اور جب تک دوسری صف نہ بھر جائے تیسری صف بنچا بیسے ہی طرح اور متعون میں بھاؤ کا ذکر نافذ ہر فرق سنن ابی داؤد میں
 مالیہ سائیکو اکثر ذکر التصفیق من نایہ شئی فی صلاۃ فلیستہ وناہ اذ استہ التفت الیہ واما التصفیق
 للفتاء بنجاری اور مسلم میں سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مجھ کو کیا ہے کہ میں ٹھکر دیکھا کہ تھے بہت تالی
 بچاں جسکو نماز میں کوئی ضرورت ظاہر ہو یعنی ایسی ضرورت جس میں امام کو خبردار کرنا پڑے چاہیے کہ بلند آواز سے سبحان اللہ
 کہے اس واسطے کہ جیسے سبحان اللہ کہتا تو اسکی طرف التفات کیا جاوے گا یعنی امام سبحان اللہ کہے سے خبردار ہو جاوے گا لیگا حضرت نے
 فرمایا اور تالی بارنا تو عورتوں کے واسطے چاہیے یعنی اگر امام کی خطاب عورت واقف ہو تو سبحان اللہ کہے بلکہ ہاتھ کو ہاتھ مارے
 اس واسطے کہ عورت کی آواز سے اکثر مرد کو خیال آتا ہے وہ صبح بخاری میں روایت ہے کہ حضرت ایک قدم میں صلح کرنے کو
 گئے تھے نماز کا وقت آیا لوگوں نے ابی بکر کو امام بنا کر نماز شروع کی پھر حضرت تشریف لائے اور اصحاب نماز میں تھے تو
 حضرت بھی صف میں نماز کی نیت کر کے کھڑے ہوئے اصحاب نے متکلم ہی تاکہ صدیق حضرت کے آنے سے خبردار
 ہو جاویں اور صدیق کی یہ عادت تھی کہ نماز میں کسی طرف نہ دیکھتے تھے جب بہت لوگوں تالیان بجا میں تو صدیق نے

تختہ الاخبار ترجمہ مشارق الانوار

۹۵۵

تختہ الاخبار ترجمہ مشارق الانوار

نظر کی دیکھا کہ حضرت صف بن حکم نے ہمارے کو بین ٹھہرے رہا اور امانت کیسے جاوے
 پھر صف بن حکم نے دونوں ہاتھ اٹھا کر شکر خدا ادا کیا کہ حضرت نے مجھ کو امانت کرنے کو فرمایا پھر مجھے پہلے یہاں تک کہ
 صف بن حکم برابر ہو گئے اور حضرت نے آگے بڑھ کر امانت کی پھر حضرت جنت پر چلے گئے تو فرمایا اے ابوبکر میرے حکم کے بعد تو کو
 رسول اللہ کے ہمراہ صدیق کہنے کا کہ ابی تمہارے کہیں بیٹے کو یہ بیانیات نہیں کہ رسول اللہ کے آگے امام بنے پھر حضرت نے اور اسی جگہ سے بیٹھ
 فرمایا اس حدیث سے صدیق اکبر کی نہایت عمدہ تفصیلات ثابت ہوئی کہ حضرت نے انکو اپنی امانت کر لیا حکم دیا بلکہ اول صدیق
 کیسے چھے نماز کی نیت بھی کر سیکے تھے سبحان اللہ اس سے زیادہ کون کمال ہو کا جسکو تمام عالم کا امام اپنا امام بننے کی حق دینا
 و تخرجه جابر ما متعلق من الجرح و رواية ابو عبيد بن صالح عن عائشة قالت قال ابو فلان لعنني
 و جرحه اجمع على احدى هاتين البيعتين و الاخر فيسفي ارجعها قال فان عمر لا في رمضان ففرضي بجمعها او بجمع
 مبيعي قال لا لم يستأن بجاري او مسلم بن عبد الله بن عباس و حضرت بخاری بن جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے بیان کی
 ناانہ کہ اسکو منع کیا تھا حج کرنے سے اور عبد اللہ بن عباس کی روایت میں یوں ہے کہ حج کو کسے منع کیا ہمارے ساتھ
 کے حج کرنے سے کہ اس عورت نے کہ فلا نے کا باپ یعنی اسکا خاوند ایک اونٹ پر حج کر کے لو گیا تھا اور دوسرا اونٹ کھیت سیختا
 تھا حضرت نے فرمایا کہ البتہ رمضان میں عمر کرنا ثواب میں حج کے برابر ہے یا میرے ساتھ حج کر کے برابر ہو ف اس حدیث سے معلوم
 ہوا کہ رمضان میں عمر کرنا نہایت افضل ہے تو حج آخر و دوسری قسم کی حدیث ہے ابو ذر نے انا صطفي الله لاني كذبت
 لبياد و بيضا كان الله يرحم من قال في ما حلت شئ من الكلام افضل مسلم بن ابودر سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ افضل کلام وہ ہے جو ہر زمانے اپنے فرشتوں کے واسطے پڑا ہے ہندون کے واسطے پسند کیا ہو یعنی سبحان اللہ و بحمدہ جنت
 نے اسوقت فرمایا جب کسی نے پوچھا تھا کہ کون کلام افضل ہے تو فرمایا آخر و دوسری قسم کی حدیث ہے ابو ذر نے انا صطفي الله لاني كذبت
 من الكسبيات من انما اراد ففعل لئلا يجاري من ابوبهره سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ازار اور پانچاں پیر پیر
 ہو سو روز بخیر میں ہو لینے چاہئے کرنے والے کی مراد و زخ ہوق و اذيع بن حذيفه انما انهم و ذكر الله و الله
 عليهم فكلوا و ليسوا من الطغاة و ساحل نكح عن ذكائك اما السن فظنوا ان الظفر فكلوا من الطغاة
 بخاری اور مسلم میں واقع بن خدیج سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چیز خون کو بہا دے اور خدا کا نام اسپر لیا جاوے تو
 اسکو کھاؤ سولے دانت اور ناخن کے اور اب میں تمکو اسکا سبب بتلاؤ نگا دانت تو ہڈی ہو اور ناخن جھشی کانوں کی چھری
 ہو یعنی وہ لوگ ناخن سے ذبح کرتے ہیں مسلمانوں کو انکا طریقہ کرنا مناسب نہیں ہے یعنی جو بیشتر چیز لوہا یا لکڑی یا پتھر
 حلال جانور کا خون بہا دے یعنی خون کو نکال دے اور خدا کا نام اسپر بوقت ذبح لیا جائے تو وہ گوشت حلال اور پاک ہو
 لیکن انتہ اور ناخن سے حلال کرنا درست نہیں اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک جھے ناخن اور
 ہڈی سے حلال کرنا درست نہیں اور اظہر دانت اور ہڈی سے حلال کرنا درست ہے ہوق عمر و ما جاءك من هذا المأكلي
 و انت غير مشروب ولا مأكلي فخذ و ما لا تلتذ به ففساك بخاری اور مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ
 کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چیز پانی سے آئے اسے چر کر تو تاک لگنے والا اور مانگنے والا نہ تو اسکو کھاؤ اور جو پانی

۹۵۶
 ابو فلان بنتا عمر
 فاعل قاتل کا اور حج
 اسکی خبر سارا جملہ
 مقبول قاتل کا اور

۹۵۷
 حقیقۃ الاحیاء و تنجیۃ المستأثرین

۹۵۸

۹۵۹

ابن قیس کیون نہیں آتا ہو کیا بیمار ہو سعد بن معاذ نے کہا کہ وہ میلر مسایہ ہو گیا اسکی بیماری نہیں معلوم ہے سعد بن معاذ نے
 بن قیس سے حال دریافت کیا اور سببت آدینا پوچھا ثابت نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری بیوی آواز سے تو میں نے ورنہ ہو اسعد نے
 یہ قصد حضرت سے کیا حضرت نے فرمایا بلکہ وہ ہشتی ہے یعنی آیت کا یہ مطلب نہیں جو ثابت بھی بلکہ نے ادب سے شور کیا ہے
 رو رو منع ہو اور جسکی پیدائشی آواز بلند ہو تو وہ سعد و ہر سجان اللہ حضرت کے اصحاب کیا باور ہے جو خدا کا تھے ق انس کا
 اکابر عظیم ما فعل النصار کجاری اور مسلم بن انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ امی ابو عیسیٰ کیا لال نے یہ تیرے لال کو کیا ہو گیا
 ف ابو عیسیٰ کا چھٹ بھائی تھا اسے چڑیا پالی تھی جسکو ہندی میں ل کہتے ہیں وہ لال ہو گیا تھا لال کا اس کے غم میں اس
 بیٹھا تھا تب حضرت نے اس کے سے یہ حدیث فرمائی سجان اللہ کیا حضرت میں خلاق تھے کہ چھوٹے چھوٹے لوگوں کی بھی خاطر داری
 کرتے تھے ق ابو موسیٰ یا اباموسیٰ لقد اعطیت مزمرا من صواہیر الی داؤد بخاری اور مسلم بن ابویوسف
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ امی ابو موسیٰ البتہ تجھ کو بانسری کی گئی ہو داؤد کی بانسریوں سے ف ابو موسیٰ نہایت خوش آواز
 تھے حضرت نے سفر میں ایک اتانکو قرآن پڑھتے سنا دوسرے روز یہ حدیث فرمائی یعنی تیری آواز ایسی نکش ہو گیو تیرا گلا
 بانسری کی آواز جیسی آواز میں کھنڈ لکنا تیرا عید اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام ستر کو اردن میں زبور
 پڑھتے تھے کبھی سطح پڑھتے تھے کہ غنائ آدمی غرض ہو جاتا اور جب غنائ آواز سے پڑھتے تو خشکی اور تری کا کوئی جاندار ہوش
 میں نہ رہتا اور تاریخ میں لکھا ہے کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام زبور پڑھتے تو جنگل کے بہرں حضرت کو حلقہ کر لیتے اور شیر اور بھیر
 قریب ہو جاتے اور دریا کا بہنا بند ہو جاتا اور ہوا چلنے سے قہم جاتی اور جب کو غش آجاتا اور اکثر دن کی روح بدن سے نکل جاتی
 غرض کہ خوش آوازی نعمت خدا داد ہو بشرطیکہ اسکو خلافت شرع راگون میں اور ادھیان غولوں میں نہ صرف کرے
 بلکہ بے بناوٹ قرآن پڑھے کہ میں ہم عبادت اور ہم لذت دونوں موجود ہیں ہر ابو ہریرہؓ یا ابابکرؓ یا ابراہیمؓ یا عیسیٰؓ
 یعلیٰ ہا انین فمن لقیتم من ذرائع ہذا النحی ایشہ ہذا ان لا الہ الا اللہ مستقیقدا یہ اقلابہ فبشریکہ بالحق
 مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ امی ابی ہریرہؓ لیجا میرے ان دونوں جو تو غوغو میں سے تھے اس غوغے کے اس
 طرف کہ وہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ سولے خدا کے کوئی بندگی اور پوجنے کے لائق نہیں اسکی گواہی دیتا ہو دل یقین والا ہو کہ
 تو اسکو ہشت کی بشارت ہے ف ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اصحاب حضرت کو ایک بار تلاش کرتے پھر تھے کسیکو
 معلوم نہ تھا کہ حضرت کہاں ہیں میں نے دیکھا کہ ایک انصاری کے باغ میں ہیں میں خدمت میں حاضر ہوا تب حضرت نے
 یہ حدیث فرمائی پھر ابو ہریرہؓ حضرت کی جوتیان لیکر بشارت دینے کو چلے تو اول عمر فاروق سے ملاقات ہوئی پوچھا کہاں
 جاتے ہو ابو ہریرہؓ نے قصہ نقل کیا عمر فاروق نے ابو ہریرہؓ کو دھکا دیا کہ یہ بات لوگوں کو مت سنا ابو ہریرہؓ نے عمر فاروق کا
 گلہ حضرت سے جا کر کیا حضرت نے عمر فاروق سے کہا کہ تو نے ابو ہریرہؓ کو بشارت دینے کے واسطے کیوں نہجانے دیا عمر فاروق
 نے کہا کہ میرے ما باپ آپ پڑ پڑان یا رسول اللہ میرے نزدیک یہ بات مصلحت نہیں میں ڈرتا ہوں کہ لوگ اس بشارت
 سے کہیں عقل کرنا چھوڑ دیں یا حضرت لوگوں کو چھوڑ دے کہ عبادت کرین آخر میں حضرت نے عمر فاروق کی مصلحت پسند کی
 معلوم ہوا کہ عوام خلقت کم ایسی بات نہ سناوے جس سے ان کے عقیدے اور عمل میں خلل پڑے اور حضرت نے اپنی جوتیان

۹۸۰

۹۸۱

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار
 ۹۸۲

ابو ہریرہؓ کو اس واسطے دین تھیں کہ تالوگ انکی بات کو سند جانتیں حضرت کی نشانی دیکھ کر معلوم ہوا کہ عمر فاروق کی
حضرت کے نزدیک بڑی عزت و قدر تھی کہ انکا صلاح اور شہورہ قبول تھا اس حدیث میں صرف توجہ پر تشریح کی گئی ہے
رسالت اور قیامت کا ذکر نہیں کیا اس واسطے کہ لا الہ الا اللہ گناہین سلام کا پتا ہو یعنی ایمان کا سبب ہو نجات کا اور ایمان میں
ضروریات دین کے حقیقہ داخل ہو گئے تھے یا اباحہریرہؓ سے مافعلی اسیرہؓ کے دنیا دہ بنجاری میں ابو ہریرہؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اسی ابو ہریرہؓ تیرے قیدی نہ کل کی رات کیا کیا بنجاری میں پوری روایت ابو ہریرہؓ سے
یوں ہو کہ حضرت نے جبکو حضرت عید الفطر پر دیکل کیا میں کسی جو کہ دنیا تھا اتنے میں ایک شخص کا اور نچلا کہ میرے راج لیے
میں اسکو لے کر اور کہا کہ تجھ کو میں حضرت کے پاس لے کر لے لیے چلتا ہوں اسنے کہا کہ میں خنجر ہوں لڑکے بالے رکھتا ہوں میں نے
اسکو چھوڑ دیا صبح کو میں حضرت کے پاس حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی میں نے کہا کہ اسنے اپنی محتاجی اور عیال اری
بیان کی تھی حضرت نے فرمایا کہ وہ چھوٹا ہو اور پھر کو لگا میں اسکو لے کر رہا وہ دوسری رات پھر آیا اور اسنے راج اٹھایا
میں نے اسکو لے کر اور کہا کہ میں تجھ کو حضرت کے پاس لے کر لے لیے چلتا ہوں اسنے کہا کہ مجھ کو چھوڑ دے میں محتاج عیال اری ہوں میں نے
اسکو چھوڑ دیا صبح کو حضرت نے پوچھا کہ تیرے قیدی نہ کیا کیا میں نے حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ وہ چھوٹا ہو اور پھر
آج کی رات آویگا صبح میں اسکو ناکتارہ تیسری رات کو بھی آیا اور راج اسنے لیا اور میں نے اسکو لے کر اور کہا اس میں تجھ کو
حضرت کے پاس لے کر لے لیے چلتا ہوں اسنے کہا کہ مجھ کو چھوڑ دے میں تجھ کو وہ بدل سکھادوں جس سے خدا تم کو فائدہ دیدے جبکہ ہر
سوئے کے واسطے جایا کر تیرے الکرسی پر بد لیا کر خدا کی طرف سے ہمیشہ تجھ پر ایک نگہبان مقرر رہیگا اور صبح تک نشیطان تیرے
پاس آویگا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے اسکو چھوڑ دیا صبح کو حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے فرمایا کہ تیرے راج کو
قیدی نہ کیا کیا میں نے کہا کہ اسنے اپنے گمان میں فائدے کی چیز تھی میں نے اسکو چھوڑ دیا حضرت نے پوچھا کہ کون چیز
بتلائی میں نے ایتہ الکرسی پڑھنے کا سہل بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ ہر چند وہ لڑکا چھوٹا ہو لیکن اس بات میں وہ تجھے صبح
بولانجا معلوم ہو کہ تیرے رات سے تو نے کسے ساتھ بات چیت کی اسی ابو ہریرہؓ نے کہا کہ مجھ کو معلوم نہیں حضرت نے فرمایا کہ وہ خطیہ
تھا پھر اباحہریرہؓ یا اباحہریرہؓ هذا غلامك قد اتاك بنجاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اسی
ابو ہریرہؓ تیرا غلام تیرے پاس آیا ہر وقت ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ جب میں اپنے ملک سے مدینہ میں آیا مسلمان ہونے کو
تو میرا غلام راہ میں گم ہو گیا میں حضرت کے پاس کر مسلمان ہوا حضرت نے غلام کے آنے سے پیشتر یہ حدیث فرمائی کہ غلام بھی
مسلمان ہوا یہ معجزہ ہو حضرت کا فسکتہ بن الکرسی یا ابن الکرسی ملکک فاستخرج القوم یقرؤن فی قلوبہم
بنجاری اور مسلم بن سلمہ بن اوعی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اسی کو مع کے بیٹے تو قابو پا چکا سو نرمی اور آسانی کر لیتے
ان لوگوں کی جمانی ہوتی ہوگی انکی قوم میں صبح بنجاری میں سلمہ بن اوعی سے روایت ہو کہ مدینہ کے قریب کی کوٹ
حضرت کی اونٹنیاں چرائی پر تھیں مجھ کو خبر ہوئی کہ اونٹنیوں کو غفلان کی قوم لے کر لیے جاتی ہیں سو میں نے مدینہ کے منگل
میں تین بد قیق ماری کہ لوگوں کو ڈر ہو پھر میں اسکو چھو لے آیا وہ لڑکا دیکھا وہ لڑکا کہ میں نے لکھا باگیا اور میں نے تیرا نام شروع کیا اور میں
یوں کہتا جاتا تھا کہ میں اوعی کا بیٹا ہوں اور آج مجھ کو تیرے موت کا دن ہو سو اے کوٹانی میں کی فرصت ہوئی اور میں

۹۸۳

تحفة الاخيار ترجمہ مشارق الانوار

۹۸۴

۹۸۵

ان میں سے سب اوشنیان جبین لین اور انکو ہانک لے چلا حضرت کے پاس راہ میں حضرت نے اپنے سوار کو لیے اپروڑ جاتے تھے سو میں نے کہا یا رسول اللہ وہ لوگ بھی یہاں سے ہیں میں نے انکو بائی نہیں دیا سو انکے پیچھے جلد لشکر کو بھیجے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنی چیز حاصل ہوئی اور تو اپنے غالب ہوا اب درگزر کر جانے دے وہ اپنی قوم میں کھائے پیتے ہونگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب دشمن پر غالب ہو جائے تو درگزر کرنا افضل بات ہے مگر دیا ابن الخطاب رضی اللہ عنہما فی الناس انہ لا یصلحون الا المؤمنین صحیح مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ امی خطاب کے بیٹے جا بکار لے لوگوں میں کہ مقرر یہ بات ہو کہ نجا دینے کی ہمت میں سوائے ایمانداروں کے کس جنگ جبر میں ایک ساقی لوٹ کر مالج سے حضرت کے ساتھ ہو کر لڑے گیا سو اسکے تیر لگا وہ مر گیا لوگوں نے کہا کہ وہ شہید ہو حضرت نے فرمایا کہ وہ دوزخ میں ہے پھر یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر ایمان کے کوئی عبادت کام نہیں آتی عبادت کی جڑ ایمان اور خالص نیت ہر وقت عمر کیا آیت الخطاب اکثر ضعیف ان نکون لکما الاخریۃ وکھو اللہ بیا ویراوی یا ابن الخطاب اولئک یجلیت کھو کلیدیا کھو فی الخیرۃ اللہ بیا بخاری اور مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ امی خطاب کے بیٹے کیا اور غی نہیں ہوتا اس بات سے کہ ہمارے واسطے آخرت کی آرام ہو اور کافروں کے واسطے دنیا کی آرام ہو یعنی جہنم روزہ آرام ہوتا ہے دنیا کی آرام اور دوسری روایت یوں ہے کہ امی خطاب کے بیٹے ان کافروں کے واسطے ستھرا بیان اور عیش آرام کی چیزیں جلدی گئیں دنیا کی زندگی میں کس عذاب میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ میں ایک روز حضرت کے پاس گیا تو حضرت چٹائی پر لیٹے تھے کوئی کڑا امیر بچھا تھا چٹائی کے نقش حضرت کے پڑ گئے تھے اور چڑھ لیا لکیر یہ تھے جبین کھجور کے دخت کے چھوڑے ہوئے تھے میں نے کہا یا رسول اللہ ایران و روم کے کافر خدا کو نہیں بوجھے اور خدا نے انکو بہت مال اور دولت و عیش و آرام دیا کہ آپ وہاں کیسے توجہ آپکو اور آپ کی امت پر روزی کشادہ کرے حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس خیال میں ہو امی عمر کھیرہ حدیث فرمائی یعنی ایماندار کو سنا سب نہیں کہ اس جہان فانی کے عیش و آرام کی تمنا کرے سو واسطے کہ ایماندار کے آرام کا مقام بہت ہے اور کافروں کو اکثر عیش و آرام دینا میں اس واسطے ہوتا ہے کہ آخرت میں انکا کچھ حصہ نہیں اس واسطے اکثر تر لوگوں نے دنیا کے عیش سے کنارہ کیا کہ سادہ آخرت میں جبرائیل سے سوال کیا کہ یا ابن الخطاب یا ابن الخطاب اللہ بیا بخاری اور مسلم میں سہل بن حلیف سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ امی خطاب کے بیٹے میں بیت یکس کا بیٹا ہوں اور جھکو خدا پر نازل کرے گا ف جگ حبیبہ میں حضرت نے مصلحت جانکر کافروں سے ظاہر میں بہت دہک کر صلح کی چاہی صلح میں یہ بھی داخل تھا کہ اگر کافروں کا آدمی مسلمان ہو کر حضرت کے پاس آجائے تو حضرت اسکو کافروں کے حوالے کریں اور اگر کوئی مسلمان کافر باس جاوے تو کافر اسکو مذہب میں اصحاب کو اسکا بہت رنج تھا اور عمر فاروق سے اسباب جوش اسلام کے بھانگیا تو کہا یا حضرت ہم کیا حق پر نہیں ہیں اور ہمارے دشمن کافر باطل پر اور ہمارے مقتول بہشت میں اور مغرب میں حضرت نے فرمایا کہ ہاں یوں ہی عمر فاروق نے کہا کہ ہم کچھ نہیں کہیں دین میں اس طرح کی ذلت اختیار کر میں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میں حکم خدا کرتا ہوں خواہ اپنے پیغمبر کو کبھی ضائع نہ کرے صلح حکمت سے خالی نہیں چاہیے اس صلح سے بڑے بڑے فائدے ہوئے اور اسلام کی نہایت ترقی ہوئی کہ حضرت نے کنارہ سے خاطر جمع ہو کر غیبہ کو فتح کیا

۹۸۶

۹۸۷

حقہ الاخیر از جمعہ مشارف الافکار

۹۸۸

اور بہت جمعیت و سامان حاصل کر کے آخرش مکہ بھی فتح کیا یہ حکمت سوائے خدا اور رسول کے کسی کو معلوم نہ تھی پھر
 رجب میں تھے ہوشیار کیا ان الخطاب مَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ فَدَّ اَظْلَمَ عَلَى غَدِي وَالرَّيْضَا يَكُونُ أَهْلُ بَدْرٍ اَنِي
 اَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ مَسْلَم بن عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسی خطاب کے بیٹے تجھ کو
 کیا معلوم ہو کہ شاید اس جنگ بدر والے گروہ پر اللہ کا ہوجھکا سوا اسے فرمایا کہ تم کرو جو تمہارا جی چاہے میں تم کو
 مقرر بخش چکا ہوں اس حدیث کا قصہ مذکور ہو چکا کہ ایک بدری صحابی سے بڑا قصور ہوا کہ اے عمر فاروق نے حضرت سے
 کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو میں اسکو مار ڈالوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بدر والے صحابیوں کے ایمان خدا کا علاج ایسے ہیں
 ان کے گناہ پر کچھ نہیں تو کیوں اس کے قتل کا ارادہ کرتا ہو اس حدیث سے بدری صحابہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی معلوم ہوا
 کہ اگر ان کو کوئی قصور بھی ثابت ہوتا تو مسلمان کو مناسب نہیں کہ اس پر طعنہ دے جس طرح شیعہ بیٹے ہیں جسکو خدا نے بخشا اسکا
 بدلہ نہ والو اگر خدا کو صلاح دیتا ہو کہ اسکو کین بخشا اسکی وہی مثل کہ کھنڈاری نے اور پانی کا پیٹا دے کہ ہر اسامہ یا اسامہ
 اَفْتَلَمْتُمْ بَعْدَ مَا قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَغْفِي آلِهَكُمْ مِنْ أَكْثَرِ ذُنُوبِكُمْ بَعْدَ مَا قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَا غَشَوْا فِي مَسْمُومِ
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے اسامہ کیا تو نے اسکو قتل کر ڈالا لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد حضرت کی مراد وہ مردہ گروہ قاتل کا
 جو قوم مجنونی کی ایک شاخ ہو اسے لا الہ الا اللہ کہا تھا جبکہ اسکو گیر تھافت مصابیح میں اسامہ بنی مدینہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
 مجھ کو مراد بنا کر قوم مجنونی کے بارے کو بھیجا تھا تو میں نے اس قوم کے ایک مرد کو پایا چاہا کہ اسکو نیزہ ماروں گے لا الہ الا اللہ زبان سے
 کہا سو میں نے اسکو نیزہ مارے کا مار ڈالا پھر قصہ میں نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی میں نے کہا یا رسول اللہ اسے
 اپنے بچاؤ کے واسطے لکھ پڑھا تھا یعنی وہ بچا مسلمان تھا تو حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے اسکا دل چیر کے دیکھا تھا یعنی تجھ کو
 دل کا حال کیا معلوم ہو کہ شریعت میں ظاہر یہ حکم ہوا کہ دل کا حال دریافت کر نیک حکم نہیں اور اسامہ مجھ پر تھے اور مجھ پر
 خطا معاف ہو اسوا سے حضرت نے اس مرد کا خون بہا نہیں لیا یا سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا سچے لوگ تھے
 کہ اپنی خطا آپ بیان کرتے تھے چھپاتے نہ تھے ہر اَنْسُ يَا اَبْنَحْشَةَ رُوَيْدَكَ سَلَوْتُكَ يَا لَقْوَارِیْ سَلَمَ مِنْ اَنْسٍ سے روایت
 ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسی انخشہ آہستہ آہستہ دل اور اونٹوں کو شیشے لے کر اونٹوں کی طرح ہانک اَنْس سے روایت ہے کہ حضرت
 کسی سفر میں تھے اور ایک حبشی غلام جس کا انخشہ نام تھا وہ حضرت کی بیبیوں کے اونٹوں کو ہانکتا تھا اسوہ غلام خوش آواز
 تھا آہنگ سے سرد گاتا جاتا تھا اور توتور ہو کر اونٹ سرد سے بہت جلد چلنے لگتے ہیں بیبیوں کو سواری میں تکلیف ہوتی تھی
 تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اسکو مرد و کینے اور جلد چلنے سے منع کیا اور عورتیں تو نازک بدن ہوتی ہیں اسو سے حضرت نے
 انکو شیشہ بانٹا کہا اور بعض اس حدیث کا یوں طلب کہتے ہیں کہ وہ خوش آواز غلام عشق الیگز شاعر طرہ تھا جاتا تھا حضرت
 ڈرے کہ مبادا عورتوں کے دلوں میں کچھ تاثیر ہو جائے اور انکا شیشہ دل ٹوٹ جائے سو اسے منع فرمایا معلوم ہوا کہ عورتوں کا دل
 راگ بینا ناخود گوارا کہ اس کے مضمون میں عشق کا بھی ذکر ہو ورنہ نہیں کہ یہ تشبیہ و کاسیب ہر قیاس کی کتاب
 اللہ یا مریا قصاص ص ۱۷۱ دوی کتاب اللہ القصاص قَالَ لَا تَلْنِ بْنِ النَّفْخِ جَارِیْ اَوْ سَلَمَ مِنْ اَنْسٍ سے روایت ہے کہ حضرت
 نے فرمایا کہ اسی انس خدا کی کتاب تو بدل لینے کا حکم کرتی ہے اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ کتاب اللہ میں حکم دلا لینے کا ہو

۹۸

۹۹

تفہیم الاحیاء ورجعہ وشارق الانوار

۹۹۱

۹۹۲

۹۹۹

۱۰۰۰

حکمت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰۰۱

۱۰۰۲

فرمایا کہ اگر تو بانی اس قربانی کے گوشت کو بنالینہ کیا فـ تو بانی حضرت کے غلام تھے اُنسے گوشت پکانے کو فرمایا تو بانی سے
 روایت ہے کہ وہ گوشت کے سے مرنے تک رہا تو معلوم ہوا کہ تین دن قربانی کا گوشت زیادہ رکھنا بھی درست ہے اور اول تین دن
 زیادہ رکھنا منع تھا **وَابْوَعْرِیْوَهُ یَا حَسَّانَ اَجِبْ عَنِ رَسُولِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَیَّدْ کَیْفَ رُوحِ الْقُدِّسِ بِخَارِی اور سلم بن**
ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ای حسان تو جواب دے رسول اللہ کی طرف سے ایسی اسکی مدد کر جبریل سے **فـ** حسان بانی
 تھے بڑے شاعر کا فردوس حضرت کی چوکی تھی تب حضرت نے حسان انکی تجویز کملوائی اور حسان کے واسطے دعا کی کہ جبریل انکے شریک
 ہوں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافروں کی جو کرنا درست ہے بشرطیکہ اُس میں دینی فائدہ ہو اور ثابت ہو کہ روح القدس یعنی
 جبریل کو فیض سخن کی خدمت پر خراج حکیمین حرام یا چاہیے کہ اِنھیں اَلْمَالُ خَصْرٌ حُلُوْهُ مَنْ اَحَدٌ کَلِمَاتٍ نَفْسِ
بُورِکَ لَکَ فِیْ رَوْحِ مَنْ اَحَدٌ کَلِمَاتٍ نَفْسِ لَکَ فِیْ رَوْحِ مَنْ اَحَدٌ کَلِمَاتٍ نَفْسِ لَکَ فِیْ رَوْحِ مَنْ اَحَدٌ کَلِمَاتٍ نَفْسِ
لَیْسَ لَکَ فِیْ رَوْحِ مَنْ اَحَدٌ کَلِمَاتٍ نَفْسِ لَکَ فِیْ رَوْحِ مَنْ اَحَدٌ کَلِمَاتٍ نَفْسِ لَکَ فِیْ رَوْحِ مَنْ اَحَدٌ کَلِمَاتٍ نَفْسِ
 بالیغ بناری بن حکیم بن خرام سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ای حکیم البتہ یہ مال سرسبز اور شیرین ہے یعنی بہت سیار معلوم ہوتا ہے
 سو جس نے اسکو لیا جان کی نجات یعنی بے حسی سے لیا تو اُسکے واسطے اس مال میں برکت دیا دیگی اور جس نے اسکو خان کی حرص
 سے لیا تو اسکو گزر بکرت نہوگی اور اسکا حال اس شخص کا حال ہوگا کہ کھانا ہے اور اسکا پیٹ نہیں بھرتا اور اونچا ہاتھ بہتر ہے نیچے
 ہاتھ سے یعنی دینے والا جو ہاتھ اٹھا کر دیتا ہے افضل ہے مانگنے والے سے جو ہاتھ پھیلا کر مانگتا ہے اور لیتا ہے **فـ** حکیم بن خرام سے
 روایت ہے کہ میں نے حضرت سے کچھ مال مانگا حضرت نے دیا پھر دوسری بار مانگا پھر دیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سخی اور دنیا
 والے کہ مال میں خدا برکت دیتا ہے کہ وہ آسودہ رہتا ہے اور حرص و کد کے مال میں برکت نہیں یعنی کتنا ہی اسکو ملے برائے اسکا پیٹ
 نہیں بھرتا جیسے جوع الکلب کی پیاری والا کتلا ہی کھاوے اسکو آسودگی نہیں ہوتی حکیم بن خرام سے بخاری میں روایت ہے
 کہ حضرت نے یہ حدیث مجھے فرمائی تو میں نے کہا قسم ہر اسکی جسے آپ کو پیغمبر کیا ہے کہ میں زندگی بھر کبھی کچھ کسے نہ مانگو مگر جانا چاہیے
 نے اپنا حصہ بیت المال سے بھی کبھی نہیں لیا صدیق اور فاروق اپنی خلافت میں بلا تکرار دیتے تھے اور حکیم نے لیتے تھے **فـ**
اَلْزُّبُرُ بْنُ الْعَوَّامِ یَا زُبُرُ اسْتَقِ ثَمَّ اَحْبِسْ اَلْمَاءَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَی الْجَدْرِ بخاری اور سلم بن ابی ہریرہ سے روایت
 ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای زبیر اپنا کھیت سچے پھر روک رکھ پانی کو یہاں تک کہ کھیت کی سیردن پر پانی چڑھ جاوے یعنی لپٹا
 ہو جاوے **فـ** مصابح میں روایت ہے کہ زبیر میں اور ایک انصاری میں کھیت سینچنے کا جھگڑا ہوا حضرت حکم کیا کہ ای زبیر تو
 اول سینچے کہ تیری زمین پانی سے قریب ہے پھر انصاری کو سینچنے دے تو انصاری نے غصے سے کہا کہ حضرت اپنی بھوپھی کے
 بیٹے کی خاطر داری کرتے ہیں حضرت کو غصہ آیا پھر یہ حدیث فرمائی ادلی حکم میں دو وزن کی رعایت تھی کہ دونوں برابر سینچیں
 جب انصاری نے غصہ دلایا اور جو اُسکے حق میں مروت کی تھی نہ سمجھا تب حضرت نے زبیر کو اپنا پورا حق لینے کو فرمایا اسواسطے کہ شیخ
 کا حکم نہیں کہ جسکی زمین پانی سے قریب ہو اول وہ خوب سینچے پھر دوسرا سینچے **اَلْبُؤْسَعِدِ یَا سَعْدُ اِنَّ هَکَیْکَ فَرَّوْا عَلَی**
حَکَمِکَ قَالَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِیْ بَنِي قُرَيْظَةَ بخاری میں ابو سعید روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ای سعد البتہ بے
 لوگ اترے ہیں میرے پیچھے کرتے پر حضرت نے سعد بن معاذ سے فرمایا بنی قریظہ کے حق میں **فـ** بنی قریظہ سے تھے
 کہ قریب حضرت سے اور اُنسے صلح تھی پانچویں سال ہجری کے جب جنگ خندق ہوئی تو بنی قریظہ

کافرون کے شریک ہوئے جب شرک کے کوہِ پست کے کوہِ حضرت نے بنی قریظ کی گڑھی بند رہ رہ کر تک گھیری اُن لوگوں نے تنگ ہو کر پیغام دیا کہ ہم گڑھی سے اترتے ہیں خالی کیے دیتے ہیں اور ہم سعد بن معاذ کے فیصلے پر راضی ہیں جو تمہارے حق میں حکم کریں ہم اور حضرت اسمٰعیل بن ابی یحییٰ اور عبدالمجید بن جهم سے اپنے میں مرد و عورتیں یہودی اسے کہ سعد بن ابی رہایت کر کے ہلو بجا دیئے پھر حضرت سے سعد کو دینے سے بلوایا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اے سعد میرے حکم پر فیصلہ موقوف ہے جو تو حکم کرو ویسا عمل میں آو سعد نے کہا کہ اُن کے لڑنے والے جوان تو قتل ہوں اور لڑکے اور عورتیں اُنکی لونڈی غلام بنائے جاوےں حضرت نے فرمایا اے سعد تو نے خدا کی قسم کے موقوف حکم کیا چنانچہ وہ لوگ قتل ہوئے بعضی روایت میں آیا ہے کہ وہ فوسو تھے **عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** اَوْ قَاتِلِ يَاسَعْدُ اَيْمُ فِدَاكَ اَللّٰهُ اَللّٰهُ بَخَارِی اور مسلم میں علی رضی علیہ السلام اور سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے سعد تیرا میرا یہ ماں باپ تجھ پر قرآن ہے سعد بن ابی وقاص بڑے نیر انداز تھے جب جنگا حدین کافرون نے جویم کر کے حضرت کو زہر کر لیا حضرت نے سعد سے یہ حدیث فرمائی حضرت اور لوگوں سے تیر لیکر سود کو دیتے جاتے تھے مصباح میں علی رضی علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے حضرت کے کسی کے جویم بن نہیں سنا کہ میرے ماں باپ تجھ پر قرآن ہوں سو اے سعد بن ابی وقاص اس حدیث سے بڑی نفیلت اُنکی ثابت ہوئی سبحان اللہ کیا رنگارنگ کی قدرت ہے آدمیوں کے اختلاف میں کہ سعد بن ابی وقاص تو ایسے حضرت کے جان نثار جنکو حضرت ایسی عمدہ بات فرماوےں اور اُنکا بیٹا یعنی عمر بن سعد ایسا کجخت سخت دل کہ حضرت کے سخت جگر یعنی حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کر کے ولی سے شیطان پیدا کرنا اور شیطان سے دلی پیدا کرنا یہ اُسی کی قدرت ہے **سَلَامَةُ بَنِي الْأَكْوَعِ يَاسَعْدُ اَيْنَ جَهَنَّمَ اَوْ ذَرَفَتْكَ اَللّٰهُ اَعْبَدِيْلَكَ** مسلم میں سابع بن اکوع سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے سلمہ کہاں ہے تیری ڈھال جو میں نے تجھ کو دی تھی **ف** حضرت نے سلمہ کو ایک چمڑے کی ڈھال دی تھی سلمہ نے کہہ دی کہ دے والی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی بانی قصہ اسکا دوسرے باب میں ہے کہ چاکر **سَلَامَةُ بَنِي الْأَكْوَعِ يَاسَعْدُ هَبْ لَكَ اَللّٰهُ اَبُوْكَ** یعنی اُمّ القریٰ **مِنْ السَّيِّئِ** مسلم میں سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے سلمہ مجھ کو دے ڈال قیدی عورت کو تیرا باپ افضل الہی سے خوب بخش تھا یعنی تو بڑے باپ کا بیٹا ہے تیرے نزدیک خیر دنیا کچھ بڑی بات نہیں ہے سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے ابی بکر صدیق کو سردار بنا کر ایک قوم سے لڑنے کو بھیجا کچھ کافرا سے لگے اور کچھ قیدی ہوئے ان میں سے ایک عورت مجھ کو ملی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی آخر میں وہ عورت میں حضرت کو دی حضرت نے وہ عورت کفار مکہ کو دیکر وہ قیدی مسلمانوں کو خلاص کر دیا **سَمِعْتُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلَا تَعْجَبُ مِنْ حَبِثِ مَعِيْثٍ بَرِيْءٍ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيْءٍ حَبِيْثٍ** بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عباس کیا تجھ کو تعجب نہیں آتا معیث کی محبت سے بریہ کو اور بغض بریہ کا معیث کو **ف** بریہ لونڈی تھی اور اسکا خاوند حبشی غلام تھا معیث نام جب حضرت عائشہ نے بریہ کو مول لیکر آنا دیا تو حضرت نے بریہ کو مختار کیا کہ چاہے اُس غلام کے نکاح میں چاہے اُسکو چھوڑ دے بریہ نے انکو پناہ کیا تو معیث اُسکے پیچھے پیچھے مدینے کے کوچوں میں رو تا پھر تارٹھا اور وہ اُسکو نہیں قبول کرتی تھی تب حضرت نے اُسکی محبت اور اُسکا نفرت کو دیکھ کر حضرت عباس سے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے بریہ کو کہا کہ تو اپنے خاوند سے بھر ملاپ کرے اُس نے کہا یا حضرت اشرع کا حکم مجھے آپ فرماتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں اُسکی سفارش کرنا ہوں اُس نے کہا مجھ کو اُسکی

تخفيفه الاخير ترجمته مشارق الانوار

سید تقی محمد الحائری علیہ الرحمہ

۱۰۰۷

۱۰۰۸

۱۰۰۹

۱۰۱۰

کچھ حاجت نہیں اور یہی شریک ہر امام اعظم اور امام شافعی کا کہ اگر کوئی آدمی آزاد ہوئی اور اس کا خاوند غلام تو اس کو اختیار ہر جا ہے
 نکاح درست رکھے اور چاہے نور ڈالے اور اگر اس کا خاوند آزاد ہو تو امام اعظم کے نزدیک اختیار ہر اور امام مالک و شافعی کے نزدیک
 اختیار نہیں جو انہیں غیر یا عبد اللہ ارفع اراک قال فرغتمہ ثم قال زد فزدت مسلم بن عبد اللہ بن عمرو سے
 روایت ہے کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ اگر عبد اللہ بن عمر کے سونے اس کو اور کیا بھر حضرت فرمایا زیادہ
 اور کیا کر سونے اور زیادہ تر اور کیا کیا ف کسی عبد اللہ بن عمر کے پوچھا کہ ان تک دی کرنا چاہیے انھوں نے کہا کہ اوی پند بیون تک
 یا کجامہ خنوں کے اور برکتا مباح و اور اوی پند بیون تک جب ہرق ابو موسیٰ یا عبد اللہ لا اعلمک لکن انھوں نے
 الجنة لا حول ولا قوة الا بالله قال لای مئی مئی بخاری اور مسلم بن ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا
 کہ اگر عبد اللہ بن عمر کے سونے اور ان کے خزانہ لاجول ولا قوة الا بالله بن عمر حضرت نے ابو موسیٰ فرمایا ف
 ابو موسیٰ کا نام عبد اللہ بن قیس ہے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ سفر میں تھے اصحاب پکار پکار اندا کہ کہتے تھے حضرت نے
 فرمایا کہ آہستہ آہستہ کہو تم بہرے اور غائب کو نہیں یاد کرتے جو بکار نے اور چلائے کی حاجت ہو خدا قریب اور ستارے اور زمین حضرت کے
 پیچھے لاجول ولا قوة الا بالله پڑھتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فسر مائی بنی بشت میں اس کا امتنا کرتے سے ثواب دے دیا
 کا فکے نزدیک دنیا کا خزانہ عمدہ چیز ہرق عبد اللہ بن عمر و یا عبد اللہ لکن مثل فلان کان یقوم من
 اللیل فلوک قیام اللیل قال لای بخاری اور مسلم بن عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر عبد اللہ تو جو جو فلا
 کی طرح کہ وہ رات کو اٹھا کرتا تھا پھر اسے چھوڑ دیا رات کا اٹھنا یعنی نیچہ کی نماز یہ حضرت نے عبد اللہ بن عمرو سے فرمایا ف
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نفل عبادت خواہ نماز خواہ روزہ خواہ طہیثہ شروع کرے تو اس کو ہمیشہ بے کبھی کرنا کبھی
 چھوڑنا مکروہ و اس واسطے کہ ایسی عبادت کا دل میں خولہ نہیں رہتا ہر حال میں یا عدی ہی ہل رايت الحیة
 قلت لک ارضا وقد ائیمت عنہا قال فان طالت بک حیوة لتروین الطعنة تزحل من الحیة حتی
 تطوف بالکعبۃ لا تخاف احد الا الله ولکن طالت بک حیوة لتفحق نورا کسری قلت کسری بن
 هریر قال کسری بن هریر و لکن طالت بک حیوة لتروین الرجل یخرج من کفہ من ذهب او فضة
 یطلب من یقبلہ منہ فلا یجد احد یقبلہ منہ ولینقین الله احدک یوفی بکفاہ و لیس یسیر و یبذل و یرجان
 یترجلہ فلیقولن له ام ائیمت الیک رسولک فلیبلغک فیکول بل فیکول الله اعطک مالاً و ولداً و افضل
 علیک فیکول بل فینظر عن عینہ فلا یرى الا جهنم و ینظر عن ینسارہ فلا یرى الا جهنم ثم
 بخاری میں ہدی بن حاتم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ہدی تو نے حیرہ دیکھا ہے میں نے اس کو نہیں دیکھا اور اللہ کی خبر
 مجھ کو حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھا کا اکیلی عورت شہر سوار کو کہ حج کے ارادے پر حیرہ سے جنگلی
 میان تک کہ کچھ کا طواف کر لی نہ دیکھی کسی سے سوائے خدا کے اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو کھوے جاوے گئے باو شاہ ایران کے
 خزانے میں کہا ایران کا بادشاہ ہر کا پشام راوی حضرت نے فرمایا کہ ان ایران کا بادشاہ ہر کا پشام راوی اور اگر تیری زندگی
 زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھا کہ مرد اپنی سٹھی بھرے سونا یا چاندی لیکر نکلیگا تلاش کرتا کہ کوئی محتاج اس کو ملے

۱۰۰۹ الخا ترحمہم شاہ و الخا

نصف من ذی قعدة
نصف من ذی قعدة
نصف من ذی قعدة
نصف من ذی قعدة

کسی کو جو اسکو قبول کرے اور البتہ تم میں سے کوئی ایک شخص خدا سے ملے گا جس دن کہ اس سے ملاقات ہوگی یعنی قیامت کو اور
 سنو کہ اس کے اور خدا کے درمیان کوئی دو بھائی نہ ہو درمیان میں ایک دوسرے کی بولی سمجھاؤ یعنی بلا واسطہ کلام ہوگا سو خدا
 فرماوے گا کہ کیا میں نے تمکو مال اور اولاد نہیں دی اور تم میرے فضل و کرم نہیں کیا سو وہ کہیں کہ جی ہاں تو نے سب کچھ دیا پھر نظر لگائے
 دے دے تو سوچو کہ دوزخ کے کچھ نہ دیکھو گا اور اپنے بائیں نظر کرنا تو سوائے دوزخ کے کچھ نہ دیکھو گا حیرہ ایک شہر تھا کہ نے کے پاس اسکا
 نام حیرہ النعمان شہر ہے اور اس میں کئی سینے کی راہ ہے وہ مصباح میں روایت ہے عدی بن حاتم سے کہ میں حضرت کے
 پاس تھا سو ایک مرد نے افلاس اور محتاجی کا لگا لگا کر دوسرے نے رہنری کی شکایت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ
 کہتے ہیں کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک عورت شہر سوار حیرہ سے کہنے کو جاتی تھی اور جب ایران کا ملک فتح ہوا غزادوں
 کی خلافت میں تو میں بھی موجود تھا اور جو تم لوگوں میں جیتا رہیگا وہ پیغمبری بات بھی دیکھو گا یعنی کوئی محتاج نہ رہیگا جو صدقہ
 قبول کرے بھٹے کہتے ہیں کہ عرب بن عبدالعزیز کی خلافت میں یہ بات بھی ہو چکی اور بھٹے کہتے ہیں کہ حضرت امام مہدی کے
 وقت میں ہوگی یہ حدیث ہمارے حضرت کی پیغمبری پر دلیل اور معجزہ ہے کہ حضرت نے آئندہ بات کی خبر دی پھر اسی طرح
 واقع ہوا باقی مضمون اس حدیث کا کئی بار ہو چکا ہے سَعْدُ بْنُ ابْنِ وَقَّاصٍ یَا عَلِیُّ اَنْتَ مَعْنٰی بِمَنْزِلَةِ هَٰذَا رُوْن
 مَوْصُوْلٰی اَلَا اِنَّہٗ لَا یَنْبِیُّ بَعْدَیْ مُسْلِمٍ مِّنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ وَقَّاصٍ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے علی مرتضیٰ تیرا پیغمبر
 نزدیک جیسے ہارون کا رتبہ موسیٰ کے نزدیک مگر اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے۔ ہجری نوین سال جب حضرت
 جنگ تبوک کو چلے تو علی مرتضیٰ علیہ السلام کو مدینہ میں خلیفہ کیا منافقوں نے کہا کہ پیغمبر حضرت مرتضیٰ علی بھارہ میں
 اس واسطے آنکو ساتھ دے لیا علی مرتضیٰ کو اس بات سے بے خبر ہوا تیار ہو کر حضرت کو جا ملے اور یہ منافقوں کا طعن بیان کیا اور کیا چاہت
 کیا آپ مجھکو عورتوں اور لڑکوں پر خلیفہ کرتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس میں کچھ رتبہ نہیں جاتا دیکھو وہ علی علیہ السلام
 جب کہ وہ طور پر گئے تھے تو اپنے بڑے بھائی ہارون پیغمبر کو اپنے گھر لایا اور بنی اسرائیل پر خلیفہ کر گئے تھے تو جیسے ہارون کی طرح
 موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھی ویسی تمھاری عزت میرے نزدیک ہے ان اتنی بات البتہ ہارون میں زیادہ تھی کہ وہ پیغمبر
 تھے اور تم پیغمبر نہیں اس واسطے کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کسی کا پیغمبر ہونا ممکن نہیں اس حدیث سے بڑی فضیلت
 حضرت مرتضیٰ علی علیہ السلام کی ثابت ہوئی اور کمال رتبہ مرتضیٰ جلوه گر ہوا اور شیعہ جو کہتے ہیں کہ اس حدیث علی مرتضیٰ کے خلاف
 کی حقیقت ثابت ہوتی ہے یعنی حضرت کے بعد سوائے علی مرتضیٰ کے کوئی خلافت کے لائق نہیں سو سراسر بے جوڑ بات ہے اس واسطے کہ
 حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے سامنے مر گئے تھے حضرت موسیٰ کے خلیفہ حضرت یوشع ہوئے تھے اگر حضرت ہارون زندہ ہوتے
 اور حضرت موسیٰ کے بعد خلیفہ ہوتے تو البتہ پوری مثال ہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیث میں ہر طرح کی خلافت مراد
 نہیں یعنی جنگ تبوک کے پھرنے تک خلافت ہے ہمیشہ نہیں جیسے حضرت ہارون کی بھی خلافت اسی دم تک تھی جب تک حضرت
 موسیٰ طرہ سے تشریف دلائے تھے یہ مقرر ہے کہ اس حدیث سے علی مرتضیٰ کو خلافت کی لیاقت بخوبی ثابت ہوتی ہے لیکن اس میں ان کے
 سوائے دوسرے خلیفہ کی انکار بھی نہیں صدیق اور ناروق اعظم کے فضائل بھی احادیث میں شمار ہیں اس کتاب
 میں بہت حدیثیں مذکور ہیں جو حکم میں اور بڑی اپنی خواہش کے موافق ایک حدیث کو بکرا لیا اس کے سوائے اور حدیثوں کو

تحقیق الاخبار ترجمہ مشرق الانوار

۱۰۱۲ خیال نہ کرنا یا جالت یہاں تصب و عزم کا کفایت آیت الصیف التي في آخر سورة النساء قال حينئذ
عليكم في السؤال عن الكلاله سلم بن عمار روى عن حضرت زکریا کہ اے عمر کیا تجھ کو کفایت نہیں کرتی ایام
کرم کی آیت جو سورہ نسا کے آخرین ہے یہ حضرت نے اس وقت فرمایا جب عمر فاروق نے حضرت سے بہت پوچھا کلالہ کے حکم سے ف
کلالہ وہ مرد یا عورت ہے جس کا باپ اور بیٹا انہو سورہ نسا کی آخریت یہ ہر لیستغفونک قل الله يغفركم في الكلاله یعنی
اے پیغمبر تجھے کلالہ کی وراثت کا حکم پوچھتے ہیں تو کہہ اگر مرد مر جاوے اور اس کے بیٹا نہ ہو اور اس کی بہن ہو تو ادا ہمال اس کا یہ
اور اگر دو بہن ہوں یا زیادہ تو دو ستائی لیون اور اگر بھائی بہن ہوں تو مرد کا حصہ عورت کے دو ماہر یہ آیت گرمی کے وسم
۱۰۱۳ میں اتری تھی اس واسطے اس کو گرمی کی آیت فرمایا اور ابوہریرہ یا عمار اما سمعت ان عم الرجل صدوا آیتہ سلم بن ابیہر
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عمر تو نہیں جانتا کہ مرد کا چچا اور اس کا باپ ایک جڑ کی دو شاخیں ہیں ہب یعنی چچا اور باپ تقسیم
اور تفریق ہیں برابر ہیں کہ دونوں ایک دادا سے پیدا ہیں جیسے ایک جڑ سے دو شاخ عمر فاروق زکوۃ کی تحصیل کے عامل تھے حضرت
عباس کے زکوۃ ندینے کی حضرت سے شکایت کی تب حضرت نے عمر فاروق سے یہ حدیث فرمائی ہر ابوہریرہ یا فلان اکا
۱۰۱۴ تحسن مملکتک الا یبظر المصلی اذا مصلی یصلی فاما یصلی لنفسہ الا لا یصلی لغيرہ ورواہ ابی کما انہو من باین یدکی
سلم بن ابیہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے فلان تو کیوں نہیں اپنی نماز خوبی سے پڑھتا کیوں نہیں دیکھتا نمازی جب
نماز پڑھتا ہے کہ کس طرح پڑھتا ہے سو وہ تو اپنے بھلے کے واسطے پڑھتا ہے مقررین دیکھتا ہوں اپنے پیچھے سے جیسا اپنے آگے سے
دیکھتا ہوں ہب ایک شخص حضرت کے پیچھے صف میں نماز پڑھتا تھا اور ادھر ادھر دیکھتا جاتا تھا جب حضرت نماز پڑھ چکے تو پھر
کے یہ حدیث فرمائی یعنی نماز با ادب حضور دل سے چاہیے اور ادھر ادھر دیکھنا اپنے مالک کے روبرو مکالمے ادبی ہے اور یہ معجزہ
حضرت کا تھا کہ جیسا سامنے سے دیکھتے تھے ویسا ہی پشت سے دیکھتے تھے وعبید اللہ بن ابی اوفی یا فلان انزل فاجدح
لکما قال یا رسول الله ان علیک نھاراً قال انزل فاجدح لکما قال فتنزل فجدح فانما ہ یہ فشراب
تھو قال بییدہ اذا غابت الشمس من ہھنا وحاء اللیل من ہھنا فقد افطر الصائم بخاری اور سلم بن
عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے فلان اتر سو ہمارے واسطے ستو گھول آئے کہ یا رسول اللہ
البتہ آپ کے اوپر تو دن ہی یعنی آپ روزہ دار ہیں اور دن ابھی باقی ہے حضرت نے فرمایا کہ اتر سو ہمارے واسطے ستو گھول آؤ
لے کہ اسوہ شمس اتر چھ آئے ستو گھولے اور حضرت کے پاس لایا تو حضرت نے پایا پھر ہاتھ سے کچھم کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ جب
آفتاب ڈوبے اور رات آوے اور ہر سے یعنی سیاہی پورے نمود ہو تو روزہ دار کے روزہ کھانے کا وقت آیا ف
راوی سے روایت ہے کہ ہم رمضان میں حضرت کے ساتھ سفر میں تھے جب آفتاب ڈوبا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ حضرت اول وقت بیت جلد روزہ کھاتے تھے کہ بعض لوگوں کو شبہ رہتا تھا کہ شاید ابھی دن باقی ہے اور ثابت ہوا کہ جب آفتاب
غروب ہوا اور یروب کی طرف سیاہی پڑھی دی وقت ہی روزہ کھانے کا وعبید اللہ بن سلم بن ابیہریرہ یا فلان یا ابی الصلتون
۱۰۱۶ اعتدلت ایصلک وخذک ام یصلک ذک معنا قال لولیل دخل المسجد والنبی صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم فی صلوۃ الفجر فصلا رکعتین فی جانب المسجد ثم دخل معہ مسلم بن عبداللہ بن جبر سے روایت ہے

تحفۃ الدعیاء ترجمہ سنہ ۱۰۱۴

حضرت نے فرمایا ای فلاںے دو لون نمازوں کے کسی زکا تو نے حساب کیا یعنی کون نماز کو معتبر یا کیا اس نماز کو جو تو نے دیکھے
 عیسیٰ یا اس نماز کو جو تو نے ہمارے ساتھ پڑھی حضرت نے اس مرد سے کہا جو عیدین آیا اور حضرت فضل نماز فجر کی پڑھتے تھے سوچ
 شاید دوست کہتین مسجد کے ایک کنارے میں پڑھیں پھر حضرت کے ساتھ نمازین داخل ہوا فہ یعنی جماعت کے ہوتے سنت
 پڑھنا چاہیے اور یہی مذہب ہر اکثر امانوں کا اور امام اعظم کے نزدیک اگر جانے کہ سنت پڑھنے کے بعد جماعت میں شریک ہو جاوے گا
 تو مسجد کے باہر صفت سے دور سنت پڑھے اور اگر جانے کہ ایک رکعت بھی نہ ملیگی تو جماعت میں شریک ہو جاوے سنت نہ پڑھے
 ۱۰۱۷
 هُوَ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ هَلْ رَحِلْتُ مِمَّا وَعَدَ كَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا فَإِنِّي فَكْتُ وَجَدْتُ
 مَا وَعَدَنِي اللَّهُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَعْلَمُ أَجَسَادًا لَا أَدْرَا حَقَّ فِيهَا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعِ لِمَا
 أَقُولُ مِنْهُ مَوْعِدٌ كَرَّمَ اللَّهُ كَيْفَ تَعْلَمُ أَنَّ نَزْدًا وَعَالِي شَيْئًا مَسْلُومٍ عَزْمًا رَوَى عَنْ رِوَايَتِ هِرْكَ حَضْرَتِ نَفْسِ فَرَايَا اِي فُلَانِ
 بیٹے فلاں کے ای فلاں بیٹے فلاں کے بھلا جو تھے اللہ اور اس کے رسول نے وعدہ کیا تھا تھے صحیح پایا سو بیٹے تو جو خدا نے
 مجھے وعدہ کیا تھا صحیح پایا تو عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ کیونکر آپ کلام کرتے ہیں دھڑو کے خمیں روح نہیں سو حضرت نے
 فرمایا تم میرے قول کو اتنے زیادہ تر نہیں سنتے یعنی تم اور وہ میرے کلام کی سماعت میں برابر ہو کر یہ بات معترض کہ وہ میری بات
 کا کچھ جواب نہیں دے سکتے ف جب جنگ بدر میں الجعل اور عقبہ اور عقبہ وغیرہ کفار قریش مارے گئے تو حضرت نے ان کے دھڑا
 کونے میں دلواد لیے پھر امیر کھڑم سو کر یہ حدیث فرمائی یعنی جو خدا اور رسول نے تمہارے قتل اور عذاب کی اور میری فتح کا وعدہ کیا تھا
 سوچ ہوا تجھے کہتے ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مردوں کو سماعت ہو اور موت سے روح کو فانی نہیں اور قبرستان میں مقبول کو
 سلام کرنا دلیل ہر الکی سماعت کی اور حدیث میں ثابت ہے کہ جب مرد کو دفن کر کے لوگ پھرتے ہیں تو مردہ لوگوں کے جو توں کی پیاد
 سنتا ہوا دیکھتے کہتے ہیں کہ مردوں کو سماعت نہیں حضرت کا مجھہ تھا جو ان کافروں نے سنا جس طرح ٹھیکر توین حضرت کے
 ہاتھ میں بیج کی تھی اس حدیث میں سوائے ان کافروں اور مردوں کی سماعت کا ذکر نہیں صحیح بخاری میں فنادہ سے روایت
 ہے کہ خدا نے اس وقت ان کافروں کو زندہ کر دیا تھا کہ حضرت کا کلام کے بشیان ہوں اور اسی طرح حضرت عائشہ سے بھی روایت ہے
 ۱۰۱۸
 وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِغَيْبِهِ بِنُحَارِفٍ يَا قَبِيصَةَ أَلَمْ تَسْأَلِي الْأَنْبِيَاءَ ثَلَاثَةَ رَحَلٍ مَحَلٍّ مَحَلٍّ مَحَلٍّ لَكَ الْمَسْئَلَةُ
 حَتَّى يُصِيبَكَ رَأْسُ نَبِيِّكَ وَرَحَلٌ أَصَابَتْهُ جَانِحَةٌ أَجَانِحَتْ مَالَهُ فَجَعَلَتْ لَكَ الْمَسْئَلَةَ حَتَّى يُصِيبَ قَوْمًا مِنْ عَشِيرَتِكَ
 سَيِّدًا مِنْ عَشِيرَتِكَ فَجَعَلَتْ أَصَابَتْهُ فَأَوْدَتْ حَتَّى يُقَوْمَ ثَلَاثَةَ مِنْ دَوَى الْحَجَّ مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فَلَرَأَا مَا قَدْ جَعَلَتْ
 لَكَ الْمَسْئَلَةَ حَتَّى يُصِيبَ قَوْمًا مِنْ عَشِيرَتِكَ سَيِّدًا مِنْ عَشِيرَتِكَ فَجَعَلَتْ أَصَابَتْهُ فَأَوْدَتْ حَتَّى يُقَوْمَ ثَلَاثَةَ مِنْ دَوَى الْحَجَّ مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فَلَرَأَا مَا قَدْ جَعَلَتْ
 صَاحِبًا بِهَا سَعْدًا لَدَا أَوْعِي لِي كَيْفَ تَسْأَلِي يُقَوْمَ وَالصَّوَابُ يَقُولُ وَكَذَا حَبَّه أَبُو دَاوُدَ بِاللَّحْمِ سَلَمٌ مِنْ قَبِيصَةَ
 بن نمازق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسی قبیلہ سوال کرنا حلال نہیں مگر ایک کو تین قسم کے آدمیوں سے ایک تو وہ مرد جسے دوسرا
 بوجہ اپنے اوپر ڈالا تو اسکو سوال کرنا حلال ہے بیان تک کہ اس مال یا جاوے سے بھر کر رہے اور دوسرا مرد جو جلیس رہی آفت پڑھی جس
 اسکا مال برابر ہو گیا تو اسکو سوال کرنا حلال ہے بیان تک کہ اپنی زندگی کے گذارے کے لائق حاصل کرے یا حضرت نے یوں فرمایا کہ
 زندگی کی صورت حاصل کرے اور تیسرا مرد وہ جسکو فائدہ کی نسبت میرے بیان تک کہ کھڑے ہو کر گواہی دین اسکی قوم کے غنی ہونے کی

تحفة الدخيار ترجمہ مشا ورا لا وفار

۱۰۱۸

ابو یوسف

میت

فلانے کو فاقہ ہو تو اسکو سوال کرنا حلال ہے یہاں تک کہ زندگی کے گزارے کے لائق حاصل کرے یا یوں فرمایا کہ زندگی کی سروسر حاصل کرے اور ان میں کے سوائے سوال کرنا اور قبیضہ حرام ہے کھانا ہی سوال کرنے والا حرام کو صحیح مسلم میں اسی طرح جتنی کھانے کی روایت ہے اور ٹھیک بقول ہے بطرح البوداؤد نے لام سے روایت کیا ہے ہفت غیر کا بوجھ اپنے اوپر ڈالنا اسطرح کہ جیسے دو آدمی میں مال کے سبب جھگڑا ہو فرض کے بابت یا خون بہا کے بابت یا ڈالنے کے بابت اور تیسرا آدمی ان دونوں میں صلح کرادے اور مستدر مال کو اپنے ذمے پر کر لے تو اسکو سوال کرنا درست ہے عربین اسطرح کی ذمہ داری کا بہت رواج تھا اور آفت سے مال برباد ہونا جیسے آگ سے جلنا یا غرق ہونا یا لٹ جانا اور یہ جو نافع کی گواہی تین آدمیوں کی فرامی سوا باعتبار احتیاط اور استحباب کے ہر کسی عالم کے نزدیک یہ شرط نہیں کہ بدو کو اسی کے فاقے والے کو سوال کرنا درست ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوال کی اصل حرام ہے لیکن ان تین ضرورتوں میں درست ہے اگر کسی کو کسی طرح سوال درست نہیں بتایا جیسا کہ قبیضہ سے روایت ہے کہ میں مال ضامن ہوا اور حضرت سے میں نے سوال کیا حضرت نے مجھے فرمایا کہ تو شہر جا زکوۃ کا مال جب آدھیا تو میں تجھ کو دوں گا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **خَرَجَ يَوْمَئِذٍ مَعَهُ أَتَمَاتُ أَنْتَ ثَلَاثًا أَوْ الثَّمْنِيسَ وَتَحْتَهُمَا وَسَيْفُهُ اسْتَوَدَّ بِكَ الْأَعْلَى وَنَحْوَهُمَا قَالَ لَمْ يَكُنْ حِينَ قَرَأَ الْبَقْرَةَ فِي الْعِشَاءِ الْأَخْدَعَةَ بَجَارِي مِّنْ جَابِرٍ** سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای معاذ کیا تو قتبہ انداز ہی پڑھا کہ واسم من فضیلتا اور سچ اسم بیک الاغلی اور اتنی اتنی بڑی اور سورتیں یہ حدیث معاذ سے فرمائی ہے کہ انھوں نے عشاء کے وقت سورہ بقرہ پڑھی تھی **فَصَبَّحَ مِّنْ جَابِرٍ** سے روایت ہے کہ معاذ کا دستور تھا کہ عشاء کی نماز حضرت کے ساتھ پڑھتے پھر اپنی قوم میں جا کر امامت کرتے سوا یکبار معاذ نے سورہ بقرہ عشاء میں شروع کی تو ایک مرد جماعت چھوڑے علیحدہ نماز پڑھ گئے اپنے گھر چلا گیا معاذ نے اسکو منافق کہا وہ مرد حضرت پاس گیا اور اسنے کہا کہ یا رسول اللہ تم کھیتی والے محنتی لوگ ہیں یعنی دن کی محنت سے ہم ماند ہے ہو جاؤ ہمیں رات کو کھو اتنی طاقت نہیں رہی کہ ہم بڑی بڑی رکتیں پڑھیں اور معاذ نے رات کو سورہ بقرہ پڑھی میں اپنی نماز علیحدہ پڑھ کے چلا گیا سو معاذ نے مجھ کو منافق کہا تب حضرت نے معاذ سے یہ حدیث فرمائی یعنی تو لوگوں میں کیا فتنہ ڈالا چاہتا ہے بڑی قراوت سے جماعت چھڑا دینا معلوم ہوا کہ امام کو اپنی قوم کی رعایت واجب ہے بدو انکی مرضی طول قراوت نہیں درست شافعی کے مذہب میں درست ہے کہ امام میت نفل کرے اور مقتدی فرض کی چنانچہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معاذ حضرت کے ساتھ فرض پڑھتے تھے اور اپنی قوم کو نفل کی نیت سے پڑھاتے تھے اور حقیقی مذہب میں نفل واک کے پیچھے فرض والے کی نماز نہیں درست تو انکے طور پر معاذ حضرت کے ساتھ نفل کی نیت سے پڑھتے ہوں گے اور اپنی قوم کے ساتھ فرض کی نیت سے **قَالَ مَعَاذُ بَنِي جَبَلٍ يَا مَعَاذُ بَنِي جَبَلٍ هَلْ تَدْرِي مَا حَقَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُوا قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يَشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا يَا مَعَاذُ بَنِي جَبَلٍ هَلْ تَدْرِي مَا حَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُوا قَالَ أَنْ لَا يَكْفُرَ بُوَهُ** بخاری اور مسلم میں معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہے کہ کیا خدا کا حق ہے بندوں پر سعادے کا میسر ہے کہ اللہ اور اسکا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا سو مقرر خدا کا حق تو بندوں پر یہ ہے کہ انکی نیکو کریں اور انکے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں آری معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہے کہ کیا حق ہے بندوں کا خدا پر جبکہ وہ انکو کریں یعنی عبادت کریں لاشریک جانے

میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ تر دانا ہر حضرت نے فرمایا ہندو کا حق خدا پر یہ کہ اگر کو عذاب نکرے ف خدا کا حق نہیں
 ہر واجب ہر اور بندے کا حق خدا پر کچھ بھی نہیں لیکن اس کے فضل و کرم کی راہ سے اللہ ہر طرح کی امید ہر ق المَغْنَمَةُ بَنُ شَعْبَةَ
 یا مَغْنَمَةُ خَنَ الدَّادَةِ بَخَّارِی اور سلم بن مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا ای مغیرہ اٹھائے ہندو کے
 برتن کو ف مغیرہ سے روایت ہر کہ میں حضرت کے سفر میں ساتھ تھا جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو میں وضو کا برتن حضرت
 کے ساتھ لے چلا حضرت نے اول بجائے ضرور سے فاعت کی شامی جب حضرت پہنچے آستینیں اس کی تنگ تھیں اس میں کچھ
 لگا لکھ حضرت نے وضو کیا اور میں باقی ڈالنا چاہتا تھا جب حضرت نے موز پر سر کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا نکرے و منہ
 کہ وانا دست ہر نوع اُخْرُوسری قسم کی حدیثیں وچاہئے یا اَهْلُ الْخَنْدَقِ اِنْ جَابُوا قَدْ صَبَّحَ لَكُمْ سُورًا
 فَحِثُّوا بِهَا بَخَّارِی اور سلم بن جابر سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خندق کو دے والو اللہ جابر نے تمہاری دعوت کا
 کھانا طیار کیا سو جلدی چلو ف اسکا پورا قصہ سیر باب میں ہر چکا کہ خندق سے گوشت اور تین سیر جو کے آئے کہ حضرت کی
 برکت سے ہزار آدمی نے کھایا جنگ خندق کے ایام میں و اَبُو سَعِيدٍ یَا اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ لَا تَاْكُلُوا الْحَوْضَ الْاَصْلَحُ فَوْقَ
 ثَلَاثَ قَالَ اَبُو سَعِيدٍ فَسَلُّوا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَنْ لَّهُمْ عَمَلًا وَّحْشَمًا وَّ
 حَدَّ مَا فَقَالَ كَلُّوْا وَاَطْعِمُوْا وَاَحْبِسُوْا وَاَوْحِزُوْا سلم بن ابی سعید سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ ای مدینے کے لوگو
 نہ کھاؤ قربانوں کے گوشت کو تین دن تک زیادہ کہ ابو سعید پھر لوگوں شکایت بیان کی حضرت سے کہ ہمارے جو روٹے ہیں اور
 بجائی ہند میں اور غلام نہ کھا رہے یعنی اگر تین دن سے زیادہ اجازت ہو تو ہمارا بہت دنوں تک کام چلے تو حضرت نے فرمایا کہ کھا
 اور کھلاؤ اور بندہ رکھو یا غریب یا رکھو پھر روٹے یعنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا درست ہر اول حکم منوع ہوا
 وَعَنْ اللّٰهِ بَنُ نَدِیْبٍ عَصَمٍ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَا اَحْبِلُكُمْ صِلًا لَا فُھْدَ اَلَا اللّٰہُ اَلَا اللّٰہُ وَاَلَا فُھْدَ فَاَلَا فُھْدَ
 اللّٰہُ وَاَلَا فُھْدَ فَاَلَا فُھْدَ اللّٰہُ بَخَّارِی اور سلم بن عبداللہ بن زبیر بن عافم سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ ای گردہ انصار
 بھلا میں تم کو گراہ نہیں پایا سو خدا تم کو دین کی راہ بتلائی میرے سبب اور تم تر تیر تھے سو خدا تمہاری آپس میں الفت اور محبت کی
 میرے سبب اور تم محتاج تھے سو خدا تم کو مالدار کر دیا میرے سبب ف جنگ حنین میں جب فتح ہوئی اور مال اٹھ لگا تو حضرت
 نے نو مسلموں کو مال بہت دیا اور انصار کو نہیں دیا تو نو جوان انصار بولے کہ اے حضرت ہم کو نہیں دیتے اگر کو دیتے ہیں چکن خون
 ہماری تلواروں کی پٹیتے ہیں یعنی جو ہمارے بزرگ شہر مسلمان ہوئے ہیں حضرت انکو ایک خیمے میں جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی پھر
 انصار راضی ہوئے اور زونے لگے انصار کے دو گروہ تھے اوس اور خزرج زمانہ کفر میں باہم آپس میں بڑی عداوت تھی اگر بہت
 و خون ہر چکا تھا جب حضرت کے پاس دو لڑنے لگے مسلمان ہوئے تو باہم نہایت دوست ہو گئے یہ احسان دینا یا حضرت نے
 و اَبُو مَرْثَدَةَ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قُلُّمُ اَمَّا الْاَحْلُ فَاَدْ رَکْتُمْ رَکْبَتَہٗ فِی قَرْبَیْہِہٖ قَالُوا قَدْ کَانَ ذَٰلَکَ قَالَ کَلَّا لَیْسَ
 عَلَی اللّٰہِ وَاَدْ رَکْتُمْ لَہَا جَرَّتْ اِلَی اللّٰہِ وَاَلِیْکُمْ اَلْحَبَا اَحْبَا اَلْکُھُ وَاَلْمَمَاتُ فَمَا لَکُمْ بَخَّارِی اور سلم بن ابی ہریرہ سے
 روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر وہ انصار نہ تھے کہ اس مرد کو یعنی مغیرہ کو خواہش ہوئی ہر اپنے شہر کی انصار نے کہا یہ ماں تو
 مقرر ہوئی ہر حضرت نے فرمایا یہ ہر انہیں میں مقرر اللہ کا بندہ ہوں اور اسکا رسول میں ہے ہر حجت کی خدا کی طرف اور تمہاری طرف

۱۰۲۱

۱۰۲۲

۱۰۲۳

۱۰۲۴

بنی اس کے اول
 اور مدنی
 بنی اس کے اول
 بنی اس کے اول

ابو سیری زندگی تمجاری زندگی کے ساتھ ہر اور موت سیری تمجاری موت کے ساتھ ہر وف مصباح میں ابو ہریرہ روایت ہے کہ جب
 مکہ فتح ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جو البوسنیان کے گھر گیا اسکو انان ہر اور جسے تمجاری ڈال دے اسکو انان ہر تباہی کے لئے کہ اسکا
 حضرت کو اپنے برادر و نکی الفت ہوئی اور اپنی بستی کی طرف رغبت آئی حضرت کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے یہ حدیث
 فرمائی **قَابِلٌ مِّنْ مَّسْعُودٍ يَامَعْشَرَ الشَّبَابِ مِمَّا اسْتَطَاعَ مِنْ الْبَاعَةِ فَلْيَكْزِدْهُ فَإِنَّهُ أَعْصَلَ لِلْبَصَرِ وَأَخْصَنُ لِلْفَرْجِ وَ**
مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وَجْهٌ يَّجَارَى اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اسے
 جو انوکھے گردہ جو طاقت رکھتا ہو تم میں سے نکاح اور خاندان داری کی پرکھ کرے اسواسطے کہ نکاح نظر کا بڑا رکھنے والا اور شرکاء کا
 بڑا بچانے والا ہو یعنی نکاح کے سبب ذمی حرام کاری اور اجنبی عورتوں کے گھورنے سے بچتا ہو اور جسکو خاندان داری کی طاقت نہ ہو وہ اپنے
 اور پر روزہ رکھنا ضرور جانے اسواسطے کہ اسکے حق میں روزہ رکھنا حسی کیا ہو یعنی جسطرح حسی کر ڈالنے سے شہوت جاتی رہتی ہے
 ویسی ہی روزہ رکھنے سے معلوم ہوا کہ جسکو چوروکے کھانے کیلئے دینے کا مقدور ہو اسکے حق میں نکاح کرنا صحیح ہے کہ حرام کاری
 اور نظر بازی سے بچے اور اگر مقدور نہ ہو روزہ رکھنا شروع کرے کہ تا تو الی سے خود بخود شہوت دور ہو جاوے گی **وَعَالَيْشَةُ**
يَامَعْشَرَ الْبَشَرِ مَنْ لَّيَعْدِلْ لِي مِنْ دَجَلٍ قَدْ يَكْفُرْ أَذْكَاءُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ
خَيْرًا وَلَا لَقَدْ ذُكِّرُوا أَجْلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا الْخِيَارُ اونا کان یجزل علی اہل الاصحیح بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای مسلمانو کے گردہ کون ایسا ہو جو میرا عذر دریافت کر کے بدل لے اسے اس مرد سے جسکی ایذا اور
 تکلیف میرے اہل بیت کو یعنی میری گھر والی بی بی کو پہنچی ہو خدا کی قسم میں جانا میں اپنی بی بی کو مگر نیک اور البتہ لوگوں سے ذکر
 کیا ہے اس مرد کو جسکو میں جانا میں مگر نیک وہ تو میری بی بی پاس کبھی نہ جاتا تھا بدو ن سیر ساتھ کے **ف** یہ حدیث مگر ابھی
 اپنی حدیث کا جب عبد اللہ بن ابی سافقون کے سردار نے حضرت عائشہ کو عیب لگایا صفوان بن یحییٰ نے بخاری وغیرہ کا مختصر قصہ
 حضرت عائشہ سے یوں روایت ہے کہ جوری با پنجویں سال حضرت جنگ بنی مصطلق کو تشریف لے گئے میں حضرت کے ساتھ تھی جب
 حضرت فتح کر کے مدینہ کے قریب پہنچے تو بات کو کوچ کی خبر ہوئی میں بجائے ضرور کہ واسطے لشکر کے باہر گئی پھر فراغت کر کے
 مکان پر آئی یہاں معلوم ہوا کہ گئے کا مار گر پڑا میں اسی مقام پر تلاش کرنے کو گئی وہاں تلاش میں دیر لگی جو لوگ میرے کجاؤں سے پر
 مقرر تھے وہ میرے کجاؤں کو اٹھا کر اوٹ پر کس کے لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے عورتیں اسوقت کم خوراک و نہایت دلی ہوتی تھیں اسسبب
 کیا وہ کسے والوں کو میرے ہونے یا نہ ہونے کی کچھ خبر نہ تھی جبکہ بار ملا تب میں اپنے تمام برائی دیکھا تو لشکر کوچ کر گیا میں وہاں ٹھہر گئی
 اس خیال سے کہ آخر جب یہ حال معلوم ہوگا تو ضرور میرے لینے کو لوگ آئیں گے صفوان بن یحییٰ لشکر کے پیچھے رہا کرتا تھا کہ ہمارے ماندے کو
 ساتھ لاؤں گے مجھ کو سوتے دیکھا تو سچا کہ پردہ پوشی سے پہلے اسنے مجھ کو دیکھا تھا اسنے افسوس اور تعجب **إِنَّا لَنَدْوَانَا لِيَا جُحُونَ** پڑھا
 اور کہا یہ تو پیغمبر کی بی بی ہیں جاگ پڑی اسکی کوئی بات اور میں نہیں سنی اسنے اپنا اونٹ بٹھلایا میں اسپر سوار ہوئی وہ اونٹ کی
 تکلیف لے کر گئے، روانہ ہوا ان کے وقت اشکریں پہنچی تو نہت کرنے والوں نے مجھے نہت باندھی اور بائی بنائی اسنیت کا عبد اللہ بن سلول
 ہوا میں مدینہ میں اگر بیمار ہو گئی اور ایک مہینہ بیمار رہی اور مجھ کو اسنیت کرنے کی بھی کچھ خبر تھی ان اتنا مجھ کو تر دہ تھا جیسے رہتا
 حضرت مجھے خبر پائی کرتے تھے اس بار ویسی ہر بائی نہ تھی گھوڑین اگر صرت اتنا پوچھتے تھے کہ اس صرت کہاں

۱۰۲۶

۱۰۲۷

تکلف الحیاة ترجمہ مسائل الایمان

گھر میں پاخانہ نہ تھے میں شہر کے باہر سطح کی ماں کے ساتھ حاضر ہو گئی اسکا پیر چارمین الجھا وہ گڑبڑی اٹھاپنے بیٹے کو اپنے
 سطح کو بدعادی میں لے گیا تو اسکو کیوں بدعادی ہی وہ تو بدیہی صحابی ہی تھے جسے محکومت کی خبر کی کہ سطح بھی تہمت کرنے
 والوں کا شریک ہی یہ سنتے میری بیماری اس غم سے دونی ہو گئی میں حضرت اجازت لیکر اپنے ماں باپ کے گھر آئی کہ اس خبر کو تحقیق کر دوں میں اپنی
 ماں کے گھر آئی ماں یہ کیا بات ہے جبکہ لوگوں میں چرچا ہی میری ماں کے گھر آئی توست گھیرا جو عورت اپنے خاوند کی پیاری ہوتی ہے اسکو کسی طرح
 اکثر لوگ تہمت لگاتے ہیں میں نے کہا سبحان اللہ کیسے حق میں لوگ ایسی گفتگو کرتے ہیں اس رات تمام رات محکومت نہ آئی اور اسکو جابی
 رہے پھر حضرت نے علی بن ابی طالب اور اسماء بن زید کو بلایا اور میرے چھوڑ دینے میں صلاح اور شورشہ پوچھا اسوا سطح کہ اتنی رستہ چیل
 کا آنا اور وحی اترنا بالکل بوقوف ہو گیا تھا اسماء نے میری پاکدامنی بیان کی اور کہا یا رسول اللہ وہ آپ کی بی بی ہیں محکومت تو سواسے
 پاکی اور تبری کے کچھ اور خیال میں نہیں آتا اور علی بن ابی طالب کے کہہ خدا نے حضرت پر کچھ تنگی نہیں کی انکے سواست اور بہت
 عورتیں موجود ہیں لیکن بربرہ لوثدی سے پوچھی وہ آپ کو سچ سچ بتلا دی حضرت نے اسکو بلایا اور فرمایا کہ اے بربرہ تو نے کبھی عایشہ
 سے ایسی بات دیکھی ہے جسے محکومت اسکی پاکدامنی میں شک پڑے بربرہ نے کہا اے رسول اللہ قسم ہر اس خدا کی جسے تجھو سچا پیغمبر کہا ہے کہ
 میں نے کبھی اسکی پاکدامنی میں کچھ فرق نہیں پایا ان اتنی بات البتہ کہ عایشہ کم عمر لڑکی ہے بکری خمیر کھا جاتی ہے اور وہ سویا کرتی ہے
 یعنی کم عمری سے گھر کا بندوبست نہیں کرتی پھر حضرت مسجد میں تشریف لے گئے اور منبر پر یہ حدیث فرمائی یعنی اے مسلمانوں
 کوئی اس منافق سے یعنی عبداللہ بن سلول سے میرا بدلا لیوے کہ اٹھنا حق میرے گھر کے لوگوں کو تہمت لگائی اور محکومت
 تحقیق کرنے کے بعد کوئی عیب کی بات نہ معلوم ہوئی تو سعد بن معاذ قوم اوس کا سر دار تھا اٹھنے کہا یا رسول اللہ میں کیا
 بدلا لینے کو تیار ہوں اگر تہمت کر لے والا ہماری قوم یعنی اوس سے ہووے تو میں اسکی گردن ماروں اور اگر دوسری قوم سے
 یعنی خزرج سے ہو تو جیسا حکم ہو دیسا ہم کریں تو سعد بن عبادہ خزرج کے سردار نے اپنی قوم کی بیعت سے کہا کہ اے معاذ تو زیادہ کوئی
 کرتا ہے ہماری قوم والے پر تیرے مقدور نہیں اور اپنی قوم کی تو بھی حمایت کر لگا پھر اسید بن حصیر سعد بن معاذ کے چیرہ بھائی نے
 کہا اے سعد بن عبادہ تو زیادہ کوئی کرتا ہے قسم خدا کی ہم تہمت کرنے والے کو قتل کرینگے کیا تو منافق ہی جو منافقوں کی حمایت
 کرتا ہے غرض کہ بتنا کہ کشت و خون ہووے حضرت نے اسکو چپکا کیا حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ میں بھی روتی تھی کہ حضرت گھر
 میں تشریف لائے اور میرے نزدیک بیٹھے اور فرمایا کہ اے عایشہ تیرے حق میں ہیں ایسی ایسی باتیں ہی ہیں اگر تو یہ گناہ ہی تو عنقریب
 خدا تیری پاکدامنی بیان کر لگا اور اگر تو نے گناہ کیا ہو تو توبہ کر اسوا سطح کہ جب تیرے توبہ کی تو خدا گناہ معاف کرتا ہے جب حضرت بات
 تمام کر چکے تو میرے اسنو باطل نید ہو گئے میں حضرت سے کہا کہ محکومت معلوم ہے کہ آپ کو اس بات کی خبر پہنچی ہے اور آپ کے دل میں جھگڑی ہے
 سو اگر میں یوں کہوں کہ میں اس عیب سے پاک ہوں تو حضرت یقین کا سبک کرینگے اور اگر تاکر وہ گناہ کا ایک اقرار کروں تو حضرت
 اسکو سچ جانینگے اب میرے اور حضرت کے درمیان سو حضرت یعقوب کے اور کوئی مثل نہیں ہے کہ فی ذلک یوم یوملوا لہم اللہ علی
 علی ما یصفون یعنی اب صبر نہ ہو اور تمھاری اس گفتگو پر خدا ہی کی مرد درکار ہے حضرت میرے پاس نہ اٹھے تھے کہ وحی اترنے
 کی نشانیان حضرت پر ظاہر ہوئیں اور سورہ نور میں خدا نے میری پاکدامنی اور تہمت کرنے والوں کی مذمت بیان کی پھر حضرت
 نے خوش ہو کر فرمایا اے عایشہ بشارت ہے تجھ کو کہ خدا نے تیری پاکدامنی کی بیان کی میرے ماں باپ کے گناہ اے عایشہ اٹھ کر حضرت کی

تعلیم اور تفریح میں اس وقت نہایت مختص من مہی میں لگا کر کہا کہ میں نہ اٹھو گی اور حضرت کی تفریح کرونگی میں اپنے خدا کی تفریح اور شکر کرونگی جسے میری بیگناہی ظاہر کی حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ یہ مجھ کو یقین تھا کہ خدا میری بیگناہی آخر کو ظاہر کرے گا لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ میرے حق میں قرآن اترے گا جو دنیا سے تک پڑھا جاوے گا۔ اس حدیث سے بہت فائدے ظاہر ہوئے اول یہ کہ جو بیگناہوں کو عیب لگاتا ہے وہ آخر کو خود فضیلت ہوتا ہے اور پاکوں کی پاکی زیادہ تر ثابت ہو جاتی ہے دوسرے یہ کہ جسے حضرت عائشہ کو بد کہا مقرر اسے حضرت کو بخ دیا اور انھیں منافقوں میں وہ بھی داخل ہوا دیکھو کہ یہ کہ علم غیب سوا خدا کے کسی کو نہیں ملتا پھر اسکا تردید اور بے بنیاد حضرت کو رہا لیکن بیرون خدا کے بتلائے حقیقت حال حضرت کو نہ معلوم ہوا **وَالْوَسْعِدُ يَأْمَعُشَرُ الْيَهُودِ** ۱۰۲۸ **لَصَدَقَ فَإِنَّ أَلْبَنِيكَ الْتَرَاهِلُ الْبَارِي** اور مسلم میں الوسعید روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای عورتوں کے گروہ خیرات کرو اس واسطے کہ دو خیرات میں تمہیں مجھ کو زیادہ نظر پڑیں یعنی دو رخ میں میں نے عورتیں مردوں سے زیادہ دیکھیں حضرت عید کو جب عید گاہ سے پھرے تو عورتوں کے گروہ پر گزرے پھر یہ حدیث فرمائی عورتوں نے پوچھا یا حضرت اسکا کیا سبب ہے کہ عورتیں مردوں سے زیادہ دو رخ میں ہیں حضرت نے فرمایا کہ بہت کوسا کرتی ہیں اور اپنے خاوند کا حق نہیں مانتیں یہی ناشکری کرتی ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خیرات کرنا دو رخ سے بچا تا ہے **وَالْوَسْعِدُ يَأْمَعُشَرُ الْيَهُودِ** ۱۰۲۹ **وَأَسْلَمُوا** بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہودیوں کے گروہ مسلمان ہو جاؤ تو حج رہو یعنی قتل اور زخم اور دو رخ سے ف یہ حضرت نے رہنے کے یہودیوں سے فرمایا جب انکے کانٹے کا ارادہ کیا پھر عائشہ یا معشر الیہود ویکلمہ **أَتَقُولُ اللَّهُ فَوَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَتَكْفُمُونَ** اِنِّي رَسُولُ اللَّهِ حَقًّا وَإِنِّي جِئْتُكُمْ بِحَقِّ فَاَسْلَمُوا **قَالَ** **أَوَّلُ مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ بَعْدَ إِسْلَامِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ** ۱۰۳۰ **سَلَامٍ** بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہودیوں کے گروہ تمہاری کجی ہے خدا سے ڈرو سو قسم یہ اس خدا کی جیسے سوا کے کوئی لاکھ پوچھنے کے نہیں البتہ تم جانتے ہو کہ میں مقرر خدا کا رسول ہوں اور بیشک تمہارے واسطے حق دین لایا ہوں سو مسلمان ہو جاؤ یہ حضرت نے اول مدینہ میں آئے ہوئے بعد مسلمان ہوئے عبد المذہب سلام کے فرمایا تھا **فَإِنْ** ۱۰۳۱ **لَوْ رَزَيْتُمْ** میں حضرت کی نشانیاں مذکور تھیں یہودیوں کو خرب معلوم تھا کہ نبی آخر الزمان فلا نے وقت فلا نے شہر فلائی قوم میں پیدا ہوگا اور ان کے سے ہجرت کر کے مدینہ میں آوے گا بلکہ اسی واسطے اپنا ملک شام چھوڑ کر اکثر یہودی مدینہ میں آ رہے تھے کہ ہم حضرت سے مشرف ہوں اور جب کافروں سے لڑے تو یوں دعا مانگتے کہ اے پیغمبر آخر الزمان کی برکت سے ہر فتح دے اس واسطے حضرت اس حدیث میں فرمایا کہ تم میری پیغمبری خوب جانتے ہو پھر حضرت مدینہ میں تشریف لائے تو ان کجیوں نے حسد کے مارے عداوت شروع کی جیسے حضرت عیسیٰ کو نہانا تھا ویسے ہی ہمارے حضرت کو نہانا ان جو انہیں دیندار خدا ترس تھے جیسے عبد المذہب سلام کہ امین بڑے عالم اور ہر دار تھے تامل ایمان لائے **أَخَذَ** ۱۰۳۲ **دُوسری قسم کی حدیثیں** **وَالْمُخَارِقَةُ بَنُو شَعْبَةَ** اِنِّي بَنِي وَمَا يُنْصِبُكَ **بَنِي** اِنِّي لَأَكْفُرُكَ **يَعْنِي** الدَّجَالُ **قَالَ** **لَهُ** **أَخْرَجَهُ** **الْبَنِي** **إِلَّا لَفْظَةً** اِنِّي بَنِي **مُسْلِمِينَ** **بَنِي** **شَعْبَةَ** سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہی کون ہیں تجھ کو بخ میں والی ہے دجال سے البتہ وہ تجھ کو کچھ ضرر نہ پہنچا سکیگا یہ حدیث نے پیغمبر سے فرمایا اس حدیث کو بخاری نے بھی روایت کی مگر اس بنی کی لفظ اس میں نہیں ہے۔

۱۰۲۸

۱۰۲۹

۱۰۳۰

۱۰۳۱

۱۰۳۲

تفہیم القرآن ترجمہ مشرقی القراء

کہ میں حضرت سے اکثر مجال کا حال پوچھا کرتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی میں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روح پرور بن کے
 بیٹا اور پانی کی نہر بن ہوئی حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ اچھا ہے کہ اس کے ساتھ روح پرور بن کے
 ابوجہاب قال کذا وکذا قال لیسعد بن عبادۃ حیث عادیہ و ابوجہاب هو عبد اللہ بن اسلم
 بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اسے کہ کیا تو نے نہیں سنا جو ابوجہاب نے کہا اسے ایسا اور ایسا کہا
 یہ حضرت نے سعد بن عبادہ سے فرمایا جب انکی بیار پر سی کو تشریف لگے تھے اور ابوجہاب کہتے ہیں عبد اللہ بن ابی سنان کی ف
 حضرت ایک بار سعد بن عبادہ کی بیار پر سی کو چلے راہ میں سلمان اور مشرک ملے ہوئے ایک مجلس میں بیٹھے تھے اسوقت تک
 عبد اللہ بن ابی ظاہری اسلام بھی نہ لایا تھا سواری کی ٹاپ سے گر سواری اُسے ناک بند کی اور کہا کیوں خاک اڑاتے ہو حضرت
 نے سلام کیا پھر وہاں کھڑے ہو کر وعظ کیا اور قرآن پڑھا عبد اللہ بن ابی نے کہا کلام تو اچھا کرتے ہو لیکن یہ تو تکلیف نہ دو
 اپنے گھر بیٹھ کر وعظ نصیحت کیا کہ جو چاہتا ہے پاس آوے اسکو سمجھاؤ عبد اللہ بن رواحہ صحابی وہاں موجود تھے انھوں نے
 کہا یا رسول اللہ آپ بخوشی جو چاہیے سوار شاد کیجیے اگرچہ یہ نہیں سنتا تو ہم تو قرآن پڑھ رہے ہیں پھر تو مسلمانوں اور کافروں
 میں نہایت لڑائی ہوئی قریب تھا کہ تلوار چلے حضرت نے سبکو چکا گیا پھر سعد بن عبادہ کے گھر جا کر یہ حدیث فرمائی سعد نے کہا یا رسول
 اللہ وہ جسکی جھٹ سے سوز و ہر اس واسطے کہ حضرت کے تشریف لائے سے پہلے یہاں کے لوگوں نے چاہا کہ اسے سر پر سرداری
 اور بادشاہی کا تاج رکھیں اب جو آپ دین حق لائے اور اسکی ریاست میں خلل پڑا اس واسطے وہ ایسی باتیں کرتا ہے اس حدیث
 سے معلوم ہوا کہ ریاست کا خود آدمی کو دینداری سے اکثر باز رکھتا ہے عبدالعباس بن عبد المطلب ای عباس بن عبد المطلب
 قال لیسعد بن عبادۃ حیث عادیہ و ابوجہاب هو عبد اللہ بن اسلم بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اسے کہ کیا تو نے نہیں سنا جو ابوجہاب نے کہا اسے ایسا اور ایسا کہا
 یہ حضرت نے جنگ جند بکر میں حضرت عباس سے روایت ہے کہ جنگ جند بکر میں نے اور ابوسفیان بن حارث نے حضرت
 کا ساتھ ایک دم چھوڑا جب مقابلہ ہوا تو کافروں نے ہر طرف سے تیر اندازی کی مسلمانوں کے پیر اٹھ گئے اور حضرت سفیہ
 پر سوار کافروں پر حملہ کرتے تھے میں لگام کھینچتا تھا تاکہ حضرت جلوی نہ کریں اور ابوسفیان رکاب پکڑے تھے تب حضرت نے
 یہ حدیث فرمائی تھی جن لوگوں نے دشت کے نیچے جنگ جند بکر میں جان نثاری کی بیعت کی ہر انکو پکارا حضرت عباس کی بڑی
 آواز تھی حضرت کی آواز سنستے ہوئے سب اصحاب نیک لبیک کہتے ایسے جھکے جیسے گائیں اپنے بچوں کی طرف جھکتی ہیں پھر خوب
 لڑے اور حضرت نے پھر یہاں کافروں پر ماریں لڑائی فتح ہو گئی جنگ خین آٹھویں سال ہجری بعد فتح کے ہوئی ق
 البسبب بن حنین ای عم قل لا الہ الا اللہ کلمۃ حاجۃ لک بہا عند اللہ قال لا الہ الا اللہ عند وفاتہ
 بخاری اور مسلم میں سبیب بن حزن سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای چچا کہ لا الہ الا اللہ کہے اس کلمے کو خدا کے نزدیک
 اس کلمہ کہنے کے سبب تیرے واسطے میں جھک لوں گا یعنی تیرے اسلام کی گواہی دیکر جھکوں گا ونگاہ حضرت نے ابوطالب سے
 کہا اُنکے مرتے وقت ابوطالب کی وفات کے وقت ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی اسبہ موجود تھے جب حضرت نے پیش
 فرمائی تو ان بھتیوں نے کہا اگر ابوطالب کیا تو عبد المطلب کے دین کو چھوڑتا ہے حضرت بار بار کہہ کئے کو فرماتے تھے اور
 ان اُسی طرح و غلا تے تھے آخر ش کو ابوطالب نے کہا کہ وہ شخص عبد المطلب کے دین پر ہر تہی اور کلمہ کہتا ہے

قصۃ الاخیر از محمد بن اسحاق

قائم کرد اپنے غلاموں پر ف یعنی اگر تمہارے غلام گناہ کریں تو انکو سزا دو جیسے دس دیم یا زیادہ جو رسی کریں تو ہاتھ کاٹو
یا حرام کریں تو کورے پچاس مارو اور امانت شامی کے نزدیک مالک سزا دینے کا مختار ہے اور امام اعظم کے نزدیک اجازت کے
بعد بدون اجازت حاکم کے مالک کو سزا دینے کا اختیار نہیں ہوا اُبُو سَعِيدٍ يٰ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ يَعْزِضُ بِالْحَمْرِ وَلَعَلَّ
اللّٰهَ سَيُزِلُ فَيُضَا اَمْرًا فَهَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهَا شَيْءٌ فَلْيَبِعْهُ وَكَيْفَ يَبِيعُ يٰ اَيُّهَا الْمُسْلِمِينَ اِبُو سَعِيدٍ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا ای لوگو البتہ خدا ابھی اشارے کر چلا ہے شراب میں اور شاید کہ آگے آنا رہا مسلمانین کچھ حکم یعنی کھول کے حرام کر دیا جسکو
پاس اس شراب سے کچھ ہو سو چاہیے کہ اسکو بیچ ڈالے اور اسے فائدہ اٹھا لے وہے ف جب قرآن میں اس مضمون کی تین
آخرین کہ سستی میں نماز پڑھو اور شراب میں لوگوں کو فائدے بھی ہیں اور گناہ بھی تو لوگ شراب پیتے تھے نماز کے وقت
ترک کرتے تھے حضرت اس پر دراز سے سمجھے کہ غریب شراب حرام ہوا چاہتی ہے تب یہ حدیث فرمائی اِبُو سَعِيدٍ روایت ہے کہ حضرت
کے فرمانے کے بعد پھوڑے دن گزرے کہ قرآن شریف میں شراب کی صاف حرمت بیان ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اب جسکے پاس
شراب ہو بیچ بیچے ڈھلکا دیوے سو اسی دن حکم سننے اصحاب نے برتن توڑ ڈالے اور شراب بہادی کہ تمام مدینے میں کچھ
ہو گئی وہ سب کو بن معبد بن الجھنی يٰ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّي قَدْ كُنْتُ اَذِنْتُ لَكُمْ فِي الْاِسْتِمْتَاعِ مِنَ الْبَشَارِ اِنَّ
اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ ذَلِكَ اِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَلْيُخْلَسْ سَبِيلَهُ وَاِلَّا اخَذُوا مِنْهَا اَيُّهُمْ مَوْهُنٌ شَيْئًا
مسلمین بہرہ میں سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو البتہ میں نے تمکو اجازت دی تھی عورتوں سے متہ کرنے کی
اور بیشک خدا نے اس متہ کو حرام کیا قیامت تک جسکے پاس متہ والی عورتوں سے کوئی عورت ہو تو اسکو چھوڑ دیوے اور جو
انکو دیا ہو یعنی ہر باغی سو اسکو کچھ بھی نہ پھیر لیجیو ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ متہ کرنا حکم خدا قیامت تک حرام
جیسے شراب اول مباح تھی پھر حرام ہوئی باقی گفتگو اول باب میں ہو چکی ہے يٰ اَيُّهَا النَّاسُ حُذُّوا مِنْكُمْ اَسْلَافَكُمْ فَاِنِ
لَا اَذَرِيْ لَعَلِّيْ لَا اُحِبُّ لَعَدَ عَمَامِيْ مسلمین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو سیکھ لو جو کی عبادت طریقے
اس واسطے کہ مجھکو معلوم نہیں شاید کہ میں حج نہ کر دگا اس برس کے بعد ف یہ حدیث حج الودع میں فرمایا پھر حضرت کو حج کا اتفاق
نہیں ہوا اسی سال اتفاق فرمایا اسی واسطے اسکو حج الودع کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا قول اور فعل حجت ہے
وَالْوَصِيَّةُ يٰ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ الْحَجَّ فَحُجُّوا مسلمین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو
البتہ خدا نے تہرج کرنا فرض کیا سو حج کیا کرو ف یہ حدیث دلائل فرضیت حج سے ایک دلیل ہے حُرِّمَ الْاَبْوَاصُ اَمَامَةً يٰ اَيُّهَا النَّاسُ
اَنْ يُّبَدِّلَ الْفَضْلَ خَيْرُ لَكَ وَاَنْ تَسْبِيْكَ شَرُّ لَكَ وَلَا تَدْلَمُ عَلَى الْكَفَافِ بخاری میں ابو انار سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ ای آدم کے بیٹے زائد از حاجت مال کو تراخی کرنا بتیہر سے واسطے اور اگر تو نے اس مال کو رکھ چھوڑا تو
برائے تیرے واسطے اور مجھکو ملا مت نہوگی بقدر اپنے اہل و عیال کے قوت رکھنے پر ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوکے
لکڑہ دینے کے زائد مال کو راہ خدا میں دینا مستحب ہے کہ آخرت کا ذخیرہ ہو اور مال رکھنے میں میرانی ہے کہ اسچساب درغیر و نفاذ
لیکن بقدر اپنے گھربار کے خرچ رکھنے پر بیکر غلام مستحب نہیں اور توکل کے بھی مخالف نہیں کہ حضرت اپنی بنیوں کے
قوت دینا تھے صحابہ یا بنی سہلہ دینا رکھنا تبت انا رکھ دینا رکھنا تکتب انا رکھ مسلمین حاضر

۱۰۴۲

۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱۰۴۳
۱۰۴۴
۱۰۴۵
۱۰۴۶
۱۰۴۷
۱۰۴۸
۱۰۴۹
۱۰۵۰
۱۰۵۱
۱۰۵۲
۱۰۵۳
۱۰۵۴
۱۰۵۵
۱۰۵۶
۱۰۵۷
۱۰۵۸
۱۰۵۹
۱۰۶۰
۱۰۶۱
۱۰۶۲
۱۰۶۳
۱۰۶۴
۱۰۶۵
۱۰۶۶
۱۰۶۷
۱۰۶۸
۱۰۶۹
۱۰۷۰
۱۰۷۱
۱۰۷۲
۱۰۷۳
۱۰۷۴
۱۰۷۵
۱۰۷۶
۱۰۷۷
۱۰۷۸
۱۰۷۹
۱۰۸۰
۱۰۸۱
۱۰۸۲
۱۰۸۳
۱۰۸۴
۱۰۸۵
۱۰۸۶
۱۰۸۷
۱۰۸۸
۱۰۸۹
۱۰۹۰
۱۰۹۱
۱۰۹۲
۱۰۹۳
۱۰۹۴
۱۰۹۵
۱۰۹۶
۱۰۹۷
۱۰۹۸
۱۰۹۹
۱۱۰۰

۱۱۰۱
۱۱۰۲
۱۱۰۳
۱۱۰۴
۱۱۰۵
۱۱۰۶
۱۱۰۷
۱۱۰۸
۱۱۰۹
۱۱۱۰
۱۱۱۱
۱۱۱۲
۱۱۱۳
۱۱۱۴
۱۱۱۵
۱۱۱۶
۱۱۱۷
۱۱۱۸
۱۱۱۹
۱۱۲۰
۱۱۲۱
۱۱۲۲
۱۱۲۳
۱۱۲۴
۱۱۲۵
۱۱۲۶
۱۱۲۷
۱۱۲۸
۱۱۲۹
۱۱۳۰
۱۱۳۱
۱۱۳۲
۱۱۳۳
۱۱۳۴
۱۱۳۵
۱۱۳۶
۱۱۳۷
۱۱۳۸
۱۱۳۹
۱۱۴۰
۱۱۴۱
۱۱۴۲
۱۱۴۳
۱۱۴۴
۱۱۴۵
۱۱۴۶
۱۱۴۷
۱۱۴۸
۱۱۴۹
۱۱۵۰
۱۱۵۱
۱۱۵۲
۱۱۵۳
۱۱۵۴
۱۱۵۵
۱۱۵۶
۱۱۵۷
۱۱۵۸
۱۱۵۹
۱۱۶۰
۱۱۶۱
۱۱۶۲
۱۱۶۳
۱۱۶۴
۱۱۶۵
۱۱۶۶
۱۱۶۷
۱۱۶۸
۱۱۶۹
۱۱۷۰
۱۱۷۱
۱۱۷۲
۱۱۷۳
۱۱۷۴
۱۱۷۵
۱۱۷۶
۱۱۷۷
۱۱۷۸
۱۱۷۹
۱۱۸۰
۱۱۸۱
۱۱۸۲
۱۱۸۳
۱۱۸۴
۱۱۸۵
۱۱۸۶
۱۱۸۷
۱۱۸۸
۱۱۸۹
۱۱۹۰
۱۱۹۱
۱۱۹۲
۱۱۹۳
۱۱۹۴
۱۱۹۵
۱۱۹۶
۱۱۹۷
۱۱۹۸
۱۱۹۹
۱۲۰۰

کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر قوم ہی سلمہ اپنے گھروں میں نہ رہو تا تمہارے نقش قدم لکھے جاویں پھر گھروں میں رہنا کہ تمہارے
نقش قدم لکھے جاویں فہی سلمہ انصار یوں کی ایک قوم تھی انکے گھر حضرت کی مسجد سے دور تھے اس قوم نے کہا کہ مسجد
گرد آسینے حضرت نے یہ حدیث فرمائی دو بار یعنی ہر چند مسجد دور ہوئے سے ٹکراتے جاتے تکلیف ہے لیکن یہ کشتا بڑا ثواب ہے کہ ہر ایک
لوگ کے شمار پر ایک ٹکی تمہارے واسطے لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے معلوم ہوا کہ جبکہ گھر مسجد دور ہو وہ اس لئے جانے کی
تکلیف کو غنیت جانے نوع آخر دوسری قسم کی حدیثیں **وَأَمَّا سَلَمَةُ يَا أَبَتَاهُ إِنِّي أُمِّيَّةٌ سَأَلْتُ عَنَ الْفَتَنِ بَعْدَ
الْعَصْرِ فَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عِنْدِ الْقَبْرِ بِأَلْسِنَةٍ مِنْ قَوْمِهِمْ فَسَمِعُوا عَنَ الْكُفَّارِينَ بَعْدَ الظُّلَمِ فَوَسَّوْا**
هَذَا تَأْتِ بخاری اور مسلم میں حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے ابی امیہ کی بیٹی تو نے مجھے بعد عصر کو کشتوں کا حال
پوچھا سو انکا حال یہ ہے کہ کچھ لوگ قوم عبد القیس سے اسلام کا پیغام لائے تھے اپنی قوم سے سو انھوں نے کچھ مشغول کر دیا بعد ظہر کے دو تین
سے سو وہ دونوں تین تین فہی مصباح میں کہ یہ روایت ہے کہ کچھ عبد القیس بن عباس وغیرہ چند اصحاب نے حضرت عائشہ
پاس بھیجا کہ بعد عصر کے دو کشتیں پڑھنا سنت ہے یا نہیں حضرت عائشہ نے مجھ کو حضرت ام سلمہ کے پاس بھیجا حضرت ام سلمہ نے کہہ کر کہ
حضرت کو بعد عصر کے سنت منع کرتے مٹا پھر حضرت کو ایک روز میں عصر کے بعد دو کشت پڑھتے دیکھا تو میں نے ابی امیہ کی لڑکی کو حضرت
پاس بھیجا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وہ کعب بن علقمہ کی قصا تھیں اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ اگر عصر کی سنت تقنا
ہوں تو بعد عصر کے پڑھے امام اعظم کے نزدیک عصر کے بعد سنت تقنا کرنا حضرت کو خاص تھا اب درست نہیں سو اسطے کہ سنت کی
تقنا بدون فرض کے جائز نہیں **خَرَجَ النَّسَّ يَا أُمُّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جَنَّاتٌ وَالجَنَّةُ وَإِنَّ أَبْنَاكَ أَصَابَ الْفَرْحَ وَسَّ الْأَعْلَى**
بخاری میں النس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے حارثہ کی ماں حال تولد میں کہ بہشت میں کمی بہشتیں ہیں اور تیرا بیٹا بچا
بہشت اور بچی بہشت میں فہی حارثہ بدین شہید ہوا تھا اسکی ماں نے حضرت کے پاس آکر کہا کہ یا رسول اللہ اگر حارثہ خبت میں ہو تو
میں اسکے غم میں ممبر کروں اور اگر جنت کے سوا کے کہیں اور ہو تو محنت کر کے اسکو دونوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ
یہ شیعہ کہ بہشت فقط ایک ہی ہے بلکہ بہشت میں کمی بہشتیں ہیں ایک سے ایک اعلیٰ اور تیرا بیٹا دوسری میں ہے جو کہ
عمدہ اور بلند **خَرَجَ أَحْمَدُ بْنُ حَالِدٍ يَلْتَمِسُ سَعِيدَ بْنِ الْعَاصِ وَقِيلَ بَدْتُ حَالِدٍ بْنُ سَعِيدٍ يَا أُمُّ حَالِدٍ هَذَا اسْتَأْيَا
أُمُّ حَالِدٍ هَذَا اسْتَأْيُرُوهُ سَنَّهُ فِي الْمَوْضِعَيْنِ** بخاری میں ام خالدہ سمید بن عاص کی یا خالدہ بن حمید کی بیٹی سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ام خالدہ یہ سیاہ سوس کی چادر اچھی ہے ام خالدہ نے اچھی اور ایک روایت میں یہاں سے سننے کے سند دونوں مقام پر
آیا ہے اور دونوں ان لفظوں کے معنی اچھی فہی ام خالدہ سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت کے پاس کئی قسم کے کپڑے آئے ان میں ایک
چادر سیاہ دھاری داروں کی چھوٹی سی تھی حضرت نے فرمایا کہ میں یہ کسو دوں اصحاب چپ تھے اور میں کم عمر لڑکی تھی حضرت نے مجھ کو
بلکہ وہ چادر دی اور یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹے لڑکوں کو ضرور اسکی تعریف کرنا کہ لڑکے خوش ہوں
مستحب ہے **وَعَائِشَةُ يَا أُمُّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا نَزَلَ عَلَى الْوَحْيِ وَأَنَا فِي الْحَاوِي أَمْرًا مَسْكُونًا**
بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ام سلمہ تو مجھ کو بڑے عیش کے مقدمے میں
سے کہ سوائے عائشہ کے تم میں سے کسی عورت کے لحاظ میں مجھ پر وحی نہیں آتی فہی اس حدیث کا مکمل قصہ

۱۰۲۸

۱۰۲۹

۱۰۳۰

۱۰۳۱

تحفة الإختیار ترجمہ مشوارق الانوار

ہو چکا کہ اصحاب کا دستور تھا کہ حضرت عائشہ کی باری کے دن حضرت کو تحفے بھیجتے تھے کہ حضرت خوش ہوئے حضرت کی بیویوں نے حضرت ام سلمہ کی معرفت حضرت سے مالش کی کہ اصحاب بی بیوں کے گھر تحفے بھیجا کرین عائشہ کی کیا محبت ہے کہ حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عائشہ کی فضیلت صرف میری محبت ہی سے نہیں بلکہ اس میں ایسا دینی کمال ہے کہ وہ اس کے اور کسی بی بی یا سب محکومہ نہیں آتی تو معلوم ہوا کہ خدا کے نزدیک وہ سب اور بیویوں افضل ہے سو حضرت ام سلمہ نے کہا کہ میں آپ کی بی بی ہوں میں سے تو یہ کہتی ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ام سلمہ انا لعلین ان شرطن علی ربی ان شرطت علی ربی فقلت انما انا بشر ارضی کما یرضی البشر و ارضی کما یغضب البشر فانیما احب دعوت عکبر من امی بلکہ لیس ہا یاہل ان تجعلوا لکھو راو رکھو و ورنہ لفریہ کما یفر القمہ مسلم بن انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا یا ام سلمہ کیا تو نہیں جانتی کہ میری شرط ہے کہ میں البتہ شرط کر چکا ہوں کہ اس طرح کہہ کر کہ میں تو آخر آدمی ہوں راضی ہوتا ہوں جیسے آدمی راضی ہوتا ہے اور غصہ کرتا ہوں جیسے آدمی غصہ کرتا ہے سو جس کسی پر اپنی اس میں بددعا کر دن کہ اس کے وہ لائق نہ تو آدمی رب اس کے دین کو اس کے گناہوں کی طہارت اور پاک اور اپنے نزدیک کی کا سبب کہ یہ جو کہ قیامت دن اس بددعا کے بدلے اسکو تیری نزدیکی حاصل ہو۔ انس سے روایت ہے کہ میری ماں ام سلمہ کے پاس ایک تیم لڑکی تھی اسکو حضرت نے ایک روز دیکھا کہ فرمایا کہ اری تو تو بڑی پرکھا اب تجکو پڑھنا نصیب ہے جو اس لڑکی نے رو کر ام سلمہ سے کہا کہ حضرت نے مجکو بددعا دی ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ آپ نے کیا میری تیم لڑکی کو بددعا دی ہے حضرت نے فرمایا کیا کسی بددعا ام سلمہ نے کہا کہ وہ لڑکی رونی ہے اور کہتی ہے کہ حضرت نے مجکو یوں بددعا دی کہ تو عمر دراز نہ ہو تو حضرت ہنسے لگے یہ حدیث فرمائی یعنی تو مت کہہ کہ بے قصور وائے کو میری بددعا نہیں لگتی بلکہ اس کے بدلے خدا کے نزدیک اس کے حق میں برکت اور برتری ہوتی ہے حضرت کی یہ دعا ایسی تھی جیسے کسی وقت ماں باپ اپنے لڑکے کو کوستے ہیں جیسے امی کوخت امی بے لیب رگڑ دے اسکا برا نہیں چاہتے ہر چند حضرت بجا غصے سے مہموم تھے لیکن حضرت کو کیا شفقت تھی اپنی امت پر کہ بدیش بندی کر کے اپنی بددعا کی تاثیر ہونے کی خدا سے شرط کر لی کہ شاید اگر بے قصد کسی کے حق میں کبھی بددعا نکل جاوے تو اثر نہ کرے بلکہ برعکس اس کے شہر ہو یعنی اپنی امت پر جو شفقت تھی شہ عالم کو اللہ تعالیٰ شفقت کسی ماں باپ میں دیکھی نہیں اب تو امت کو یہ لازم کہ جب ایسا ہو رسول پر راہ اسکی چلین برکت کی کرین خج کنی ہا انس یا ام سلمہ یا اللہ قد کفی و احسن قالہ یقوہ حدیث مسلم بن انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا یا ام سلمہ کا فون کی شہ کو خدا کفایت کر گیا اور اسنے ہر احسان کیا یہ حضرت نے جب خنین کے دن فرمایا کہ حضرت نے ام سلمہ کو خنجر باندھے دیکھا پوچھا کہ یہ کیوں تو نے باندھا ہے ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ میں اس ارادے باندھا کہ اگر کوئی کا فر میرے قریب ہو تو اسکا پیٹ بھیاڑا لوں تو حضرت نے ہنس کے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے کر مے خج ہو چکی تیرے خنجر کی اب کچھ حاجت نہیں قالہ یا ام سلمہ یا اللہ قد کفی و احسن قالہ یقوہ حدیث صحیح بخاری اور مسلم بن انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یا ام سلمہ تو کیا کرتی ہے یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب ام سلمہ کو اپنا پینا جمع کرتے دیکھا حضرت انس سے روایت ہے کہ حضرت اکثر دن کو میرے گھر میں آکر سوتے تھے ایک روز حضرت نے ایک پینا بہت نکلا میری ماں یعنی ام سلمہ پینا حضرت کا پونچھ کر پونچھ کر عطر کی شیشی میں بھرے لگی حضرت جاگ پڑے اور پینا فرمائی یعنی تو کیوں پونچھتی ہے ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ میری عطر کی شیشی پر اسمین میں آپ کا پینا

۱۰۵۲

۱۰۵۳

۱۰۵۴

بعضہ الاجانہ رجحہ مساق الانوار

۱۰۵۵

۱۰۵۶

۱۰۵۷

۱۰۵۸

۱۰۵۹

۱۰۶۰

۱۰۶۱

۱۰۶۲

۱۰۶۳

۱۰۶۴

۱۰۶۵

۱۰۶۶

۱۰۶۷

۱۰۶۸

۱۰۶۹

۱۰۷۰

۱۰۷۱

۱۰۷۲

۱۰۷۳

۱۰۷۴

۱۰۷۵

۱۰۷۶

۱۰۷۷

۱۰۷۸

۱۰۷۹

۱۰۸۰

۱۰۸۱

۱۰۸۲

۱۰۸۳

۱۰۸۴

۱۰۸۵

۱۰۸۶

۱۰۸۷

۱۰۸۸

۱۰۸۹

۱۰۹۰

۱۰۹۱

۱۰۹۲

۱۰۹۳

۱۰۹۴

۱۰۹۵

۱۰۹۶

۱۰۹۷

۱۰۹۸

۱۰۹۹

۱۱۰۰

۱۱۰۱

۱۱۰۲

۱۱۰۳

۱۱۰۴

۱۱۰۵

۱۱۰۶

۱۱۰۷

۱۱۰۸

۱۱۰۹

۱۱۱۰

۱۱۱۱

۱۱۱۲

۱۱۱۳

۱۱۱۴

۱۱۱۵

۱۱۱۶

۱۱۱۷

۱۱۱۸

۱۱۱۹

۱۱۲۰

۱۱۲۱

۱۱۲۲

۱۱۲۳

۱۱۲۴

۱۱۲۵

۱۱۲۶

۱۱۲۷

۱۱۲۸

۱۱۲۹

۱۱۳۰

۱۱۳۱

۱۱۳۲

۱۱۳۳

۱۱۳۴

۱۱۳۵

۱۱۳۶

۱۱۳۷

۱۱۳۸

۱۱۳۹

۱۱۴۰

۱۱۴۱

۱۱۴۲

۱۱۴۳

۱۱۴۴

۱۱۴۵

۱۱۴۶

۱۱۴۷

۱۱۴۸

۱۱۴۹

۱۱۵۰

۱۱۵۱

۱۱۵۲

۱۱۵۳

۱۱۵۴

۱۱۵۵

۱۱۵۶

۱۱۵۷

۱۱۵۸

۱۱۵۹

۱۱۶۰

۱۱۶۱

۱۱۶۲

۱۱۶۳

۱۱۶۴

۱۱۶۵

۱۱۶۶

۱۱۶۷

۱۱۶۸

۱۱۶۹

۱۱۷۰

۱۱۷۱

۱۱۷۲

۱۱۷۳

۱۱۷۴

۱۱۷۵

۱۱۷۶

۱۱۷۷

۱۱۷۸

۱۱۷۹

۱۱۸۰

۱۱۸۱

۱۱۸۲

۱۱۸۳

۱۱۸۴

۱۱۸۵

۱۱۸۶

۱۱۸۷

۱۱۸۸

۱۱۸۹

۱۱۹۰

۱۱۹۱

۱۱۹۲

۱۱۹۳

۱۱۹۴

۱۱۹۵

۱۱۹۶

۱۱۹۷

۱۱۹۸

۱۱۹۹

۱۲۰۰

۱۲۰۱

۱۲۰۲

۱۲۰۳

۱۲۰۴

۱۲۰۵

۱۲۰۶

۱۲۰۷

۱۲۰۸

۱۲۰۹

۱۲۱۰

۱۲۱۱

۱۲۱۲

۱۲۱۳

۱۲۱۴

۱۲۱۵

۱۲۱۶

۱۲۱۷

۱۲۱۸

۱۲۱۹

۱۲۲۰

۱۲۲۱

۱۲۲۲

۱۲۲۳

۱۲۲۴

۱۲۲۵

۱۲۲۶

۱۲۲۷

۱۲۲۸

۱۲۲۹

۱۲۳۰

۱۲۳۱

۱۲۳۲

۱۲۳۳

۱۲۳۴

۱۲۳۵

۱۲۳۶

۱۲۳۷

۱۲۳۸

۱۲۳۹

۱۲۴۰

۱۲۴۱

۱۲۴۲

۱۲۴۳

۱۲۴۴

۱۲۴۵

۱۲۴۶

۱۲۴۷

۱۲۴۸

۱۲۴۹

۱۲۵۰

۱۲۵۱

۱۲۵۲

۱۲۵۳

۱۲۵۴

۱۲۵۵

۱۲۵۶

۱۲۵۷

۱۲۵۸

۱۲۵۹

۱۲۶۰

۱۲۶۱

۱۲۶۲

۱۲۶۳

۱۲۶۴

۱۲۶۵

۱۲۶۶

۱۲۶۷

۱۲۶۸

۱۲۶۹

۱۲۷۰

۱۲۷۱

۱۲۷۲

۱۲۷۳

۱۲۷۴

۱۲۷۵

۱۲۷۶

۱۲۷۷

۱۲۷۸

۱۲۷۹

۱۲۸۰

۱۲۸۱

۱۲۸۲

۱۲۸۳

۱۲۸۴

۱۲۸۵

۱۲۸۶

۱۲۸۷

۱۲۸۸

۱۲۸۹

۱۲۹۰

۱۲۹۱

۱۲۹۲

۱۲۹۳

۱۲۹۴

۱۲۹۵

۱۲۹۶

۱۲۹۷

۱۲۹۸

۱۲۹۹

۱۳۰۰

۱۳۰۱

۱۳۰۲

۱۳۰۳

۱۳۰۴

۱۳۰۵

۱۳۰۶

۱۳۰۷

۱۳۰۸

۱۳۰۹

۱۳۱۰

۱۳۱۱

۱۳۱۲

۱۳۱۳

۱۳۱۴

۱۳۱۵

۱۰۵۹ اثر ہونے کے نزدیک بھی حضرت کو جاوے کر لیا درست نہوا **وَعَالِشَةُ** یا **عَالِشَةُ** **الْأَمْرُ** اسْتَدْمَعْنِ أَنْ يَنْقُطَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ لَيَعْبَى لَيَوْمَ النَّفْخِ بِنَجَارَى اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ وہ حال نہایت سخت ہو گا کہ ان وقت پہنکی جو ایک دو سر کو دیکھے یعنی قیامت کے دن **ف** مصباح میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت میں لوگ تنگ دین تنگ پاؤں اٹھیں گے میں کہتا ہوں اللہ عورت اور ایک دو سر کو دیکھیں گے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب اپنی اپنی مصیبت میں گرفتار ہونگے حواس کہ ان ٹھکانے ہونگے کہ کوئی کسی کو دیکھے **وَعَالِشَةُ** یا **عَالِشَةُ** **الْأَمْرُ** **الْكَلْبُ** **فَالْحِشَّةُ** **سَلَامٌ** میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ تو زیادہ گو بزربان نہ وہ اس کا قصہ ہر چکا کہ یہود و نصاریٰ حضرت کو بزربان دیک بید عالمی حضرت عائشہ نے انکو اسی طرح جواب دیا اور بڑھ کے لعنت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جتنا انھوں نے کہا اس زیادہ کہیں کہ **وَعَالِشَةُ** یا **عَالِشَةُ** **مَا** **أَزَالَ** **أَحَدُ** **الْمَطْعَامِ** **الَّذِي** **أَكَلْتِ** **يَحْيَا** **فَهَذَا** **أَوَّانٌ** **وَجَدْتَ** **الْقَطَاعَ** **أَكْبَهَرِي** **مِنْ** **ذَلِكَ** **السَّيِّئَةِ** **بِنَجَارَى** اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ میں ہمیشہ اس کھانے کی تکلیف پاتا ہوں جو میں نے خیر میں کھایا تھا سو یہ وقت تو اب وہ ہے کہ مجھ کو معلوم ہو چکا اپنی جان کی رگ ٹوٹنا اسی زہر سے **ف** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے عرض الموت میں یہ حدیث فرمائی یعنی اسی کے اثر سے اب میرا انتقال ہو رہا **عَالِشَةُ** یا **عَالِشَةُ** **مَا** **أَظُنُّ** **فَلَمَّا** **وَفَلَمَّا** **أَلْفُ** **وَأَنْ** **يَقُولُ** **فَإِنْ** **وَيَقْنُنَا** **الَّذِي** **تَحْتَ** **عَنْكَ** **يَعْنِي** **تَجَلَّيْنِ** **مِنْ** **الْمَنَافِقِينَ** **بِنَجَارَى** میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ میرے گمان میں نہیں آتا کہ فلانا اور فلانا جانتے ہوں اس دین کو چسپم میں نبی دومر و منافق **ف** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں دو شخصوں کا ذکر کرتی تھی کہ اتنے میں حضرت تشریف لائے پھر ان دونوں کے حق میں یہ حدیث فرمائی یعنی نفاق کی نشانیاں انہیں ظاہر ہوتی ہیں غالباً کہ وہ اسلام کی حقیقت آگاہ نہیں حضرت گمان کہ یقین نہیں اس واسطے کہ دل کا حال خدا ہی خوب جانتا ہے **وَعَالِشَةُ** یا **عَالِشَةُ** **مَا** **كَانَ** **مَعَكُمْ** **كَهَؤُذَا** **فَإِنَّ** **الْأَنْصَارَ** **لَيَجِبُ** **عَنْ** **اللَّهِ** **بِنَجَارَى** میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ تمہارے پاس کھیل نہ تھا اس واسطے کہ انصار ایوں کو کھیل خوش معلوم ہوتا ہے **ف** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں ایک عورت کی ایک نصاریٰ مرد سے شادی کر دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ میں نے فرمایا وہ بچائے کو اور عربین کا اسے کو معلوم ہوا کہ نکاح میں دن بیانا اور کا نا حلال ہو بشرطیکہ دفین چھانچے نہوا اور آگ کا مضمون خلاف شرع نہوا **وَعَالِشَةُ** یا **عَالِشَةُ** **مَا** **كَانَ** **حَنِيئًا** **رَاسِيَةً** **قَالَتْ** **قُلْتُ** **لَا** **يَحْبُرِي** **أَوْ** **لَيَحْبُرِي** **الطَّيْفُ** **الْحَبِيرُ** **يَا** **لَيْتَ** **يَا** **رَسُولَ** **اللَّهِ** **يَا** **أَبَا** **أَنْتَ** **وَأَمِّي** **فَاخْبَرْتَهُ** **قَالَ** **فَأَنْتَ** **السَّوَادُ** **الَّذِي** **رَأَيْتَ** **أَمَامِي** **قُلْتُ** **نَعَمْ** **فَلَمْ** **يَكُنْ** **فِي** **صَدْرِي** **كَيْفَ** **أَوْ** **جَنِبِي** **ثُمَّ** **قَالَ** **أَطْنَبْتَ** **الْحَجِيفَ** **اللَّهُ** **عَلَيْكَ** **وَرَسُولُهُ** **قَالَتْ** **مَنْ** **يَا** **أَيُّكُمْ** **الْمَأْسُومُ** **يَعْلَمُ** **اللَّهُ** **قَالَ** **لَعَمْ** **قَالَ** **فَارِجُ** **بَنِي** **كَلْبٍ** **أَنَا** **حِينَ** **رَأَيْتَ** **فَمَادَانِي** **فَاخْفَاهُ** **مِنْكَ** **فَأَجَبْتَهُ** **فَاخْفَيْتَهُ** **مِنْكَ** **وَكَمْ** **سُكِّنَ** **بَيْدُ** **حُلٍّ** **عَلَيْكَ** **وَقَدْ** **وَضَعْتَ** **فِي** **بَابِكَ** **وَطْنَتُكَ** **أَنْ** **تَدْرُقْتِ** **فَكَرِهْتَ** **أَنْ** **أَوْ** **قَطَعْتَ** **وَحَشَيْتِ** **أَنْ** **تَسْتَوْحِشِي** **فَقَالَ** **إِنْ** **رَأَيْتَ** **بَعْدَكَ** **إِنْ** **رَأَيْتَ** **أَهْلَ** **الْبَقِيعِ** **فَتَسْتَعْفِفُ** **لَهُمْ** **سَلَامٌ** میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ کیا یہ اہل ہا اگر جو دم بھولی اور اپنی ہی حضرت عائشہ نے کہا کس چیز سے یعنی کوئی سبیل میں میرا ہے کا تو حضرت نے فرمایا کہ اس کا

۱۰۶۰

تخففه الاخياد وتزججه مستاءا للثمن

144

1.45

چھٹے باب میں بہت قسم کی حدیثیں ہیں اول قسم سے ہیں جسکے سر پہ لیس آیا ہے **عَلَيْهِ السَّلَامُ** لَیْسَ اَوْ کُنْ یَحْسَبُ اَنْ هَکَکَ
 بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہیں کہ جسکا حساب ہو مگر وہ بڑا ہو یا چھوٹا یا قیامت میں
 دو طرح کا حساب ہو گا ایک تو یہ کہ مرنے والے اعمال و کمالات کے واسطے جس میں کچھ گن گنو کی یہ حساب ہو یا غنا و مال کا اور دوسری طرح
 یہ کہ ان میں ہر ایک بات میں جھگڑا ہو گا یہ کا فو کا حساب ہو کہ اسکا انجام و نتائج ہو **قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَیْسَ الشَّدِيدُ بِذَلِکَ فَقَالَ**
اِنَّ الشَّدِيدَ الَّذِیْ یَمْلُکُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْقَضَاءِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
 پہلوان و دہنیں کہ جو لوگوں کو بچھا کر اسے حقیقت میں پہلوان تو وہ جو ہر شخص کے وقت اپنی جان پر قابو رکھنے یعنی باوجود غصے
 کے ایسی بجا حرکت کرے کہ آخر کو بچتا ہو **قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَیْسَ الْغَنَى عَنْ کَثْرَةِ الثَّرَکِ اِنَّ الْغَنَى عَنِ النَّفْسِ** بخاری اور
 مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ان ہر بے پرواہی سبب نیکی یا برائی سے بے پرواہی حقیقت میں نیک کی بے پرواہی ہو
فَ اَلِیْنِ غَنٰی اور تو نگراں نام نہیں جسکے پاس دنیا کی دولت اور اسباب زیادہ ہو اسواسطے کہ جتنا اسباب یا وہ آتی اہمیت زیادہ
 مصرع آتا کہ غنی ہرگز محتاج نہ ہو تو حقیقت میں غنی اور بے پرواہی کے واسطے کہ اول غنی ہر اسواسطے کہ بے نیکی
 محبت لگتی تو کچھ حاجت نہ ہو کہ تو گری بدل است نہ مال **قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَیْسَ الْمُسْکِیْنُ الَّذِیْ تُوْدُّهُ النَّاسُ وَ اَلَا تَرَ اَنَّکَ اَلْمُتَّعَمِدُ**
وَلَا اَلْمُقْتَنَانِ اِنَّ الْمُسْکِیْنَ الَّذِیْ یَتَعَفَّفُ اَوْ وُلَانْ یَسْتَعْمِلُوْنَ النَّاسَ اَلْحَافِ بِخَارِی اَوْ حِلْمِ اَلْبَیْرَةِ
 سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچا ہر محتاج و دہنیں جو کہ ایک چھوٹا سا اور دو چھوٹا سا اور ایک بڑا ہو تو کسی کی طرح دیر بھرا ہو
 حقیقت میں بچا ہر محتاج تو وہ جو حرام اور سوال سے ڈر رہتا ہو اگر تم چاہو تو اس طلب کو تر آن سے بڑھ کر لائق دینے کے ہو لوگ
 ہیں کہ باوجود محتاجی کے لوگوں سے نہیں سوال کرتے جیسے کہ کہہ دوں سیلے بچا ہر محتاج میں اس حدیث سے مسلم ہر اگر محتاج
 لوگ سوال نہیں کرتے اس کے سبب میں زیادہ تر ثواب ہو گا کہ فی فقرین سے اور اگر محتاج مقدم ہو اسے حق سے اس کے کہ خون
 گدائی کو اپنا پیشہ مقرر کر لیا ہو اگر ایک مقام پر نہ پادیشہ تو دوسرے مقام سے آگ لادیشہ اور دوسرے جگہ سے بے زبان میں خواہ
 دنیا کی غیرت سے خواہ توکل اور قناعت سے نعم عینا **اللّٰهُ یَنْصُرُ الْمُؤْمِنَ بِالْمَکَارِیْ وَ لَکِنْ اَلْوَحْشَ الَّذِیْ یُجَادِیْ بِطَلْعِ**
رَیْحَتِهِ وَ صَکَّهَا بخاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برادر ہی کا حق ادا کرنا ادا شخص میں جو ہر ماں
 کے عوض احسان کرے لیکن برادر ہی کا حق ادا کرنے والا وہ ہو کہ جب کوئی اس سے حق برادری کو توڑے تو وہ ہو کہ جو بڑے
 یعنی جو اپنے بھائی بندوں کے جو راہِ ظلم کے مقابلے میں اسے احسان کرے اسے برادر ہی کا حق اور کیا اور بھائی کے ساتھ احسان
 کے بدلے احسان کرنا دین میں جو عمدہ بات نہیں کا نرمی ایسا کرتے ہیں **قَالَ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَیْسٍ لَیْسَ بِاَحْوَجَ وَ تَکُوْنُ**
وَلَدُکَ لَا یَحْتَاجُ اِلَیْهِ خَیْرَةٌ وَ اَحَدٌ وَ لَکِنَّ اَللّٰهَ اَعْلَمُ السَّعِیْدُ خَیْرٌ اَنْ یَقِیْنَ مَحْسَرَةَ بَنِی الْحَطَّابِ رضی اللہ عنہ و کان قال
اَلْمَسْأَلَةُ حَیْثُ قَدِمْتَ مِنْ اَلْحَبَشَةِ سَبَقْنَاکَ بِالْخَیْرِ فَکُنْ اَحَقَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْکُمْ بخاری اور مسلم میں ابو
 ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر میرا حقد ان میں تم سے زیادہ اور سکوا اور اس کے ساتھ دلوں کو ایک ہمت کا تو ہے
 اور تم کو امیر جو راہِ لود و ہجرتوں کا تو اب ہر نبی عمر فاروق سے اسار سے کہا تھا جب جس شخص سے اس کی ہمت سے پہلے ہجرت کی
 حضرت کے زیادہ ہمتا ہیں بخاری نسبت و ابتداء اسلام میں انہیں طریق سے چند مقامات کے جس شخص کے ملک میں

۱۰۶۳
۱۰۶۴
۱۰۶۵
۱۰۶۶
۱۰۶۷

مختلہ الاخیار ترجمہ مشرق الانوار

جائز ہو یہ حضرت نے حضرت عائشہ سے فرمایا جب کہ حضرت عائشہ نے یہ چاہا تھا کہ یا حضرت ہم سب موت کو برا بھلا نہ کہیں یا حضرت ہم سب موت کو برا بھلا نہ کہیں
 نزدیک ہر جنت کا جزا جتنا مستحسن رہے وقت کا اعتبار ہو کہ یا خدا رحمت الہی کی بشارت سے خوشی سے ترازو اور کاغذ عذاب کے در سے گھبرا کر
 اور موت کو برا بھلا نہ کہیں حضرت نے فرمایا کہ تیرا خرچ اسی پر واجب نہیں یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے
 فرمایا جب کہ اس کے خاوند ابو عمرو بن جہش نے اس کا طلاق بائن دی تھی ف طلاق دو قسم ہو بھی اور بائن طلاق یعنی بائن عریض
 المرجر اور کاغذ عذاب کاغذ عذاب پر واجب ہر سب عالم کے نزدیک اور طلاق بائن میں عدلت کے اندر خاوند پر خرچ دنیا امام شافعی کے نزدیک واجب
 نہیں بموجب اس حدیث کے اور اگر حل ہو تو واجب ہو اور امام اعظم کے نزدیک طلاق بائن میں خاوند پر خرچ واجب ہو خواہ اولیٰ ہو خواہ ثانی
 اور یہ حدیث مخالف امام اعظم کے مذہب کی نہیں اس واسطے کہ فاطمہ کا خاوند بفرہین تھا اس نے اپنے دلیل کی معرفت جو بھیجے تھے فاطمہ نے
 جو دیے اور اس کی مالش حضرت سے کی تب حضرت نے فرمایا کہ دلیل پر پیرا خرچ واجب نہیں جو کرار کر رہی ہو اور یہ طلب نہیں کہ خاوند پر واجب
 نہیں **وَقَدْ رَوَيْتُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ بَخَارِيٍّ أَوْ سَلَمِيٍّ مِنْ جَابِرٍ رَأَى رَأْسَهُ فِي الْمَسْجِدِ** حضرت نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا خواہ مخواہ سفر میں سب
 نیک کام نہیں ف حضرت سفر میں گئے ایک شخص کو دیکھا کہ خش بین پڑا ہوا اور لوگوں نے اس پر سایہ کیا ہو حضرت نے پوچھا کہ کیا ہوا
 لوگوں نے کہا کہ ایک شخص روزہ دار ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب کسی تکلیف ہو تو سفر میں روزہ رکھنا خواہ مخواہ سفر میں سب
 علماء کا یہی مذہب ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں درست ہے لیکن اگر طاقت ہو اور نہ ہو کسی طرح تو روزہ رکھنا ہی اصل ہے
وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَزَوَّدُ مِنْ خُبْزٍ وَنَحْوِهَا فِي الْمَسْجِدِ حضرت نے فرمایا کہ وہ
 شخص ہم لوگوں سے نہیں جو غم اور مصیبت میں سر کے بال سوٹا سکے اور کپڑے پہنا سکے اور نہ کھڑکھڑا سکے اور چلا سکے
 کفر کی رسم تھی کہ جب کوئی مہرجان تو اس کے غم میں یہ کام کرے جس طرح غم و غم میں بال سوٹانے کی رسم ہے اس واسطے حضرت نے
 منع فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت میں یا غم میں جیسے عوام کی عادت ہے سوٹنا اور چلا کر دنا حرام ہے اور ایسے لوگ حضرت کے
 طریق پر نہیں اس واسطے کہ مصیبت میں یہ لازم ہے اور اس قسم کے کام مخالف صبر کے ہیں **وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَزَوَّدُ مِنْ خُبْزٍ وَنَحْوِهَا فِي الْمَسْجِدِ**
الدَّجَالُ الْأَمَكَةُ وَالْمَدِينَةُ لَيْسَ نَصَبُ مِنْ أَنْفَالِهَا إِلَّا عَلَى الْمَلِكِ صَاحِبِهَا يَخْرُسُ فِيهَا فَيَنْزِلُ السَّجْدَةَ ثُمَّ
تَوَحَّجَ الْمَدِينَةَ بِأَصْلِهَا ثَلَاثَ دَجَاجَاتٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهَا كَأَنَّهُ يَخْرُجُ إِلَى الْمَدِينَةِ حضرت نے
 فرمایا کوئی ایسا شہر نہیں جسکو دجال نہ روندیگا یعنی سب جگہ اس کا عمل نکل ہو گا سوا اس کے اور ہر جگہ کے دوسرے کے دور وازوں سے
 کوئی دروازہ ایسا نہ ہوگا جس پر شے قطار باندھے رکھائی نہ کرے ہوں گے سو دجال اترے گا مدینے کے قریب شور و زاری ہوگی اور ہرگز نہ
 پھر گائے گا مدینہ اپنے سب لوگوں کے ساتھ تین بار تو نکل جائیگا وہاں کی طرف سب کا زور منافق **وَالْبُؤْدُورُ لَيْسَ مِنْ بَرِّ**
بِأَدْنَى لَيْفِ أَيْبِهِ وَهُوَ نَعِيمٌ إِلَّا كَفَرُومِنْ أَدْنَى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَئِنْ مِتْنَا وَلَيْتُمْ مَقْعِدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ دَعَا بِجَلَا
بِالْكُفْرِ أَوْ قَالَ عَدُوَّ اللَّهِ وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِلَّا حَادَ عَلَيْهِ كَذَا قَالَ مُسْلِمٌ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ كَذِبٌ وَجَبَلٌ وَجَبَلٌ
بِالْفُسُوقِ وَكَذِبٌ مِمَّنْ بِالْكُفْرِ الْأَزْدَاتُ عَلَيْهِ إِنْ كُنْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَلِكَ بخاری اور مسلم میں اور حضرت نے روایت ہے
 کہ فرمایا کہ کوئی ایسا مرد نہیں جو اپنا باپ چھوڑے غیر کو باپ بنا لے جان بوجھ کر کہ کہ لاکھ ہو گیا اگر کوئی حلال جاسے

۱۰۸۵

۱۰۸۶

۱۰۸۷

۱۰۸۸

۱۰۸۹

تحفة الاخيار ترجمہ مشارف الافوار

اور نہیں تو اس نے کفران نعمت کیا اور جو شخص دعویٰ ملکیت کا کرے جو اس کا نہیں وہ ہماری راہ پر نہیں اور چاہیے کہ اپنا ٹھکانا اور بیخ
 کو بکھڑا دے اور جو بچا کرے کسی مرد کو تو فرسکے یا اس کو خنجر کا دھنسن کے اور حال نہ دے ایسا شخص نہیں ہو تو کہنے والے پر کھیت پڑ جائیگا سلم سے
 اس طرح روایت کی اور بخاری میں ہے یون روایت کی ہے کہ یہ عیب لگا دیا گیا کہ ایک مرد کو گناہ کیا کہ کفر کا گناہ کہنے والے پر پڑے چاہیے
 اگر وہ شخص گناہ گار اور کافر ہو گا کفار معلوم ہوا کہ ایسا نسب چھپا کر دوسرا نسب ظاہر کرنا اور گناہی چیز کو اجنبی کو گناہ سلطان کو کافر یا
 نیک کو فاسق گناہ ایسا گناہ کبیرہ جو کہ کفر کا خوف ہو اور اگر کوئی صریح کفر کی بات دیکھ کر کسی کو گناہ کہے تو درست ہے لیکن پھر بھی
 احتیاطاً ضرر ہے کہ سب اس پر اور نہ پلٹ پڑے **قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَيْسَ مِمَّا مَنَعَ صَرْفَ الْحَدِّ وَخَشْيَةَ الْحَبِيبِ وَدَعْلَةَ الْوَلَدِ**
الْمَاهِلَةِ وَفِي ذَوَائِهِ أَوْ ذُو بَخَارِي اور مسلم بن عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہماری راہ پر نہیں جو مصیبت
 میں نہ کر کوئے اور گریبان کو بچا کرے اور کفر کو لے لے اور دوسری روایت میں یون کہ جو ان تین کا ہون سے ایک کام بھی کرے وہ ہمارے طور پر
 نہیں ف کفر کے بول یعنی داویاد مصیبتا کنایا یون کہنا کہ ہمارے یہ کیا غضب ہو ایسا ظلم اور تم ہم پر ایسا کت کی بڑبائی کر کہ جلا کر فرما دینا
 سنت یہ ہے کہ مصیبت میں صبر کرے اور انا بدلتہ ذانا لیرا جھوٹا ہے یہ کفر کی زمین نگاہ خواہ اپنی مصیبت ہو خواہ نام اپنی میر لیکن دل
 میں غم نہ کرنا وہاں کہے کہ اب بکھڑا منہ نہیں خرم ابو ہریرہ کہ لیس ممان کہ یغنی بالقرآن بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
 حضرت نے فرمایا کہ ہمارے طور پر نہیں جو قرآن کو سمجھ بوجھ کے دینا سے یا اور شعر سخن سے بے پردہ انہو جادے یا یہ مطلب کہ جو قرآن کو
 خوش آوازی سے نہ پڑھے اور مردانہ انداز کی رعایت نہ کرے وہ ہماری سنت پر نہیں ف عربک دستور تھا کہ مجلسوں میں اور سرگرمی خوشنوی
 کیا کہ یہ تھکے سو فرمایا کہ قرآن کے ہرے کی کلام کی کچھ حاجت نہیں کہ ایسی فصاحت اور بلاغت بفرستے مگر نہیں اور اگر قرآن کا مطلب
 پہنچے تو دنیا کی حرص مل دور ہوتی کہ کسی بات بتائیں ایسی فصاحت اور پند نہیں تو باوجود قرآن کے جو شخص کہ اور شعر سخن سے دل لگا دے یا دنیا سے
 اس کا دل سر نہ ہو وہ حقیقت میں حضرت کی راہ سے بے نصیب ہا اور دوسرے مطلب اس حدیث کا یہ کہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنا سنت ہے
 بشرطیکہ جرت کرے اور نہ اور اگر گئی کو دخل نہ دے کہ آئینہ قرآن کی عظمت اور جلال میں خلل پڑنا ہو **قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَيْسَ مِمَّنْ**
لَيْسَ مِمَّنْ قَتَلَ الظَّالِمَ الْكَافَرَ كَانَ عَلَيْهِ ابْنُ آدَمَ الْإِثْمَ كُلُّهُ مِمَّنْ كَرِهَ رَأْيَ اللَّهِ نَسَنَ الْقَتْلَ أَوْ لَا وَيُرْوَى لِأَنَّهُ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ
الْقَتْلَ بخاری اور مسلم بن عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہیں جو ظلم سے قتل ہو مگر آدم کے
 پہلے یعنی قابیل پر اس کے خون نہ ختم ہوا تھا جو یعنی وہ بھی گناہ میں شریک ہوا تھا جو اس کے کہ اسے خون کر نیکی راہ نکالی اور دوسری روایت
 یون کہ آدم پر گناہ ہوا سے ہوتا ہے کہ اسے اول قتل کی راہ نکالی ف حضرت آدم کے بیٹے قابیل نے اپنے بھائی قابیل
 کو ناحق مار ڈالا تھا جو نیزہ کی رسم اول ہی سے نکلی تو جتنے عالم میں قیامت تک خون نہ گسٹا گا کہ ہر روز وہ گناہی طرح جو
 شخص کہ ہر رسم خلافت شرع نکالے اسکے کہنے والوں کے برابر اسکے گردن پر بھی وہاں **قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَيْسَ مِمَّنْ**
تَطْلُونِ إِيَّاهُمْ وَكَانَ لَقَمَاتٍ لِّلْإِنْبِيَاءِ يَأْتِيهِمْ لَا تَشْرِيكَ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ كُفْرٌ يَلْغِي قَالَهُ لَمَّا تَوَكَّكُمُ اللَّهُ أَلَمْ تُؤْمَرُوا أَنَّمَا
يَلْبَسُوا إِيَّاهُمْ يَطْلِمُ فَسَقَ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِهِمْ وَقَالُوا أَلَيْسَ كَذَلِكَ لِقَوْلِكَ قُلْ لَيْسَ مِنِّي مَن كَانَ يَتَّبِعُ
 کہ حضرت نے فرمایا کہ مطلب یون نہیں جیسا کہ تم کہنا کہ یہ وہ مطلب تو یون ہے جیسا کہ تم نے اپنے بیٹے سے کہا کہ
 شریک نہ کہنا مقرر شرک کرنا بڑا نام ہے یہ حضرت نے اس وقت فرمایا جب یہ آیت اتری کہ جو لوگ ایمان لا

۱۰۹

۱۰۹۱
۱۰۹۲
۱۰۹۳

تحفة الاخيار ترجمہ مشرق الانوار

ظلم کو نہ ملایا انکو تیاست میں امن آمان ہو تو یہ بات حضرت کے اصحاب پر نسبت بھاری پڑی اور انھوں نے کہا کہ ہم لوگوں میں
 کون ایسا ہو جو اپنی جان پر کچھ ظلم اور گناہ نہیں کرتا ظلم یہاں کام کا نام ہو کفر بھی بجا کام ہو تو اصحاب ظلم کے سنی عام سمجھے
 تھے اس واسطے کہ جس نے تھے کہ آدمی اگر کفر اور گناہ کیلئے سے پہنچے تو ہر ایک صغیر گناہ سے نہیں بچ سکتا حضرت نے فرمایا کہ اگر کسی میں
 ظلم سے مراد شرک ہو گناہ ہر او میں جو تم کھراتے ہو معلوم ہوا کہ قرآن اور حدیث میں بعضی جگہ لفظ تو عام ہوتی ہو اور معنی خاص نہ ہوتے
 ہیں بشرطیکہ دلیل اور قرینہ بھی موجود ہو **فصل فی فہم وکس** اس فصل میں دس حدیث ہیں جن پر لغو و بے کی لفظ ہو
 وجہاً بقرینہ **الاداء المخل** مسلم میں جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اچھا سالن ہر کہ ہر وف بصلابین دیت ہو کہ
 حضرت نے اکیس گھڑی میں روٹی کے ساتھ کھانے کو سالن مانگا لوگوں نے کہا اور کچھ جو جو نہیں سرکہ حاضر ہو حضرت نے اسکو مانگا کچھ حضرت
 اسکو کھاتے جاتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ سرکہ کیا اچھا سالن ہر سرکہ کی تعریف دو سبب سے فرمائی اول یہ کہ سرکہ کم خرچ چیز ہو
 اس کے واسطے زیادہ سامان دیکار نہیں ایک بار بنالینا مدت کو کفایت کرتا ہو تو مناعت عامہ کے حق میں خوب چیز ہو اور دوسرے یہ کہ
 بننے کے سبب اکثر بیماریاں ہوتی ہیں اور سرکہ باہم کو کاشت کر دے کر تاجر ہوت **حفظہ نعیم الرجل عبد اللہ کوکان یصلی من اللیل**
 بخاری و مسلم میں حضرت خلفہ نے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب اسد اچھا مرد ہو اگر اس کو مسجد کی نماز بھی پڑھتا **فصل فی عبد اللہ بن عمر**
 روایت ہو کہ میں نے خود اس میں لکھا کہ کچھ دو فرشتے دوزخ پر کھڑے تھے میں نے دوزخ دیکھا کہ کھانے کی پانچ تیس فرشتے تھے جسے کہا تو
 فرشتہ تو اس میں شامی ہیں حضرت نے کہا کہ حضرت نے حضرت جعفر سے روایت فرمائی روایت ہو کہ اس آیت سے عبد اللہ بن عمر
 کو بہت کم سوتے تھے معلوم ہوا کہ مسجد کی نماز کو دوزخ سے بچانے کی بڑی تاثیر ہو **عنم ابو ہریرۃ نعیم الصدقۃ اللقیۃ الصفیۃ**
محبۃ و الشاہۃ الصفیۃ فقہ و یا تاجر و روح یا شہر بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا خوب اوٹنی
 دو دو حار کیا اچھا صدقہ ہر خیرات کو اور بکری خوب دو حار کیا اچھا صدقہ ہر غیرت کو کہ صبح کو ایک کدو بھر دو دھو دے اور شام کو دوسرا بھر
 دو دھو دے **فت اوٹنی** اور بکری شیردار کا دو دھو خیرات کرنے کو اس واسطے پسند فرمایا کہ ہر روز دو بار فائدہ اٹکا حاصل ہو تو فی انہی
 اسکا ہر روز حاصل ہو **رواہ ابو ہریرۃ نعیم الاحمد نعیم و یروى لیما المکول ان یتوفى یحسن عبادۃ اللہ و صحابۃ**
سبیل نعیمۃ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کیا ابھی بات ہو ہر ایک غلام کے واسطے اور دوسری روایت
 میں یوں ہو کہ کیا ابھی بات ہو غلام کے حق میں کہ نہ بڑا دے خدا کی بندگی اور اپنے میان کی خدمت اچھی طرح کرتے ہو یہ کیا ابھی
 بات اس کے حق میں ہو **وف ما بد غلام میان** کے تابعدار کی تعریف اس واسطے فرمائی کہ اسے دو مالک کو رہنی کیا حقیقی مالک کو
 بھی اور بخاری مالک کو بھی **وعنہ عن ابن عمر بن حاتم یاسر الخطیب انت قل ومن یعص اللہ ورسولہ قالہ لرجل خطب**
عندہ فقال من یطیع اللہ ورسولہ فقد رشحہ ومن یعص اللہ ورسولہ فقد عصى مسلم میں عدی بن حاتم سے روایت ہو کہ
 حضرت نے فرمایا کہ اگر تم خطیب ہو یوں کہ کہہ دو **نا فرمائی خدا اور اس کے رسول کی کرگاہ** وہ گراہ ہوا یہ حضرت نے ان سے کہا جسے
 حضرت نے روئے و حکم طہیہ طہیہ **و ان خطیب** میں اسے کہا تھا کہ جو خدا اور اس کے رسول کی تابعداری لکھا تو اسے راہ ہائی دینے
 روئے **نا فرمائی کی گراہ** ہوا **فت اس خطیب کو بڑا اس واسطے فرمایا کہ اسے خدا اور رسول کو ایک حفظین ملا دیا تھا اسکو ادب**
سکھلا **علیہ علیہ کہ اگر قی ابو ہریرۃ یطیع الطعام طعم الوکبۃ یدعی لیلہا الاغنیاء و یلوک الفقراء**

۱۰۴۴

۱۰۴۵

۱۰۴۶

۱۰۴۷

۱۰۴۸

۱۰۴۹

وَمَنْ تَرَكَ الدِّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ نَحْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ تَرَكَ الدِّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ»

جسین الدار بلائے جاوین اور محتاج چھوڑے جاوین اور جو دعوت نہ قبول کرے اسے خدا کی اور اس کے رسول کی فرمانی کا وقت اکثر عادت یہ ہو کہ شادی کے کھانے میں دسے برادر دار مالداروں کے محتاجوں کو تین روپیہ دے دیتے ہوتے ہوتے اس کو فرمایا تو معلوم ہوا کہ اگر محتاجوں کو کچھنی دیکھے تو برائی بھی دور ہو جاوے اور دعوت نہ قبول کرے تو اس واسطے بد کہہ کہ خدا اور رسول کی رضی یہ ہو کہ مسلمانوں کی آپس میں محبت اور الفت حاصل ہے اور دعوت کرنا اور دعوت کا قبول کرنا منسوب بہ محبت زیادہ ہو نیکیا پھر جب جسے دعوت نہ قبول کی اسے محبت تو مٹی تو اسے خدا اور اس کے رسول کی رضی چھوڑی **وَالَّذِينَ يَسْتَعِزُّونَ بِالْحَبْلِ يُقَالُ لَهُمْ قُلُوبُهُمْ نَسِيَتْ آيَةً ۖ كَيْتٌ وَكَيْتٌ ۚ بَلْ هُوَ قُتَيْبٌ ۚ وَاسْتَنْذِرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَسَدٌ نَقْصِيصًا مِّنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النِّعَمِ مِمَّنْ عَقَلُوا**

بخاری اور مسلم بن عبدالمعین مسود سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میری بات ہو ہر ایک مسلمان کے حق میں کہ یوں کہ میں ایسی ایسی سے قرآن کی بھول گیا بلکہ یوں کہے کہ وہ شخص بھلا گیا اور یاد کرتے رہا کہ قرآن کو اس واسطے کہ قرآن مہون کے سینوں سے جلد نکلتا ہو ان اوتوں سے بھی زیادہ جو اپنے زانو بند رستوں سے چھوٹ بھاگیں قصاصت جہاں ہی سے چھو اچھا کا اسی طرح جب حافظ قرآن نے چند روز غفلت کی اور دور اور کرار چھوڑی قرآن بھول جاتا ہو اس واسطے کہ قرآن میں تشریبات ہیں انہی غفلت میں قلوب سے جاتا رہتا ہو لہذا حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ اس کا دور اور کرار چلی جاوے تاکہ ایسی عمدہ نعمت کہ بڑی محنت اور مشقت سے حاصل ہوتی ہو مفت نہ رہا وہ قرآن کا بھولنا گناہ کہیہ ہو اس کو اسان بات بنانے اور چھوڑنا کہ یوں کہے کہ میں قرآن کو بھول گیا اس واسطے کہ قرآن کا بھولنا گناہ ہو تو اس طرح نہ کہے کہ ہمیں بے پروا ہی نکلتی ہو اور خلاف شرع بات پر جرات ثابت ہوتی ہو **فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ تَرَكَ الدِّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ»**

اس فصل میں دس حدیثیں جتنے سرے پر بنیا اور بنیا کی لفظ ہو **بَيْنَا أَنَا وَمَنْ تَرَكَ الدِّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ** **وَالَّذِينَ يَسْتَعِزُّونَ بِالْحَبْلِ يُقَالُ لَهُمْ قُلُوبُهُمْ نَسِيَتْ آيَةً ۖ كَيْتٌ وَكَيْتٌ ۚ بَلْ هُوَ قُتَيْبٌ ۚ وَاسْتَنْذِرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَسَدٌ نَقْصِيصًا مِّنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النِّعَمِ مِمَّنْ عَقَلُوا**

وَالَّذِينَ يَسْتَعِزُّونَ بِالْحَبْلِ يُقَالُ لَهُمْ قُلُوبُهُمْ نَسِيَتْ آيَةً ۖ كَيْتٌ وَكَيْتٌ ۚ بَلْ هُوَ قُتَيْبٌ ۚ وَاسْتَنْذِرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَسَدٌ نَقْصِيصًا مِّنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النِّعَمِ مِمَّنْ عَقَلُوا

بخاری اور مسلم بن جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کہ میں چلا جاتا تھا کہ اچانک میں نے آسمان سے ایک آواز سنی تو میں نے سر کو اٹھایا تو ناگہان وہی فرشتہ جو میرے پاس ہر کے ہاتھ پر آیا تھا آسمان زمین کے درمیان کسی بیٹھا ہوا ہر سو میں اس سے کا پنا خوف کے اسے پھر میں پلٹ آیا یعنی گھر کی طرف تو میں نے کہا کہ مجھ کو کل اڑھاؤ کل اڑھاؤ سو لوگوں نے مجھ کو اڑھایا پھر خدا نے یہ آیتیں اتاریں کہ اس کو کپڑے کے جوڑے مارنے والے اٹھا اور لوگوں کو عذاب الہی سے ڈھا لہذا یہ سب کی بڑی بڑی بولائی اللہ اکبر کہے تھان پڑھ اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور پیدی کو چھوڑ دینی بہت پرستی سے منع کر دیا اول قرآن کی درست آری پھر قریب تین برس کے وحی آئی پھر ایسا اللہ کی سورت اتری تب حضرت نے کافروں سے مقابلہ اور گفتگو کرنا شروع کیا **سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ تَرَكَ الدِّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ»**

۱۱۰۲

بخاری اور مسلم بن جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میری بات ہو ہر ایک مسلمان کے حق میں کہ یوں کہ میں ایسی ایسی سے قرآن کی بھول گیا بلکہ یوں کہے کہ وہ شخص بھلا گیا اور یاد کرتے رہا کہ قرآن کو اس واسطے کہ قرآن مہون کے سینوں سے جلد نکلتا ہو ان اوتوں سے بھی زیادہ جو اپنے زانو بند رستوں سے چھوٹ بھاگیں قصاصت جہاں ہی سے چھو اچھا کا اسی طرح جب حافظ قرآن نے چند روز غفلت کی اور دور اور کرار چھوڑی قرآن بھول جاتا ہو اس واسطے کہ قرآن میں تشریبات ہیں انہی غفلت میں قلوب سے جاتا رہتا ہو لہذا حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ اس کا دور اور کرار چلی جاوے تاکہ ایسی عمدہ نعمت کہ بڑی محنت اور مشقت سے حاصل ہوتی ہو مفت نہ رہا وہ قرآن کا بھولنا گناہ کہیہ ہو اس کو اسان بات بنانے اور چھوڑنا کہ یوں کہے کہ میں قرآن کو بھول گیا اس واسطے کہ قرآن کا بھولنا گناہ ہو تو اس طرح نہ کہے کہ ہمیں بے پروا ہی نکلتی ہو اور خلاف شرع بات پر جرات ثابت ہوتی ہو

بخاری اور مسلم بن جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جس نے ہم میں سوتا تھا کہ زمین کے خزانے میرے سامنے ہوئے تھے اور ان میں سے دو نون ہاتھوں میں لٹائے گئے تو مجھ پر بہت بھاری پڑے اور انھوں نے مجھ کو بچا کر لیا

خاتمہ حضرت کو خواب میں دکھایا یعنی جو بد مذہب اس حدیث کا مطالبہ کرتے ہیں ان کا بیان کرتے ہیں کہ مراد ان مردوں سے معاذاتہ حضرت کے اصحاب ہیں سو اس حق پوشی کرتے ہیں اگلی وہی مثل کہ کسی نے کسی بھوکے سے پوچھا کہ دو اور دو کو ہوتی ہیں اتنے کہا کہ چار روٹی حضرت کے اصحاب کے بزرگی قرآن اور حدیث میں عمل اور افضل ہزاروں مقام پر تھا ظاہر ہو گمان باطل انکی جناب میں کوئی دیندار باطل نہ کرے اس واسطے کہ اصحاب تو قاتل تھے مردین کے یہ سمت تو انکی طرف کسی طرح ممکن نہیں خدا کی اراکین سید ولوں پر جو دیرہ و دانستہ حق پوشی کرتے ہیں **وَالْوَسَّعِيْنِ بَيْنَنَا اَنَا نَا اَنَا نَا نَا نَا نَا** النَّاسُ يُعْرِضُونَ عَلٰی وَعَلَيْهِمْ قُدْرَتٌ مِنْهَا مَا يَكْفِيكَ الشَّيْءُ وَمِنْهَا مَا يَكْفِيكَ دُونَ ذَلِكَ وَعَرَضَ عَلٰی عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قُدْرَتٌ يَجُوزُ قَالُوا فَمَا اُولَئِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِيْنَ بَخَارِيْ اَوْ سَلَمٌ مِنَ الْوَسَّعِيْنَ رَوَيْتُ ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سوتا تھا دیکھا میں نے لوگوں کو کہ میرے سامنے کیے گئے اور پڑھتے ہیں آمین سے بعضی گڑنا تو چھاتی تھیں سو پچا ہر اور بعضی اسکے نیچے اور عمر بن الخطاب میرے سامنے کیا گیا اور اس پر کہتا تھا کہ وہ اسکو زمین پر گھسیٹتا جانا تھا یعنی بہت لبتا تھا اصحاب نے کہا سو اپنے اسکی کیا تعبیر کی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ دین و دنیا اور کرتے میں یہ مناسبت ہر کہ جیسے کہ نابالغ کو چھپانا ہر سردی گرمی سے بچانا ہر دین بھی روح اور دل کو محفوظ رکھنا ہر اور کفر اور گناہ سے بچانا ہر اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عمر فاروق کا دین نہایت کامل تھا اور جس سے زیادہ تھا عمر ابو ہریرہ **بَيْنَنَا اَنَا نَا اَنَا نَا اَنَا نَا اَنَا نَا** فَلَمَّعَتْ مِنْهَا مَا سَاءَ اللَّهُ ثُمَّ اخَذَهَا ابْنُ اِيْمَانٍ فَمَحَا فَنَزَعَ بِهَا ذُنُوبًا اَوْ ذُنُوبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ ثُمَّ اسْتَجَالَتْ عَرَبًا فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمَّا رَعِبَ يَأْتِيَنَّ النَّاسُ يَنْزِعُ نَزْعَ عَمْرُِوْهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بَعْطَنَ بَخَارِيْ مِنْ الْوَسَّعِيْنَ رَوَيْتُ ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سوتا تھا کہ میں نے اپنے تئیں دیکھا ایک کتوئیں پر کہ اس پر ڈول پڑا ہر سو میں نے اس ڈول سے پانی کھینچا جتنا خدائے چاہا پھر اسکو ابن ابی قحافہ یعنی صدیق اکبر نے لیا سو اس سے ایک یا دو ڈول نکالے اور اسکے کھینچنے میں کچھ کشتی اور ہشتنگی تھی اور خدا اسکو معاف کر لگا پھر وہ ڈول پل ہو گیا پھر اسکو عمر بن الخطاب نے لیا سو میں نے تو اسکو بوجھ لیا عجیب غریب بڑا زور اور کسی کو نہیں دیکھا جو عمر کی طرح پانی کھینچتا ہو یہاں تک اتنے پانی کثرت سے نکالا کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو پانی سے اسودہ کر کے انکی نشنگا پر بٹھلایا ف عرب میں اونٹوں کی کثرت ہر اور معمول ہر کہ پانی پلانے کے وقت اونٹوں کو کتوئیں پر لاتے ہیں پھر سب کو خوب پانی پلا کر علیحدہ مکان پر بٹھلاتے ہیں سو ڈول کھینچنے سے مراد دین کی سرداری ہر اس حدیث میں ترقی اسلام اور صدیق اکبر اور فاروق اعظم کی خلافت کا اشارہ ہر یعنی حضرت کے بعد صدیق خلیفہ ہونگے اور ایک دو ڈول انکی سے نکالیں گے یعنی خلافت کی مدت کم ہوگی انکے وقت میں اسلام عالم میں خوب بین پھیلے گا چنانچہ صدیق کل دوبرس خلیفہ رہے اس مدت میں سیکہ کذاب اور مردوں کو مار کے عوب کا اسلام مقبوض کر کے شام کا کچھ ملک فتح کیا تھا کہ انکا استغفار ہوا پھر عمر فاروق خلیفہ ہوئے دس برس خلیفہ رہے انکے وقت میں عالم میں خوب سلام ظاہر ہو گیا ملک شام اور مصر اور ایران اور عراق اور اکثر روم فتح ہوا چار ہزار بڑے بڑے شہر مع پرگنائت فتح ہوئے اور چار ہزار جامع مسجد طیار ہوئیں اور چار ہزار تہجانے توڑے گئے

۱۱۰۵

۱۱۰۶

فقہیت عمر فاروق

تختہ الامجاد ترجمہ مستند الزما

فقہیت صدیق خلافت الشان

خزانے مسلمانوں میں تقسیم ہونے لوگ اسودہ اور غنی ہو گئے جو حضرت کے بعد دنا تھا سو خدا نے حضرت کو **وَالْوَسَّعِيْنَ بَيْنَنَا اَنَا نَا اَنَا نَا اَنَا نَا اَنَا نَا** فِي الْجَنَّةِ فَاَنَا اَنَا اَنَا تَتَوَصَّأُ اِلٰی جَانِبِ قَصْرِ فَقُلْتُ بَلٰنَ

ميريه لوگ اور میں کھاؤں اور ایک تہائی اسی بلخ کی مرستہ میں پٹ کر خچ کر وٹا کھاتا اس جہت سے معلوم ہوا کہ مرغان
سے تہائی مال خد کی راہ میں خچ کر رہتا ہے اور معلوم ہوا کہ فرشتے میں سے کو جو جب حکم الہی کے برساتے ہیں اور حکم اہم انشان
کے ساتھ ہوتا ہے کہ فلاں جگہ فلاں کیفیت اور بلخ میں بانی برساتا اسی طرح سب کے حکم کے ساتھ فرشتے کرتے ہیں
تو سامان کو لازم ہو کر جو فرشتہ اس کے ساتھ خواہ جان کی خواہ مال کی تو اپنے رب کی شکر گزار رہ کر اس کے انتظامی بنیائے اپنے
حق میں داد الہی سے یہ کہ ابن صغصغہ بیدار انا فی النجوم ورتبما قال فی النجوم فصطحما اذ انا فی این فقد
قال وسمعتہ یقول مشق ما بین ہذا الی ہذا فاستخیرہ قلبی ثم انیت بطست من ذهب فمادیرایہا
فغسل قلبی ثم شئی ثم اعید ثم ایدت ید ابیہ دون البغلی وقون الحما وایض یعن خطوہ عند انظر فیہ
فجلت علیہ فانطلق فی جبریل حتی ائی السماء الدنیا فاستقیہ قلب من ہذا قال جبریل فیل ومن معک
قال محمد فیل وقد ارسل الیہ قال نعم قال مرحبا بہ فذبحہ المیثم جاء ففہم فلم اخلصت فاذا فیہ ادم فقال
ہذا ابو ادم فسلم علیہ وسلم علیہ فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن البیہ والیہ الصالح ثم صعد فی حقہ
الی السماء الثانیہ فاستقیہ قلب من ہذا قال جبریل فیل ومن معک قال محمد فیل وقد ارسل الیہ قال نعم
فیل مرحبا بہ فذبحہ المیثم جاء ففہم فلم اخلصت اذ ابیعی وعیسیٰ واما ابنا خالہ قال ہذا ابیعی وعیسیٰ فسلم
علیہما فسلمت فردا ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح ثم صعد فی حقہ الی السماء الثالثہ فاستقیہ
قلب من ہذا قال جبریل فیل ومن معک قال محمد فیل وقد ارسل الیہ قال نعم فیل مرحبا بہ فذبحہ المیثم
جاء ففہم فلم اخلصت اذ ایوسف قال ہذا یوسف فسلم علیہ وسلم علیہ فردا ثم صعد فی حقہ الی السماء
الرابعہ والنبی الصالح ثم صعد فی حقہ الی السماء الرابعہ فاستقیہ قلب من ہذا قال جبریل فیل ومن
معک قال محمد فیل وقد ارسل الیہ قال نعم فیل مرحبا بہ فذبحہ المیثم جاء ففہم فلم اخلصت فاذا ارسل قال
ہذا ارسل فسلم علیہ وسلم علیہ فردا ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح ثم صعد فی حقہ الی
السماء الخامسہ فاستقیہ قلب من ہذا قال جبریل فیل ومن معک قال محمد فیل وقد ارسل الیہ قال
نعم فیل مرحبا بہ فذبحہ المیثم جاء ففہم فلم اخلصت فاذا ہارون قال ہذا ہارون فسلم علیہ وسلم علیہ فردا
ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح ثم صعد فی حقہ الی السماء السادسہ فاستقیہ قلب من ہذا قال
جبریل فیل ومن معک قال محمد فیل وقد ارسل الیہ قال نعم فیل مرحبا بہ فذبحہ المیثم جاء ففہم فلم اخلصت
فاذا موسیٰ قال ہذا موسیٰ فسلم علیہ وسلم علیہ فردا ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح فلم اخلص
تجاوزت بکی فقیل لہ ما یبکیک قال ابکی لان علا ما بعث بعدی یدخل الجنۃ من امیہ الذرۃ من یدخل
من امیہ ثم یبعد فی الی السماء السابعہ فاستقیہ قلب من ہذا قال جبریل فیل ومن معک قال محمد
فیل وقد بعث الیہ قال نعم فیل مرحبا بہ فذبحہ المیثم جاء ففہم فلم اخلصت فاذا ابراہیم قال ہذا ابراہیم
فسلم علیہ وسلم علیہ فردا ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح ثم صعد فی حقہ الی السماء الثامنہ

تکلیف الایمان ترجمہ مسائل فی الایمان

سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى فَإِذَا انْبَقَعَ مِثْلُ لَيْلٍ إِذَا دُرَّتْهَا مِثْلُ إِذَا ابْنُ الْفَيْلَةِ قَالَ هَذِهِ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى وَإِذَا
 أَرَبَعَةُ أَلْفٍ وَتَمَّ هَرَانِ طَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ فَقُلْتُ مَا هَذَانِ يَا جَبْرِئِيلُ قَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَهَرَانِ
 فِي الْمَجْنَةِ وَأَمَّا الطَّاهِرَانِ فَالْقَيْلُ وَالْقَرْنُ تَوَسَّعَ لِي الْبَيْتُ الْمُحَمَّوْرُ تَوَاقَيْتُ بِأَنَاءٍ مِنْ حَرٍّ وَأَنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ
 وَأَنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهِ سَاوَأَمَّتْكَ تَوَفَّرْتُ عَلَى الصَّلَاةِ حَسْبَيْنِ
 صَلَاةُ كُلِّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَدْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ بِمَا أَمَرْتُ قُلْتُ أَمَرْتُ بِحَسْبَيْنِ صَلَاةُ كُلِّ يَوْمٍ قَالَ إِنْ
 أَمَّتْكَ لَا تَسْتَطِيعَ حَسْبَيْنِ صَلَاةُ كُلِّ يَوْمٍ وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَاجَلْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ
 أَشَدَّ الْمَآلِجَةِ فَأَجِمْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأَمَّتْكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ
 فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلُهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ
 مِثْلُهُ فَرَجَعْتُ فَأَمَرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلِّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلُهُ فَرَجَعْتُ فَأَمَرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ
 كُلِّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ بِمَا أَمَرْتُ قُلْتُ أَمَرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلِّ يَوْمٍ قَالَ إِنْ أَمَّتْكَ لَا تَسْتَطِيعَ
 حَسْبِ صَلَوَاتٍ كُلِّ يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَاجَلْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمَآلِجَةِ فَأَجِمْ إِلَى رَبِّكَ
 فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأَمَّتْكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ وَلَكِنْ أَرْضَى وَأَسْكِرُ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَى مُنَادٍ
 أَمَّصِيْتُ فَرَيْضَتِي وَخَفَفْتُ عَنْ عِبَادِي حَتَّى حَلَيْتُ الْمَرْجُوحَ مُنْقِصًا عَلَيْهِ الْكَلْبُ تَبَعْتُ فِيهِ سِيَاقَ الْبَحَارِيِّ
 بخاری اور سلم بن مالک بن حنفیہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں جہلم میں اور کبھی حضرت نے یوں فرمایا کہ
 میں حجرین لیٹا تھا کہ ناگاہ ایک آنے والا آیا یعنی جبریل سوائے پھاڑا راوی نے کہا کہ میں نے حضرت سے سنا فرماتے تھے
 سوائے حیرادریان بن یمان سے یہاں تک یعنی سینے کے نیچے سے ناف تک پھر میرادل کا لاکھ میرے آگے سونے کا طشت
 ایمان سے بھرا ہوا لایا گیا سو میرادل دھوایا گیا بعد اُنکے پھر وہیں رکھا گیا پھر میرے آگے جانور کیا گیا یعنی براق کہ خرچے سے
 نیچا اور گدھے سے اونچا تھا مد نظر پر اپنا قدم ڈالتا تھا سوائے میں سوار کیا گیا پھر تو لیچلا جھکو جبریل جہان تک کہ پہلے آسمان
 پاس پہنچا تو جبریل نے چاہا کہ آسمان کا دروازہ کھلے جو کیدار فرشتوں نے کہا کہ یہ کون ہے جبریل نے کہا کہ میں جبریل ہوں کون
 کون میرے ساتھ ہے جبریل نے کہا محمد ہے کہا کیا بلا گیا ہے جبریل نے کہا ہاں کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھا آنا آیا تو دروازہ کھولا گیا
 سو میں جبریل داخل ہوا تو ناگاہ دیکھتا ہوں کہ وہاں حضرت آدم میں سو جبریل نے کہا کہ یہ تیرا باپ آدم ہے سو اُسکو سلام کر تو میں
 اُسکو سلام کیا اُسے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک خیمہ آیا پھر جبریل جھکو لے کر چلا گیا کہ وہاں آسمان کو
 پہنچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے جو کیدار فرشتوں نے کہا یہ کون ہے جبریل نے کہا کہ میں جبریل ہوں کہا اور میرے ساتھ کون ہے جبریل
 کہا محمد ہے کہا کیا بلا گیا ہے جبریل نے کہا ہاں کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھا آنا آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو میں جبریل داخل ہوا تو ناگاہ
 وہاں عیسیٰ اور عیسیٰ کو دیکھا اور دوسے دونوں خالاتی بھائی میں جبریل نے کہا یہ عیسیٰ ہیں سو اُسکو سلام کر تو میں اُسکو سلام
 کیا سو اُسکو سلام کا جواب دیا پھر دونوں نے کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک خیمہ آیا پھر جبریل جھکو لے کر آسمان کے چڑھا
 سو چاہا کہ دروازہ کھلے جو کیدار فرشتوں نے کہا یہ کون ہے جبریل نے کہا کہ میں جبریل ہوں کہا کہ میرے ساتھ کون ہے جبریل نے کہا

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰

تحفة الاخيار ترجمہ مشارق الانوار

تھو کہ کیا بتایا گیا ہے جبریل نے کہا کہ ان کا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب میں داخل ہوا تو ناگاہ وہاں
 دوستانہ تھے جبریل نے کہا یہ سو اسکو سلام کر تو میں نے اسکو سلام کیا تو اسنے مجھکو سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک
 بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبریل مجھوئے چڑھا یہاں تک کہ چوتھے آسمان کو پہنچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے جو کیداروں نے کہا یہ کون
 ہے جبریل نے کہا میں ہوں جبریل کہا اور تیرے ساتھ کون ہے جبریل نے کہا محمدؐ کو کہا گیا بلایا گیا ہے جبریل نے کہا ہاں کہا خوب ہی
 آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب میں داخل ہوا تو ناگاہ وہاں اور میں تھے جبریل نے کہا یہ سو اسکو سلام کر تو میں نے اسکو سلام
 کیا اسنے جواب دیا پھر کہا کیا خوب نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر مجھکو جبریل نے چڑھا یہاں تک کہ باچرخین آسمان کو پہنچا سو چاہا کہ
 دروازہ کھلے جو کیداروں نے کہا یہ کون ہے جبریل نے کہا میں ہوں جبریل کہا اور تیرے ساتھ کون ہے جبریل نے کہا محمدؐ کو کہا گیا
 بلایا گیا ہے جبریل نے کہا ہاں کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب میں داخل ہوا تو ناگاہ وہاں اور میں تھے جبریل نے کہا یہ ہاں
 یہ سو اسکو سلام کر تو میں نے اسکو سلام کیا اسنے جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر مجھکو جبریل نے چڑھا یہاں تک
 کہ چھٹے آسمان کو پہنچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے جو کیداروں نے کہا یہ کون ہے جبریل نے کہا میں ہوں جبریل کہا اور تیرے ساتھ کون
 ہے جبریل نے کہا محمدؐ کو کہا گیا بلایا گیا ہے جبریل نے کہا ہاں کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب میں داخل ہوا تو ناگاہ وہاں
 موسیٰؑ بھی جبریل نے کہا یہ موسیٰؑ یہ سو اسکو سلام کر تو میں نے اسکو سلام کیا سو اسنے جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک
 پیغمبر آیا پھر جب میں وہاں سے ہٹا تو موسیٰؑ رو کیا کسی نے کہا اے موسیٰؑ تیرے روئے کا کیا سبب ہے موسیٰؑ نے کہا میں روتا ہوں
 اسواسطے کہ ایک لڑکا میرے بعد پیغمبر ہوا اسکی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ بہشت میں جاوے گئے پھر جبریل مجھوئے چڑھا ساتویں
 آسمان تک سو جبریل نے چاہا کہ دروازہ کھلے جو کیداروں نے کہا یہ کون ہے جبریل نے کہا میں ہوں جبریل کہا اور تیرے ساتھ
 کون ہے جبریل نے کہا محمدؐ کو کہا گیا بلایا گیا ہے جبریل نے کہا ہاں کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب میں داخل ہوا تو
 ناگاہ وہاں ابراہیمؑ بھی جبریل نے کہا یہ ابراہیمؑ یہ سو اسکو سلام کر تو میں نے اسکو سلام کیا سو اسنے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا
 اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا پھر وہاں سے سدرۃ المنتہیٰ یعنی پتھر کے کابیری کا درخت بلند نمود ہوا تو ناگاہ اُسکے برہیسے جبرکے
 شکے اور اُسکے پتے جیسے ہاتھیوں کے کان جبریل نے کہا یہی سدرۃ المنتہیٰ ہے اور ناگاہ وہاں چار نہرین تھیں دو نہرین کھلی
 اور دو جھپی تو میں نے کہا اے جبریل یہ کیا ہیں جبریل نے کہا جھپی ہوئی دو نہرین تو بہشت کی نہرین ہیں اور کھلی نہرین تو
 نیل اور فرات ہیں پھر مجھکو بیت المعمور نمود ہوا یعنی فرشتوں کا کعبہ جو ہر مہر و فرشتوں سے بھرا رہتا ہے پھر ایک نہرین شراب سے بھرا اور
 ایک دودھ سے اور ایک شہد سے میرے سامنے کیا گیا تو میں نے دودھ کو لیا سو جبریل نے کہا یہ دودھ پیدائشی دین اسلام کی صورت
 ہے جس دین پر تو اور تیری امت ہے پھر میرے اور نماز فرض ہوئی ہر ایک دن تین بچاس وقت کی پھر میں وہاں سے پلٹ آیا
 سو موسیٰؑ کے پاس ہو کر نکلا تو موسیٰؑ نے کہا کیا تجھکو حکم ہوا میں نے کہا مجھکو ہر روز بچاس نماز کا حکم ہوا موسیٰؑ نے کہا مقرر تیری
 امت سے ہر روز بچاس وقت کی نماز ہو سکیگی اور اللہ خدا کی قسم میں آرا چکا ہوں لوگوں کو تجھ سے پہلے اور میں علاج کر چکا ہوں
 قوم نبی اسرائیل کا شہادت تیرے سے سوا پیدائیا ہے رب پاس سو اسنے سے آسانی مانگ اپنی امت کے واسطے تو میں پھر اسو
 خدا کے پہرے اور پے میں آتے کی نماز اتاری البتہ میں موسیٰؑ پاس پھر آیا تو موسیٰؑ نے اسی طرح یعنی دل باری طسح

چالیس نماز سے بھی کم کرانے کو کہا پھر من خدا کی طرف پلٹ گیا تو خدا نے میرے اوپر سے اور دس نمازین اتارا پھر تین سو سی پاس آیا پھر موسیٰ نے اسی طرح کہا پھر من لوٹ گیا پھر میرے اوپر سے خدا نے دس نماز کو اتارا پھر تین سو سی پاس گیا پھر موسیٰ نے اسی طرح کہا پھر من پلٹ گیا سو چکو ہر روز دس نماز کا حکم ہوا پھر من موسیٰ پاس گیا پھر موسیٰ نے اسی طرح کہا پھر من پلٹ گیا تو چکو ہر روز پانچ نمازوں کا حکم ہوا سو تین پاس پھر آنا تو موسیٰ نے کہا کیا تجھ کو حکم ہوا سو تین کہا چکو ہر روز پانچ نمازوں کا حکم ہوا تو موسیٰ نے کہا مقرر تیری امت سے ہر روز پانچ نمازین بھی نہو کیسگی اور التبتہ میں لوگوں کو تجھے پہلے آزمایا چکا ہوں اور نبی اسرائیل کا علاج کر چکا ہوں نہایت تدبیر سے سو پھر چاہئے رب پاس وراہی امت کے لیے آسانی مانگا حضرت نے فرمایا کہ سوال کرنا کیا میں اپنے رب سے یہ مانگ کہ میں شر گیا یعنی ایسا عرض نہیں کر سکتا و لیکن اب تو راضی ہوں مٹنے لیتا ہوں پھر تین سو سی کے پاس سے بڑھا تو پکارنے والے نے پکارا کہ میں نے جاری کیا اور منسوب کر لیا اپنی فرض نماز کو اور پوچھ اٹا رکالا اپنے بندوں کے اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ معراج کی حدیث متفق علیہ ہے یعنی بخاری اور مسلم دونوں میں آئی ہے لیکن میں نے اس میں بخاری کی روایت کی پیروی کی ہر ف جلیل اور جرائس مکان کا نام ہے کہ جب حضرت ابراہیم نے کعبہ بنایا تھا تو کعبہ میں داخل تھا جب قریش نے حضرت کی نبوت کے پہلے کعبہ بنایا تو اس چند گز مکان کو کعبہ سے اتر کی طرف علیحدہ کر دیا کعبہ کا تابعدار اسی طرف سے اس حدیث کے معلوم ہوا کہ حضرت معراج کے وقت حطیم میں تھے اور بخاری مسلم کی دو روایت یوں ہے کہ اس وقت حضرت اپنے گھر میں تھے تو مطلب یہ کہ اول حضرت گھر میں تھے پھر جبل حضرت کو حطیم میں لے گئے پھر وہاں سے معراج کو چلے تو کبھی حضرت نے گھر کا ذکر کیا اور کبھی حطیم کا دونوں درست ہیں اور بھی روایت میں اتھانی کا گھر نہ کر اور اجمالی علی الرضیٰ کی ہیں کا نام ہے حضرت کا اور انکا ملا ہوا گویا ایک ہی گھر تھا اور حجر بن ایک مکان پر وہاں کے ٹھکے بڑے بڑے ہوتے ہیں اور حضرت کا دوبارہ یہ ہے کہ دل صاف ہوا ایک بار تو لڑکپن میں تاکھیل کود کی ہوس ہو دوسری بار معراج کے وقت تاجوانی کی ہوس روز نہ کرے اور دل میں ایسی کامل صفائی ہو کہ دربار الہی کی لیاقت اعلیٰ رتبہ کی حاصل ہوئے اور حضرت موسیٰ کا رونا مغازا اللہ جسند کے سبب تھا اس خط کہ غیر لوگ جسد وغیرہ سے پاک ہیں بلکہ انکو اپنی اہمیت پر افسوس آیا کہ میں نہ تک اُن میں سمجھا تا رہا اور بہت معجزات دکھائے یہ لوگ ایمان کم لائے تو بہشت میں بھی کم جاویں گے اور محمد کی تھوڑی عمر میں بیشمار لوگ ایمان لائے اور قیامت تک لاتے جاویں گے تو بہشت میں میری امت سے زیادہ تر داخل ہوں گے اور اگر معاذ اللہ جسند ہوتا تو بار بار حضرت کے لکیر بچاس نماز کو پانچ نماز تک لکیر لکیر کر دیتے اور حضرت موسیٰ نے ہمارے حضرت کو لڑکا حثارت سے نشان مارا بلکہ بڑی عرواے جوان کو لڑکا کہتے ہیں بلکہ اس میں حضرت کی گویا توفیق کی کہ باوجود کم عمری کے ایسا بلند مرتبہ یہ پھر کہا کیا اچھا نیکم افضل ہر گئے اور یہ خوف مایا کی نسل اور ذات سدرۃ المنتہی کے نیچے سے نگین ہیں یعنی اگر انکو علی جوکیدار فرشتوں نے کمایہ کو شبہ دیجئے تو نسل اور ذات ان نہروں کا نمونہ ہیں یا حقیقتہً جو بہت نسل اور ذات کی مدد ہی جبرئیل نے کہا ہاں کہا خوب ہی آیا سو کہ یہ نظر آوے وادید اعلم اور صحیح مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ اول حضرت کے سے مسجد اقصیٰ کو دیکھا اور دسے دونوں خالاقی بھائی میں دور کھت نماز پڑھنے آسمان پر چڑھے اور بیت المعمور میں جو ساتویں آسمان پر ہے وہاں سے معراج کا جواب دیا پھر دونوں نے کہا میں پھر کبھی دوبارہ نہیں پلٹ آئے ہیں اور بیت المعمور پر چند ساتویں آسمان پر ہے سو چاہا کہ دروازہ کھلے جوکیدار فرشتوں نے سید صاحب اسی طرح کا عبادت خانہ ہوا کہ کبھی اسی کے نیچے یا بالقرض اگر وہاں سے پھر کرے

خلفۃ الرضیاء ترجمہ مساریق الانوار

اپنے نیک کامزن کو جو خدا کے واسطے کیے ہوں سودا مالگو انکے وسیلے سے شاید کہ خدا اس پتھر کو تجارے اوپر سے کھول دیوے تو زمین سے ایک لے کہا کہ الہی ماجرا تو یہ ہے کہ میرے مان باب بڑھے تھے بڑی عمر والے اور میری جوداد میرے چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے کہ میں انکے واسطے بھیڑ لکھیاں چرایا کرتا تھا پھر جب میں شام کے قریب چراتا تھا تو انکا دودھ دوہتا تھا سوا دل اپنے مان باب سے شروع کرتا تھا تو انکو اپنے لڑکوں سے پہلے پلاتا تھا اور التبتہ الیکدن مجھ کو درخت نے دور ڈالائی جارا بہت دور ملا سو میں گھڑن نہ آیا سنا تک کہ مجھ کو شام ہو گئی تو میں نے مان باب کو سوتا پایا پھر میں نے دودھ دوہا جس طرح دوہا کرتا تھا تو میں دودھ لایا سو میں مان باب کے سر پاس کھڑا ہوا مجھ کو انکا کہ میں انکو نیند سے جگاؤں اور پراگٹا کہ ان سے پہلے لڑکوں کو پلاؤں اور لڑکے مجھ کو کھ کے مارے شور کرتے تھے میرے دو لون پیردن کے پاس سواری طرح برابر اور انکا حال ہر صبح تک یعنی میں انکے انتظار میں دودھ لیے رات بھر کھڑا ہوا اور لڑکے روتے چلاتے رہے نہ میں بیاد لڑکوں کو پلا یا سوا الہی اگر تو جانتا ہو کہ ایسی محنت اور مشقت تیری رضامندی کے واسطے میں کی تھی تو اس پتھر سے ایک روزن کھیل دے کہ ہم اس سے آسمان کو دیکھیں سو خدا نے اس سے ایک موزن کھول دیا تو اس سے انھوں نے آسمان کو دیکھا اور دوسرے کہا الہی التبتہ ماجرا یہ ہے کہ میرے ایک چچا کی بیٹی تھی کہ میں اسکو چاہتا تھا جیسے نہایت محبت مرد عورتوں سے رکھتے ہیں یعنی میں اسکا کمال عاشق تھا سوا اسکی طرف مائل ہو کر میں نے اسکی ذات کو چاہا یعنی حرام کاری کا ارادہ کیا سوا نے نہ مانیا نہ شک نہ سوا شرفیان میں اسکو دو دن یعنی سوا شرفیان پر راضی ہوئی سو میں نے محنت اور کوشش یہاں تک کی کہ سوا شرفیان جمع کیں سو میں انکو انکے پاس لایا پھر جب میں انکے دونوں پیروں کے اندر راق ہوا نے کہا ای خدا کے بندے ڈر خدا سے اور مٹو نہ توڑ مگر جس طرح کہ اسکا حق ہو یعنی بدون نکاح شرعی کے ادا لہ کبارت نکر تو میں اٹھ کھڑا ہوا اسکا اوپر سے سوا الہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ مدت کی دلی آرزو تیری رضامندی کے واسطے ترک کی ہو تو کھول دے ہمارے واسطے اس پتھر سے ایک موزن تو خدا نے انکے واسطے کھول دیا اور میرے آدمی نے کہا کہ الہی میں نے ایک نود و پھر پایا تھا اس برتن بھر مزدوری چیمیں سولہ رطل چاؤل سماؤں تو جب وہ اپنا کام کر چکا اٹنے کا میرا حق دے سوا اسکا حق میں نے اسکے آگے کیا سوا اسکو چھڑ گیا اور اسکی طرف سے سمجھ بڑا تو ہمیشہ میں اسکو توتا رہا یہاں تک برکت ہوئی کہ اس مال کا بے پل اور غلام انکے جانے والے حج ہو گئے پھر وہ مزدور میرے پاس آیا سو کہنے لگا کہ خدا سے ڈر اور میرا حق لیکر مجھے ظلم نہ کریں نے کہا جا ان کا بے بیلون اور انکے چرانے والوں کی طرف سوا انکو لے تو اٹنے کا خدا سے ڈر مجھے مسخر اپن نکر سو میں نے کہا میں تجھے کٹائی نہیں کرتا نے ان کا بے بیلون اور انکے چرانے والوں کو یعنی یہ سچ حج تیرا ہی مال ہو سونے لیا اور اپنا سبیل لیکر چلا گیا سوا الہی اگر تو جانتا ہو کہ میں نے یہ امانت داری تیری رضامندی کے واسطے کی تھی تو کھول دے جتنا باقی رہا سو خدا نے باقی رہے پتھر کو کھول دیا اس حدیث میں بہت کام کام کے فائدے ہیں اول یہ کہ سخت مصیبت اور نہایت بلا میں جسکی کوئی تدبیر نہ ہو سکے تو اپنے خالص اعمال کو خلاصی کا وسیلہ بنا کر حق تعالیٰ اسکو نجات دے گا دوسرے یہ کہ مان باب کا حق اپنی جان اور جود اور لڑکوں کے حق پر مقدم ہو اور عہد دیکھوں میں داخل ہر تیسرے یہ کہ قادر ہو کہ گناہ سے بچنا اور صرف خدا کے خوف سے شہوت کو دباننا اور خواہش نفسانی کو مٹانا بڑے کمال کی بات ہو اور خدا کو نہایت پسند ہو جسے یہ کہ حق والوں کا حق ادا کرنا خدا سے الہی کا عہدہ وسیلہ ہو یا تجویز یہ کہ جو مالک کے بدون اجازت اسکا کالج ہو دے

III

تو اس کے حاصلات کا مالک ہی مالک ہو اور ابوہریرہؓ بیکتا رجل یتسوف بقرۃ قد حمل علیہا التفتت الیہ البقرۃ فقال
 ان لم اخلق لہذا واللہ انما خلقت للحرف فقال الناس سبحان اللہ بقرۃ تکلم فقال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فان اومین بہ انا والابوبکر وعمر ویکما راے فی غنیمۃ عدا علیہ الذئب فاخذ منہا
 شاء فطلبہ الراعی حتی استنفذ ما منہ فالتفت الیہ الذئب فقال لہ من لہ ما یومر السبع لیس
 لہا یلع غدیري فقال الناس سبحان اللہ ذئب یتکلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان اومین بہ انا والابوبکر وعمر
 ویکما راے بخاری اور مسلمین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کیا کہ
 مرد بیل کو ہانکنا تھا اس پر بوجھ لاوے ہوئے بیل نے اس کی طرف دیکھا سو کہا کہ میں اس بوجھ لا دینے کے واسطے نہیں پیدا ہوا
 میں تو حکمت کے واسطے پیدا ہوا ہوں تو لوگوں نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بیل بھی بولتا ہے تو حضرت نے فرمایا کہ بیشبہ میں
 اس بات کو صحیح جانتا ہوں اور ابو بکرؓ اور عمرؓ صحیح جانتے ہیں اور جس حالت میں کہ کوئی چرانے والا اپنی بھیڑ بکریوں میں تھا تو اس پر
 ایک بھیڑ بادوڑتا تو ان میں سے ایک بکری نے کہا تو اس کی تلاش میں رہا چرانے والا یہاں تک کہ اس کو بھیڑیے سے چھڑالایا تو
 بھیڑیے نے اس کی طرف دیکھا سو کہا کون بھیڑ بکری کو قیامت میں بچا دیکھا جس دن اس کا کوئی چرانے والا میرے سوا نہ ہوگا
 تو لوگوں نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بھیڑ یا بھی کلام کرتا ہے تو حضرت نے فرمایا میں اس بات کو مقرر جانتا ہوں اور ابو بکرؓ اور عمرؓ جانتے ہیں
 اور حال آنکہ ابو بکرؓ اور عمرؓ وہ تھے یہ قول راوی کا ہے یعنی ابو بکرؓ اور عمرؓ وہاں نہ تھے یعنی جس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی
 تھی ابو بکرؓ اور عمرؓ اس مجلس میں نہیں تھے یا کہ یہ قول حضرت کا ہے یعنی باوجودیکہ بیل اور بھیڑیے کے وقت کلام دو ان شخص موجود تھے
 مگر ان کو اسکا یقین نہ تھا یعنی بیل اور بھیڑیے کو کلام کی طاقت دینا خدا کی قدرت سے کچھ عجیب نہیں اس حدیث سے صدیق اور فاروق کی
 بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنے ایمان کے ساتھ ان کے ایمان کو ملا یا بعد اس کے اصحاب حاضرین نے کہا کہ ہم بھی ایمان
 لائے جس کا حضرت ایمان لائے ابوہریرہؓ بیکتا رجل یتسوف بقرۃ قد حمل علیہ التفتت الیہ البقرۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان اومین بہ انا والابوبکر وعمر ویکما راے بخاری اور مسلمین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ ایک مرد چلا جاتا تھا راہ میں ہو
 اس کے کانٹے کی شاخ راہ پر پائی پھر راہ سے اٹھے اس کو علیحدہ کر دیا تو خدا نے اس کی قدر دانی کی سو اس کو بخش دیا ف معلوم ہوا کہ بندگان
 خدا کو راحت رسانی خدا کو نہایت پسند ہے اور ثابت ہوا کہ ادنیٰ نیکی کام بھی اگر خالص نیت سے ہو تو گناہے مغفرت کا سبب ہے
 ابوہریرہؓ بیکتا رجل یتسوف بقرۃ قد حمل علیہ التفتت الیہ البقرۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان اومین بہ انا والابوبکر وعمر ویکما راے بخاری اور مسلمین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ ایک مرد اپنے بالوں کو گنگھی کیے ہوئے پوشاک پہنے اپنے
 بدن کی سجاوٹ دیکھ دیکھ جھولتا ہوا چلا جاتا ہے کہ ناگاہ خدا نے اس کو زمین میں دھنسا دیا سو وہ قیامت تک میں گے اندر ٹکرین
 کھاتا ہوا دھنسا چلا جاتا ہے ہر چند ستھری پوشاک پہنا بالوں میں گنگھی کرنا درست ہے بلکہ سنت ہے لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب
 آدمی کو اپنی آرائش سے گھمٹا آیا اور اسے آلودہ رکھینا تو مقرر غصہ کسی میں گرفتار ہوا خواہ دنیا میں جیسا کہ اس شخص بگڑا
 خواہ آخرت میں اسی واسطے اکثر اہل تقویٰ نے عمدہ لباس سنیں پہنا اور اپنی اولاد کو بھی یہ عادت نہ ڈالنے دی کیونکہ اہل زمانہ
 نہیں کہ آدمی عمدہ پوشاک پہنے اور بالوں میں گنگھی کیا کرے اور پھر اپنی بغلیں جھانکے الکی حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ شخص صرف

راہ کے کاٹے پھینکے سے بچنا گیا اور یہ شخص فقط اگر چلنے اور گھٹنہ کرنے سے زمین میں دھنسا یا گیا تو ان حدیثوں سے ایک
 عمدہ قاعدہ ہاتھ لگا کہ نیک کام اگرچہ کمتر ہو پر اسکے ثواب سے نا امید نہ ہوا چاہیے اور بد کام اگرچہ زیادہ ہو مگر خفیہ معلوم ہو تو پر
 اسکے وبال سے نذر نہ ہونا چاہیے **فصل** اس فصل میں دس حدیثیں ہیں جنکے سرے پر لیکن کی نظم فرمائی گئی **لَعَنَ اللَّهُ الَّذِينَ يَمُرُّونَ**
قَالَ لَعَنَ رَأَى حِمَارًا قَدْ وَكِبَهُمْ فِي جُحُومِهِمْ بخاری اور مسلم میں جاری ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے
 اسکو جس نے اس گدھے کو دغا یا حضرت نے فرمایا جب کہ گدھے دانے ہوئے گدھے کو دیکھا یا گدھے جانور کا گدھے دانے وغنا حرام ہے سب گدھا کے
 نزدیک گدھے کے سوا اور بدن ہماری کے واسطے دغا درست ہے **لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ فَيَسْرِقَ أَبْيَضَةً**
فَيَقْطَعُ نِكَاحَهُ وَيَسْرِقُ الْخَبْلَ فَيَقْطَعُ دَلَّهُ بخاری اور مسلم میں ابومرثدہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لعنت کرے جو
 کو کہ اللہ آیا خود چراتا ہو تو اسکا ہاتھ کاٹا جائے اور تسی چراتا ہو تو اسکا ہاتھ کاٹا جائے یا ہر چور کے ہاتھ کاٹنے میں نصاب شرط
 ہے امام عظیم کے نزدیک دس درجہ چوری کی نصاب ہے اور امام شافعی کے نزدیک پانچ درجہ یعنی ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر
 ہے تو مطلب اس حدیث کا یہ کہ لوگ چاندی کا انڈا مردہ جسکی قیمت دس درجہ ہو اور سی مراد ہے جسکی دس درجہ قیمت ہو جیسے جہاز
 کی سی کہ بہت قیمتی ہوتی ہے یا مردہ کی جہاں دی کو انڈے اور تسی کی چوری کی عادت پڑی ہو جسکی قیمت تیس جہاز بھی جہاز تو بیشبہ
 اسکا ہاتھ بھی کاٹا جائے گا یا کہ بی حکم اندازے اسلام میں تھا اب نسخ ہے **لَعَنَ اللَّهُ الْبَاحِلَةَ وَالْمُسْتَوِصِلَةَ**
وَالْوَأْسِيَاءَ وَالْمُسْتَوِصِيَةَ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لعنت کرے خدا اس عورت پر جو دوسری
 عورت کے بال میں بال کو چوڑے اور اس عورت پر جو اپنے بالوں سے اور بال چوڑا کرے اور اس عورت پر جو دوسری عورت
 کا بدن گوسے اور نیل بھرے اور اس عورت پر جو اپنا بدن گدھے کے **لَعَنَ اللَّهُ** مال میں بال چوڑنا اور بدن کو دغا حرام ہے اور اس
 کہ اس میں بے خلقت آتی ہے اور تفریر اور بناوٹ بھی ہے کہ آدمی دھوکا کھا دے **لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَةَ**
الْمُخَلَّيْنِ وَالْمُفْرِقِينَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے
 یہود اور نصاریٰ پر کہ ان لوگوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنایا یا **لَعَنَ اللَّهُ** بخاری اور مسلم میں روایت ہے کہ حضرت
 نے فرمایا کہ موت میں یہ حدیث فرمائی حضرت نے فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ کی طرح میری قبر کو مسجد
 بنائیں اور چنڈہ سے روایت ہے کہ میں پانچ روز حضرت کے انتقال سے پہلے حضرت سے سنا کہ فرماتے تھے کہ اگلی امت
 نے اپنے پیغمبروں اور اولیاء کی قبروں کو مسجد بنایا تم شہر دار ہو قبروں کو مسجد گاہ نہ بنایا تو میں تمکو منع کیے دیتا ہوں یہود
 اور نصاریٰ پیغمبروں اور نیکوں کی قبروں پر مسجد بنانا کہ عبادت کرتے تھے اور قبروں کی طرف سجدہ کرتے تو صاف شرک تھا
 اسواسطے حضرت نے تاکید سے منع کیا معلوم ہوا کہ چہ بات مسجد اور کہیں کو خاص ہے وہ قبر پر چاہیے خواہ پیغمبر کی قبر ہو خواہ اولیا
 کی کسی واسطے قبروں کو سجدہ کرنا اور انکے گرد گھومتا درست نہیں اسواسطے کہ طواف کیے کہ مخصوص ہے اور اسی واسطے قبرستان
 میں نماز پڑھنا منع ہے ہندوستان میں اولیا کی قبروں پر اکثر شرک کے کام ہوتے ہیں اور جس سے حضرت نے انتقال کے وقت
 گناہی تاکید سے منع کیا تھا یہود و نصاریٰ سے بھی زیادہ اب لوگ کرتے ہیں خدا اسلاؤن کو توفیق دے کہ اپنے پیغمبر کی
 حدیث سے سیکھیں اور ان کاموں سے گناہ کر کے شہر کی زمین میں جو انکے لئے **لَعَنَ اللَّهُ** صلی اللہ علیہ وسلم میں

لفظہ الدنیا ترصدہ مشارقہ الدنیا
 جانتے نہ ماروں
 مساجد بنانا
 ہی از انظار
 کیے تھے

۱۱۲

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا لعنت کرے اُسپر جو جاندار کے ہاتھ یا نون اور ناک کان کاٹے فس
اسو اسطے منع فرمایا کہ زمین ناحیہ ریح رسانی اور تغیر خلق الہی و ہر علی لعن اللہ من لعن والدیہ و لعن اللہ من لعن
لعن اللہ و لعن اللہ من اوی محمدی نا و لعن اللہ من غیرونا و الا فہم سلم بن علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ خدا لعنت کرے اُسپر جو اپنے نان باب پر لعنت کرے اور خدا لعنت کرے اُسپر جو خدا کے سوا کسی اور کے واسطے جانور ذبح کرے
اور خدا لعنت کرے اُسپر جو بدعت نکالنے والے کو پناہ دے اور اپنے مکان میں رکے اور خدا لعنت کرے اُسپر جو زمین کے
پتے اور نشانیاں مٹا دے یا باب کو لعنت کند اور گالی دینا دھنور سے ہوتا ہے یا کہ خود کئے یا غیر سے کند اور اسے
اسطرح کہ جب آئنے دوسرے کے مان باب کو گالی دی تو وہ اسکے نان باب کو گالی دیکھا تو حقیقت میں یہی سبب ہے
اور غیر خدا کے واسطے جانور ذبح کرنا کئی صورت سے ہوتا ہے ایک صورت تو یہ کہ خدا کا نام ذبح کے وقت نہ لیا جاوے جیسے اجوت
کرتے ہیں اُسکو جھٹکا کہتے ہیں دوسری صورت یہ کہ قبر پر یا توپ پر یا نشان پر یا عمارت پر یا دیو بھوت کے واسطے ذبح
کرین ہتھیری یہ کہ ہر چند ذبح کے وقت تو خدا کا نام لین لیکن تعظیم اور تقرب اور منت اور نیاز غیر خدا کی کریں جیسے سید احمد کبیر
کی گائے اور شیخ سندو کا بکرا ان تینوں صورتوں میں جانور تو مردار ہے اور کرنے والے پر ہوجیاس حدیث کے لعنت ہے
اسو اسطے کہ ذبح خدا کے واسطے نہیں اور یہ جو فیض لوگ بات نہاتے ہیں کہ سید احمد کبیر کی گائے اور شیخ سندو کے بکرے ذبح کے
وقت خدا کا نام لیا جاتا ہے اور خون نری خدا ہی کے واسطے ہر صرف گوشت سے عرض ہے تو ہمیشہ حلال ہے اسکا جواب یہ ہے کہ
جب غیر خدا کی منت مانی اور نیت بگڑی تو صرف زبانی خدا کے نام لینے سے کیا ہوتا ہے اور یہ غلط بات ہے کہ خون نری خدا کیواسطے
ہر صرف گوشت سے عرض ہے اسو اسطے کہ جب اُنکے منت ماننے والوں سے کہیے کہ تم اس گائے بکری کو ذبح کرو اُسکے
عرض دو نا جو گناہ سے گوشت لو اور فاتحہ کرو تو ہرگز نہ مانینگے اور اس صورت میں اپنی نذر اور منت کا ادا ہونا
ہرگز نہ سمجھیں گے تو صاف معلوم ہوا کہ انکو خون نری بھی غیر خدا کے واسطے منظور ہر صرف گوشت ہی سے عرض نہیں لفظ
کی راہ سے بدلیل قرآن اور حدیث اسکے حرام ہونے میں کچھ شبہ نہیں اور کچھ کجی کی علاج تو ہمارے پاس نہیں تھا و
در المختار اور اشباہ و نظائر میں موجود ہے کہ جو جانور کہ سردار کے داخل ہوتے ذبح ہو وہ حرام ہے اگر چہ ذبح کے وقت خدا ہی
کا نام اُسپر لیا جاوے تو اگر صرف ذبح کے وقت خدا کے نام سے جاندار حلال ہوتا تو نفہ میں اُسکو کیون حرام لکھتے اندھنم و
کی نوین دیوے اور کچھ فہمی سے بچاوے آمین اس حدیث میں جو بدعت والے کی حمایت کرنے والے پر لعنت فرمائی
سو اسو اسطے کہ بدعت دین میں اُس نے کام کا نام ہر جسکی شرع میں کچھ اصل نہ تو حقیقت میں بدعت اور منت اور
شریعت میں ایسی نسبت ہے جیسے نور اور ظلمت میں تو جسے بدعت نکالنے والے یا بدعت پر پٹنے والے کی تعظیم اور حمایت
کی اسے حقیقت میں سنت اور شریعت کو مٹا با اسو اسطے لعنت کا طریق اسکے گلے میں آیا اور زمین کی نشانیاں جیسے راہ
کے منارے اور دیہات کے ڈانڈوں پر درخت اور ٹیلے یا باغوں کی کھائی خندق یا گھروں کی دیواریں اُنکا نشان
اور گزرا نا موجب لعنت کا فرمایا اسو اسطے کہ زمین قصہ اور ضاد ہو گا کہ ایکہ کی زمین دوسرے سے مل جاوے گی اور راہ کا
حساب نہ معلوم ہو گا فس لعنت کر دو تو اسم ہر لعنت ذاتی اور لعنت وصفی پہلی سنت کے نہ ہر میں لعنت ذاتی

مشائخ امام ربیع بن جعفر
بانی فخر و احیاء اہل
بیت و تشریف شیعہ
زمین و سنت پر لعنت
تھان
تحفۃ الدیبا ترجمہ مشائخ اہل فخر

كَانَتْ تُهْدِي فِيهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم میں جاؤے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر تو گئی
 کی مشک چھوڑتی تو ہمیشہ اس میں گھی بامتا یہ حضرت نے ام مالک سے کہا جبکہ اس نے اس مشک سے گھی بچھڑایا جس میں حضرت کو
 بھیجا کرتی تھی ف ام مالک دینے میں ایک بی بی تھیں ان سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک مشک بچھڑی تھی میں اسکا
 گھی ہمیشہ حضرت کو بھیجا کرتی تھی کبھی اسکا گھی کم نہ ہوتا تھا ابابہ روز میں نے اسکا گھی بچھڑا تو گھی بالکل چک گیا میں نے خیال
 حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ تو اسکو اگر نہ بچھڑتی تو کبھی گھی سے خالی نہ ہوتی یہ مجھ تھا حضرت کا ق
 أَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَكُنْتُمْ كُنْتُمْ لَيًّا وَلَهُمْ كُنْتُمْ قَلِيلًا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ اگر تم جانو جو میں جانتا ہوں تو البتہ رویا کرو بہت اور ہنسو خور اف یعنی موت کی سختی اور قبر کے رنگ بزرگ
 عذاب اور قیامت کی مصیبتیں اور دوزخ کی آفتیں اگر تم جانو کمال لقین سے جیسا کہ میں جانتا ہوں تو خواب اور خور
 بھول جاؤ خوشی پر غم غالب ہو جاوے غفلت کا سبب ہو جو جینے پر رہے ہر وقت علی لَوْ دَخَلْتُمْ مَاءً تَرَأَوْا آيَتَهَا إِلَى يَوْمِ
 الْقِيَامَةِ يَعْنِي النَّارَ الَّتِي أَوْفَدَ مَا عَبْدُ اللَّهِ مِنْ حَدِّ أَفَّةِ السَّهْمِ أَمِيرٍ مِنْ أَهْلِ بَكْرَةَ بخاری اور مسلم میں علی رضی اللہ عنہ سے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اس میں گھستے تو ہمیشہ قیامت تک اس میں شکر کرتے رہے یعنی اس آگ میں جسکو عبد اللہ بن مسعود
 سہمی نے جلایا تھا جو ایک سردار تھا حضرت کے سردار روح ف عبد اللہ بن مسعود کو حضرت نے ایک لشکر کا سردار بنا کر اس میں
 کو بھیجا اور لشکر سے فرمایا کہ جو تمہارا سردار کہے اسکی اطاعت کیجو تو ایک روز عبد اللہ اپنے لشکر سے غصے میں آئے اور بیت سی
 آگ روشن کی اور لشکر سے کہا کہ اس آگ میں گھس جاؤ اس واسطے کہ حضرت نے میری اطاعت تم پر واجب کر دی ہے لشکر نے کہا کہ
 ہم نے حضرت کا کلمہ دوزخ کی آگ کے خوف سے کہا ہے سو ہم آگ میں کیوں نہ گھسے جب یہ قصہ حضرت نے سناتے حدیث فرمائی
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کی اطاعت اور ان باب کی اطاعت اور استلوا یا سیر کی اطاعت خلاف شرع کام میں ہرگز درست
 نہیں چنانچہ دوسری حدیث میں صاف آیا ہے کہ کسی مخلوق کی اطاعت خدا کے گناہ میں درست نہیں تا بعد اری تو نیک کام میں
 چاہیے خ ابو ہریرہ لَوْ دَعَيْتُ إِلَى كِرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أَهْدَيْتُ إِلَى دِرَاعٍ أَوْ كِرَاعٍ لَعَمِلْتُ بخاری میں ابو ہریرہ
 سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میں دعوت میں بکری کے دست یا چوہ کی طرف بلایا جاؤں تو البتہ قبول کروں اور اگر بکری کا
 ہاتھ یا یاؤں کا مجھ کو کھد دیا جائے تو قبول کروں ف یعنی دعوت اور کھنے میں مختور ہے بہت اور اچھے برے کا خیال بچا ہے
 مسلمان کی خاطر داری ضرور ہے ابو ہریرہ لَوْ دَنَا مِثْلُ الْأَخِ طَفَعَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عَضْوًا عَضْوًا یعنی اباجھل مسلم میں
 ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابو جہل سے پاس جانا تو اس کے چوڑے کو فرشتے اچک لیجائے ف ابو جہل نے
 ایک بار کافروں سے پوچھا کہ تمہارے ہوتے محمد اپنا منہ خاک پر ملتا ہے یعنی سجدہ کرتا ہے کافروں نے کہا کہ ہاں ابو جہل نے کہا
 لات اور غری کی قسم کہ اگر میں اسکو اس حالت میں دیکھوں تو اپنے پاؤں سے اسکی گردن کچل ڈالوں سو ایک روز حضرت
 نماز پڑھتے تھے کہ وہ ناپاک اسی قصہ پر چلا جب حضرت کے پاس گیا تو اس نے قدموں خوف کے ماسے بچا کا لوگوں نے کہا
 تو کیوں اس طرح بھاگا اس نے کہا کہ مجھ کو اپنے ادمہ کے درمیان آگ سے بھری ہوئی خندق نظر پڑی اور اس کے گرد اوندھ غما
 آگ اور بیت پر معلوم ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ اگر میرے قریب وہ مردود جانا تو فرشتے اسکو مٹائے گا

۱۱۳۱

۱۱۳۲

تحفة الدفء ترجمہ مشارق الدفء

۱۱۳۳

۱۱۳۴

۱۱۳۲

۱۱۳۵

مقدمة الخيا نرجهه مشارق النوا

۱۱۳۶

کر دلتی یہ حدیث مجزہ ہے **مَا أَوْفَوْهُ سِوَىٰ لَوْ زَايَتْنِي وَأَنَا أَسْتَقْبِلُ لِقَاءَ تِلْكَ الْبَارِحَةِ قَالَ لَهُ** سلم بن ابو موسیٰ
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجھ کو دیکھتا جس وقت کہ میں رات کو بیٹھا قرآن پڑھتا سنتا تھا تو مجھ کو بھلا معلوم ہوتا اور تو زیادہ
خوش آوازی سے پڑھتا یہ خبر نے ابو موسیٰ سے فرمایا **ف** ابو موسیٰ نہایت خوش آواز تھے رات کو قرآن پڑھتے تھے کہ
حضرت اُدھر سے گزریے تو کھڑے ہو کر سنا کیے صبح کو یہ حدیث ابو موسیٰ سے فرمائی **سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ**
مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَوْ تَعَدُّ وَأَمَرَ اللَّهُ فِينِكَ وَلَكِنْ أَذْعُرْتُ لِمَنْ قَرَأَكَ اللَّهُ وَإِنَّ لَكَ الَّذِي أُرَيْتَ فِينِكَ
مَا أُرَيْتَ وَهَذَا ثَابِتٌ يُحِبُّكَ عَنِّي قَالَ لَهُ مسیلمہ **وَنَابِتٌ مُّوْثِقٌ بَنُ قَيْسٍ بِنْتِ شَاسٍ بَخَّارِي مِنْ عَبْدِ**
بْنِ عَبَّاسٍ روایت ہے کہ حضرت نے مسیلمہ کو کہہ کر فرمایا کہ اگر تو مجھے اس کھجور کی چٹری کا ٹکڑا مانگا تو اس کا بھی تجھ کو نہ دوں گا اگر خدا
کے قصد کو جو میرے حق میں ٹھن چکا ہے تو اس کو ہرگز نہ ہٹا سکیگا یعنی تجھ کو ہلاک کر لگا اور دونوں جہان میں مہینیت کر لگا اور اگر
تو اسلام سے پھرا تو البتہ خدا ترے کو بچے کا ٹیگا اور مقرر میں تجھ کو وہی جانتا ہوں جو مجھ کو خواب میں دکھلایا گیا جو کہ دکھلایا گیا اور
یہ ثابت تجھ کو میری طرف سے جواب دیکھا مراد ثابت سے وہ ثابت ہے جو قیس بن شاس کا بیٹا ہے **ف** عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے کہ مسیلمہ کو کہہ کر حضرت کی حیات میں ملک یا نہ سے بہت اپنی قوم کا جو ہم لیکر رہنے میں آیا اور حضرت کو پیغام دیا کہ اگر
خدا اپنی موت کے بعد پیغمبری کا عہدہ مجھ کو دین تاکہ میں ملک کا مالک بنوں تو میں اسلام قبول کر دوں اور تالیدار ہوں تو حضرت نے
باس تشریف لیکے حضرت کے ہاتھ میں کھجور کی چٹری تھی اسکے سر کے اوپر کھڑے ہو کر یہ حدیث فرمائی یعنی میں تیرا حال خواب میں
دیکھ چکا ہوں کہ تو پیغمبری کا دعویٰ کر لگا تو خدا تجھ کو عارت بھی کر لگا اور مسیلمہ کو کہہ کر قرآن کے مقابلے میں کچھ خرافات اور ایسا
کی ناک بندی کی تھی سو فرمایا کہ وہ خرافات میرے ہتھ کے لائن نہیں اسکی جواب یہی کہ میری طرف سے ثابت بن قیس کا ثابت
کرنا یہ ثابت بن قیس انصاری تھے بڑے گویا حضرت کے خطیب بنائے ثابت نے اسکے خرافات کو ایسا چھٹاڑا کہ کچھ ثابت نہ لکھا
بعد اسکے مسیلمہ کو کہہ کر اپنے ملک کو ہٹ گیا اور وہاں حضرت کی پیغمبری میں شرکت کا دعویٰ کیا حضرت کو خط لکھا کہ ہم نبوت
میں تمھارے شریک ہوئے سب ملک کی زمین اُدھی تمھاری اُدھی ہماری حضرت نے جواب لکھا کہ زمین تو حقیقت میں خدا کی ہے
اپنے بندوں سے جسکو چاہے اسکو دے اور آخرت تو خاص پیغمبر کا رونا کے لیے ہے یہ حدیث حضرت کے انتقال کے مسیلمہ نے شرکت کا
دعویٰ چھوڑ کر کل نبوت کا دعویٰ شروع کیا ہزاروں لوگ اسکے تابعدار ہو گئے تھے صدیق اکبر نے اپنی خلافت میں خوب
فوج کشی کر کے اسکو مارا اور اسکے لوگوں کو مٹایا اگر صدیق اکبر اسکو نہ مارتے تو اب تک اسکے لوگ اُسی کا کلمہ پڑھتے جاتے بڑا دین میں سنا
پڑتا جیسے شیعہ مت میں نبوت ہستی ہے اسکے مذہب لوں سے بھی رہتی اسی مقام سے اگر اُدھی غور کرے تو صدیق اکبر کی فضیلت کو
سمجھ جاوے کہ دین میں ایسے ایسے عہدہ کام کئے ہوئے **سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ لَوْ قَعِدْتُ لَأَخَذْتُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَنْعَنِي أَبَا جَهْلٍ لَمَّا**
قَالَ إِنَّكَ أَنْتَ مُحَمَّدٌ لَيَصِلَنَّ عِنْدَ الْكُتُبَةِ لَكَ طَائِعٌ عَلَىٰ قَبْتِهِ بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
اگر وہ بے ادبی کرتا تو اسکو فرشتے پکڑ لیتے یعنی ابو جہل کو جب کہ اسنے کہا تھا کہ اگر میں نبی محمد کو کہے یا اس نماز پڑھتے دیکھتا تو اسکی
گردن کھنڈ دیتا **ف** اسکا قصہ تیسری حدیث میں بھی مل چکا **وَقَالَ لَوْ قَعِدْتُ لَأَخَذْتُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَنْعَنِي أَبَا جَهْلٍ لَمَّا**
وَهَذَا وَمِنْكَ قَالَ لَهُ بخاری اور سلم بن ابی جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر جبریت مال آو لگا تو میں تجھ کو دہنکا

۱۱۶۲ **روایت** کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم پر گناہ پورا جہشی غلام حاکم کیا جاوے تو بھی تم اس کی اطاعت اور تابعداری کیجیو جب تک تم کو
 قرآن پر چلاوے **ف** یعنی اگر یہ حاکم نہایت حقیر اور نالائق ہو تو بھی احکام شرعی میں اس کی اطاعت واجب ہو اس حکم سے مراد
 حاکم میں جو خلیفہ کی طرف سے حاکم ہوئے ہوں اس واسطے کہ بادشاہ اور خلیفہ غلام نہیں ہو سکتا یا غلام سے مراد آزاد غلام ہو
 ۱۱۶۳ **جائز** ان بعد من احبک ثم افاضنا بک حاجتک فلا یحل لک ان تأخذ منه شیئاً یؤخذ مال احبک بغیر حق
 مسلمین چاہتے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو نے اپنے بھائی مسلمان کوئی چل بچا پھر اس کو کوئی آفت لگ گئی تو تجھ کو حلال
 نہیں اس کی قیمت سے کچھ کس چیز کے بدلے اپنے مسلمان بھائی کا مال ناحق لیکر **ف** امام احمد کا یہی مذہب ہے کہ جب مالک نے
 وراثت پر میوہ لگا بچا پھر کسی آفت سے میوہ برباد ہو گیا تو مالک کچھ بھی قیمت بول لینے والے سے نہ لےوے اور امام مالک کے نزدیک
 ہمتا کی قیمت کم کر دیوے اور امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک اگر مالک نے سپرد کر دیا ہو تو قیمت لینا درست ہے لیکن کچھ قیمت معاف
 کرنا مستحب ہے اور اگر سپرد کرنے سے پہلے میوہ برباد ہوا ہو تو کسی امام کے نزدیک قیمت لینا درست نہیں **خر ابن عمر ان تطعوا فی**
امارتہم فقد کتبتو تطعون فی امارتہ ائیمہ من قبل و ائیمہ اللہ ان کان کلمہ علی الامارۃ وان کان لمن احب الناس الی
وان کلمہ لمن احب الناس بعدہ یعنی اسامہؓ کو یہ خبر پہنچی کہ بنی امیہ میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر
 تم اپنے دیہے ہو اسامہ بن زید کی سرداری میں ہو البتہ تم تو اس کے باپ کی نبی زید کی سرداری میں بھی طعنہ دیتے تھے اور تم خدا کی
 زید سرداری کے لالہ تھے اور قریب لوگوں سے وہ مجھ کو زیادہ پیارا تھا اور البتہ یہ اسامہؓ کے بعد سب لوگوں کے میرے نزدیک
 زیادہ تر پیارے **ف** زید حضرت کے آزاد غلام تھے انکو حضرت نے لشکر کا سردار کر کے شام میں بھیجا تھا جب کہ وہاں شہید ہوئے
 تب حضرت نے ان کے بیٹے اسامہؓ کو سردار لشکر کیا کہ اپنے باپ کا بدلہ لےوے اور اس کو تسکین حاصل ہو تو بعض لوگوں نے ان کی سرداری
 میں کچھ تامل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے اسامہؓ اور ان کے باپ زید کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت کے محبوب
 ۱۱۶۵ میں داخل ہوئے **خر ابن عمر ان دعیتہ الی کراع فاجیتوا بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ**
 اگر تم دعوت میں صرف بکری کے پالون کی ٹہنی کی طرف بلائے جاؤ تو بھی قبول کرو **ف** یعنی دعوت قبول کرنا واجب ہے
 ۱۱۶۶ اگر یہ نہایت حقیر اور ناپاک ہووے **خر البراء بن عازب ان رایتہمونا یطعمنا الطیر فلا یبرحوا مکا تک حنی الی الیک**
وان رایتہمونا و طناہم فلا یبرحوا حتی ارسل الیک قال ے یوم احد یعبد اللہ بن جبریل و اصحابہ و کانوا
حمصیین و حبلاً بخاری میں براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم مکہ و مدینہ کے چریمان ہو چاکر لیکن تم بھی
 تم اپنے مکان سے نہ بیٹھو جب تک کہ میں تم کو نہ بلا بھیجوں اگر تم مکہ و مدینہ کو پہنچو کہ تم ان کافروں کو اپنے قدوں کی جمل ڈالنا تو بھی تم اپنے
 مکان سے بیٹھو جب تک کہ میں تم کو نہ بلا بھیجوں میں خواہ ہماری شکست ہو خواہ فتح تم اپنے مکان سے بدو نہ بلا کے بیٹھو یہ حضرت
 نے جنگ احد کے دن عبداللہ بن جبریلؓ اور ان کے ساتھیوں کے جو پاس جو ان تھے فرمایا **ف** جنگ احد میں حضرت نے
 کافروں کا سامنا کیا اور احد کے پہاڑ کو پشت پر دیا اور پہاڑ کے ناکے پر پاس تیر انداز بنے سردار عبداللہ بن جبریلؓ نے
 متعین کر کے ان سے یہ حدیث فرمائی اول حبیب سلارؓ اپنے حکم کیا کافروں کی شکست ہوئی لوٹ شروع ہو گئی جو ناکے پر تیر انداز بنے تھے

حقیقۃ الدنیا ترجمہ مشرق الانوار

۱۱۶۷

۱۱۶۸

۱۱۶۹

۱۱۷۰

صفت

صفۃ الاخیار رحمۃ اللہ علیہ

فصل فی مناقب و مناقب
خالد بن ولید
مقتبہ عن ابن کثیر
کتاب المناقب

کافرون کی شکست دیکھو وہ بھی لوٹنے لگے سردار کا کشتیا ناجب کا خالی ہو گیا کافر و غیر سے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے سبب
 شامت نافرمانی کے اسلام کی شکست ہوئی **وَالْبُحْرَانِیَّةُ وَزَیْدُ بْنُ خَالِدٍ وَابْنُ الْحِجَّةِ** اَنْ رَأَتْ فَاَبْلَدَتْهَا لَنْ رَأَتْ فَاَبْلَدَتْهَا
لَمْ تَرَ رَأَتْ فَاَبْلَدَتْهَا وَهَاتِهِمَا لَوْ لَوْ يَصِفَانِ لَيَعْنِي اَلْاَمَةُ غَيْرُ الْمُحْصَنَةِ بخاری اور مسلم میں ابو یزید اور زید بن خالد
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اگر بے خاوند والی لونڈی حرام کاری کرے تو اسکو کوڑے مارو پھر اگر حرام کرے تو اسکو کوڑے مارو پھر اگر
 حرام کرے تو بھی کوڑے مارو پھر چوتھی بار اسکو بیچ ڈالو بانوں کی رسی ہی کے ساتھ سہی **فَہُنَّ** یعنی تین بار اگر لونڈی حرام کرے
 تو اسکو سزا دیوے چوتھی بار اسکو بیچ ڈالے اگرچہ کتر قیمت پاوے جیسے بانوں کی رسی ہندوستان میں کیا بدعہم ہو گئی ہے کہ لونڈیاں ام
 کرتی ہیں اور انکے بے غیرت مالک کچھ خیال نہیں کرتے اپنے اوپر وبال لیتے ہیں نہ انکا کالج کر دیتے ہیں نہ انکو بیچ ڈالتے ہیں کی
 جواب دہی اور غلاب قیامت میں مالکوں کی گردن پر ہوگا **وَأَمَّا عَمَّا يَنْبَغِي** اِنْ يَشَاءُ صَبَوْتُ وَلَكَ الْحِجَّةُ اِنْ يَشَاءُ
دَعَوْتُ اللَّهَ اَنْ يُعَافِيكَ **قَالَ لَا مَرَاةَ كَانَتْ لَصَاحِبَةِ** بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
 کہ اگر تو چاہے تو میرا اور تجھ کو بشت لے لے اور اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اللہ تجھ کو چمکا کر دیوے یہ حضرت نے اس عورت سے
 فرمایا جو مرگی کی بیماری سے گر پڑی تھی **ف** عطا سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس سے کہہ دیکھ یہ سیاہ عورت بشتی ہے حضرت
 سے اسنے کہا تھا کہ کیا حضرت دعا کیجیے کہ مرگی دور ہوئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اس عورت نے کہا کہ میں بیماری قبول
 کی اور صبر اختیار کیا لیکن یہ دعا کیجیے کہ مرگی کے وقت میرا بدن نہ کھل جائے حضرت نے دعا کی چنانچہ اسکا بدن اس حالت
 میں ہرگز نہ کھلتا تھا معلوم ہوا کہ بیماری اور مصیبت میں صبر کر کے کا بدلا بشت **سَرِقَ عَائِشَةُ اِنْ يَشَاءُ فَصَوَّوْا اَنْ**
شَلَّتْ فَاَفْطَر **قَالَ الْحِجَّةُ بَنُ عَمْرٍو وَالْاَسْلَمِيُّ** وَسَاَلَهُ عَنِ الصِّيَامِ فِي السَّعْرِ وَكَانَ يَسْرُدُ الصَّغْفَرِ بخاری
 اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو روزہ رکھ اور اگر تو چاہے تو روزہ نہ رکھ یہ حدیث
 نے عمر بن عمر واسلمی سے فرمایا اسنے سفر میں روزہ رکھنے کا مسئلہ پوچھا تھا اور اسکی عادت تھی کہ برابر روزے رکھتا رہتا تھا
ف معلوم ہوا کہ سفر میں روزہ رکھنا اور رکھنا دونوں درست **سَرِقَ اَبْنُ عَمْرٍو اَنْ يَتَلَّ زَيْلٌ لِّجَعْفَرٍ اِنْ فُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبَدَ اللَّهَ**
بِرُوحَةٍ **قَالَ حِينَ اَخْرَفِي غَدَوَ مَوَاتَةَ زَيْلُ بَنِ حَارِثَةَ** بخاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
 اگر زید مار لیا تو جعفر طیار سردار ہے اور اگر جعفر بھی مارا جاوے تو عبداللہ بن روضہ سردار ہے یہ حضرت نے فرمایا جبکہ جنگ یتیمین
 زید بن حارثہ کو سردار کیا تھا **ف** حضرت نے ایلی کو حاکم شام نے مار ڈالا تھا اسواسطے حضرت نے اٹھوین سال ہجرت کے موتہ
 پر جو ولایت شام کا ایک شہر ہے ہزار آدمی کا لشکر بھیجا انکا سردار زید بن حارثہ کو کیا پھر یہ حدیث فرمائی چنانچہ یتیمین سردار
 شدید ہو گئے پھر مسلمانوں نے مشورہ کر کے خالد بن ولید کو سردار بنایا سو خزانے انکی تہذیب سے فتح نصیب کی معلوم ہوا کہ ایک لشکر
 کے کئی سردار درجہ بدرجہ مقرر کرنا درست ہے بطرح بالفعل انگیزیوں میں معمول ہے کہ اسمیں اگر اول سردار مارا جاوے تو فوج نہیں بگرتی
 کہ دوسرا قائم مقام ہو جاتا ہے اور معلوم ہوا کہ جماع مسلمین محبت ہے جسکو مسلمان ایسا سردار بناوین وہ خدا اور رسول کو پسند ہے
 جیسا کہ اصحاب نے خالد کو سردار مقرر کیا اور حضرت نے اسکو پسند کیا اور اسم کچھ انکار نہ کیا اسی طرح صدیقی اکبر کی خلافت امجا
 کی صلاح اور مشورے سے ہوئی تو صاف معلوم ہوا کہ رضی خدا اور رسول کے اوافن یہ کام ہوا علاوہ اسکے بہت امادیت

میں حضرت ابوبکرؓ خلافت کا اشارہ اور صراحت بھی موجود ہے تو گویا اجماع اور احادیث ملکر نور علی نور ہو گئی **ق** **جَابِرُ ابْنِ كَانٍ**
عَنْكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَيْئَةٍ وَلَا كَرْنَا بِنَارِي أَوْ سَلَّمَ مِنْ جَابِرٍ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے پاس رات
 بسا پانی منگے میں ہو تو سب سے بہتر اور بہین تو ہم تھک کر نہ رہے پانی پی لیوں **ف** حضرت ابیہ صنادی صحابی کے باغ میں
 نشتر لے کر وہ اپنے باغ کو سچتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو اس الفاری نے سرد پانی میں دو دو ملا کر حضرت کو
 پلایا معلوم ہوا کہ پانی وغیرہ کا سوال کرنا منع نہیں اور ثابت ہوا کہ باسی پانی حضرت کو نہایت پسند تھا اور غازی کی راہ سے
 غازی پانی کو تھک کر نہایت پسند ہے **ق** **جَابِرُ ابْنِ كَانٍ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَةٍ كَوْنَهُ فِي شَرْطَةِ فَجْجٍ أَوْ شَيْءٍ يَوْمَ عَشْرٍ**
 لَكَ عَقِبُ بِنَارِي أَوْ سَلَّمَ مِنْ جَابِرٍ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمہاری دواؤں میں کسی دوا میں پتھر اور شفا ہے
 تو سنائی کے بچھتوں میں اور شہر کے پینے میں اور آگ سے داغے میں بھی شفا ہے **ف** اس واسطے کہ اگر غازی بیماری ہو تو اسکا علاج
 بچھنے لگانا ہے اور اگر وادی کثرت ہے تو شہر سے اسہال کرنا چاہیے اور اگر مادہ جلد کے نیچے جم گیا ہے تو داغنا اسکی تدبیر ہے اور پیش میں
 تمام قرن طب کی علاج کا مجمل قاعدہ فرمایا عیال مدین عمر سے ابن جابر میں روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچھنے لگانا بہتر ہے اور بچھنے
 لگانے سے نئی پس بغل اور جانفہ زیادہ ہوتا ہے اور خون نکالنا دوشنبہ اور شنبہ اور پچھنے کو بہتر ہے اور پچھنے اور یک شنبہ اور
 چار شنبہ اور چھتے میں منع ہے لیکن بخاری میں حدیث ہے کہ حضرت نے داغے سے منع کیا اور سلم میں روایت ہے کہ جگہ خندق میں جب سعد
 بن معاذ کے ہاتھ میں ہتھ اندام رگ پڑ کر لگا تو خون نہ نید ہوتا تھا حضرت نے اس رگ کو اپنے ہاتھ سے داغنا اور حضرت کے اصحاب میں بھی
 داغنے کا معمول تھا تو علمائے حدیث نے کہا ہے کہ جب تک در علاج ممکن ہو تو دوا غنا و رت نہیں کہ اس میں تلیف اور خطر ہے اور حیثیت
 کہ بیماری نہایت سخت ہو اور سوائے داغے کے کوئی علاج کارگر نہ ہوتا ہو اس وقت میں داغنا و رت ہے **ق** **جَابِرُ ابْنِ كَانٍ كَذَّبُوا نَفْسًا**
لِيَفْعَلُوا فَعَلَ فَارِسٌ وَالرُّومُ يَفْعَلُونَ عَلَى مَلُوكِهِمْ وَهُمْ قَعُودٌ فَلَا تَفْعَلُوا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعْتَمِدُكَ اِنْ صَلَّيْنَا قَائِمًا فَصَلُّوْا قَائِمًا
وَاِنْ صَلَّيْنَا قَاعِلًا فَصَلُّوْا قَعُودًا اَقَالَ حَزْنٌ صَلَّيْنَا قَاعِلًا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قَائِمًا فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ وَقَعُودًا وَفَلَمَّا سَلَّمُوا قَالَ
 سلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ حال یوں تھا کہ تم ابھی قریب تھے کہ فارسیوں اور رومیوں کا سا کام کرتے
 وہ لوگ اپنے بادشاہوں پاس کھڑے رہتے ہیں اور ان کے بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں سو ایسا نکلیا کرو تا بعداری کیا کرو اپنے اماموں
 کی اگر امام کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو تم بھی کھڑے نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھے نماز پڑھتے تو تم بھی بیٹھے نماز پڑھو یہ حضرت نے فرمایا جبکہ باہر
 کے سب سے بیٹھے نماز پڑھیں اور اصحاب پیچھے کھڑے تھے پھر حضرت نے انکو بیٹھے جانے کا اشارہ کیا تو وہ بیٹھے گئے جب حضرت نے سلام
 پھیرا تو یہ حدیث فرمائی **ف** بعضوں کے نزدیک اس حدیث پر عمل ہے اور اکثر اماموں کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے اس واسطے کہ
 حضرت نے بعض اوقات میں بیٹھے کراہت کی اور اصحاب نے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی معلوم ہوا کہ نماز میں اشارہ کرنا نماز کو نہیں توڑتا
 اور معلوم ہوا کہ سردار کے روبرو دست بستہ کھڑے ہونا جیسا کہ معمول ہے درست نہیں لیکن محافظت کے واسطے کھڑے ہونا اور جب آؤ
 تو گون کے ہٹانے کے واسطے درست ہے **ق** **يَوْمَ عَقِيبٍ بَنِي اِيْنِي فَاَطَاعُوا اِنْ كُنْتُ اَلَدُّ فَاَعْلَا فَاَوْجَدُ** مسلم میں حقیق بن
 ابی ناطق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو ضرر ہی کرنے والا ہو تو ایسا کر **ف** ایک شخص نماز میں سجدہ کرنے کے وقت
 سجدہ گاہ سے پھر بیان ہٹانے لگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اول تو یہ کام نماز میں بہتر نہیں اور اگر تجھ کو نہایت ہی ضرر ہے تو

یہی اصول علت و
 درجہ غرض و حاجت
 و درجہ ضرر و استیجاب
 و درجہ کام و منہ

۱۱۴۲
 ۱۱۴۳
 ۱۱۴۴
 ۱۱۴۵
 ۱۱۴۶
 ۱۱۴۷
 ۱۱۴۸
 ۱۱۴۹
 ۱۱۵۰
 ۱۱۵۱
 ۱۱۵۲
 ۱۱۵۳
 ۱۱۵۴
 ۱۱۵۵
 ۱۱۵۶
 ۱۱۵۷
 ۱۱۵۸
 ۱۱۵۹
 ۱۱۶۰
 ۱۱۶۱
 ۱۱۶۲
 ۱۱۶۳
 ۱۱۶۴
 ۱۱۶۵
 ۱۱۶۶
 ۱۱۶۷
 ۱۱۶۸
 ۱۱۶۹
 ۱۱۷۰
 ۱۱۷۱
 ۱۱۷۲
 ۱۱۷۳
 ۱۱۷۴
 ۱۱۷۵
 ۱۱۷۶
 ۱۱۷۷
 ۱۱۷۸
 ۱۱۷۹
 ۱۱۸۰
 ۱۱۸۱
 ۱۱۸۲
 ۱۱۸۳
 ۱۱۸۴
 ۱۱۸۵
 ۱۱۸۶
 ۱۱۸۷
 ۱۱۸۸
 ۱۱۸۹
 ۱۱۹۰
 ۱۱۹۱
 ۱۱۹۲
 ۱۱۹۳
 ۱۱۹۴
 ۱۱۹۵
 ۱۱۹۶
 ۱۱۹۷
 ۱۱۹۸
 ۱۱۹۹
 ۱۲۰۰

۱۱۵۵ تو ایک بار کارنا مضائقہ نہیں ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کتر کام اگرچہ نماز کے مخالف ہو تو نماز کو نہیں توڑتا مگر مجید بن مطلق
 ان کو تجدید یعنی فانی ابا بکر **قالہ** لا تفرأہ امر ہا ان توجع الیہ فقلت اذکبت ان جئت ولم اجدک بخاری
 میں حسین بن عظیم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجھ کو پناوے تو ابوبکر پاس آیا ہو حضرت نے اس عورت سے کہا ہے فرمایا
 تھا کہ ہمارے پاس دوسری بار پھر آنا تب اسے کہا کہ بھلا بتلائیے تو کہ اگر میں آؤں اور حضرت کو پناؤں **ف** لیٹے اگر میں
 آؤں اور حضرت کو پناؤں یعنی اگر حضرت کا انتقال ہو گیا ہو تو کیا کروں حضرت نے فرمایا کہ ابی بکر پاس آنا جو میں کرتا ہوں
 سو وہ کرے گا علمائے کہا ہے کہ اس حدیث میں صدیق اکبر کی خلافت کا صاف اشارہ ہے **وقعبہ بن عاصم** ان نزلہ یقوم فامرہ
 ۱۱۵۶ لکم بما یتبعنی للضیف فاقبلوا فان لم تفعلوا فخذوا منہم حق الضیف الذی یتبعنی لکم بخاری اور مسلم میں
 عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم آؤ تو کسی قوم میں پھروے تمہارے واسطے سامان کر دین حبیبنا کہ
 مہمان کے واسطے چاہیے تو تم قبول کر دو اور اگر دے نہ کریں تو تم اپنے مہمان کی طرح جیسا کہ انکو چاہیے **لید** ہفتہ کا فردن سے
 حضرت نے صلح کی تھی تو اس صلح میں یہ قول قرار بھی ہوا تھا کہ اگر مسلمان تمہارے ملک میں آویں جاویں تو انکی ضیافت اور
 مہمانداری کیجیو تو اس حدیث میں وہی لوگ مراد ہیں اور یہ طلب ہیں کہ مسافر بجز اور زبردستی مسلمانوں سے اپنی مہمانی مانگے
 ہاں یہ البتہ ہے کہ مہمانداری کرنا مستحب ہے **والسکری** ان یتشر هذا الظلم فقصہ ان لا یذکر لک الحمد حتی تقوہ النساء
 ۱۱۵۷ سلم میں النبی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ زندہ رہا تو اسکو بڑھا پانہ آنے پاویگا کہ تمہاری قیامت قائم ہو جاوے گی
 یعنی تمہاری موت کی ساعت آج پہنچ گئی **ف** جتنی لوگوں نے حضرت سے پوچھا کہ قیامت کب آوے گی اس قوم میں ایک شخص نے پوچھا
 جتنا اسکی طرف اشارہ کر کے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ لوگ بدھ نہوئے پاویگا کہ تم سب مر جاؤ گے تو تمہارے حق میں گویا قیامت
 آگئی مثل مشورہ کہ اگر اپنی جان نہیں تو گویا سارا جہان نہیں ان لوگوں نے حقیقی قیامت کا سوال کیا حضرت نے مجازی
 قیامت کا جواب دیا اسواسطے کہ اگر فرماتے کہ میں قیامت کا وقت نہیں جانتا تو پہلی جانب بدعتا دہر جائے کہ کیا پیغمبر
 ۱۱۵۸ کہ قیامت کو نہیں جانتا ہی **وقعبہ بن الخطاب** ان یکن هو فک تسلط علیہ وان لم یکن هو فلا حذر فی قتله یعنی ان سے
 بخاری اور مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابن حبیب حقیقت میں وہ ہے تو مجھ کو امیر فابو نیکما اور اگر ابن
 حبیب دجال نہیں تو اسکے قتل کرنے میں مجھ کو کچھ بہتری نہیں **ف** ابن حبیب مدینہ میں یہودی کا دھوکا تھا عجیب غریب اسکے
 حالات تھے لوگوں میں کھیلتا تھا کہ حضرت دجال ہو کر نکلتے سب لڑکے بھاگ گئے وہ نہ بھاگا حضرت نے اسے فرمایا کہ تو میری
 پیغمبری کی گواہی دے تا ہی اسے کہا ہاں اور تم میری پیغمبری کے گواہ ہو لیفہ اصحاب کو گمان تھا کہ شاید یہی دجال ہو اسواسطے
 عمر فاروق نے حضرت سے کہا کہ اگر تم ہو تو میں اسکی گردن کاٹوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر یہی حقیقت میں ہے
 ۱۱۵۹ ہی تو اسکو نہ مار سکے اسواسطے کہ دجال کی موت حضرت عیسیٰ کے ہاتھ سے مقدر ہے اور اگر یہ دجال نہیں ہے تو اسکے دھوکے اسکے
 مارنے میں کیا فائدہ ہو **وان عباس** لکن یقتل الی قابل الاصول من التامیخ سلم میں عبدالبن عباس سے روایت ہے
 کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میں اگلے سال تک زندہ رہا تو لوٹن تاریخ کا بھی ضرور روزہ رکھوں گا **ف** حضرت کے میں ہاشم کا بیٹا
 محمد کی دوین تاریخ کا روزہ رکھتے تھے جب مدینہ میں رمضان کے رہا سے فرض ہوئے تو اسکی فرضیت منسوخ ہو گئی

تفہم الدین و تریبہ مشارق الازہار

بجانب روزہ

مستحبان کر رکھتے تھے اصحاب نے کہا کہ یہود بھی اس دن کا روزہ رکھتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر میں زندہ رہا تو اگلے عرم میں نوین اور نوین دو تاریخ کا روزہ رکھوں گا تاکہ یہود کی مشابہت نہ ہو پھر اسی سال قبل عرم کے حضرت کا انتقال ہوا اسی حدیث سے بعض علما نے کہا کہ نفل کا ایک روزہ رکھنا مکروہ ہے **وَيُحَرِّمُ النَّاسَ لَكِنْ صَدَقَ لَيْدُ خَلَّتِ الْجَنَّةُ** **قَالَ** **لِيُحَرِّمَ بَنُ ثَعْلَبَةَ** مسلم بن انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر سچا ہو تو مقرر بہشت میں جاوے گا یہ حضرت نے ضام بن ثعلبہ کے حق میں فرمایا **ف** اصحاب بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا ضام بن ثعلبہ اسکا نام تھا اسنے اسلام کے فرض حکم پر چھ حضرت نے اسکو پانچون وقت کی فرض نماز اور رمضان کے روزے اور حج اور زکوٰۃ بتلائی تو اسنے کہا اس خدا کی قسم جسے تجھ کو سچا پیغمبر کیا کہ میں اسہیں نہ زیادتی کروں گا نہ کی حیب وہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ضام کے کلام کا یہ طلب نہیں کہ سوائے فرض کے میں سنت اور نفل نہ کروں گا بلکہ یہ طلب کہ فرض چیزوں میں کچھ کی زیادتی اپنی طرف سے نہ کروں گا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ شخص اپنی قوم کی طرف سے ایچی ہو کر آیا تھا تو مطلب یہ کہ اپنی قوم کو اس پیغام رسانی میں میری طرف سے کچھ کی زیادتی نہ ہوگی جیسا کہ حضرت سے سنا ہو ویسا ہی ان سے کہو **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدْرَأَكُمْ أَنْ تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَانَتْ أَصْهَارُ** **الْمَلِكِ وَلَيْلَاءُ مَعَكَ** **سَيَنْ** **اللَّهُ** **ظُهُورَهُمْ** **عَلَيْهِمْ** **مُؤَادُ** **مَتَّ** **عَلَى** **ذَلِكَ** **قَالَ** **لِرَجُلٍ** **قَالَ** **يَا** **رَسُولَ** **اللَّهِ** **إِنِّي** **فَرَأَيْتُ** **أَصْلَهُمْ** **وَقَطَعُونَنِي** **وَأَحْسَنُ** **الْبَشَرِ** **وَلَيْسَ** **يُؤْنِ** **إِلَى** **وَأَحْلَمُ** **عَنْهُمْ** **وَيَجْعَلُونَ** **عَلَى** **مُسْلِمِينَ** **أَبُو** **هُرَيْرَةَ** **رَوَيْتُ** **هَكَذَا** **قَالَ** **رَبِّ** **كَ** حضرت نے فرمایا کہ اگر حقیقت میں تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے کہا تو گویا تو اسکے ساتھ پر جلتی راکھ ڈالتا ہے اور ہمیشہ خدا کی طرف سے تیرے ساتھ ایک مددگار فرشتہ رہے گا کہ تجھ کو اسی غائب کھینکا جب تک کہ تو اس حالت پر رہے گا یہ حضرت نے اس مرد سے کہا جسنے پوچھا کہ تھا کہ یا رسول اللہ میرے رشتے دار میں کوئیں تو اننے سلوک کرنا ہوں اور وہ مجھے برادری کا حق کاٹتے ہیں اور میں اننے احسان کرنا ہوں اور وہ مجھے بُرائی کرتے ہیں اور میں اننے غم خوری کرنا ہوں اور وہ مجھے جہالت کرتے ہیں گا لیان دیتے ہیں **ف** یعنی اگر حقیقت حال یوں ہی ہے تو دوسے لوگ تیرے ساتھ بدسلوکی کر لے سے دونوں میں پڑنے لگے کہ باوجود یہ احسانات اور غم خوری کے کچھ برادری کا حق نہیں ادا کرتے اور اسے خاطر جمع رکھ کہ تو اس غمخواری اور احسان سے اُنکے سامنے دنیا میں کبھی ذلیل اور لیے عزت نہ ہوگا اسواسطے کہ خدا کی طرف سے تیری مددگاری کو فرشتہ مقرر رہے گا بشیر طیکہ تو اسی حالت پر قائم رہے اس حدیث سے برادر پروری اور غمخواری کی نہایت خوبی ثابت ہوئی **فصل** اس فصل میں دے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر خیر کی لفظ ہے **وَيُحَرِّمُ بَنُ ثَعْلَبَةَ** **مَّا** **كَانَ** **عَنْ** **ظَهْرٍ** **عَنِي** **بِخَارِي** **أَوْ** **مُسْلِمِينَ** **حَكِيمٌ** **خَرَّمَ** **سَے** روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر خیرات جو مال اسی ہوف یعنی وضو یا یتیم خانہ کو خیرات کرنا ضرر دینا اسکو واجب ہے کہ اوں فرض ادا کرے اور اپنے اہل و عیال کی خبر گیری کرے کہ انکا حق فقیروں کے حق پر مقدم ہو خیرات کرنا تو مالدار کو چاہیے جسکا مال حاجت شرعی سے زیادہ ہو **وَيُحَرِّمُ بَنُ ثَعْلَبَةَ** **مَّا** **كَانَ** **عَنْ** **ظَهْرٍ** **عَنِي** **بِخَارِي** **أَوْ** **مُسْلِمِينَ** **حَكِيمٌ** **خَرَّمَ** **سَے** روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سب لوگوں سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں جنہی اصحاب پھر دے لوگ بہتر میں جو اصحاب کے ملے ہوئے ہیں اور اُنکے شاگرد اور صحبت دیدہ ہیں یعنی تابعین پھر دے لوگ بہتر میں جو تابعین کے ملے ہوئے اور اُنکے ہم صحبت میں یعنی تابعین

بھران تین زمانوں کے بعد وہ لوگ آدھ گئے جنکی گواہی قسم پر ثبالی کر لی اور قسم کو اسی پر ثبالی کر لی یعنی دروغ فاش ہوگا
 بے علمی اور بے دینائی کے سبب ناحق بیفائدہ قیمن کھا دیئے اور بے حاجت کو اسی دینگے **ف** جلال الدین جو طبعی نجاری کی
 شرح میں کہا ہے کہ قرن ایک نہانے کے ہم عصر اور ہم وضع لوگوں کا نام ہے جسے کہتے ہیں کہ ساٹھ برس کا قرن ہوتا ہے اور ضیوں کے
 نزدیک سو برس کا لیکن صحیح بات تو یہ ہے کہ قرن کی مدت کچھ مقرر نہیں ہو حضرت اور اصحاب کا زمانہ ابتداء سے نبوت سے اخیر صحابی کی نبوت
 تک ایک سو بیس برس کا تھا اور ابلیس کا زمانہ ایک سو تیس سو تین آئندہ اور تاج تابعین کا زمانہ دو سو بیس سو تیس سہری تک تمام ہو چکا
 سو اسی وقت میں نہایت بدعتیں ظاہر ہوئیں اور فرقہ معتزلہ نے زبان درازی شرفی کی اور حکمت کا علم یونانی زبان سے عربی
 ترجمہ ہوا اسکو دریافت کر کے کچھ مسلمانوں کے عقیدے بگڑ گئے اور علمائے اہل سنت پر بادشاہوں کی زیادتیان شروع ہوئیں
 غرض کہ اسلام میں بڑی مصیبت پڑی اور دین الٹ پلٹ گیا اور ہمیشہ دین میں کمی ہوتی گئی اب ملک سو جیسا کہ حضرت نے
 فرمایا تھا دلیسا ہی ہوا **ا** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کے بعد حضرت کی صحبت کی برکت سے تین زمانوں تک
 خیریت غالب رہی بعد اس کے شر غالب ہوگا اور خیریت کم ہو جائیگی اور یہ مطلب میں کہ بالکل خیریت نہ رہیگی اس واسطے کہ مدت
 محدودی قیامت تک سب کے سب بالکل کچھ نہ گمراہ ہو جائیگے بلکہ ہر زمانے میں کچھ اہل حق قائم رہینگے اگرچہ اہل باطل اکثریت
 ہوں اسی واسطے اہل سنت کا یہ قاعدہ ہے کہ جو قول اور فعل اصحاب و تابعین اور تاج تابعین کے زمانے میں ہے رد اور بے فکر رائج تھا
 وہ حق ہے اسکو قبول کیا چاہیے اور جو قول اور فعل ان تین زمانوں میں ہے رد وغیرہ رائج نہ تھا وہی بدعت ہے اسکو ہرگز نہ قبول کیا چاہیے
 کہ اس میں میری حدیث کی پر بازی ہے اگر عامل دی اس قاعدہ کو خوب سمجھے تو حضری بدعتیں کہ جہان میں ہو چکی ہیں اور جو کچھ نبوی
 انکی برائی اور گمراہی ہو چھ جاوے **وَالْبُحْرَانُ خَيْرٌ مِّنْ الْقُرْنِ الَّذِي يُعْتَقَدُ فِيهِ أَنَّ الدِّينَ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ
 أَعْلَمُ أَذْكَرُ النَّاسِ أَمَّا كَاتِبُ خِلَافٍ فَوَيْحٌ يَحْيُونَ السَّمَانَةَ يَشْهَدُونَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَشْهَدُوا بِسَلَامٍ مِنَ الْبُحْرَانِ**
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سب میری امت سے بہتر وہ زمانہ ہے جس میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب کا زمانہ پھر اسی کے بعد وہ لوگ
 بہتر ہیں جو اُن سے ہوئے اور انکی صحبت والے ہیں یعنی تابعین ابو ہریرہ نے کہا کہ خدا ہی خوب جانتا ہے کہ حضرت نے
 تیسرے زمانے کو بہتر کہا یا نہیں حضرت نے فرمایا پھر وہ لوگ باقی رہ جاویں گے جو فرسی اور ثبانیہ کو درست رکھیں گے گواہی دینگے
 ہوں گواہی مانگے **ا** یعنی انکو خوف خدا اور خوف قیامت نہ رہیگا جو ایمان اور نیک عمل سے روح کی صفائی کریں بلکہ
 آخرت کو بھول کے دنیا کی ریاست اور سامان کو کمال جانینگے ریاضت اور محنت چھوڑ کر بدن کی آرائش اور تازگی میں
 مشغول ہو کر بندہ شکم ہو جائیگے جیسا کہ اس زمانے کا حال ہے اور جو کچھ بولنے کی کچھ پروا نہ رکھیں گے ناحق گواہی دینے کو
 ظہار ہونگے بدوں خواہش مدعی اور حاکم کے گواہی پر مستعد ہونگے اس حدیث کا اور پہلی حدیث کا ایک سنا مطلب ہے
 خلاصہ مطلب یہ کہ جب زمانہ بگڑا اور شر غالب ہوا تو کسی قول اور فعل کا اعتبار نہ لے تو دینداروں کو لازم ہے کہ سوا کے
 اصحاب و تابعین اور تاج تابعین کے کچھ رسم اور راہ کو قبول نہ کریں امام عظیم اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل
 تابعین اور تاج تابعین کے زمانے میں دین کا بوجھنا انکی منتوں کے سبب مسلمانوں کو آسان ہو گیا اس واسطے کہ دے حیرتوں
 میں داخل تھے اسی واسطے اہل سنت نے دین کے سمجھنے میں انکو اپنا پیشوا بنایا **وَالْأَنْبِيَاءُ خَيْرٌ مِّنْ الْأَنْصَارِ وَبَنُو الْبَنِيَّانِ**

نہایت پروردگار
 مکتبہ دارالکتاب
 بیروت

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

ثُمَّ بَنُوا عِبْدَ اللَّهِ شَهْلَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ الْحَارِثِ ثُمَّ بَنُوا سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دَوْرٍ الْأَنْصَارُ خَيْرٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ
 النبی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب انصاریوں کے بخاری اور ان کا حملہ بہتر ہے بعد عبد الاشمل کی اولاد بہتر ہے
 بعد حارث بن خزرج کی اولاد بہتر ہے بعد ساعدہ کی اولاد بہتر ہے اور انصاریوں کے سب بخاریوں سے خیر اور بخاریوں سے خیر
 میں انصاری اصحاب بہت مجلے اور احاطے تھے حضرت کی مدد سب کی اس واسطے سب کی مجلے تعریف کی مگر جن لوگوں سے
 زیادہ ترجیح بخاری ہوئی ان کے علاوہ علیہ السلام نام لیکر بخاری بیان کی ہوا ابوہریرہؓ خیرٌ صَفْوَةُ الرِّجَالِ اَوْ لَهَا وَشَرُّهَا
 اجْرُهَا وَخَيْرٌ صَفْوَةُ النِّسَاءِ اَوْ لَهَا وَشَرُّهَا ابوہریرہؓ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مردوں کی صفوں
 میں پہلی صف بہتر ہے اور بری صف پچھلی صف ہے اور عورتوں کی صفوں میں بہتر پچھلی صف ہے اور بری پہلی صف ہے
 حضرت کے وقت میں مرد اور عورتیں جماعت کی نماز میں شریک ہوتے تھے اول مردوں کی صفیں ہوتی تھیں بعد ان کے
 عورتوں کی سو فرمایا کہ مردوں کی صفوں میں اول صف بہتر اس واسطے کہ وہ جلدی حاضر ہوئے امام سے قریب عورتوں سے
 نہایت دور رہے اور پچھلی صف کو بڑا فرمایا اس واسطے کہ وہ دیر نماز میں آئے امام سے دور عورتوں سے قریب ہر حال ان کے
 مرد عورت کے متصل ہونے میں فساد کا خوف ہے اور عورتوں کی صفوں میں پہلی صف کو بڑا فرمایا اور پچھلی کی تعریف کی
 اس واسطے کہ پہلی صف مردوں کے قریب ہے اس میں کمال پردہ پوشی نہیں اور پچھلی صف مردوں سے دور ہے اس میں پردہ پوشی
 نہایت ہے معلوم ہوا کہ عورت مرد کو نظر روکنا لازم ہے اگر ایک مقام پر متصل ہونا چاہیے ہم جابرؓ بخیر کہ اجسنتہ کو قصائد
 بخاری میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگوں میں بہتر آدمی وہ ہے جو قرض ادا کرے میں بہتر ہوں جابرؓ
 سے روایت ہے کہ حضرت نے ایک شخص سے پوچھا کہ عروٹ قرض لیا جب بیت المال میں زکوٰۃ کے اونٹ آئے حضرت نے
 جابر سے فرمایا کہ اس کا قرض ادا کر جابر نے کہا کہ یا حضرت اس کا اونٹ کم عمر کم قیمت تھا اور بے اونٹ قیمتی میں حضرت نے فرمایا
 کہ قیمتی ہی اونٹ اس کو دے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی کشادہ چہ قرض ادا کرنے میں تنجہ ہے اور اس طرح کے قرض میں زیادہ دینا
 سود میں دخل نہیں اس واسطے کہ سود میں زیادہ لینا شرک رکھتے ہیں اور اس میں شریعت کا حضرت نے اپنی طرف احسان کیا ملاؤ
 اُن کے بیاج وزن اور پیمانے والی چیز میں ہوتا ہے جاندار میں کمی بیشی بیاج نہیں ہم عثمانؓ وَعَلَى خَيْرٍ كَوْثُرُ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ
 عَلَّمَهُ بخاری میں حضرت عثمانؓ اور علیؓ مرتقی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تم لوگوں میں وہ بہتر ہے جو خود قرآن کو سیکھے
 اور غیروں کو سکھائے وہ خواہ روان پڑھے اور قراءت کے قاعدے سیکھے اور اھلاک و خواہ قرآن کے معانی اور مطالب
 اور احکام خود پوچھے اور لوگوں کو پوچھاوے لیکن ان یہ البتہ کہ طلب کی بوجہ صرف انتظار زیادہ تر افضل ہے کہ قرض
 تنزیل قرآن تنزیب نفوس نہ محض تریل حروف و ابھوہرہ خیر نساء رکن الدلیل نساء قریش احنا علی ولکہ
 فی ضعیفہ وازعنا علی ذہب فی ذات یکہ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورتیں کہ اونٹ
 کی سواری کرتی ہیں ان میں قریش کی عورتیں بہتر ہیں سب عرب کی عورتیں میں قوم قریش کی عورتیں بہتر ہیں نہایت
 پر مانی جوئے لوگوں پر اور بڑی نگہبان اپنے خاوند کے مال کی ہفت ام ہانی علی مرتقی کی میں یہ ہو گئی تھیں حضرت نے
 چاہا کہ اُن کے نکاح کریں انہی نے کہا کہ یا حضرت تمام خلق سے آپ میرے نزدیک زیادہ پیارے ہیں میرے لڑکے نہایت

۱۱۸۷

صفحة الاخیاء ترجمہ مشاوت الانوار

۱۱۸۸

۱۱۸۹

نرخنا اسواسط پسند ہوا کہ برابر تفصل رکھنے سے آدمی کو عادت ہو جاتی ہر روز سے کی کیفیت باقی نہیں رہتی اور تہجد کی بنائز
 بتائی رات میں اسواسط پسند ہوئی کہ انہیں جسم کا حق اور خدا کا حق دونوں بخوبی ادا ہوتا ہر ذرات بھر کا سونا بستر کہ سر غفلت ہر
 نہ جاگنا بستر کہ سر مشقت اور جانکاہی اور آخر کو سبب بیماری اور نفاہت بالکل تہجد نہیں ہو سکتی معلوم ہوا کہ تہجد میں کا طریقہ
 طریق اعتدال ہر دو عبادت میں زیادتی نہ نہایت کی اور یہی راہ خدا کو پسند ہے کہ اسکا پناہ ہمیشہ ہو سکتا ہے اور معلوم ہوا کہ تہجد کے
 سر نہا مستحب ہے تاکہ فجر کی نماز بخوبی ادا ہو اور رات کے جاگنے کی مشقت سو رہنے سے دور ہو جاوے ہو **سُئِلَ عَنْ جَنَابِ احْتِ**
الْكَاذِبِ إِلَى اللَّهِ أَلَيْسَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَا يُشْرِكُ بِإِلَهِهِ مسلم بن حذافہ
 سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہایت پسند کلام خدا کے نزدیک چار ہیں اول سبحان اللہ و ستر الحمد لیسر لا الہ الا اللہ چوتھے
 اللہ اکبر تہجد کے ضرر نہیں ان چاروں میں ذکر کے وقت جس سے توجاہ ہے ابتدا کرے **ف** یعنی چاہے اول سبحان اللہ پڑھے
 یا الحمد لیسر لا الہ الا اللہ یا اللہ اکبر سب سے بہتر **عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ أَحَقُّ الشَّرْطِ أَنْ تُؤْفِقُوا وَجْهَكُمْ اسْتِغْلَامًا بِهِ الْفَرَجُ**
 بخاری اور مسلم بن عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب شرطوں میں جس کا ٹکڑا پورا کرنا چاہیے اس شرط کا زیادہ تر پورا کرنا
 لازم ہے جس کے سبب تنہا عزتوں کی شریک ہیں جلال کرین **ف** جو شرطیں در قول تدارک نکاح میں واجبہ دامن سوا تین ہیں اول تو مہر ہر
 دو شریک تین فقرہ تیسرے حسن پاک و متور کے موافق عورت کا مہر فرض ہے اس شرط سے معلوم ہوا کہ اسکا ادا کرنا سب سے مقدم ہے اور جو
 مہر ادا کرنے کا قصد نہ کرے وہ نہ نگاہی اور بعض شرطیں نکاح میں واجبہ دامن ہیں جیسے خاوند کا جو کہ گھر میں رہنا جو رو کو اپنے
 گھر بلانا یا جو رو کی زندگی میں دور نکاح نہ کرنا یا پہلی جو رو کو ملاقات دینا **أَبُو هُرَيْرَةَ أَخُو فَوْزِيٍّ إِذَا أَخُوفَ مَا أَخَافَ**
عَلَيْكَ مَا يُخَوِّعُكَ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا قَالُوا أَمَا لَدُنْكَ دُنْيَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَرَكَاتُ الْأَرْضِ قَالُوا يَا رَسُولَ
اللَّهِ هَلْ يَأْتِي الْخَيْرَ بِاللَّيْلِ قَالَ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ کُلُّ مَا
يُنْتَبِذُ الرِّيحُ يُقْتَلُ أَوْ يُلْهِمُ وَيُرْوَى يَمُوتُ خَيْطًا أَوْ نَكِيرًا إِذَا أَحْمَلَةُ الْخَضِيرِ فَأَتَاهَا تَأْكُلُ حَقًّا إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرُهَا
اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اجْتَرَتْ وَبَاكَتْ وَنَلَطَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَانْكَثَتْ **إِنْ هَذَا الْمَلِكُ خَضِرٌ فَخُلُوهْ مَنْ أَحَدُهُ حَقَّقَهُ**
وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ وَمَنْ أَحَدُهُ يَغْوِي فَقَبْضَةً كَانَتْ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ بخاری اور مسلم بن ابی ہریرہ
 سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ زیادہ تر خوف جس کا ٹکڑا تہجد پر لگا ہے وہ چیز ہے جو کہ خدا تمہارے واسطے نکال دیا گیا کی نیت
 اور اگر اللہ سے اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ دنیا کی آرائش سے کون چیز مراد ہے حضرت نے فرمایا کہ زمین کی برکات جیسے الخبز اور لباس
 اور فرش اور چاندی سونے کی کمان اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا نیک چیز بھی بدی لاؤ گی یعنی جن میں کی پیدا ہوئی خیر کو برکت
 اور خیر فرمایا تو بھلا خیر سے شر کو نہ کہو گا حضرت نے فرمایا ہے کہ خیر سے خیر ہی ہوتی ہے خیر سے خیر ہی ہوتی ہے خیر ہی البتہ
 ہر ایک گھاس کو بیج کی فصل لگاتی ہے چاروں کو ہلاک کر دیتی ہے ہر ایک کے قریب کر دیتی ہے یعنی اگر حد سے زیادہ جسے اور دیکھا
 روایت میں یوں ہے کہ چار چاروں کو ہلاک کرنا ہی سب سے بھلا کرنا قریب ہلاکت کے کر دیتا ہے یا اس خاوند سب سے بھلا کرنا ہی البتہ
 کہ وہ کھایا کیا یا نہ کھا کہ جب انکی دونوں کو کھیں تن گیں یعنی جبکہ اسودہ ہو تو آقا کے سامنے چار پھر آئے بھگالی کی اور شایب
 کیا اور لید کی پھر چراگاہ میں پلٹ گیا سوائے کیا ان شروع کیا شایب مال نکالنا پھر ان میں سے جو جسے اسکو کیا لیا اور بھارت

۱۱۹۸

۱۱۹۹

مختار الصحاح

یعنی حلال وجہ سے کمایا اور شرع کے موافق موقع پر خرچ کیا تو یہ مال دین کی اچھی مددگاری ہے اور جسے اس مال کو ناحق لیا
یعنی طمع ہے اور حرام وجہ سے جمع کیا تو اس مالدار کا حال اس ہمارے سا حال ہے کہ جو جمع کئے کی ہمارے کی کھا جاتا ہے اور کبھی اسودہ میں
ہوتا ہے۔ اس حدیث میں حضرت ایک مثل رضیل و بنیل مالدار کی دوسری مثل سخی مالدار کی فرمائی سو جس مالدار نے مال کو جمع کر رکھا
اور صدقہ روں کا حق ادا کیا اس کا حال اس خانہ کا سا حال ہے جسے گھاس کھائی پھر پیٹ پھول کے گر گئی کی ہمارے کی مر گیا تو گھاس
نے اس کے حق میں کچھ فائدہ نہ کیا بلکہ ناحق جان لگی اور جس مالدار نے خود کھایا اور اپنی حاجت کے زیادہ مال کو خیر کیا تو اس کا حال
جیسے اس خانہ کا حال ہے جسے گھاس کو چرا پھر اسودہ ہو کر آفتاب کے سائے بنگالی سے ہضم کر کے پیشاب اور ریزہ سے فضلہ دو کیا ایسے
خانہ کو ہرگز ہلاکت نہیں اور گر گئی کا کچھ دشمن سو جس مالدار نے اپنی ضرورت کے بعد جب خراب لگی کی طرف توجہ کی اور اگر
آفتاب صحت کا سامنا ہوا تو زیادہ از حاجت مال کو مثل پیشاب و ریزہ کے ملجہ کر کے مین اپنی صحت جاتا ہے اور مصارف خیرین
صرف کر کے اپنے رب کی شکر گزاری کرتا ہے عَائِشَةُ اَسْتَوْدَعُكَ لِحَافَانِ اَطْوَلُ لَكُنَّ يَدَا بَخَارِي اور سلم میں حضرت عائشہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے اپنی بیویوں سے فرمایا کہ تم میں سے میرے ساتھ جلد تر ملنے والی وہی بی بی ہے جس کا ہاتھ زیادہ تر لینا ہے یعنی
میری موت کے بعد وہ بی بی پہلے مرے گی جو سنی ہر ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ظاہری
ہاتھ سمجھ کر سب بیویوں نے اپنے ہاتھ نا پے حضرت اسودہ کا ہاتھ سے زیادہ لینا پھر جب حضرت کے انتقال کے بعد زینب بنت
جحش کا انتقال ہوا تو معلوم ہوا کہ اپنے ہاتھ سے سخاوت مراد ہے اور زینب سب بیویوں میں زیادہ تر سخی تھیں اس حدیث میں صحیح
ہے کہ آئندہ کی بات فرمائی پھر ویسا ہی ہوا اَبُو هُرَيْرَةَ اَسْمُوْهُمُ كَلِمَةً تَكَلَّمْتُ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةً لِّبَيْدٍ الْاَكْلُ شَيْءٌ مَّا خَلَا اللهُ
بِاطِلُ بَخَارِي اور سلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عدم سچے مضمون کا قصیدہ جس کو عرب کہتا ہے شاعر کا
قصیدہ ہے جس کا ترجمہ مصرع ہے کہم اللہ کا نام بجا سب چھوٹا ہے جن یعنی سو ا خدا کے ہر چیز سے والی ہر ف زمانہ جاہلیت میں
لبید نام ایک شعر عرب میں تھا اس کا یہ مصرع ہے جو کہ حق تھا اور موافق قرآن کے مضمون کے تھا اس واسطے اس کی تعریف فرمائی
معلوم ہوا کہ جس شعر کا مضمون حق ہوا وحکت اور نصیحت پر مشتمل ہوا اس کا پڑھنا شرع میں منع نہیں بلکہ پسندیدہ ہے جیسے گلستان
اور بوستان اور مولوی روم کی تنوی یا حلیہ حکیم سنائی کا اَبُو هُرَيْرَةَ اَصْدَقُ قَوْلًا اَصْدَقُ قَوْلًا اَصْدَقُ قَوْلًا اَصْدَقُ قَوْلًا
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگوں میں بہت سچے خواب والا نہایت سچ بولنے والا ہر ف یعنی جسکی بات
سچی اسکی خواب بھی سچی اس واسطے کہ جھوٹ بولنے سے آئینہ دل تیرا اور رنگ آلودہ ہو جاتا ہے تو خواب میں عالم مثال کی عکس شک
جنگل میں بڑی اسی واسطے فاسق کی خواب اکثر پریشان ہوتی ہیں اَبُو هُرَيْرَةَ اَعْيَضَ كَجَلَّ عَلَى اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ اَخْبَثَ
وَجَلَّ كَانِ يَكْتُمُ مَلِكًا اَلَمْ يَلِكْ اَلَمْ يَلِكْ اَلَمْ يَلِكْ اَلَمْ يَلِكْ سلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہایت جھگڑا
مرد خدا کے نزدیک قیامت کے دن اور نہایت ذلیل اور پلیدہ مرد ہے جس کا شاہنشاہ اور مہاراج نام رکھا جاوے حقیقت میں
کوئی بادشاہ جہان کا مالک نہیں سوائے خدا کے ف ایران کے بادشاہوں کو شاہنشاہ کہتے تھے جس کا ترجمہ عربی میں ملک الملک
اور ہندی میں مہاراج ہے چونکہ اسمین کھلا شرک تھا اور صاف بے ادبی تھی اس واسطے حضرت نے منع کیا ناچار ہند کے کوکب
مناسب ہے کہ جھوٹا مہندر بول بولے اسی طرح خواہ اسم کہ خدا کو خاص ہے غیر خدا کو درت نہیں جیسے رحمن اور قدوس

۱۳۰۱

تحفة الاحیاء ترجمہ مشافہ الاضواء

۱۳۰۲

۱۳۰۳

۱۳۰۴

کل

اور بیجا اس کے گناہ مہات ہو گئے ہیں نے کہا کہ یا حضرت میں بھی اُن غازیوں میں ہونگی حضرت نے فرمایا کہ تو اس میں نہیں تو اول
 قسم کے غازیوں میں ہو یہ حدیث معجزہ ہو کہ حضرت نے جیسے آئندہ کی بات کی خبر دی جیسی ہی ہوئی اُن مسعود اول مسکا
 ۱۲۱۱ یَقْضَيْنَ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فِي الدِّمَاءِ سلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگوں میں اول فیصلہ
 قیامت دن خونوں میں ہو گا ف مقصود اصلی دنیا میں انسان کی حیات ہو اور گشت خون اس کے مخالف ہو اور سب گناہ امیر گشت
 اور کفر کے اُس سے نیچے ہیں تو اول خون ریزی کا فیصلہ مقدم ہو اور حدیث میں اشارہ ہو کہ قتل کو انسان سمجھا جاتا ہے خدا کے نزدیک
 ۱۲۱۲ ایسا سخت گناہ ہو کہ قیامت میں اول اسی کا فیصلہ ہو گا حضرت ابن عباس اھون الناس عدداً ابو طالب وهو من علین یُعْلَن
 یُعْلَن مِنْهُمْ مَا دَمَاعَهُ بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سب دین میں نہایت ہلکا عذاب
 والا ابوطالب ہو اس کے پانوں میں دو آگ کی جوتیاں ہیں جسے اس کا داغ اُبلتا ہو ابوطالب نے کلینہ پڑھا اور اس کے دو رخ
 نصیب ہوا اور حضرت سے نہایت ملوک کرتے تھے اس واسطے سب دوزخیوں سے اپنے عذاب ہلکا ہو معاذ اللہ سب ہلکے عذاب کا یہ
 حال ہو کہ جیسے داغ خل ہانسی کے جوش مارتا ہو تو سخت عذاب کو خیال کیا چاہیے کہ کیا ہو گا فصل اس فصل میں دے
 حشیں میں شکر سے پہلے کل کا لفظ ہو اَبُو قُحَیْرَةَ كُلُّ اَبْنِ اَدَمَ تَاْكُلُهُ الْاَرْضُ الدَّخْبُ الذَّنْبُ مِنْ خُلُقٍ وَفِيهِ
 ۱۲۱۳ یُرْكَبُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تمام آدمی کے بدن کو زمین کھا جاتی ہو سوائے
 دھڑی کی ہڈی کے اسی سے آدمی پہلے بنایا گیا اور اسی میں ہوڑا جاوے گا ف عجب الذنب اُس ہڈی کو کہتے ہیں جہاں سے
 جاوڑی کی دم جتی ہو آدمی کے بدن میں اُسکو دھڑی کہتے ہیں سو فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی میں گل جاتا ہو مگر دھڑی میں گنتی
 آدمی کی پیدائش سپیش میں اول وہیں سے شروع ہوتی ہو اور قیامت میں بھی اُسی ہڈی سے ترکیب شروع ہوگی سب میں کیا
 خاک رہاں قیل ہو کہ جیسا بدن خدا دیسا طیار ہو جاوے گا یہ جو فرمایا کہ دھڑی میں گنتی یا تو سب نہ گنتی ہوگی یا اس کے باریک باریک
 اجزائے دھڑی نہ گنتی ہو گئے ہوں گے مگر جو غیر اصلی اجزائے بدن اَبُو قُحَیْرَةَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَعِزُّهُ وَمَالُهُ
 مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سب خیر مسلمان کی مسلمان پر حرام ہو اُسکا خون اور اُسکی عزت اور
 اسکا مال ف حضرت نے حجة الوداع میں جہاں ہزاروں مسلمان جمع تھے یہ حدیث فرمائی اور فساد اور ظلم کی بھر کا مٹی اس واسطے
 کہ اکثر عالم میں فساد و فحشیتوں کا مون میں ہوتا ہو چنانچہ جب مسلمان کا ناسخ خون کرنا حرام ہوا تو خون کا جھوٹھا
 دعویٰ کرنا اُسکی ناسخ گواہی دینا بھی حرام ٹھہرا اور جب مسلمان کی ابروریزی منع ہوئی تو اُسکو دلیل کرنا بھی حرام کرنا اُسکی جو رو
 بیی سے حرام کاری اُسکی جہلی کھا ناسخیت کرنا بھی حرام ہوا اور جب اسکا مال لینا درست ہوا تو قطع الطریق چوری و غلبازی
 و اُتد رثوت قمار بازی خربجی بھی حرام ہو گئی اس واسطے کہ ان کا مون سے اسکا مال ناسخ برباد ہوتا ہو محافلت نوع انسانی شریعت
 ۱۲۱۵ کی عمدہ غرض ہو سو اسکا بیان اس حدیث میں بخوبی سمجھا دیا اَبُو قُحَیْرَةَ كُلُّ اُمْتٍ مُمَاتٍ اِلَّا الْحَبَشَةُ نَوْنٌ وَاِنَّ مِنْ
 الْجَحْدَارِ اَنْ یَعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ یُصْبِحُ قَدْ سَارَكَ رَبَّهُ فِیْقُولُ یَا قُلَانِ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ لَكَ اَوَّلُ اَوْ قَدْ بَاتَ
 لَیْلًا لَكَ رَبِّهِ وَ یُصْبِحُ یَكْتَسِفُ سِتْرُ اللَّهِ عَنْهُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سب میری
 امت کے گناہ معاف ہوں گے مگر اُن کے گناہ نہیں معاف ہوں گے جو اپنے پوشیدہ گناہوں کو ظاہر کرتے ہیں اور اللہ سے بات بھی اظہار

تحفة الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

میں داخل ہوں کہ بندہ رات کو کوئی بڑا کام کرے پھر اسکو صبح اس حالت میں ہو کہ اسے رب نے اس گناہ کو چھپا دیا اور وہ سو رہا
 شخص یوں کہے کہ اویسان فلا نے میں نے تو رات کو ایسا ایسا کام کیا رات کو اس کے رب نے گناہ پر پردہ ڈالا اور وہ صبح
 کو خدا کے پردے کو کھولتا ہوں پوچھنا یہ پوشیدہ گناہ کو لوگوں سے ظاہر کرنا ایسا سخت گناہ کبیرہ ہے کہ معاف نہ ہوگا ہوا اسکے کہ
 گناہ پر جرات اور بے پروائی ثابت ہوتی ہے اور صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ظاہر کرنا اور اخفا کرنے میں تمنا اور بیچو بیچنے کا دامن
 کہتے ہیں اور صاحب جسکا خدا سے پردہ نہیں اٹکا آدمی سے پردہ کرنا ایک ضروری غلط سمجھ میں کہ اگر وہ شرعاً اور ظاہر کرنا اور لایق اللہ عزوجل کی
 پردہ پوشی کرنا واجب کہ اسے بجا میں کہ خود اپنا پردہ فاش کیا تو مغفرت اور پردہ پوشی کے لائق نہ رہا اور حدیث میں آیا ہے کہ پوشیدہ
 گناہ کی پوشیدہ توبہ کرے اور ظاہر گناہ کی ظاہر توبہ کرے تاکہ نیک لوگ خوش ہو کر اس کی توبہ کے گواہ بن جائیں یا اور گناہگار اسکو دیکھ کر
 توبہ پر مستعد ہوں ہم ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب میری امت بہشت میں اٹل ہوگی اگر جسے کہ
 عصائی فقد ابی بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسے میری اطاعت کی اور میری سنت پر چلا وہ بہشت میں داخل
 ہوگا اور جسے میری نافرمانی کی یا بدعت نکالی یا شریعت سے راضی نہ ہوا اسے نماز اور وہی منکر ہوا اس
 حدیث میں ابتداء سنت کی تفصیلات ہیں اور بدعت و راجح کام شرعی سے راضی ہونے پر انکا بہرہ و
 ابوہریرہؓ کے کُلّ سَلَامٍ مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ تَقْدُلُ
 بَيْنَ الْإِنْسَانِ صَدَقَةٌ وَبَيْنَ الرَّجُلِ فِي دَابَّتِهِ فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهِمْ أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعٌ صَدَقَةٌ
 وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَلَمْ يَطُ الْأَذَى
 عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر روز جس میں آداب
 ہر ایک ہڈی اور ہر ایک جوڑ جوڑ پر صدقہ ہے انصاف کرنا دو شخصوں میں خیرات ہو مگر نامرد کی اسکی سواری میں ہر ایک ہڈی
 پر چڑھا دینا اسکا اسباب اس کے جانور پر اٹھا کر لا دینا خیرات ہے اور نیک بات سے کسی کا دل خوش کر دینا یا لا الہ الا اللہ پڑھنا
 بھی خیرات ہے اور ہر ایک دُکّ جو ناز کے واسطے چلے خیرات ہے اور تکلیف الی چیز جیسے کانٹا اور ہڈی اور تھپڑ کو راہ سے دور کرنا خیرات
 ہے ورنہ یعنی ہر روز آدمی کو خیرات کرنا لازم ہے اسواسطے کہ ہر روز زندگی دینا اور چنگار کھنا خدا کا نازہ احسان ہے کہ بندہ ان کو
 اسکی شکر گزاری بھی ضرور ہے پھر فرمایا کہ شکر گزاری اور خیرات صرف مال ہی پر موقوف نہیں جو تیر ہر روز شکل پڑے بلکہ انصاف
 اور عدل کرنا یا تنکے ماندے کو اسکی سواری پر سوار کرنا یا اسکا اسباب لا دینا ناز کے واسطے مسجد میں حاضر ہونا اور اسے سوزیات
 کو دور کرنا یہ سب کام خیرات اور صدقات میں داخل ہیں انہیں سے جو سامنے آئے اسکو کرے اور اپنے بدن کی صحیح اور قوت
 کی شکر گزاری خدا کی رضا مندی کے واسطے بجا لاوے وَاللّٰهُ مُؤْتِي كُلِّ شَيْءٍ أَشْكُرَ قَوْحَرًا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ
 سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو پینے کی چیز نشہ لاوے اور مست کر دے وہ حرام ہے ورنہ آئین بنگ اور بوزہ اور شراب اور قمار
 سب داخل ہیں انکا قلیل اور کثیر کثر الامون کے نزدیک برابر ہی مانتی تحقیق آگے آئی قَابِلٌ عَمَّ كُلِّ شَيْءٍ فَقَدْ حَقَّقَ الْحَقُّ
 وَالْكَلْبُ وَالْكَلْبُ وَالْحَقُّ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک چیز خدا کی تقدیر

سن و شهرت و شهره را
مستحق نظر است

5814

1412

171

کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک پہلی بات بھلا کام صدقہ ہوتی یعنی آئین خیرات کے برابر ثواب ہر فصل فصل بن سے
 ۱۲۲۵ حدیث میں چنگے سے پرندہ پر قائم تھا اے طائب قد اجرونا من الجودت وامننا من الامنت قالہ لہا
 یوم فقیہ مکہ بخاری اور مسلم میں ام ہانی ابو طالب کی بیٹی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھے پناہ دی جسکو تو نے پناہ
 دی اور ہتھے اسن ویا جسکو تو نے اسن ویا یہ حضرت نے ام ہانی سے فرمایا جس دن کہ فتح ہوا فتح نام ہانی نے اپنے خانہ کے
 رشتہ دار کو پناہ دی تھی علی رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کا ارادہ کیا ام ہانی نے اپنے بھائی کا شکوہ حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے
 ۱۲۲۶ یہ حدیث فرمائی کہ اجدادہم اذکرت جہلک یا ربیۃ دنا نذو فک ظہرک الی المذینۃ قالہ لہ بخاری اور مسلم میں
 چارٹر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا اونٹ چار دیکڑ کو لیا اور جسکو دینے تک اسکی سواری کی اجازت ہو یہ حضرت نے
 چارٹر سے فرمایا ہے چارٹر سے روایت ہے کہ میں سفر میں حضرت کے ساتھ تھا میرا اونٹ نہایت تھک گیا تھا میں بسکے پیچھے چڑھا تھا
 ایکیا حضرت میرے پاس ہو کر نکلے سو میرے اونٹ کو ایک کھڑا مارا پھر وہ اونٹ خوب تیز رفتار ہو گیا کہ کبھی ایسا تیز قدم نہ تھا
 پھر حضرت نے فرمایا کہ اس اونٹ کو ہمارے ہاتھ بیچ ڈال میں نے اسکو بچا لیکن دینے تک اسکی سواری شرط کر لی تب حضرت نے یہ
 حدیث فرمائی کہ جب میں نے اپنے تینوں چارٹر سے اس اونٹ کو لیا حضرت نے چار دیکڑ اور پانچ جو کہ برابر ثوابیت
 سے زیادہ دیا اور فرمایا کہ قیمت اور اونٹ دونوں تجھ کو دیے و جب چیز چھٹی تو بایں کو نہیں کہہ شرک لیا درست نہیں بلکہ چارٹر
 جو سواری کی شرط کی تھی سو حقیقت میں شرط نہ تھی بلکہ حضرت کی طرف سے احسان تھا سواری کی اجازت بطور رعایت تھی یا کہ
 ۱۲۲۷ بات حضرت کو خاص تھی اور ظاہر حضرت کو چارٹر سے احسان کرنا منظور تھا مول لینا ہی غرض تھا وہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
 منہ اسلم وشرقی لکھا ووقعہ اللہ بما آناہ سلم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ التبر اور کو پونچا جو
 مسلمان ہوا اور اسکو بقدر ضرورت روزی ملی اور خدا نے جتنا اسکو دیا اس پر قناعت نصیب کی و قناعت الے ایمان ار
 کو اسو اسطے کامیاب فرمایا کہ ایمان کے سبب سے اسکی آخرت سنوری اور قوت ضروری سے دنیا کی تکلیف بھی ننوی تو کیا دونوں
 جہان سے بخور دار ہوا اور اگر ایمان ہوا اور قناعت ننوی تو ایمان کی خوبی اور لطف مطلق ظاہر نہیں ہوا طبع آدمی لظفون میں
 ذلیل اور حقیر کوفتی ہو شعرا کی قناعت تو نگم گردان ہا کہ درای تو بیج نعمت نیست بلکہ ان کی دعیال کی ضروریات کو طلب نہا
 ۱۲۲۸ قناعت کے مخالف نہیں بلکہ طبع زائد از حاجت پیر کی تلاش کا نام ہو وخرائن عمر قد بلغنی انک تمکن فی اسامۃ و
 انک احب الناس الی بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو یہ خبر پہنچی ہو کہ مقرر تھے ہمارے کہ جن میں
 کچھ کہا ہو اور التبر اسامہ میرے نزدیک سب سے دیرین سے زیادہ پایا ہوا ہے اسامہ کو حضرت نے آخر میں ایک لشکر کا سرکار کیا بعض
 ۱۲۲۹ لوگوں نے کہا کہ نوجوان کو چھ بڑے اصحاب پر سوار کرنے میں کیا حکمت ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہا انک بکعب
 قد جمع اللہ لک ذلک حکمہ قالہ لوجل من الانصار قبل لک لو اسئرنیت حمارا لکبہ فی الظلماء و فی الزمضاء و کما
 لا یخطئک مملوۃ مع بعدہ من المسجد فقال ہا لیس فی ان ملونی الی جنب المسجد الی انک اب انک بکعب و ممتسای
 الی المسجد ورجوعی اذ ارجعت الی اہلی سلم میں ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ التبر جمع کرکھا ہوا خدا نے
 تیرے واسطے یہ سب کچھ حضرت نے اس انصار سے فرمایا جس سے لوگوں نے کہا کہ اگر سواری مول لے اور تار کی اور گرمی کے

تحفة الاخيار ترجمہ مشارق الانوار

دل میں الہام ہوتا تھا یا فرشتے کلام کرتے تھے حالانکہ وہ پمیر ہوتے تھے سو بیامرد اگر میر علی مرتضیٰ کوئی ہوگا تو
 عرفان و فہم کا بیشک حضرت کی امت سب امتوں سے افضل ہے تو جب اگلی امتوں میں صاحب الہام اور کلام لوگ
 ہوتے تو حضرت کی امت میں بطریق اولیٰ ہوا چاہیں اس حدیث سے بڑی حمد و فضیلت فائدہ عظیم کی ثابت ہوئی
 فصل اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر لفظ ہوہو ابوہریرہ لَقَدْ اَحْتَظَرْتُ بِحَقِّكَ رَسُوْلَ اللهِ وَرَى النَّارَ
 قَالَ لَوْ رَأَيْتَ قَالَتْ ادْعُ اللهَ لِي فَلَقَدْ دَعَوْتُ ثَلَاثَةً مُسْلِمًا مِنْ ابُوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ التبتہ
 نے تو اپنے گرد بڑا مضبوط مٹر بنایا دوزخ کے بچاؤ کا یہ حضرت نے اس عورت سے فرمایا جسے کہا تھا کہ یا حضرت یہ سہرے وسط
 دعا کیجیے سوا التبتہ میں تو تین لڑکے کا رچکی ہوں و یعنی جسکے تین چھوٹے لڑکے مرے اور اُسے انکی آتش فراق میں جہنم
 کیا وہ آتش دوزخ سے پناہ میں ہو گیا عورت بوجہی تھی کہ تبتہ سے اسکی اولاد مرگئی اسواسطے اسنے حضرت دعا لکھا سو
 حضرت نے اسکی تسکین کر دی کہ تو سچ نہ کہہ کر اُسکے سب سے بڑے عظیم سے بچکی حرم عنہ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَیَّ الْبَيِّنَاتُ سُوْرَةٌ لِّمَنْ احْبَبَ
 اَوْ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأْنَا فَجَاءَكَ لَكَ فَجَاءَ مِيْكَ نَجَارِیْ میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ التبتہ
 اسکی رات چھپر ایسی سورت اُتری کہ میرے نزدیک تمام دنیا سے بہتر ہو پھر حضرت نے اناتھما کی عورت بڑھی ف جب
 حضرت نے خدیجہ میں بظاہر وہ کربلہ کی تو اکثر اصحاب کو قلع و قمع فائدہ کو سب سے زیادہ بکا بچ تھا تو اسواسطے اس نے اسے
 ہونے رات کو حضرت نے عمر فاروق سے یہ حدیث فرمائی کہ فتح کی ایشات منکر انکا غم دور ہو جاوے و ابوہریرہ لَقَدْ اَهْلَكْتُكُمْ
 ظَهَرَ الرَّجُلُ يَتْبَعِي الْقَطْرِ فِي الْمَدْحَةِ نَجَارِیْ اور سلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ التبتہ تو ہلاک کر دلا
 یابون فرمایا کہ تبتہ تو اس مرد کی پیٹھ کا ٹہ ڈالی یہ اُس شخص سے فرمایا جسے دوسرے شخص کی بید تعریف کی ف حضرت نے ایک
 شخص کو سنا کہ دوسرے شخص کی تعریف اور توصیف بڑھ بڑھ کر کرنا ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ اللہ پر و تعریف
 کرنا نہایت بیابان ہے کہ آدمی اپنی تعریف منکر گھنڈ میں آتا ہو اور آپ کو بہتر سمجھ کے تحصیل کمالات سے محروم رہتا ہو و عمران بن
 حصین لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً كَوْثُرَتْ بَيْنَ سَبْعَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ كَوْثُرَتْ هُوَ وَهَلْ وَجَدْتُ أَحْضَنَ مِنْ أَجَادَتِ
 بِنَفْسِهِ اَللّٰهُ قَالَ كَلِمَةً لَّتِي اَقْرَبَتْ بِالْحَبْلِ مِنَ الرَّسْلِ فِي سَلَمٍ میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
 کہ التبتہ اس عورت نے تو ایسی توبہ کی ہو کہ اگر اُسکی توبہ نہ ہوتے تو اسے ستر گنا گارون میں بانٹتی جاوے تو مقرر انکو بھی کفایت کرے
 اور جہلا اسنے راہ خدا میں اپنی جان نثاری سے بھی کسی کو افضل پایا یہ حضرت نے اس عورت کے حق میں فرمایا جو جہنم کی قوم
 سے تھی جسے حرام کاری کے حل کا اقرار کیا تھا ف حضرت کے روبرو ایک حاملہ عورت آئی اسنے کہا یا حضرت میں نے
 حرام کاری کا گناہ کیا مگر نہ اورو بھیجیے اور حد داریے حضرت نے اسکے والی سے فرمایا کہ کہو اچھی طرح کہ جبکہ یہ جنے تو میرے پاس اسکو لانا
 پھر جب اسکے لڑکا پیدا ہوا تو وہ معفرت کے پاس اسکو لایا حضرت نے اسکے کپڑے اسکے بدن پر مضبوط بندھ لیے تاکہ بدن
 مکمل جاوے پھر وہ پھر وں سے ماری گئی حضرت نے اسکے جنازے کی نماز پڑھی تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کیا رسول اللہ
 آپ نے امیر نماز پڑھی حالانکہ اسنے حرام کاری کی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اُسکی حرام کاری کیسکو معلوم تھی
 اسنے خود خوف خدا سے اقرار کیا اور خدا کے واسطے اپنی جان دی اُسکی توبہ ایسی خالص ہو کہ ستر گنا گارون کی معفرت کے واسطے

۱۲۳۳

۱۲۳۴

۱۲۳۵

۱۲۳۶

حفظ الہام
 حضرت کی امت
 سب امتوں سے
 افضل ہے
 حضرت نے
 فرمایا کہ
 التبتہ تو
 ہلاک کر دلا
 یابون فرمایا
 کہ تبتہ تو
 اس مرد کی
 پیٹھ کا ٹہ
 ڈالی یہ اُس
 شخص سے
 فرمایا جسکے
 دوسرے شخص
 کی تعریف
 اور توصیف
 بڑھ بڑھ کر
 کرنا ہو تب
 حضرت نے
 یہ حدیث
 فرمائی
 یعنی یہ اللہ
 پر و تعریف
 کرنا نہایت
 بیابان ہے
 کہ آدمی
 اپنی تعریف
 منکر گھنڈ
 میں آتا ہو
 اور آپ کو
 بہتر سمجھ
 کے تحصیل
 کمالات سے
 محروم رہتا
 ہو و عمران
 بن حصین
 لَقَدْ تَابَتْ
 تَوْبَةً
 كَوْثُرَتْ
 بَيْنَ
 سَبْعَيْنِ
 مِنْ
 أَهْلِ
 الْمَدِيْنَةِ
 كَوْثُرَتْ
 هُوَ
 وَهَلْ
 وَجَدْتُ
 أَحْضَنَ
 مِنْ
 أَجَادَتِ
 بِنَفْسِهِ
 اَللّٰهُ
 قَالَ
 كَلِمَةً
 لَّتِي
 اَقْرَبَتْ
 بِالْحَبْلِ
 مِنَ
 الرَّسْلِ
 فِي
 سَلَمٍ
 میں
 عمران
 بن
 حصین
 سے
 روایت
 ہے
 کہ
 حضرت
 نے
 فرمایا
 کہ
 التبتہ
 اس
 عورت
 نے
 تو
 ایسی
 توبہ
 کی
 ہو
 کہ
 اگر
 اُسکی
 توبہ
 نہ
 ہوتے
 تو
 اسے
 ستر
 گنا
 گارون
 میں
 بانٹتی
 جاوے
 تو
 مقرر
 انکو
 بھی
 کفایت
 کرے
 اور
 جہلا
 اسنے
 راہ
 خدا
 میں
 اپنی
 جان
 نثاری
 سے
 بھی
 کسی
 کو
 افضل
 پایا
 یہ
 حضرت
 نے
 اس
 عورت
 کے
 حق
 میں
 فرمایا
 جو
 جہنم
 کی
 قوم
 سے
 تھی
 جسے
 حرام
 کاری
 کے
 حل
 کا
 اقرار
 کیا
 تھا
 ف
 حضرت
 کے
 روبرو
 ایک
 حاملہ
 عورت
 آئی
 اسنے
 کہا
 یا
 حضرت
 میں
 نے
 حرام
 کاری
 کا
 گناہ
 کیا
 مگر
 نہ
 اورو
 بھیجیے
 اور
 حد
 داریے
 حضرت
 نے
 اسکے
 والی
 سے
 فرمایا
 کہ
 کہو
 اچھی
 طرح
 کہ
 جبکہ
 یہ
 جنے
 تو
 میرے
 پاس
 اسکو
 لانا
 پھر
 جب
 اسکے
 لڑکا
 پیدا
 ہوا
 تو
 وہ
 معفرت
 کے
 پاس
 اسکو
 لایا
 حضرت
 نے
 اسکے
 کپڑے
 اسکے
 بدن
 پر
 مضبوط
 بندھ
 لیے
 تاکہ
 بدن
 مکمل
 جاوے
 پھر
 وہ
 پھر
 وں
 سے
 ماری
 گئی
 حضرت
 نے
 اسکے
 جنازے
 کی
 نماز
 پڑھی
 تو
 عمر
 فاروق
 رضی
 اللہ
 عنہ
 نے
 کہا
 کیا
 رسول
 اللہ
 آپ
 نے
 امیر
 نماز
 پڑھی
 حالانکہ
 اسنے
 حرام
 کاری
 کی
 تھی
 تب
 حضرت
 نے
 یہ
 حدیث
 فرمائی
 یعنی
 اُسکی
 حرام
 کاری
 کیسکو
 معلوم
 تھی
 اسنے
 خود
 خوف
 خدا
 سے
 اقرار
 کیا
 اور
 خدا
 کے
 واسطے
 اپنی
 جان
 دی
 اُسکی
 توبہ
 ایسی
 خالص
 ہو
 کہ
 ستر
 گنا
 گارون
 کی
 معفرت
 کے
 واسطے

بیان حضرت
سیدنا

۱۲۴۱

تحفة الاضياء ترجمہ مستشرق الزوار

۱۲۴۲

کا وقت آیا تو میں نے ان پیغمبروں کی امامت کی بھر میں جب نماز سے فارغ ہوا کسی کھٹے دالے نے کہا اے محمدیہ مالک ہو
دورخ کا داروغہ سو تو اے محمدیہ کو سلام کرتا تو میں اسکی طرف نہ جھک رہا ہوں سو اسی نے جھک کر پہلے سلام کیا جس ات حضرت کو مزاج
ہوئی اسکی مسخ کو حضرت نے اسکا حال کیسے میں حطیم کے اندر لوگوں سے بیان کیا کفار قریش کو نہایت تعجب ہوا اکثر قریش
بیت المقدس کو دیکھ آئے تھے ان لوگوں نے وہاں کی نشانیاں حضرت سے پوچھیں حضرت کو یاد نہ تھیں خدا نے اسکی صورت
سامنے کر دی سو حضرت نے ٹھیک ٹھیک وہاں کے پتے بتلائے کا فر شمرندہ ہو کر پہلے سورج کے نقشہ میں وہ بیت ہو حضرت
نے جبریل سے کہا کہ اگر میں سورج کا نقشہ کسی سے کہوں تو کون مجھ کو سچا جانے گا جبریل نے کہا ابی بکر صدیق شری تصدیق
کر گیا جب کا فر وں نے حضرت سے سورج کا حال سنا تو بڑھانے کے واسطے ابی بکر صدیق سے کہا ابی بکر صدیق نے کہا کہ مجھ کو تعجب
نہیں کہ جو خدا کا ایک دم میں جبریل کو عرض سے زمین پر بھیجتا ہو وہ قادر ہو کہ اسطرح حضرت کو بھیجی میں سے آسمان پر لیجاوے
امیدن سے ابی بکر کا صدیق لقب ہو گیا شواہد میں ہیں ایک قوم کا نام ہر جسکے لوگ گھنگرے بال لے اور بیلے ہوتے ہیں اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم اربعہ میں پیغمبر لوگ نماز پڑھتے ہیں ہر چیز ان عالم میں عبادت فرض نہیں قرآن شریف و نبوت و کبر و
توالتکلیف لای هذا ذکر الیقین احد الرسل اللہین وبعث الیانی بصیر مرسد القدر ینتہ بخاری فی مسلمین ودر بن
مخمر ودر و ان بن حکم سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اس شخص نے خوف دیکھا ان دو مردوں سے ایک مرد راوی جو
ابی بصیر کو مدینہ سے بلا لیکے تھے فسما محمد بنیہ کے سال حضرت سے اور کفار قریش سے چار شرطوں پر عہد ہوا تھا انہیں سے ایک
یہ بھی شرط تھی کہ اگر قریش سے کوئی مسلمان ہو کہ حضرت پاس آوے تو حضرت اسکو پکڑیں اور اگر حضرت کا کوئی مسلمان قریش پاس بھاگ
جاوے تو قریش اسکو نہ دیوں حضرت نے اس شرط کو ماننا تھا مگر فاروقی کو اسکا نہایت رنج تھا حضرت نے فرمایا کہ جو انہیں سے
مسلمان ہو کہ آویگا خدا اسکے بچاؤ کی کوئی راہ نکالے گا اور جو کوئی ہمارے پاس سے کا فر وں میں ملے گا خوب ہوا کہ خدا نے اس ناپاک
کو نفع کیا جب حضرت مدینہ میں تشریف لائے تو قوم قریش سے ابی بصیر مسلمان ہو کہ حضرت پاس آئیں میں نے قریش سے دعا دی
حضرت پاس بھیجے حضرت نے بموجب عہد کے ابی بصیر کو اسکے ساتھ کر دیا جب مدینہ سے چھ کوس پہنچے تو نلشے کا راوہ کیا
ابی بصیر نے ایک آدمی سے کہا کہ تیری تلوار نہایت عمدہ مسام ہو تی ہوا سے کہا ہاں بہت عمدہ ہے ابی بصیر نے دیکھنے کہا نے سے
تلوار مانگ کر اسکو مار ڈالا دوسرا آدمی بھاگ کر کا بٹا ہوا حضرت پاس آیا تب حضرت نے اسکو پکڑ لیا کہ حضرت نے فرمایا کہ بھڑ حضرت نے
اس سے حال پوچھا اسنے بیان کیا بعد اسکے ابی بصیر نے حضرت سے فرمایا کہ ابی بصیر شرطی کی آگ بھڑ کا نیر الاہو ابی بصیر نے جانا کہ
حضرت مجھ کو پھر جاکر دینگے تو مدینہ سے نکل کر سندر کے کنارے پر جا طھر سے پھر شخص کے کفار قریش سے مسلمان ہو کر آتا تھا وہ ابی بصیر کے
پاس ہوتا تھا جب مسلمانوں کی بہت بھیر ہو گئی تو کفار قریش کے قافلے جو ملک شام سے آتے جاتے تھے انھوں نے اناتھو سے کیے
قریش نہایت عاجز ہوئے پھر حضرت کو پیام دیا کہ اس شرط سے ہم باز آئے مسلمانوں کو اپنے پاس بلا لیجیے اور راہ ذی بسن کیجیے
سویا کہ حضرت نے فرمایا تھا و سیاہی خدا نے مسلمانوں کو سلامت کیا ہوا تو یان لقد سألنی عن الذی سئل عنی عنہ وما
لما علی شئ منہ حتی انانی اللہ بہ قالہ جین سألک عنک من اخبار النہود عن اول طغاکر اهل الجنة ومن الغنم
سلم من ثوبان سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا مجھے اسے پوچھا جو کہ پوچھا اور حال انکے حکم کو پوچھا بھی علم تھا یہاں تک کہ

خدا نے جو اس کا علم دیا ہے حضرت نے اس وقت فرمایا جبکہ علماء سے یہود سے ایک عالم نے حضرت سے پوچھا کہ پہلا کون ہے
 کا کون ہوگا اور کیا سبب ہے کہ اول کا بھی باپ سے مشابہ ہوتا ہے اور بھی ان سے ف اصباح میں روایت ہے کہ جب حضرت مدینے
 میں آئے تو عبداللہ بن سلام نے کہ یہود میں بڑے عالم تھے حضرت سے کہا کہ میں تین باتیں پوچھتا ہوں کہ انکو اسے پیغمبر کے
 کوئی نہیں جانتا تھا یہ تو کہ قیامت کی نشانیوں سے پہلی نشانی کون ہے اور ہشتیوں کو پہلا کھانا کون ملیگا اور کیا سبب ہے کہ
 اول کا بھی باپ کی صورت پر ہوتا ہے اور بھی ان کی صورت پر تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جواب دیا کہ قیامت کی اول نشانی
 آگ ہے جو لوگوں کو پورب سے پھر کی طرف ہانک لیجائیگی اور ہشتی لوگوں کو کھانا پھیلانی کیلگی کا کھانا ہو گوشت کھا دینگے اور اگر
 مرد کی منی نے سبقت کی تو اول کا باپ کی صورت پر ہوتا ہے اور اگر عورت کی منی نے سبقت کی تو ان کی صورت پر ہوتا ہے پھر عبداللہ
 بن سلام نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی معبود و رحمت نہیں اور آپ خدا کے پیغمبر رسول ہیں خ یا ابوہریرۃ
 لَقَدْ خَلَقْتِیَا اَبَاہُوَرِیْرَہُ اِنَّ کَاۤیْنَکَیْنِی عَنْ ہٰذَا الْحَدِیْثِ اَحَدٌ اَوَّلُ مِنْکَ یَا اَرَاۤیْتَ مِنْ حُصَیْکَ عَلٰی الْحَدِیْثِ
 اَسَمِعْتُ النَّاسَ یَشْفَعُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَرَّۃً�ۤیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَالِصًا مِّنْ قَبْلِ نَفْسِہٖ بِخَارِیْ مِّنْ اَبُوہِرِیْرَہُ سے روایت ہے کہ
 حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جان چکا تھا احوال ابوہریرہ کہ مجھے اس بات کو بخشنے پہلے کوئی نہ پوچھیکا اس واسطے کہ میں دیکھ چکا ہوں
 حرص کو بات کے دریافت کرنے پر بڑا سعادت مند لوگوں میں میری شفاعت کے واسطے قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جسے
 لا الہ الا اللہ کو اپنے دل سے خالص ہو کر کہا ف ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سے پوچھا کہ کیا حضرت بڑا سعادت
 آدمی شفاعت کا قیامت کے دن کون ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابوہریرہ حضرت کے
 بڑے رفیق تین اور نہایت محبوب تھے اسی سبب سے ہزاروں حدیث کی اسے روایت ہو سکی حدیث شفاعت کی اگر غور کیجیے
 تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کی سفارش چھ طرح ہوگی اول شفاعت تو حشر کے وقت ہوگی یعنی جبکہ لوگ قبروں سے اٹھنے لگے
 کے پہلے میدان میں کھڑے کھڑے کسی کی شدت سے گھبرائینگے اور سب پیغمبر جواب دینگے تو اس وقت حضرت بخدا دینگے اور حساب
 کتاب کروا کے اُس مصیبت سے نجات دلائینگے اس کا نام شفاعت کہلائے یہ شفاعت حضرت کو مخصوص ہے دوسرے کا سین دخل
 نہیں دوسری شفاعت اس وقت ہوگی کہ کچھ لوگ جہنم کی طرف روانہ کیے جاویں گے اور حضرت انکی شفاعت کر کے راہ سے پھر دینگے
 اور تیسری شفاعت اس وقت ہوگی کہ کچھ لوگ جہنم کے کنارے تک پہنچ کر نجات پائیں گے اور چوتھی شفاعت سے جو لوگ کہ دوزخ میں پڑ چکے ہیں
 کھلے جاویں گے جنکے بدن سوائے سجدہ گاہ کے جل بھن گئے اور پانچویں شفاعت سے ہر شے لوگوں کے اور زیادہ تر درجے بلند ہونگے
 اور چھٹی شفاعت سے اُن کا فزون کو جنہوں نے حضرت سے احسان کیا تھا کہ عذاب میں تخفیف ہوگی و اللہ اعلم ثم عايشۃ
 لَقَدْ خَلَقْتِیَا اَبَاہُوَرِیْرَہُ اِنَّ کَاۤیْنَکَیْنِی عَنْ ہٰذَا الْحَدِیْثِ اَحَدٌ اَوَّلُ مِنْکَ یَا اَرَاۤیْتَ مِنْ حُصَیْکَ عَلٰی الْحَدِیْثِ بَخَارِی
 میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ تو نے تو بڑے مالک کی پناہ مانگی جا اپنے لوگوں میں لی حضرت نے
 جون کی بیٹی سے کہا اور کہا نام اساتما انخان بن ابی الجون بن حارث کی بیٹی ف حضرت نے جب اساتما بنت انخان سے نکاح کیا
 حضرت کی بعض بیویوں کو رشاک ہوا اُس سے یوں کہا کہ تجھ کو غیرت اور شرم نہیں آتی کہ تو نے ایسے شخص سے نکاح کیا جس نے تیرے
 باپ اور بھائی کو مارا اور بعضی روایت میں یوں ہے کہ کسی بی بی نے اُسکو یوں سکھایا کہ جب حضرت تیرے پاس آئیں تو یوں

استیذان نمودن علماء
پیر و روحانیان
آنحضرت صلعم

12 NF

مكتبه الاخبار ترجمه مشارق الانوار

حضرت شیخین و
حضرت شافعی و
حضرت مالکی و
حضرت حنفی و
حضرت حنبلی و
حضرت شافعی و
حضرت مالکی و
حضرت حنفی و
حضرت حنبلی و

1994

عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِيَأْمُرَهُ بِمَا نَشِئْتُ فِيهِمْ فَقَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثْتُ إِلَيْكَ رَسَلًا بِأَمْرِكَ فِيمَا نَشِئْتُ أَنْ يَشُدَّكَ أَنْ أَطْلُبَ عَلَيْهِمْ حَالِ الْأَخْشْيَانِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّدُوا أُنْجُوا أَنْ يَخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مِنْ بَعْدِ اللَّهِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِي مَا حِذَرُ الْمَلِكِ أَنِّي عَلَيْهِ يَوْمَ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ مَا أُصِيبَ بِمَارِسِي مِنْ حَضْرَتِ عَالِيَةِ

سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقررین نے میری قوم سے یعنی قریش سے تکلیف پائی اور نہایت سخت تکلیف میں سے اُسے اُس دن پائی جب پہاڑ کی گھاٹی میں انصاریوں نے جسے بیت کی جس دم کہ میں نے آپ کو ابن عبدیہ ایل بن عبدکلال کے سامنے کیا سو میں نے جو چاہا اُسے میرا کہنا مانا یعنی اسلام قبول نہ کیا سو میں نے رنجیدہ ہو کر اپنی راہ لی تو میں نے ایک ایک مکان میں میرے حواس درست ہوئے جبکہ نام قرآن الثعالب ہر سو میں نے اپنا سر اٹھایا تو آگاہ دین نے بدلی ہوئی کہ اُسے مجھ پر کیا کیا سو میں نے دیکھا تو اُس میں جبریل ہر سو اُسے مجھ کو پکارا اور کہا کہ اللہ خدا نے سنا تیری قوم کا قول جو تیرے حق میں کہا اور جو تیری بات کو رد کیا اور اللہ خدا نے تیرے پاس پہاڑوں کا داروغہ فرشتہ بھیجا تاکہ تو اُس فرشتے سے حکم کرے جو تیرا ان کافروں کے حق میں جی چاہے پھر مجھ کو پہاڑوں کے داروغہ فرشتے نے پکارا سو مجھ کو سلام کیا پھر کہا اے محمد مقرر خدا نے سنا جو تیری قوم نے تیرے حق میں کہا اور میں فرشتہ ہوں پہاڑوں کا داروغہ اور مجھ کو خدا نے تیرے پاس بھیجا تاکہ تو مجھ کو حکم کرے جو تیرا جی چاہے اگر تو چاہے تو کافروں پر دباؤں اُن دونوں پہاڑوں کو جسکے درمیان کہ ہو تو حضرت نے فرمایا کہ میں بلکہ میں میرا وہ ہوں کہ خدا ان کافروں کی بیٹھ سے وہ اولاد نکالے جو صرف خدا کی عبادت کریں اور اُس کے ساتھ کسی چیز کا ساجد نہ لگا دیں یہ حضرت نے حضرت عایشہ سے کہا جبکہ حضرت عایشہ نے پوچھا کہ یا حضرت بھلا آپ پر جنگ اٹھ کے دن سے بھی کوئی دن سخت تر گذرا ہے جبکہ آپ اور حضرت خدیجہ کا انتقال ہوا تو تھا ہر میں حضرت کا کوئی غمخوار اور حمایتی نہ رہا کفار قریش نے حضرت کی تکلیف رسانی پر زیادہ ترک و باندھی تو حضرت طائف میں تشریف لے گئے جو مکہ سے دو منزل ہر وہاں کے رئیسوں سے یعنی ابن عبدیہ ایل اور حوہ اور حبیب مدو چاہی اور ان کو اسلام کی دعوت کی اُن کچھوں نے کچھ حضرت کی بات نہ مانی بلکہ لوگوں اور دشمنوں کو ہتکار دیا انھوں نے بہت بے ادبی حضرت سے کی گالیان دین اور پتھروں سے حضرت کی اڑیاں زخمی کر ڈالیں پھر حضرت نے گلیں وہاں سے پھر جب قرن الثعالب میں پہونچے وہاں پتھر سے اوریوں دعا کی کہ اے میں اپنی معافی اور عاجزی اور اپنی ناچاری اور لوگوں کے نزدیکیہ اپنی بے قدر کیا تیرے آگے لکھ کر تا ہوں تب جبریل اور پہاڑوں کا داروغہ فرشتہ حاضر ہو لیکن حضرت نے اُن کافروں کی ہلاکی بچا ہی بھان المدکیا بیقیاس حضرت میں جبر تھا کہ باوجود ایسی ہی تکلیفات کے اپنا کرم بخوڑا الرسول خیر خواہ و دشمنان کا عقدہ حضرت سے حل ہوا جو حضرت کا ایسا صبر اور کرم و ریاضت کہ ہے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ کا مطلب بخوبی بوجھے اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِمُ الْكَافِلِينَ حَوَالِ مَسْجِدِ الْأَنْدَلُسِ أَنَّ أَمْرَ جَلِيلِيكَ بِالْمَنَاسِ تَوَافُقَ عَلَى رِجَالٍ يَتَخَفُونَ عَنِ الْبَعْثَةِ بِيَوْمِ تَهْصُرُ مَسْلَمِينَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ رَوَيْتُ عَنْ جَدِّكَ أَنَّ جَدِّكَ قَالَ لِي مَا حِذَرُ الْمَلِكِ أَنِّي عَلَيْهِ يَوْمَ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ مَا أُصِيبَ بِمَارِسِي مِنْ حَضْرَتِ عَالِيَةِ

یہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقررین نے میری قوم سے یعنی قریش سے تکلیف پائی اور نہایت سخت تکلیف میں سے اُسے اُس دن پائی جب پہاڑ کی گھاٹی میں انصاریوں نے جسے بیت کی جس دم کہ میں نے آپ کو ابن عبدیہ ایل بن عبدکلال کے سامنے کیا سو میں نے جو چاہا اُسے میرا کہنا مانا یعنی اسلام قبول نہ کیا سو میں نے رنجیدہ ہو کر اپنی راہ لی تو میں نے ایک ایک مکان میں میرے حواس درست ہوئے جبکہ نام قرآن الثعالب ہر سو میں نے اپنا سر اٹھایا تو آگاہ دین نے بدلی ہوئی کہ اُسے مجھ پر کیا کیا سو میں نے دیکھا تو اُس میں جبریل ہر سو اُسے مجھ کو پکارا اور کہا کہ اللہ خدا نے سنا تیری قوم کا قول جو تیرے حق میں کہا اور جو تیری بات کو رد کیا اور اللہ خدا نے تیرے پاس پہاڑوں کا داروغہ فرشتہ بھیجا تاکہ تو اُس فرشتے سے حکم کرے جو تیرا ان کافروں کے حق میں جی چاہے پھر مجھ کو پہاڑوں کے داروغہ فرشتے نے پکارا سو مجھ کو سلام کیا پھر کہا اے محمد مقرر خدا نے سنا جو تیری قوم نے تیرے حق میں کہا اور میں فرشتہ ہوں پہاڑوں کا داروغہ اور مجھ کو خدا نے تیرے پاس بھیجا تاکہ تو مجھ کو حکم کرے جو تیرا جی چاہے اگر تو چاہے تو کافروں پر دباؤں اُن دونوں پہاڑوں کو جسکے درمیان کہ ہو تو حضرت نے فرمایا کہ میں بلکہ میں میرا وہ ہوں کہ خدا ان کافروں کی بیٹھ سے وہ اولاد نکالے جو صرف خدا کی عبادت کریں اور اُس کے ساتھ کسی چیز کا ساجد نہ لگا دیں یہ حضرت نے حضرت عایشہ سے کہا جبکہ حضرت عایشہ نے پوچھا کہ یا حضرت بھلا آپ پر جنگ اٹھ کے دن سے بھی کوئی دن سخت تر گذرا ہے جبکہ آپ اور حضرت خدیجہ کا انتقال ہوا تو تھا ہر میں حضرت کا کوئی غمخوار اور حمایتی نہ رہا کفار قریش نے حضرت کی تکلیف رسانی پر زیادہ ترک و باندھی تو حضرت طائف میں تشریف لے گئے جو مکہ سے دو منزل ہر وہاں کے رئیسوں سے یعنی ابن عبدیہ ایل اور حوہ اور حبیب مدو چاہی اور ان کو اسلام کی دعوت کی اُن کچھوں نے کچھ حضرت کی بات نہ مانی بلکہ لوگوں اور دشمنوں کو ہتکار دیا انھوں نے بہت بے ادبی حضرت سے کی گالیان دین اور پتھروں سے حضرت کی اڑیاں زخمی کر ڈالیں پھر حضرت نے گلیں وہاں سے پھر جب قرن الثعالب میں پہونچے وہاں پتھر سے اوریوں دعا کی کہ اے میں اپنی معافی اور عاجزی اور اپنی ناچاری اور لوگوں کے نزدیکیہ اپنی بے قدر کیا تیرے آگے لکھ کر تا ہوں تب جبریل اور پہاڑوں کا داروغہ فرشتہ حاضر ہو لیکن حضرت نے اُن کافروں کی ہلاکی بچا ہی بھان المدکیا بیقیاس حضرت میں جبر تھا کہ باوجود ایسی ہی تکلیفات کے اپنا کرم بخوڑا الرسول خیر خواہ و دشمنان کا عقدہ حضرت سے حل ہوا جو حضرت کا ایسا صبر اور کرم و ریاضت کہ ہے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ کا مطلب بخوبی بوجھے اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِمُ الْكَافِلِينَ حَوَالِ مَسْجِدِ الْأَنْدَلُسِ أَنَّ أَمْرَ جَلِيلِيكَ بِالْمَنَاسِ تَوَافُقَ عَلَى رِجَالٍ يَتَخَفُونَ عَنِ الْبَعْثَةِ بِيَوْمِ تَهْصُرُ مَسْلَمِينَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ رَوَيْتُ عَنْ جَدِّكَ أَنَّ جَدِّكَ قَالَ لِي مَا حِذَرُ الْمَلِكِ أَنِّي عَلَيْهِ يَوْمَ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ مَا أُصِيبَ بِمَارِسِي مِنْ حَضْرَتِ عَالِيَةِ

تکلیف الدعا لشرجه مشرق الانوار

ثابت ہوا اسی واسطے فقہ بین لکھا ہو کہ جو تین بار حجہ کی نماز ترک کرے انکی عدالت ماقطہ ہو گواہی کے لائق نہیں اور مسلم
 ہو اگر امام کو جائز ہو کہ اپنا کسی کو خلیفہ کرے نماز کی امامت میں اور خود کسی اور ضروری کام میں مشغول ہو اور معلوم ہو کہ جو تین
 عین ہو کہ ہر شخص پر فرض ہو فرض بالکفایہ نہیں کہ بعضیوں کے پڑھنے سے نہ پڑھنے والوں کا گناہ دور ہو اور معلوم ہو کہ اگر کوئی
 ۱۲۴۹ میں ال کا تعلق کرنا بھی درست ہو حرم عائشہ رضی اللہ عنہا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلَى بَكْرٍ وَأَبْنَيْهِ وَأَعْهَدَ أَنْ يَقُولَ لِقَائِهِمْ
 أَوْ يَهْدِيَهُنَّ الْمُهْمِنُونَ ثُمَّ قُلْتُ يَا أَبَتِ اللَّهِ وَيْلَ قَوْمٍ الْمُؤْمِنُونَ أَوْ يَدْفَعُ اللَّهُ وَيْلَ الْمُؤْمِنُونَ بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ التبعین نے ارادہ کیا کہ میں کیوں ابی بکر اور اسکے بیٹے عبدالرحمنؓ پاس بیٹھوں اور کہ اپنا خلیفہ
 اور ولی عہد کروں مبادا کہ کہنے والے کوئی اور بات کہیں یا ارادہ کرنے والے خلافت کی آرزو کریں پھر میں نے کہا کہ ابی بکرؓ
 سوا سے خدا کسی کی خلافت نہ مانے گا اور میں بھی دفع کریں گے یا کہ یوں فرمایا کہ دفع کر گچھا خدا اور نہ مانے گا میں ف اور سلم
 میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے مرض الموت میں مجھے فرمایا کہ بھلا امیر ہے پاس اپنے باپ اور بھائی کو نہ لانا
 اسکو اپنی خلافت لکھ دوں میں ڈرتا ہوں کہ کوئی آرزو کرنے والا آرزو کرے اور کہنے والا کہے کہ میں لائق تر ہوں خلافت کا
 مگر خدا اور جو نہیں نہ مانے گا سوا ابی بکرؓ کے دوسرے کی خلافت کو انی و لون حدیث میں سے صاف معلوم ہے کہ حضرت کو صدیق اکبر
 کی خلافت بدل نہ سکتے تھے اور چاہا کہ اسے رو بہ رو انکو خلیفہ کر جاوین اور خلافت نہ کر لے لیکر دیوں لیکن تقدیر اور اجلا پر کفایت کی
 یعنی حضرت کو معلوم تھا کہ سوا ابی بکرؓ کے کسی کی خلافت خدا کو منظور نہیں اور اجلا بھی سوا سے صدیق کے کسی پر نہ واقع ہو گا تو
 اس سبب سے انکو اپنا ولی عہد کرنا حضرت نے ضرور بخانا اس حدیث سے نہایت بڑی فضیلت صدیق اکبر کی اور خلافت کی حقیقت
 ثابت ہوئی اور یہ حدیث مجزہ ہو کہ آئندہ کی خبر جیسی دی تھی ویسی ہوئی ہذا أبو الدرداء لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنًا جَدًّا
 مَعَهُ قَبْرُهُ كَيْفَ يُؤْتَاهُ وَهُوَ كَالْحَيَّةِ كَيْفَ يَسْتَحْيِي مَعَهُ وَهُوَ كَالْحَيَّةِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنًا جَدًّا
 فرمایا کہ التبعین نے ارادہ کیا کہ بیٹ پھولی لونڈی کے صحبت کرنے والے پر ایسی لعنت کروں کہ اس کے ساتھ کسی قبر میں جس
 جاوے یہ بکرا اس لڑکے کو اپنا وارث کر لے گا اور حالانکہ وہ اسکو حلال نہیں کہہ کر اس لڑکے کو اپنا خد متا کرنا ہو گا حالانکہ وہ اسکو
 حلال نہیں ف اس حدیث کا سبب یہ ہے کہ لوٹ میں ایک لونڈی آئی تھی اسکا پیٹ پھولا تھا حضرت نے پوچھا کہ یہ کی
 لونڈی ہو لوگوں نے کہا کہ فلا نے شخص کی جو حضرت نے پوچھا کہ اسکا مالک کس سے صحبت بھی کرتا ہو لوگوں نے کہا کہ ان
 شب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسکا تو پیٹ پھولا ہے اور لڑکا پیدا ہو اسو اگر مالک نے اسکو اپنا بیٹا بنایا اور شاید کہ
 اول خاوند کا محل ہو تو اسے کافر کے بیٹے کو اپنا وارث ٹھہرایا اور حالانکہ کافر اور مسلمان میں وراثت نہیں اور اگر مالک نے
 اسکو اپنا بیٹا نہ کہا اور شاید یہ نطفہ مالک ہی کا ہو تو اسکو غلام بنانا اور اس سے غلام کی طرح خدمت لینا کیونکر درست ہو گا
 خلاصہ یہ ہے کہ نسب کا خلیفہ کرنا درست نہیں اسی واسطے اجنبی عورت سے خواہ لونڈی ہو خواہ طلاقی بدو جن میں چو
 ۱۲۵۱ یاسبے لڑکا پیدا ہوتے صحبت کرنا نہیں درست تاکہ نطفہ میں شرم نہ پڑے هَذَا إِذَا مَاتَ بَنَتْ وَهِيَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ
 عَنِ الْقَبْرِ لِحَقِّي ذَكَرْتُ أَنَّ الرُّومَ وَفَارِسَ يَصْنَعُونَ ذَلِكَ فَلَا تَنْفَرُوا وَكَذَلِكَ هُوَ سَلَمٌ مِنْ جَدِّهِ بَنَتْ وَهِيَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا کہ دو وجہ پلانے والی عورت کی صحبت سے منع کروں یہاں تک کہ مجھکو

تحفة الزخيار ترجمہ مستند اف الانوار

اور اعتقاد دلی کو فرمایا یعنی خدا کا یون اعتقاد کرے کہ وہ سب عجیب اور نقصان سے پاک ہے اور سب خوبیوں سے موصوف ہے اور فرشتوں کا یون اعتقاد کرے کہ وہ نوری خدا کے بندے ہیں رنگ و رنگ صورت برتے برتے قادر ہیں جو جب حکم کے سامنے عالم کا انتظام کرتے ہیں گناہوں سے پاک ہیں نہ مرد ہیں نہ عورت اور کتابوں کا یون اعتقاد کرے کہ خدا کا قدیمی کلام ہے جو انہیں ہر سو پہنچے ہوئے ہے کہ خدا کی ایک سو چار کتابیں ہیں جن میں حضرت آدم پر اولین اور پچاس حضرت عیسیٰ پر اربعین حضرت ابراہیم پر باقی چار کتابیں تو تمام عالم میں مشہور ہیں تو ریت اور آہل اور زبور اور قرآن لیکن قرآن سب افضل ہے قرآن کے سوا کسی کتاب پر عمل کرنا درست نہیں اس واسطے کہ ان لوگوں نے جو قرآن اور دوسرے کے کہ وہ منسوخ نہیں اور تیسرے یہ کہ جو ان کتابوں میں مطلب تھے سو سب قرآن میں موجود ہیں تو ہوتے قرآن کے دوسرے کمالی کتاب کی کچھ حاجت نہیں اور پیغمبر کا یون اعتقاد کرے کہ وہ سب افضل اور پاک لوگ ہیں خدا نے ان کو اپنی کمال رحمت سے آویس کر رکھا ہے تاکہ ان کو نیک راہ بتلا دیں اور ان کا دین اور دنیا سنواریں اور ان کو قسم قسم کے معجزات دیے کہ ان کی رہتی ہیں کوئی عاقل آدمی شک نہ لاوے وہ سب گناہوں سے پاک ہیں پیغمبر ہوں یا کبیرہ نبوت سے پہلے بھی اور بعد بھی اور نبی و مذہب ٹھیک ہے اور حضرت آدم کا گیمہوں کا ناقص نہ تھا بھول چوک تھی اسی طرح اور پیغمبروں کو بھی قیاس کیا چاہیے اور سب پیغمبروں سے ہمارے حضرت افضل ہیں جو کمالات ظاہری اور باطنی کہ انسان میں ممکن تھی اسی طرح اور پیغمبروں کو بھی قیاس کیا چاہیے اور سب پیغمبروں سے ہمارے حضرت افضل ہیں جو کمالات ظاہری اور باطنی کہ انسان میں ممکن تھے وہ تمام ہمارے حضرت پر ختم ہو گئے اسی واسطے ہمارے حضرت کے بعد کسی پیغمبر کے آنے کی حاجت نہ رہی خلافت اور امامت کا اعتقاد نبوت کے اعتقاد میں داخل ہے ایمان کا یہ جدا رکھنا نہیں جیسا کہ شیعہ کہتے ہیں اور کچھ دن کا یون اعتقاد کرے کہ بعدوں کے قیامت کے دورخ اور بہشت کے داخل ہونے تک جو حضرت نے فرمایا ہے سو درست ہے یعنی عذاب قبر اور نبیائے ان و صلوٰۃ و سلام اور مرد و بچہ جلیا اور حساب کتاب اور عمل کا بدلا اور جزا و عمل تو ملنے کی اور پل صراط اور حوض کوثر اور فوج اور بہشت بے سب چیزیں حق ہیں انہیں کچھ شک نہیں اور تقدیر کا یون اعتقاد کرے کہ جو عالم میں ہوا اور ہوتا ہے اور ہو گا بھلا یا برا سو سب تقدیر سے ہو بدو ان کی خواہش نہ سچی ہے نہ کوئی بوند ٹیکے لیکن باوجود اسکے آدمی کو کچھ اتنا اختیار ہے کہ اس کے سبب انسان کو نیک یا مذمت ثواب یا عذاب کے لائق ہوتا ہے تقدیر کا اعتقاد اسی طرح محل چاہیے زیادہ سے زیادہ غور و فکر کو نہایت اور گہری ہے اس واسطے کہ عقل ہمارے میں اتنی کمان طاقت ہے کہ کارخانے خدا کی کے ہمیدہ سمجھ اسی واسطے حضرت نے تقدیر کی بحث اور ذکر اسے منع فرمایا یہ ایمان کی حضرت نے حقیقت بیان کی اور ایمان محمل کی یہ حقیقت ہے کہ یون اعتقاد کرے کہ جو حضرت نے فرمایا اور بتلایا سو ٹھیک اور درست ہے نجات کے واسطے اتنا بھی کفایت ہے جو حضرت نے احسان یعنی اجلاس کے دو درجے فرمائے اعلیٰ درجہ تو یہ ہے کہ عبادت میں ایسا حضور پر گویا خدا کو دیکھتا ہے اور اس کو مشاہدہ کرتے ہیں اور انی درجہ یہ ہے کہ یہ تصور کرے کہ خدا کو دیکھتا ہے اور اس کو مراقبہ کرتے ہیں اس تصور میں بھی کمال تعظیم اور نہایت ادب اور حیا اور شوق اور حضور میں حاصل ہونے میں اس تصور میں آدمی ادب چھوڑے یا اور مردہ و اتفاقات کرے جیسے بادشاہ اگر کسی کو دیکھتا ہو تو کیا ممکن ہے کہ وہ ہاتھ پاؤں ہلاوے یا نظر کو اٹھاوے معاذ اللہ کہ تصوف اور درویشی احسان کا نام ہے ظاہری اعمال کو اسلام کہتے ہیں اور باطنی اعتقاد و ایمان کہتے ہیں اور حضور کی اور

اخلاص کو احسان کہتے ہیں اور دین اور شریعت اسلام اور ایمان اور جہان کے مجموعے کا نام ہے اور گاہے اسلام اور ایمان کو ایک کہتے ہیں اس واسطے کہ اسلام بدون ایمان کے درست نہیں اور ایمان بدون اسلام کے کامل نہیں اور بعض لوگ احکام ظاہری کو شریعت اور تصفیہ باطن کو طریقت اور مشاہدے اور مراقبہ کو حقیقت کہتے ہیں معلوم کیا جاسیے کہ دین کی بنیاد فقہ اور کلام اور تصوف پر ہے سو اس حدیث میں حضرت نے تینوں مقام کو بیان فرمایا اسلام اشارہ ہے فقہ کا حسین اعتقاد کا بیان ہے اور احسان اشارہ ہے تصوف کا حسین حق یقین اور مشاہدہ اور مراقبہ مذکور ہو معلوم ہو کہ دین میں کامل نہ ہی ہو جو فقہ اور کلام اور تصوف کا جامع ہو اور حسین ان تینوں میں سے بعض ہو اور بعض خودہ ناقص اور کچا ہو اس واسطے کہ درویش بے فقہ کے شیطان ہو کہ احکام الہی سے غافل رہا ہر ام اور حلال کو نہ سمجھا اور فقیہ بے درویشی کے زار ہر شک اور تامل سے بے وقار ہو اس واسطے کہ عمل بدون نیت خالص اور بے شوق اور حضور دل کے نام نہ ہو ہی اہ مستقیم ہو اور باقی گمراہی **وَقَسَمُ** **الْاَعْمَالُ بِالْاِيْمَانِ وَلِكُلِّ اَمْرٍ مَّا لَوْ لَمْ يَكُنْ هَجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَهَجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَكَمْ كَانَ يَهْجُرُهُ اِلَى دُنْيَا يَصِيْبُهَا اَوَامُرُ اَتَمِّ دَوَاجِمٍ فَهَجْرَتُهُ اِلَى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ بَخَارِي** اور مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ علموں کا اعتبار تینوں سے ہو اور ہر ایک مرد کے واسطے وہی ہو جو اسے نیت کی یعنی کوئی عمل بدون نیت کے ٹھیک اور ثواب کے لائق نہیں سو جسکی ہجرت الہ اور رسول کے واسطے ہوئی تو اسکی ہجرت خدا اور رسول کے واسطے ہو چکی یعنی ہر کا ثواب پاو گیا اور جسکی ہجرت دنیا کے واسطے ہوئی کہ ٹھکو پاوے یا کسی عورت کے واسطے کہ اُس سے نکاح کرے تو اسکی ہجرت اُسکی طرف ہوئی جسکے واسطے اسے ہجرت کی یعنی دنیا اور عورت **وَالْبَعْثِي رَوَيْتُ مِنْ يُونُ كَا كَا اَيْكُ شَخْصٍ نَزَعَ اَيْكُ عَوْرَتِ كَا كَا** جسکا اُمّ قیس نام تھا مرنے کی طرف ہجرت کی لوگوں نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایسی ہجرت کا کچھ ثواب نہیں کہ نیت خالص نہیں نیت ارادہ اور قصد دل کا نام ہے زبان سے کہنے کی کچھ حاجت نہیں اگر مثلاً نازان نیت دل میں کی زبان سے نہ نکلے یا زبان سے خلاف اُسکے نکلے تو کچھ مضائقہ نہیں بچار کے زبان سے نماز میں نیت کرنا تو ہرگز درست نہیں لیکن اس میں اختلاف ہے کہ زبان سے بھی کہنا درست ہے یا نہیں اہل فقہ اسکو مستحب کہتے ہیں تا کہ دل اور زبان ہر دو متجانس اور اہل حدیث کے نزدیک زبان سے نہ کہے اس واسطے کہ حضرت سے ثابت نہیں ہر چند ہجرت دین میں نہایت عمدہ عبادت ہے لیکن بدون خالص نیت کے اسکی بھی کچھ حقیقت نہیں اسی طرح علم اور درویشی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا جاسیے کہ اگر شخص خدا کے واسطے ہو تو سبحان الہ اور نہیں تو اسکو غالب بے روح سمجھا جاسیے اور جب نیت پر ہزار ٹھہرے تو خوش نشینی سے بہا ہا میں بھی ثواب ہوتا ہے جیسے کہانا اس نیت سے کہ عبادت کی قوت حاصل ہو اور کہ پڑھنا تاکہ نماز درست ہو اپنی جو رو سے بہت کرتا کہ نیک اولاد ہو اور حرام کاری سے بچے بلکہ اگر ایک عمل میں کئی طرح نیت کرے تو ہر ایک نیت کا صلہ ثواب پائے مثلاً مسجد میں بیٹھنا ایک عمل ہے لیکن اس میں کئی طرح کی نیت ہو سکتی ہے ایک تو یہ کہ دوسری نماز کا انتظار کرنا دوسرے یہ کہ نماز اور کان کو گناہوں سے روکنا تیسرے اعتکاف کرنا چوتھے حضرت پروردگار اور سلام کرنا یا بخیرین علم سکینا یا بکفر کھانا نیک بات بتلانا مگرے کام سے روکنا غرض کہ یہ حدیث اخلاص عمل اور نیت میں اصل ہے اور یتیمی اور یراکاری کی بیخ کن ہے اس واسطے محدثین کا معمول ہے کہ حدیث کی کتابوں میں اول اسی حدیث کو لکھتے ہیں تاکہ حدیث پر چھنے والوں کی سہولت سے نیت درست

بیان فرمایا اسلام

۱۲۵۴

تحفة الاخيار ترجمہ مشارق الانوار

بیان خالص نیت و عزت ریاکاری

خدا کی مار لگ جاوے گی یعنی اسکو آسان بنان اگر تو جھوٹی ہو تو موت کہہ سوده عورت تھم گئی اور ٹہی بیاتک کہ ہم سمجھ کر دیا
 یہ پلٹ جاوے گی یعنی اپنے عیب کا اقرار کر لے گی پھر اسنے کہا کہ میں اپنی قوم کو ہمیشہ کو نصیحت نہ کر دے گی سوائے پانچویں کہ یہی نبی
 حضرت نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اس عورت کو اگر اسکا رنگ سیاہ آنکھ والا اور موٹے سرین والا پہلی بیٹیوں کا پیدا ہو تو وہ جہنم میں
 شریک بن سجا کا لفظ ہو سوا کہ اسکا اسی طرح کا پیدا ہو تو حضرت نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم مشیر از چکا ہوتا تو میں اس عورت
 کو صدمتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاضی کو چاہیے کہ ظاہر پر حکم کرے اگرچہ وہاں برخلاف اس کے قرینہ موجود ہو **وَالْبُھَرِیَّةُ**
الَّتِیْ دَبَّ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاذْ اِتْبَاعُ ابِ اَحَدٍ کُمْ فَلِیْکُمْ ظُلْمٌ اِسْتِطَاعَ بَخَارِی اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت
 نے فرمایا کہ جب مائے شیطان کے اثر سے ہو سو جو کوئی تم میں سے جھماکی لیوے تو چاہیے کہ اسکو وبا ڈالے جتنا کہ اس سے ہو سکے
وَالْبُھَرِیَّةُ التَّصْفِیَّةُ لِلنِّسَاءِ وَالتَّحِیُّیَّةُ لِلرِّجَالِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دستک
 عورتوں کو چاہیے اور سجان اسد کہ نام و دن کو چاہیے **وَف** یعنی اگر امام نماز میں جو کہ عورت دستک دیکر غبار کر دے
 اور مرد سجان اسد کہہ کے **سَعْدُ بْنُ ابْنِ وَقَّاصٍ الثَّلْثُ وَالثَّلْثُ لَکُمَا وَکَیْفَ قَالَ لَہُ جِئْتُ قَالَ فِی مَرَضٍ**
اَنَا نَصَبْتُ فِی شَکْلِی مَا لَیَ اَقَالَ فَاَلِشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ فَاَلِثَّلْثُ قَالَ اَلْحَدِیْثُ بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاص
 سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تھائی مال میں بدصیت کراہ تھائی تہت ہو یا یارن فرمایا کہ بڑی ہو یہ حضرت نے سوسہ فرمایا کہ
 اسنے کہا اپنی بیماری میں کہ میں اپنے مال کی بدصیتی خیرات کروں حضرت نے فرمایا کہ نہیں حد نے کہا تو دھمال خیرات کروں حضرت
 نے فرمایا کہ نہیں اسد نے کہا تو تھائی مال خیرات کروں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **وَف** حجة الودع میں حدیث ہو گئے صرف
 انکی وارث ایک لڑکی تھی تب انھوں نے اپنے مال کو خیرات کرنا چاہا باقی قصہ کے مفصل ہو چکا ہے معلوم ہوا کہ تھائی سے زیادہ
 وصیت درست نہیں ہو **مَوْلٰی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اَلْجَارُ اَحْوَیْ تَصْفِیۃُ بَخَارِی** میں اربع
 سے جو انہو غلام حضرت کے تھے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمایہ بادہ تر مقدار ہوا اپنے لگے ہوئے مکان کا **وَف** یعنی جب جگہ
 کے تو ہمایہ کے ہوئے ابھی آدمی اسکو نہیں دل لے سکتا اسکو حق شفعہ کہتے ہیں **وَالْبُھَرِیَّةُ الْجَرَسُ مَرَامِیْدُ الشَّیْطَانِ**
 مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گھٹا اور گھوٹو شیطان کا ہاجا **وَف** گھٹا اونٹ و فیرو کی کروں
 میں اس واسطے منع ہوا کہ دشمن آواز سے خبردار ہو جائے اور عورت کے گھونگھرو اور بازو بیل و چترے بھی اس میں داخل ہیں کہ انکی
 آواز سے مردوں کی نظر عورت پر پڑتی ہے **مَوْلٰی ابْنِ سَعْدٍ وَابْنِ الْحَنَّةِ اَقْرَبُ اِلٰی اَحَدٍ کُمْ مِنْ شَرِّکِ لَعَلَّہُ النَّارُ مِثْلُ لَیْلِ بَخَارِی** میں
 عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے ہر ایک کے ساتھ بہشت قریب ہے کہ کسی جوتی کے تیسے سے بھی زیادہ قریب
 اور دوزخ بھی ایسی طرح **وَف** یعنی بہشت اور دوزخ آدمی سے نہایت متصل ہے دور نہ سمجھو اگر ایمان ہو اور نیک عمل میں تو بہشت
 متصل ہے اور اگر کفر اور گناہ ہیں تو دوزخ قریب ہے **وَقَالَ ابْنُ الْحَرَبِ حَتّٰی عَیَّ بَخَارِی** اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ
 حضرت نے فرمایا کہ لڑائی دالو گھٹا کا نام ہو **وَف** یعنی لڑائی صرف شیعری پر موقوف نہیں فریب و دریدہ بھی مضر ہے
 شعر کا بار است کند حاصل کامل سخن و کہ بعد لشکر جوار میر نشو و نہ لیکن بعد حمد و بیان کے فریبہ درست نہیں **مَوْلٰی ابْنِ سَعْدٍ**
بُنِیْ الْمَعْلَکَیْنِ لِلْعَلَّیْنِ مِنَ السَّیِّئِ النَّسَیْنِ وَالْقُرْآنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ اُوْتِیْتُمَا بَخَارِی میں ابوسعید بن علی سے

کتابہ الخیار ترجمہ مستدرک الافعال

مستدرک

۱۲۶۳

۱۲۶۴

۱۲۶۵

عورت اسوائے بہتر ٹھہری کہ خدا رسول کا حکم مانتی ہو کہ اپنے خاوند کی تابعدار رہتی ہو اس کے خلاف مرضی نہیں کرتی اگر
 کو سنبھالتی ہو اپنے آرام پر شاوند کی آرام کو مقدم کرتی ہو تو مرد کی زندگی بخوبی بسر ہوتی ہو شعر زن خوب خوش سیرت
 و پار ساج کند مرد و دلش را باد شاہ بود اور اگر خدا خواست عورت نہ کفایت نہوی تو مرد کی تلخ ہو گئی شعر زن بد ر سراسے
 مرد نکو بود ہر دین ظلم است و در رخ او و لعل کلامی الدین النصیحة الدین النصیحة الدین النصیحة قالوا لیس یا
 رسول اللہ قال لا و لیس لیس و لکتابہ و لا لیسۃ المسلمین و عاقبتہ وسلمین تیم دارمی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
 کہ دین خلوص اور خیر خواہی کا نام ہو دین خیر خواہی کا نام ہو دین خیر خواہی کا نام ہو صحابہؓ کہ کیا رسول اللہ کی خیر خواہی
 کا نام دین ہو حضرت نے فرمایا کہ اہل کی خیر خواہی اور اس کے رسول کی اور اس کی کتاب کی اور اس کے حاکمون کی اور نام
 مسلمانوں کی ف اہل کی خیر خواہی یہ کہ اس کا ایمان لاوے اور اس کے دین میں بکروی نہ کرے عمل کو ریاسے خالص کرے اس کے
 حکمون کو بجالا دے اس کی نافرمانی سے بچے اور رسول کی خیر خواہی یہ کہ اس کی تصدیق کرے اس کی سنت ہی پر چلے اور عرت سے
 بچے اور قرآن کی خیر خواہی یہ کہ اس کے حروف کو حتی الامکان بخوبی ادا کرے کمال تعلیم سے پڑھے اس کے مطالب کو غور کرے
 محکم پر عمل کرے تشابہ کا ایمان لاوے امیر احمد رضی کرنے والوں کے اقتراض کو دفع کرے اور مسلمان کے حاکمون کی یعنی اہل دین
 کی خیر خواہی یہ کہ شرع کے موافق ان کی اطاعت کرے ان کی مخالفت سے بچے اور مسلمانوں کی خیر خواہی یہ کہ مقدور ہونے لگا فائز
 ہو بخاوند کے نیک کام کھلاوے ہر کاموں سے روکے اور ان کے واسطے چاہے جو اپنے واسطے چاہتا ہو ہر اہل کھلاوے
 اللہ حب بالذہب و زنا یوزن مثلاً بمثل و الفضة بالفضة و زنا یوزن مثلاً بمثل فمن زاد و استزاد فهو زینا
 مسلمین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سونا نیکے سونے سے وزن میں برابر اور چاندی ایک تار و سار اور چاندی
 کے جالہوی سے تول میں برابر اور چاندی ایک اتنی دوسری سو جنے زیادہ دیا یا کہ زیادہ مانگا تو وہی بیاج ہو حق عنہ
 الذہب بالورق ربعاً الاھماء وھاء و الذہب بالبری بوا الاھماء وھاء و الشعیر بالشعیر بوا الاھماء وھاء و
 التمر بالتمر بوا الاھماء وھاء و زوی الوری بالورق زیناً الاھماء وھاء و الذہب بالذہب زیناً الاھماء وھاء
 بخاری در مسلمین عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سونا بدلنا چاندی سے بیاج ہو اگر دست بہت اور گیہون
 بدلنا گیہون سے بیاج ہو اگر دست بہت اور جو بدلنا جو سے بیاج ہو اگر دست بہت بیاج نہیں اور جو بدلنا کھجور بدلنا کھجور سے بیاج ہو اگر
 دست بہت نہیں اور ایک روایت یوں ہے کہ چاندی بدلنا چاندی سے بیاج ہو اگر دست بہت اور سونا بدلنا سونے سے
 بیاج ہو اگر دست بہت نہیں ف یعنی چاندی اور سونے میں اور تلے والی چیزوں کے بدلنے اور بچے میں دو صورتیں ہیں ایک
 صورت تو یہ کہ ایک ہی جنس کو لینا جیسے چاندی کو چاندی سے یا جو کو جو سے تو اس میں شرط یہ ہے کہ اس وقت دست بہت بدلے
 وعدہ نہ ہو اور تول میں دونوں برابر ہوں اگر تول میں کمی بیشی ہوئی یا ایک خیر موجود ہوئی اور دوسری غائب ہوئی بیاج ہو اور
 دوسری صورت یہ کہ دو جنس کا بدلنا جیسے چاندی کا بدلنا سونے سے یا گیہون کا بدلنا جو سے تو اس میں شرط یہ ہے کہ دست بہت
 ہو اس میں کمی بیشی بیاج نہیں مثلاً ایک سیر گیہون کا دوسیر جو سے بدلنا درست ہے اور اگر دست بہت نہ ہو تو اس میں بیاج ہو اور جو
 کل لبوسے تو یہ بیاج ہو ہرگز درست نہیں ثم انس الرویا الحسنۃ عن الرجل الصالح یزنی من بیئۃ و أربعین جریۃ من اللہ

۱۱۸۶

۱۱۸۸

۱۱۸۹

تحفة الخیار و تہذیبہ مشارق الانوار

بیان حقیقت
بابی در بیاج

بخاری میں اس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک خواب نیکو کی ایک حصہ ہر نوبت کے چھالیس سون سے
 ف یعنی جیسے پیغمبر کے علم میں قیاس اور سوچ کو دخل نہیں ویسی ہی ٹھیک خواب میں غور اور فکر کا دخل نہیں صرف خدا
 کی طرف سے ہوتی ہو تو نیک مرد کی خواب درست از قسم علم نیت ہوئی اور چھالیسویں حصے ہونے کی بدلت میں کئی
 ۱۲۹۱ **سَمِ ابُو سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولَانِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولَانِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولَانِ**
 ۱۲۹۲ **ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولَانِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولَانِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولَانِ**
 میں اللہ والکھوض الشیطان بخاری اور مسلم میں ابوتقاد سے جکا عارض نام ہو روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک
 اور اچھی خواب خدا کی طرف سے ہو اور بریشان خواب شیطان کی طرف سے ف خواب میں قسم اگر ایک خواب نیک جس سے
 دین کی قوت ہو خدا پر اعتماد بڑھے گناہوں سے بچے اور دوسری قسم خواب پریشان ہے جس سے وہم اور بے خبری بڑھے یا خدا سے
 بدگمانی ہو تیسری قسم یہ کہ آدمی کو اپنے خیالات نظر میں یا غذا کے بخارات سے کوئی شکل کی صورت بندھے تو اول قسم لینے
 نیک خواب کو خدا کی طرف سے فرمایا اور دوسری قسم کی خواب کو شیطان کی طرف سے فرمایا اور تیسری قسم کو بیان فرمایا کہ
 خود ظاہر تھی کچھ اسکے بیان کی حاجت نہیں **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى خَافًا**
مِنْ قَطْعَتَيْنِ قَطَعَهُ اللَّهُ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تاثر عرش میں لگا ہو
 کتا ہو کہ جسے جگو چوڑا خدا اس سے جوڑے اور جسے جگو کاٹا خدا اسے اسکو کاٹا ف یعنی برادری کا حق نہایت مقدم ہو جسے
 اسکو لدا کیا تو اس پر خدا کا رحم ہو اور جسے اسکو نما نہ خدا کی رحمت سے دور پڑا **خَمِ ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى خَافًا**
لَبَنُ الدَّارِ إِذَا كَانَ مُوْهُوْبًا وَعَلَى الَّذِي يَرَكِبُ وَيَسْتَرْبِ النَّفَقَةُ بَخَارِي میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
 کہ گروسی جاوڑ کی سواری کیجیے لکے دانے گھاس کے بدلے اور دو دھار جانور کا دودھ پیجیے جب کہ گروسی ہو اور جو سواری
 کرے اور دو دھپے پائے خیر ہو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گروسی جانور کی سواری کرنا اور اسکا دودھ پینا دانے گھاس
 کے بدلے مرثیہ کو درست ہو اور یہی مذہب ہو امام احمد کا لیکن اسکے نزدیک ہم کا نفع لینا بقدر خرچ کے چاہیے خرچ جسے زیادہ نہیں
 درست اور امام شافعی کے نزدیک منافع کا حق مالک کو ہو اور اسی پر خرچ لازم ہو اور امام عظیم کے نزدیک جیسے وہ چیز گروہ
 ویسے ہی اسکا نفع بھی یعنی مرثیہ اگر منافع کو لیوے تو اپنے اصل قرض میں وضع کرنا جاوے اور نہ خرچ کرے مالک پر لازم ہو
 ۱۲۹۵ **قِ ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى خَافًا لَبَنُ الدَّارِ إِذَا كَانَ مُوْهُوْبًا وَعَلَى الَّذِي يَرَكِبُ وَيَسْتَرْبِ النَّفَقَةُ بَخَارِي**
 ۱۲۹۶ **قِ ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى خَافًا لَبَنُ الدَّارِ إِذَا كَانَ مُوْهُوْبًا وَعَلَى الَّذِي يَرَكِبُ وَيَسْتَرْبِ النَّفَقَةُ بَخَارِي**
 کی حاجت روائی میں کوشش کرتا ہو وہ ثواب میں اس کے برابر ہو جو خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہو ابو ہریرہ سے کہ کما جگہ گمان پڑتا ہو کہ
 حضرت نے یہ بھی فرمایا وہ کوشش کرنے والا ثواب میں ایسا ہو جیسے تہجد کی نماز پڑھنے والا جسکی کبھی نماز نہ چھوٹے اور جیسے روزہ
 رکھنے والا جسکا کبھی روزہ نہ ٹوٹے ف یعنی جو رکوع کا مال بیوہ عورت اور محتاج کے واسطے خرچ کر کے یا خود اپنی مالکی سے
 انکی خبر گیری کرے اور انکا کام کاج کر دے اسکو غازی اور ہیشیہ تہجد پڑھنے والے اور رملی روزہ دار کے برابر ثواب ہو اس
 ۱۲۹۷ **حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَوَايَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولَانِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولَانِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولَانِ**
 حدیث سے سمجھا ہون کی حاجت روائی کی عمرہ فضیلت ثابت ہوئی **قِ ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى خَافًا**

بیان در حدیث
 و خواب پریشان
 و نیک خواب پریشان

تفصیلاً از حدیث و ترجمہ مشارق الانوار

تفصیلاً از حدیث و ترجمہ مشارق الانوار

1496

1450

1434

14.

15.

14.1

توفية الدنيا وترجمته مشاسوت الافواب

سنة خيرة في حجة عمر ابن الخطاب من اهل البيت
والاسم قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد تقسم في الدنيا
بيننا وبينكم ثلثا زبير بن العوزة بن ابي ادريس

181

بيان كنفرت سامسى

۱۳۲۹

۱۳۳۰

۱۳۳۱

۱۳۳۲

۱۳۳۳

۱۳۳۴

۱۳۳۵

۱۳۳۶

۱۳۳۷

۱۳۳۸

۱۳۳۹

۱۳۴۰

وقت میں من اور سلوی بنی اسرائیل کو بے رنج اور تلاش ملتا تھا وہی کہنی بھی برون جوتے بونے زمین سے جمشی ہر چیز
اسکا فائدہ فرمایا کہ اسکا پانی آنکھ کی دھند کا شفا دینا چاہیے وہی فائدہ بول علی سینا نے قانون میں لکھا ہر شخص ابوہریرہ سے
يَحْتَضِرُ نَفْسَهُ يَحْتَضِرُ فِي النَّارِ وَالَّذِي يَطْعَمُهَا يَطْعَمُ فِي النَّارِ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو شخص اپنی جان کو کھانا گھونٹ کے مارے وہ آپکو دوزخ میں گھونٹا کر لے گا اور جو آپکو تلوار پر چھری بھونک کے
مارے وہ دوزخ میں آپ کو بھونک کر لے گا یعنی جو جھڑپ آپ کو حرام موت مار لے گا وہ اسی طرح کی دوزخ میں ہر
پایا کر لے گا جیسے نیکو ناحی مارنا حرام ہے اسی ہی اپنی جان بھی مارنا حرام ہے اور انسؓ لَمْ يَخْذُ لَوْ أَنَّ أَطْعَمَ لَنَا مِنْ عَنَّا قَا
يَوْمَ الْقِيَامَةِ سلم بن انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اذان دینے والے قیامت کے دن سب لوگوں سے گردن بلند
ہو گئے ہاں بلند گردن ہونگے یعنی رحمت الہی کے زیادہ تر امیدوار ہونگے اس واسطے کہ منظر اور امیدوار اپنی مراد کے
واسطے گردن بڑھاتے تاکہ اگر تاہم یہ مطلب کہ قیامت میں پسینا لوگوں کے بونٹے ہو چکا لیکن اذان دینے والوں کو
بسیب گردن بلند کر کے کچھ بے رنج نہ ہو گا یا یہ مطلب کہ گردن بلند ہونگے یعنی سب لوگوں میں باعزت اور مغربہ وار ہونگے
عمر ابی ہریرہؓ اَخِي الْمَدِينِ سلم بن ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار بھائی ہر ایماندار کا حق
یعنی جب مسلمان دوسرے مسلمان کا دینی بھائی ٹھہرائے تو اسکی محبت اور خیر خواہی واجب ہوئی جیسے بھائی کو یہ حال
ہو تو ہر ابوہریرہؓ اَخِي الْقَوِيِّ حَبِيْبًا حَبِيْبًا اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الصَّيِّفِ فِي كُلِّ حَبِيْبٍ اَخْرَجَ عَلَيَّ مَا
يَقْلَعُكَ وَاسْتَنْجَيْتُ بِاللّٰهِ وَكَانَ نَجْوًى اَنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقْلُ لَوْ اَنْى فَعَلْتَ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلَكِنْ قُلْ قَدْ رَزَقَ اللّٰهُ
وَمَا شَاءَ فَعَلْ فَإِنَّ لَوْ تَقْلَعُ عَمَلِ الشَّيْطَانِ سلم بن ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایماندار
بہتر اور بہتر رہنا چاہے تو ایک بوند سے اور سست ایماندار سے اور ہر ایک ایماندار میں خواہ مضبوط ہو خواہ سست
بہتری ہر حص کرتا رہا اس پر جو تیرے کام آوے اور خدا سے مدد مانگا ورنہ ٹھکے اور اگر تجھ کو کوئی رنج اور مصیبت پہونچے
تو یوں مت کہ کہ اگر میں غالب نام کرتا تو ایسا ایسا ہوتا لیکن یوں کہ کہ یہ خدا نے ٹھہرایا تھا اور اسے جو چاہا اس کو کیا اس واسطے
کہ اگر کسا شیطانی کام کا دروازہ کھولتا ہے وہ مضبوط ایماندار نہ ہو اس واسطے زیادہ پیارا ہو کہ وہ اپنے کامل یقین کے
نسبت دین کے کام پر نہایت مستعد رہتا ہے جہاد کرتا ہے نیک کام بتلانے اور تیرے کام کے روکنے میں کسی سے نہیں ترنا اور
عبادت پر مستعد رہتا ہے کسی رنج اور تکلیف سے دیکھ کے کام میں مستعد نہیں ہوتا بخلاف سست ایماندار کے کہ اس سے بڑا کام
کوئی نہیں ہو سکتا چھوڑ دیا کہ ہر چیز پر مستعد مسلمان مستعد بہتر ہے لیکن خیریت و ولوں میں ہر اس واسطے کہ ایمان و توفیق جو
ہر کو اس کا ایمان قوی ہے اور اسکا ضعیف چھوڑ دیا کہ ہر چیز پر مستعد مسلمان مستعد بہتر ہے لیکن خیریت و ولوں میں ہر اس واسطے کہ ایمان و توفیق جو
یعنی ایماندار کو سب سے زیادہ فائدہ ہے کہ کاموں پر ہر گز ہمت نہ دے اور اس کے سر انجام کی خواہش نہ دے چاہے وہی کام میں
سست ہو نہ تھکے کہ ہر کہ خالی ہاتھ رہا و لیا اس واسطے کہ دنیا اور دین کی ضرورت کا اصل سبب سستی اور کامیابی ہر چیز کے کام
رہے اور یہ سستی خالی نہیں دے سکتا اس کی جہی علاج غرانی یعنی تکلیف میں یوں نہ کہ کہ اگر میں غالب نام کرتا تو ایسا ہوتا یعنی رنج
نہوایا اگر لانا شخص جاد میں نہایت تندرہ نہایت باک اس کے تندرہ پر حوالہ کرنا کہ اگر میں سست رہا تو اس کے تندرہ کے مقابل میں لو

تحفة الابرار
خبر و خبر مشادق الاخبار

در وقت بیرون بیان
و در وقت بیرون بیان

نہ گوئیں کہ فری حالت میں افضل تھے وہی لوگ اسلام میں بھی افضل ہیں جسوقت کہ دین میں ہوشیار ہو جاوین اور احکام شرعی کو خوب سمجھیں اور دین میں بہتر اُسکو یا دے گئے جو بہت نفرت رکھتا ہو گا اس اسلام سے یا اس خلافت سے جب تک کہ انہیں نہ آجاوے ورنہ یعنی قریش میں ہمیشہ سرداری قائم رہی کفر میں بھی اور اسلام میں بھی پھر قریش کے افضل ہونے کا قاعدہ کلیہ فرمایا شان دیگر کہ جیسی کھانین مختلف ہوتی ہیں کہ بعضی کھان سوئی اور بعضی لوہے کی ویسے ہی آدمی بھی مختلف ہیں کہ بعضے خاندان حمیرہ ہیں شبا عن امتاوات ریاست غیرت ہمت انہیں پیدا لیتی ہوتی ہر جیسے کہ قریش کا خاندان اور بعضے خاندان لیسے نہیں ہوتے جیسے اور عرب پھر فرمایا کہ جو کفر میں بہتر خاندان تھا وہی اسلام میں بھی بہتر ہے بلکہ علم اور عمل کو حاصل کیا ہو سو اسطے کہ شرافت ذاتی اور دینداری نکل نور اعلیٰ نور ہو گئی معلوم ہوا کہ شرافت ذاتی بدو نینداری کے خد کے نزدیک کچھ حقیقت نہیں اور یہ جو فرمایا کہ بہتر وہی ہو جو نہایت نفرت رکھتا ہو سکے دو مطلب ایک جو حالت کفر میں اسلام سے بہت نفرت رکھتا ہو اسلام کے بعد وہی افضل ہے جیسے عمر فاروق اور خالد اور عکرمہ اسو سٹے کہ جو کفر میں بہت مضبوط ہوتا ہو وہ اسلام میں بھی خوب مضبوط ہوتا ہو مضبوط لوگ جدا ہوتے ہیں خوب ہی آتے ہیں اور دوسرا مطلب کہ جو خلافت اور امامت کے قبل سردار ہو سکے نفرت رکھتا ہو وہی افضل ہو اسو سٹے کہ اُسکو سرداری کی طبع نہیں اور جبکہ اُسکو دار بنایا تو خوبان فشان کرنا ہر قریب ابن محسن الناس کما لیل صلیۃ لا یجد فیہا راحۃ حاجۃ بخاری و مسلمین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ادھیو کی مثال جیسے سو وٹ کہ ان میں ہواوے تو ایک بھی چالاک سو ایک لائق ورنہ یعنی جیسے سو وٹ میں بھی ایک عمدہ تیر رفتار نہیں لکھتا ویسے ہی سو آدمیوں میں ایک بھی کامل آدمی مجھے لائق نہیں ملتا مطلب کہ ناقص لوگ کثرت سے ہیں اور کامل کیاب ہر انکو بھی سی اللہم امینۃ للسماء فاذا ذهب اللجج اتی اللہم امینۃ وانا امینۃ للصحابی فاذا ذهب اتی اصحابی ما یوعدونک واصحابی امینۃ لا یخفی فساد ذہب اصحابی اتی امینۃ ما یوعدونک مسلم بن ابی موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تارے پناہ ہیں آسمان کے پھر جب جاتے رہینگے تارے تو آجاویگا آسمان پر جسکا وعدہ ہوا یعنی ٹوٹ بھوٹ جاوے گا اور میں پناہ ہوں اپنے اصحاب کی پھر جب میں جاتا رہوں گا تو آویگا میرے اصحاب پر جسکا انکو وعدہ ہوا یعنی اختلاف پڑیگا اور میرے اصحاب پناہ ہیں میری امت کے پھر جب میرے اصحاب جاتے رہینگے تو آویگا میری امت پر جسکا انکو وعدہ ہوا یعنی فساد اور بدعت عالم میں ظاہر ہوگی و حضرت کی زندگی میں اختلاف کا نام نہ تھا جو شبہ ہوتا حضرت سے حل ہو جاتا حضرت کے بعد اصحاب میں اختلاف ہوا اول خلافت میں بعد اسکے بعضے مسائل میں اور حبیب ناک اصحاب کا زمانہ رہا تو انکی برکت سے فساد و بدعت اور بدعت کا رواج ممکن نہ تھا بعد اصحاب کے فساد و شرع ہوا اور چند مدت کے بعد عالم گیر ہو گیا یہ حدیث صحیحہ ہے کہ جیسے آئندہ بات کی خبر دی ویسا ہی ہوا قریب عمر اکو عمر کثرت من انیر اللیل بخاری و مسلمین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ترکی نماز ایک کعت ہے پچھلی رات سے و امام شافعی کے نزدیک ترکی ایک ہی کعت ہے اور یہی حدیث انکی دلیل ہے اور امام شافعی کے نزدیک ترکی تین رکعتیں ہیں چنانچہ ترمذی میں حدیث ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت و ترکی تین رکعتیں پڑھتے تھے ترمذی سے کہ اسی طرح روایت ہے عمر ابن حصین اور عائشہ اور عبد اللہ بن عباس اور ابوبکر اور جامع الاصول میں

تحفة الاختیار جمعہ مشاہیر اوراق الانوار

۴۵

بازار

بازار

بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کے تین رکعت وتر کی پڑھتے تھے اور عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ وہ تین رکعتیں پڑھتے تھے جیسے مغرب کی تین رکعتیں ہیں وہ رات کی وتر پڑھتا اور مغرب کی وتر مستحب وقت وتر کا آخر شب پڑھتا کہ جسے پر اعتماد ہو قیام شبہ الکوثر یعنی اعتناق بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آزادی کرنے کا حق اسی کا ہے جسے آزاد کیا یعنی جسے لونڈی یا غلام کو آزاد کیا اگر غلام کو چھو کر مر جاو تو اس کا وارث آزاد کرنے والا ہے ابو ہریرہؓ کہ ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ لو کہ فرشتے اسے کاہر اور زنا کرنے والے کو پھرتے یعنی لڑکے کا مالک ہی ہو جسکے نیچے اس لڑکے کی باہر خواہ نکاح سے خواہ ملکیت سے اور اگر حرام کار دعویٰ کرے کہ لڑکا میرے نطفے سے ہو تو اسکی قسمت میں تیسہ ہو یعنی وہ مالکین اور اگر حرام کار بیا ہو تو اسکو سلسلہ کرنا چاہیے قیام شبہ الکوثر یعنی الکاذبۃ منقذۃ للسلفۃ محمودة لکسیر بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جوئی قسم کلا اور جنس کے رواج کا سبب ہو اور کسب کے نقصان کا سبب ہو رفت یعنی تجارت میں جو جوئی قسم کھانے سے سوداگر کو یہ احتمال ہوتا ہے کہ میری بکری خوب ہوگی حالانکہ جو جوئی قسم سے اسکی سوداگر میں تو ناہر تاسی کہ خدا اسکی برکت کو دور کرنا ہے اور لوگ بھی اسکو جوئے جانا کر اس سے خرید فروخت کم کرتے ہیں معلوم ہوا کہ سوداگری و بیوپاری برکت راستی میں ہر خرابی عیب اس کی عیب علیہ وسلم اس سے دور رہیں ہر جگہ یہ کو گواہ نہ ملین ہر ابو ہریرہؓ کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم در عاہلیہ پر عاہلیہ قسم در عاہلیہ پر قسم اس سے دور رہیں ہر جگہ یہ کو گواہ نہ ملین ہر ابو ہریرہؓ کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کا اعتبار قسم لینے والے کی نیت پر ہے رفت یعنی قاضی نے جس کی قسم کی وہی تیسہ پھر اگر قسم کھانے والا کہے کہ میں نے قاضی کی نیت پر قسم نہیں کھائی میں نے دل میں کچھ اور ارادہ کر لیا تھا تو اسے اس قول کا کچھ اعتبار نہیں لیکن اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو اس وقت قسم کھانے والا الکی نیت کا البتہ اعتبار ہے فصل اس فصل میں سے حدیثیں ہیں جسکے سر پر ایسا لکھا ہے ابو ہریرہؓ کہ ایسا کہ لکھا ہے اصابت بخود فلا تشرک بد صغنا العشاء الاخرۃ وسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورت خوشبو لگاتے ہو وہ ہمارے ساتھ آخر عشا کی نماز میں نہ حاضر ہوتی حضرت نے اسو سے منع کیا کہ تارکی کے وقت میں خوشبو نہ لگے جو ان مردوں کو بد خیال نہ آوے معلوم ہوا کہ خوشبو لگا کر رات میں عورت کا لکنا حدیث نہیں قیام شبہ الکوثر یعنی اعتناق بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جو عورت مسلمان آزاد کرے مسلمان مرد کو اللہ بکری سے عظیم منہ عفتۃ من النار بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جو عورت مسلمان آزاد کرے مسلمان مرد کو جہر اولکا اس کے ہر ایک جوڑے کے بدلے اسکا ہر ایک جوڑہ ورنہ سے جہر اولکا ایضا عتق امر مسلم الاستفادۃ دین و دی اتق من حیالہ فقد کفر حتی یرجع الیہ ثم مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو غلام بھاگتا تو البتہ اس سے اگر کئی سلام کی پناہ اور ایک دایت میں یوں ہو کہ جو غلام بھاگتا اپنے مالکو سے سوال البتہ کا فر ہو گیا جب تک کہ کہیں نہ پلٹ آوے اگر غلام بھاگنے کو حلال جان کر بھاگتا تو بیچ کا فر ہو گیا اور اگر حلال نہیں جانتا تو کا فر نہیں ہوا اسنے کفران نعمت کیا ہر ابو ہریرہؓ کہ ایما فریۃ الیموھا واقتمو فیہا سہمکم فیہا واما قریۃ عصیت اللہ ودسولہ فان حسرت اللہ وکبر اللہ نکم لکم وسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس بستی میں تم آئے اور وہاں ٹھہرے تو تمہارا حصہ اسی میں ہے

۱۳۵۳

۱۳۵۴

۱۳۵۵

۱۳۵۶

۱۳۵۷

۱۳۵۸

۱۳۵۹

۱۳۶۰

۱۳۶۱

۱۳۶۲

۱۳۶۳

۱۳۶۴

۱۳۶۵

اختصاصہ لاجنابہ مشافہۃ

اور جس سبقتی والوں نے خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی یعنی لڑائی کی تو اللہ اسکا پانچواں حصہ شد اور رسول کا ہر
پھر اس سبقتی کے باقی چار حصے تمھارے ہیں و اس حدیث میں بیان ہوئے اور غنیمت کا یعنی جو ملک بدر و جنگ
کافروں نے خالی کر دیا یا صلح سے قابو میں آیا وہ سب اسباب ال ہی بیت المال کا اسکو فرماتے ہیں اس میں چار یوں کا حصہ
مقرر نہیں لیکن اگر غازی و یا ن جاکر ٹھہریں تو بطور عطا کے حصہ پانچویں اس واسطے کہ مصارف بیت المال میں غازی
بھی داخل ہیں و جو ملک جنگ سے فتح ہوا اس میں پانچواں حصہ بیت المال کا اور باقی چار حصے غازیوں کے اسکو
غنیمت کہتے ہیں **مُرَّ اَيْمًا مَسِيحًا شَرَاهُ اَللّٰهُ اَرْبَعَةَ تَسْعِيَةً اَدْعَلَهُ اَللّٰهُ اَلْجَنَّةَ قَالَ فَقُلْنَا وَاشْتَرَاكَ قَالَ**
وَاشْتَرَاكَ قَالَ ثُمَّ لَوْ لَشْتَرَاهُ عَنِ الْاَحْيَاءِ بَخَارِي مَن مَّرَّ فَارَوْقُ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جس مسلمان کی
چار سالانہ نیکی کی گواہی دیں خدا اسکو بہشت میں داخل کرے گا عمر فاروق نے کہا پھر مجھے کہا اور وادی کی گواہی بہشت
میں لیجاتی ہے حضرت نے فرمایا اور وادی کی گواہی بہشت میں لیجاتی ہے عمر فاروق نے کہا پھر مجھے ایک شخص کی گواہی کا حال پوچھا
و اس معلوم ہوا کہ خالص مسلمانوں کی گواہی نجات کا سبب ہے و فصل اس فصل میں سے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر ایک بڑے
مخبر ابن مسعود **اَيْتُكُمْ مَّالٌ وَارِثَةٌ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَّالِهِ قَالَ اَيَا رَسُوْلِ اللّٰهِ مَا مَالًا اَحَبُّ**
اِلَيْهِ مِنْ مَّالٍ وَارِثَةٍ قَالَ فَاتِّمَّ مَالُهُ وَوَارِثَتُهُ کا آخر بخاری میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ کون تم میں ایسا ہے جسکے نزدیک اپنے مال سے زیادہ تر پیار اہل صحابہ نے کہا
یا رسول اللہ کوئی ہم میں ایسا نہیں اسکے نزدیک اپنے مال سے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ تر پیار اہل حضرت
نے فرمایا سو اللہ اسکا مال تو وہی ہے جو اسنے آگے بھیجا یعنی خدا کی راہ میں خرچ کیا اسکے وارث کا مال وہ جسکو
چھوڑ گیا و اپنا مال وہی جو اپنے کام میں آوے اور کام وہی مال و لگا جو خدا کی راہ میں خرچ ہوا اور جو کہ
خرچ نہیں کرتے اور اپنا مال جان کے بند کر رکھتے ہیں و سے نادان ہیں کہ اسکو اسکے وارث اور اوٹیکے اسکے
کچھ کام نہ آیا **عَقِبَةُ بَنٍ عَامِرٍ اَيْتُكُمْ حَيْثُ اَنْ يَّعْدُوْا كُلُّ يَوْمٍ اِلَى بَطْحَانَ اَوْ اِلَى اَلْعَقِيْقِ فَيَاْتِي مِنْهُ**
بِنَاقَتَيْنِ كَوْ مَآوِيْنٍ فَيُغَيِّرُهُنَّ وَكَأَنَّهُ قَطِيعَةٌ رَّحِمَ قُلْنَا كَلِمًا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ ذَالِكَ قَالَ اَفَلَا
يَعْدُوْا وَاحِدًا كَوَالِي الْمَسْجِدِ فَيَحِلُّوْا وَيُقْرَأُ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثَ
خَيْرٌ مِنْ ثَلَاثٍ وَادْبَعُ خَيْرٌ مِنْ اَرْبَعٍ وَمِنْ اَعْلَادٍ حَتَّى يَمِيْنُ الْاَبِلِ سلم بن عقبہ بن عامر سے روایت
ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کون تم میں ایسا ہے کہ یہ چاہے کہ ہر ایک دن صبح کو بطنان یا عقیق کی طرف جاوے پھر وہاں سے دو
اونٹیاں بڑے کو یا ن والیاں لاوے بغیر گناہ اور بے قطع برادری کے یعنی نہ چوری اور غصب کیا ہو نہ کسی راہ کا حق
کا ہو تو پھرنے کا کہ ہم سب لوگ یا رسول اللہ اس بات کو چاہتے ہیں حضرت نے فرمایا تو پھر کیوں نہیں تم میں سے ہر ایک مسجد کو
جاتا ہے کہ خیر کو سجدہ لاوے یا خود دو آیتیں قرآن کی پڑھے یہ اسکے حق میں بغیر دوا و ٹہنیوں سے اور تین آیتیں بہترین میں
اونٹنیوں سے اور چار آیتیں بہتر ہیں چار اونٹنیوں سے اور اس طرح آیتوں کا شمار اونٹنیوں کے شمار سے بہتر ہے یعنی پنج
افضل ہیں یا پنج سے اور چھ افضل ہیں چھ سے و بطنان و عقیق مدینے سے دو کوس پرد و مکان ہیں و یا ن بازار

۱۳۴

۱۳۵

۱۳۶

حقیقۃ الاختیار ترجمہ مشارق الانوار

۱۳۵۸

۱۳۵۹

۱۳۶۰

۱۳۶۱

تشیع کرنے لگے میں ہر ابن عباسؓ کی واحد ہذا قالوا وادی الاذنی قال کافی انظر الى محاسن صاحبنا
الثنية وله حوار الى الله بالتليسية ثم اتي على ثنية هرضي فقال اي ثنية هذه قالوا ثنية هرضي قال کافی
انظر الى يونس بن متى على ناقية حمراء جعلت عليه جبة من صوف خطام ناقية خلبة وهو يلبس
میں ہر ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ کون نالا ہے اصحاب نے کہا یہ ازرقی نالا ہے حضرت نے فرمایا کہ
گو یا میں یکسا ہوں موسیٰ کو کہ اترتا ہے ٹیلے سے اور اسکی بلند آواز ہر خدا کی طرف اسطرح سے کہ اللهم لیبک یعنی اے میرے
رب میں تیرے حضور میں حاضر ہوں پھر حضرت اُسے ہر شی ٹیلے پر سو فرمایا کہ یہ کون ٹیلا ہے اصحاب نے کہا کہ یہ ہرشی
ٹیلا ہے حضرت نے فرمایا گو یا میں یکسا ہوں یونس بن متى کو سیرخ اونٹنی گنجان روہین والی پر یونس پر پھینکے کا جبہ ہر گلی
اذنی کی نکیل کھجور کی چھال کی ہر اور وہ بھی اللهم لیبک کہ ہر ہر حرف یہ حضرت نے حقہ الوقوع کے سال کے اور میرے
کی راہ میں فرمایا حضرت نے یہ حال خواب میں کیا یا اکی روح کو واقعی دیکھا فصل من فصل میں سے حدیثیں ہیں جنکے
سرے پر استفہام کا ہر ہر حرف مالاک بن جکیثۃ النبیۃ اربعا النبیۃ اربعا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مالک سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا صبح کی نو چار رکعتیں پڑھتا ہے صبح کی نو چار رکعتیں پڑھتا ہے صبح میں عبد اللہ
بن مالک سے روایت ہے کہ نماز فجر کی اقامت ہوتی تو حضرت نے ایک مرد کو دیکھا کہ نماز پڑھتا ہے اور وہ دون تاسمت کہتا ہے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب فجر کی جماعت ہوتی ہو تو سنت صفت میں پڑھنا چاہیے اس حدیث کا راوی عبد
بن مالک ہے اور مالک کی طرف نسبت اس حدیث کی خطی ہے ہر ابو ہریرۃ ائذ ذلک ما العیبة قالوا الله قد سئل
اعلم قال ذکرک احاک بما یکو فیل افرایت ان کان فی اخی ما اقول قال ان کان فیہ ما نقول فقد غنیتہ
و ان لم یکن فیہ ما نقول فقد بھتہ سلم بن ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم کو کیا معلوم ہے کہ غیبت کیا
چیز ہے اصحاب نے کہا ہذا اور اسکا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے بھائی سلمان کا وہ ذکر کرے جو
اُسکو بڑے اسکا نام غیبت ہے لوگوں نے کہا بھلا فرمائیے تو کہ اگر میرے بھائی میں سچ ہی وہی بات ہو جو میں نے ہی حضرت
نے فرمایا کہ اگر میرے بھائی میں فی الحقیقت وہی ہے جو تو نے کہا تبھی تو تو نے اُسکی غیبت کی اور اگر اُس میں وہ بات نہیں جو تو
کی ہے تو تو نے اُس پر بہتان باندھا ہے یعنی سچ ہی بات کا نام تو غیبت ہے اور اگر جھوٹی بات ہے تو اُسکا نام بہتان ہے
خلاصہ یہ کہ جس چیز کو آدمی سرکھرا مانے وہی غیبت ہے خواہ اُسکے نسب کا نقصان ہو خواہ بدن کا خواہ اُسکے قول
اور فعل کا خواہ اُسکے دین کا خواہ اُسکی غیبت زبان سے کرے خواہ اشارے سے کہ یہ سب حرام ہے لیکن ظالم کی غیبت عام
کے رو برو اور فاسق کی جو بے پردہ گناہ کرتا ہو اور ناقص لقب جو مشہور ہو جیسا انہما ہر اخیر تو درست ہے ہر ابو ہریرۃ
ائذ ذلک ماھن ائذنا الله ورسوله اعلم قال ہذا احسن دھریہ فی النار من سبعتین خیر یفاہو یموی فی اللہ
الان حین انتھی الی فقرھا قالہ لما سمع وجبۃ سلم بن ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم
جانتے ہو کہ یہ کیا تھا جسے کہا ابتدا اور اسکا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ پھر تھا کہ دو رخ میں ستر برس سے پھیکا گیا
مٹا سو دو رخ میں ایک اترتا جاتا تھا یہاں تک کہ اُسکی تہ میں پہنچ گیا یہ حضرت نے اسوقہ فرمایا جب ایک دعا کا ترانہ

تحفة الزیاء ترجمہ مسند الاخوان

الوہریرہ سے روایت ہے کہ ہم اصحاب حضرت کینہ میں حاضر تھے کہ ہم نے ایک ایسی آواز سنی جیسے کوئی چیز اوپر سے نیچے کو
 گرتی ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دونوں کی جوئی سے تم تک ستر برس کی راہ ہو اور اَبُو ہُرَیْرَةَ اَنَّكَ ذُوْنَ
 مِنَ الْفَلَسِ قَالَ الْفَلَسُ فَيَا مَنْ لَا دِرْهَمَكَ وَكَامْتَا قَالَ اِنَّ الْفَلَسَ مِنْ اُمِّي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَصْلُحُ
 وَصِيَابَهُ وَذُكُوهُ وَيَأْتِي تَحْتَ شَتْوِهِمْ وَقَدْ هَذَا اَوْ كُلِّ مَالٍ هَذَا اَوْ سَفَكَ دَمَ هَذَا اَوْ صَرَبَ هَذَا اَبْعَطَى
 هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يَفْقُضَ مَا عَلَيْهِ أَخَذَ مِنْ خَطَايَا مَسْرُ
 فُطِرَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ يُطْرَحُ فِي النَّارِ سَلَّمَ مِنْ الْوَهْرِيرَةِ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون
 ہے اصحاب نے کہا کہ ہم میں مفلس وہ ہے کہ جس کے پاس نہ درم ہو نہ اسباب حضرت نے فرمایا کہ البتہ میری امت سے حقیقت میں
 مفلس وہ ہے جو قیامت کی دن آوے نماز اور زکوٰۃ اور زکوٰۃ لیکر اور حال اُنکو گالی دی اور اُنکو حرام کار کیا عیب کیا
 اور اُنکو مال کھا گیا اور اُنکی خونریزی کی اور اُنکو مارا سوا اُنکی نیکیوں سے اس مظلوم کو دلا یا جاوے لگا اور اُس دوسرے مظلوم
 کو دلا یا جاوے لگا سو اگر قصور ادا ہو نیکی قبل اُنکی نیکیاں ہو چکیں تو ان مظلوموں کے گناہ لیے جاوے نیکیوں کا مظلوم پر دلے
 جاوے نیکی پھر وہ دوزخ میں لا جاوے لگا و معلوم ہوا کہ مسلمان کی عبادت اور نیکیاں حق العباد کے بدلے جاوے گی اور
 اگر نیکیاں کم ہوں تو لوگوں کے حق زیادہ تو ان کے گناہ ظالم کی گردنیر اے جاوے نیکی تو جب نیکیاں چھ گنہیں اور لوگوں
 کے گناہ گردن پر پڑے تو حقیقت میں یہی شخص آخرت کا مفلس ہے اگرچہ دنیا میں نہایت مالدار ہو اس حدیث میں یہ اشارہ
 ہے کہ مسلمان حق العباد اور ظالم سے ڈرتا رہے اپنے حسنات اور کثرت عبادت پر نہ بھولے مگر اَبُو ہُرَیْرَةَ اَنَّكَ ذُوْنَ اَلْشَّائِلِ
 قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّكَ جَبْرِيْلُ اَنَا كُوَيْلِيْعَمَكَوْ دِيْنَكَوْ بَخَارِي مِنْ عَمْرٍَا وَرَوَى عَنْ رُوَيْتِ ہر کہ حضرت نے
 فرمایا کہ اے عمر تو کیا جانتا ہے کہ یہ پوچھنے والا کون ہے میں نے کہا اللہ اور اسکا رسول زیادہ نزدانا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ جبریل
 تھا تمھارے پاس آیا کہ تم کو تمھارا دین سکھلا دے و اس حدیث کا پورا قصہ اس باب کے اور حدیث جبریل میں مفصل ہو چکا ق
 اَبُو سَعُوْدٍ اَنَّ رُضُوْنَ اَنَّ نَكُوْنُوْا اَهْلَ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَنْ رُضُوْنَ اَنَّ نَكُوْنُوْا اَهْلَ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ
 وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيْدِيْ اِنْ اِلَّا رُجُوْا نَكُوْنُوْا نِصْفُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَذَلِكَ اَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مَسْلُوْمَةٌ وَمَا
 اَلْتُمْ فِيْ اَهْلِ الشَّرِّ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ اَلْاَسْوَدِ اَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ
 بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشت کے
 لوگوں میں چوتھا ہو جیسے کہا ان حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس سے راضی ہو کہ تم بہشتیوں کی تہائی ہو جیسے کہا ان حضرت نے
 فرمایا کہ قسم دروغ ات پاک کی جس کے قابو میں محمد کی جان ہو کہ مقرر میں امید رکھنا ہوں کہ تم بہشتیوں میں آوے ہو گے اور اسکا
 سبب یہ ہے کہ بہشت میں سوائے مسلمان جان کے کوئی داخل ہو گا اور زمین ہو تم اہل شرک میں مگر جیسے ایک سفید بال
 کا بے میل کی کھال میں یا جیسے ایک سیاہ بال ان میل کی کھال میں و یعنی آدھی بہشت میں امت محمدی ہوگی اور نصف
 باقی میں دوسرے ہوں گی و حضرت نے چوتھا فرمایا پھر تہائی پھر آدھا اسلئے کہ لوگ کٹائی کریں اور وہ بد مذہبی
 میں ترقی ہو ق حَمْرُ اَنْزُوْنَ هَذِهِ الْمَرْأَةُ رَدْعَةً وَكَذَلِكَ هِيَ النَّارُ قُلْنَا لَا وَاللَّهِ فَقَالَ اللَّهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ الْمَرْأَةِ

۱۳۷۴

تجدد الاخبار فی وجہ مشاہدات الافکار

۱۳۷۴

استحسان فی

۱۳۷۵

روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہو کہ رقاہ کے نکاح میں پھر نکاح سے یہ نہیں درست ہو جب تک کہ تو اس
 دوسرے خاوند کا شہدہ نہ بنے اور وہ تیرا شہدہ بنے یعنی بدو نہ ہو جس کے اول خاوند سے نکاح نہیں درست ہو یہ حضرت کے خاوند
 کی عورت سے فرمایا اور رقاہ نے اسکو تین بار طلاق دی تھی وفاق فاع کی عورت حضرت پا آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت میرے
 خاوند نے مجکو تین طلاق دیے سو میں نے عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح کیا تو میں نے اسکو ایسا پایا جیسے کہ بکا کھنٹ
 یعنی نامور تو حضرت سکر لے اور یہ حدیث فرماتی معلوم ہوا کہ تین طلاق کے بعد اول خاوند سے نکاح نہیں درست ہے جب تک کہ
 دوسرا خاوند اس عورت سے صاحب نہ کرے اور میری مذہب ہر سبب ماسو کا قیام کے بعد نکاح نہیں درست ہے
 لَمَّا كَانَتْ فِي سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ فِي الْحَقَّةِ خَلِيَّةً مِمَّنْ كَانُوا بَخَارِيٍّ أَوْ مَسْلَمِينَ بَرَّابْنِ خَارِجٍ رَوَيْتُ عَنْهُ رَوَيْتُ عَنْهُ رَوَيْتُ عَنْهُ رَوَيْتُ عَنْهُ
 تم تعجب کرتے ہو نہیں سمجھتی کہ زمری سے البتہ ہمیشہ میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے عمدہ اور نرم تر ہیں وفاق ایسا فرمائی
 بادشاہ نے حضرت کو زبیری قبائلی بھی اصحاب کے اسکی حد کی اور زمری دیکھ کر تعجب کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا
 کا نفیس اسباب اس لائق نہیں کہ اسکی خواہش کیجیے آخرت کی حد کی طلب کرو اس واسطے کہ جب ہمیشہ کا رومال دنیا کی تمہارے
 عمدہ شمار تو وہاں کی قبائلی خواہی جانے کہ کیسی عمدہ ہوگی قَابُوكُمْ اَازَايْتُمْ اَن كَانَ اسلَمَ وَغِفَارَ وَفَرِيَّةَ وَجَهِيَّةَ
 خَيْرَ امْنِ بَنِي قُرَيْشٍ وَبَنِي عَامِرٍ اَسَدٍ وَغُفْلَانٍ اَخَانُوا وَخَسِرُوا اَنَالَ لَكُمْ قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّهُمْ لَخَيْرٌ مِنْهُمْ
 قَالَ كَلَّا قَسَمَ بِنِ عَالِيٍّ عَيْنٍ قَالَ اِنَّهَا يَا لَيْكُ لَسَبْرًا اَلْحَمْدُ مِنْ اسلَمَ وَغِفَارَ وَفَرِيَّةَ وَجَهِيَّةَ بَخَارِيٍّ اَوْ مَسْلَمِينَ
 میں ابو بکر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ بھلا بتلا تو اگر قوم اسلام اور قوم غفار اور قوم فریہ اور قوم جہینہ بہتر ہوں یا بنی
 تمیم کی قوم سے اور بنی عامر اور اسد و غفلان کی قوم سے تو کیا انکو نقصان اور ٹوٹا پڑے اقرع نے کہا کہ ہاں حضرت نے
 فرمایا تو قسم ہر اس شخص کی جسکے قابو میں میری جان ہو کہ وہ قوم یعنی اسلام وغیرہ بہتر ہیں ان قوموں سے یعنی بنی تمیم
 وغیرہ سے یہ حضرت نے اقرع بن حابس سے فرمایا جبکہ اس نے حضرت کے یوں کہا تھا کہ تجھے تو حاجیوں کے پوتوں نے بیعت کی
 ہو یعنی اسلام اور غفار و فریہ اور جہینہ نے قت اسلام اور غفار و فریہ اور جہینہ کی قوم کے کی راہ میں ہستی تھی عرب میں کم ذات
 تھی اور کفر کج حالت میں حاجیوں کو لوٹ لیتی تھی اور بنی عامر اور اسد و غفلان کی قوم عمدہ لوگ تھے سوا والی اسلام
 وغیرہ مسلمان ہوتے تو اقرع بن حابس کہ بنی تمیم کا سردار تھا مسلمان ہونے کی وقت حضرت پر اپنے مسلمان ہونیکا احسان
 بتائے لگا اور قوم اسلام کی حقارت شروع کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے نزدیک ہی بہتر ہو جو دین پر چلے
 اگرچہ ذات کا کمینہ ہو سرداری اور شرافت ذاتی کی بدولت نہ داری کے کچھ حقیقت نہیں شہر بندہ عشق شدی ترک نسب کن
 جامی بد کہ درین راہ فلان ابن فلان خیر نیست قَالَسَّ اَازَايْتُمْ اَن كَانَ اسلَمَ وَغِفَارَ وَفَرِيَّةَ وَجَهِيَّةَ بَخَارِيٍّ اَوْ مَسْلَمِينَ
 مسلمان بنی تمیم سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ بھلا بتلا تو کہ اگر خدا روک لے پھل کو تو کس طرح اپنے بھائی سلیمان کے
 مال کو حلال کر لیا اس حدیث کا قصہ چھٹے باب میں ہو چکا کہ حضرت نے کچھ پھل کے بیچنے سے منع کیا یعنی قبل نیک کے
 اگرچہ جاوے تو شہر سے قیمت لینا کیونکہ حلال ہو گا حرم ابی امامہ اَازَايْتُمْ اَن كَانَ اسلَمَ وَغِفَارَ وَفَرِيَّةَ وَجَهِيَّةَ بَخَارِيٍّ اَوْ مَسْلَمِينَ
 فَاحْسَنَتِ الْوَضْعَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَعْمَلُ شَهَادَتِ الصَّلَاةِ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ

۱۳۵۹

۱۳۶۰

۱۳۵۸

تخصیص النبیاء و ترجمہ مشائخ الکلام

ہر وقت یعنی جیسے ہر روز پنج وقتہ نماز سے بڑی برکت نہیں رہتا اسی طرح پنج گنا نماز سے گناہ نہیں ہوتے لیکن
 صحت پائی والے سے میل نہیں چھوٹتا بلکہ ملنا اور باجنا بھی شرط ہے اسی طرح نماز میں بھی حضور ہی دل و راس پہ
 رکے روز بروز گڑا نماز و رجا ہے تاکہ گناہوں کا میل ل سے چھوٹے فی جابر اذ کہتہ لکعتین قال لا قال
 ثم قال لکھما ویکوی فم فاذک لکعتین ویکوی فیہما قالہ لکعتین لکعتین جئت جئت جئت
 وهو قاعد علی المنبر ففعلک سلیک فیکل ان یصلی بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ کیا تو دو رکعتیں پڑھ چکا ہے یعنی تحیۃ المسجد کی اسے کہنا کہ میں حضرت نے فرمایا کہ اٹھ اور انکو پڑھ لے اور دو رکعت
 روایت یوں ہے کہ اٹھ اور دو رکعتیں پڑھ اور ان میں اختصار کر یعنی ہلکی پڑھ یہ حضرت نے سلیک عطفانی سے فرمایا جبکہ
 وہ جیسے کے دن آیا اور حضرت منبر پر بیٹھے تھے تو سلیک بیٹھ گیا بدو تحیۃ المسجد پڑھے ف اس حدیث سے معلوم
 ہوا کہ خطبہ کی وقت بھی تحیۃ المسجد پڑھنا درست ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک خطبہ کے
 وقت تحیۃ المسجد نہیں درست اس واسطے کہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جب امام خطبہ پڑھتے کو کھلاؤ نماز اور کلام نہیں
 چاہیے فی ابو ہریرۃ اصدقی ذوالیدین بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا ذوالیدین
 صحابہ کبار وقت مناصب میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے عصر کی نماز پڑھائی اور دو رکعت کے بعد سلام پیر کے
 اٹھ کھڑے ہوئے جماعت میں صدیق اور فاروق بھی تھے مگر عجب کلام نہ کر سیکے جماعت میں ایک شخص تھا خرباق نام
 اس کا لقب ذوالیدین تھا اس واسطے کہ اس کے ہاتھ لپٹے تھے اسے کہایا رسول اللہ کیا نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے حضرت نے
 فرمایا یہ کچھ بھی نہیں یعنی نہ نماز کم ہوئی نہ میں بھولا ہوں اسے کہا کچھ تو ضرور ہوا ہو یا نماز کم ہوئی یا آپ بھولے ہیں تب
 حضرت نے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر یہ حدیث فرمائی یعنی ذوالیدین کیا صحابہ کبار نے اٹھ کھڑے ہوئے یا نہ حضرت نے
 اٹھ کر بڑے اور دو رکعت نماز پڑھی اور سجدہ ہو کر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بھول چوک پیچیدہ کو بھی ہوتی ہے اور اگر
 امام کو شک پڑے تو مقتدیوں کے قول پر عمل کرے اور کلام قلیل نماز کو نہیں باطل کرتا لیکن امام اعظم کے نزدیک ہر طرح کا
 کلام نماز کو باطل کرتا ہے امام غلامی نے کہا ہے کہ اس وقت تک نماز میں کلام کو نا حرام نہیں مگر پھر کلام کرنا نماز میں مشغوع
 ہو گیا یعنی نے شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ اول اسلام میں کلام کرنا نماز میں درست تھا چنانچہ زید بن ارقم کی حدیث سے ثابت ہے
 پھر جب کلام کرنا منع ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جب امام چوسکے تو مقتدی سبحان اللہ لکھرام کو آگاہ کرے سو اگر یہ حدیث
 نسخ کلام کے بعد کی ہوتی تو ذوالیدین منشیج سے حضرت کو آگاہ کرے کلام کرے اور جبکہ کلام کیا تو صاف معلوم ہوا کہ یہ
 قصہ اس وقت کا ہے جبکہ کلام کرنا درست تھا تو ثابت ہوا کہ یہ حدیث مشغوع ہو کر اس واسطے کہ امام اعظم فی کعب بن عجرۃ اذ ذک ہوا
 لکھتہ قلت لکھتہ قال فاحلق وکھو ثلثۃ آیاتہ او اطعوا سنتہ مساکین او انک لکھتہ لا اذیری یا
 ذلک بد قال کہ دمن الحدیث بخاری اور مسلم میں کعب بن عجرۃ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا
 نیکو تکلیف دیتے ہیں میرے سر کے کپڑے میں نے کہا ہاں حضرت نے فرمایا تو بالو کو نہ ڈال او تین روز سے رکھو
 یا پھر محتاجوں کو کھانا کھلایا ایک قرآن فرج کر راوی کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ ان تین چیزوں سے کون چیز اول حضرت نے

۱۳۸۴

۱۳۸۵

۱۳۸۸

در حدیث کتاب
 از امام جعفر
 حضرت الامام زید بن عمار
 حضرت ذوالیدین و ابی ہریرہ و غیرہ روایت

فرمائی یہ حضرت نے لعین بن عجرہ سے فرمایا جنگ حدیبیہ کے زمانے میں وف معلوم ہوا کہ جب حرم کو سر کی چون تکلیف دیوں تو بالوں کو منڈاؤں اور کفارہ دیوے باقی قصہ حدیث کا ہر جگہ ہر ابو ہریرہؓ کہ اَحَدٌ كُودًا اَدْبَحَ إِلَى اَهْلِهِ اَنْ يَّجِدَ فِيْهِ ثَلَاثَ خِلْفَاتٍ عَظَامٍ سَمَانٍ ثَلَاثًا لِّعَنْكَ قَالَ فَنَلَّثْتُ اَيَاكَ لِيَقْرَأَ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ فِي صَلَواتِهِمْ لَهٗ مِنْ ثَلَاثِ خِلْفَاتٍ عَظَامٍ سَمَانٍ سَلَّمَ مِنْ ابُو هُرَيْرَةَ سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی چائے کہ جب اپنے گھر یا جاوے تو تین گاہن و ثنیان بڑی قدوالین موٹیں گھر میں پاوے پہنے کہا بان حضرت نے فرمایا تو جو کوئی تین تین ناریں پڑے اسکے حق میں بہتر تین گاہن اُٹھیں بڑی قدوالی سوئو سے خ ابو سعید الخدریؓ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَأَ ثَلَاثَ اَنْشُرَانِ فِي لَيْلَةٍ بَخَارِي مِنْ ابُو سَعِيدٍ سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہر ایک تم سے عاجز ہر اس سے کہ تمہاری قرآن ہر ایک رات پڑھے و اصحاب نے کہا یا رسول اللہ تمہاری قرآن ہر رات کو پڑھنا کس سے ہو سکے حضرت نے فرمایا کہ قل ہو اللہ قرآن کی تمہاری یہ یعنی اس کے ثواب تمہاری قرآن کے برابر ہو سکتا بن ابی وقاصؓ اَيَعْجَزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكْسِبَ فِي يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ نِّسَا لَهٗ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهٖ كَيْفَ يَكْتَسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يَسْتَبِيحُ مِائَةً نَّسِيحَةٍ فَيَكْتُبُ لَهٗ اَلْفَ حَسَنَةٍ اَوْ يَخْطُوعُهُ اَلْفَ خَطِيئَةٍ وَرُكُوعِي وَ يَحِطُّ مُسْلِمٌ مِنْ سَعْدِ بْنِ ابِي وَقَاصٍ سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہر ایک تم سے عاجز ہر اس سے کہ ہر روز ہزار نیکیاں حاصل کرے پھر حضرت کے پاس بیٹھے والوں میں سے ایک شخص نے پوچھا کہ کیونکر ہو سکے کہ کوئی ہم میں سے ہزار نیکیاں حاصل کرے حضرت نے فرمایا کہ سو بار سبحان اللہ پڑھے تو اسکے واسطے ہزار نیکیاں لکھی جاویں یعنی اگر وہ نیک ہی ہزار گناہ اس سے گراے جاوے یعنی اگر وہ گناہ پڑے سو بار سبحان اللہ پڑھنے سے ہزار نیکیاں اس واسطے ہوتیں کہ خدا نے ایک نیکی کا دس گنا ثواب مقرر کیا ہر تو سو کا وہ چند ہزار ہو ا فصل اس فصل میں سے حدیث ہیں جنکے سرے پر الامریؓ اَبُو هُرَيْرَةَ اَلَا اَحَدٌ زَكُوْهُ حَدِيْثًا عَنْ الدَّجَالِ مَا حَذَّرَتْ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمُهُ اِنَّهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ يَحْيٰى رُوَيْتُ عَنْ اَلْحَسَنِ وَ اَلنَّارِ قَالَتِيْ يَقُوْلُ اِنَّمَا الْحَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَ اِنِّيْ اُنْذِرُكُمْ لَمَّا اُنْذِرُكُمْ بِهٖ نَبِيٌّ قَوْمُهُ بَخَارِي اور سلم بن ابو ہریرہؓ سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ بان میں تلوہ جال کی وہ بات بتلاتا ہوں جو کسی نے میرے اپنی قوم سے نہیں سنا وہ بات یہ ہر کہ جال کا نام ہر اور وہ باغ اور گ کی صورت اپنے ساتھ لاویگا تو جسکو وہ باغ کیگا وہ جنت میں آگ ہر اور میں تلوہ باتوں جیسا نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا ہر اُوْذِرُ اِلَّا اَحْبَبْتُكَ بِاِحْبَابِ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اَحْبَبَ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ قَالَ لَهٗ سَلَّمَ مِنْ ابُو ذَرٍّ سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ بان میں تلوہ باتوں خدا کے بہت پیارے کلام کو مقرر بہت پیارا کلام خدا کے نزدیک سبحان اللہ و بحمدہ ہر یہ حضرت نے ابو ذرؓ سے فرمایا اَحْبَبُ الْكَلَامِ مَا حُجِّتَ لَكَ مِنْهُ سَبْعِيْنَ اللّٰهُ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ وَ تَحْمِيْدُ بَيْنَ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ وَ تَلْكَ بَيْنَ اللّٰهِ اَدْبَعًا وَ ثَلَاثِيْنَ قَالَ لَهٗ لِيَا طَهَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَتَّى سَأَلْتُهُ خَادِمًا بَخَارِي اور سلم بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ بان میں تلوہ باتوں جو تیرے لیے خدا بتلے سے بہتر سبحان اللہ و تہنیتیں بار اور الحمد و تہنیتیں بار اور اللہ کہ بڑے تہنیتیں یہ حضرت نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کہ انھوں نے نو ہند تہنیتیں بتلے

۱۵۹

۱۶۰

۱۶۱

۱۶۲

۱۶۳

صفحة الاخبار ترجمہ مشرق الاخبار
بیان حدیث بار سبحان اللہ

فبوری روایت یوں ہے کہ حضرت فاطمہ حضرت کے پاس گئیں حتیٰ کہ بیسنے کی تکلیف بیان کرنے کو اور نوٹ دی مانگنے کو
 اگر خبر معلوم ہوئی تھی کہ حضرت باس نوٹ دی غلام آئے ہیں اسوقت حضرت سے ملاقات منوی حضرت عائشہ سے یہ
 پیغام کہ انہیں جب حضرت تشریف لائے تب حضرت عائشہ نے یہ پیغام پہنچایا اسوقت حضرت ان کے گھر تشریف لیگئے تو
 علی المرتضیٰ و حضرت فاطمہ بستر پر لیٹے تھے حضرت کو دیکھ کر اٹھنے کا ارادہ کیا حضرت نے فرمایا کہ تم دونوں لیٹے رہو یہ حضرت
 سرہانہ کی طرف دونوں کے درمیان بیٹھے تو یہ حدیث فرمائی کہ سوئے وقت بڑھا کر میں باوجود سقہ و رکے حضرت کو حضرت
 فاطمہ کو نوٹ دی نہ دی اور یہ ذکر کہی سکھلائے اسوقت کہ فقر اور ترک دنیا کی تعلیم منظور تھی اس فراموشی کی تاثیر یہ تھی کہ کسی
 کام میں غفلت نہ ہو اور سوئے وقت اس نیت سے بڑھے تو اس کی مانگ کر یہ ہر سبب سے کہ کون کون سے اسباب سے
 حَرَامٌ مِّنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا بِكَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْمُسْلِمِينَ مَسْلَمٌ بِنِ الْوَسْطِ سید روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
 کہ ہاں میں تلو تلو ان جہین قیامت کی دن اس تپ والے سے زیادہ تر گرجی اور سوزش ہو یہ دونوں سوار مرد ہیں جو بیچ پھر
 کے بیٹھے یہ حضرت کے اشارہ دو مناظروں کی طرف کیا ف مسلمین سلم سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ ایک ہمار کو پوچھنے گئے
 اسکو تب تھی بنیں گے اسکے بائیں ہاتھ رکھا اور کہا کہ واللہ میں نے آج تک ایسی تپ جلتی کوئی نہیں دیکھی تب حضرت نے یہ حدیث
 فرمائی یعنی آخرت کی سختی کے رد و دنیا کی سختی کو حقیقت نہیں ق حَادِثَةُ بَنِي إِسْرَءِيلَ الْأَخْبَرُ كَمَا بَصَلَ الْجَنَّةِ
 عَلَى صَعِيفٍ مَّصْعُوفٍ كَوَيْسُ عَلَى اللَّهِ لَا يَرْكَبُ إِلَّا أَخْبَرُ كَمَا بَصَلَ النَّارَ عَلَى عَصَا مَسْكِينٍ بَخَارِي و سلم میں بخاری میں
 و جبکہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہاں میں تلو تلو ان جو بیچارہ غریب ہو گئے کی نظر و بین حقیر اگر وہ خدا کے
 جہ سے بر قسم کھا بیٹھے تو خدا اسکی قسم کو سچا کر دیوے ہاں میں تلو تلو ان دورخی جو اچھا موٹا حرام خور گئے واللہ و اللہ و اللہ
 غریبے زوئے مسلمانوں کا مقام ہر اور دوزخ بدخلق شکم پرور غرور والوں کا مکان ہے جو ہمیشہ کا طالب و دروغ سے فرمایا
 وہ جو بلی اختیار کرے ظالم نہ بنے اور جو ہمیشہ کی پروا نہ رکھے اور دوزخ سے ڈرے وہ جو چاہے سو کرے ہر دین بن خالد
 الْجَهْمِيُّ الْأَخْبَرُ كَوَيْسُ عَلَى اللَّهِ لَا يَرْكَبُ إِلَّا أَخْبَرُ كَمَا بَصَلَ النَّارَ عَلَى عَصَا مَسْكِينٍ بَخَارِي و سلم میں بخاری میں
 فرمایا کہ ہاں میں تلو تلو ان بستر گواہ کو بستر گواہ وہ ہے جو گواہی پوچھنے سے پہلے گواہی دیوے فاسک گواہی مانگے گواہی دینا
 ہر سو میں افضل ہے جب اسکے سوا اور کوئی گواہ نہ ہو اور باروں اسکی گواہی کے کسی کا حق تلف ہوا ہو اسوقت کہ بیفرو
 حاکمات میں قبل طائے گواہی دینا و نیداری کی بات نہیں چنانچہ اکی مرتبہ میں حدیث میں آیا ہے کہ میرے بعد وے لوگ پیدا
 ہونگے جو بے مانگے گواہی دینے کو تیار ہونگے ق ابْنِ وَاقِدٍ وَاللَّبَنِيُّ الْأَخْبَرُ كَوَيْسُ عَلَى اللَّهِ لَا يَرْكَبُ إِلَّا أَخْبَرُ كَمَا بَصَلَ النَّارَ عَلَى عَصَا مَسْكِينٍ بَخَارِي
 إِلَى اللَّهِ خَادِمًا اللَّهُ وَآلِ الْأَخْصَرِ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللَّهُ مِنْهُ وَآلِ الْأَخْصَرِ فَاعْرِضْ فَاعْرِضْ اللَّهُ عَنْهُ بَخَارِي
 اور سلم میں ابو واقد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہاں میں خبر دیتا ہوں تمہوں شخص کی سو انہیں ایک نے تو خدا
 کی طرف رجوع کی تو خدا نے اسکو جلدی اور اسکو شرمایا تو خدا بھی اس سے شرمایا یعنی اسکو اپنے غضب سے بچایا اور غیور سے
 نے تو تمہو کو اوضیائے بھی اس سے اعراض ہوا بخاری میں ابو واقد سے بوری روایت یوں ہے کہ حضرت مسجد میں بیٹھے
 تھے اور حضرت کے پاس لوگ تھے کہ تین آدمی سامنے آئے سو انہیں سے ایک تو لپٹ گیا اور دو آگے آئے سو انہیں سے ایک نے

بخی نامہ کی روایت سے

۱۳۹۵
 ۱۳۹۶
 ۱۳۹۷
 ۱۳۹۸
 ۱۳۹۹
 ۱۴۰۰
 ۱۴۰۱
 ۱۴۰۲
 ۱۴۰۳
 ۱۴۰۴
 ۱۴۰۵
 ۱۴۰۶
 ۱۴۰۷
 ۱۴۰۸
 ۱۴۰۹
 ۱۴۱۰
 ۱۴۱۱
 ۱۴۱۲
 ۱۴۱۳
 ۱۴۱۴
 ۱۴۱۵
 ۱۴۱۶
 ۱۴۱۷
 ۱۴۱۸
 ۱۴۱۹
 ۱۴۲۰
 ۱۴۲۱
 ۱۴۲۲
 ۱۴۲۳
 ۱۴۲۴
 ۱۴۲۵
 ۱۴۲۶
 ۱۴۲۷
 ۱۴۲۸
 ۱۴۲۹
 ۱۴۳۰
 ۱۴۳۱
 ۱۴۳۲
 ۱۴۳۳
 ۱۴۳۴
 ۱۴۳۵
 ۱۴۳۶
 ۱۴۳۷
 ۱۴۳۸
 ۱۴۳۹
 ۱۴۴۰
 ۱۴۴۱
 ۱۴۴۲
 ۱۴۴۳
 ۱۴۴۴
 ۱۴۴۵
 ۱۴۴۶
 ۱۴۴۷
 ۱۴۴۸
 ۱۴۴۹
 ۱۴۵۰
 ۱۴۵۱
 ۱۴۵۲
 ۱۴۵۳
 ۱۴۵۴
 ۱۴۵۵
 ۱۴۵۶
 ۱۴۵۷
 ۱۴۵۸
 ۱۴۵۹
 ۱۴۶۰
 ۱۴۶۱
 ۱۴۶۲
 ۱۴۶۳
 ۱۴۶۴
 ۱۴۶۵
 ۱۴۶۶
 ۱۴۶۷
 ۱۴۶۸
 ۱۴۶۹
 ۱۴۷۰
 ۱۴۷۱
 ۱۴۷۲
 ۱۴۷۳
 ۱۴۷۴
 ۱۴۷۵
 ۱۴۷۶
 ۱۴۷۷
 ۱۴۷۸
 ۱۴۷۹
 ۱۴۸۰
 ۱۴۸۱
 ۱۴۸۲
 ۱۴۸۳
 ۱۴۸۴
 ۱۴۸۵
 ۱۴۸۶
 ۱۴۸۷
 ۱۴۸۸
 ۱۴۸۹
 ۱۴۹۰
 ۱۴۹۱
 ۱۴۹۲
 ۱۴۹۳
 ۱۴۹۴
 ۱۴۹۵
 ۱۴۹۶
 ۱۴۹۷
 ۱۴۹۸
 ۱۴۹۹
 ۱۵۰۰

طبقہ میں مکان خالی پایا سو وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا اس کے پیچھے بیٹھا جب حضرت نے کلام سے فراغت پائی تب یہ
 حدیث فرمائی یعنی جو اندر مجلس میں بیٹھا حکم خدا دریافت کرنے کو سو خدا نے اس کی کوشش قبول کی اور دوسرا اندر آگئے
 تشرمایا تو خدا نے اس کو عذاب سے بچایا اس واسطے کہ وہ ہر چند حضرت سے دور تھا لیکن مجلس میں شریک رہا اور میرے لئے
 جب اپنے لائق حکم نہ لکھی تو غور کے سبب چلا گیا اس واسطے غضب الہی میں گرفتار نہ ہو کہ معلوم ہوا کہ علم اور عقل کی مجلس میں
 قریب ہونا ناسیئت افضل ہے اور دور بیٹھنا عین جہالت ہے لیکن تو اب اس میں کثرت اور واسطے جا کر چلے آنا گناہ ہے اور اگر حضور
 ﷺ الا اذ لکم علی ما یحیی اللہ بہ الخطا یا ذی قہرہ الذی یحب ان یتوب الیہ یا رسول اللہ قال یشیع المؤمنون فی المساکیر
 وکثرة الخطا الی المساکیر ان یتظار الصلوة بعد الصلوة قد اکملوا باط اسلم من الوہیرہ سے روایت ہے کہ
 حضرت نے فرمایا ان میں تبتلا ہوں تاکہ وہ چہرے کے سبب خدا گناہوں کو شام دے اور درجے بلند کرے اصحاب نے کہا
 یا رسول اللہ یہ تو ضرورت ہے حضرت نے فرمایا کہ پورا وضو کرنا سخت وقتوں میں اور کثرت آمد و رفت مسجد و کئی اور انتشار
 کرنا دوسرے وقت کی نماز کا ایک وقت کی نماز کے بیسویں حقیقت میں یہی عمدہ رہا بطور وقت رہا اس کو کہتے ہیں کہ وارا اسلام
 کی حد پر چھوٹی ہو اور گھوڑے باندھے جاویں تاکہ کافر و کاشکر نہ آئے پورے سو فرمایا کہ یہ میں عمل باطن کی محافاتی
 ہیں کہ شیطان کے لشکر کو روکتے ہیں سخت وقتوں میں پورا وضو کرنا یعنی نہایت سردی میں یا بیماری میں یا بھی طرح میں بار
 اعضا کو و مونا یا اگر ان قیمت پانی مول لیکر وضو کرنا کثرت آمد و رفت مسجد میں یعنی بچکانہ نماز کے واسطے آنا جانا اور نماز کا
 انتظار کرنا یعنی مسجد میں مثلاً عصر پڑھنے کے مغرب کے واسطے بیٹھنا یا عایشہ ﷺ الا استحبی من یشعی منہ الملائکہ
 یعنی عثمان بن عفان بخاری اور مسلمین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہاں میں نہ تشرنا جس سے
 فرشتے تشرنا تھے یہ یعنی عثمان بن عفان سے ہفت دوسرے باب میں اس کا قصہ ہو چکا کہ حضرت پینڈی لکھو نے صدیق
 اور فاروق کے روبرو بیٹھے تھے اور جب حضرت عثمان آئے تو حضرت نے پینڈی لکھو پر اڑال لیا حضرت سے اس کا سبب
 یہ تھا کہ حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے حضرت عثمان کی بڑی فضیلت ایانی ثابت ہوئی اس واسطے کہ عبدی شرم
 زیادہ اتنا بیان زیادہ ہے ابو بکر ﷺ الا انکم بالکبر الکبار قلنا بلی یا رسول اللہ قال الا شراک باللہ وحقوق
 النبی الذین وکان متکبرا فجال الا قول الزور وشہادۃ الزور والاقول الزور وشہادۃ الزور
 الا قول الزور وشہادۃ الزور فما ذال یقولہا حتی قلت لا یسکت بخاری میں ابو بکر سے روایت ہے کہ حضرت
 نے فرمایا کہ ہاں میں تبتلا ہوں کبیرہ گناہوں میں جو میرا بڑے میں مجھے کہا ہاں یا رسول اللہ تبتلا یہ حضرت نے فرمایا کہ
 کامرین مقرر کرنا اور ماہ باب کی نافرمانی اور ایدارسانی اور حضرت کا یہ دینے مجھے تھے سو اٹھ بیٹھے پھر فرمایا خبردار ہوا
 جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہوا اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہوا اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار
 ہوا اس کو کہتے رہے یہاں تک کہ میں نے کہا کہ حضرت میں جب ہو گئے وہ ان سے کہہ دیجئے ﷺ الا انکم ما العنۃ ہی النہی فی القال
 دینے الناس مسلم بن عبد اللہ بن سہو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ان میں تبتلا ہوں تاکہ کہ میں گناہوں میں تبتلا ہوں تاکہ کہ میں
 لوگوں میں فساد دلائے فی عمر بن العاص الا ان الیہ قال لا یسکت الی ما ولید یا عاصم لیس اللہ

۱۳۹۹

خلاصہ الاخبار ترجمہ و مشادق الافکار
 جلد اول

۱۴۰۱

۱۴۰۲

وَذَا الْبُنْدُاقِيِّ وَكَانَ لَهُمْ بَلَاءٌ بَدَلًا لِّمَا جَارَىٰ أَوْ سَلَّمَ مِنْ عَمْرٍو بْنِ عَاصٍ سَعْدَ رَوَيْتُ بِهٖ كَهْ حَضْرَتِ لَيْ فَرِيَا كَهْ خَبَرِ
 ہو کہ انی فلان کی اولاد میری دوست اور مددگار نہیں ہیں اور مددگار خدا ہی اور مسلمانوں میں جو نیک ہزار اور بخاری میں انہی زو
 زیادہ کی ہرگز انکو میرے ساتھ قربت میں نہ سکے تو مانو کہ ناز ہو گیا یعنی برادر یکا حق ادا کرونگا و حضرت کسی شخص
 کو مجھ ذکر کیا کہ فلاں نے کی اولاد ہماری دوست نہیں اللہ اعلم وہ کون شخص تھا اسکو معین کرنا کہ اسکا والا نام میری میری ضرور
 نہیں ہر چند بعض کہتے ہیں کہ حکم بن العاص مراد میری اسکو خدا ہی پر حوالہ کرنا بہتر ہر اوصاف المؤمنین سے بعض کہتے ہیں کہ
 صدیق اور فاروق یا علی رضی اللہ عنہم فی انہم اسکو علم فی انہم اسکو عقبة بن عمر و لک انصار علی الاک انہم ایمان کھٹان
 انہم اسکو و غلط القلوب فی الفکا دین عند اصول اذ ناب الایل حیث یطعن فی انہم انہم الشیطان فی رعبہ
 و بعض بخاری اور سلم بن ابی اسکو سے جبکہ عقبہ بن عمر و نام میری روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ البتہ ایمان تو
 ادھر میری اور سقر ذکر میں اور دونوں کی سنی ان لوگوں میں ہر جو چلا کر تے ہیں اونوں کی پوجیوں کے جڑ پاس جد سقر
 شیطان کے دو سینک نکلتے ہیں یعنی قوم ربیعہ و رضر میں ف اول حضرت نے میں کی طرف اشارہ کر کے انکی تعریف کی
 اسواسطے کہ وہ ان کے لوگ بہت جلد ایمان لائے اور پورب کی طرف اشارہ کیا اور انکی ہدایت کی یعنی قوم ربیعہ و رضر
 جنکے پاس اونٹ بہت تھے اسواسطے کہ وہ اسلام کے بہت مخالف رہے شیطان کے دو سینک سے مراد مہوین ہر
 اسواسطے کہ جب قاتل لکھتا ہر کو شیطان اپنے دونوں سینک اُس میں لگا دیتا ہر کہ کافر و لکھتا ہر کی طرف واقع ہو
 عقبہ بن عامر کہ ان القی کا الذمی الا ان القی الذمی قالہ علی المذنبین لسا قرا و اعدوا کو
 ما استطعتم من قوۃ مسلم بن عقبہ بن عامر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ البتہ قوت سے مراد
 تیرا انداز ہی ہر یہ حضرت نے تین بار تیر پر فرمایا جبکہ یہ آیت برمی کہ کافروں کے لیے قوت طیار کر و جتنا ہے ہو
 ف قرآن میں قوت کی لفظ جمل تھی حضرت نے اسکی تفسیر کی یعنی قوت سے مراد جسکا خدا کا حکم کرنا ہی تیرا انداز ہی ہر
 تیرا انداز اسواسطے حکم ہوا کہ دور کا ہتھیار میری بان اور بندوق اور تو پ بھی تیرا انداز ہی میں داخل ہر اسواسطے کہ تیر کی طرح انکی
 بھی مار دیو رہے فی اسقور بن حنظلہ الا ان نبی ہشام بن العقیق اسناد تو فی ان یکتو اللہ علی بن
 انی طالب فلا اذن لکم ثم اذن کم ثم لا اذن کم الا ان یحب ابن ابی طالب ان یطلق ابنتی و ینکح ابنتکم فانما
 ابنتی بضعۃ منی یونی مناد ابیہا و یو ذیعی ما اذ اہا بخاری اور سلم بن سور بن حمزہ سے روایت ہو کہ
 حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ بنی ہشام بن عقیقہ کی اولاد مجھے اسکی اجازت مانگتے ہیں کہ اپنی بیٹی کو علی بن ابیطالب
 کا ح کر دیوں یون میں لکوا اجازت نہیں دیتا پھر بھی میں انکو اجازت نہیں دیتا پھر بھی میں انکو اجازت نہیں دیتا مگر یہ کہ ابیطالب
 کا بیٹا یہ بیٹا ہے کہ میری بیٹی کو طلاق دیوے اور انکی بیٹی سے نکاح کر لیوے سو میری بیٹی تو میرے بد نکا ایک گھر میں چلو
 بھی وہی چیز رنج دیتی ہو جو اسکو رنج دیتی ہو اور چکو کلیف دیتی ہو جو اسکو کلیف دیتی ہو ف علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل بن ہشام کی
 بیٹی سے نکاح کا ارادہ کیا تا طرہ نہر انکے حضرت سے شکایت کی کہ یا رسول اللہ لوگوں کو یہ گمان ہو کہ حضرت اپنی بیٹی کو بیٹے
 سے نکاح کرتے ہیں تب حضرت نے انکے خط پر جواب دیا اور یہ حدیث فرمائی ہر طرہ

۱۴۱

تخلفہ الا حیا ذریعہ سائرہ

۱۴۱

نے اُسکا نکاح موقوف کر دیا اگر کوئی کہے کہ شرح میں تو جابر نکاح مرد کو درست ہیں پھر حضرت نے کیوں منع کیا اُسکا جواب ہے کہ حضرت صاحب شریعت تھے حضرت کو اختیار تھا کہ اُسکو منع کریں اُسوقت کہ حضرت کے خلاف مرضی کرنا شرعی نہیں ہے اور دوسری وجہ یہ کہ جیسے بی بی کے ہوتے تو بڑی سے نکاح نہیں اسی طرح حبیبہ شد کی بیٹی کے ہوتے عرواسد کی بیٹی نکاح جائز نہ تھا **فَاَطِيعُوا الْاَوْتَخِيَا اِنَّ لَكُمْ فِي سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ اَوْ سَيِّدَةِ نِسَاءِ هَذِهِ الْاُمَّةِ قَالَا** لَہذا بخاری اور مسلم میں فاطمہ زہرا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تو راضی اس سے نہیں ہوتی کہ تو مسلمانوں کی عورتوں کی سردار بنے یا یوں فرمایا اس امت کی عورتوں کی سردار ہوئے یہ حضرت نے فاطمہ زہرا سے فرمایا یہ مصالحت میں حضرت حائشہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کی بیبیاں حضرت کے پاس بھی تھیں کہ فاطمہ زہرا آئیں حضرت نے فرمایا امیری بی بی مر جا پھر حضرت نے اُنکو جھٹلایا اور اُن سے سرگوشی یعنی کان میں بات کی تو فاطمہ نہایت رونے لگیں جب حضرت نے اُنکو غمگین دیکھا تو دوسری بار سرگوشی کی پھر تو وہ ہنسنے لگیں میں نے پوچھا کہ حضرت نے تم سے کیا سرگوشی کی فاطمہ زہرا نے کہا کہ حضرت کا بھید تو میں نہیں ظاہر کر سکتی پھر جب حضرت کا انتقال ہوا تو میں نے فاطمہ زہرا سے کہا کہ میرا حق جو تم پر اسکی میں تو قسم دیتی ہوں کہ اس سرگوشی کا حال تم سے بتلاؤ فاطمہ زہرا نے کہا ہاں اب تو پھر مضائقہ نہیں اول بار جو حضرت نے مجھے سرگوشی کی تھی تو یہ فرمایا تھا کہ ہر سال مجھے جبریل ایک بار قرآن کا دور کرتے تھے اور ایک سال دو بار دو کر لیا سو مجھ کو معلوم ہوتا ہے کہ میری موت قریب ہے اُسوقت میں رونے لگی تھی پھر دوسری بار حضرت نے میرے کان میں کہا کہ میرے بعد میرے اہل بیت تو ہی پہلے مر گئے خدا سے دُرتی رہو اور صبر کرو میں تیرا بہتر پیشوا ہوں اور کیا تو اس سے راضی نہیں ہوتی کہ ہشتی عورتوں کی سردار ہوئے یا یوں فرمایا کہ مسلمانوں کی عورتوں کی سردار ہونے اس حدیث سے بڑی عمدہ فضیلت فاطمہ زہرا کی ثابت ہوتی **قَالَ اِنَّ عَمْرًا اَلَسْتُمْ تَحِبُّونَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَعْزُبُ عَنْكُمْ اَلْعَيْنَ وَلَا حِزْنَ الْقَلْبَ وَلَكِنْ كَعْدَابٍ جَدًّا اَوْ يَحْمُ بَخَارِي** اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم نہیں سننے ہو کہ اللہ خدا اُنکو کے آنسو سے اور دل کے غم سے عذاب نہیں کرتا ولیکن عذاب تو اُسکے سبب یعنی زبان سے کرتا ہے یا رحم کرنا ہے مصالحت میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ بیمار تھے حضرت اُنکی عیادت کو گئے اور حضرت کے ساتھ عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن مسعود تھے حضرت جبے بان ہوئے تو دیکھا کہ سعد بن عبادہ غش میں ہیں ہوش بڑے ہیں پوچھا کہ کیا یہ مر گیا لوگوں نے کہا کہ غش میں ہے تو حضرت رونے لگے اور لوگ بھی حضرت کا رونا دیکھ کر رونے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دل میں غم کرنا اور صرف آنسو سے رونا درست ہے اور زبان سے نوحہ کرنا اور دوا دینا کہنا غضب الہی کا سبب ہے اور اگر زبان سے انا بد وانا البیہ را جعون کہے تو رحمت الہی کا سبب ہے **سَمِ ابْنُ هُرَيْرَةَ اَلَا تَعْلَمُونَ كَيْفَ بَصُرْتُ اللّٰهَ عَنِّي شَفَعْتُ قُرَيْشِي وَ لَعَنَهُمْ بَشَرُهُمْ اَنْ مِّنْ مَّصَاقٍ يَكُونُونَ مَعَنَا وَ اَنَا مَعَهُمْ بَخَارِي** بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تمکو تعجب نہیں آتا کہ کیونکر حق تعالیٰ میری طرف سے قریش کی گالی اور لعنت کو میرے نامزد کرے گالی دیتے ہیں مذم کو اور لعنت کرتے ہیں مذم کو اور میں تو محمد ہوں و محمد کے معنی میرا نامت تقریباً والا اور مذم کے معنی گار بارائی والا سو قریش عداوت کے سبب حضرت کو محمد کہتے تھے مذم کہتے تھے اور بدگوئی کرتے تھے سو حضرت نے صحابہ کو یہ حسان الہی بتایا کہ اگر میں

۱۴۰۶

فضیلت فاطمہ

حضرت الاحیاء و قریبہ و شہداء و اولاد

۱۴۰۹

بکری

۱۴۱۰ تدریس کے خلاف نے چمکوا کی بدگوئی سے بچایا کہ وہ تو مذہم کو بدست میں تو جگایا میرا نام تو حقیقت میں محمد پر وحدن یقہ بن
 الیک ان لا ادعی یا یتینا یخبر القوم جعلنا الله معی یوم القیمة قالوا ثلث الیلة الا خراب سلم من خلیفہ بن
 یاقن سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا ایسا کوئی مرد نہیں جو مجھ کو کفار کی خبر لا دیوے خدا اسکو قیامت میں میرے
 ساتھ کرے یہ حضرت نے یقیناً بارگاہِ خواب کی رات میں فرمایا کہ جنگ خراب یعنی جنگ خندق میں قریش وغیرہ کفار نے
 هجوم کر کے مدینہ گھیر لیا سو ایک دن ان تمام سرد و مو اچلی شہر دی سے کسیکو ہلنے کی طاقت نہ تھی اس وقت حضرت
 یہ حدیث فرمائی کہ کوئی کافروں کی خبر لاوے تو یہ عالی درجہ پاوے حدیث سے روایت ہے کہ حضرت تین بار یہ فرمایا لیکن کسیکو
 جواب نہ دیا پھر حضرت نے جسے فرمایا کہ اے عذریفہ تو اٹھ اور انکی خبر لا تو جو خواب کچھ عذر نہ رہا سو اسے کہ میرا نام لیا خواہ مخواہ مجھ کو جانا
 بڑا اور حضرت نے فرمایا کہ چمکے خبر لاو یاں کسیکو بچھڑے جو جب میں حضرت کے پاس سے چلا تو مجھ کو ایسا معلوم ہوا تھا جیسے کہ میں تمام میں ہوں
 جب میں وہاں پہنچا تو میرے ابو سفیان کو دیکھا کہ اگ سے اپنی بیٹی سینکنا ہی میں نے چاہا کہ ایک تیر اسکو ماروں لیکن حضرت
 کی بات یاد کر کے میں رگ رہا پھر میں اپنا آیا اور حضرت کو انکی خبر پہنچائی تو حضرت نے اپنا مکمل جسم ناز پر ہتھ سے چمکوا رکھ دیا
 میں گری پا کر صبح تک سو گیا جب صبح ہوئی تو حضرت نے فرمایا کہ اٹھ اے بڑے سوئے والے اس حدیث سے حدیثی کی عمر و فضیلت
 ثابت ہوئی خود حاکم نے لایا لا یسئلونک عنہ افسر اے نسیب الا ان یتکون ناکحاً او ذاکمہم مسلمین جابر سے روایت ہے
 کہ حضرت نے فرمایا کہ خبر دار ہو کہ مردان کو اس عورت پاس نہ رہے جو کواری نہیں مگر کہ اسکا خاوند ہو یا رشتہ دار مگر ہوں
 بیگانی عورت پاس نہ کر دہنا اور خلوت نہ کرنا حرام ہے خواہ رات ہو خواہ دن کواری عورت ہو یا بیابانی یا بیوہ لیکن اس حدیث میں
 کواری عورت پاس نہ ہونے سے صاف منع نہیں فرمایا سو اسے کہ اکثر عادات یوں ہو کہ کواری پاس جنبی مرد نہیں رہتا نہ راقب
 الا من کان علیہا فلا یجہد فیہ الا باللہ بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبر دار ہو کہ جو قسم
 کھایا جائے تو سولہ خدا کے کسی قسم کھادے وہ حالت کفر میں عادت تھی کہ بتوں کی اور اپنے باپ دادوں کی قسم
 کھاتے تھے سو اسکو منع فرمایا سو اسے کہ قسم کے نام کی چاہیے جو سب کا الگ ہو مخلوق کی قسم کھانا درست نہیں ہے عبد اللہ بن
 بن عبد اللہ کہ و انما من کان قبلکم کانوا یتخذون قبولاً ینبئکم عنہم و سار لہم من ساجد الا فلا یتخذون
 القبول مساجد اے انہما کہ عن ذلک مسلم میں عبد بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبر دار ہو کہ جو لوگ
 تم سے پہلے تھے تو وہ اپنے پیغمبروں اور اولیاء کی قبروں کو سیر میں بناتے تھے خبر دار ہو جاؤ سو تم قبروں کو مسجد میں نہ
 بنائیو میں تمکو اس سے منع کرتا ہوں کہ قبرستان میں نماز پڑھنا سو اسے منع ہے کہ اس میں شبہ پڑتا ہے کہ غیر خدا کی عبادت ہوئی
 ہے بلکہ اولیٰ شریک عالم میں اسی طرح سے رائج ہوا سو اسے حضرت نے بنا کہ یہ تمام اسکو منع کیا معلوم ہوا کہ قبروں کو مسجد کرنا حرام
 ہے اور اگر عبادت کی میت تو صاف کفر ہے فصل اس حدیث میں سے حدیثیں ہیں جسکے سرے پر اہم ہوں عبد اللہ بن
 عمر و انکم اخرجتم منکم و لا تفر و نصی الیک فلا تفعل فان لیغینک حظاً و لیغینک حظاً و لا یتک
 حظاً انکم و انظر و صل و تم و تم من کل عشرة ايام یوما و لک اجر یسعیک و یروی انک اذا فعلت ذلک
 جمعت عینک و لغمت نسیک بخاری میں اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھے فرمایا

۱۴۱۱ حدیثی کے ساتھ ساتھ حدیثی کے ساتھ

۱۴۱۲

۱۴۱۳

۱۴۱۴

میرا رب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حدیث مجھ کو کہ جانور بھی حضرت کو پہچانتے تھے معلوم ہوا کہ بے زبان جانور وں پر
 بھی شفقت اور رحم کرنا واجب ہے جو رحم کرے وہ گناہگار ہو خدا کے لائق قیاسی اَلَا تَتَخَفُونَ مَعَ ذٰلِكَ اَعِیْنَا فِیْ اٰیٰتِہٖ
 فَتَصْدِقُونَ مِنْ اٰتِیٰہِا وَ الْکٰتِبِیْنَ اَلَا لَہٗ لِنَفْسٍ مِّنْ عَمَلٍ وَّ عَمَلٍ مِّنْہٗ بَخَارِی اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت
 نے فرمایا کہ کیا تم باہر نہیں نکلتے ہمارے چرانے والے ساتھ اسکے اونٹوں میں تو پاؤں کے پٹیاں اور دو دو کو یہ حضرت
 نے قوم عکلی یا قوم عربہ کے چند لوگوں سے فرمایا اے اُدھی اُس قوم کے مدینے میں پیار ہوئے انکو جل رہا حضرت کے
 اونٹ چرائی پر مدینے سے باہر تھے انکو دیان چرانے والے کے ساتھ بھیجا جبکہ اونٹوں کا پیشاب اور دو دو پیکر بنے
 ہوئے تو چرانے والے کو ہار کے اونٹوں کو پھلے پھر حضرت پاس پکڑ آئے حضرت اُنکے ہاتھ پاؤں کوٹوائے اور انکو بین
 سلامتیاں پہر وادیں اور انکو میدان میں ڈال دیا کہ پیاس کے مارے مر گئے فصل اس فصل میں سے حدیث میں جنکے
 پر ہر دو اور اُدھی قیاسی اَلِیْسَ الَّذِیْ اَعْتَصَا عَلٰی رَجُلِیْہٖ فِی الدَّیْنِیَا قَادِرًا عَلٰی اَنْ یَّمِیْسَیْہٖ عَلٰی وَجْہِہٖ یَوْمَ
 الْقِیَمَةِ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جس نے اسکو دنیا میں اسکے دونوں پاؤں پر چلا کیا وہ قادیان
 میں پہرے پر کیا اسکے دن اسکو اسکے منہ کے بھل جلا دے ونا ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ قرآن میں خدا فرماتا ہے کہ قیامت
 میں کا فر شخص کے بھل چلیں گے یہ کس طرح سے ہو سکیگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسے پاؤں میں چلنے کی طاقت دی وہ
 شخص میں بھی دسے سکتا ہے یعنی خدا کے اگے سب شے چیزیں آسان ہیں قیاسی اَلِیْسَ شَہِدَ اَنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنِّیْ
 دَسُوْلُ اللّٰہِ یَعْنِیْ اَنَّہٗ یَنْتَظِرُ اَلَا تَخْشَوْا اَلَّا یَقُوْلَ ذٰلِکَ وَ مَا وَفٰی فَلَیْہٖ قَالَ لَا یَشْہَدُ اَحَدٌ اَنَّا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ
 وَ اَنِّیْ دَسُوْلُ اللّٰہِ فَبَدَّخَلَ لَنَا کَادًا وَ نَظْمًا بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا وہ اسکی گواہی
 نہیں دیتا کہ سوائے خدا کے کوئی معبود و برحق نہیں اور اسکی کہ میں خدا کا رسول ہوں مراد اس سے مالک بن نوثرم کی اصحاب
 نے کہا وہ تو یہ کہتا ہے لیکن اسکے دل میں اسکا اعتقاد نہیں یعنی وہ منافق ہے حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہیں جو لا اللہ
 محمد رسول اللہ کی گواہی دیوے پھر دوزخ میں بیٹھے یا یوں فرمایا کہ اسکو دوزخ کھاوے ونا حضرت کے اصحاب منافقوں
 کا ذکر کرتے تھے مگر زیادہ تر منافق کی نسبت مالک بن نوثرم کی طرف کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسے توحید اور
 رسالت کی گواہی دی وہ بدھشی مسلمان ہو اور اگر اسکے دل میں اسکا اعتقاد نہ ہو تو خدا اسکو سمجھ لیگا ہوا اسکی تفتیش کچھ
 ضرور نہیں ہوگا تاہم حکم یہ ہے اَلَا تَدْرِیْ اَلِیْسَ فَاَجْعَلَ اللّٰہُ لَکُمْ مَّا تَصَدِّقُوْنَ اِنَّ یَکُلُ تَسْبِیْحَہٖ صَدَقَہٗ وَ یَکُلُ
 تَکْبِیْرَہٗ صَدَقَہٗ وَ یَکُلُ تَحْمِیْدَہٗ صَدَقَہٗ وَ یَکُلُ تَهْلِیْلَہٗ صَدَقَہٗ وَ اَمَّا مَعْرِفَہٗ صَدَقَہٗ وَ یَعْنِیْ عَنْ مَسْکَرِ
 صَدَقَہٗ وَ فِی بَعْضِ اَحَادِثٍ کُوْصَلُہٗ قَالَ یَا دَسُوْلُ اللّٰہِ اَیَا قِیْ اَحَدًا نَاسَہُ عَنْہٗ وَ لَوْ لَمْ یَمِیْسَہَا اَجْرًا قَالَ لَا اَبْرَہٗ
 لَوْ وَضَعَهَا فِی حَرَامٍ لَّكَانَ عَلَیْہِمْ فِیہَا وَ زُرْ فَاَنْتَ لَکَ اِذَا وَضَعَهَا فِی الْحَرَامِ لَکَ اَجْرٌ قَالَ لَہٗ بِنَاسِ
 مِّنْ اَصْحَابِہٖ قَالَ یَا دَسُوْلُ اللّٰہِ ذَهَبَ اَصْلُ الدُّنْیَا بِلَا جَوْدٍ یَصِلُوْنَ کَمَا یَصِلُ وَ یَصُوْمُوْنَ
 کَمَا یَصُوْمُ وَ یَصَدَّقُوْنَ بِفَضْلِہٖ نَبِیُّ الرَّسُولِ مِّنْ اَبْوَابِہٖ رُفِعَ رُفْعًا وَ رُفِعَ رُفْعًا وَ رُفِعَ رُفْعًا
 ویا جس کا تم صدقہ دو البتہ ہر ایک بار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر ایک بار اے اے کہنا صدقہ ہے اور

۱۴۲۲

۱۴۲۳

۱۴۲۴

۱۴۲۵

شفقہ الاولیاء
 در خیال و تہ مشافہق الاولیاء

ہر ایک بار الحمد للہ کما صدقہ ہر دو ہر ایک بار لا الہ الا اللہ کما صدقہ ہر دو ہر ایک بار تبتلانا صدقہ ہر دو ہر ایک بار سے روکنا
صدقہ ہر دو ہر ایک بار سے جمع کرنے میں صدقہ ہی اصحاب کے کہا یا رسول اللہ کیا ہم سب کو فی ثوابی شہوت کا کام کرے اور میں
بھی اسکو ثواب ہو گا یعنی اپنی لذت میں ثواب ہو سکی کیا وجہ ثواب تو ارادت میں ہو تا ہے حضرت نے فرمایا بھلا تم لو کہ اگر اپنی شہوت
کو حرام میں رہتے یعنی زنا کر کے تو البتہ اس پر عذاب ہو گا تو اسی طرح جب اس شہوت کو حلال میں رکھا تو اسکو ثواب ہو گا یعنی
ثواب شہوت پر نہیں بلکہ خدا کی اطاعت پر ہے کہ اتنے اپنی شہوت کو حرام سے روکا حلال میں صرف کیا یہ حضرت نے اپنے چند
اصحاب کے کہا جنہوں نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ الزاد لک تو ثواب دیکھتے دے نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں روزہ
رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں واپس حاجت زیادہ مالون کو صدقہ دیتے خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں وہ یعنی حدیث اور حجرات
کا ثواب صرف مالی ہی بر موقوف نہیں بلکہ انصاف سے دے ناکہ ہر ایک ایک عمل میں خیرات کا ثواب حاصل ہر ایمان کے جمع میں بھی ثواب
ہر دو جمع میں ثواب اسی وقت ہی جب بیٹ بچ کر کے یعنی حکم خدا جانے کر کے نیالہ لادی اگر کسی امید رکھے وہاں سعید و کلما
الناس منکم اکثر ما فی سینئر اللہ یخلف رجل فی عیالنا لہ یکتیب کتب التیس علی ان لا ادنی برجل فعل ذلک الا
نکتب بہ سلمین ابو سعید روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہم جب تک وہیں خدا کی راہ میں غازی ہو کر تورہ جایا کر گیا کوئی مرد ہم مسلمان
کے جو رد کر دیں میں اسکی آواز ہی جیسے بکرے کی آواز جماع کے وقت چھپرہ بات لازم ہونی کہ جو مرد ایسا میرے پاس آیا جایا گیا
جیسے یہ کیا تو میں اس کے سیب کا ضرور اس پر عذاب کرونگا اور ایسی سزا دوں گا کہ لوگوں میں خبر نہ ہو جاوے وہ بعض لوگ جماع
کے متعلق سے جو رزوی جیسے حضرت کے ساتھ مجاہدین شریک ہوئے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور بعضی روایت میں یوں
آیا ہے کہ جب عمر بن زنا کا اقرار کیا حضرت اسکی سنگسار کیا حکم کیا پھر خطبے میں یہ حدیث فرمائی یعنی مجاہدین نہ جانا اور اگر
رہنے کا یہی انجام ہو کہ لوگ نا بین گرفتار ہو جائیں اور یہ جو فرمایا کہ اسکی آواز جیسے بکرے کی تو حقارت کیواسطے اور اسوا
کہ بکر اکثر جماع میں مشغول رہتا ہرق ابو ہریرۃ او لیکن ثوبان قال لیسائل سالک عن الصلوۃ فی نقاب واحد
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں میں ہر ایک کے پاس دو دو کپڑے ہیں یہ حضرت
اس شخص سے کہنا کہ جسے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کو پوجھا ف یعنی اگر ایک کپڑے میں نماز درست نہ تو عرب میں اکثر
لوگوں کی نماز نہ ہو کیں اسطے کہ تم عرب لوگوں میں ہر ایک کے پاس دو دو کپڑے نہیں ہوتے ہر عائشہ اوفا شعرت
انی امرت الناس بامر فاذا هم یؤذون فاولکافی استقبلت من امری ما استدبرت ما سقطت الوعد
یعنی حتی اشتریک انتما اجل کما حکو اسلام میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے نماز کا
میں نے لوگوں کو ایک کام کا حکم کیا سو دے تو زد و کرتے ہیں یعنی سپر عمل نہیں کرتے یہاں تک تو صرف مسلم کی روایت ہے
ایلی روایت بخاری اور مسلم دونوں کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میں اپنا حال اس کے سے جانتا جو صحیح جاتا تو قربانی کو اپنے
نہ مانگ لانا یہاں تک کہ مکے میں بول لینا تو میں بھی احرام اتارنا جیسا لوگوں نے اتارا ف حضرت حجۃ الودع میں
رج کی نیست احرام باندھا اور قربانی ساتھ لی جب مکے میں پہنچے تو حکم کیا کہ جسکے ساتھ قربانی نہ وہ اپنا احرام اتار
حج کے موسم میں پھر احرام باندھے صاحب کو احرام اتارنے میں تردد تھا اسواستے کہ حضرت احرام نہ اتارنا مختار فرمایا

1574

حقبة الأحياء ترجعه مشارق الاتفاق

1946

1944

کہ میں قربانی ساتھ لائے سے ناجا رہو گیا اگر میں یہ حال جانتا تو کے عین قربانی خرید کرنا جیسے لوگوں نے اجرام امارا
 میں بھی امارا فصل اس فصل میں سے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر آیا ہر ق جابرؓ اِنَّكَ قَادِمٌ ذَا قَدَمٍ مَثَل
 فَالْكَيْسِ لَكَيْسٍ قَالَهُ لَكَ بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا خبردار ہو جا کہ اللہ تو اپنے گھر میں نبیوں کو
 توجہ تو اپنے گھر میں آتو تو ہوشیاری کیجیو ہوشیاری کیجیو یہ حضرتؓ جابرؓ سے فرمایا جابرؓ سے روایت ہے کہ میں تازہ
 نکاح کر کے جہاد میں حضرتؓ کے ساتھ گیا تھا جب ہم وہاں سے پھرے اور مدینے کے قریب پہنچے تو حضرتؓ پوچھا کہ
 کیا تو نے نکاح کیا ہے میں نے کہا ہاں تب حضرتؓ نے یہ حدیث فرمائی کہ ہوشیاری کیجیو یعنی حجاج کرنا مائے کے حاصل کرنے کے
 واسطے ہر قطر آب زمیزی منظور رکھنا اور تو صفر سے آتا ہر گز نہ جماع کرنا تا تو اتنی ہوگی اور اگر عورت کو حیض کے دن
 ہوں تو صبر کرنا کہ وہ پاک ہو جاوے شبانی کیجیو ق مِمَّا نَبَتْ الْحَادِثُ اِنَّا اَنْتَ لَوَاعِظِيْهَا اَخْوَالُكَ كَانِ
 اَحْطَ لِحَجْرِكَ قَالَهُ لَهَا اِنَّا اَحْتَقَقْتُ وَلَيْدَةُ بخاری اور مسلم میں حضرتؓ میمونہ بنت حارث سے روایت ہے کہ حضرتؓ
 نے فرمایا خبردار ہو تو اگر اس لونڈی کو اپنے ماموؤں کو دیتی تو تیرا ثواب اس میں بہت بڑا ہوتا یہ حضرتؓ حضرتؓ میمونہ
 فرمایا جبکہ انھوں نے ایک لونڈی آزاد کی ف حضرتؓ میمونہ حضرتؓ کی بی بی تھیں انھوں نے ایک لونڈی بدوؤں حضرتؓ
 کے پوچھے آزاد کی رات کو یہ حال حضرتؓ کے کما تب حضرتؓ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ صلہ رحم کا ثواب یعنی برادر پر دریا
 آزاد کرنے سے زیادہ تر ہے اَبُو قَتَادَةَ اَمَّا اِنَّهٗ لَكَيْسٌ فِي النَّوْمِ نَفَرٌ لِّطَامَا النَّفَرِ لِيُطْعَمَ مِنْ لَوْ يَصِلُ السَّلَاطَةُ يَحِي
 يَحِي وَفَتْ الصَّلَاةُ الْاُخْرٰى فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَلْيَصِلْهَا حِينَ يَنْتَبِهُ لَهَا فَاِذَا كَانَ الْغَدُ فَلْيَصِلْهَا عِنْدَ
 وَقْتِهَا قَالَهُ عَدَاةُ لَيْلَةِ التَّحْرِيسِ بَعْدَ مَا صَلَّى الْفَجْرَ مُسْلِمٌ اَبُو قَتَادَةَ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ خبردار ہو کہ
 ماجا تو یوں ہے کہ نیند میں کچھ تقصیر نہیں تقصیر تو اس شخص پر ہے جو نماز پڑھے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آجاوے سو جو
 شخص کی ایسا کرے یعنی سونے سے اُسکی نماز قضا ہو جاوے تو قضا کی نماز پڑھے جسوقت کہ اس سے آگاہ ہو پھر جب کل
 ہو تو کل کی نماز وقت پڑھے یعنی یوں کرے کہ جسوقت آجکی قضا پڑھے کل کی ادا نماز بھی اسی وقت پڑھے اس خیال
 سے کہ آج سے شاید وقت بدل گیا یہ حضرتؓ لیلۃ التعرین کی صبح کو کما نماز فجر کی قضا کرنے کے بعد ف حضرتؓ ہمارا
 سے پھرے اور رات بھر چلے ٹھوڑی رات رہے سوتے اور چند اصحاب کو چوکیدار مقرر کیا کہ نماز کے وقت جگا دیوں
 ایسا اتفاق ہوا کہ سب سو گئے نماز فجر کی قضا ہو گئی دن چڑھے اول حضرتؓ جاکے وہاں سے آگے بڑھکے قضا کی نماز پڑھی
 اصحاب نے کہا کہ اس ہماری تقصیر کا کیا کنارہ ہے تب حضرتؓ نے یہ حدیث فرمائی ق ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَّا اَللّٰهُمَّ اَيُّدُ بَانَ وَمَا لَعَنَ بَانَ
 فِي كَيْدٍ اَمَّا اَحَدُهَا فَكَانَ يَمْنَعُ بَانَ اَلْاُخْرٰى فَكَانَ لَا يَسْتَقِرُّ مِنْ بَوْلِهِ وَيُرْوٰى اَلَا يَسْتَقِرُّهُ بخاری اور مسلم میں جابرؓ
 بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ مقرران دو لون پر عذاب ہوتا ہے اور ان پر کسی شکل کا مہم عذاب نہیں ہوتا
 ان دو ایک تو خبیث کیواسطے اندر تک کیا کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشانی سے کنارہ کرتا تھا اور دوسری روایت یوں ہے کہ پیشانی سے
 طہارت نہ کرتا تھا حضرتؓ دو قبروں پر گزے اور ایک مٹی کی کھجور کی پیر کے دونوں قبروں پر گاڑ دی اور فرمایا کہ جب تک یہ تر رہیگی
 تو خدا کی تسبیح کرتی اسکی برکت اُنکے عذاب میں تخفیف ہوگی پھر یہ حدیث فرمائی نبی خلیلؐ سے بچنا اور پیشانی پر مین کرنا باطل عمارت

۱۷۲۸

۱۷۳۰

۱۷۳۲

۱۷۳۲

قصة الاخفاء
 سرگودھا مشرق الانوار

کرنا ایسے کام نہیں جو آدمی پر مشکل ہوں دوسری حدیث میں آیا ہے کہ اکثر قبر کا عذاب پیشاب کی نجاست سے ہوتا ہے
 ابوسعیدؓ ماری کہ اسخاھم جعۃ لکم و لکمۃ ایا فی جہنم فیل فاحبرنی انک اللہ یمہی بکم الملائکۃ
 قالہ حین خرج علی حلقۃ من اصحابہ فقال ما اجلسکم قالوا جلسنا نذکر اللہ وحمدہ علی ما
 ہکنا لا سلام فیہ علیہا قال اللہ ما اجلسکم الا ذاک قالوا اللہ ما اجلسنا الا ذاک مسلم
 میں ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ میں نے تم سے بدگمان ہو کر تم کو قسم نہیں دلائی لیکن میرے پاس جبریل
 آیا اس نے مجھ کو خبر دی کہ اللہ خدا تمہارے سب سے فرشتوں سے فخر کرتا ہے یہ حضرت نے اس وقت فرمایا جبکہ حضرت اپنے اصحاب
 کی محفل پر گزرے تو فرمایا کہ کس چیز نے تم کو بھلایا اصحاب نے کہا ہم شیخے خدا کی یاد کرتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہیں کہ اس نے
 ہم کو اسلام کی راہ بتلائی اور اس کے سب سے ہم پر احسان کیا حضرت نے فرمایا تم کو خدا کی قسم ہو کہ تم لو اس کے سوا اور کسی کام نے تو نہیں
 بھلایا اصحاب نے کہا خدا کی قسم ہم کو سوا ذاتی کے اور کسی کام نے نہیں بھلایا فت معمول ہے کہ کمال خوشی میں کسی اپنے
 دوسرے یقینی بات کو قسم دلا کر پوچھتے ہیں تاکہ دوبارہ تازہ خوشی حاصل ہو اسی قسم کی حضرت نے اصحاب کو قسم دلائی پھر کمال
 شفقت سے فراموشی دیا کہ میرا قسم دلا نا بدگمانی کے سب سے نہیں کہ اصحاب کو رنج نہ ہوا اور یہ جو فرمایا کہ ذاکرون سے فرشتوں میں خدا
 فخر کرتا ہے یعنی ان کی خوبی اور کثرت ثواب بیان کرتا ہے کہ باوجودیکہ نبی آدم مشہور اور غصہ کے حال میں گرفتار ہیں پھر بھی میری یاد
 غافل نہیں ہوتے اس حدیث سے فکر کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے اس حدیث میں ابی وقاصؓ ماری ان نکون متغی
 بمنزلۃ ہادون من موسیٰ غیر انہ لا ینتی بعدی قالہ لعلی دعی اللہ عنہ عندہ فی الی غرقۃ ثبوت بخاری و مسلم
 میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم اس سے راضی نہیں کہ تو ہووے میرے نزدیک بترے بارو
 کے موسیٰ کے نزدیک مگر فرق بتاؤ کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں یہ حضرت نے علی رضی سے فرمایا جبکہ ہوک کے چلتے وقت
 فت منافقون نے طعنہ دیا تھا کہ علی کو حضرت اپنے ساتھ نہیں لے جاتے ذیل جان کے انکو مگر میں چھوڑے جاتے ہیں
 حضرت نے علی رضی کے دلاسے کیواسطے یہ حدیث فرمائی باقی بیان اس حدیث کا پانچویں باب میں مفصل ہو چکا ہے
 اما علمت انک لا سلام یهدکم ما کان قبلہ و انک الھجرۃ یهدکم ما کان قبلہا و انک الھجرۃ یهدکم ما کان قبلہ قالہ
 لہ حین نبض یدک عن البیعۃ فقال مالک یا عمر فی قال اذنت ان اشتط قال تشط ما ذا قال ان
 یعفر فی مسلم میں عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نہیں جانتا کہ عیشک اسلام لگے گناہوں کو دھوا دیتا ہے
 اور ہجرت لگے گناہوں کو دھوا دیتی ہے اور رنج لگے گناہوں کو دھوا دیتا ہے یہ حضرت نے عمرو بن عاص سے کہا جبکہ اس نے بیعت کرتے
 سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تو حضرت نے فرمایا کہ اے عمر تو نے بیعت نہ کی عمرو نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ شرط
 کروں حضرت نے فرمایا کون سی شرط کر لگا اس نے کہا اپنی سفیرت کی شرط جبکہ فرمایا کہ ہوا تو اس کے گناہ خواہ ظلم خواہ کبر خواہ
 صغیر ہوں بت ہو جاتے ہیں اسلام کی برکت کسی چیز کا مواخذہ باقی نہیں لیکن ہجرت اور رنج سے صغیر گناہ معاف ہوتے ہیں کبر
 گناہ نہیں معاف ہوتا لیکن طریق خرق عادت ہر خدا میں حدیث میں ہے کبر اور غیرہ کی قیہ نہیں لیکن شریعت کا قاعدہ یہی ہے کہ سوا
 اسلام کے اور عبادات سے صرف صغیر معاف ہوتے ہیں لیکن حلال الدین ہو طے نے بخاری کی شرح میں لکھا ہے کہ بعض روایت میں آیا ہے

۱۴۳۳ھ
 سرور و شکر
 حضرت بزرگوار
 نصیب دلی بزرگوار
 جد بھی راوی

تفصیل حدیث
 ۱۴۳۳ھ
 تحفۃ الرضیاء ترجمۃ
 ۱۴۳۵ھ

اپنے امام کے قبل سر اٹھائے وہ نادان ہر حقیقت میں گدھا ہے اور ظاہر میں آدمی کہ اپنے امام کی اطاعت نہیں کرتا یا یہ
 مطلب کہ ایسے مرد کی سزا آخرت میں ایسی ہوگی خلاصہ مطلب یہ کہ مقتدی جلدی کرے اسی پر امام کی اطاعت واجب ہے
 فصل اس فصل میں سے حدیثیں ہیں جن کے سرے پر مثل ہوق ابوہمیرہ مقل الخیل والمتصدق مثل الجلیین
 علیہما حبستان او جنتان من حدیث اذ اھم المتصدق بصدقہ ما تسخت علیہ حتی یغنی اثرہ واذا
 ھم الخیل بصدقہ تقلصت عنہ وانقصمت یلک الی ثراقیہ وانقصبت کل حلقۃ الی صاجبتھا
 فیجئھن ان یتسھما فلا یتسطیع ویودی فلا تسع بخاری اور مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
 کہ خیل اور خیرات کرنے والے کی کمات جیسے دو مردوں کی کمات جن پر دو کرتے یا دو زرہیں ہوں تو ہے کی
 جیکہ زادہ کرتا ہے خیرات کرنا یا خیرات کا تو اس پر زرہ کشادہ ہو کر لینی چوری ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اس کے نقش قدم پر کھینچی
 جاتی ہو اور جب خیل خیرات کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ سمٹ جاتی ہے اور اس کے دونوں ہاتھ گردن تک کھینچ جاتے ہیں اور
 ہر ایک حلقہ زرہ کا دوسرے حلقے سے بھر جاتا ہے تو وہ کوشش کرتا ہے کہ زرہ کشادہ ہو سو نہیں کر سکتا اور دوسری روایت یوں ہے
 کہ زرہ نہیں کشادہ ہوتی ف یعنی یہی خیرات کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا سینہ کشادہ ہو جاتا ہے ہاتھ د لکی اطاعت کرتے ہیں دینے
 کی وقت خوب پھیلے ہیں بخلاف خیل کے کہ خیرات کرتے اس کا دل تنگی کرتا ہے تو دینے کو ہاتھ نہیں پھیلتے گویا سینے کے ہاتھ
 پر لیے خلاصہ مطلب کہ سچی کمال خوشی سے خیرات کرتا ہے اور خیل کی خیرات کرتے جان نکلتی ہے اور روح قبض ہوتی ہے
 ھو المؤمنی مثل البیت الذی یدنا کر اللہ فیہ والکبیت الذی لا یدنا کر اللہ فیہ مثل الخی والمیت مسلم بن ابی ہریرہ سے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس گھر کی مثل حسین خدا کا ذکر ہوتا ہے اور اس گھر کی حسین خدا کی یاد نہیں ہوتی جیسے زرہ سے
 اور مردے کی مثل بعض گھر میں خدا کی یاد ہوتی ہے وہ بابرکت اور بارونق ہے اور حسین خدا کی یاد نہیں ہے بے برکت ہے ہر گز
 مثل الصلوات الخمس کمثل فھر جابر عجمی علی باب احدکم یغسل منہ کل یوم خمس ہرات مسلم بن جابر سے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچ نمازوں کی مثل جیسے جاری دریا گہرے کی مثل کہ کسی کے دروازے پر ہووے
 پنج بار ہر روز اس میں نماوے یعنی ایسا شخص گناہوں سے پاک ہوگا جیسے پانچ وقت کا نہانے والا میل سے صاف
 رہتا ہے رحم النعمان بربک مثیل القاری فی خدا ود اللہ والواقع فیہا کمثل قوم لا یتھموا علی سفینتہ
 فاصاب بعضھم اعلاھا وبعضھم اسفلھا فکان الذین فی اسفلھا اذا استبقوا من الماء مرسوا علی
 من قوم فقا لولنا اخر قنا فی نصیبنا خرقا وکم نود من فوقنا فان کوھم وما ارادوا ہلکوا جریعا
 وان اخذوا علی ایدیہم حجا وناجی اجمیعا بخاری میں نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس کی مثل
 جو خدا کی حمد و ن پر کھڑا ہے یعنی گناہ نہیں کرتا اور جو ان حدود میں گر پڑا یعنی گناہوں میں دو بائس قوم کی مثل ہے جنہوں نے
 قریہ وال کے ہمارے میں بنا اپنا مکان ٹھہرایا سو بعضوں نے اس کا اوپر کا مکان پایا اور بعضوں نے تلے کا مکان پایا سو جو
 لوگ تلے سے جب انہوں نے پانی چاہا تو اپنے اوپر والوں پر گزرے تو تلے والوں نے کہا کہ اگر ہم اپنے حصے کے مکان کو
 پانی کی سٹے تو پھر ایسے ہیں اور اپنے اوپر والوں کو آمد و رفت کی تکلیف ہے بچاویں تو ابھی بات یہ سوا کہ اوپر والوں نے تلے والوں کو

۱۴۴۴ھ

۱۴۴۴ھ فی الخیرات

۱۴۴۴ھ

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

انكى خواہش پر حضور را یعنی تو نے سے منع کیا تو او پر اور تے کے سبب ہلاک ہوئے یعنی ڈوبے اور اگر انکے ہاتھ پر لے تو اوپر
 دے خود بھی سب سے اور تے واسطے بھی سب سے یعنی جو لوگ کہ ایک شہر یا ایک گھر میں رہتے ہوں بعضے ان میں سے لےنا ہو سکتا
 اور خلافت شرع کا مومن سے بچتے ہوں اور بعضے بد کام مومن مشغول ہوں اور متقی لوگ باوجود قدرت کے انکاروں کو بد
 کاموں نہ دیکھیں تو آخرت کے عذاب میں دونوں شریک ہیں اور اگر دنیا میں عذاب و عذاب کا سبب برباد ہونے کا خواہش متقی لوگ
 بد کاموں کا راضی ہوں یا ناراض جیسے کہ کشنی اگرچہ اکثر مضبوط ہو لیکن ایک سو رانج سے ڈوبتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
 نیکوئی انسان یعنی خلافت شرع کام سے لوگوں کو روکنا واجب ہے اس واسطے کہ بے کام جب کثرت کے ہوتے تو زمین سکی رہا تو
 جرقہ ابن عمر مثل القرآن مثل الزیل المعقلة ان عقابا صاحبها امسکها وان رکبها ذہبت بخاری اور مسلم
 عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کی مثل بندھے اونٹ کی سی مثل ہر کہ اگر اس کے مالک نے باندھے رکھا تو
 اس کو اپنے قابو میں بند رکھا اور اگر اس کو کسی سے حضور تو جاتا رہا وقت یعنی حافظ قرآن کو لازم ہے کہ ہمیشہ دو رکعت نماز ہے نہیں تو
 بھول جاوے گا فی ابو موسیٰ مثل المؤمن الذی یقرأ القرآن مثل الذی یحییٰ طیب وطعمہا طیب ومثل
 المؤمن الذی لا یقرأ القرآن مثل التمر لا یریح لہا وطعمہا حلو ومثل المنافق الذی یقرأ القرآن مثل النخلة
 یریحها طیب وطعمہا کثر ومثل المنافق الذی لا یقرأ القرآن کمثل النخل لا یریح لہا طعمہا طعمہا کثر بخاری
 اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس پر باندھنا کی مثل جو قرآن پڑھا کہ تاہر ترخ یعنی شے عیب کی
 مثل ہر کہ اس کی بو بھی اور اس کا مزہ بھی اچھا اور اس پر باندھنا کی مثل جو قرآن نہیں پڑھا کہ تاہر ترخ یعنی شے عیب کی
 کہ اس میں بو نہیں اور اس کا مزہ میٹھا ہے اور اس منافق کی مثل جو قرآن پڑھا کہ تاہر ترخ یعنی شے عیب کی
 اچھا اور اس کا مزہ کڑوا اور اس منافق کی مثل جو قرآن نہیں پڑھا کہ تاہر ترخ یعنی شے عیب کی
 اس کا کڑوا وقت یعنی مومن قرآن خوانین دو صفیں ہیں ایک باطنی یعنی اعتقاد والی اس کو میٹھا مزہ فرمایا اور دوسری ظاہری
 جس کا اثر لوگوں کو پہنچتا ہے اس کو خوشبو کے ساتھ مثال دی یعنی مومن قرآن خوان کا ظاہر اور باطن دونوں بہتر اور جو مومن
 کہ قرآن خوان نہیں اس کا باطن ایمان کے سبب اچھا اگر ایمان کا ظاہر ہی اثر نہیں اور منافق قرآن خوان میں ظاہری اثر ہے مگر باطنی
 نہیں کہ اس کا اعتقاد درست نہیں اور جو منافق کہ قرآن خوان نہیں ظاہر اس کا اچھا باطن فی جبار مثل المؤمن مثل
 السنبلة یحرکھا الريح فنقوم فمرة وقع اخری ومثل الکافر مثل الذی لا یرحم لا یرحم فی قاتلہ حتی تنفخ الصور اور
 مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مومن کی مثل بالی کی مثل ہر کہ اس کو ہوا ہلاقی ہے تو کبھی اٹھتی ہے اور کبھی گرتی اور کافر
 کی مثل حضور کی مثل ہر کہ ہمیشہ کھڑا رہتا ہے یا سنا کہ جو سے اکثر جاوے وقت منور کا درخت سخت ہوتا ہے وہ کم کھجکنا ہوا اگر
 سخت ہوتا تو جو سے اکثر جاتا ہے جیسے تار اور کھجور کا درخت خلاصہ مطلب کہ مومن ہمیشہ بلا اور مصیبت میں گرفتار رہتا ہے تو اس کے
 گناہوں میں تفتیح ہو جاتی ہے اور کافر کو مصیبت کم ہوتی ہے اور اگر مومن تو نواب کے محروم ہے یعنی مومن کو لازم ہے کہ کرم اور مصیبت نہ کچھ کو
 اس کو خدا کا احسان سمجھے اور اپنے گناہوں کا کفارہ جو ہے ہر اللعان بن مسعود مثل المؤمنین فی قوادہ ہوا کفر کفر مثل
 الجسد اذا انشکک یحییٰ تدا علی سائرہ بالشفہ الخی مسلم بن یونس بن شیبہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایمان دونوں کی

۱۴۳۳

۱۴۳۵

۱۴۳۶

۱۴۳۷

تحفة الخیار ترجمہ مشادق الانوار

حضرت فرمایا کہ اجنبی عورت اور لوگوں کے عیبوں سے انکھ کو نیچے جھکانا اور لوگوں کی تکلیف دینے والی چیز کو دیکھ کر نا ایسی تہمت پھیر کر شاہناہ اور سلام کا جواب دینا اور نیک بات سکھانا اور بد کام سے روکنا یعنی دل تو راہ میں بیٹھنا بہتر نہیں اور اگرچہ ضرورت ہو تو راہ کا حق ادا کرے ق عَقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَأَى الْكَلْبَ وَاللَّحْوَ لَاحِظًا عَلَى النَّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يَا دَسْوَلُ اللَّهُ أَفَرَأَيْتَ الْكَلْبَ فَقَالَ الْكَلْبُ الْمَوْتُ بَخَارِي أَوْ رَسُلٌ مِّنْ عَقْبَةِ بْنِ عَامِرٍ رَوَى عَنْهُ

کہ حضرت نے فرمایا کہ بچہ عورتوں یا پس جاسے سے تو ایک انصاری مرد نے پوچھا یا رسول اللہ جیلا خاوند کے رشتہ دار کا حال تو بتلائیے کہ یہ لوگ بھی عورت یا پس جاوین یا نہ جاوین حضرت نے فرمایا کہ خاوند کے رشتے داروں کا عورت کے جاننا موت ہی یعنی ہلاکی اور فساد کا سبب ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کے رشتے داروں کو جیسے دیوڑھے کو خلوت میں عورت یا پس جانا بدون شرعی پردے کے عورت کا سامنے آنا درست نہیں ہے ابُو مُرَّةٍ رَوَى عَنْهُ رَأَى الْكَلْبَ وَاللَّحْوَ لَاحِظًا عَلَى النَّسَاءِ فَقَالَ الْكَلْبُ الْمَوْتُ بَخَارِي أَوْ رَسُلٌ مِّنْ عَقْبَةِ بْنِ عَامِرٍ رَوَى عَنْهُ

کہ بدگمانی بڑی جوڑی بات ہے یعنی بے تحقیق صرف اپنے گمان پر کسی مسلمان سے بدظن ہونا نہایت بے اصل بات ہے ق السَّيِّئَاتُ أَلَاكُمْ وَدَعْوَةُ الظُّلْمِ وَإِنْ كَانَ كَذَا فَبِخَارِي أَوْ رَسُلٌ مِّنْ عَقْبَةِ بْنِ عَامِرٍ رَوَى عَنْهُ

کی بددعا سے اگرچہ مظلوم کا فرہوف یعنی کسی مسلمان اور کافر کو ناحق نہ بتاؤ کہ مظلوم کی دعا تیرہد ہے یہ ابُو مُرَّةٍ رَوَى عَنْهُ رَأَى الْكَلْبَ وَاللَّحْوَ لَاحِظًا عَلَى النَّسَاءِ فَقَالَ الْكَلْبُ الْمَوْتُ بَخَارِي أَوْ رَسُلٌ مِّنْ عَقْبَةِ بْنِ عَامِرٍ رَوَى عَنْهُ

ایاکم وکثرة الخلف في البيع فإنه ينفق ثم يفتق مسلم بن ابوقتاہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچہ زیادہ قسم کھانے سے بچنے میں سوا اسے کہ قسم بکری کو زواج دیتی ہے پھر برکت کو گشتا ہے ہر وہ یعنی بیچنے والا بار بار جھوٹی قسم اس طرح کھاوے کہ وہ اسد یہ خیراتے کی ہر اور فلانا شخص تنہا قیمت مجھ کو دیتا تھا میں نے نہ مانا سو فرمایا کہ اس میں ہر چند آدمی دھوکا کھاتا ہے اور خیر رک جاتی ہے لیکن اس مال میں برکت نہیں ہے ق ابُو مُرَّةٍ رَوَى عَنْهُ رَأَى الْكَلْبَ وَاللَّحْوَ لَاحِظًا عَلَى النَّسَاءِ فَقَالَ الْكَلْبُ الْمَوْتُ بَخَارِي أَوْ رَسُلٌ مِّنْ عَقْبَةِ بْنِ عَامِرٍ رَوَى عَنْهُ

والوصال بخاری اور مسلم میں ابُو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچہ پردہ پر اور طرح کے روزوں سے صرف بخاری کی روایت میں یہ لفظ بکر ہے یعنی دو بار حضرت نے فرمایا کہ بچہ پردہ کے روزوں سے بچو پردہ کے روزوں سے صرف وصال اور طرح کا روزہ اسکو کہتے ہیں کہ دو روز یا زیادہ برابر روزہ رکھے اور بچ میں کچھ بھی کھاوے معلوم ہوا کہ طرح کا روزہ کروہ ہر اور اگر طاقت نہ ہو تو حرام ہے یہ ابُو مُرَّةٍ رَوَى عَنْهُ رَأَى الْكَلْبَ وَاللَّحْوَ لَاحِظًا عَلَى النَّسَاءِ فَقَالَ الْكَلْبُ الْمَوْتُ بَخَارِي أَوْ رَسُلٌ مِّنْ عَقْبَةِ بْنِ عَامِرٍ رَوَى عَنْهُ

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیچ دو دو دوائے جانور کے بیچ کرنے سے یہ حضرت ابوالعثیم بن تیمان سے فرمایا ابُو مُرَّةٍ رَوَى عَنْهُ

سے روایت ہے کہ حضرت ایک روز گھر سے نکلے تو صدیق اکبر اور فاروق اعظم کو دیکھا فرمایا کہ تم کس واسطے گھر سے نکلے ہو انھوں نے کہا کہ بچہ کو کے سبب حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی میں بھی اسی واسطے نکلا ہوں پھر حضرت اور اصحاب ابوالعثیم انصاری کے گھر گئے وہ گھر میں نہ تھے انکی جو روئے حضرت کو کمال خوشی اور نہایت تعظیم سے لیا پھر ابوالعثیم آئے تو حضرت اور اصحاب کو دیکھا کہ الحمد للہ کہ آج کے دن تو میرے برابر کسی کے گھر ایسے بزرگ مہمان نہیں پھر ایک ٹوکری میں تر اور خشک درگزر بچہ لائے حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ پھر ابوالعثیم نے چاہا کہ دو دھار بکری کو بیچ کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جب حضرت اور اصحاب آسودہ ہوئے تو صدیق اور فاروق سے کہا کہ خدا کی قسم تم سے

۱۴۵۲

۱۴۵۳

۱۴۵۴

۱۴۵۵

۱۴۵۶

عقبة الانصاري روى عنه

اس نصیحت کا سوال ہوا کہ تم گھر سے بھوکے نکلے تھے تو خدا نے تمکو ایسی نعمت کھلائی معلوم ہوا کہ گرسنگی کی حالت میں
 بے لگت دو سو تک گھر جانا اور وہاں کھانا درست ہے یہ سوال میں داخل نہیں حضرت جو دو دھار جانور کے ذبح سے
 منع کیا تو دنیاوی مصالحت فرمایا کہ جسکا فائدہ ہر دست موجود ہوا اسکا ذبح کرنا مناسب نہیں اور یہ مطلب نہیں کہ اسکا
 ذبح کرنا شرع میں حرام ہے فصل میں سے فصل میں جسکے سرے پر انا ہرق الہی انہی عازب انا اللہ لا
 کذاب انا ابن عبد المطلب اللہ عز وجل نصرک قالہ یوم حنین بخاری اور مسلم میں برابر عازب سے روایت
 ہے کہ حضرت فرمایا کہ میں پیغمبر ہوں امیں کچھ چھوٹے نہیں میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں انہی مرد و اتار یہ حضرت جنگ حنین کون
 فرمایا کسی شخص نے برابر بن عازب اس حدیث کے راوی سے پوچھا کہ تم اصحاب لوگ جنگ حنین میں کیا بھاگ گئے تھے
 تب انہوں نے کہا کہ وابد حضرت نے تو ہر گز پیچھے نہیں پھیری البتہ لشکر کے اگلے لوگوں کے قدم اٹھ گئے تھے اور حضرت
 سفید خیمہ پر سوار تھے پھر جب کافروں نے حضرت کو زخم کر لیا تب حضرت سواری سے نیچے اترے اور کافروں پر حملہ
 کر کے یہ حدیث فرمائی حضرت اس کلام میں باپ و داد کے نام سے فخر نہیں کیا بلکہ اپنی نبوت کی حقیقت ثابت کی اس واسطے
 کہ کافروں اہل کتاب کے ساتھ کہ عبد المطلب کی اولاد میں ایک پیغمبر پیدا ہو گا جو ملک گیری کرے لکھا انا اول شفیع فی
 الجنة لم یصدق نبی من الانبیاء ما صدقت وان من الانبیاء نبیاً ما یصدقہ من ائمہ الا دجل و اجد
 مسلم میں اس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ بہشت میں اول سفارش کرے والا میں ہوں پیغمبر نہیں کسی پیغمبر کی تصدیق نہیں ہوتی
 جتنی میری تصدیق ہوتی اور البتہ پیغمبر و میں بعضا ایسا بھی پیغمبر ہو جسکے ایک مرد سوائے اسکی امت میں کوئی تصدیق نہ کرے گا
 یعنی جتنی کثرت میری امت مسلمان ہر اتنی کسی پیغمبر کی نہیں اس واسطے اول میں ہی سفارش و نگاہ بہشت میں سفارش ترقی درجات کی
 ہوگی ق ابوہریرۃ انا اولی الناس بابن مریم الا نبیاء اولاد عازب و لیس نبی و نبیہ نبی بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ میں اور لوگوں کی بہشت قریب تر ہوں عیسیٰ بن مریم سے پیغمبر ہوئے بھائی میں و میر اور اسکے درمیان کوئی نہیں
 و سب پیغمبروں کا دین ایک ہے یعنی توحید و عبادت اور شرعیت مختلف ہیں تو گو یا پیغمبر ہوئے بھائی میر سے باپ تو سب کا ایک
 باپ ہیں مگر خلاصہ مطلب یہ کہ یہ کہ جب سب پیغمبر نبوت میں برابر تھے تو عیسیٰ کو خاص کر کے خدا کا بیٹا کہنا محض بیجا بات ہے اور
 یہ جو فرمایا کہ میں عیسیٰ سے قریب تر ہوں میر اور اسکے درمیان کوئی پیغمبر نہیں یعنی یہود عیسیٰ کی پیغمبری کے منکر تھے حضرت
 انکی حقیقت کے گواہ ہو چکا ہے عیسیٰ نے یوحنا کی انجیل میں ہر حضرت کی بشارت میں کہا کہ میر بعد فارقیٹا او دیکامیری
 حقیقت کا گواہ ہو گا ق ابوہریرۃ انا اولی بالمؤمنین من انفسہم من ذوقی من المؤمنین فلوک دینا فعلی قصاۃ و من ذوق
 ملا فلو دینہ بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ میں قریب تر مسلمانوں کے ہوں انکی ذاتوں سے زیادہ سو جو کوئی مسلمان
 میں سے مرے اور اپنے اوپر قرض چھو جاوے تو اسکا دوزخ میں اور جو مال چھوے تو اسکے دوزخ میں کا حق ہے ق ابو ہریرہ سے
 روایت ہے کہ حضرت کا ابتداء اسلام میں یہ قول تھا کہ جب کوئی جائزہ آتا تو حضرت پوچھتے کہ اسے اپنے قرض و ادھوئے کا کچھ چھو کر
 لو اگر معلوم ہوتا کہ قرض و ادھوئے کا کچھ کا ہی تو حضرت اسکے جائزے کی ناپ نہ لیتے اور اگر قرض و ادھوئے کی کوئی صورت نہ ہوتی
 تو خود نماز نہ پڑھتے اور مسلمانوں سے نہ لیتے کہ فرماتے پھر جب اسلام کی فتح ہوئی اور بیت المال میں مال جمع ہوا تب حضرت

۱۸۵۸

۱۸۵۹
 خلاصہ الاخبار ترجمہ مشرق الانوار

۱۸۶۱

یہ حدیث فرمائی کہ حضرت شاہد اسو سے نماز نہ پڑھتے تھے کہ لوگ فرض سے ڈریں اور جو کہ قرعہ اہل ہون و توکل
 کرے عین غفلت کریں ہر کوہ صریحاً انا سید ولد آدم یوم القيمة و اکل من یتسقی عنہ القدر و اول مشق
 مسلم بن ابی بکر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں قیامت کے دن اور قبر میں سے والوں میں
 پہلا میں ہوں و قبول شفاعت پہلا میں ہوں و یعنی حشر میں قبر میں جھگڑ دے زیادے ہو کے نکلیں گے نوازل میری
 قبر میں آویں اور اول میری شفاعت قبول ہوگی بعد اسکے اور پیروں کی یوحنا کی انجیل میں عیسیٰ نے ہمارے حضرت کی
 سرداری کی بون کو ای دی ہے کہ اب میں زیادہ گفتگو سے نہیں کرتا اسو اسے کہ اس جہان کا سردار آتا ہے یعنی میرا بھائی
 الہیہ آتا ہے و دلو سب کی تعلیم کرے گا میری تعلیم کی اب حاجت نہیں اور یہ جو فرمایا کہ میں قیامت میں بنی آدم کا سردار ہوں
 ہر چیز حضرت دینا اور آخرت و دونوں عالم میں بنی آدم کے سردار و افضل البشرین لیکن بنیامین کا فردن کو اسکا یقین نہیں اور
 قیامت میں جبکہ تمام خلق مصیبت میں گرفتار ہوگی اور پیغمبر بھی خوف آتی سے شفاعت کر سکیں گے اسوقت ہمارے حضرت کی
 شفاعت مقبول ہوگی تو ہر ایک مسلم اور کافر حضرت کی سرداری و افضلیت سے ظاہر ہو جائیگی و حاجی انکاشہ میں
 اٹھ کر یوم القيمة یعنی قتل احیاء مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ میں ان پر گواہ ہوں گے قیامت
 دن یعنی جنگلہ حد کے شہیدوں پر و جنگلہ حد میں ستر صاحب شہید ہوئے حضرت دود و لاشوں کو ایک ایک قبر میں
 دفن کر کے تھے اور فرماتے تھے کہ جو زیادہ قرآن خوان ہو اسکو قبیلے کی طرف مقام کر دیکھو یہ حدیث فرمائی یعنی میں انکی ہاں
 شہاد نکالوں ہوں و جبرائیل انا قرآنکرم علی الخوض بخاری اور سلم میں جبرائیل سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ میں بخاری
 پیشہ اور پیشہ ہوں حوض کوثر پر ہر کوہ موسیٰ انا محمد و احمد و المقفی و الخاشع و نبی التوبہ و نبی التوبہ و نبی
 اطلالت انی مسعود و نبی الرحمة و نبی المکحہ و کوید لہ و نبی التوبہ مسلم بن ابی موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا
 کہ میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور مسقی ہوں اور حاشہ ہوں اور نبی التوبہ ہوں و نبی الرحمة ہوں اور اطراف بنی سعود میں ہوں
 روایت ہے کہ نبی الرحمة اور نبی المکحہ ہوں اور اوسین بنی التوبہ کی ذکر نہیں و حضرت اس حدیث میں اپنے نام اور اپنے صفات ذکر
 کیے جو کہ معنی بہت سر ہوا اور احمد کے معنی سب مخلوقات زیادہ تر تعریف لائق اور توفیق کے معنی سب پیغمبروں کے بعد انبیا
 اور حاشہ یعنی سب کا حشر ایک ہی ہر ہوگا اور نبی التوبہ یعنی ایسا پیغمبر کہ اسکے ہاتھ پر بیشمار لوگوں نے توبہ کی اور اسکی امت کی توبہ
 مقبول ہو اور نبی الرحمة یعنی ایسا پیغمبر جسکی شریعت کے احکام میں کچھ سختی اور تکی نہیں ہر اس رحمت ہے اور نبی المکحہ یعنی جنگلہ کا پیغمبر کہ لوہار
 دین کو عالم میں پھیلا دے اطراف ابوسود ایک کتاب کا نام ہے جسکو ابوسلم بن محمد شقی نے کہ حدیث کے برے حافظ تھے تصنیف کیا
 نصاریٰ ہند میں سلطانہ غیر عرض کرتے ہیں کہ تمہارے پیغمبر نے تلوار کے زور سے اسلام کو پھیلا دیا اور دیو کو قتل کیا حالانکہ
 خونریزی درست نہیں کسی پیغمبر نے خونریزی نہیں کی اسکا جواب یہ ہے کہ باتفاق عقلا ظالم اور کفر نہایت بد چیز ہے اور عدل و ایمان
 عمدہ چیز ہے کچھ جہاں ظالم اور کافر اپنے ظلم اور کفر کو بچھوڑے اور حق بات کو کسی طرح نہ سمجھے تو اسکا قتل کرنا عقل کے نزدیک عفو نہیں
 تاکہ اور لوگ اسکی صحبت نہ خراب ہوں چنانچہ اگر آدمی کا ہاتھ شرجا دے تو اسکا کاٹ ڈالنا بہتر ہے تاکہ باقی اعضا سترے سے بچیں
 علاوہ اسکے تو ریت اور زبور کو نصاریٰ حق جانتے ہیں حالانکہ تو ریت میں جہاد کا صاف حکم موجود ہے حضرت موسیٰ

۱۴۴۲
 رجب
 ۱۴۴۳

۱۴۴۳
 شعبہ الاحیاء
 ۱۴۴۴
 ۱۴۴۵
 ۱۴۴۶
 ۱۴۴۷
 ۱۴۴۸
 ۱۴۴۹
 ۱۴۵۰
 ۱۴۵۱
 ۱۴۵۲
 ۱۴۵۳
 ۱۴۵۴
 ۱۴۵۵
 ۱۴۵۶
 ۱۴۵۷
 ۱۴۵۸
 ۱۴۵۹
 ۱۴۶۰
 ۱۴۶۱
 ۱۴۶۲
 ۱۴۶۳
 ۱۴۶۴
 ۱۴۶۵
 ۱۴۶۶
 ۱۴۶۷
 ۱۴۶۸
 ۱۴۶۹
 ۱۴۷۰
 ۱۴۷۱
 ۱۴۷۲
 ۱۴۷۳
 ۱۴۷۴
 ۱۴۷۵
 ۱۴۷۶
 ۱۴۷۷
 ۱۴۷۸
 ۱۴۷۹
 ۱۴۸۰
 ۱۴۸۱
 ۱۴۸۲
 ۱۴۸۳
 ۱۴۸۴
 ۱۴۸۵
 ۱۴۸۶
 ۱۴۸۷
 ۱۴۸۸
 ۱۴۸۹
 ۱۴۹۰
 ۱۴۹۱
 ۱۴۹۲
 ۱۴۹۳
 ۱۴۹۴
 ۱۴۹۵
 ۱۴۹۶
 ۱۴۹۷
 ۱۴۹۸
 ۱۴۹۹
 ۱۵۰۰

اور حضرت یونس اور حضرت داؤد کا جہاد عالم میں مشہور ہے جسکو شک ہو تو ریت میں دیکھ لے بلکہ زبور کی ۵۴ فصل میں ہمارے
 حضرت کی بشارت میں اور علیہ السلام نے یون فرمایا کہ اے پہلوان تو جہاد و جلال سے اپنی تلوار حاصل کر کے ران پر لگا کر
 بر سر اور پتھر درست راست مجھے ہیبت ناک کام دکھائیگا اور زبور کی ۲۲ فصل میں حضرت کے حق میں خدایون فرمایا کہ وہ
 میرے بند و نہیں صداقت سے حاکم کر لیا محتاجون کو بچا دینا ظالمون کو ٹکڑے ٹکڑے کر لیا جنکے نقاب باقی رہیگا اُسکا
 دین اور ساری اور اُسکا نام باقی رہیگا فقط ان دونوں دلیلون سے صاف معلوم ہوا کہ جہاد کا ناعدہ کام ہے خدا کو پسند ہے
 اگرچہ انصاری کو ناپسند ہوا اور یہ جو انصاری کہتے ہیں کہ بے دونون بشارتین عیسیٰ کے حق میں ہوں صاف غلط ہے اسوا
 کہ عیسیٰ نے کب تلوار پکڑی اور کس کا فر کو مارا نیز پہلوان اور مجاہد صادق نہیں آتا بلکہ بے دونون بشارتین ہمارے حضرت
 کی نبوت پر صاف دلیل ہیں ہر سہیل بن سہیل اناذ کا قیل الیتیدو لکھائیں فی الجنة وانتار بالستار والاسطی
 سلم میں سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں اور یتیم کا مہتمم کار اور پرورش کرنے والا بہشت میں ایسے ہیں
 جیسے بے دونون انگلیان اور حضرت نے اشارہ کیا کہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی کی طرف یعنی یتیم کے پرورش
 کرنے والے اور اُسکے مال کی حفاظت کرنے والے کا بہشت میں اتنا درجہ بلند ہے کہ میرے درجے سے ایسا اتصال ہے جسے
 اسیسین ان دو انگلیوں کو فصل میں فصل میں سے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر اسم فعل یوق عایشہ دُونکو
 کا نبی اذ فداء قالہ یوم عید للعودان فکانوا یلعنون بالذرق والحراب بخاری اور سلم میں حضرت
 عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بواہی وصال و رجھون کو امی ارفدہ کی اولاد یہ حضرت عید کے دن جھپون
 کما اور وکے کھیل رہے تھے وصال و رجھون سے فدا ر فداء عیش کے بعد کا نام ہے جسکے وکے پہلا ولا وہین
 روایت ہے کہ عید کے دن حضرت عایشہ کے گھر میں حضرت تھے اور عیشی مسجد کے صحن میں وصال و رجھون سے کھرت کرتے
 تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت اس کھیل کو اسوا سے دیکھا کہ یہ جہاد کا وسیلہ ہے جیسے پھر لکے کی کھرت خضو
 ایسے باغات کا عید کے دن کچھ مصافحہ نہیں کہ مزید سرور کا سبب یوق عایشہ علی رسالتک فانی اذ حی ان یوق ذن
 فی قالہ لانی بکن قبل الحجۃ بخاری اور سلم میں حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی لکھو جہا اسوا سے کہ میں
 امید رکھتا ہوں کہ مجھ کو بھی ہجرت کی اجازت ہو جائیگی یہ حضرت نے ابی بکر صدیق سے کہا ہجرت سے پہلے وفات حضرت کے پہلے
 سب اصحاب مدینے کی طرف ہجرت کر گئے صدیق اکبر نے بھی حضرت کے ہجرت کی اجازت مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر
 صدیق اکبر حضرت کے ساتھ کے لیے نظر رہے جب حضرت کو ہجرت کی اجازت ہوئی تو حضرت کے ہمراہ مدینے میں آئے اس حدیث کے
 نہایت فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنی رفاقت کے واسطے سوا سے صدیق کے ساتھ کیونکہ پھر افاق صفینہ بنت جحش
 علی رسالتک انھا صفینہ بنت جحش بخاری اور سلم میں حضرت صفینہ بنت جحش سے روایت ہے کہ حضرت نے دو انصاری مرد سے کہا
 کہ جلدی لکھو و تھو جہا والبتہ یہ عورت تو صفینہ بنت جحش ہے صرف صحیح بخاری میں پوری روایت یون ہے کہ حضرت صفینہ بنت جحش کی بی بی
 مسجد میں حضرت کی ملاقات کو آئیں اور حضرت رضوان میں اعتکاف میں تھے حضرت سے بات چیت کرنی
 رہیں رات زیادہ لگنی حضرت اُٹھ پہنچائے پہلے ماہ میں دو انصاری مرد ملے تب حضرت ان سے حدیث فرمائی

۱۳۴۷

تحفة الاخيار زبدة مشرق الانوار

۱۳۴۸

۱۳۴۹

انصاری اور حضرت
خوارزم

یعنی یہ میری بی بی فرور کوئی اجنبی عورت نہیں بلکہ ان میں سے ہونا انصار یوں نے کہا کہ سبحان رسول خدا آپ کی ذات میں
 ہر گمان کا کیا دخل ہر حضرت نے فرمایا کہ انسان کے بدن میں شیطان بسط ہے پھر تاہر جیسے خون میں دراکہ بھارے دل میں کچھ
 ہر گمانی دالے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی تمہارے مکانوں سے بچے اور اگر ایسے مقام میں مبتلا ہو تو اپنی صفائی لوگوں میں
 ظاہر کر دیوے تاکہ لوگ ہر گمانی میں گرفتار نہ ہوں **قَالَ أَبُو مُوسَى عَلَى رَسَلِكُمْ أَهْلَكُمْ وَأَبْشِرُوا مِنَ تَعْمَلُوا اللَّهُ عَلَيْكُمْ أَنَّهُ**
لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَصْنَعُ هَذِهِ السَّاعَةِ غَيْرُكُمْ وَأَوْ قَالَ مَا صَنَعْتُ هَذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ قَالَ لَهُ حَبِيبُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 بخاری و مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی نکر و شہر وین نکو سکلا تاہون و رنو شجر ہی سنا تاہون کہ البتہ خدا کا
 تم پر احسان ہے کہ تمہارے سوا کوئی ایسا آدمی نہیں جسے اس گھڑی ناز پر بھی ہو یا یوں حضرت نے فرمایا کہ تمہارے سوا اس گھڑی میں کسی
 نے نماز نہیں پڑھی حضرت نے اس وقت فرمایا جب یاد و رات گئے عشا کی نماز پڑھی **قَالَ** ایک بار حضرت نے آدمی رات گئے نماز پڑھی اور یہ
 حدیث فرمائی یعنی خدا کا تم پر احسان ہے کہ اس وقت کی عبادت تمہارے ہی واسطے خاص کی اور آدمی عبادت میں اس وقت تمہارے
 شریک نہیں **قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالطَّاعَةُ خَيْرٌ مِنَ الْوَسِيلَةِ وَالْوَسِيلَةُ كَوَارِثِكُمْ وَأَنْتُمْ كَوَارِثُكُمْ** مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے
 کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جان امام کی بات سنا اور اطاعت کرنا اپنی بھتی اور آسانی میں اور اپنی خوشی اور ناخوشی میں
 اور اپنے اوپر غیر کی تقدیم میں **قَالَ** یعنی حاکم جو حکم کرے اُسکی اطاعت واجب ہے خواہ وہ کام تجھے سخت ہو یا آسان تو خوش ہو
 یا ناخوش و ارجحال میں بھی کہ حاکم تیرے اوپر غیر کو بدو اُسکی حقیقت مقدم کرے غیر کو دیوے بجھو نہ دیوے لیکن گناہ میں
 اطاعت خاتم کی نہیں **قَالَ تَبَّانَ عَلَيْكَ بَلْ كَثُرَ الشُّجُورُ فَإِنَّكَ لَنْ تَسْجُدَ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَدَّكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَمَنْ مَطَّ**
عَنَّا بِهَا خَطِيئَةً قَالَ لَهُ مسلم میں توبان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اپنے اوپر لازم جان سجدوں کی کثرت اس
 واسطے کہ کبھی تو ایسا سجدہ کر لیا کہ خدا اُسکے سبب تیرا درجہ نہ بلند کرے اور اُسکے سبب تیرا گناہ نہ گھٹا دے یہ حضرت
 نے توبان سے فرمایا **قَالَ** توبان حضرت کے چیلے تھے انھوں نے حضرت کو چھوا کہ یا حضرت مجھ کو وہ کام بتلائیے جو مجھ کو
 بہشت میں لیجاوے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **قَالَ جَابِرٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَوَدُ الْبُهْمِيِّ ذِي الطَّفِيفَتَيْنِ فَإِنَّهُ**
شَيْطَانٌ یعنی لکھت مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جانو کہ اے مجھ کو لگے کہ قتل
 کرنا جسکی اکھوں پر دو سفید دلع ہوں کہ وہ شیطان ہے یعنی موزی ہرقت مسابیح میں جابر سے روایت ہے کہ اول حضرت
 نے کتوں کے قتل کا حکم کیا یہاں تک کہ ایک عورت جنگل سے آئی تھی اُسکے ساتھ ایک کتا تھا وہ بھی قتل ہوا پھر حضرت نے
 کتوں کا مارنا منع کیا اور یہ حدیث فرمائی **قَالَ جَابِرٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَطِيبُ قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ أَكُنْتُ**
تُرْعَى الْعَلَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا دَعَاَهَا بخاری و مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے
 اوپر لازم جانو کہ لالچل پیلو کا کہ وہ بہتر اور خوشبودار ہے جابر نے کہا پھر میں نے حضرت کو کہا کہ کیا آپ بھی بکریاں چراتے
 تھے حضرت نے فرمایا کہ ہاں اور کوئی بھی ایسا پیغمبر ہے جسے بکریاں نہیں چراتیں **قَالَ** جابر سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ
 ایک نزل میں تھے اور ہم دیاں پیلو کے پیل جن جن کرکھاتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیکے پیل کھاؤ
 اور پیمریوں سے بکریاں اول سوا اسطے چرایاں تو امت کا انتظام کر سکیں **قَالَ** **أَمْ هَذِهِ عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ وَمَا**

تحفة الاختيار ترجمہ مشرق الافار

۱۳۴

۱۳۵

۱۳۶

۱۳۷

۱۳۸

۱۳۹

وہ راوی سے روایت ہے کہ میں نے عمر فاروق سے کہا کہ چلو گیارہ روز ہجرت کی صورت و حیاتیات کی روایت
 دیکھوں جب حضرت عمر فاروق کی منزل میں چلے گئے کہ پاس ہزارے تو ایک شخص خوشبو لگاتے جیسے حضرت پاسبان آئے ہو یا
 کیا حضرت اس شخص کے حق میں آپ کیا فرماتے ہیں جسے عمر کے نیت کی ہوا اور خوشبو لگاتے جیسے ہوں تو حضرت نے ایک
 ساعت اسکو دیکھا پھر حضرت پر وحی اترنا شروع ہوا عمر فاروق نے میری طرف اشارہ کیا یعنی اب یہ حضرت کی صورت
 کو سو میں نے حضرت کو دیکھا تو وحی کی نیت سے حضرت کا چہرہ نہایت سرخ ہو گیا تھا جب وحی اتر چکی تب حضرت فرمایا کہ وہ
 شخص کہاں پر جسے مجھے عمر سے کا حال پوچھا تھا تو لوگوں نے اسکو بلالائے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب عمر
 اور حج کی نیت کرے تو خوشبو لگانا اور سیاہی پر اپنا درست نہیں ہے **قُبُورُ مَطْعِمٌ أَمَّا أَنَا فَادْنِ عَلَيَّ دَائِمِي فَلَمْ**
أَكْمِثْ وَقَالَ الْبَخَارِيُّ ثَلَاثًا وَأَشْفَاكَ رَبِّدَ يَدَيْهِ يَلْتَمِصُ مَا قَالَهُ حِينَ تَأْذَنُ فِي الْغُسْلِ عِنْدَكَ فَقَالَ بَعْضُ
الْقَوْمِ أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أَخْشَى دَائِمِي بَكَذَا وَكَذَا بخاری اور مسلم میں جابر بن مطعم سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ میں تو
 پانی ڈالتا ہوں اپنے سر پر نہیں اچھل اور بخاری نے کہا میں بار بار حضرت نے اپنے دونوں ہاتھوں کے اشارہ کیا یعنی سر پر پانی ڈالنا
 کا یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جبکہ اصحاب نے حضرت کے پاس غسل میں شک و تردد کیا سو بعض قوم نے کہا میں تو اپنے
 سر کو فلا فی فلا فی چیز سے دھوتا ہوں و ہاں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غسل میں تین بار پانی ڈالنا سنت ہے عرب میں
 اکثر لغات سے غسل کرتے تھے اس واسطے حضرت نے اچھل کو ذکر کیا **قَالَ عَائِشَةُ أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَاذَنِي اللَّهُ وَكَرِهْتُ أَنْ**
أَتِيْرَ عَلَى النَّاسِ شَيْئًا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مجھ کو تو خدا نے چمکا کر دیا اور مجھ کو
 ہر اگلا کہ لوگوں پر فساد اٹھائے و ہاں لیب بن عامر یہودی نے حضرت پر جادو کیا تھا چنانچہ اسکا قصہ یا پھر یونان میں
 مفصل ہو چکا جب اسکا جادو کرنا ثابت ہوا تو حضرت عائشہ نے حضرت کے کہا کہ یا رسول اللہ آپس جادو کر کو سزا
 دیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہر جادوگر کی سزا قتل ہے لیکن حضرت خود صاحب حق تھے کہ حضرت کا قصور ہے
 کیا تھا سو حضرت نے دفع شر کی مصلحت اور اپنے فرید کرم سے بدلہ لینا **قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ**
فَنَادَى تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَنَادَى كَيْدُ حَوَاتٍ
وَأَوَّلُ سَبَقِ مَاءِ السَّجْلِ مَاءُ الْمَرْأَةِ وَكَرَّحَ الْوَلَدُ وَأَوَّلُ سَبَقِ مَاءِ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ أَجَابَهُ بِهَا حَتَّى سَأَلَهُ
عَنْهَا قَبْلَ إِسْلَامِهِ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں سے
 پہلی نشانی تو یہ ہے کہ آگ لوگوں کو پورے مجمع کی طرف بانگ لیا و لگی اور بدلا کھانا تو جسکو ہشتی کھا دینے سو چھٹی لکھی
 کی برسی لوگ ہوگی اور جبکہ مرد کی منی نے عورت کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا تو مرد نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا اور جب
 عورت کی منی نے مرد کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا تو عورت نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا ان باتوں کا حضرت نے عبداللہ
 بن سلام کو اسوقت جواب دیا جب انھوں نے مسلمان ہونے سے پہلے ان تینوں باتوں کو پوچھا تھا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ**
مَدِينَةٍ مِنْ يَهُودِيٍّ كَرَّحَ الْوَلَدُ جب حضرت مدینہ میں تشریف لائے تو عبداللہ بن سلام نے کہا کہ میں حضرت کے
 و سے سوال کرتا ہوں جبکہ جواب سوائے غیر کے اور کوئی نہیں لے سکتا سو فرمائیے تو کہ قیامت کی پہلی نشانی کون ہے

۱۳۹۵

۱۳۹۸

۱۳۹۹

تحفة الاحیاء و ذکر مشہدات الانوار

اور ہشتی لوگ پہلا کمانا کیا تھا ویسے اور لڑکا جو یا باب کے مشابہ ہو تا ہر اس کا کیا سبب ہر تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہے
 عبد اللہ بن سلام مسلمان ہوئے ہر ابو سعید یا مائا اهل النار الذين هم اهلها كما هم لا يموتون فيها ولا
 يموتون ولكن تاسوا بها ثم النار يدنو بهم او قال جحشا يا هم فاما تنصروا مائة حتى اذا كانا
 فحما اذن بالسمع اعز حتى يسمع صبا ر صبا ر فنبوا على انهار الجنة ثم قيل يا اهل الجنة افيضوا
 عليه ثم فينبون نبات الجنة تكون في حصيل السيل سلم من ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دوزخی
 لوگ جو حقیقت میں دوزخ کے لائق ہیں سو وہ تو زمین نہ مریں گے نہ جہنم کے لوگ ہوں گے کہ انکو دوزخ کی آگ
 لگے گی انکے گناہوں کے سبب یا یوں فرمایا کہ اکی خطاؤں کے سبب سو آگ سے انکو بیدم کر دیا یہاں تک جیسے جل کے
 کو تلا ہو جاوینگے تو شفاعت کا حکم ہو گا سو وہ لائے جاوینگے جہنم کے جحشہ تو ہشتی کی نزون پر کیے جاوینگے
 پھر حکم ہو گا اور ہشتیوں ان پرانی ڈالو تو وہ ہم اٹھینگے جیسے جنگی خود روانہ جتا ہر بہاؤ کے کوڑے کرکٹ میں ف ایضی کا فر
 جو دوزخ کے لیے بنے ہیں نہ انکو موت ہو گی کہ عذاب خلاصی پاوین نہ زندگی ایسی ہر حسین ہیں ہو مگر گنگار مسلمان
 دوزخ میں پڑنے کے چند مدت مردہ ہو جاوینگے یعنی شدت عذاب کے بیہوش ہو جاوینگے گویا مرنے کے بعد ہشت میں
 دال ہو گئے ہر دین اذ قمر اما بعد الا ایھا الناس فالنما انا بشم یومینک اللہ یا یکتی رسول ربی
 فاجیب وانا تارک فیکم الثقلین وخصاک کتاب اللہ فیہ التورہ والہدیٰ فخذوا بکتاب اللہ وامسکوا
 بہ واهل بیئنی اذ کرم اللہ فی اهل بیئنی اذ کرم اللہ فی اهل بیئنی اذ کرم اللہ فی اهل بیئنی وفی ذوالیہ
 کتاب اللہ فیہ الہدیٰ والتورہ من اسمک بہ واحد بہ کان علی الہدیٰ ومن اخطا فصل وفی
 ذوالیہ هو فصل اللہ من اتبعہ کان علی الہدیٰ ومن رکه کان علی ضلالہ مسلمین یدن رقم سے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوة کے بعد اس بات کا دریافت کرنا ضروری ہے کہ خبردار ہو جاوے گی لوگو کہ میں آدمی ہوں
 مغرب ہے کہ میرے پاس میرے رب کا پیغام لائے والا آوے تو میں اسکا کہنا مانوں یعنی ملک الموت آوے اور میرا انتقال
 ہو اور میں تم میں دو بڑی بخاری عمدہ چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ان دو میں اول تو خدا کی کتاب ہے حسین اور اودایت ہے
 موعذ کی کتاب کو لو اور خوب اسکو چٹ جاو یعنی اسپر عمل کرو اور دوسری بزرگ چیز میرے اہل بیت ہیں مگر اسے میں
 میں کو خدا یاد دلاتا ہوں اپنے اہل بیت کے مقدسے میں میں تلو خدا یاد دلاتا ہوں اپنے اہل بیت کے مقدسے میں میں تلو خدا
 یاد دلاتا ہوں اپنے اہل بیت کے مقدسے میں در ایک یوں روایت ہے کہ خدا کی کتاب میں ہدایت اور نور ہے جو اسکو
 چٹ گیا اور جسے اسکو لیا وہ ہدایت پر ہوا اور جسے اسکو چھوڑا وہ گمراہ ہوا اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ قرآن
 خدا کی رسی ہے یعنی اس کے طے کا وسیلہ ہے جسے اسکی پیروی وہ راہ پر ہوا اور جسے اسکو چھوڑا وہ راہ کو بھولا خدا روایت ہے
 کہ میری نوین سال جب حضرت حجۃ الودع کر کے پھرے اور بکے مدینے کے درمیان اس مقام پر پہنچے جسکا غدیر خم نام ہے
 تو حضرت نے خطبہ پڑھا خدا کا حمد کیا اور نصیحت کی اور یہ حدیث فرمائی تمام عرب کے گردہ حجۃ الودع میں حضرت کے ساتھ تھے
 اور غدیر خم تک حضرت کے ساتھ آئے یہاں سے ہر ایک کی راہیں پھینک تھیں وہاں حضرت سے سب عرب کو قرآن ادا

۱۵۰

تو ہشتی انکو دوزخ میں لے جائے گی

۱۵۰

اہل بیت کی تعظیم جتنی سوائے کہ حضرت کو معلوم تھا کہ امت میں اختلاف پڑ گیا قرآن کے مضمون سے لوگ غفلت کر گئے اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت میں بعض لوگ قصور کر گئے بلکہ محبت کہان عداوت پر مگر باندھنے جیسے خارجی اور ماضی ہو فرمایا کہ میری موت قریب ہے میں ہمیشہ زندہ رہوں و سنا کہ مجھے ہر چیز دریافت کرتے رہو میرے ہی بیادیت کی موت یہی ہے کہ قرآن پر عمل کجیو کہ آئین سر اسر نور اور بدایت ہے ہر ایک چیز مجمل اور مفصل آئین موجود ہے اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت کرنا کہ وہ قرآن کی تفسیر میں اہل بیت کہتے ہیں مگر والوں کو سو حضرت کی جہلیان اور حضرت کی اولاد سب اہل بیت میں داخل ہیں ہندوستان میں بھی بی بی کو مگر کے لوگ بولتے ہیں بی بی کو اہل بیت میں نہ داخل کرنا یا تو جہالت ہے یا تعصب بار سے الحمد للہ کہ اس حدیث پر پورا عمل اہل سنت کو نصیب ہوا سوائے کہ انکا عقیدہ اور عمل قرآن کے موافق ہے قرآن کے ہوتے کسی چیز پر عمل نہیں کرتے اور تمام اہل بیت کی محبت اور تعظیم واجب جانتے ہیں بخلاف خارجیوں اور ماضیوں کے کہ اکثر اہل بیت عداوت دے رکھتے ہیں اور شیعہ کا تو محبت ہے کہ ہر چہ آپ کو اہل بیت کا دوست کہتے ہیں لیکن حضرت کی جہلیوں کو اہل بیت میں نہیں داخل کرتے صرف حضرت فاطمہ کی اولاد اہل بیت میں کہتے ہیں سوائے جی بہت امام زادوں کو یہ کہتے ہیں تو حقیقت میں سے سب اہل بیت کے دوست نہ ٹھہرے ایسی دہی محبت کا دین میں کچھ اعتبار نہیں جیسے کہ قرآن کی بعضی سورت کو ماننا اور بعضی سورت کا انکار کہ نادرست نہیں اور قرآن کو تو شیعہ نے صاف جواب دیا ہے کہ میں کہ سوائے اے اموی کے قرآن کا مطلب کوئی نہیں پوچھتا تو گویا انکے نزدیک قرآن مجید تو ریت اور انجیل کی طرح مٹنے والی ہے تو صاف ظاہر ہوا کہ اہل سنت سوائے اس حدیث پر عمل کیسے نصیب نہیں فی السورۃ محمدۃ فی قرآن و فی القرآن انما نکتہ فانت احسن انکم قد جاءنا نایبون وانی قد رايت ان ادوا اليهم سبيهم فمن احب منکم ان تطیع ذلک فلیفعل ومن احب منکم ان یكون علی حظه حتی یعطیہ انا کا من اول ما یفیء اللہ علینا فلیفعل یعنی وہی اذن بخاری اور سلم میں سورہ محمد اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بعد حمد اور صلوة کے بات تو یہ ہے کہ تمہارے بھائی اے توبہ کر کے یعنی مسلمان ہونے ہیں اور اللہ میں نے یہ ٹھہرایا ہے کہ انکے جو روٹے جو قیدی ہیں انکو پیروں سے جو جس شخص کو تم میں یہ بات اچھی لگے تو جابیسے کہ اس پر عمل کرے یعنی اپنے حصے کے قیدی بے عوض پھر دیوے اور جو شخص تم میں چاہے کہ اپنے حصے پر مینا رہے تو اسکو ہم بدلا دیوں میں مال سے جو ہو کہ اول ضلعانیت کرے تو چاہیے کہ اس پر عمل کرے یعنی بطور قرض دیوے حضرت کو مراد ہوا ان کے وہ ف جنگ جنین میں ہوا ان کی قوم حضرت لڑی انکی شکست ہوئی انکے جو روٹے اور مال صحاب میں تقسیم ہو گیا جب سے لوگ مسلمان ہوئے اور اپنے جو روٹے حضرت مانگنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو اپنا حصہ خوشی سے دیوے تو بہتر ہے اور اگر کسیکو ندینا منظور ہو تو ہو بطور قرض دیوے ہم اسکو اور جگہ سے بدلا دیوے آخر سب صحاب نے اپنے حصے خوشی سے بلا عوض دیے معلوم ہوا کہ امام کو عیست کے مال سے قرض لینا درست ہے ہر چہ جو امّا بعد فان اللہ اقول فی کتابہ یا ایہا الناس اتقوا اللہ الذی خلقکم من نفس احدک وخلق منھا زوجک وابتنتھما رجلا کثیرا وابتنتھما من اللہ الذی یسماؤن بہ وکذا صام فان اللہ کے کان علیکم

مجلس اول در بیان فضیلت اہل بیت علیہ السلام

صفحة الاحیاء ترجمہ مفاد الاحیاء

۱۵۰۲

۱۵۰۳

الگو کی حرکت تفریکہ لائق کرین تو حاکم اسکو مال جاوے اور یہ مطلب نہیں کہ اگرچہ انصار حد مارے گا گناہ کریں تو ان پر حد نہ مارے اس واسطے کہ حد دو میں سفارش نہیں اور اس میں حاکم کو کچھ اختیار نہیں حضرت کے خود فرمایا کہ اگر ناطقہ بنت محمد چوراہے تو اسکا ہاتھ کاٹ لوں انھیں عمر بنون تغلب انما بعد فواللہ انی لا اعطی الرجل فادح الرجل والدی اخرج احب الی من الذی اعطی والکئی اعطی اقواما لآدی فی قلوبہم من الجنح والکلیق واکل اقواما الی ما جعل للہ فی قلوبہم من الغنی والخیر فیہم عمر بنون تغلب بخاری میں عمرو بن تغلب کے روایت ہے کہ حضرت کے فرمایا کہ حد اور صلوة کے بعد بات تو یہ ہے کہ خدائی قسم کے میں یتاہون ایک رو کو اور چھوڑتا ہوں دوسرے مرد کو سو سکو میں چھوڑتا ہوں وہ میرے نزدیک زیادہ پیارا ہے اس سے جسکو میں یتاہوں ولیکن میں تو چند قوموں کو دیتا ہوں اس واسطے کہ میں انکے دلوں میں بے صبری اور حرص دیکھتا ہوں اور بعضی قوموں کو اس پر چھوڑتا ہوں کہ خدائے انکے دلوں میں بے پردہی اور خیر دالی ہے ان میں بن عمرو بن تغلب بھی ہرقت حضرت کے پاس کچھ مال آیا حضرت کے بعضوں کو دیا اور بعضوں کو نہ دیا پھر حضرت کو معلوم ہوا کہ جنگوں میں نہیں دیا وہ رنجیدہ ہیں تب حضرت یہ حدیث فرمائی یعنی میرے دینے کو محبت اور نہ دینے کو رنج کا سبب سمجھو بلکہ بالعکس عامل ہے کہ بے صبری لالچی لوگوں کو دیتا ہوں ورنہ اعت والو کو کفایت پر چھوڑتا ہوں

عائشہ انما بعد یا عائشہ فارتہ بکفنی عنک کذا وکذا فان کنت یبۃ فسیبک اللہ وان کنت ائمت بذنب فاستغفری اللہ وتوبی الیہ فان العبد اذا اعترف بذنبہ نثر تاب تاب اللہ علیہ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ حد اور صلوة کے بعد بات تو یہ ہے کہ اسی عائشہ کو تیری ایسی بات نہ ہوئی ہے سو اگر تو گناہ سے پاک ہوگی تو خدا تیری پاکی بیان کرے گا اور اگر تو گناہ سے آلودہ ہوئی ہو تو مغفرت مانگا خدا سے اور اسکی طرف توبہ کر اس واسطے کہ بندے نے جیسا اپنے گناہ کا اقرار کیا پھر توبہ کی تو خدا اسکی توبہ قبول کرے تاہر اس پر رحمت متوجہ ہو تاہر

ف جب حضرت عائشہ پر تہمت ہوئی تب حضرت یہ حدیث فرمائی باقی اسکا پورا فقہہ پنجویں باب میں ہو چکا

ابو الدرداء انما صاحبک فقد عاصر یعنی ابا بکر کو کہی اللہ عنہ بخاری میں ابو درداء سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ تمہارے صاحب نے تو مقرر اپنی جان کو شدت میں ڈالا ہے صاحب کے مراد صدیق کبر میں تھا اسکا پورا قصہ ہو چکا کہ صدیق اور فاروق سے کسی بات میں رنج ہو گیا تھا صدیق دامن اٹھائے رنج میں حضرت پاس آئے تب حضرت یہ حدیث فرمائی پھر فاروق بھی آئے اور صفائی ہو گئی قی کعب بن مالک انما هذا فقد صدق فقوس یقضی اللہ فیہ قال لہ بخاری اور مسلم میں کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اے اللہ توبہ سے کما سو تو انھیں ان تک کہ خدا تیرے حق میں کچھ حکم کرے یہ حضرت کعب بن مالک سے فرمایا روایت ہے کہ کعب بن مالک بتوک میں حضرت کے ساتھ گئے تھے جب حضرت وہاں سے پلٹ آئے تو بخانے والوں سے سبب پوچھا منافقوں نے جو صحیح فہمیں لجا کر حضرت کو راضی کر لیا جب کعب پوچھا تو یہ ہے سلمان غے انھوں نے کہا کہ یا حضرت میں نے سواری خرید کی تھی اور سامان سفر کا دست کیا تھا آج چلتا ہوں کل چلتا ہوں یہی کہتے کہتے میں رہ گیا مجھ کو حقیقت میں کوئی مانع نہ تھا تب حضرت یہ حدیث فرمائی اور کعب کے مقدسے کو خدا پر سپرد کیا اور فرمایا کہ کوئی کعب کے بات جہیت نہ کرے حق تعالیٰ نے انکی راستی کی برکت پاس

تحفة الرضا ترجمه مسداق الافراد

10.4

14.4

15.

10.

دن کے بعد انکی توبہ قبول کی اور آیت اُناری اور جھوٹے منافقوں کی فضیلتی میں اور آیتیں اُنتریں معلوم ہوا کہ راستی کا انجام نیک ہر اگرچہ اول بظاہر شنی میں خلل پڑے

الباب الثامن

۱۵۱۰ اکتوبین باب میں کئی فضیلتیں ہیں فصل اس فصل میں سے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر عدد ہر یعنی شمار کی لفظیں ہیں
هَذَا الْمُقَدِّمُ أَحَدَايَ سَوَاتِكْ يَا مُقَدِّدُ قَالَهُ لَمَّا فَحِكَ الْمُقَدِّدُ إِلَى أَنْ وَقَعَ رَأْسُ الْأَدَمِ بِشَيْءٍ بِهِ حِصَّةُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّبَنِ وَحَلَبَهُ الْأَعْمَزُ الثَّلَاثَ نَسْرَةً ثَانِيَةً سَلَّمَ مِنْ مُقَدَّادٍ سَعَى رَوَيْتُ
ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ اے مقدا دیری بد خو دن سے ایک بد خو یہ بھی یہی حضرت اسوقت فرمایا کہ جب مقدا دیر تک
ہنسے کہ زمین پر گر پڑے حضرت کے دودھ کا حصہ پی جانے کے سببے اور دوسری بار تینوں بکریوں کے دوسرے کی جھٹ
ف اس حدیث کا قصہ پانچویں باب میں بفضل گذرا مابذہ الارحمۃ کے بیان میں ہر ابو ہریرہؓ کہ اُتَتَانِ فِي النَّاسِ

۱۵۱۱ هَكَذَا يَهْمُ كُفْرًا طَعْنُ فِي النَّسَبِ وَالنَّبِيَّاهُ عَلَى الْمِلَّةِ سَلَّمَ مِنْ ابُو هِرَّةٍ سَعَى رَوَيْتُ ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ دو خونیں
لوگوں میں سے جو انکے حق میں کفر ہیں ایک تو نسب میں عیب لگانا دوسرے مردے پر لوحہ کہ نافرمانی یعنی یہ کفر کی ہیں
ہیں اور اگر انکو حلال جان کر کہے تو صاف کفر ہے ق اَبُو هِرَّةٍ جَسْتَانِ مِنْ فَضْلَةٍ اَنْتَهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَسْتَانِ
دَحْبِ اَنْتَهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يُنْظَرَ وَالْاَبُو هِرَّةُ اَدَا اَبُو الْكَبْرِ يَأْرُ عَلَى وَجْهِهِ فِي حَبْثَةٍ
عَدَنٍ بَخَارِي اَوْ سَلَّمَ مِنْ ابُو هِرَّةٍ سَعَى رَوَيْتُ ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ چاندی کی دو بشتیں ہیں انکے برتن اور جو چیز انہیں ہر
سب چاندی کی ہر اور سونے کی دو بشتیں ہیں انکے برتن اور جو چیز انہیں ہر سب سونے کی ہر اور اس قوم کے درمیان وراپنے
رہنے دیکھنے کے درمیان کوئی چیز حامل نہیں ہوا اسے ایک جلال کی چادر کے کہ اسکی ذات پاک پر ہر عدن کی بشت میں

۱۵۱۲ اس حدیث میں ولین خاف مقام ربہ بستان و من و ویرنا جنتان کا بیان ہر ابو ہریرہؓ کہ صَنَعَانِ مِنْ اَهْلِ
النَّارِ لَمَّا رَأَوْهُمَا مَعَهُ سَيِّئًا كَاذَابًا لِبَقَرٍ يُقَرَّبُونَ بِهَا النَّاسُ نِسَاءً كَاثِرَاتٍ عَادِيَاتٍ مُمِيلَاتٍ
مَا بَلَدَاتٍ رُؤْسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رَحِمَهُمَا وَإِنَّ رَحِمَهُمَا لَتَوْجَدَ مِنْ
مَسِيرَةٍ كَذَا اَوْ كَذَا سَلَّمَ مِنْ ابُو هِرَّةٍ سَعَى رَوَيْتُ ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ دو قسم کے دوزخی لوگ ہیں کہ انکو میں نہیں
دیکھا ایک قوم تو دوسرے ہیں کہ انکے ساتھ کور سے رہینگے جیسے بیلوں کی ڈھینک انکے لوگوں کو مارینگے اور دوسری قسم کے
عورتیں ہیں جو کہ پڑے ہیں دوزخی میں مرد و عورت دونوں کی طرف بھٹکتی ہیں آپ مردوں کی طرف بھٹکتی ہیں مردانکے جیسے اونٹوں کے
بھٹکے کو مان دوسرے عورتیں بشت میں بجا دینگے اور اسکی خوشبو پناوینگے اور البتہ اسکی خوشبو ملتی ہر اتنی اور اتنی دوسرے یعنی بہت
دور سے ف یعنی حضرت کے وقت میں ایسے لوگ تھے اول قسم سے جو بدکار اور کور سے والے مرد ہیں جو مظلوم کو بادشاہ اور
حاکم پائیں جانے دیتے بلکہ مارتے ہیں دوسری قسم سے مراد بدکار و عورتیں ہیں در یہ جو فرمایا کہ کپڑے پہنے ہیں دوزخی ہیں یعنی
انکا لباس ہر جسے بدن نظر آتا ہر جیسے عین و پٹے اور جالی کی کرتیاں اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ ایسا لباس
برام ہر اسلو سٹے کہ لباس سے غرض ہر کہ بدن چھپے پھر جب بدن ہی ظاہر ہا تو لباس سے کیا فائدہ ہوا ق اَبُو هِرَّةٍ

كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ
 اللَّهُ الْغَفُورُ الْكَرِيمُ بَخَارِی اور سلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ دو بول ہیں زبان پر لگے تو میں بخاری اور
 نزویہ کے پیار سے ایک تو سبحان اللہ و بحمدہ دوسرے سبحان اللہ العظیم حمداً بن عبّاس نے بھائی میں بھائی میں بھائی میں
 التَّائِبُ الْمُحْسِنُ وَالْقَائِلُ بَخَارِی میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ دو نعمتیں ہیں جن میں ان کو کو
 زبان اور نقصان ہوتا ہے ایک تو تندرستی دوسری روزی سے خاطر جمع ہے یعنی صحت اور فراغت البسی عمرہ نعمت ہے کہ آدمی
 جو عبادت اور دنیا کام کرے سو کر سکتا ہے لیکن اکثر لوگ اس نعمت کی قدر نہیں جانتے دنیاوی کئے کاموں میں غفلت اور
 واسطیہ میں اس نعمت کو برباد کر کے دین سے منقطع ہوتے ہیں ہر ابو ہریرہ کہ تَلْتِ اِذَا خَرَجْتَ لَا تَبْقَعْ نَفْسًا اِمَامًا
 لَمْ تَكُنْ اَمْسَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِي اِيْمَانِهَا خَيْرًا طَلَعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَالُ وَدَا بَلَاءُ الْاَرْضِ سَلَم
 میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ تین نشانیاں ہیں کہ جب تک نکلیں تو اس جہان کو ایمان لانا نہ فائدہ کہ گواہ
 اُن نشانوں سے پہلے ایمان لایا ہو یا اپنے ایمان میں کچھ بہتری کی ہو یعنی ایمان کو نفاق سے خالص کیا ہو ایک نشانی
 تو سورج کا چمک سے نکلتا دوسری نشانی دجال تیسری نشانی زمین کا جالورفت یعنی جب یہ نشانیاں ظاہر ہو تو قیامت
 نمود ہو گئی ایمان بالغیب باقی نہ رہا اس واسطے اس وقت کا ایمان لانا کچھ فائدہ نہ کرے گا ابھی حضرت تَلْتِ اِذَا خَرَجْتَ لَا تَبْقَعْ نَفْسًا اِمَامًا
 يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَكَانَ يَنْظُرُ الْيَهُودَ وَكَانَ يَكْفُرُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ رَجُلٌ عَلٰى فُضْلٍ مَّا رَعَى الْفَلَاحَ مَبْعُوثٌ مِنْ اَيُّو السَّيْلِ
 وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا مُسْلِمًا لَمْ يَأْتِ بِاللَّهِ لَا خَدًا يَكُنْ اَوْ كَذَا اَفْضَلُ فَكَانَ هُوَ عَلَى عَهْدِكَ وَكَانَ
 بَايَعَ اِمَامًا اَلَا يَبْأُيْعُهُ اِلَّا لِدُنْيَا فَاِنْ اَعْطَاكَ مِنْهَا وَفِي وَاِنْ لَمْ يُعْطَاكَ مِنْهَا لَمْ يَفِ بَخَارِی و سلم میں ابو ہریرہ سے
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ تین شخص ہیں جن سے خدا قیامت میں نہ بولے گا اور ان کو نہ دیکھے گا اور نہ ان کو گناہ سے پاک کرے گا اور
 لگے لیے عذاب دردناک ہے ایک تو وہ مرد جو میان میں حاجت کے زیادہ پانی پر ہوئے اور سہا فر کو اس بانی سے روکے
 اور دوسرا مرد وہ جس نے کسی مرد سے ایک جنس کو بچا عمر کے بعد بچہ اس سے خدا کی قسم کھائی کہ میں نے اس جنس کو اتنی اور
 اتنی قیمت کو بول لیا سو اسے اس کو سچا جانا اور حال ان کے اتنے اتنی قیمت کو نلایا تھا یعنی اسے جھوٹی قسم کھائی اور تیسرا مرد
 ہے جس نے ایک نام سے بیعت کی اور اسے بیعت نہیں کی مگر دنیا ہی کے واسطے سو اگر امام نے دنیا سے اس کو کچھ دیا تو اسے
 عہد پورا کیا اور اگر اسے دنیا سے کچھ نہ دیا تو اسے عہد پورا کیا فتنہ بایع کو جو جھوٹی قسم کھانا ہر وقت گناہ ہے لیکن عمر کے بعد
 زیادہ تر گناہ ہے کہ اس وقت میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں ہر ابو ہریرہ کہ تَلْتِ اِذَا خَرَجْتَ لَا تَبْقَعْ نَفْسًا اِمَامًا
 وَكَانَ يَنْظُرُ الْيَهُودَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ رَجُلٌ عَلٰى فُضْلٍ مَّا رَعَى الْفَلَاحَ مَبْعُوثٌ مِنْ اَيُّو السَّيْلِ
 کہ حضرت فرمایا کہ تین شخص ہیں جن سے خدا کلام نہ کرے گا اور نہ ان کو گناہوں سے پاک کرے گا اور نہ ان کی طرف
 رحمت کی نظر سے دیکھے گا اور ان کو سخت مار ہوگی ایک بڑا حرام کار دوسرا جھوٹا بادشاہ تیسرا مسخر و مستحق بخور و لہر کے والا
 یعنی خود سے نہ بیعت المال سے اپنا حق لیوے نہ لو کرے یا ہر کسب اپنے لوگوں کی خبر گیری کرے ہر چند ہر ایک کا
 اور جھوٹ اور غرور سے حق میں برا ہے لیکن ان تین شخص کے حق میں نہایت ہی ہوش ہے کہ باوجود پیری کے حرام کاری

۱۵۱۵

۱۵۱۶

۱۵۱۷

۱۵۱۸

تحفة الراغب و ترجمہ مشافق الانوار

سراسر شقاوت ہے اور باوجود بادشاہی اور سرداری کے جوڑ بولنا سیفانہ ہے اور باوجود محتاجی کے گھٹن کرنا نہایت
 نامناسب ہے ہر ابو ذرؓ ثلاثۃ لا یصلیہم اللہ یوم القیۃ ولا ینظر الیہم وہ یزکیہم وہ یموت علی حب الیوم قال
 فقراہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث مراتب قال ابو ذرؓ سألوا فی غیرہا من غیرہا رسول اللہ
 قال لم یسئل والکتمان والمنفق بصلتہ یا تحلف الکاذب مسلم بن ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے
 میں جن سے خلا کلام کر لیا قیامت کے دن اور انکی طرف نظر رحمت نہ کیے گا اور انکو گناہوں سے پاک نہ کرے گا اور انکو عذاب
 در ذلک ہے ابو ذرؓ نے کہا پھر حضرت نے اسکو تین بار پڑھا ابو ذرؓ نے کہا کہ یہ بڑا بھونکنے والے لوگ اور انکو تو مایوس کن ہے
 وہ لوگ رسول اللہ حضرت نے فرمایا ایک ازار کا لٹکانے والا یعنی جسکا باجمامہ یا ازار ٹخنے سے نیچے رہے دوسرا خیرات
 کرنے والا جو احسان جتاوے تیسرا بیچنے والا جو اپنی چیز کی گرم بازار کی کہ جو کچھ تم ملے گا کہ فی ابو موسیٰ ثلاثۃ لکھو
 اجران رجل من اهل کتاب امن بنسبہ وامن عجمی والصبأ المؤمن اذا اذی حق اللہ وحق
 مؤالینہ وکحل کانت عندہ امة تلوعها فادبها فاحسن تادیبها واعلم ان احسن تعلیمها نشر اعتقادها
 فتنو حرجها فکذا اجران بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے تین شخصوں میں جنکو دوسرا جواب ہے
 ایک مرد تو اہل کتاب کے یعنی یہودی اور نصرانی جو ایمان لایا اپنے پیغمبر کا اور ایمان لایا محمد کا دوسرا وہ ملک جسے خدا کا حق
 اور اپنے مالکو کا حق ادا کیا تیسرا وہ مرد جسکے پاس ایک لونڈی تھی جس سے صحبت کرتا تھا پھر اسنے اسکو ادب سکھایا
 سو بہت اچھی طرح اسکو ادب سکھایا اور اسکو شرع کے حکم بتائے سو اسکی اچھی طرح تعلیم کی پھر اسکو آزاد کیا بعد اسکے
 اس سے نکاح کر لیا تو اسکے واسطے دو ثواب ہیں یعنی ایک ثواب تعلیم اور آزادی کا دوسرا ثواب نکاح کر لینے کا اور ثواب
 ثلاثۃ من کل شہر یبضان الی رمضان ففضل صیام اللہ فی کلہ صیام یوم یوم عرفة احسن سب علی اللہ
 ان یکفر السنۃ الی قبلہ والسنۃ الی بعدہ وصیام یوم عاشر اور احسن سب علی اللہ ان یکفر السنۃ
 السنۃ الی قبلہ سنۃ مسلم بن ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تین روزہ ہر ایک مہینے سے اور رمضان
 روزہ دوسرے رمضان تک سیدہ تمام سال کا روزہ ہر عرسے کے دن کا روزہ میں سیدہ رکھتا ہوں خدا سے یہ کہ گناہ
 مشاویگا ایک برس پہلے کا اور ایک برس پچھلے کا اور محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ میں خدا سے اسیدہ رکھتا ہوں کہ پہلے
 برس کا گناہ مشاویگا مضاف میں ابو قتادہ سے روایت ہے کہ عمر فاروقؓ نے کہا یا رسول اللہ سال بھر کا روزہ رکھنا کیسا
 بھتر ہے فرمایا کہ سال بھر کا روزہ رکھنے والا نہ روزہ دار ہونے سے روزہ یعنی در سنت نہیں پھر یہ حدیث فرمائی یعنی جسکو سال
 روزہ رکھنے کا شوق ہو سو رمضان کا اور ہر مہینے میں تین روزہ رکھے اسکو سال بھر کے روز کا ثواب ملے گا اور مسکتہ
 ثلاثۃ لکھتیک سبحان لا یکن مسلم من حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تین بیوہ عورت کو اور سات یتیم کو
 عورت کو بیوی یعنی اگر بیوہ عورت ہے کرے تو تین تین برابر اسکے پاس رہے اور کو انی پاس سات راہین رہے
 اور بیوی بہر بہر ام شامی کا قال لکھتیک ثلاث من کتب فیہ وجعل علاقۃ الی ان کان من کان اللہ ورسولہ احب
 الیہ من سواہا وان یحب امرآ لا یحبہ الا للہ وان یکفر فی الذکر یحک ان انقذہ اللہ من الذکر

۱۵۱۹

۱۵۲۰

۱۵۲۱

۱۵۲۲

۱۵۲۳

متعلقہ (اختیاری) ترجمہ مشافرت لکھنا

حالات بیان
رسول
و بیان حالات
رسول

۱۵۲۲

تفاتی بیان
حالات بیان

۱۵۲۵

حقیقۃ
لاکھ خیالات مشادق الانوار

حالات تفاتی
تفسیر تافین

۱۵۲۶

اَنْ يُقَدِّتَ فِي النَّارِ بَخَارِي اور سلم بن انس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ تین خصلتیں ہیں کہ حسین دے ہوئی وہ
ایمان کی شیرینی کا فرہ باد لیا ایک وہ شخص جسکے نزدیک خدا اور اسکا رسول تمام عالم سے زیادہ ترجیح ہو دوسرے
یہ کہ محبت کرے مرد سے اس طرح کہ بچا ہوتا ہو اسکو مگر خدا ہی کی واسطے یعنی محبت میں دنیا کا کچھ لگاؤ نہیں تیسرے یہ کہ برا جائے
کفر میں پھر پلٹ جائے کو بعد اسکے کہ خدا نے اسکو کفر سے نکالا جیسے اسکو برا لگتا ہو اگر یہ نہ والا جائے یعنی کفر سے ایسا در
جیسے آگ سے دُڑنا ہی فصاحتا تمام عالم سے خدا اور رسول کو زیادہ چاہنے کا یہ پتا ہے کہ خدا اور رسول کی رضا مندی کی سبکی
رضا مندی پر مقدم کر کے خلاف شرع کام میں کیسکی رعایت کرے خواہ پیر ہو خواہ اعدائے مالت نہ لاکھ شیعہ اذیع
فِي اَنْتِي مِنْ اَمْرِ اَلْبَا هَلِيَّةٍ لَا تَنْتَكِرُ لِيَوْمِ اَلْفَصْرِ بِالْاَحْسَابِ وَالطُّنُوبِ فِي الْاَنْسَابِ وَلَا سَتِيَّةً لِّدَا اَلْمُتَجَوِّمِ
وَالْيَا حَاحَہُ سلم بن ابوالکاس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ چار خصلتیں ہیں میری امت میں مانہ کفر کی سبب میں کو جو
ایک تو بُرائی مارنا اپنے خاندانوں پر دوسرے عیب لگانا لوگوں کے نسب میں تیسرے مینہ کو چاہنا ستاروں کے یعنی
کنا تیرے بچہ کو سمجھا چوتھے بوجھ کر ناواقف فی الحقیقۃ یہ کفر کی سبب میں اسامت میں جاری ہیں تمام عوام اعتقاد و نجوم رونا کرمی
میں گرفتار ہیں اور خاندان پر فخر کرنا اور غیروں کے نسب میں طعن کرنا اکثر خواص میں بھی موجود ہے اور اندہنا میں سے قی
عبداللہ بن عجمی واکبر مَن كُنْ فِيهِ كَانَ مُتَأَفِّقًا لِّالصَّالِحِينَ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مُّصَنِّعٌ كَانَتْ فِيهِ
خَصْلَةٌ وَفِي اَلْيَتَاقِ حَتَّى يَدْعَهَا اِذَا اَتَمَّ مِنْ خَانَ وَاِذَا اَحَدَتْ كُنْتُ قَادًا اَعَا هَدَ غَدَا وَاِذَا اَحَا حَمَّ فَمِنْ
بخاری واد سلم بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا چار چیزیں ہیں کہ جلیلہ کے چاروں ہوئی وہ نہ انسان ہی اور
حسین ایک خصلت ہوئی ان چاروں سے تو ان میں ایک ہی اتفاق کی ہو یہاں تک کہ اسکو چھوڑ دیوے ایک تو یہ کہ اسکی
پاس امت پر کھڑا نہیں خیانت کرے دوسرے یہ کہ جب بات کہے تو چھوڑ دے تیسرے یہ کہ جب قول وافر کرے تو اسکی
خلاف کرے چوتھے یہ کہ جب گفتگو اور جھگڑا کرے تو ناحق پر چلے اور بہتان باندھے اتفاق و قسم میں ایک کہ دل میں کفر
ہو صرف زبان سے اسلام کا اقرار کرے حضرت کے وقت میں جو اتفاق تھے اسی طرح کے تھے دوسرے یہ کہ دل میں کفر نہیں بلکہ
اسلام پر لیکن سخت اعتقاد و نور مشق و مجاہدین گرفتار ہو اس حدیث میں دوسری قسم کا اتفاق مراد ہے یعنی ایمان کے لائق تو یہ تھا
کہ آدمی ان بار کاموں کو بچتا پھر جب ان کاموں میں گرفتار نہ مالتو اسلام کا لطف اس میں بظاہر نہوا اسواسطے اسکو منافق فرمایا
فِي طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ خَسَّ صَلَواتِ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ خَالَ لَهُ لِرَجُلٍ سَأَلَهُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ هَلْ
عَلَى غَيْرِهِمْ فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعَ قَالَ وَهَيْبًا ثُمَّ تَعَمَّرَ لِمَنْ قَالَ هَلْ عَلَى غَيْرِهِمْ فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعَ
وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّكُوتَ فَقَالَ هَلْ عَلَى غَيْرِهِمْ فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعَ
فَأَذْكَرَ الرَّجُلَ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَرِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقَضُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ أَفَلَمْ يَنْصَرَفْ فَيُوقِمْ لِحُجَّتِهِ إِنْ صَلَّاهُ أَوْ هَضَلَ لِحُجَّتِهِ ثُمَّ سَأَلَهُ عَنْ صَلَواتِ بَخَارِي اور سلم بن
طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ پنج نمازیں ہیں ایک رات اور دن میں جو حضرت نے اس مرد سے کہا
جسے حضرت اسلام کے ارکان پوچھے پھر اس مرد نے کہا کیا میرے اوپر ان پنج کے سواے اور بھی نماز ہے تو حضرت نے

فرمایا کہ نہیں مگر اس طرح کہ تو نفل نماز پڑھے تو درست ہے حضرت نے فرمایا اور رمضان کے مہینے کے روزے پھر اُسے کہا کیا میرے
 اور اُسکے سوا کسی بھی روزہ ہے جو حضرت نے فرمایا کہ نہیں مگر یہ کہ تو نفل روزہ رکھے اور حضرت نے اُس سے زکوٰۃ کا ذکر کیا تو
 اُسے کہا کیا جمعہ زکوٰۃ کے سوا کسی دینا فرض ہے حضرت نے فرمایا کہ نہیں مگر یوں کہ تو بطور نفل دیوے پھر بیٹ چلا وہ مر
 اور وہ کہتا جاتا تھا کہ قسم خدا کی کہ اسپر نہ برضا و ننگا اور نہ اس میں سے کچھ گھٹاؤ ننگا تو حضرت نے فرمایا کہ مراد کو یہ ہو چکا اگر یہ
 ہو اور دوسری روایت یوں ہے کہ مراد کو یہ ہو چکا اُسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہو یا یوں فرمایا کہ بہشت میں داخل ہوا اُسکے باپ
 کی قسم اگر وہ سچا ہو حضرت نے ذکر نہیں کیا اس واسطے کہ اسکا سوال سب سلام کے ارکان سے نہ تھا اور یہ جو
 کہا کہ میں نہ برضا و ننگا نہ گھٹاؤ ننگا یعنی ان فرض چیزوں میں اپنی طرف سے زیادتی کی نکر و ننگا اور یہ مطلب نہیں کہ فرض
 کے سوا سے سنت نفل نہ ادا کر و ننگا اور حضرت نے جو اُسکے باپ کی قسم کھائی تو عرب کی عادت کے موافق حضرت کی
 زبان سے نکلی کہی تنظیم منقولہ غرضی یا غیر خدا کی قسم اُسکے بعد منع ہوئی **قَالَ لَا يَشَاءُ حَسْبُكَ مِنَ الدَّوَابِّ كَلَّمَكَ**
فَالَيْسَ يُقْتَلُونَ فِي الْحَرَمِ الشَّرَابُ وَالْخَمْرُ وَالْعَقْرَبُ وَالْمَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ بخاری اور مسلم میں حضرت
 عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرچیز جو باپا بچوں میں گھٹا کاٹنے والا ہے جب تکے میں انکا مار و النادر سے ہوا تو اور
 لو کو ادا کر کے چیل تفسیر سے چھو چوتھے جو باپا بچوں میں گھٹا کاٹنے والا ہے جب تکے میں انکا مار و النادر سے ہوا تو اور
 جگہ بطریق اولیٰ انکو قتل کرنا درست ہے **قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَبَّحَهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ لِمَا سَمِعَ**
عَائِدَةَ وَنَسَابَةَ نَسَابَةٍ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ وَدَجَلَ قَلْبُهُ مَعْلَقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَدَجَلَ نَسَابَتُهُ فِي اللَّهِ أَجْمَعًا
عَلَيْهِ وَتَقَرَّرَ عَلَيْهِ وَدَجَلَ دَحْنُهُ أَفْرَ كَذَاتٍ مَنُصِبٍ وَجَّالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَدَجَلَ
نَصْرَتِي بِصَدَقَةٍ فَخُفَا حَاجَتِي لَا تَعْلَمُ شَيْئًا لَمْ تَتَّفِقْ يَمِينُهُ وَدَجَلَ دُكْمُ اللَّهِ خَالِيًا فَمَا ضَلَّتْ
عَيْنَا كَبْجَارِي اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سات شخص ہیں جنکو خدا اپنے ساتے میں رکھیں گے
 جہنم ان کے ساتے کے سوا کسی کہیں سایہ نہ ہو گا یعنی قیامت میں ایک تو نصف سرد و سرد اور وہ جوان جو انسگ
 جوانی سے خدا کی بندگی میں مشغول ہوا تیسرا وہ مرد جسکا دل سجد و نین لگا رہتا ہے یعنی بار بار جماعت کی واسطے مسجد میں
 جاتا ہے اور سجد کے بناؤ چناؤ میں لگا رہتا ہے چوتھے وہ مرد جو خدا ہی کے واسطے آپس میں محبت رکھتے ہیں ملتے ہیں
 تو اسی پر اور خدا ہوتے ہیں تو اسی پر بچے ان وہ مرد جسکو مالدار باعزت خوبصورت عورت ملے بلا یا یعنی بدکاری کے
 واسطے سو اُسے کہا کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں چھٹا وہ مرد جسے خیرات کی تو اسکو چھپا یا یا یا تاک کہ نہیں جانتا اسکا باپا یا
 کہ کیا خرچ کیا اسکے دہنے ہاتھ نے ساتواں وہ مرد جسے خدا کو یاد کیا خالی سکائیں سو جاری ہو گئیں اُسکی دونوں اکھیں یعنی
 خوف الہی کے دیا ہر عائشہ عشر من الإفطرة قص الشارب وإعفاء النجبة والسيوأك واستنشاق
 الماء وقص الأظفار وغسل البراءم وتنفث الإيعاء وحلق العانة وإتيان ماء قال السراوى
 وَتَبَيَّنَتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمُتَصَدِّقَةُ سَلَّمَ مِنْ حَفَرِ عَائِشَةَ مِنْ رَوَايَةِ هِيَ حَضَرَتْ فَرَمَا كَ دَسْ حَسِينِ
 بِرَبِّ الشَّيْءِ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيكَ تَوْخُوبَ مَوْجِدٍ كَرْنَا دَوْسَرِي دَرْسِي جَوْرًا بِقَدْرِ قَبْعَةٍ تَسِيرِي مَسْوَاكُ كَرْنَا جَوْهَرِي بَانِي سَمَاكُ

۱۵۲۶
 سجد و نین لگا رہتا ہے
 ۱۵۲۸
 تحفة الخيا ترجمہ مشکاۃ الافراد
 ۱۵۲۹
 جان سنت
 در قیامت
 سجد و نین لگا رہتا ہے

اور مختلفہ ایک ساعت دنیا کا کار بار اور دوسری ساعت یا دہرورد گارفت مصابیح میں خطبہ سے روایت ہے کہ میں
 اور صدیق اکبر حضرت کے پاس گئے میں نے کہا یا رسول اللہ خطبہ تو منافق ہو گیا ہے حضرت نے فرمایا کہ تو نکر میں سے کہا
 کہ ہم تو کس حضرت کی خدمت میں سے ہیں آپ ہکو دوزخ اور بہشت کو یاد دلاتے ہیں گویا ہم انکو سے دیکھتے ہیں
 جب ہم حضرت کے پاس سے جاتے ہیں اور جو روئے کو ن اور کسب کار میں مشغول ہوتے ہیں تو اکثر تین چار جاتے ہیں
 تب حضرت یہ حدیث فرماتی ہیں اگر حضور ہر دم ہمارے تو آدمی سے بالکل اس عالم کا کار و بار معطل ہو جاوے تو
 کا عالم نظریہ اسوائے وہ حال ہر دم نہیں رہتا اسکو لفاق بنانا چاہیے کہ غفلت کا آنا حکم ہے خالی نہیں
 غفلت بھجان اگر ہو دے ہا از محمد سے ہر نبی سے بدقی النفس والذی نفسی بیدار اکثر احب الناس الی
 من ینبئ یعنی الانضاد بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہر اسکی جسکے قابو میں میری بھان
 کہ البتہ تم لوگ یعنی انصار میرے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ تر پیار سے ہو حضرت نے دوبار اسکو فرمایا تم ابو سعید
 وقتادہ بن نافع سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہر اسکی جسکے قابو میں میری جان ہو کہ البتہ قل ہو اللہ احد ہر قرآن
 کی تلاوت کے ہر اوردیس والذی نفسی بیدار لاینبئہ الا نبیۃ اللہ من عندہ جو دم السماء ذکوا الذی الی الیک
 المظلیۃ المسجیۃ ایۃ الجنۃ من شرب منہا لم یطأ اخر ما علیہ یسحب فیہ میزاکان من الجنۃ من شرب
 منہ لم یطأ اخر ما علیہ مابین عثمان الی ایلہ ما ذکا اشتد بیا ضامن اللہین واخلی من العمل قالہ
 کہ خیر قال یا رسول اللہ ما البیۃ الخیرین مسلم بن ابی ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی قسم جسکے قابو میں
 میری جان ہو البتہ حوض کوثر کے برتن زیادہ تر ہیں آسمان کے چھوٹے برے ستاروں کی گنتی سے برتنوں کی کثرت جان
 رکھ جیسے ستاروں کی کثرت ہوتی ہے انہی میری بے بدلی والی رات میں بہشت کے برتن جو ان سے پیے پیاسا نہ ہے آخر
 زمانے تک یعنی ہمیشہ چمکا رہے اس حوض میں بہشت کے دو پرالے بستے ہیں جو اس سے پیے پیاسا نہ ہے اسکا چوراؤ
 لباد کے برابر چمنا فرق جو عثمان سے آئیہ تک پانی اسکا زیادہ تر سفید و دودھ سے اور شیرین تر شہر سے یہ حضرت کا بود
 فرمایا جبکہ بود سے کہا یا رسول اللہ حوض کوثر کے برتن کتنے ہیں عثمان اور ایبہ شہرین شام میں قال ابو ہریرۃ والذی
 نفسی بیدار لا دودن رجلا عن حوضی کما نذاد الغیر نیۃ من الابل عن الحوض بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہو کہ البتہ میں ہا نکو نکا چھ مردوں کو اپنے حوض کوثر سے جیسے
 حوض پرے جو کھانڈا کے جاتے ہیں یعنی کفار اور منافقین اور مرد حوض کوثر سے ہٹائے جا دیئے ہا نکو ہر
 والذی نفسی بیدار لاند خلون الجنۃ حتی یومضوا ولا یومضون حتی یصلوا اولاد لکھ علی شیء اذا
 تعلمتہم انما یبئتم افسوا السلام بینکم مسلم بن ابی ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اسکی قسم جسکے قابو میں میری
 جان ہو کہ بہشت میں نجاو کے جنگ یا نہ لاو گے اور پورے ایماندار نہ بنو گے جنگ آپس میں مجتہد نہ کیا میں
 انکو نہ تلاوون وہ جبر کہ جب سکو رو تو آپس میں و سدا رہن جاو سلام علیک کہ نارنج کر دو آپے مسلمان لوگوں میں

۱۵۳۴

۱۵۳۵

۱۵۳۶

۱۵۳۷

۱۵۳۸

ف یعنی ہشت کا لٹا ایمان پر موقوف ہے اور ایمان محبت پر موقوف تو معلوم ہوا کہ ہشت محبت پر موقوف ہے پھر حضرت نے محبت حاصل کرنے کا آسان طریقہ بتلایا یعنی السلام علیک کرنا سلام سے اسوئے محبت پامال ہوتی ہے کہ دسائے خیر یعنی ہذا تجھ پر ملائے سلامت رکھے اور معمول ہے کہ آدمی اپنے خیر خواہ دعا مانگنے والے کو اپنا دوست جانتا ہے تو آپ بھی ان کے محبت کرتا ہے ہر چیز سخاوت اور احسان بھی محبت کا سبب ہے لیکن احسان اور سخاوت تمام عالم کے مسلمانوں سے نہیں ہو سکتی اور سلام آسان بات ہے کہ ہر ایک کو ہو سکتا ہے اس واسطے حضرت نے اسی کو خاص کر کے بتلایا لیکن افسوس عجیب کہ انہوں نے ہو گیا ہے کہ جہالت اور غرور کے سبب اب بعض لوگ سلام علیک کرنے سے ناخوش ہوتے ہیں در عداوت پر کہ باغز سے ہیں محبت اور خیر خواہی کی چیز ان الیوں کے نزدیک عداوت کا سبب ہے کہ ابو ہریرہؓ رَوَاہُی کہ حضرت نے فرمایا اُسکی قسم جسکے قابوین میری جان ہے کہ تم میں سے کوئی پورا ایماندار نہیں ہونے کا جب تک کہ میں اُسکے نزدیک آئے بیٹھا اور اسکے باپ زیادہ تر پیارا نہ ہو جائے

ف یعنی جب میری رضامندی کو باپ ور بیٹے کی رضامندی پر مقدم رکھے تب پورا ایماندار بنے

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بَیْدَہُ کہ یوں میں عبد حقی حبیبت بخارہ اور خبیبتہ ماحیبتہ نفسیہ مسلمین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اُسکی قسم جسکے قابوین میری جان ہے کہ پورا ایماندار بندہ نہ ہو گا یہاں تک کہ محبت کرے اپنے ہمسائے سے یا یوں فرمایا کہ اپنے بھائی مسلمان سے دوستی رکھے جیسے اپنی جان سے دوستی رکھتا ہے

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بَیْدَہُ لَیْسَ لَکُمْ عَنْ حَذِّ النَّعِیْمِ یَوْمَ الْفِیْئَةِ اَصْحٰکُمْ مِّنْ یُّوْمَ لَکُمْ الْجُوعُ تَعْلَمُوْنَ رَجَعُوْا حَتّٰی اَصَابَکُمْ هٰذَا النَّعِیْمُ قَالُوْا لَا بَیْ بَکُوْرٌ وَحَمْرٌ دَخَلَ لَہُمْ عَمْرُہُمْ مَا بَیْہُمْ مِّنْ اَبْوَابِہِ رَوَاہُی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُسکی قسم جسکے قابوین میری جان ہے کہ مقرر تم پوچھے جاؤ گے اس نعمت کے قیام کے دن کہ لا تھا تمکو تمہارے گھروں سے بھوکہ لے پھر تم نہ پھرے یہاں تک کہ تمکو یہ نعمت ملی یہ حضرت نے ابی بکر صدیق اور عمر فاروق سے فرمایا

ف اسکا پورا قصہ ساتویں باب میں گذرا کہ حضرت اور صدیق اور فاروق بھوکہ کے سبب ایک انصاری کے گھر گئے دعوت کے کھانے سے جب خوب ہودہ ہوئے یہ حدیث فرمائی یعنی یوں سوال ہو گا کہ لغت کو طاعت الہی میں صرف کیا یا معصیت میں

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بَیْدَہُ لَیْسَ لَکُمْ اِذَا اَصَدَّکُمْ وَلَیْسَ لَکُمْ اِذَا اَنَّ لَکُمْ یَعْنِیْ خِلَافًا لِّلنَّبِیِّ اِجْتِہَادٌ کَانَ عَلٰی رَءِیِّہِ یَوْمَ بَدْرٍ مِّنْ اَصْدَاقِہُمْ رَوَاہُی کہ حضرت نے فرمایا قسم اُسکی جسکے قابوین میری جان ہے کہ تم اُسکو مارتے ہو جب تم سے سچ کہتا ہے اور اُسکو چھوڑتے ہو جب تم سے جھوٹ بولتا ہے مراد نبی حجاج کا وہ سیاہ لڑکا ہے جو جنگ بدر کے دن قریش کے اکبش اونٹوں پر بھٹا

ف جنگ بدر میں جب حضرت کا لشکر اترتا تو حضرت کے اصحاب ایک سیاہ رنگ لڑکے کو جو قریش کے اکبش اونٹوں پر بٹھائے اور پوچھا کہ ابو سفیان اور اُسکے لوگ کہاں ہیں اُسنے کہا کہ میں انکو نہیں جانتا لیکن ابو جہل وغیرہ تو فلاں مقام پر ہیں تو اصحاب اسکو مارنے لگے اُسنے مار کے دُرسے کہا کہ ابو سفیان وغیرہ بھی ہیں تو اصحاب نے اسکا مارنا چھوڑا پھر دوسرا بار اُس سے پوچھا اُسنے کہا کہ جکوا ابو سفیان کی خبر نہیں لیکن ابو جہل وغیرہ تو موجود ہیں اصحاب نے اسکو بھرا مارا اور حضرت نماز پڑھتے تھے جب حضرت یہ حال دیکھا تب یہ حدیث فرمائی

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بَیْدَہُ لَیْسَ لَکُمْ

نفسی بیدہ کہ یوں میں عبد حقی حبیبت بخارہ اور خبیبتہ ماحیبتہ نفسیہ مسلمین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اُسکی قسم جسکے قابوین میری جان ہے کہ پورا ایماندار بندہ نہ ہو گا یہاں تک کہ محبت کرے اپنے ہمسائے سے یا یوں فرمایا کہ اپنے بھائی مسلمان سے دوستی رکھے جیسے اپنی جان سے دوستی رکھتا ہے

۱۵۳۹

۱۵۴۰

۱۵۴۱

۱۵۴۲

۱۵۴۳

تحفة الاخيار ترجمہ مشارف الاقار

اَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ اَنْ تَرَى كَلِمًا مَسْقُوطًا فَيَسْتَمِيعُ الصَّيْبُ وَيَقْتُلُ النَّزِيرُ وَيَصْنَعُ الْحَزِيَّةَ وَيَقْبِضُ الْمَالَ حَتَّى
 لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا قسم اُسکی جسکے قابو میں میری جان ہو کہ اللہ تعالیٰ
 ہو کہ اگر کیا تم میں سے مسلمانوں عیسیٰ مریم کا مٹا جائے عادل ہو کہ سو تو ریگا جلیپا کو اور قتل کر لیا خوک کو اور گراویگا جزیہ کو اور
 کثرت سے پھیلے گا مال یہاں تک کہ کوئی اُسکو قبول نہ کر لیا **ف** قیامت کے قریب امام محمدی کی وقت میں حضرت عیسیٰ علیہ
 السلام آسمان سے نزول کریں گے اور نصرانی دین کو شاوینکے محمدی دین پر عمل کرینگے جلیپا رسول کی صورت کو کہتے ہیں
 جیسے یہ شکل ہے نصاری اس شکل کی بڑی تعظیم کرتے ہیں اس واسطے کہ اُنکے گمان میں حضرت عیسیٰ مولی ہزارے گئے
 اور ہر چند ابھی انصاری سے جزیہ لینا درست ہے لیکن حضرت عیسیٰ اپنے وقت میں نصاری سے جزیہ نہ قبول کریں گے اگر وہ
 ایمان نہ لادیں گے تو اُنکو قتل کریں گے **ق** سعد بن ابی وقاصؓ و ابو ہریرہؓ و الذی فی نفسی بیدہ مافیہ الشیطان
 سَالِکًا فَجَاءَ دَا الْإِسْلَامَ فَجَاءَ غَيْرَ نَجَاحٍ هَذِهِ رَوَايَةُ سَعْدٍ وَفِي رَوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَطُّ سَالِکًا فَجَاءَ قَالَ
 لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ و ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا قسم اُسکی
 جسکے قابو میں میری جان ہو کہ نہیں ملتا جسے شیطان کسی راہ میں چلتا ہو اگر مگر حیل پکڑا ہوتا ہو اس راہ میں جو تیری راہ
 کے سوا ہے یہ روایت سعدی ہے اور ابو ہریرہ کی روایت میں قَطُّ کی لفظ سَالِکًا فَجَاءَ کی لفظ پر مقدم ہے لیکن مطلب میں کچھ
 فرق نہیں ہے حدیث حضرت عمر فاروقؓ کے حق میں یہاں **ف** صحیح میں روایت ہے کہ عمر فاروقؓ نے حضرت کی خدمت
 میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی اور حضرت کے پاس قریش گھومتے چلا چلا کر باتیں کر رہے تھے جب عمر فاروقؓ کے آنے کی
 خبر ہوئی تو سب پر دے میں ہو گئیں سب عمر فاروقؓ اندر آئے تو حضرت کو منہ پٹا پایا سو کہا کہ خدا آپ کو خوش رکھے یا رسول اللہ
 کیا سب آپ کی مجلسی کا حضرت کے فرمایا کہ مجھ کو عورتوں سے تعجب آیا کہ میرے پاس باتیں کرتی تھیں جب تمہاری آواز سنی
 تو سب پر دے میں ہو گئیں عمر فاروقؓ نے عورتوں سے کہا اے دشمن! نبی جانوں کی تم مجھے ڈرتی ہو اور رسول اللہ سے
 سنیں ڈرتی تو عورتوں نے کہا کہ یاں ہم تم سے ڈرتے ہیں کہ تم کہے مزاج کے ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تیرے گراں
 اور مضبوطی سے شیطان کا تیرے گرد چٹک نہیں سکتے حرام کام نہ لکھنا ذکر ہو کہ تیرے روبرو مباح کام کرنے سے بھی لوگ
 ڈرتے ہیں عمر فاروقؓ کو حضرت کے وقت میں عیسائی کھجرت تھی اس واسطے اُن سے لوگ ڈرتے تھے دستور ہے کہ جو جیسے کو تو
 سے ڈرتے ہیں جیسے بادشاہ سے نہیں ڈرتے اتنی بات کوئی شخص کو تو ال کو بادشاہ سے افضل نہیں جانتا اسی طرح اس
 حدیث سے عمر فاروقؓ کی فضیلت حضرت پر ثابت نہیں ہو سکتی **ق** ابو ہریرہؓ و الذی فی نفسی بیدہ مافیہ ما مَنَ تَجَلَّ
 يَدْخُوْنَا نَهْ إِلَى فَلَ شَيْءٍ فَتَأْتِي عَلَيْهِ لَا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاحِطًا عَلَيْهِ حَتَّى رَضِيَ عَنْهَا بخاری اور مسلم
 میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا قسم اُسکی جسکے قابو میں میری جان ہو کہ کوئی مرد ایسا نہیں جو بلاوے اپنی جورو کو
 لینے کیواسے پھر وہ انکار کرے مگر کہ اس پر غصے رہے گا آسمان والا یہاں تک کہ وہ مرد اُس سے راضی ہووے **ف** یعنی عورت
 کو خداوند سے اس کام میں انکار کرنا درست نہیں اس میں خدا ناخوش ہوتا ہے **فصل** اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے
 میں یہ قسم ہے لفظ و اسدخ ابو ہریرہؓ و الذی فی النفس بیدہ مافیہ ما مَنَ تَجَلَّ يَدْخُوْنَا نَهْ إِلَى فَلَ شَيْءٍ فَتَأْتِي عَلَيْهِ لَا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاحِطًا عَلَيْهِ حَتَّى رَضِيَ عَنْهَا

۱۵۴۴

تحفة العجا ترجمہ مستدرک الافاض

۱۵۴۵

۱۵۴۶

میں بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ قسم خدا کی کہ میں مقرر ہوں کہ تم کو بتاؤں کہ تم نے
 کرتا ہوں دن بھر میں ستر بار سے زیادہ دوسری روایت میں ہفت بار کہ سو بار فرمایا جس حدیث میں استغفار اور توبہ کی
 ترغیب فرمائی یعنی جب بغیر صوم ستر بار یا زیادہ استغفار کرے تو او کو گناہوں کو بطریق اولیٰ استغفار اور توبہ کرنا لازم ہے
 قَالَهُ وَهِيَ الْحَدِيثُ الْبَخَارِيُّ وَأَمَّا الْخَبَرُ الَّذِي كَتَبْتُمْ لِي فَقَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ فِي كَثِيرٍ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
 ۱۵۴۶ قَالَهُ وَهِيَ الْحَدِيثُ الْبَخَارِيُّ وَأَمَّا الْخَبَرُ الَّذِي كَتَبْتُمْ لِي فَقَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ فِي كَثِيرٍ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
 قسم خدا کی کہ میں مقرر خدا کا رسول ہوں اگرچہ تم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے لیکن عبد اللہ بن عمر نے صلح حدیبیہ کے وقت
 فرمایا کہ چھ سال پہلے حضرت عمرؓ کو کیا چلبہ کہ کہ قریب حدیبیہ کی منزل پر پہنچے تو کفار قریش نے حضرت
 کو روکا اور اس بات پر صلح ہوئی کہ ایک سال بے عمرہ کیے حضرت پلٹ گیا وہیں لگے برس عمرہ کرنے کو تشریف لائیں
 نے صلح نامہ لکھوایا کہ صلح نامہ ہے جس پر محمد رسول اللہ نے صلح کی کافروں نے کہا کہ ہم محمد رسول اللہ کو کھنے دینگے بلکہ ہمیں
 عبد اللہ لکھو اگر تم محمد رسول اللہ جانتے تو تمہیں کیوں اڑتے اور کہے جانے سے کہ کیوں روکتے تب حضرت نے جہیز فرمائی
 اور محمد رسول اللہ کو کٹ کر محمد بن عبد اللہ کا حق ابو محمد ہرگز کہہ لیا کہ تِلْكَ حَقُّهُ بِمَا نَدَىٰ فِي أَهْلِهِمْ أَتْلَهُ
 ۱۵۴۸ عَنِ اللَّهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ لَهَا اللَّهُ الَّتِي قَرَأَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَخَارِيُّ وَأَمَّا الْخَبَرُ الَّذِي كَتَبْتُمْ لِي فَقَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ فِي كَثِيرٍ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
 فرمایا کہ قسم خدا کی کہ میں تم میں سے کسی کا ثابت رہنا اپنی قسم پر چاہتا ہوں کہ والدین کے حق میں کھائی ہو زیادہ تر گناہ ہر ایک کے
 خدا کے نزدیک قسم کے اقرار دینے سے جو خدا نے اس پر فرض کیا ہے یعنی جہیز قسم کا نباہ کرنا ہر ایک میں اپنے گناہوں کو
 خیر پہنچے تو قسم کا توڑنا اور کفارہ دینا افضل ہے کہ اگر دنوں دل دوستان جہل ست و کفارت میں ملے قَالَهُ أَبُو مُحَمَّدٍ هِرَاقُ
 ۱۵۴۹ أَبُو مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهُ يَوْمُ مَنَ وَاللَّهُ يَوْمُ مَنَ وَاللَّهُ يَوْمُ مَنَ وَاللَّهُ يَوْمُ مَنَ وَاللَّهُ يَوْمُ مَنَ وَاللَّهُ يَوْمُ مَنَ وَاللَّهُ يَوْمُ مَنَ
 جَاؤُكُمْ بِإِثْقَالٍ بَخَارِيُّ وَأَمَّا الْخَبَرُ الَّذِي كَتَبْتُمْ لِي فَقَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ فِي كَثِيرٍ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
 قسم خدا کی وہ ایمان نہیں رکھتا قسم خدا کی وہ ایمان نہیں رکھتا لوگوں نے کہا کہ لوگ شخص ہو یا رسول اللہ جو ایمان نہیں رکھتا
 حضرت نے فرمایا کہ شخص ہو یا رسول اللہ جو ایمان نہیں رکھتا لوگوں نے کہا کہ لوگ شخص ہو یا رسول اللہ جو ایمان نہیں رکھتا
 ۱۵۵۰ فَرَضَ بِأُولَئِكَ دِيْنًا مِمَّنْ هُوَ الْبَرَاءَةُ مِنْ عَارِبٍ وَاللَّهُ لَوْلَا اللَّهُ مَا أَهْتَدَىٰ بِنَاؤُهُ كَصَدَقَاتِ الْوَلَدِ كَمَا كُنَّا كَانُوا
 سَكِينَةً عَلَيْنَا وَتَبَعْنَا فَكُلُّهُمْ لَنَا قَلْبَانَا وَالْمَشْرِقُ كُلُّهَا عَلَيْنَا إِذَا ارَادُوا فِتْنَةً أَيْنَا بَخَارِيُّ وَأَمَّا الْخَبَرُ الَّذِي كَتَبْتُمْ لِي فَقَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ فِي كَثِيرٍ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
 میں برابر بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قسم خدا کی اگر موتی خدا کی رحمت تو ہم دین کی راہ نہ پائے اور نہ
 صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے سوائے ان لوگوں کے جو ہم پروردگار کو تبادے اگر کفار سے ملین یعنی لڑائی کے وقت نہ ہٹے اور
 مشرکوں نے البتہ ہم پر زیادتی کی ہر جب وے فتنے اور فساد کا ارادہ کرتے ہیں ہم ان کی بات کو نہیں مانتے و سال چہام میں
 کافروں نے حضرت پر هجوم کیا حضرت نے پناہ کے واسطے دریائے کے گرد خندق کھدائی حضرت خندق سے مٹی نکالتے جاتے
 تھے اور یہ حدیث فرماتے تھے فَصَلِّ اس فصل میں و سے جہیز میں جبکہ سرے پرین ہر عقیبہ بن عامر سَمِعْتُ
 ۱۵۵۱ عَلَيْنَا مَرْمُونٌ وَكَفَيْتَنَا اللَّهُ فَلَا يَحْجُرُ أَحَدٌ لِحَاثٍ يَلْعَبُ بِلِسَانِهِ عِدَّةً مَسَامِينِ عَقِبَةَ بْنِ عَامِرٍ سَمِعْتُ رَوَيْتُ

اللفظ بکسر الهمزة

بن عمر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں تجھارے خوابوں کو کہ موافق پر گئے کچھلی سات اتون میں سوچو
شب توہر کا تلاش کرنے والا ہو کچھلی سات راتوں میں تلاش کرے شب قدر کو حضرت کے صحاب نے خواب
میں دیکھا کہ اپنے بیسیوں کیسے چھینو تپ حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی رمضان کی کچھلی طاق راتوں میں شب قدر
ضروری ہو تو تلاش کرے یعنی سب طاق راتوں میں بیدار رہے اور عبادت کرے انہیں آخر کوئی تو ہوگی خ

ابو ہریرۃؓ اذ اکھبنا فی حادۃ قد حرم من الحرام ثم التفت فقال بل انتم فیه وخرج مسکوکاً عنی کبھی ۱۵۶۰

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجل انا عشر میل کھول المذنبۃ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھتا ہوں تم کو اور حارثی اولاد کہ تم کھل گئے حرم سے یعنی دینے کے حرم سے پھر حضرت نے اُنکی طرف
التفات کیا اور فرمایا بلکہ تم اسی حرم میں ہو اور میں نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ الیمہ حضرت نے ٹھہرایا بارہ کوس کا رستہ

کے گرد وہ ابو ہریرۃؓ اشفذ ان لا الہ الا اللہ واکفی رسول اللہ لا الہ الا اللہ بجا عبدی غیر متناک فیہ ۱۵۶۱

الاحل الجبۃ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ گواہی دینا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی کے
الایق نہیں اور مقررین خدا کا رسول ہوں نہ بلکہ خدا کو کوئی بندہ اس کلمے کے ساتھ نہ شک لایو الا ان دونوں میں مگر کہ
داخل ہوگا بہشت میں پس بھی کلمہ شہادت پڑے اور توحید اور رسالت میں اسکو کچھ شک نہ ہو سو وہ بہشت میں داخل ہوگا

اگر چہ بقدر گناہ کے سزا پائے خ اس آیت اور کیا کہ لا الہ الا اللہ واکفی رسول اللہ واکفی رسول اللہ علیہ وسلم ۱۵۶۲

واقفی الذی کفوا فاقبوا لمن یحسدونہم وکفوا عن من یحسدونہم بخاری میں اس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
کہ میں تمکو وحیث کرتا ہوں انصار کے مقدمے میں اس واسطے کہ وہ میرے خاص لوگ اور میرے رازدار ہیں اور اللہ مجھے
اداکر چکے جو انہیں فرض تھا یعنی دین کی مدد اور باقی رہا تو اسکا حق یعنی ثواب اور احسان ہو قبول کرو انکے نیکو کار سے اور

مال جانا انکے برکار سے و یعنی سوائے حدود کے اُنکی خطاؤں کو نہ پکڑو عار کشتہ ناخذ احد لکن ماء کسا ۱۵۶۳

فمنہما قطبہ و تحسن الطهری ثم تھب علی راسیما فتذکرہ ذکرا سدید حتی یتخرج سورۃ اسیما ثم تھب
علیہما الماء ثم تاخذ منہ مشکۃ قطرہا فاکالہ لہما عذبت تکلیحین سألته عن غسل الجنۃ میں
حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ لیو سے تم میں سے کوئی عورت اپنے پانی اور بریکی کی کوئی بریکی پانی میں

جوش کر کے طہارت کرے سو اچھی طرح سے طہارت کرے پھر پانی ڈالے اپنے سر پر پھر خوب لے یہاں تک کہ اپنے سر کی جوش پڑے
یعنی سر کو نیچے سے اوپر تک خوب لے پھر اپنے بدن پر پانی ڈالے پھر ایک چھتر مشک آلودہ لیوے سو اس سے پاکی حاصل

یعنی اندر رکھے تاکہ بدلہ دے ہو اور رحم لطف قبول کرے یہ حضرت نے انہما عذبت تکلیح سے فرمایا جب کہ اسے حضرت کے
غسل کی کیفیت پوچھی ف بریکی پانی میں جوش کرنے سے یہ فائدہ کہ میل خوب چھڑ جائے و حجاب ۱۵۶۴

تکلیحہا وکسکلیہ ما ذاکت الملائکہ تظللہا یا جنتہا حتی (تغمی) ۱۵۶۵
میں جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا تو اسکو روایت رو عیشہ اپنے فرشتے اپنے پیوں کا سایہ کیے رہے یہاں تک کہ
نئے اسکی لاش کو اٹھایا اور احمہ الدین جابر کے باپ جابر کے باپ عبد اللہ جابر کے کافر بن گئے

تھب الذی اخرجہ منہما ذی القفل

تھب الذی اخرجہ منہما ذی القفل

قُلْنَا لَهُ نَعُوْهُ كَثِيْرًا الْمَاءُ وَاهْلًا زُرْعُوْنَ مِنْ مَّا كُنْهَ قَالَ اَحْبِدُوْنِيْ عَنْ نَبِيِّ الْاِمِّيْنِ مَا نَعْلُ قَالُوْا لَنْ نَحْضَمَّ مِنْ مَلَكَةٍ وَنَزَلَ يَنْزِلًا قَالَا لَنَا الْعَرْبُ قُلْنَا نَعُوْهُ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ يَهُوْعَا فَاخْبَرُوْا نَاوَا اَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلٰى مَنْ يَكِيْدُهُ مِنَ الْعَرْبِ فَاطَاعُوْهُ قَالَ لَهُ وَقَدْ كَانَ ذَاكَ قُلْنَا نَعُوْهُ قَالَ اَمَّا اَنْتَ ذَاكَ خَلِيْلُوْهُ فَاَنْ اِيْلِيْ جُوْهُ وَكَانِيْ خَيْرًا لَّكَ عَنِّيْ اِنِّيْ اَنَا الْمُسْلِمُ وَكَانِيْ اَوْشَاكُ اَنْ يُوْذَنِيْ فِيْ الْخُرُوجِ فَخَرَجْتُ فَاَسِيْرُوْنِيْ الْاَرْضِ فَلَا اَرِجُ قَرِيْبَةً اِلَّا هَبْلًا لِّثَوْمَا فِيْ الْاَرْضِ بَيْنَ لَيْلَةٍ غَيْرِ مَلَكَةٍ وَطَلِيْبَةٍ فَخَرَجْتُ مَتَانِ عَلٰى مَلَكَايَا كَلَّمَا اَرَدَا اَنْ اَدْخُلَ وَادْخُلْتُ مِنْهُمَا اَسْتَقْبَلَنِيْ مَلَكٌ بِيَدِيْهِ السَّيْفُ صَلَّاتًا يَصْلِيْ فِيْهَا وَاتَّ عَلَى كُلِّ نَقَبٍ مِنْهَا مَلَكَةٌ يَمْرُسُوْنَ كَهَا فَطَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ صَنَعَةٍ فِيْ الْمَدِيْنَةِ هَذِيْ طَلِيْبَةُ الْاَهْلِ كُنْتُ حَكَمْتُ نَكُوْذًا اَنْتَ قَالِ النَّاسُ اَعَدُوْا قَالَتْ اَعْجَبَنِيْ جَدِيْكَ تَزِيْمًا وَاقْتَرَأَ الَّذِيْ كُنْتُ اُحَدِّثُ نَكُوْعُهُ وَعَنِ الْمَدِيْنَةِ وَ مَلَكَةُ الْاَلَا اَنَّهُ فِيْ هَجْرِ الشَّامِ اَوْ هَجْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ بَيْنِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَشْرِقِ

بخاری اور مسلم میں فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جانتے ہو کہ میں نے تم کو کس واسطے جمع کیا ہے؟ صحابہ نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا البتہ قسم خدا کی مہینہ میں نے جمع کیا خوشی سنانے کو نہ ڈرنا نے کو ولیکن میں نے جمع کیا تم کو اس واسطے کہ تم پر داری ایک طرف تو مٹا سوا یا پھر اسے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجھے ایسی بات کہی جو موافق پڑی اس بات کے جو میں تم سے کہا کرتا تھا مسیح و جہاں کی خبر سے اُسے مجھے یوں بات کی کہ وہ شخص یعنی قہم سوار ہوا سمندر کے جہاز میں تیس آدمیوں کے ساتھ جو طم اور جہاں کی قوم سے تھے سو اُن سے ایک مہینہ پھر لہر کھڑا سمند میں یعنی شدت موج سے جہاز تباہ رہا پھر وہ لوگ جا لگے سمندر میں ایک ٹاپو کا طرفت مہرج ڈوبے پھر وہ جہاز سے پلوا لینی چھوٹی کشتی میں بیٹھے سو پلوئین داخل ہوئے تو ملا اُلکوا ایک جانور بھاری دم بہت بالوں والا کہ اس کا چپا دریا نہر بالوں کے جوڑم سے لوگوں نے کہا اور کجخت تو کیا خیر ہوا سے کہا میں جاسوس ہوں لوگوں نے کہا جاسوس کیا اُسے کہا اولوہ اس مرد پاس چلو جو دیرین ہوا اس واسطے کہ وہ غلامی خبر کا بہت مشتاق ہے تم نے کہا جب اُسے مرکا نام لیا تو ہم اس جانور سے ڈرے کہ کہیں شیطان نہ تو تم نے کہا پھر ہم چلے دوڑتے یہاں تک کہ دیرین داخل ہوئے تو کیا ایک مہینہ براقلاوا آدمی نمود ہوا کہ ہنسے ویسا مخلوق اور ویسا سخت جگر ہوا کبھی نہیں دیکھا جگر سے ہوئے میں اُس کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ دیریاں دونوں زانو کے دونوں ٹخنوں تک دوسے سے ہنسے کہا اور کجخت تو کیا خیر ہوا سے کہا تم لو کا بواپا گئے میری خبر یعنی میرا حال معلوم ہو جاوے گا اب تم مجھ کو بتلاؤ کہ تم کون ہو لوگوں نے کہا کہ ہم لوگ عرب ہیں سوار ہوئے تھے سمندر کے جہاز میں تو ہنسے پایا سمندر کہ جب وہ جوش میں تھا سو ٹھیک لایا کہ ہم سے ایک مہینہ پھر پھر ہم آگے تیرے اس ٹاپو سے پھر ہم بیٹھے چھوٹی کشتی میں پھر داخل ہوئے پلوئین سوا لکوا ایک جانور بھاری دم کا جانور بہت بالوں والا دم نہ جانتے تھے اس کا چپا بالوں کی کثرت سے ہنسے اُس سے کہا اور کجخت تو کیا خیر ہوا سے کہا کہ میں جاسوس ہوں نے ہنسے کہا جاسوس کیا اُسے کہا چلو اس مرد پاس جو دیرین ہے کہ بتا دے تمھاری خبر کا بہت مشتاق ہے سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے اور ہم اس سے ڈرے کہ کہیں بھوت پریت نہ پھر ہم اس دہونے کہا کہ مجھ کو خبر دیریاں کے نخلستان سے ہنسے کہا کہ کون سا اُس کا حال تو پوچھتا ہے کہ

لہو ہونے والا ہے
پارا و خول سے بلال النبی
پارا و خول سے بلال النبی
پارا و خول سے بلال النبی
پارا و خول سے بلال النبی

خبر کا بہت مشتاق ہے

کین اُسکے تختستان سے پوچھا ہوں کہ چھلتا ہو جسے اُس سے کہہ کر ہاں بھلتا ہو اُس نے کہا خبردار ہو کہ مقرر غفر بیٹہ کہ وہ چھلکا
اُس نے کہا کہ بتاؤ مجھ کو طبرستان کے دریا سے چھنے کہا کون سا حال اُس دریا کا کہ پوچھتا ہو اُس نے کہا کہ کیا امین پانی ہو گوشت
کہا امین بہت پانی جو اُس نے کہا البتہ اُسکا پانی عقیقہ پیا جانا ہو گیا اُس نے کہا خبردار ہو کہ عقیقہ کے چیشے سے لوگوں نے کہا کون
حال اُس چیشے کا پوچھتا ہو اُس نے کہا اُس چیشے میں کیا پانی ہو اور وہ بان کے لوگ اُس چیشے کے پانی کی عقیقتی کرتے ہیں چھنے
اُس سے کہا ہاں امین بہت پانی ہو اور وہ بان کے لوگ عقیقتی کرتے ہیں اُس کے پانی سے اُس نے کہا تجھ کو خبر دو عرب کیے نہیں سے
کہ اُس نے کیا کیا لوگوں نے کہ وہ تھوڑا نکلا اُس سے اور اترادینے میں اُس نے کہا کہ اُس سے عرب لے رہے تھے کہا کہ ہاں اُس نے
کہا کیونکہ اُس نے اُسے ساتھ کیا تھا اُس کو خبر دی کہ وہ غالب ہو گیا اپنے گرویش کے رب پر سو اٹھون لے اُسکی اطاعت کی اُس نے
ان سے کہا کہ مقرر بہت کیا ہو چکی تھیں کہا ہاں اُس نے کہا خبردار ہو کہ البتہ یہ بات اُس کے حق میں بہتر ہو کہ اُس کے تابعدار ہوں اور
البتہ میں نکو اپنی خبر بتلا ہوں کہ میں مسیح ہوں یعنی دجال تمام زمین کا پھرنے والا اور البتہ عقیقہ پیا ہو کہ عقیقہ کی
سویں چھوٹا تو سیر کرونگا سو چھوٹو لوگا کسی گاؤں کو مگر کہ میں امین اترونگا چالیس ات کے اندر سو اسے نکلا اور دینے کے
کہ اٹکا جانا چھپ چھپ کر یعنی مسیح ہو چکا میں چاہوں گا کہ ان مسیحیوں میں سے کسی میں داخل ہوں تو میرے آگے بڑھ آؤ گے گا
ایک فرشتہ اور اُس کے ہاتھ میں نئی تار اور ہوگی کہ وہ مجھ کو اُس کے جانے سے روکیگا اور البتہ اُس کے برابر ایک ناکے پر فرشتے ہوں گے کہ
اُسکی پوکیداری کریں گے پھر حضرت نے اپنی پشت سے خار سے منبر پر کھڑا ہوا اور فرمایا کہ یہی مدینہ ہے خبردار ہو بھلا میں نکو اُس حال کی خبر
دے چکا ہوں تو احباب نے کہا کہ ہاں حضرت نے فرمایا کہ تجھ کو اچھی لگی تھی یہی بات کہ موافق پڑی اُس خبر کے جو میں نکو دجال او
ر دینے اور لے کے حال سے خبر دیا کہ تراخا خبردار ہو کہ البتہ دجال دریا سے شام یا دریا سے عین میں ہو نہیں بلکہ وہ پورب کی طرف
ہو وہ پورب کی طرف ہو وہ پورب کی طرف ہو اور حضرت نے اشارہ کیا پورب کی طرف وہ اول حضرت نے دجال کا مقام
دیکھا شام یا دریا سے عین میں فرمایا پھر شاید اسی وقت وحی سے معلوم ہوا کہ مشرق کی طرف ہو اسی واسطے تین بار امین غنوں
کو تاکہ سے فرمایا پھر اچھا اُس کے آگے گیا رخصت میں صداقت حضرت نے فرمایا ہو کہ دجال مشرق سے آویگا میان
اور زور و شور میں شام کے ملک میں اور طبرستان شام کے پاس ہو معلوم ہوا کہ دجال موجود ہے بغسل اور تھیدی ہو قیامت کے
قریب ہاں خدا نکلا گا اور عیسیٰ مسیح کے ہاتھ سے مارا جائیگا اور اُسکی تہمت الخین و یحییٰ بن زکریا اللہ اکبر اللہ اکبر حقول الہ و سا
یر علی دنیا و الدنیا ابواہبہم انا یا کافک الحی و ذی سلمین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اُسو بہائی ہوا نکھ
اور تم کرتا ہو دل اور نہیں کہتے ہم گروہی ہو ہمارے رب کو پسند آوے یعنی امانہ وانا البیر راجون کہتے ہیں قسم خدا کی اور ہم
ہم تیری عبادی سے خدا کا نہیں شکوہ میں انس سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم یعنی حضرت کے فرزند کا عجب دم
نکھنے لگا تو حضرت کی دونوں آنکھوں سے آنسو اُٹکے تو عبد الرحمن بن عوف نے حضرت سے عرض کی کہ یا حضرت پورب اور
روئے میں حضرت نے فرمایا کہ عبد الرحمن یہ رونا حسرت کی نشانی ہے پھر حضرت دوسری بار اُسو بھلا لائے پھر یہ حدیث
فرمائی یعنی آنکھ سے آنسو نکلا اور دل کا غم کرنا صبر کے مخالف نہیں بلکہ یہ رحمت اور نرم دلی کی نشانی ہے نہ صگری اور یہ کہ
کہنا البتہ صبر کے خلاف ہے اور حرام ہے اَبْنُ حَبَّابٍ رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی کہ اُسکی حدیث صحیحہ ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ

خلفاء اہل بیت علیہم السلام

۱۵۶

۱۵۷

کہ وفات کے پہلو کے گل میں اونٹ چڑھا ہوا چنانچہ عارف اور علی رضی اللہ عنہما کے سر پر روانہ ہوئے دیکھا کہ اویس قسری
 جنگل میں نماز میں مشغول ہیں اور گرد اونٹ چڑھے ہیں عارف رضی اللہ عنہ نے ان کو سلام کیا انھوں نے جواب دیا عارف رضی اللہ عنہ نے نام پوچھا
 اویس قسری نے کہا کہ میرا نام عبداللہ بن عمر فاروق ہے عارف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو لوگ آسمان و زمین میں اب تو عبداللہ بن اسحاق نام بتلاؤ جو
 تمھاری ماں نے رکھا ہے اویس قسری نے کہا کہ نام پوچھنے سے تنکو کیا عرض ہے عارف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت نے حکم تھا رات بھر تھلاؤ
 سوچتے تھو پھانٹا تب کہا کہ ہاں اویس قسری میرا نام ہے پھر عارف رضی اللہ عنہ نے اپنی منبرت کی دعا کے واسطے کہا اویس قسری
 نے جواب دیا کہ کبھی میں نے اپنی جان کی یا خاص کر کے کسی اور شخص کی واسطے دعا نہیں کی لیکن علی العزم تمام مومنین اور
 مومنات کی واسطے دعا کیا کرتا ہوں اب خدا نے تمھارے روبرو وجوہ شہور کر دیا اور انھوں نے ابھی اب تمھارا ذکر و ثناء کر رہے ہیں
 کیا نام ہے علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ امیر المومنین عمر بن ابی طالب ہیں ابی طالب ہوں تب اویس قسری تعلیم کے واسطے سبیل بیٹھے
 پھر لوگ کہا کہ امیر المومنین امیر علی بن ابی طالب السلام علیہم ورحمۃ اللہ علیہم کی طرف سے تھو ٹیک ہلا دیو سے پھر
 عارف رضی اللہ عنہ نے کچھ لباس اور خوراک دینے کا ارادہ کیا اویس رضی اللہ عنہ نے نہ قبول کیا اور کہیں نے سنا ہے کہ دوزخ میں بڑے بڑے
 غارین انکو سوسے دے دیے اور جو کچھ لوگوں نے کوئی پھانڈ لگا سون نہیں جانتا کہ پیرسٹ اسودہ رہے بعد اسکے عارف رضی اللہ عنہ
 علی رضی اللہ عنہ نے شخصت ہوئے وقت اس حدیث سے اویس قسری کی عارف رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ پر فضیلت نہیں ثابت ہو سکتی
 اس واسطے کہ تابعی صحاب سے افضل نہیں ہو سکتا اور صرف دعا کروانے سے ان کی فضیلت ثابت نہیں ہوتی اس واسطے کہ خود
 حضرت نے اپنے واسطے بعض لوگوں سے دعا کروائی جو بلکہ پانچون وقت کی اذان میں تمام امت نے اپنے مقام ہوئے
 حال ہونے کے واسطے دعا کرنے کو فرمایا ہے صحابہ کرام اہل بیت علیہم السلام وکثیر یون ولا یستغفرون ولا یستغفرون
 ولا یجوزون لیکن طعامہم وہو ذلک حبشاً وشرع کرشیع المساکین لیکھفونہم لیس یخرجوا من کما لیکھنہم النفس
 مسلم بن جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا کرینگے بھتی لوگ بہشت میں اور کیا کرینگے نہ جہاں ضرور جاوینگے
 نہ بہشت جہاں گینگے اور نہ پیشاب کرینگے لیکن اونکا یہ کھانا اذکار ہو جائیگا جیسے مشک کی تراوت انکو امام ہو کر پکی تسبیح اور
 خدا کی ستائش جیسا انکو سانس کا اہتمام ہوتا ہو یعنی بہشت عالم پاک و وہاں کے کھانے کا فضلہ اس عالم کی طرح پر
 نہیں بلکہ وہاں کا فضلہ و کار و خوشوار پسینا ہو کر نکل جایا کرے گا اور جیسے اس عالم کی زندگی ہو کھینچنا اور سانس لینے پر متوقف ہے
 اسی طرح اس عالم پاک میں سبحان اللہ والحمد للہ کس نام لینے کے قایم مقام ہو کر روح کا راحت افزا ہو گا ہر کس مسعود
 حقیقۃً بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اقرءوا ہر کتاب اللہ فان کاوانی القورۃ سقاء فاعلمتم بالستۃ فان
 کاوانی الستۃ سقاء فاعلمتم ہجۃ فان کاوانی الحجۃ سقاء فاعلمتم سناؤ لا یوم من الرجل الذکول
 فی سلطانہ ولا یفسد فی بینہ علی تکرمتہ الا بدایتہ مسلم بن ابی سعید انصاری سے ہے کہ عقبہ بن عمرو نام
 اور روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ امامت کرنے قوم کی جو انین قرآن کا بڑا قاری ہو سوا کر وے لوگ قرات میں برابر
 ہوں تو جو بڑا عالم حدیث اور فقہ کا ہو سوا امامت کرے اور اگر حدیث اور فقہ میں بھی سب برابر ہوں تو امامت
 کرے جسے انین سناؤ اول ہجرت کی ہو سوا اگر ہجرت میں سب برابر ہوں تو انین بری عمر والا امامت کرے اور نہ

تخصیصاً اور ترجیحاً مشافہۃ الاول

۱۵۸۳

۱۵۸۴

یہ روایت ہے

نوینا تھے لوگوں کو دوزخ سے نکالنا اور بہشت میں داخل کروانا راوی کہتا اور میں نہیں جانتا کہ تیسری بار یا چوتھی بار میں
 حضرت نے فرمایا کہ پھر میں کو نکالوں میرے رب اب تو دوزخ میں کوئی باقی نہیں رہا مگر وہی شخص جس کا قرآن نے بند کیا یعنی
 جسکی مغفرت کا قرآن میں حکم نہیں یعنی مشرکین اور کافریں اور ایک روایت ابن یونس ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پھر میں چوتھی بار
 اپنے رب پاس آؤں گا یا یوں فرمایا کہ چوتھی بار پھر نکالوں اور وہی کا جو ذکر آگے ہو چکا سو بخاری کی بعض روایات میں ہر طرف
 معلوم ہوا کہ حشر میں سب غیر جواب دینے اور اپنی اپنی جہول چوک یاد کر کے شریعت کے آخر کو جہاں سے حضرت دنیا پر خلافت ہوئے
 اور ہم نکالوں کو اس قدر کے مقام سے بچا دینگے اس وقت شوکت محمدی علیہ السلام بظاہر ہوگی اسی مقام کو مقام محمود شافعہ کہتے
 ہیں کہ میں ہمارے حضرت کو خاص ہر دوسرے غیر کو کہیں کچھ دخل نہیں پہلے حضرت نے اس واسطے شفاعت نہ شروع
 ہوئی تاکہ تمام خلق کو پیغمبروں کی زبان سے ثابت ہو جائے کہ سوائے حضرت کے کسی کو ایسا مرتبہ نہیں ہر چند امیہ اور اولیاء اور
 علمائے بھی شفاعت ثابت ہو لیکن وہ شفاعت جزئی ہے شفاعت کلی نہیں اول اس میدان میں سوائے ہمارے حضرت
 کے کوئی قدم نہ رکھ سکیگا پھر جب شفاعت کا دروازہ کھلا اور قرائدی اسباب ملاحظہ محمدی کے فرما ہوا تو اور غیر اور امام
 بعد اپنے مراتب کے شفاعت پر مستعد ہو گئے شہر اس ماہ رو کا سب سے پہلا ایسی طور پر ہو گیا بھی میں پروردگار جل جلالہ
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى عَبْدِكَ وَجِبْدِكَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَفَاعِلِ الْمُنْتَظَرِينَ هَذَا أَبُو مُوسَى يَتْلُو قَوْلَهُ الْقَوْلُ
 نَاكِرٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِذَلِكَ أَمْثَالِ الْجِبَالِ يَكْفُرُهَا اللَّهُ هُمْ وَيَقْضِيهَا عَلَى الْيَقُوتِ وَذَلِكَ النَّهْضُ لِي فِيهَا
 حَسْبُ قَالَ أَبُو مُوسَى وَجْهٌ لَا أَدْرِي مِمَّنْ الشَّاكُّ سَلَّمَ أَبُو مُوسَى سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لاؤ گے
 کچھ مسلمان لوگ اپنے گناہ پہاڑوں کے برابر خدا ان گناہ میں کو اپنے معاف کر دیگا اور ان گناہوں کو ہموار اور
 نصاریٰ پر رکھ دیوے گا راوی کہتا ہے کہ میری دانست میں ابن ہر ابو روح نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ شک کی طرف
 یعنی ابو موسیٰ کو شک ہوئی اس حدیث کی یاد میں یا کسی اور کو صرف اس حدیث میں سے مسلمان ماروں جنکو ہموار اور
 نصاریٰ سخت تکلیفات پہونچے اور انھوں نے صبر کیا اور خدا علم ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح حرام ہو جائے دو دھبیہ سے
 اللہ سب بخاری اور مسلم ابن عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح حرام ہو جائے دو دھبیہ سے
 جو نکاح کہ حرام ہو رشتہ داری سے یعنی جیسے سگی ماور میں اور خالہ اور عمہ سے نکاح نہیں درست ویسے ہی دو دھبیہ کے
 رشتے سے نکاح نہیں درست باقی تفصیل فقہ میں دیکھنا چاہیے ابونعیم نے ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دھوا دیکھا کہ کبے کو ایک جہنی جہول
 میں الجبۃ بخاری اور مسلم ابن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دھوا دیکھا کہ کبے کو ایک جہنی جہول
 بتلی پند لیون والاف قیامت کے قریب جبکہ عابد بندے نہ رہینگے تو ایسے ناپاک ضعیف الخلقہ کے ہاتھ سے
 عبد شریف خراب ہوگا اسکی حکمت خدایٰ خوب متاثر ہو گیا ہو نہ ہو کہ کیا ہو نہ ہو بخاری و صحیح بخاری و صحیح بخاری و صحیح بخاری
 سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکالوں گی ایک قوم دوزخ سے شفاعت کے سبب ہر آدمی ان قوم سے گناہ مسلمان
 میں جو گناہوں کے سبب دوزخ میں پڑینگے پھر ایمان کے سبب بواسطہ ایمان شہداء اور علمائے شفاعت کے آخر کو بہشت میں داخل
 ہونگے قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَنْزِلُ فِي شِعْبَةِ ثَوْرٍ

الحفظ والحياء رجبه من راق الاذنين

1092

1092

1094

1494

مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَنْبَغِي لِقَوْلِهِ ذَلِكَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَنْبَغِي لِقَوْلِهِ ذَلِكَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
اور مسلم بن انس سے روایت ہو کہ اہل بیت نے فرمایا کہ کھلیکا دوزخ سے جسے لا الہ الا اللہ کہا اور ہوگی اُس کے دل میں ایک جو کے برابر
نیکی پھر کھلیکا دوزخ سے جسے لا الہ الا اللہ کہا اور ہوگی اُس کے دل میں ایک گیون کے برابر نیکی پھر کھلیکا دوزخ سے جسے لا الہ الا اللہ
کہا اور ہوگی اُس کے دل میں ذرہ برابر نیکی بخاری نے قتادہ کی روایت میں اس سے بجائے نیکی کے ایمان کی لفظ روایت کی ہے
یعنی جسے لا الہ الا اللہ کہا اور اُس کے دل میں ایک جو کے برابر نیکیوں کے برابر یا ذرہ بھی ایمان ہو گا وہ دوزخ سے آخر کو نجات
پاویگا فتنی سے مراد صفات حبیب ہیں جیسے مدد محبت اور بغض اور ذکر الہی کی محبت اور علم کی محبت اور شہید ہونے کی اور
برادر پروری اور ترک حسد اور غرور وغیرہ ایک نسخ ابو سعید خدریؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص
النَّارِ يَقْتَضِي لِبَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ لَمْ يَخْلُ الْبَيْتَ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا هُوَ فِي الدُّنْيَا أَذِنَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا
الْجَنَّةِ فِي الدُّنْيَا نَفْسٌ مُّحَمَّدِيَّةٌ كَحَلِّهِمْ أَمَّا مَنْ لَمْ يَلِمْ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ يَمْلِكُ كَانَ فِي الدُّنْيَا بَخَارِي
میں ابو سعید سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خلاصی پاویگا ایمان دوزخ سے تو پھر رو کے جاویگا اُس پہل پر جو دوزخ اور
بہشت کے درمیان ہو تو وہاں بدلا لیا جاویگا بعضوں کا بعض سے ان حق تلفی اور ظلموں کا جو ان کے درمیان دنیا میں ہی تھی
یہاں تک کہ جب وہ پاک صاف ہو جاویگا تو ان کو حکم ہوگا کہ بہشت میں داخل ہونے کا سو اُسکی قسم جسکے قابض محمد کی
جان ہو کہ آئین سے ہر ایک شخص اپنے بہشتی کے مقام کو اپنے دنیا کے مقام سے زیادہ نزدیک اور آسان ہو گا و
اس حدیث میں وہ ایمان دار دین جو دوزخ پر گر کر نیکی کے دوزخ میں نہیں پڑے اور حق العباد کے سبب درمیان میں نہ گئے
پھر جب عذاب اور عتاب سے حق تلفی اور ظلموں کا لاپاویگا اور خدائے ربی ہو گئے تب وہ بہشت میں داخل ہو گئے
ہر ایک جو توبہ کرے یا خیرات کرے یا صدقہ دے یا نیکو عمل کرے یا نیکو چلنی ہو یا نیکو چلنی ہو یا نیکو چلنی ہو یا نیکو چلنی ہو
کہ داخل ہونگے بہشت میں وہ لوگ جن کے دل خیروں کے سے ملے ہیں وہ مراد خوفناک نرم دل لوگ ہیں جو ذرا سے ڈرتے
ہیں جیسے چریان آدمیوں سے ڈرتی رہتی ہیں کہ صرف آواز اور ہاتھ کے اشارے سے بھاگ جاتی ہیں وہ جو توبہ کرے یا خیرات کرے
الْجَنَّةِ مَنْ أَتَى دُورَهُ هُوَ سَلْبُ مَنْ أَلْفَا لِقَى وَجُوهُهُمْ مَعَانِئُ الْقَبْرِ لِكَلَّةِ الْبَدَنِ بَخَارِي اور مسلم بن ابو ہریرہ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہوگا بہشت میں میری امت سے ایک گروہ کہ وہ سے ترنار ہو گئے روشن ہو گئے اُن کے
منہم جیسے چاند روشن ہوتا ہے چہرہ و صوین رات کو ہر ایک جو توبہ کرے یا خیرات کرے یا صدقہ دے یا نیکو عمل کرے یا نیکو چلنی ہو
میں جو علی صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت میں میری امت سے
ترنار گروہ ایک ہی گروہ میں میری امت سے چاند کی صورت پر متقی اور متوکل لوگ مراہین جو ہر حال میں خدا پر نظر کرتے
ہیں اسباب ظاہری کے گرفتار نہیں چنانچہ اور حدیث میں یہ مضمون صاف آیا ہے رَبُّنَا الَّذِي أَمَّا اللَّهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةِ
وَأَهْلُ النَّارِ النَّارِ تَقِيْقُ مَنْ مَرَّ بِهَا بَيْتُهُمْ فَيَقُولُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا تَخَفُوا قَالُوا يَا أَهْلَ النَّارِ لَا تَحْزَنُوا قَالُوا
خَالِكٌ مَّا هُوَ فِيهِ بَخَارِي اور مسلم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل کرے گا خدا بہشتیوں کو

۱۵۹۷

نسخۃ الخیرات و بہشتیہ آثار

۱۵۹۸

۱۵۹۹

۱۶۰۰

۱۶۰۱

فت ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹ کھایا اس نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے کھینچ لیا تو کاٹنے والے کا دانت گر پڑا
 اٹھا اپنے دانت گرانے کی حضرت سے فرمایا اور خون بہا ہاتھ حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اس کو الزام دیا
 کہ ایک تو اس کا ہاتھ چاؤ والا اونٹ کی طرح پھراس سے خون بہا چاہتا ہو اس نے اپنے بچاؤ کے واسطے اپنا ہاتھ کھینچا
 اگر تیرا دانت گر پڑا تو وہ کیا کرے اور یہی مذہب ہے علیہوں کا کہ ایسی صورت میں کچھ بدلہ نہیں **قَالَ عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ** کہ
إِنِّي جَعَلْتُ قُرْبَانَ فَيْحُصَلُهَا كَفَى يَدِي مَوَالٍ حِينَ رَأَى خَاتَمًا لَهَا وَهَبَتْ فِي يَدِ رَجُلٍ فَمَنْعَهُ فَطَرَحَهُ
فَضَلَّ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعُوهُ خَاتَمًا فَانْتَفَعُوا بِهِمُ فَفَعَالَ
لَا أَلَا اللَّهُ لَا أُخَذَ أَسَدًا أَوْ قَتَلَ حَرْجَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجَارِي أَوْ رُسُلَ مَنَ ابْنِ ابْنِ مَرْثُومَ سے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے کوئی ارادہ کرنا ہو اگر کسی چکاری کا پھیرا لیا تو اپنے ہاتھ میں رکھتا ہو یہ حضرت نے
 اس وقت فرمایا جب کہ سونے کی انگوٹھی ایک مرد کے ہاتھ میں دیکھی ہو حضرت نے اس کو اتار لیا اور اس کو پھینک دیا جب
 حضرت تشریف لینگے تو لوگوں نے کہا کہ اپنی انگوٹھی لے اور اس کو بیچ کر اپنا کام چلا تو اس نے کہا خدا کی قسم میں اس کو بیچوں گا
 اور حال آنکہ حضرت نے اس کو پھینک دیا جو ہر وقت معلوم ہوا کہ سونا پیمانہ مرد کو حرام ہے اور تاہم کہ حاکم اور جبکہ قدرت ہو وہ
 خلاف شرع کام کو اپنے ہاتھ سے مٹا دے **قَالَ عَائِشَةُ كَيْفَ تَزُولُ جَلِيشُ الْعَنْكَبَةِ فَإِذَا كَانُوا بِمَيْدَانِ أَعْرَضَ عَنْهَا جَوْشَنُ**
مُحَمَّدٌ يَا قَوْلَهُمْ وَأَخْرَجَهُمْ وَيُعْثِقُونَ عَلَى بَيْتِهِمْ نَجَارِي أَوْ رُسُلَ مَنَ ابْنِ ابْنِ مَرْثُومَ سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ رُسے آویگا ایک لشکر کہ جسے سے سوے جبکہ مزید میدان میں بلان کے تو خدا ان کے کچھ کو زمین میں دھسا دیوگا
 اور قیامت میں اُنہیں اپنی اپنی نیت پر واپس حضرت نے خبر دی کہ خزانے میں ایک لشکر کا یہ حال ہوگا حضرت عائشہ
 نے پوچھا کہ کیا حضرت لشکر میں تو بازاری لوگ بھی ہوں گے ان کا یہ قصور جو دوسے بھی عذاب میں شریک ہوں گے تب
 حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدوں کے ساتھ میں نیکوں پر بھی دنیاوی عذاب ہوتا ہے لیکن آخرت میں جیسی
 نیت ہوگی ویسا عرصہ ملے گا **خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا الْمَلَكُ**
أَيُّ مَلَكٍ لَا أَدْرِي نَجَارِي أَوْ رُسُلَ مَنَ ابْنِ ابْنِ مَرْثُومَ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قبضے میں کر لیا خدائے زمین کو قیامت کے دن
 اولیت لیا آسمان کو اپنے ہاتھ میں پھیرے گا میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں زمین کے بادشاہ ہر ایک جو نکرہ لقطۃ العلل
الْكَلْبُ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَاؤُ كَيْفَ مِنْ خَلْقٍ مِثْلُ مَوْجِزَةِ الرَّجُلِ سَلَمَ ابْنِ ابْنِ مَرْثُومَ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قطع کرتے
 ہیں نماز کو گنا اور عورت کو زنا اور بچائی ہو اس کا بے کی پہلی لکری کے برابر یعنی اگر نماز کے ساتھ گنا اور عورت اور گنا
 آجائے تو نماز باقی رہتی ہو اور اگر ہاتھ لکری آگے کھڑی ہو تو رُسے آگے گنا نے سے نماز میں کچھ خلل نہیں پڑتا علما کہتے ہیں کہ حدیث
 منقطع ہو اس واسطے کہ اور حدیث میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نماز پڑھتے تھے میں حضرت کے آگے چار پائی لیٹی رہتی تھی تو
 معلوم ہوا کہ عورت کے آگے جھننے سے نماز نہیں باقی **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ يَقُولُ بَنِي آدَمَ مَالِي مَالِي وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا كُنْتَ**
عَائِدَةً وَأَوَّلُهَا تَابَ لَكَ فَتَوَلَّى مَا تَوَلَّى سَلَمَ ابْنِ ابْنِ مَرْثُومَ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی کتابت میں یہ لیاں سے لیاں
 اور جو مال سے کیا فائدہ مگر جتنا کہ نے لیا یا سید بنایا کہ تو نے پہنا سو گنا یا کیا کہ تو نے اوٹھ میں حیرت کیا سو بچا یا یعنی آخرت کا

۱۹۱۲

تلف الاخبار ترجمہ مشافق الزلزل

۱۹۱۳

۱۹۱۵

۱۹۱۶

تینوں مقام پر پہنچے تو وہ ان سے احرام باندھنے سے منع فرمایا۔ **فَصَلِّ فِيهَا كَمَا تَسُوغُ فَاَعْمَلْ فِي نَسْلِ بْنِ دَسَّانِ بْنِ جَنْبَلٍ**
 سرے پر مضارع مجرول ہر قیاس کے تحت **اِنَّهُ فِي الْمَنَامِ اَتَسُوكَ يَسُوْكَ** فجاء فی وجہ لان احدھما اکبر من الآخر
فَنَازَلَتْهُ اَكْخَرَهُمَا فَيَقِيْلُ لِيْ كَبِيْرٌ لَّدَفَعَتْهُ اِلَى الْاَكْبَرِ مِنْهُمَا نَخَارِيْ اور مسلم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
 کہ حضرت نے فرمایا مجھ کو خواب میں معلوم ہوا کہ میں ایک سوک کرتا ہوں پھر دو شخص آئے ایک ان میں دوسرے سے بڑا ہی
 سوین نے وہ سوک چھوٹے کو دی تو مجھے کہہ گیا کہ بڑے کو دے تو میں نے وہ سوک بڑے کو دی تھا اس حدیث
 سے بڑی عمر والے کی تعظیم اور تقدیم ثابت ہوئی **فِي الْاَوَّلِ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ لَيْلَةَ عَنْ اَبِيْ الْكَجَجَةِ قَالَتْ سَرَجِلَا اَدَمُ كَا حَسَنِ**
مَا اَنْتَ رَاْعٍ مِنْ اَدَمِ الرَّجَالِ لَكَ لَيْلَةُ كَا حَسَنِ مَا اَنْتَ رَاْعٍ مِنْ الْاَحْمَرِ قَدْ رَجَلَهَا فَيَقِيْلُ مَاءُ اَمْسِكَ اَعْلَى
رَجُلَيْنِ اَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَالَتْ مِنْ هَذَا اَفَقِيْلُ هَذَا اَلْمَسِيْبُ مِنْ مَرْيَمَ تَسْمُوْا اَدَا
اَنَّا رَجُلٌ جَعَدْتُ قَطَطٍ اَعْوَسَ الْعَيْنِ الْيَمْنَى كَانَتْهَا عَيْنَةٌ طَافِيَةٌ فَسَالَتْ مِنْ هَذَا اَفَقِيْلُ هَذَا اَلْمَسِيْبُ
الدَّجَالُ بخاری اور مسلم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو خواب میں ایک رات معلوم ہوا کہ
 کے پاس ہوں تو میں نے ایک مرد دیکھا گھروان رنگ جیسے کہ تو نے بہت اچھے گھروان رنگ مرد دیکھے ہوں اس کے کندھوں
 تک بال ہیں جیسے کہ تو نے بہت اچھے کندھوں تک بال دیکھے ہوں سو اس مرد نے ان بالوں میں گھسی کی ہر تو ان سے پالی
 نکلتا ہر دو مردوں پر تکیہ دیے یا یوں فرمایا کہ دو مردوں کے کندھوں پر تکیہ دیے ہر شخص بیعتہ ذلک کا طواف کرتا ہر سو
 میں نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے تو کسی نے کہا کہ یہ مسیح ہے پھر میرے کا بیٹا پھر میں نے لکھا ایک ایک اور مرد دیکھا نہایت گھٹن لگے
 بال والا وہی آنکھ کا کا نا اسکی کافی آنکھ جیسے بولا اُنکو کسو میں نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے کسی نے کہا یہ مسیح و جال ہر شخص
 حضرت عیسیٰ کا لقب اس واسطے مسیح ہوا کہ انھوں نے گھر نہیں بنایا اکثر جنگل میں پھیرا کرتے تھے اور ان کے ہاتھ لگانے سے
 بیمار چنگے ہوتے تھے اور وہ جال کا لقب اس واسطے مسیح ہوا کہ وہ چالیس دن میں تمام عالم کو پھر ڈالینگا عیسیٰ علیہ السلام اور وہ جال
 قیامت کے قریب آویٹے حضرت نے ان دونوں سچوں کی نشانیوں بتلا دیں کہ مسلمان پیمان لیون دعو کھانہ
لَا دِيْنَ مَرَكِفَدَا دُنْدَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخُلُوفِ حَتَّى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَقَدَا اِرْمِيْلُ فَيَكُوْنَ النَّاسُ تَحْتَهُ
قَدْرًا عَمَّا يَكُوْنُ فِي الْعَرَفِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنَ اِلَى كَعْبِيَّةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلَى كَبْتِيَّةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ
اِلَى حِفْوِيَّةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلَى عَرَفِ الْجَا مَا سَلَمَ مِنْ مَقْدَا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ متصل
 کیا جاوگا آفتاب قیامت کے دن خلق سے یہاں تک کہ اُسے میل برابر ہو جاوگا تو لوگ بقدر اپنے اعمال کے پسینے
 میں ہونگے سو انہیں سے بعضا شخص ایسا ہوگا کہ اُس کے دونوں ٹخنوں تک پسینا ہوگا اور انہیں سے بعض کے دونوں
 گھٹنوں تک ہوگا اور انہیں سے بعض کی کمر تک ہوگا اور انہیں سے بعض لوگوں کو پسینا لگام ویوگا یعنی سنہ میں گھس جاوگا
فِيْ میل سے مراد ایک سو ہوا سر ہر لگائے کی سلامی **هَرَجْدٌ يَفْدُ تَعْرِضُ الْفَقِيْرُ عَلَى الْفَقِيْرِ كَالْحَبِيْبِ عَسَى دَا**
مُجُوْدَا فَاَيُّ قَلْبٍ اُسْرَبَا اَنْتَ فَيَكُوْنُ سَوْدَا وَاَيُّ قَلْبٍ اَنْتَ كَمَا نَكِتَ فَيَكُوْنُ بَيْضَا حَتَّى يَسِيْرَ حَتَّى
قَلْبَيْنِ اَبْيَضُ مِثْلُ الصَّافِ لَا تَنْتَ كَفِيْتَنَّا مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْاَرْضُ وَالْاَخِرُ اَسَى دَسَى دَسَى دَسَى

۱۶۳۴

۱۶۳۵

بعض الاحیاء ترجعہ مسافر الخ

۱۶۳۶

۱۶۳۷

فَجَاءَ كَالْغَيْفِ مَعَهُ قَوْمٌ لَا يَنْكُرُونَ سِرَّهُ الْكَاسِ شَرِبَ مِنْ هَوَاكَ الْحَمْدُ يَتَمَتَّقُونَ عَلَيْهِ وَالسَّيِّئَاتُ لَمْ يَسْلَمْ
 سلم بن خديجه سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سامنے آتے ہیں سنتے ہوں پر جیسے چٹائی بنانے کے وقت
 ایک ایک لکڑی پر دریا سامنے آتی ہے سو جودل کر اُن فتنوں کو پلایا گیا تو اُس میں ایک سیاہ نکتہ ڈالا گیا اور جس دل نے اُن
 فتنوں کی انکار کی تو اُس میں ایک سفید نکتہ ڈالا جاتا ہے تو دو قسم کے دل ہو گئے ایک دل سفید ہو گیا جیسے سنگ مرمر ہوا کو
 کسی طرح کا فتنہ ضرر نہیں کرتا جب تک آسمان اور زمین کو قیام ہوا اور دوسرا دل کالا خاکستری رنگ پر جیسے اونڈھا
 کوزہ نہ نیکی کو پہچانے نہ بدی سے انکار کرے سو اسے اپنی خواہش نفسانی کے وہ کچھ نہیں جانتا یہ حدیث متفق علیہ ہے
 یعنی بخاری اور مسلم دونوں میں موجود ہے لیکن یہ خاص روایت سلم کی ہے یعنی فاسد اعتقاد اور باطل خطرات کا
 دلون پر نجوم رہتا ہے سو جودل میں داهیات جم گیا سو سیاہ ہو گیا اسکو نیک بد کی تمیز نہیں رہتی جیسے اونڈھے برتن میں
 پانی نہیں ٹھہرتا اور جس دل نے انکا کچھ دھیان نہ کیا اور انکو خطرات واسیہ سے بجا یاد دل روشن ہوا تاہو اسکو نیک بد
 کی تمیز ہوتی ہے وہ گناہ سے بچتا رہتا ہے اور اُوپر ذکر ہے تَقِيَتْ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقِفُ
 لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يَشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا أَكْرَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْمَةٌ فَيَقَالُ لِنَظَرٍ أَهْلِيْنَ يَحْتَسِبُ
 یصلیٰ سلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کھولے جاتے ہیں بہشت کے دروازے دو شہید اور غنی
 کے دن تو گناہ معاف ہوتے ہیں ہر ایک بندے کے جو خدا کے ساتھ شریک نہیں کرتا اگر اسکا گناہ نہیں معاف ہونے جسکے
 درمیان اور اس کے مسلمان بھائی کے درمیان عداوت اور کینہ ہوتا ہے سو حکم ہوتا ہے کہ مملکت دوان کو میان تک کہ
 آپس میں صلح کر لیں ورنہ معلوم ہوا کہ بغض اور کینہ مسلمان سے رکھنا ایسا سنجب گناہ ہو کہ مغفرت کو روکتا ہے
 دن سے زیادہ مسلمان سے رنج رکھنا ہرگز درست نہیں۔ (ق) سُفْيَانُ بْنُ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَقِيَتْ أَيْمَنُ فَيَأْتِي
 قَوْمٌ يَسْأَلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ كَوَالِدٍ يَعْلَمُونَ وَتَقِيَتْ الشَّامُ
 قَوْمٌ يَسْأَلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ كَوَالِدٍ يَعْلَمُونَ وَتَقِيَتْ
 الْبَصْرَةَ قَوْمٌ يَسْأَلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ كَوَالِدٍ يَعْلَمُونَ
 یصلیٰ سلم بن عثمان بن ابی زہیر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ فتح ہوگا یمن کا ملک تو آریئے ایک
 قوم جلدی کرتے سو اٹھالیا وینگے اپنے گھر والوں کو اور جو اعلیٰ اطاعت کر لیا اور حال آنکہ مدینہ کا رہنا اُسکی حق میں
 بہتر ہو اگر انکو کچھ واقفیت ہوتی اور فتح ہوگا شام کا ملک تو آویئے قوم جلدی کرتے سو اٹھالیا وینگے اپنے گھر والوں کو
 اور جو اعلیٰ اطاعت کر لیا اور حال آنکہ مدینہ کا رہنا اُنکے حق میں بہتر ہو اگر انکو کچھ دانست ہوتی اور فتح ہوگا عراق کا ملک
 تو آویئے لوگ جلدی کرتے سو اٹھالیا وینگے اپنے گھر والوں کو اور جو اعلیٰ اطاعت کر لیا اور حال آنکہ مدینہ کا رہنا اُنکے
 حق میں بہتر ہو اگر انکو کچھ دانست ہوتی یعنی بعد فتح اسلام کے لوگ مدینہ کا رہنا چھوڑ کے یمن اور شام اور عراق
 میں اپنے گھر بار کے جاسینگے حال آنکہ حضرت کا جواز چھوڑنا اور مدینہ کے ہر کا اُسے محروم رہنا اُنکے حق میں بہتر نہیں
 ق) أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا لَحِقَ الْحَبَشَةَ وَالْحَبَشَةُ لَحِقَ الْيَمَنَ وَالدِّينُ حَاقَ طَمْرِبَ نَهْمَتِ السَّيِّئِينَ ثَوْبَتِ

۱۶۳۸
 ۱۶۳۹
 ۱۶۴۰

تو نے اپنی امت کو پیغام پہنچایا تھا یعنی عذاب سے ڈرایا تھا تو نوح کیسے کہ بان جن نے پیغام نہ دیا یہ تو انکی امت سے کہا جاوے گا کہ کیا نوح نے تمکو پیغام پہنچایا تھا تو انکی امت کے لوگ کہیں گے کہ ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تو خدا نوح سے فرما دیگا کہ تیرے دعویٰ کا کون گواہ ہے جو تیری گواہی دے تو نوح کیسے کہ محمدؐ اور انکی امت میرے گواہ ہیں جو تم لوگ گواہی دو گے کہ مقرر نوح نے انکو پیغام پہنچایا تھا سو یہی مطلب ہے خدا کے اس قول کا اور اس طرح ہننے بنایا تمکو عادل اور افضل امت تاکہ تم گواہ ہو لوگوں پر اور رسول تم پر گواہ ہو دے **ف** اس حدیث اور اس آیت سے امت محمدی کی فضیلت بہ اشون پر خوب ثابت ہوئی اس واسطے کہ گواہی کی لیاقت ہر ایک شخص کو نہیں ہوتی گواہی کے واسطے عدالت اور صداقت شرط ہے بعضی روایت میں آیا ہے کہ نوح کی امت کیسے کہ امت محمدی ہمارے وقت میں کہان موجود تھی بن کیے انکی گواہی کو نہ کر سہ ہوگی تو امت محمدی جواب دیگی کہ ہر چیز ہم تمہارے وقت میں نہ تھی لیکن ہکو یہ حال قرآن شریف سے معلوم ہوا ہے خدا کے کلام سے زیادہ تر کسی کے کلام کی سند نہیں **ف** ابوہریرہؓ کہ یسئیس اباحل کم ماکلمہ یقول ان دعوت ربی قلم کیسی ہے بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک آدمی کی دعا اُس وقت تک قبول ہوگی جب تک کہ وہ اس طرح سے جلدی نہ کرے کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی تھی سو اسے میری دعا قبول کی **ف** دعائیں اس طرح کتابی کرنا ایسی بے اوبی ہو کہ اسکا ثمرہ عرومی ہے آدمی کو خدا کی کارخانے کا مجید کیا معلوم ہے جو جلدی کرتا ہے خدا ہی خوب جانتا ہے کہ جلد نہ دعا قبول ہونے میں کیا حکمت ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ مسلمان کی دعا مانقول تین ہوتی خواہ دنیا میں اسکا اثر ظاہر ہو تا ہو خواہ آخرت میں بہت چیزوں کی تمنا آدمی دنیا میں کرتا ہو حالانکہ اُسے حق میں بہترین اس واسطے حتمی اس کے عوض آخرت میں ثواب دیکھا اس واسطے کہ اپنے دروازے سے کریم کسی کو محروم نہیں پھر تار عبد اللہ بن عمرؓ یغفر لکے یبدل ذنب الالذین مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شہید کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں سو اسے قرض کے **ف** یعنی قرض کا مواخذہ شہید سے بھی باقی رہتا ہے اس حدیث میں اشارہ ہے کہ قرض ادا کرنے میں کمی نہ کرے علما نے کہا ہے کہ قرض سے مراد جمیع حقوق العباد ہیں یعنی شہید سے خدا کے گناہ سب معاف ہو جاتے ہیں مگر بندوں کے گناہ کا مواخذہ رہتا ہے **ف** ابوہریرہؓ یقال لاهل الجنة خلود ولا موت ولا اهل النار یا اهل النار خلود ولا موت بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت والوں سے کہا جاوے گا کہ تمکو ہمیشگی ہے اور کبھی موت نہیں اور دوزخ والوں سے کہا جاوے گا کہ تمکو ہمیشگی ہے اور کبھی موت نہیں **ف** معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ کو فنا نہیں

الباب التاسع

زمین باب میں پانچ فصلیں ہیں پہلی فصل میں دس حدیثیں ہیں جن سے سب پر فعل ماضی ہو **ف** عمرؓ کان فی اللیلۃ ابی بن ریح فقال صل فی هذا الوادی لما لک ذل عمرہ فی حجۃ بخاری میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آیا میرے پاس ایک آنے والا میرے رب کی طرف سے سو اسے کہا کہ نماز پڑھ اس مبارک نلے میں اور کہ عمرہ داخل ہوا **ف** میں **ف** نوین سال حضرت بنو کعبہ دینے سے جب اس نلے میں پہنچے جکا عقیق نام ہے تو حضرت نے یہ حدیث فرمائی تھی اور عمرہ ساتھی ایک احرام سے ادا کر اسکو قرآن کہتے ہیں یہ حدیث امام غزالی کی دلیل ہے کہ قرآن افضل ہے نور سے

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک آدمی کی دعا اُس وقت تک قبول ہوگی جب تک کہ وہ اس طرح سے جلدی نہ کرے کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی تھی سو اسے میری دعا قبول کی

۱۴۵۰

عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شہید کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں سو اسے قرض کے

۱۴۵۱

۱۴۵۲

۱۶۵۴

۱۶۵۵

۱۶۵۶

تحفة الاخيار ترجمہ مشارق الانوار

ج اور سق سے متع یہ کہ عمر کر کے احرام اتارے پھر حج کے موسم میں دوسرا احرام باندھ کے حج اور کربے ق ^{ابو ذر}
 جبرئیل فبشرنی الله من یتک من امتک لا یشرب الماء ولا یخل الجحۃ قلت فان ذی سرق قال
 فان ذی سرق بخاری اور سلم بن ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل آیا سو اُن سے تمکو
 بشارت دی کہ جو میری امت سے اس حالت پر کرے کہ نہ کتا ہوا نہ سے کسی چیز کا تو بیستہ میں داخل ہوگا اور دوسرے
 کہا میں نے کہا کہ اگرچہ وہ نہ کرے اور جو ہی کو تو بھی بیستہ میں داخل ہوگا حضرت نے فرمایا کہ ان اگرچہ وہ نہ کرے اور جو ہی کو
 یعنی ایمان بہشت میں انجام کو نہیں دیا گیا اگرچہ گناہوں کے سبب سے شرا پاد سے یا بدوں سے امتیاز ہو جائے
 ابو ذر سے کہ اخرج آدم و موسی فقال موسی یا آدم انت ابوراحیلینا و اخرجنا من الجنة فقال له آدم انت
 موسی صلی اللہ علیہ وسلم و انت ابوراحیلینا و اخرجنا من الجنة فقال له آدم انت موسی صلی اللہ علیہ وسلم و انت
 یا ذر بن جبرئیل سے کہ اخرج آدم و موسی بخاری اور سلم بن ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بحث کی آدم اور موسی نے
 سو کہا موسی نے احوال آدم تو چار باب ہیں تو نے ہر ایک کو نصیب کیا اور ہر ایک کو تو نے بہشت سے نکالا یعنی اگر تم کہیں نہ نکالے تو بہشت
 سے تم اور تمہارے فرزند نکالے جاسے تو آدم سے موسی سے کہا کہ تو موسی سے کہو کہ خدا نے اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور ہر ایک کو
 اپنے دست قدرت سے لکھ دی کیا ہر ایک کو ماست کرتا ہو اور الزام دیتا ہو اس کام پر جو خدا نے میری تقدیر میں لکھا تھا چاہے میں
 میرے پیدا کرنے سے پہلے تو جیت گئے آدم موسی سے کہو کہ اور یہ روایت مصباح میں یوں ہے کہ گفتگو کی آدم اور موسی نے
 اپنے رب کے پاس تو غالب ہوئے آدم موسی سے کہو کہ اور یہ روایت مصباح میں یوں ہے کہ گفتگو کی آدم اور موسی نے
 اپنی روح توحید میں جوئی تھی اور فرشتوں سے تمکو سجدہ کرایا اور تمکو اپنی بہشت میں رکھا پھر تو نے اپنے گناہ سے لوگوں کو زمین پر
 گرایا تو آدم نے کہا تو ہی موسی سے کہو کہ خدا نے اپنی پیغمبری اور اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تمکو تو ریت دی حسین ہر چہ تم کا
 مشعل بیان ہو اور تمکو مناجات کے واسطے اپنے نزدیک لایا سو تم کو خدا نے تو ریت کو میرے پیدا کرنے سے پہلے کو کرنا
 آگے لکھا تھا موسی نے کہا چالیس برس آدم نے کہا کیا تو نے یہ سب بھی دیکھا کہ آدم نے نافرمانی کی اسی نے کہا کہ ان آدم نے
 کہا پھر یوں تمکو تو ماست کرتا ہو اس کام کے کرنے پر جو میری تقدیر میں چالیس برس میری پیدائش سے آگے ٹھہر چکا تھا
 حضرت نے فرمایا جو جیت گیا آدم موسی سے کہو کہ گفتگو حضرت موسی کے انتقال کے بعد عالم ارواح میں ہوئی اور
 جب تک حضرت آدم اس عالم میں زندہ رہے قصور کو اپنی طرف نسبت کرتے رہے اس حدیث سے نہیں ثابت ہوتا کہ آدم
 اپنے گناہوں کو تقدیر کی طرف حوالہ کر کے آپ کو مقصور سمجھے اس واسطے کہ عالم اجسام کا قیاس عالم ارواح پر صحیح نہیں ہے
 نے اپنا گناہ اس عالم میں تقدیر کی طرف نسبت کیا اور آپ کو مقصور جاننا اسی سبب سے ملعون اور مردود ہو اور حضرت
 آدم نے قصور کو اپنی طرف نسبت کیا اسی سبب سے مقبول اور محبوب ہوئے آدمیت اور بندگی ادب کا نام ہے اور یہ اپنی شیطانی
 کام ہے شہر بندگی خود بخود عجز و ادب ہے ادب محروم شد از فضل رب ہے ^{ابو ذر}
 قالہ لیس عبد المطلب حیث سقوہ النبی علی ذرہ مسلم بن عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
 کہ تھے بہت اچھا کیا اور نہایت خوب کیا سو کیا کہ حضرت نے عبد المطلب کی اولاد سے فرمایا کہ یہ نبیوں نے حضرت کو

مزمع پر چھوڑ کر کو بانی مین گھول کے بلایا ف روایت ہو عبد اللہ بن عباس سے کہ حضرت جبرۃ الوداع میں نرزم پاس اونٹ
پر سوار آئے اور حضرت کے پیچھے اُس ابن زید سوار تھے ہمے حضرت نے بانی مانگا ہتے حضرت کو کھجور کا بھیگکا جو اپنی بلایا حضرت
نے خود پیا اور باقی اُسامہ کو دیا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہو کہ نیک کام کی تعزیت کرنا اور اُس پر ترغیب دلانا انتخابِ حق
ابو ہریرۃ رَضِیَ اللہ عَنْہُ ابْنِ ابراہیم رَضِیَ اللہ عَنْہُ عَلَیْہِ سَلَّمَ بِالْقُدِّ وِہِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
اپنا ختنہ کیا ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم نے قدم میں ف قدم ایک مکان کا نام جو شام کے ملک میں اور یہ جو مشہور ہے کہ حضرت
ابراہیم نے اپنا ختنہ بسوئے سے کیا سو غلط ہو قدم سے مراد رسولائین بلکہ مکان مراد ہی روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے خانوے
بوس کی عمتوں اپنا ختنہ کیا تھا اور یہ سنت اول انھیں سے جاری ہوئی تو ریت کی کتاب الخلقۃ میں ء فضل کے اندر بر قوم ہو کہ
خدا نے ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ میرے عہد کو تو یاد رکھ اور تیری نسل یاد رکھے ہمیشہ قیامت تک یعنی ہر دو کا ختنہ ہو اگر سے
یہی نشان جو میرے عہد کا تھا رہے بد لون میں عہد دائمی ابد می جو ختنہ نہ کر گیا وہ قوم ابراہیمی سے جدا ہو گیا اُن سے خدا کا عہد ٹوٹا
فقط بارے احمد صد کہ اہل اسلام اس عہد پر قائم ہیں اور نصاری نے ختنہ کرنا بالکل ہو قوت کر دیا حالانکہ توریت کو حق جانتے ہیں
اور منسوخ ہونے کے قابل نہیں چنانچہ متی کی انجیل میں عیسیٰ علیہ السلام نے صاف فرمایا ہو کہ میں توریت کے احکام منسوخ
کر نے نہیں آیا بلکہ خود عیسیٰ علیہ السلام کا بھی ختنہ ہوا تھا تو بموجب حکم توریت کے صاف ثابت ہو کہ نصاری قوم ابراہیمی سے
بالکل جدا ہو گئے اُنھوں نے دائمی عہد خدا کا توڑ ڈالا اِسْمَ السَّحَابِ أَخَذَ الرَّايَةَ ذَيْدٌ فَأَصْبَحَتْ ثُمَّ أَخَذَ هَا جَعْفَرٌ فَأَصْبَحَتْ
ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رُوْحَانَ فَأَصْبَحَتْ ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَكِيدِ مِنْ غَيْرِ امْرَأَةٍ فَفُصِحَ لَهُ
بخلائی میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لیا علم کو زید نے سو وہ شہید ہو گیا پھر علم لیا جعفر نے سو وہ بھی شہید
ہوا پھر علم لیا عبداللہ بن رواحہ نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا خالد بن ولید نے بدون سرداری کے سو خدا نے اُنکو فتح
صیب کی ف حضرت نے جنگ موتہ میں لشکر بٹویا اُس کے تین سردار مقرر کیے اور فرمایا لا اگر یہ شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہو اور
گر جعفر بھی شہید ہو تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہو چنانچہ جب جنگ ہوئی تو یہ تینوں سردار شہید ہو گئے پھر اصحاب نے صلاح مشورہ
کے خالد بن ولید کو اپنا سردار بنایا تو فتح ہوئی حضرت اکرم بان کی خبر اسی دن بطریق وحی کے سلام ہوئی مدینہ میں لوگوں سے
بانی پھر اسی کے موافق خبر بھی آئی اور یہ جو فرمایا کہ خالد نے بے سرداری فتح کی اپنی حضرت نے اُنکو سردار زمین بنایا تھا بلکہ اصحاب نے
لو بنایا تھا معلوم ہوا کہ اجماع اصحاب محبت ہو حسین اکبر کی بھی خلافت اصحاب کے اجماع سے ہوئی تو نیک مرت ہوئی
ابو ہریرۃ رَضِیَ اللہ عَنْہُ اذْنَبَ عَبْدِ رَبَّآ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا عُلَمَانٌ لَهُ
اغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَا خَدُّ يَا ذَنْبٌ ثُمَّ عَادَ فَاذْنَبَ فَقَالَ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَبْدِي
ذَنْبًا عُلَمَانٌ لَهُ رَبَّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَا خَدُّ يَا ذَنْبٌ ثُمَّ عَادَ فَاذْنَبَ فَقَالَ اِنِّي رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي
كَالْتَبَارَكُ وَتَعَالَى اذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا عُلَمَانٌ لَهُ رَبَّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَا خَدُّ يَا ذَنْبٌ ثُمَّ عَادَ فَاذْنَبَ فَقَدْ غَفَرَ
لَهُ قَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى أَحَدُ رَوَاتِهِ هَذَا الْحَدِيثُ لَا أَدْرِى أَقَالَ فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ أَعْمَلُ مَا سَنَدْتُ
ری اور سلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گناہ کیا کسی بندے نے کوئی گناہ کیوں نہ پھر اُسے کہا کہ اکی

البوسریة اذ نب عبد ذنبا فقال اللهم اغفر لي ذنبي فقال تبارك وتعالى اذ نب عبد ذنبا علم ان له
 يغفر الذنب ويأخذ بالذنب ثم عاد فاذنب فقال لي رب اغفر لي ذنبي فقال تبارك وتعالى عبد
 ذنبا علم ان له رب يغفر الذنب ويأخذ بالذنب ثم عاد فاذنب فقال لي رب اغفر لي ذنبي
 قال تبارك وتعالى اذ نب عبد ذنبا علم ان له رب يغفر الذنب ويأخذ بالذنب ثم عاد فاذنب فقال
 له رب اغفر لي ذنبي فقال تبارك وتعالى اذ نب عبد ذنبا علم ان له رب يغفر الذنب ويأخذ بالذنب
 ثم عاد فاذنب فقال له رب اغفر لي ذنبي فقال تبارك وتعالى اذ نب عبد ذنبا علم ان له رب يغفر
 الذنب ويأخذ بالذنب ثم عاد فاذنب فقال له رب اغفر لي ذنبي فقال تبارك وتعالى اذ نب عبد ذنبا

رسول اور سلمین ابو ہریرہ سے: ایمان ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ گناہ کیا کسی بندے نے کوئی گناہ کیوں نہ پوچھ کر نہ کہہ لے

تحتفظ الاخيا لترشيح مشاركة الاخوات
سبب تركه
بيان الاسم ونصائفي
١٤٢٥
نصائفي
جواز التواجدات
يحيى بن عبد الله
العليان آن

١٢/٥
خفة الاخيار ترجمه مشا

پیشو از خیر و عبادت
از طبقات آن

مین چوک گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ف** بعضے علمائے کہا کہ ہر چند تعبیر سب ٹھیک تھی لیکن خطایہ ہوئی کہ حضرت سے تعبیر کی اجازت انکی اگر صدیق اکبر صبر کرتے اور حضرت خود تعبیر کرتے تو خوب ہوتا اور بعضے عالم ہوں کہتے ہیں کہ بعضی عبارت کی تعبیر میں خطا ہوئی شہد کی تعبیر تو قرآن کی خوب ہوئی لیکن بھی کی تعبیر حدیث کو کہنا تھا واللہ اعلم **و** اللہ ہر دور **و** اصل اللہ عن الجمعۃ من کان قبلہ ان کان للہود یوم السبت وکان للصدادیوم الاحد فشاء اللہ بنا لہذا ان اللہ لیوم الجمعۃ فجعل الجمعۃ والسبت والاحد وکذلک ہم متبع کنا یوم القیمۃ نحن الآخرون من اهل الدنیا ولا یکلون یوم القیمۃ القضی لہم دیوی بینہم قبل الخلائی مسلمین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر جا دیا خدا نے جسے سے انکو جو ہم سے پہلے تھے تو یہودیوں کے واسطے ہفتے کا دن ہوا اور نصاریٰ کے واسطے کیشنبہ کا دن ہوا پھر خدا انکو لایا سو خدا نے ہمارے واسطے جمعے کا دن بتلایا سو خدا نے جمعہ اور ہفتہ اور کیشنبہ بنایا یعنی ہفتے کو مقدم کیا ہفتہ اور کیشنبہ پر اور اسی طرح دے لوگ ہمارے پس رو ہونگے قیامت کے دن ہم دنیا میں تو پچھلے ہیں اور قیامت میں پہلے ہیں جبکہ اول فیصلہ ہوگا سب خلق سے پہلے اور ایک روایت یوں ہو کہ ہم ان لوگوں میں مقدم ہیں جبکہ فیصلہ سب خلق سے اول ہوگا **ف** انسان کے واسطے خدا کے نزدیک جسے کا دن تعلیم اور عبادت کے لائق نہایت مناسب تھا اس واسطے کہ حضرت آدم اسیدن پیدا ہوئے اور قیامت بھی اسی دن ہوگی تو انسان سے اسی دن کو خوب مناسبت ٹھہری لیکن یہود اور نصاریٰ کی قوم میں یہ بات نہ آئی یہود نے ہفتے کی تنظیم کی اس خیال سے کہ خدا نے اسی دن پیدائش سے فراغت کی اور نصاریٰ نے کیشنبہ کی تنظیم کی اس تصور سے کہ عیسیٰ علیہ السلام انکے گمان میں سولی پانے کے بعد قبر سے اسیدن نکلے اور آسمان پر گئے حضرت نے فرمایا کہ جیسے ہمارا دن انکے دن پر دنیا میں مقدم ہو اسی طرح قیامت میں امت محمدی امینز مقدم ہوگی کہ اولیٰ امت جناب کتاب سے فراغت پا جاوے گی چنانچہ اسکے مطابق نبی کی انجیل باب میں امت محمدی کی صفت موجود ہو کہ کچھ پہلی امت اگلی ہو جاوے گی اور اگلی امتیں کچھلی ہو جاوے گی **ق** جاوے کہ انکے ہر اکسیر الحسن لموت سعد بن معاذ بنیجارسی اور مسلم بن جابر سے اور مسلم بن انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جنش کی خدا کے عرش نے سعد بن معاذ کی موت سے **ف** سعد بن معاذ دینے کے سردار تھے جنگ انحد میں شہید ہوئے انکی فضیلت میں حضرت نے یہ حدیث فرمائی عرش کو جنش سعد کی روح کے سبب سے ہوئی ہو **ق** کا طین کی روحین موت کے بعد عرش کے بیچے جا کر ٹھہرتی ہیں **ق** انکے بارک اللہ فی کلک کما دعاہ لانی طلحہ و اقم سکیم بنیجارسی اور مسلم بن انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا بרכת دے تم دونوں کی رات میں یہ وہا حضرت نے ابوطلحہ اور ام سلمہ کے حق میں کی **ف** اتم سکیم ابوطلحہ کی بی بی کا نام تھا سو ابوطلحہ کا لڑکا مر گیا تھا ابوطلحہ مگر میں نہ تھے جب ابوطلحہ مگر میں آئے تو ام سلمہ نے لڑکے کے مرنے کی خبر کی ابوطلحہ کے آگے کھانا رکھا انھوں نے بخوبی کھا نا کھا یا اور پانی پیایا پھر صحت کی خبر کے ترمیم سکیم نے کہا ای ابوطلحہ اگر ایک قوم دوسری قوم سے کوئی چیز عاریتہ انگین بھروسے لوگ اگر اپنی چیز طلب کریں تو دیویں یا نہ دیویں ابوطلحہ نے کہا کہ بگانی چیز دینے میں کچھ عذر چاہیے تب ام سلمہ نے کہا تمہارا بیٹا مر گیا صبر کرو تا کہ ثواب پاؤ ابوطلحہ نے یہ قصہ حضرت سے کہتا تب حضرت نے انکے حق میں یہ دعا کی یعنی خدا تمکو اولاد دے بعضی روایت میں آیا ہو کہ اسی ام سلمہ کو جس نے ابوطلحہ کا پیدا ہوا حضرت نے اسکا عید نام رکھا حضرت کو ام سلمہ کی مضبوطی اور ایسے غم میں نہ ورنہ کی آرام رسانی پسند آئی **ق** ابوہریرہ

۱۶۶۶

بعضہ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار
بول تنظیم امت محمدی و میری الہیوت و انجیل

۱۶۶۷

۱۶۶۸

۱۶۶۹

کیا نہ نکالا ہو اسکو اپنے گھر سے مگر وہ خدا میں جہاد کی نیت سے اور آیاتہ اور احادیث کی تصدیق نے خدا اس بات کا خاص
ہوا ہو کہ یا اسکو بہشت میں داخل کر گیا یا اسکو اس کے وطن میں ثواب یا مال عنایت کے ساتھ پھر لا دیا گیا یعنی خالص نیت
والے غازی کا خدا صاف ہی کہ اگر وہ شہید ہو تو بہشت میں گیا اور اگر زندہ رہا تو ثواب یا عنایت کا مال لیکر اپنے گھر میں آیا
و دون صور میں اسکا بھلا ہوا ہے اب وہ میرے لئے جاء ملک الموت الی موسی فقال لہ اجبتک فلم یجوب موسی
بل الی الموت ففقاھا فرجع الی اللہ فقال انک اریست الی عبدک لا یزید الموت وقد فقاہ علی
قد اللہ الیہ عینہ و قال ارجع الی عبدی فقل الیہ انک کنت فزید الیہ فضعید الی علی
من یوزید ما وارت بد من شعری فانک تعیش بہ اسے قال تممہ قال ثم الموت قال فالان
من قریب الرب اذ فی من الارض المقدسة روضة من الجنة قال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ کو اتی
عندک کا کہ دینکے قریب کا الی جنب المطریق عند اللکب الی الخجری اور سلم بن ابیہرہ سے روایت ہو کہ حضرت
فرما کر ملک الموت موسیٰ پاس آیا تو اسے کہا اپنے رب کا حکم ہوا ہے کہ تم میری موت کی اطلاع دے تاکہ میں تم کو
مارا تو اس نے انکے چہرہ پر ڈالا تو ششہ خدا کی طرف بٹھ گیا سو اسے کہا اے موسیٰ میری موت کی اطلاع دے تاکہ میں
میں جا چتا اور اسے تو میری آنکھ چھوڑ ڈالی سو خدا نے اُنکی آنکھ بند کر دی اور فرمایا کہ میری موت کی اطلاع دے تاکہ میں
تو زندگی جا چتا ہو سو اگر تو زندگی جا چتا ہو تو اپنا ہاتھ بیل کی پیچیر پر رکھ سو میں قدر تیرا ہاتھ بالوں کو ٹھک لے گا تو وہاں سے
اسے برس تو زندہ رہیگا موسیٰ نے کہا پھر کیا ہو گا فرشتے نے کہا پھر خبر کہ موت ہو موسیٰ نے کہا اگر یہی حال ہو تو ابھی ہی امی
میرے رب مجھ کو قریب کر دے پاک زمین سے یعنی بیت المقدس سے پھر جیک مارنے کی مسافت کے برابر پھر خدا نے فرمایا
خدا کی قسم اگر میں اس مکان پاس ہوتا تو تم کو دکھلا دیتا موسیٰ کی قبر ہزارہ سے کنارے کی طرف ہو جسٹھیلے کے پاس ہے
اس حدیث میں سبہ دین لوگ ملنے کرتے ہیں کہ فرشتے کی آنکھ چھوڑنا آدمی سے نہیں ہو سکتا اور ملک الموت تو بوجیب حکم الہی
کے آیا تھا موسیٰ نے کیوں مارا اطاعت کیون نہ کی تو معلوم ہوا کہ موسیٰ کو دنیا کی زیست بہت پیاری تھی انکا جواب یہ ہو کہ فرشتہ
آدمی کی صورت پر آیا تھا تو آدمی کے خواص اسے ظاہر ہوا چاہیں تو اس صورت سے انکے کا صدمہ ہے وہ پھر نہ کچھ تعجب نہیں اور
حضرت موسیٰ نے ملک الموت کو نہ پہچانا تھا بلکہ جانتا تھا کہ یہ کوئی آدمی ہو بخلاف اسے جو چٹھا دعویٰ کرتا ہو کہو کہ روح کا نام
سوائے فرشتے کے آدمی کا کام نہیں اس واسطے کہ اسکا اپنے پاس سے دھکیلا اتفاقاً آنکھ پر پڑ گیا آنکھ چھوٹ گئی اور یہ گمان
غلط ہو کہ حضرت موسیٰ کو زندگی بہت پیاری تھی اس واسطے کہ دوسری بار زیادتی نہ کا خدا نے پیغام دیا اور حضرت موسیٰ نے قبل کا
ق ابوہریرہ قال قال اللہ الرحمة مائة جزء فامسک عندک تسعة وتسعين و انزل فی الارض جزء واحد فممن
ذلک العزیر بنی راحم الخلق حتی ارفع الدابة حافرہا عن و کان ہا خشية ان تصیبہ بخاری اور سلم بن
ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے رحمت کے سچے کیے سو اپنے پاس نہاں ہے جسے رکھے اور ایک جھلے میں
نہ ہمارا سو اسی ایک جھلے کے سبب سے مخلوقات آپس میں رحمت کرتے ہیں اور ایک دوسرے پر اس کھاتے ہیں یہاں تک کہ انور
اپنا کھراٹھا لٹھیا کر اپنے بچے پر سے اس خون سے کہ گھسے اس کے ناک جاوے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رحمت الہی بنوں پر

1964

146

تحفة الاشواق مشرق الانوار

پایا ایک کو یاد دوزخ کو سبشت میں نہ داخل ہوا **فدنی** وہ شخص بڑا بے نصیب ہے جو ضعیفان باب کی خدمت کر کے
 شہرت نہ حاصل کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان باب کی خدمت شہرت کا عمدہ وسیلہ ہے اور انکو تکلیف رسانی اور بے خدمتی
 دوزخ کا سبب ہے **وَمَنْ يَكْرِهْ لَكَ اللَّهُ حُرْصًا لَا تَعْدُ قَالَهُ** بخاری میں ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ حضرت ابی حرس کو زیادہ کرے اور یہ کام پھر نہ کرنا یہ حضرت نے ابو بکرؓ سے فرمایا **فدنی** حضرت بلع میں تھے ابو بکرؓ نے
 اس خیال سے کہ کوئی کا تو اب بختا مارے جلدی سے صف کے پیچھے نیت کر کے رکعت میں شریک ہو گئے جب حضرت کو
 یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عبادت کی حرص عمدہ بات ہے خدا زیادہ کرے لیکن پھر اسی جلدی نہ کرنا
 کہ عبادت میں اتنا افضل ہو اور صف کے پیچھے کھڑے ہونا مکروہ ہے اور یہی مذہب ہوا امام عظیم اور امام شافعی اور امام مالک کا کہ
 صف کے پیچھے نہ بیٹھنا مکروہ ہے لیکن نادرین باطل ہوتی اور اگر ناز باطل ہوتی تو حضرت پھر بیٹھنے کو فرماتے **مَنْ**
أَدْبَرَ رُكْبَتَهُ فِي صَلَاةٍ فَهُوَ كَالْجَاهِلِ الْأَعْمَى یا رسول اللہ قال لا تقوم الساعة
 حتى يذوقوا أسقامهم الذين آمنوا ثم لم يؤمنوا فلو أنهم بقوا على الإسلام لم يذوقوا أسقامهم **قَالَهُ**
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فليست أحد جانيها الذي في الجحيم يقولون الثانية
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فليست جانيها الآخر ثم يقولون الثالثة **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**
وَاللَّهُ أَكْبَرُ فيخرج لهم فيدخلونها فيعذبون فيها هم ينقسمون المغالين إذا جاءهم
 البصير فقال إن الدجال قد خرج فيخرجون كل شيء فيخرجون مسلمين ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
 تینے سنا جو ایسا شر جس کے ایک جانب خشکی ہے اور ایک جانب سمندر ہے وہ جاب نے کہا مان یا رسول اللہ ہے سنا ہے تو نے طے نہیں
 ہے حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی یہاں تک کہ ٹہیکے اُس شہر سے ستر ہزار حضرت اہل کی اولاد جو حبش شہر کے پاس
 آویٹے تو ان پر ٹہیکے سو تھیلے سے نہ لڑیں گے اور نہ پیرارینگے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** والہ اکبر کینگے تو انکی ایک طرف جو دیر میں ہو کر رہی
 ہو دو سری بار **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** والہ اکبر کینگے تو انکی دوسری طرف گر پڑیگی پھر تیسری بار **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** والہ اکبر کینگے تو ہر طرف
 سے کھل جاویں سو اُس شہر میں کس پڑینگے تو لوٹینگے سو جب کہ لوٹ کے مالون کو بانٹ رہے ہوں گے کہ اچانک ایک چیخنے والا
 ہو گیا سو کہ **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّكَ أَدَبُكَ** اور وہ حال کی طرف باٹ کھڑے ہونگے **ف** اس حدیث
 میں طے نہیں کہ فتح کی خبر ہے کہ قیامت کے قریب امام مہدیؑ کے وقت میں ہوگی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں تھیا چلا
 صرف گلے کی برکت سے فتح ہوگی اور تیسرے باب میں حدیث گذری کہ تھیا بھی وہاں چلیگا تو مطالب یہ کہ اول کچھ تھیا چلیگا
 لیکن آخر کچھ گلے کی برکت سے ہوگی **ق** **عَلَيْكُمْ صَلَواتُ عَلَیْکُمْ صَلَواتُ الوَسْطَى صَلَواتُ النَّصْرِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيُؤْتِيهِمْ**
نَارًا قَالَهُ بخاری اور سلم میں علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہوا باز کھارج والی نماز سے
 یعنی عصر کی نماز سے خدا کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھرے یہ حضرت نے جنگ خندق کے دن فرمایا **فجنگ خندق**
 میں کافروں نے نہایت ہجوم کر لڑی و محرم کی لڑائی ہوئی حضرت نے نصرت پائی عصر کی نماز قضا ہو گئی تب حضرت نے
 یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوة وسطیٰ کی مخالفت کی قرآن شریف میں بڑی تاکید ہے عصر کی نماز

۱۶۸۳

۱۶۸۴

تخفئة الاخيار ترجمة مشرق الانوار

۱۶۸۵

اسو اسلئے کہ وہ فجر اور نذر اور غریب اور یتیم کے سچ میں پڑی ہوئی تھی۔ **ابو سعید خدری** رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سچا جو عبد اللہ بن حویر اور خاندان ویرانیاں اور
 حقیقت دار ہو اور محتاجوں سے جن پر تو خیرات کرے **ف** زینب عبد اللہ بن حویر کی بی بی نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت سچا آپ سے
 خیرات کرنے کو فرمایا سونے چاہا کہ اپنا زیور محتاجوں کو خیرات کروں **س** عبد اللہ بن مسعود یون کہتا ہے کہ میں اور میرے بیٹا اور
 محتاجوں سے زیادہ تر محتاجوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر جو مرد الدار ہو اور خاندان محتاج
 ہو تو خاندان ہی کو خیرات دینا افضل ہے **ابو سعید خدری** رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سچا جو محتاجوں کو خیرات کرے یا سچا جو محتاجوں کو خیرات کرے
 کہ میرے بھائی کا پیٹ جلنا اور حضرت نے فرمایا کہ سچا جو محتاجوں کو خیرات کرے یا سچا جو محتاجوں کو خیرات کرے کہ میرے بھائی کا پیٹ جلنا اور حضرت نے فرمایا کہ سچا جو محتاجوں کو خیرات کرے
 یہ حدیث فرمائی اور چوتھی بار بھی شہد پانے کو فرمایا چنانچہ چوتھی بار پیٹ بند ہو گیا یہ جو فرمایا کہ خدا سچا جو محتاجوں کو خیرات کرے یا سچا جو محتاجوں کو خیرات کرے
 خبر دی ہو کہ شہدین محبت اور سخاوت سچا جو محتاجوں کو خیرات کرے یا سچا جو محتاجوں کو خیرات کرے کہ میرے بھائی کا پیٹ جلنا اور حضرت نے فرمایا کہ سچا جو محتاجوں کو خیرات کرے
 سب جانور سستے ہیں یہود و نصاریٰ والوں کی دو بڑھیاں مراد ہیں جو حضرت عائشہ باس آئیں سو انھوں نے کہا کہ قبر والوں کو
 ان کی قبروں میں عذاب ہوتا ہے **ف** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میرے پاس یہودی دو بڑھیاں آئیں انھوں نے کہا کہ عذاب
 قبر کی خبر دی ہیں سنے ان کی بات نہ مانی جب وہ چلی گئیں تب میں نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث
 فرمائی اور حضرت ابی کوئی ناز نہ پڑتے تھے کہ میں عذاب قبر سے پناہ نہ مانے ہوں **ابو ہریرہ** رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب
 دین مخلوق لکھنے کی سلاسل **بخاری** میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب سلاسل کیا خدا نے ان
 لوگوں سے جو بہشت کو جاوینگے زنجیروں میں **ف** یعنی انفر کاغذ بندی میں گرفتار ہوتے ہیں پھر اسلام کی ہدایت پر
 بہشت میں داخل ہونے اور بھٹے کتے میں کشتن الہی کی زنجیر اور ان کی جھکوانے اپنی طرف کھینچ لیا بہشت میں داخل ہوا
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب سلاسل کیا خدا نے ان لوگوں سے جو بہشت کو جاوینگے زنجیروں میں گرفتار ہوتے ہیں پھر اسلام کی ہدایت پر
 ان کے لئے عذاب **ابو ہریرہ** رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب سلاسل کیا خدا نے ان لوگوں سے جو بہشت کو جاوینگے زنجیروں میں گرفتار ہوتے ہیں پھر اسلام کی ہدایت پر
 کہ حضرت نے فرمایا کہ اسے آسان کر دیا اور دوسری روایت یوں ہے کہ سچا جو محتاجوں کو خیرات کرے یا سچا جو محتاجوں کو خیرات کرے
 اس بار کے حق میں فرمایا جو بنی نہایت کی قوم سے تھا اسے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ سچا جو محتاجوں کو خیرات کرے یا سچا جو محتاجوں کو خیرات کرے
 نہیں پھر اسے بڑھ گیا اور پڑنے لگا یہ ان تک کہ بارگاہ بنی نہایت نصاریٰ کی ایک قوم ہو اس قوم کا ایک آدمی

۱۶۸۴

۱۶۸۵

۱۶۸۶

۱۶۸۷

۱۶۸۸

تخلف الاخیار لرجاء مشارق الاقطار

در حدیث
عبداللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ
۱۴۹۴

کہا گیا کہ تیری خیرات تو قبول ہو گئی حرام کاری خیرات تو اس واسطے قبول ہوئی کہ شاید وہ خیرات کمال یا اگر اپنی حرام کاری سے باز رہے اور شاید کہ مالدار سوچے اور شرا و سہوہ بھی خیرات کرے اس مال سے جو خدا نے دیا ہو اور شاید کہ چچا اس کے سبب سے چوری سے باز رہے **ف** معلوم ہوا کہ خیرات اور صدقہ کا تو اس کیسے میں نہیں تھا اگر خدا تو اپنی سے پس من مخرج ہو نیت خالص چاہیے **ابو ہریرہ** ؓ قال رجل لم یعمل حسنة قط الا حيلة اذا مات فخرج حقه ثم اذ دفن انصرفت اليه نصفه في الجحيم فقال له قد رآه عليه بعد بنة عبد الا لا یعد به احد من العالمين فلما مات الرجل فعلموا ما اخرهم فامر الله البرصع ما فيه وافر الخرج جمع ما فيه ثم قال لم فعلت هذا قال من خشيتك يا رب و انت اعلم خفف الله له بخار من اور سلم بن ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد نے کسی کوئی نیک کام نہ کیا تھا اپنے لوگوں سے کہا احب وہ شخص مر جاوے تو انکو جلاؤا دیو پھر اسکی آدھی راکھ خشکی میں بکھیر دو اور آدھی دریائیں ستونم خدا کی اگر خدا نے اسکو تنگ کیا اور عذاب مقرر کیا تو البتہ اسپر ایسی مار مارا گیا کہ تمام عالم میں کسی پر ایسا عذاب نہ ہوگا پھر جب وہ مرد مر گیا تو اس کے لوگوں نے وہی کیا جو اُس نے اُسے کہا تھا سو خدا نے خشک جگہ سے حکم کیا تو جتنی آہیں خاک تھی اُسے جمع کر دی اور دریائے حکم کیا اُسے بھی جمع کر دی پھر خدا نے اس شخص سے فرمایا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا تھا اُسے کہا اچو رب میرے خوف سے اور تو زیادہ تر دانا ہو سو خدا نے اسکو بخش دیا **یاف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوف الہی اور اپنے قصور کا اقرار مغفرت کا سبب ہے **ابو ہریرہ** ؓ قال سلیمان بن داؤد لا خوفن الليلة بجانہ امر ان تلذ کل امرأة منهن علاما یقاتل فی سبیل اللہ فقال له الملك قل ان شاء اللہ فکم یقل ونسئ فاطاف بهن و لکم قتل منهن الا امرأة نصفت النسان کف قال ان شاء اللہ کم یجنت دکان الرجی حاجتہ ویردی سبعین ویردی سبعین بخاری اور سلم بن ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سلیمان بن داؤد نے کہا کہ مجی رات دعو تو پر گونہ لگا یعنی اُسے محبت کرو وگرنہ کہ انہیں سے ہر ایک عورت لڑکا بنے گی جو راہ خدا میں جہاد کرے گا تو رشتے نہ اس سے کہا کہ کہے کہ اگر اللہ چاہے گا عورتوں کو انشاء اللہ کہا اور کہنا بھول گیا پھر ان سو عورتوں پر گونہ لگاؤ انہیں سے کوئی نہ جی مگر ایک عورت آدھا آدھی تھی اگر سلیمان انشاء اللہ کہتا تو اسکی بات پوری ہوتی اور اپنے مطلب کا اسیدوار ہوتا اور ایک روایت میں ہو عورت کے بدلے نوے عورت کا ذکر ہو اور دوسری روایت میں شرف جب لوگوں نے جہاد کین تھی کی تب حضرت سلیمان نے کثرت اولاد کی آرزو کی کہ جہاد میں غیروں کی حاجت نہ رہے مگر انشاء اللہ کہنا بھول گئے مگر اب پوری ہوئی معلوم ہوا کہ جب کسی کام کا ارادہ کرے تو انشاء اللہ ضرور کہہ لے اس واسطے کہ بدون خدا کی مدد کے آدمی سے کوئی کام نہیں ہو سکتا یہی ہوا یاری حکیم بن ابی ہاشم **ابو ہریرہ** ؓ قال سبعتکم قتلوه ہذا ہتی فکانا مئہ ہذا ہتی فکانا مئہ یعنی چلیس بخاری اور سلم بن ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ چلیس قتل کیا سات کافروں کو پھر کافروں نے انکو قتل کیا یہی ہوا کہ اسکی بیوی بن کاف **جلیب** ایک صحابی کا نام تھا حضرت نے کسی انی بن کیا کہ کافروں کی ساتھ لاشوں کے پاس انکی لاش پڑی ہو تب حضرت نے انکی فضیلت میں یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے کمال مہربانی سے اُسے سر کرانی کر دین رکھا لہذا کے قبر میں دفن کیا **ابو ہریرہ** ؓ قال فصت عمہ نبیا من الانبیاء فامر بقیۃ النمل فاحرق فاحرق الله النمل

۱۴۹۷

۱۴۹۸

۱۴۹۹

تحفة الاخيار شرحه مشرق الانوار

[illegible]

بنو اسرئیل حریم عبادتہ وکانت امرأه بنی یمن یمنیة فقلت انی شیتکم لا تمیتکم لکم قال فترجعت
 له فلم یلقنی الیها فانت راعیا کان یأوی الی صومعته فامتنته من نفسها فواقع علیها فحملت فلما وکدت
 قالت هو من جریم فاقولہ فاستزله وهد موامومعته وجعلوا یضربونه فقال ما سألکم فقالوا انیت
 بهذا البنی فوکدت منک فقال ابن الصبی فجاؤا به فقال دعونی حتی أصبی فضلی فلما انصرفت انی
 بالصبی فظعن فی بطنہ وقال یا غلام من ابوالک قال فلان الراعی قال فاقبلوا علی جریم فحملوا یفسلونہ
 ویمسحون بہ وقالوا انیت لک صومعته من ذهب قال لا أعید وعاين طابن کما کنت ففعلوا ونبینا
 صبی یرضع من امه فمر رجل بالکلب علی دابة فاحد وشارف حسنة فقالت امه اللهم اجعل ابنی مثل
 هذا فترک الشدی واکل کبه فظفر الیه فقال اللهم لا تجعلی مثله ثم اقبل علی ثديه فجعل یرضع قال
 فکانی انظر الی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یحلی الرضاعة باصبعه السبابة فی فمه فجعل یصبرها
 قال ومر بامرأ بجریم وھم یضربونها ویقولون زینت سرقت وھی تقول حسنی لله وریع انوکیل فقالت امه
 اللهم لا تجعل ابنی مثله فترک الرضاع ونظر الیها فقال اللهم اجعلنی مثلهما فھذا یرجعوا الحدیث
 فقالت امه خلقي من رجل حسن الهيئة فقلت اللهم اجعل ابنی مثله فقلت اللهم لا تجعلی مثله وھذا
 ھذه الامه وھم یضربونها ویقولون زینت سرقت فقلت اللهم لا تجعل ابنی مثله فقلت اللهم
 اجعلنی قال ان ذالک الرجل کان جبارا فقلت اللهم لا تجعلی مثله وان ھذا یقولون لھا انیت
 وکمرک وکمرک فقلت اللهم اجعلنی مثلهما فھذا یرجعوا الحدیث
 فرمایا کہ جریم ایک عابد و تھا سو اسے ایک عبادت خانہ بنایا اسپین رہتا تھا سو اسکے پاس اسکی ماں آئی اور وہ نماز پڑھا
 تھا سو اسکی ماں نے بکارا کہ امی جریم تو اسے کہا کہ امی رب میری ماں بجاتی ہر اور میں نماز میں ہوں سو وہ اپنی نمازی میں متوجہ رہا
 تو اسکی ماں پھر گئی جب دوسرا دن ہوا تو اسکی ماں پاس آئی اور وہ نماز میں ہوا سو اسے بکارا کہ امی جریم تو اسے کہا کہ امی رب
 میری ماں بجاتی ہر اور میں نماز میں ہوں سو وہ نماز ہی میں متوجہ رہا تو اسکی ماں پلٹ آئی جب تیسرا دن ہوا تو اسے پاس بجاتی
 سو اسے بکارا کہ امی جریم تو اسے کہا کہ امی رب میری ماں بجاتی اور میں نماز میں ہوں سو وہ اپنی نماز ہی میں متوجہ رہا تو اسکی
 ماں نے یوں کہا کہ اتنی کمکوست ماریو جب تک کہ یہ بدکار عورتوں کا منہ نہ دیکھ لوئے سو بنی اسرئیل جریم کے اور اسکی
 عبادت کے اسپین ذکر کرنے لگے اور ایک بدکار عورت تھی جسکی خوبصورتی ضرب النمل تھی سو اسے بنی اسرئیل سے
 کہا کہ اگر تم چاہو تو میں جریم کو بلایں تمھاری خاطر سے گرفتار کر دوں سو وہ عورت اسے سانسے لئی تو جریم نے اسکی
 طرف کچھ التفات نہ کیا تو وہ چرانے والے پاس آئی اور وہ اسکے عبادت خانے پاس ٹھہرنا تھا سو اس عورت نے اسکو
 اپنی ذات پر تار کیا سو اسے اس سے صحبت کی تو اسکے پیٹ رہ گیا سو وہ جب جنی تو اس عورت نے کہا کہ یہ کاکرچ
 کا ہو تو لوگ اسے پاس آئے اور اسکو اسکے عبادت خانے سے اتارا اور اسکا عبادت خانہ ڈھا دیا اور اسکو مارنے لگے سو
 جریم نے کہا کہ کیا حال ہو تمھارا یعنی کیوں مجھے مارنے ہو سو اس عورت نے کہا کہ تو نے اس بدکار سے زنا کیا سو وہ

تحفة الاختیار ترجمہ مشارق الانوار

لئے سے روکا جی ہر تو اسے کہا وہ روکا کمان پر سواٹھو دس بے آنکھ تو برجن کے کہا نیچے چور ٹوکا کہ میں نماز پڑھ لوں پھر سب
دہ نماز پڑھ چکا وہی روکا سا سننے لایا گیا سو برج نے اُسکے پیٹ میں ٹٹو کا ویا اور کامیاب طریقے تیر کو ان باپ جو لڑکے نے کہا
کہ فلا نا چرانے والا میرا باپ جو حضرت نے فرمایا پھر تو لوگ برج پر جھکا تو اُسکو چونے چائے لگے اور کہا کہ ہم خیرے واسطے
تیر عبادت خدا دوسنے سے بنا دیں گے برج نے کہا کہ نہیں اُسی طرح کامیابی سے بنا دو جیسے آگے تھا سو اُنھوں نے بنادیا اور
کسی زمانے میں ایک روکا اپنی ماں کا دودھ پیتا تھا تو ایک مرد نکلا عمرہ سواری پر تھری ہشاک والا سوئیکی ماں نے کہا کہ اتھی
میرے بیٹے کو اس مرد کے برابر کر دیجو تو لڑکے نے چھاتی چھوڑ دی اور اُس مرد کی طرف متوجہ ہو سو اُسکو دیکھا تو یوں کہا کہ
اتھی جگو ایسا نہ کیجیو پھر اپنی ماں کی چھاتی پر جھکا سو دودھ پینے لگا ابو ہریرہؓ نے کہا کہ گویا میں حضرت کو دیکھ رہا ہوں اور حضرت
اس لڑکے کے دودھ پینے کی نقل کرتے تھے اس طرح پر کلمے کی اگلی اپنے منہ میں ڈال کے چوستے تھے حضرت نے فرمایا
اور لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور اُسکو راتے تھے اور کہتے تھے تو نے حرام کیا تو نے چوری کی اور وہ قسمتی تھی کہ جگو اللہ کفایت
کرنا ہر مرد ہی اچھا وکیل ہو تو اُس لڑکے کی ماں نے کہا اتھی میرے بیٹے کو اس لونڈی کے برابر کیجیو سو اس لڑکے نے دودھ
پینا چھوڑا اور اُس لونڈی کی طرف دیکھا تو کہا اتھی جگو ایسا ہی کیجیو تو اسی جگہ ان اور بیٹے میں گفتگو ہوئی تو اُنکی ستر مٹی مان سنے
کہا کہ ابھی صورت کا ایک مرد نکلا سو میں نے کہا کہ اتھی میرے بیٹے کو ایسا کر دے سو تو نے کہا کہ اتھی جگو ایسا نہ کرو گیائے لڑی
کو لیکر نکلے اور دسے اُسکو مارنے لگے تھے اور کہتے تھے تو نے حرام کیا چوری کی تو میں نے کہا کہ اتھی میرے بیٹے کو ایسا کیجیو سو تو نے کہا
کہ اتھی جگو ایسا ہی کیجیو لڑکے نے کہا کہ مقرر وہ مرد ظالم تھا سو میں نے کہا کہ اتھی جگو ویسا نہ کرنا اور البتہ اس لونڈی کو کہتے ہیں
کہ تو نے حرام کیا اور حالانکہ اُسے حرام نہیں کیا اور کہتے ہیں کہ تو نے چوری کی اور حالانکہ اُس نے چوری نہیں کی تو اسواسطے
میں نے کہا کہ اتھی جگو ایسا ہی کرنا ہفت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سوائے تین لڑکوں کے کوئی لڑکا گوشت
نہیں لاولا یکسی کسی بن مریم چہرہ حدیث فرمائی اور دو لڑکوں کا ذکر فرمایا تو تینوں لڑکوں کا یہ نام ثابت ہوا حق سبحانہ
الاکوف کان خیر قد سألنا الیوم اکوف قتاده وخیر سألنا سئل قال لا منصرف لک فی ذی قعدہ بخاری اور سلم بن
سلم بن اکوع سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے ارادوں میں بہتر سوار حج الوقتادہ ہے اور ہمارے پیادوں میں بہتر
پیادہ سلم ہے یہ حضرت نے ذی قعدہ سے پہلے ہوئے فرمایا ذی قعدہ ایک چشمہ ہے یا گاؤں کا نام ہے الوقتادہ اور سلم النصارى
صحابی ہیں حضرت نے اُنکی سپہگیری اور استادى کی تعریف فرمائی کہ ابُوہریرۃؓ کان جعل ید آیۃ الناس فکان شیعۃ
لِما کاد اذا بیت معبراً فجاءوا عنہ لعلّ الله یجأوزعنا فال ملکى الله فجعلاً وزعتہ بخاری اور سلم بن ابو ہریرہؓ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد تھا کہ لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا تو اسے غلام سے یوں کہا کہ اگر تھکا کہ جب تو غفلت پاس
جاتا تو اُس سے درگزر کرنا یعنی سختی سے تقاضا نہ کرنا شاید کہ خدا سے بھی درگزر کرے حضرت نے فرمایا پھر وہ مرد خدا سے ملا تو
خدا نے اُس سے درگزر کی ہفت یعنی بعد موت کے امیر عذاب نہ کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خلقت کو تنگ نہیں کرتا
خدا اُسکو بہن تکرتا ہے ابُوہریرہؓ کان ذکرنا تجأزل سلم بن ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کسی لڑکی
کا کام کرتے تھے ہفت اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کعب اور پیشہ کرنا کچھ عجیب کی بات نہیں بلکہ پیشہ وری مرد کے سختی

وَمِنْهُمْ أَتَّخِذُوا تَرْجِيهِمْ مَثَلًا لِّلْآخِرِينَ

اُسے اُس درویش کو قتل کیا سچا سچا اسکو قتل کر کے سو کو پورا کیا پھر اُس شخص نے لوگوں سے پوچھا کہ جہان میں بڑا عالم
 کون ہے تو اسکو ایک عالم مرد بتایا گیا یعنی لوگوں نے کہا کہ فلا نامو بڑا عالم ہے سو اُس نے کہا کہ اُس شخص نے سوجان کو مارا ہو سو کیا اگلے تیر
 مقبول ہو سکتی ہے تو اُس عالم نے کہا کہ ہاں اور کون شخص گنہگار اور توبہ کے درمیان حال ہو سکتا ہے پھر یہی توبہ کا کوئی منع نہیں
 تو فلائی فلائی زمین کی طرف جا مقرر وہاں چند لوگ ہیں کہ خدا کی عبادت کرتے ہیں تو کو بھی خدا کی عبادت کرانے ساتھ اور
 نہ پلٹو اپنی زمین کی طرف اسوا سنے کہ وہ بڑی زمین ہے سو وہ شخص اس طرف کو چلا آیا تاکہ جب وہی راہ چلے گا تو شک و سوسائے
 لیا تو جھگڑنے لگے زمین رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے سو رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ یہ شخص توبہ کر کے آیا ہے اپنے
 دل سے خدا کی طرف متوجہ ہو کر اور عذاب کے فرشتوں نے کہا کہ اسنے بھی ایک نیک کام بھی نہیں کیا تو اُس نے کہا ہاں بکری شہ
 آدمی کی صورت پر آیا تو فرشتوں نے اُسکو اپنے درمیان پنج مقرر کیا تو اُسے کہا کہ دونوں زمینوں کی مسافت کو پالو سو شخص
 جس زمین کی طرف زیادہ تر نزدیک ہو سو اسی کے لائق ہو تو فرشتوں نے پالو اُسکو اُسی زمین کی طرف نزدیک کر دیا پھر ہر کا
 اُسے راہ دیہ کیا تھا تو اُسکو رحمت کے فرشتوں نے لیا اور دوسری روایت یوں ہے کہ خدا نے گناہ کی زمین کی طرف حکم بھیجا کہ
 تو دور ہو جا اور عبادت کی زمین کو حکم ہوا کہ تو قریب ہو جا اور بخاری اسنے روایت کی ہے کہ وہ شخص اپنی چھاتی کے محل توبہ کی
 زمین کی طرف ہوا یعنی مرنے کے وقت دونوں زمین کے بیچ میں برابر تھا چھاتی سے ہر ایک کو اُپر قریب ہو گیا اس
 حدیث سے کسی عمرہ نامہ سے ثابت ہوئے ایک یہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرنا مقبول ہے دوسرے یہ کہ جہان گناہ کیا ہوا اُس سے ہر کنا
 مستحب ہو تاکہ بدیاریوں کی صحبت پھر اُسکو بلا زمین دُعا سے تیسرے یہ کہ فرشتوں کو علم غیب نہیں اگر اُنکو علم غیب ہو تو عذاب کے
 فرشتے نہ بحث کرتے چوتھے یہ کہ عری اور مدعا علیہ کو بیچا سیت کرنا درست ہے یا نہیں یہ کہ رحمت الہی کی کچھ حد نہیں اور مرنے سے
 خالص دل سے توبہ کی اور مرد ریاسے رحمت اور مغفرت جوش میں آیا ہو ضعیف کان ملک یدمن کان قہکم و کان کہ
 ساجد فلما اکبر قال للملک انی قد کنیت فابعث الی علامہ اعلمک السحری فبعث الیہ علامہ اعلمک فکان فی
 طریقہ اذ اسلک الیہ وسمیع کل کلمہ فاعجبہ فکان اذ اتی الساحر قریب الیہ ووقع الیہ
 فاذا اتی الساحر صریح فمشکی ذلک الی الراہب فقال اذ احسیت الساحر فقل حبسنی اہلی واذ احسیت
 اہلک فقل حبسنی الساحر فبیما ہو ذلک اذ اہل علی دابة عظیمة قد حبست الناس فقال الیہ
 اعلم الساحر افضل ام الراہب افضل فاخذ حجرا وقال اللهم ان کان الراہب احب الیک من امر
 الساحر فاقتل ہذی الدابة حتی یمضی الناس فوماھا فقتلھا ومضی الناس فالی الراہب فاخبرہ فقال
 لہ الراہب ای بی انت الیوم افضل منی قد بلغ من امرک ما اری ورائک ستینے فان ابلیت فلا بد لک
 علی وکان الغلام یبکری الا کلمہ واکبر ص وید اوی الناس سائر الادواء فسمیع حبس للملک کان قد
 حسی فایا کبیرة قال ما ہذا لک اجمع ان انت شفیتنی قال لای لا شفی احد الا انما شفی
 اللہ فان امنت باللہ دعوت اللہ فشماک فامن باللہ فشماک اللہ فالی الملک فجلس الیہ کما کان
 یجلس فقال لہ الملک ان رد علیک بصرک قال لئی قال ولک رب غیر فی قال ربی وربک اللہ

۱۷۱۲
 قصہ اکابر ترجمہ مشارق الانوار

پھر وہ لڑکا درویش پاس آیا اور اسکو یہ حال بتلایا تو درویش نے اُس سے کہا اے بیٹا تجھے افضل ہو مگر تیرا مرتبہ یہاں تک
سہوچا کہ مجھ کو نظر نہ آئے اور مقرر عنقریب تو آزمایا جاوے گا سو اگر تو آزمایا جاوے تو مجھ کو بتلایا تو اُس لڑکے کا یہ حال تھا کہ اس نے
اور کوڑھی کو چنگا کرنا تھا اور لوگوں کی علاج کرتا تھا ہر قسم کی بیماری سے تو یہ حال بادشاہ کے ایک مصاحب نے سنا اور وہ
اندھا ہو گیا تھا تو اُس کے پاس بہت سے تحفے لایا اور کہا کہ جو مال کہ میرے بیان پر وہ صبر سے دے دے اگر تو مجھ کو چنگا کر دیوے
لڑکے نے کہا کہ میں کسی کو چنگا نہیں کرتا چنگا کرنا تو خدا ہی کا کام ہو سو اگر تو خدا کا ایمان لاوے تو میں خدا سے دعا کروں تو وہ
مجھ کو چنگا کر دیوے گا سو وہ مصاحب خدا کا ایمان لایا تو خدا نے اُسکو چنگا کر دیا پھر وہ مصاحب بادشاہ پاس گیا اور اُس کے پاس
بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا تو اُس سے بادشاہ نے کہا کہ تیرا ہی آنکھ روشن کر دی مصاحب نے کہا کہ میرے مالک نے بادشاہ
نے کہا میرے سوا بے سبھی کوئی تیرا مالک ہو مصاحب نے کہا میرا مالک اور تیرا مالک خدا ہو سو بادشاہ نے اُسکو پکڑا اور ہیشہ اُسکو
مارا کرتا تھا یہاں تک کہ اُس نے لڑکے کو بتلادیا سو وہ لڑکا بلا یا گیا تو بادشاہ نے اُس سے کہا اے بیٹا تیرے جادو کا یہ مرتبہ یہوچا کہ
تو اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرنے لگا اور تو ایسا کرتا ہو اور ایسا کرتا ہو حضرت نے فرمایا سو اُس لڑکے نے کہا کہ میں کسی کو چنگا
نہیں کرتا چنگا تو خدا ہی کرتا ہو سو بادشاہ نے اُس لڑکے کو پکڑا اور ہیشہ اُسکو مارا کرتا تھا یہاں تک کہ اُس نے درویش کو بتلادیا سو
وہ درویش پکڑا آیا اور اُس سے کہا گیا کہ تو پلٹ جا اپنے دین سے سوچنے انکار کی سو بادشاہ نے ایک ارہنگ لایا اور درویش
کی چادر پر رکھا اور اُسکو پیر ڈالا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا پھر بادشاہ کا مصاحب بلا یا گیا اور اُس سے کہا کہ اپنے دین سے
پھر جا سو اُسے غانا سو اُسکی چادر پر ارہ رکھا اور اُسکو چیر ڈالا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا پھر وہ لڑکا بلا یا گیا تو اُس سے کہا کہ اپنے
دین سے پلٹ جا سو اُسے غانا سو بادشاہ نے اُسکو اپنے چند مصاحبوں کو دیا اور کہا کہ اسکو فلاںے فلاںے پہاڑ کی طرف
لیجاؤ اور اُسکو پہاڑ پر چڑھاؤ پھر جب تم پہاڑ کی چوٹی پر پہنچو سو اگر یہ لڑکا اپنے دین سے پھر جائے تو بہتر ہو اور نہیں تو اُسکو
دھکیل دو سو وہ بے اُسکو لیکے اور پہاڑ پر اُسکو چڑھا یا تو لڑکے نے کہا کہ اتنی مجھ کو ان کے شر سے بچا جس طرح سے کہ تو چاہے سو
پہاڑ نے اُنکو خوب ہلایا اور وہ لوگ گر پڑے اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا سو بادشاہ نے اُس سے کہا کہ کیا حال ہوا تیرے
ساتھیوں کا اُسے کہا خدا نے مجھ کو ان کے شر سے بچا یا سو بادشاہ نے اُسکو اپنے اور چند مصاحبوں کے حوالے کیا اور کہا اُسکو لیجاؤ
اور اُسکو ناؤ پر چڑھاؤ اور اُسکو دریا کے اندر لیجاؤ سو اگر یہ اپنے دین سے پھر جاوے تو خوب ہو اور نہیں تو اُسکو دریا میں ڈال دو تو
وہ لوگ اُسکو لیکے سو لڑکے نے کہا کہ اتنی مجھ کو ان کے شر سے بچا جس طرح سے کہ تو چاہے سو اُنکو لیکر ناؤ اور بھی ہو گئی تو وہ لوگ ڈوب گئے
اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا تو بادشاہ نے اُس سے کہا کہ تیرے ساتھیوں کا کیا حال ہوا اُسے کہا خدا نے مجھ کو ان کے شر سے بچا یا
پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ تو مجھ کو نہ مار سکیگا یہاں تک کہ تو وہ کام کرے جو میں مجھ کو بتلاؤں بادشاہ نے کہا وہ کیا چیز ہو اُسے
کہا کہ تو سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کر اور ایک کھینے پر مجھ کو ملی دے پھر میری ترکش سے ایک تیرے پھر تیرا کمان کے
انداز رکھ پھر کہہ خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہو مارتا ہوں پھر مجھ کو تیرا سو اگر تو یہ کام کرے گا تو مجھ کو قتل کر سکیگا سو بادشاہ
نے سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا اور اس لڑکے کو ایک کھینے پر سولی پر پھانسی لٹکی ترکش سے تیرا پھر تیرا کمان کے
انداز رکھا پھر خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہو مارتا ہوں پھر مجھ کو تیرا سو اگر تو یہ کام کرے گا تو مجھ کو قتل کر سکیگا سو لڑکے نے اپنا

ہاتھ اپنی کھٹی پرستار کے مقام پر رکھا سو گر گیا تو لوگوں نے کہا کہ ہم لڑکے کے مالک کا ایمان لائے ہم لڑکے کے مالک کا ایمان لائے پھر خواب میں بادشاہ سے کسی نے کہا کہ تو نے دیکھا جسکا بچہ کھجور کا تختہ خدا کی قسم مقرر ہے پھر ترانہ اور تیرا درگڑا اللہ لوگ تو ایمان لاپکے سو بادشاہ نے خندق کھودنے کا راہوں کے ناگوں پر حکم دیا سو خندق کھودی گئی اور اُسے اُسکے اندر خوب آگ بھڑکائی اور کہا کہ جو شخص اپنے دین سے نہ پھرے سو اسکو خندق میں ڈھکیں دیا کہ یوں کہا جاوے کہ اسین گر پڑ سو لوگوں نے ویسا ہی کیا یہاں تک کہ ایک عورت آئی اور اُسکے ساتھ اُسکا ایک لڑکا تھا سو وہ عورت بھی بچہ لائی خندق میں گرے تو لڑکے نے اُس سے کہا ایمان تو صبر کر اسواسطے کہ تو حق دین پر ہوں اس حدیث میں اہل حق اور اہل باطل اور صبر کی فضیلت اور ہدایت الہی کا بیان ہو چنانچہ اس قصہ کو حق تعالیٰ نے سورہ والتمیز ذات البیرون میں اہل بیان فرمایا ہو حضرت نے اُسکو مفصل بیان کیا **وَصَدِيقُهُ بْنُ الْحَكِيمِ الشَّيْخِي كَانَ يَتَّبِعُ مَنَافِقَ كَيْسَانَ يَخْطُ مَنَافِقَ وَاقَفَ حَقَّهُ** **قَدْ لَقِيَ سَلَمَ بْنَ مَعَاوِيَةَ بْنِ حَكَمٍ** سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبر نے ایک پیغمبر تھے کہ لکیر میں بناتے تھے سو کسی لکیر انکی لکیرے موافق پڑی سو وہی ٹھیک ہو ف معاویہ بن حکم سے روایت ہو کہ میں نے حضرت سے پوچھا کہ ہم کفر کی حالت میں علم غیب بتانے والوں پاس جاتے تھے حضرت نے فرمایا کہ اب اُنکے پاس مت جایا کہ پیغمبرین نے کہا کہ بعض لوگ لکیرین کھینچ کے کچھ حال بتلاتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ** سے روایت ہو کہ کفار و کفار کا دستور تھا کہ جب کچھ کام کرنا منظور ہوتا تو جلد جلد بہت لکیریں بٹھار کھینچے پھر وہ دو لکیریں ملا کر کاٹتے جاسے آخر کو اگر وہ لکیریں رہ جائیں تو اُس کام کو نیک جانتے اور اگر ایک لکیر رہتی تو اُسکو بد جانتے علماء سے حدیث نے کہا ہے کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خط کشی درست نہیں اسواسطے کہ خط کشی اُس پیغمبر کا سچو تھا تو اُسکے موافق اور لوگوں سے ہونا محال ہو بعض نادان اس حدیث کو علم رمل کی دلیل جانتے ہیں سو غلط بات ہو اسواسطے کہ اُس پیغمبر کی خط کشی بالیقین معلوم نہیں ہو سکتی تاکہ اس خط اور اُس خط کی موافقت اور عدم موافقت معلوم ہو اور بہت آیات اور احادیث سے ثابت ہو کہ کینہ کی بات بالیقین کوئی نہیں جان سکتا اور اُسکے دیانت کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں فرمایا تو صحت معلوم ہوا کہ علم رمل اور جفر اور نجوم شرع میں ہرگز درست نہیں **وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاوِيَةَ كَتَبَ اللَّهُ قَادِمًا إِلَى خَلِيفَةٍ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ** **يَحْمِسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ قَالِ وَعَرَسُهُ عَلَى الْمَاءِ** مسلم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مخلوقات کی تقدیرین اور اندازے لکھے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس آگے فرمایا کہ عرش خدا کا پانی پر بخاف جو کچھ خدا کو کرنا منظور تھا اُسکو اول لوح محفوظ میں لکھا پھر اُسکے موافق عالم کو بنایا اور معلوم ہوا کہ پانی کا وجود آسمان زمین سے مقدم ہو **وَجَاءَ كَذَبٌ كَذِبًا فَإِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدَأَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ قَالَ لَعَنَ لِحَاطِبِ بْنِ** **إِلَى لَتَعْمَلْ جَلَدًا لَيْسَ كَوَاحِطًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْدٌ خَلَقَ حَاطِبٌ بِاللَّيْلِ** مسلم بن جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا تو جھوٹا ہے حاطب و نفع میں بنادیا اسواسطے کہ وہ جنگ بدر اور حدیبیہ میں حاضر تھا یہ حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام سے فرمایا وہ غلام حضرت کے پاس حاطب کا شکوہ کرتا آیا سو اُس نے کہا کہ یا رسول اللہ مقرر حاطب تو دروغ میں جاوے گا ف اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ جو حضرت کے اصحاب جنگ بدر اور حدیبیہ میں موجود تھے اُنہیں دروغ حرام ہی

۱۴۱۳

تفہیم القرآن تفسیر مشرق الانوار

۱۴۱۴

۱۴۱۵

۱۷۲۳

ہو گیا کہ بن اخصیبت و حبب اجرتك و ردھا عليك الميراث قالہ لہم انما قالہ انی تصدقت علی امرئ
بجاریتہ و انھا كانت مسلمین بریدہ بن حصیب سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا وارث ثابت ہو گیا اور راسخ سے
وہ لوہڑی ہو جو بھری یہ حضرت نے اس عورت سے فرمایا جس نے کہا تھا کہ میں نے اپنی ماں کو لوہڑی لدی تھی اور میری ماں مر گئی
ف یعنی مجھ کو دونا مرے ہوئے ایک تو دوسرے کا ثواب دوسرے کو بھری کی ملکیت وراثت کے سبب سے قیام پانے سے محفوظ
و قال اللہ تبارک و تعالیٰ انھا یقیناً خیر من علی بن ابی طالب بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہو کہ حضرت نے

۱۷۲۷

فرمایا کہ خدا نے انکو تمھارے شر سے بچا یا جیسا کہ تمھارے شر سے بچا یا یعنی وہ سانپ جو احباب پر مناسک کے مقام میں نکلا تھا
ف عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہو کہ ہم مناسک کے غار میں تھے حضرت پر وہاں سورہ رسالت اتاری ہم کو یاد کرتے تھے
اتنے میں وہاں ایک سانپ نکلا حضرت نے فرمایا کہ اُسکو مار ڈالو ہم اسکے مارنے کو دوڑے سانپ نے بل میں گس گیا تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سانپ کا ناز اور ت ہر فصل فیما لم یسوفاعلہ

۱۷۳۵

اس فصل میں دس حدیثیں ہیں جنکے سرے پر فصل ماضی بھول ہر ق عایشہ اریثک فی المنا و تلک علیا لہما فی بیات
الملک فی ساقہ من حیر فیقول ہلہ امر انک فاکشف عن وجہک فادھا انت ہو فاقول ان یثک من عبد
اللہ یضرہ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ مجھ کو تو خواب میں دکھائی گئی
تین رات مجھ کو میرے پاس فرشتے آتا تھا ریشمی ٹکڑے میں سوزن کہتا تھا کہ یہ میری عورت تیرے میں سے تیرا چہرہ کھلا کر کیا
دیکھتا ہوں کہ وہ صورت تیری ہی ہو تو میں کہتا تھا کہ اگر یہ خواہ خدا کی طرف سے ہو تو خیر ان ہی اگر گائی تو میرے
فخارج میں آدگی ف یہ جو حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہو یعنی اس خواب کی اگر کوئی اور تفسیر ہو تو تقرر
کاح ہوگا اس واسطے کہ بغیر کے خواب میں کچھ شک اور تردد نہیں ہوتا ہر انھوں نے قادیث لیلۃ القدر کے وقت لکھنے

۱۷۳۹

بعض اہل فہم فلیسینہا ویوہی فلیسینہا فلیسینہا فی الشیخ الغابری مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ شب قدر مجھ کو خواب میں معلوم ہوئی پھر میرے بعض اہل بیت نے مجھ کو بتلایا تو میں اُسکو بھولا گیا اور دوسری روایت
ہے کہ میں شب قدر کو بھول گیا تو اُسکو رمضان کی اخیر دس راتوں میں تلاش کرو ف یعنی طاق راتوں میں ف
جائز اعلیت خمساً لم یطعن احد من الانبیاء قبلی لفتحت بالروح مسمیۃ شہراً وجعلت لی فی کل صفت
سیداً و صلواتاً فانیما ربی من امتی اذ رکبہ الاموال و فلیس فی الفناء لک و لک فی کل صفت
و اعطیت الشفاعة و کان النبی یبعث الی قومہ خاصۃ و یبعث الی الناس عامۃ بخاری اور مسلم میں جابر سے

۱۷۴۶

روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو بائیس تیس ملین کہ جسے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں ملین مجھ کو فتح نصیب ہوئی دھاک سے دنیا بھر کی
بادشاہ اور ساری زمین میرے واسطے سپردہ گاہ اور پاک کرنے والی مقرر ہوئی یعنی ہر جگہ نماز اور تہجد درست ہو جس مرد کو
میری امت سے جہان نماز کا وقت ملے وہاں ہر جگہ حلیوے اور حلال ہونے میرے واسطے غنیمت کے مال اندیشے پہلے
کسی کو حلال نہ تھے اور مجھ کو شفاعت کا رتبہ عنایت ہوا اور پیغمبر فقط اسی قوم پر بھیجا جاتا تھا اور میں تمام عالم کے لوگوں پر بھیجا
کیونکہ میں نے ان پانچ چیزوں سے حضرت سب پیغمبروں سے افضل ہوں حضرت کا عجب یہ تھا کہ بادشاہ و قوم خوف کھاتھا

تحدیث الاخیار ترجمہ مشرق المصابی

یہود و نصاریٰ کو سوائے عبادت خاد کے اور جگہ نماز پڑھنا درست نہ تھا اور تیمم کا حکم نہ تھا امت محمدی کو تمام زمین پر
نماز اور تیمم کا حکم ہوا اور غنیمت کا مال بھی اسی امت کو درست ہوا اور قیامت میں اول حضرت کے سوائے کوئی نہیں
شفاعت نہ کر سکیگا اور ہفت اقلیم کی نبوت کا رتبہ کسی کو حاصل نہیں ہوا پھر حضرت کے قلائد عباسیہ حضرت
اَنَا مُجِدَّ عَلَى سَبْعَةِ اعْظَمَ عَلَى الْجِبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا
تَكُنَّ الْقِيَابَ وَلَا الشَّعْرَ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو حکم ہوا
سجدہ کرنے کا سات ہڈیوں پر بیٹھے برابر دونوں ہاتھوں پر اور دونوں گھٹنوں پر اور دونوں قدموں کے سرے پر اور حکم ہوا
کہ نماز میں کپڑے اور بالوں کو نہ سیٹوں و نماز میں بالوں کا جوڑا باندھنا اور کپڑے کو خاک سے بچانا کہ وہ ہر وقت
اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَجَابِرٌ اَمَرْتُ اَنْ اَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا اَلَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ اَلَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي
مَالَهُ وَنَفْسَهُ اَلَا حَقِّقْهُ وَحَسْبَابُهُ عَلَى اللَّهِ بخاری اور مسلم میں ابو بکر صدیق اور عمر فاروق اور جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ مجھ کو لوگوں سے لڑنے کا حکم ہوا یہاں تک کہ وہ لالہ لالہ کہیں سو جسے کہ لالہ لالہ کہہا اُسے اپنا مال اور جان بچایا
مگر دین کی حق تلفی کا بدلہ ہوا اور اُس کا حساب خدا کے ذمے پڑا ہر حرف یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو اُس کا جان اور
مال لینا حرام ہو لیکن اگر ناحق خون کر گیا تو مارا جاویگا یا مال غناں ہوگا تو اُس سے مال دلایا جاوے گا اور اگر وہ خوف سے ظاہر
میں مسلمان ہو اور دل میں کافر ہو تو اُس سے خدا حساب کر لیگا دلوں کے حال دریافت کرنے کا حاکم اور قاضی کو حکم نہیں
قِ اَبُو بَكْرٍ اَمَرْتُ بِهَذِهِ تَأْكُلُ الْقُدَى يَقُولُونَ يَكْفُرُ وَهِيَ الْفَكْرُ يَنْتَفِي النَّاسُ كَمَا يَنْتَفِي الْكَلْبُ وَجِئْتُ اِيَّكُمْ
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اُس بستی میں رہے گا حکم ہوا جو سب بستیوں کو کھا دیگی نیلے
نخ اسلام ہوگی سب شہر مدینے کے تابع ہونگے لوگ اسکو شرب کہتے ہیں اور اُس کا عود نام تو مدینہ ہر بڑے لوگوں کو مدینہ نکال دیا ہوا
جیسے مٹی سے کھل نکال ڈالتی ہر حرف مدینے کا نام اول شرب تھا حضرت نے نام بدل ڈالاک اَنَّسُ وَتَسْمَعُ مِنْ سَعْدِ
وَالسَّاعِدِيُّ بَعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَمَا نَبِيْنُ يَقْنُ اَصْبَحَ عِيْدُ السَّيَابَةِ وَالْوُسْطُ بخاری اور مسلم میں انسؓ و زرہؓ بن سعدؓ سے
روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ میں اور قیامت قبل ہوا جیسے یہ دونوں حضرت نے اپنی دونوں انگلیوں کی طرف اشارہ کیا
یعنی کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی ف حضرت خاتم النبیینؐ میں حضرت کے بعد کوئی نہیں قیامت تک حضرت کا دین تا رہیگا
تو حضرت میں اور قیامت میں کوئی حائل نہ ٹھہرا قِ اَبُو بَكْرٍ اَمَرْتُ بِهَذِهِ تَأْكُلُ الْقُدَى يَقُولُونَ يَكْفُرُ وَهِيَ الْفَكْرُ يَنْتَفِي النَّاسُ كَمَا يَنْتَفِي الْكَلْبُ وَجِئْتُ اِيَّكُمْ
مِنْ الْقُرُونِ اَلَّذِي كُنْتُ مِثْلُهَا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں پیدا ہوا نبی اکرم
کے عہد زمانے والوں سے ایک زمانے والوں کے بعد دوسرے زمانے والوں کا یہاں تک کہ میں کن زمانے والوں سے
ہو جائے ہوا ف یعنی حضرت آدم کے زمانے سے حضرت کے زمانے تک حضرت کے باب واداء شریف اور عہدہ خاندان
اور یہ مطلب نہیں کہ سب مسلمان تھے ہر جگہ اَمَرْتُ بِهَذِهِ تَأْكُلُ الْقُدَى يَقُولُونَ يَكْفُرُ وَهِيَ الْفَكْرُ يَنْتَفِي النَّاسُ كَمَا يَنْتَفِي الْكَلْبُ وَجِئْتُ اِيَّكُمْ
آدمی چلائی گئی منافق کے مرنے سے ف اصباح میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب میں نے اپنے قریب ہوئے
تو آدمی چلائی کہ حضرت نے یہ حدیث فرمائی جب مدینے میں آئے تو معلوم ہوا کہ ایک بڑا منق مر گیا یہ حدیث سچ ہے

۱۴۲۸

۱۴۲۹

۱۴۳۰

۱۴۳۱

۱۴۳۲

۱۴۳۳

تحفة الاخيار ترجمہ مشرق الانوار

درود و تحفہ

1475

1254

1546

14 PA

1674

162.

164

الذي كان ياتي من شمس الشمس دقيقتان الى السيرة فاذ اربعة اشهاد ثم انظر الى ظاهره الذي في صورته باحواله

صُرِفَ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَدُوْءٍ وَأَيْتُ عِيسَى نَبِيَّكُمْ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبَ مِنْ رَأْيَتِهِ
شَبَّاهُ عَرَفَهُ قَدْ نَفَسَ مَعُوذٍ رَأَيْتُ أَبَا هَبِيرَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبَ مِنْ رَأْيَتِهِ بِهِ شَبَّاهُ صَاحِبُكُمْ يُفَضِّلُ
نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جَبْرِئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبَ مِنْ رَأْيَتِهِ بِهِ شَبَّاهُ وَخِيَتُهُ بَيْنَ خَلِيفَةِ سَلَمٍ مِنْ جَابِرٍ
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے کیے گئے پیغمبر موسیٰ تو دُبّا پتلا مردی سے تو منوانہ کے مرد اور دیکھا میں نے
عسی بن مریم علیہ السلام کو میرے دیکھے لوگوں میں عسی سے زیادہ تر مشابہ عروہ بن سودہ اور میں نے ابراہیم علیہ السلام
کو دیکھا تو میرے دیکھے لوگوں میں ابراہیم سے زیادہ تر مشابہ تھا ارا صاحب ہونی خود حضرت امین نے جبریل علیہ السلام
کو دیکھا تو میرے دیکھے لوگوں میں جبریل سے زیادہ تر مشابہ وحید بن خلیفہ ہوا اُوْصُوْرُہُ فَعَضَلَتْ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ
يَسْتَقِيْ اَعْطِيَتْ جَوَاحِجَ الْوَلَدِ وَنَصِيْرَتِي الرُّحْبَ وَاحْلَلْتُ لِي الْمَغَانِيْمَ وَجَعَلْتُ لِي الْاَرْضَ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا وَ
اُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كُلِّهِ وَخَلَقْتُ لِي السَّيِّدِيْنَ مُسْلِمِيْنَ الْبُوْهَرِيَّةُ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کچھ انبیاء
ہوئی اور پیغمبروں پر چھ چیزوں کے سبب سے مجھ کو جوام الکلم عطا ہوئی اور مجھ کو رب سے فتح ملی اور میرے واسطے اغنیت
کمال حاصل ہوئے اور میرے واسطے تمام زمین پاک کرنے والی اور بھجھ گام قمر ہوئی اور میں تمام عالم کا پیغمبر ہوا اور میں خاتم النبیین
ہوا ف جوام الکلم اس کو کہتے ہیں جن میں متھوڑے لفظ اور مطلب بہت ہوں جوام الکلم سے مراد قرآن اور احادیث ہیں جن کے
معانی اور مطالب کی کچھ دشمنین جتنا غور کیجئے اتنے مطالب کھلے ہیں باقی مفصل مضمون اس حدیث کا بارہویں حدیث میں
گندہ لیکن آئیں چھ چیز کو فرمایا اور آئیں پانچ چیز سوا اس کا سبب یہ ہو کہ اول حضرت کو پانچ چیز کا حال معلوم ہوا پچھٹی چیز
اسی معنایت ہوئی قی اَبُوْصُوْرُہُ فَعَضَلَتْ اَمَلَتْهُ دِيْنٌ بِيْ اِسْرَئِيْلَ لَا يَدْرِي مَا فَعَلَتْهُ وَرَأَيْتُ لَادَا كَهَا اِلَّا الْاَفَاكِرَ اِذَا
وُضِعَتْ لَهَا الْبَانُ الْاِدْبِيْلُ اَمْرٌ قَشِيْرٌ كَرِاْذٌ وَخِيْلٌ لَهَا الْبَانُ الشَّامُ شَرِيْفٌ بَخْلَوِيْ اور مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ نبی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو گیا میں نے معلوم کون صورت ہو گئی اور مقرر ہوا ہے کہ کوئی میرے خیال میں نہیں آتا
جب جو ہے کے آگے اونٹ کا دودھ دیکھے تو نہ پیے اور جب اس کے آگے بکریوں کا دودھ دیکھے تو بجائے ف یعنی بنی اسرائیل
اونٹ کا دودھ نہ پیتے تھے تو اس قرینہ سے فرمایا کہ وہ لوگ جو ہے کی صورت پر مسخ ہو گئے اس واسطے کہ جو بھی اونٹ کا
دودھ میں پیتا قی اَبُوْصُوْرُہُ فَعَضَلَتْ اَمَلَتْهُ دِيْنٌ بِيْ اِسْرَئِيْلَ اِذْ خَلَوْا الْبَابَ لِمُجْدٍ اَوْ هُوْكَوْا اِحْلَلْتُ لَكُمْ فَبَدَلْتُمْ فَخَلَوْا الْبَابَ
يُخَفُّوْنَ عَلَى اَسْتَاْهِرٍ وَكَانُوْا اَحْبَبَ اِلَيَّ شَعْرَةً بخاری اور مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ نبی اسرائیل کو حکم ہوا کہ پیٹھ دو دروازے میں بچھ کر سٹے اور کو حضرت ہم چاہتے ہیں تاکہ ہم کو کشین ہوا انھوں نے حکم
بل ڈالا تو دروازے میں داخل ہوئے جو ٹروں کو کھسکے اور کہا دانہ بال میں بہتر ہو فایت المقدس یا اریحاکے
دروازے میں داخل ہوئے کا حکم ہوا تھا سو دے لوگ ایسے بے ادب تھے کہ سخن پر کرنے لگے مجھ کے کہ بڑے پوڑوں سے
کھسکے اور مغفرت کے بڑے آماج مانگنے لگے اس واسطے غضب انہی میں گرفتار ہوئے قی اَبُوْصُوْرُہُ فَعَضَلَتْ اَمَلَتْهُ دِيْنٌ بِيْ اِسْرَئِيْلَ
وَاَمْلَكْتُ عَنْ اَيِّدِيْ الْبُؤْرَ بخاری اور مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو فتح نصیب
ہوئی اور ہلک ہوئی اس واسطے اور ہلاک ہوئی عباد کی قوم پیچ کی ہو اسے اَمْسُ وَلِيْلِيْ النَّيْلَةُ عَلَيَّ عَسَى يَنْتَ بِاَسْمِ الْاَنْبِيَاءِ

۱۶۴۶

۱۶۴۷

۱۶۴۸

۱۶۴۹

۱۶۵۰

تحفة الاحیاء ترجمہ مشارق الانوار

۱۶۴۳

دیکھا کہ اپنی اڑیاں گھسیٹتا پھر کاہر دوزخ میں اسی نے ساندون کا چھوڑا اور ازل کا لالہ حاق اؤموسنی راکیٹ فی
 السامی اکی اما جرح من مکلة ال ارض لھا نخل قد شرب وھل علی ال انھا الیامہ اؤھجرف ذابھی المکلیت فھب ثوب
 راکیٹ فی رومای ہذہ اکی ہزرت سیدنا فاطمہ صندرمہ فاذا اھوما اھدیب من المؤمنین یومہ اھد یومہ ہزرت
 اھزی فعاذ اھسن ما کان فاذا اھوما ملجاء اللہ ینہ من الفیج و اھدیب ماع المؤمنین اسندہ مسئلہ و علفہ
 النجاری نجاری اور سلمین ابو موسی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ہجرت کر اہون
 کے سے اہل زمین کی طرف جان کھجور کے درخت ہیں تو میرا گمان یاہ اور چرکی طرف گیا تحقیقت میں ہجرت کا مقام تو
 دریہ نکلا جکا شیر بھی نام ہو اور میں نے اپنے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار اہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی اور ہجرت
 مسلمانوں کی شہادت ہوئی جنگ اھدین پھر میں نے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو بے بسی ہی ثابت ہو گئی آگے سے اچھی تو اسکا
 انجام یہ تھا کہ خدا نے فتح نصیب کی اور مسلمانوں کی جماعت قائم ہوئی یعنی جنگ اھد کے بعد خبر اور کہ فتح ہو اور اسلام کے
 لشکر نے زور پکڑا اس حدیث کی مسلم نے پوری سند بیان کی اور بخاری نے سند حذف کی فب یاہ اور ہجرت میں ایک
 ہیں وہاں کھجور کے درخت بہت ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کے خواب میں ہوتے ہیں لیکن تو میں بھی چونک
 پڑ جاتی ہو ہجرت کا مقام تو تحقیقت میں دریہ تھا لیکن حضرت کا خیال اور طرف گیا اس طرح اولیا کی خواب اور کشف اکثر
 حق ہوتا ہو لیکن تعین میں قبول چونک ہو جاتی ہو خواہ ابن عمر راکیٹ غنسی وموسنی و ابن اھدیب فامتا غنسی فلفہ ہجرت
 عر فیض الصدر و اما موسنی فاذا اھدیب سبط کاتہ من رجال السط نجاری میں عبد الدین عمر سے روایت ہو کہ
 حضرت نے فرمایا کہ میں نے عیسیٰ اور موسیٰ اور ابراہیم کو دیکھا موسیٰ تو سرخ رنگ گنگا کے بال والا سید کشا وہ ہر دوسری
 تو گندم گون اور جیم سید سے بال والا جیسے رطل کی قوم کے مرد ف حضرت نے ان بزرگ کو مزاج میں دیکھا یا خواب میں
 قی کاہر راکیٹ دھلت النجہ فاذا بال اھدیب اھدیب اھدیب طمہ و سمعت حشہ ففقلت من هذا فقال هذا ابراہیم
 و راکیٹ فھز اھدیب ہجرت ففقلت من هذا فقالوا العصرین الخطاب فافدت ان اھدیب فافدت الیہ ففقلت
 عندک ففقلت مدید اھدیب عھد و قال اعلیک اھدیب اھدیب سوال اللہ نجاری اور سلمین جابر سے روایت ہو کہ
 حضرت نے فرمایا کہ میں نے اپنے تین دیکھا کہ میں بہشت میں داخل ہوا تو ناگاہ وہاں ریضا ابو طلحہ کی جو رونظر پڑی اور میں نے
 جوتی کی چپ سنی تو میں نے کہا یہ کون ہو تو فرشتے نے کہا کہ یہ بلال ہوا اور ایک میں نے غل دیکھا کہ اُسکے معن میں ایک عورت ہو
 تو میں نے کہا کہ یہ کس کا گھل ہو فرشتوں نے کہا یہ بلال عر بن خطاب کا ہر سون نے چاہا کہ اُسکے اندر جاؤں تو اُسکو دھکون
 پھر جب کو تیرا شک یا ابراہیم عر میں پھر آیا بہشت دیکر تو عمر فاروق روئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں کیا آپ پر شک کرتا
 ہف اس حدیث میں اُم سلمہ جکار میضا اور عیضا لقب ہو اور بلال اور عمر فاروق کو بہشت کی بشارت ہو ہر سون میں
 اہی و فافدت سالت رایت لثنا فاعطانی اثین ومنعنی واحدہ سالت لک ال الیامہ امی بال سنہ فافدت لک
 و سالت لک ال الیامہ امی بال سنہ فاعطانی اثین و سالت لک ال الیامہ امی بال سنہ فافدت لک
 میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب عز و جل سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ میں کیا

۱۶۴۴

۱۶۴۵

۱۶۴۶

تفسیر الذیبات و تفسیر مشاعر و لا فوار
 کتاب الذیبات و تفسیر مشاعر و لا فوار

عِيَاءُ أَوْ عِيَاءَ طَبَا فَاكُلْ دَاوِلَه دَاءُ شَجَاكَ أَوْ قَلَاكَ أَوْ جَمَعَ كَلَاكَ قَالَتِ الثَّامِيَةُ ذُو حَى السُّعْمَسُ
 أَرَيْتَ وَالرَّيْحَ سَرِيحَ زَرْبٍ قَالَتِ الثَّامِيَةُ مَرْوَحِي سَرَفِيحَ الْعِمَادِ طَوِيلُ النِّجَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ
 مِنَ النَّادِ قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَرْوَحِي مَالِكَ وَمَا مَالِكَ مَالِكَ خَبَرٌ مِنْ ذَلِكَ لَكِ كَثِيرَاتُ الْعُبَابِ رَاكٍ فَلْيَلَاكُ
 الْمَسَارِيحُ إِذَا سَمِعْتَ صَوْتَ الْمَرْوَحِ أَيْسَنَ الْقَصْدَ قَالَتِ الْحَادِيَةُ عَشْرَةَ مَرْوَحِي أَبُو زَرْعٍ فَمَا أَبُو زَرْعٍ
 أَنَا سَمِعْتُ مِنْ حَلِي أَذَى وَمَلَا مِنْ شَعْرِ عَصَدِي وَنَحْوِي نَجْمَتٌ إِلَى نَفْسِي وَوَجَدَنِي فِي أَفْئِدَةٍ غَلِيظَةٍ يَشْقَى
 فَيَجْعَلُنِي فِي أَفْئِدَةٍ غَلِيظَةٍ وَأَطِيطُ وَدَائِسُ وَمُتَقِي فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أَفِيحُ وَأَرَفُ لَيْسَ بِهَذَا وَاسْتَرْبِ فَاتَّقِمْ وَ
 يَرْوِي أَنْتَقِمُ أَقْرَأِي زَرْعٍ فَمَا أَمُّ إِلَى زَرْعٍ عُلُوْمُهَُا وَدَاهِيَةُهَا فَسَاهُ لَيْسَ بِهَذَا زَرْعٍ فَمَا ابْنُ إِلَى زَرْعٍ فَخَعْمُ
 لَيْسَ بِهَذَا شَطْبَةٌ وَتَشْبَعُهُ ذَرْعُ الْجَفْرِ وَبَيَاتُ إِلَى زَرْعٍ فَمَا بَيَاتُ إِلَى زَرْعٍ طَوِيلُ الْبَيْتِهَا وَطَوِيلُ أَوَّاهِهَا وَمَلُوكُهَا
 وَغَيْظُهَا زَرْعًا جَارِيَةً إِلَى زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةً إِلَى زَرْعٍ لَا بَيَاتُ حَدِيثُهَا نَيْلُهَا لَيْسَ بِهَذَا سَيِّدَتَانِ فِيهَا وَلَا عَمَلُ
 بَيْتَانِ نَفْسِيهَا خَيْرُ أَبُو زَرْعٍ وَلَا وَطَاءُ تَحْضُ فَلَقِي أَمْرًا مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْقَهْقَرِيِّينَ يَلْعَبَانِ مِنْ
 تَحْتِ خَضِرٍ صَابِرَتَانِ تَنْفِي وَنَكْحًا تَنْكَحُ بَعْدَهُ رَحْلًا سِرِّيًّا كَرَبِ شَرِيًّا وَأَخَذَ خَيْبًا وَأَرَاهُ عَلَى نَعْمَا
 تَوِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ لَذِيذَةٍ زَرْوَجَاوُ قَالَ مَتَى أَمُّ زَرْعٍ وَصَلِيحِي أَهْلَكَ قَالَتِ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ
 مَا بَلَغَ أَصْفَى أَيْنِيَّةٍ إِلَى زَرْعٍ بخارسی از سر من حضرت عایشہ سے حدیث ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تیرے حق میں ایسا
 ہوں جیسے ابو زرع تھا اُم زرع کے حق میں یہ حضرت نے حضرت عایشہ سے فرمایا اور حکایت ابو زرع کی حضرت عایشہ نے
 کی برداشت سے یوں ہو کہ میرا روبرو میں نہیں سو اُنھوں نے آپس میں اسکا قول قرار دیا اپنے خاوندوں کی خبریں کچھ نہ
 چھپاویں پہلی عورت نے کہا کہ میرا خاوند بیٹے دُہلا گوشت و نطف کا پیار بڑا زرع برابر ہو کہ چڑھ جاوے نہ تو ناگوشت ہو کہ
 اُسکو لے آئے یعنی نالائق اور بے حقیقت ہو دوسری عورت نے کہا کہ میں اپنے خاوند کی خبر نہ ظاہر کر دینی پس دُئی ہوں
 خبر کے جھوٹ رسنے سے یعنی بڑا قصہ ہو مجھے بیان نہو لیگا اگر بیان کروں ہمارے ظاہر باطن کے سبب عیب بان کروں
 دوسری عورت نے کہا کہ میرا خاوند لہنا ڈبلا ہو اگر لو لون تو طلاق یادوں اور اگر بچے ہوں تو ادھیڑ ڈالی جاؤں روئی دیوے
 نہ کیا چو تھی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے تمامہ کے ملک کی رات نہ گزری نہ سہری نہ موت نہ ادا سی تمامہ زرب میں اُس
 زمین کا نام ہو حسین کہ جو وہاں کی رات مشہور ہو پانچویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند اگر گھر میں آوے تو جیتے کی طرح ہو رہے
 اور اگر ماہر ہو گئے تو شیر نہ جاوے اور نہ بوسچہ جو کتنی سے یعنی حلیم اور کہیم جو عورتیں کا سوا خدہ نہیں کر اچھی عورت نے
 کہا میرا خاوند اگر کھادے تو سب سے کھادے اور اگر پیسے تو بالکل پی جاوے اور اگر لیسے تو پانا بدن لیسے ڈالے اور
 نہ میرے خلاف کے اندر اسخ ڈالے کہ میرے دھوکہ در دھوکہ جانی یعنی بیل کی طرح اسوا سے کھانے اور بیٹے اور سونے کے کچھ
 خبر نہیں ہوتا عورت کی بات نہیں پوچھتا سارا تو میں عورت نے کہا کہ میرا خاوند نہ مار نہ دیا نہ بوس نہ نہایت حق ہو کہ کلام میں نہ کر جانا
 سب جان بھر کے عیب ہیں موجود ہیں ایسا ظالم ہو کہ تیرا سر چوڑے یا ماتھ توڑا یا سر اور ماتھ دونوں ہوڑے اچھوٹا
 عورت نے کہا کہ میرا خاوند جو نے میں نرم جیسے خرگوش اور اٹکی خوشبو جیسے زرب کی خوشبو زرب ایک خوشبودار گیہاں کا نام ہے یہی

تخفوا الاغیاء و ترجمہ مسالقات الاغیاء

فان کلین الازواج کلین الازواج بدایت حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا پروردگار

میرا خاوند ظاہر کا بھی اچھا باطن کا بھی اچھا ازین عورت نے کہا کہ میرا خاوند اپنے محل الاہیہ بستے والا یعنی قادر بڑی
 را کہ والا یعنی خنی جو اسکا بار چنانہ ہمیشہ گرم رہتا ہے تو را کہ بہت نکلتی ہے اسکا گھر نزدیک مجلس از سافر خانے سے یعنی سردار
 اور خنی جو اسکا لنگہ جاری ہے وہ سوین عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک ہے اور کیا خوب مالک ہے مالک فضل ہے میری
 اس تعریف سے اس کے اذنوں کے بہت شتر خانے ہیں اور کتر چرگا ہیں میں یعنی ضیافت میں اس کے یہاں اونٹ بہت
 ذبح ہوا کرتے ہیں اس سبب سے شتر خانوں سے بگل میں کم چرنے جاتے ہیں جب کہ اونٹ باجے کی آواز سنتے ہیں اپنے
 ذبح ہونے کا یقین کر لیتے ہیں ضیافت میں راگ اور باجے کا معمول تھا اس سبب سے باجے کی آواز کے اذنوں کو اپنے ذبح
 ہونے کا یقین ہو جاتا تھا گیارہویں عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام ابو زرع ہے سو وہ کیا خوب ابو زرع ہے اسنے زیور سے
 میرے دونوں کان جھلائے اور چلی سے میرے دونوں بازو بھرے یعنی مجکو سونا کیا اور مجکو بہت خوش کیا سو میری جان
 بہت چین میں رہی مجکو اسنے سیر کر دی والوں میں پایا جو پہاڑ کے کنارے رہتے تھے سو اسنے مجکو گھوڑے اور اونٹ اور
 کھیت اور زرخ کا مالک کر دیا یعنی ان نہایت ذلیل اور محتاج تھی اسنے مجکو باعزت اور مالدار کر دیا سو اسکا پاس میں بات
 کرتی ہوں تو مجکو بزمین کہتا اور سوتی ہوں تو فجر کر دیتی ہوں یعنی کچھ کام نہیں کرنے پڑتا اور پتی ہوں تو سیراب ہوجاتی ہوں
 مان ابو زرع کی سو کیا خوب جو مان ابو زرع کی اسکی بڑی بڑی گھڑیاں اور کسادہ گھڑیاں ابو زرع کا سو کیا خوب جو بیٹا
 ابو زرع کا اسکی خواجگاہ جیسے تلوار کا سران یعنی نازنین بدن ہے اسکو آسودہ کر دیتا ہے حلوان کا ہاتھ یعنی کم خور ہے بیٹی ابو زرع کی
 سو کیا خوب جو بیٹی ابو زرع کی اپنے ان باب کی تابعدار اپنے لباس کی بھرنے والی یعنی جیم ہے اور اپنی سوت کے رشک لینے
 اپنے خاوند کی پیاری ہے سو اسنے اسکی بات اس سے چلتی ہے نو لندی ابو زرع کی کیا خوب جو نو لندی ابو زرع کی ہماری بات شور
 نہیں کرتی ظاہر کر کے اور ہمارا کھانا انہیں لیجاتی اٹھا کر اور ہمارا گھر آلودہ نہیں رکھتی کوڑے سے ابو زرع باہر نکال جبکہ شکون
 میں درود محتاجا ہوتا کسی کھانے کے اسے سودہ ملا ایک عورت سے جسکے ساتھ اسکے دوڑکے تھے جیسے دو چیتے ایک کو بزمین
 دروازوں سے کھیلنے لگتے سو ابو زرع نے مجکو طلاق دیا اور اس عورت سے نکاح کیا پھر میں نے اسکے بعد ایک سوار مرد سے
 نکاح کیا عہدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز اسنے مجکو جو بائے جہانور سے دیے اور اسنے مجکو ہر ایک بوٹی سے جوڑا جوڑا دیا اور اسنے
 مجھے کہا کہ کھادی ام زرع اور کھادی اپنے لوگوں کو ام زرع نے کہا سو اگر میں جمع کر دوں جو دوسرے خاوند نے دیا تو ابو زرع
 کے چھوٹے برتن کے برابر بھی نہ ہو سکتے تھے دوسرے خاوند کا احسان پہلے خاوند کے احسان سے نہایت کمتر ہو گشت جب
 حضرت عائشہ نے گیارہ عورتوں کا یہ قصہ حضرت کے درو کہتا سب حضرت نے فرمایا لا ادر ما بینہن سخی تیرا ایسا حسن نہیں جیسے انہیں
 ام زرع کا حسن خلق اَلْوَدُوْنِیْ لَہٗ اِنَّا حَمَلْنٰکُمْ وَلٰکِنْ اَللّٰہُ صَلَّیْکُمْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ لَّیْسَ یَکْفِیْہُ الْاَشْیَءُ یٰ اَمْرُؤُا اَمْرُؤُا
 سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ان نے تمکو سواری نہیں دی لیکن تمکو خدا نے سواری دی یہ حضرت نے قوم اشعرین کے
 چند لوگوں سے فرمایا ہاں ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے جہاد کے واسطے سواری مانگی حضرت نے فرمایا کہ
 ازالمہدین تمکو سواری نہ دوں گا اور میرے پاس سواری بھی نہیں بعد چند روز کے حضرت کے پاس اونٹ غنیمت میں آئے حضرت
 نے انہیں اونٹ دے کر دیکھنا بھی ہوا وہی قوم کے لیفنے لوگوں نے عرض کی کہ یا حضرت آپ نے ہماری سواری نہ دینے کی قوم کھائی

حکمتہ الخفاء ترجمہ مشرقی الافکار

۱۷۷۲

۱۷۷۳

۱۷۷۴

۱۷۷۵

کتاب الترمذی
باب زیارت قبر
ابو ہریرہ

تفہیم الدعیاء و شریعتہ
باب زیارت قبر

تمی کیا آپ ببول گئے جو حکو ساری عنایت ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اگر میں کسی چیز پر قسم کھاتا ہوں پھر حواس کے خلاف کو بہتر
جاننا ہوں تو کفارہ دیکر قسم توڑ داتا ہوں چاہے میں نے حکو ساری میں دی خدا نے حکو ساری دی **ق**یامین محمد کسبت
یا علیہ ولا تحییہم فی حق النبی بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں ہوسا کہ کھانے والا
نہیں اور نہ اسکا حرام کرنے والا **ف** ہنہ ہوسا یعنی گوشت حضرت کے ہاتھ آئی حضرت نے اسکو نہ کھایا لوگوں نے پرچا
کہ کیا یہ حرام ہو جو حضرت نہیں کھاتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چیز حرام نہیں لیکن ہماری طبیعت کو پسند
نہیں امام اعظم کے نزدیک گوشت حلال نہیں کیونکہ ہر امام شافعی کے نزدیک حلال ہے **ا**لشیرین علی اہلہ و عیالہ
الشیرین علی اہلہ و عیالہ **ا**لآخرہ و صوفائہ یصلی فی قبرہ مسلمین اس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں ہوسا
سرخ ٹیلے کے نزدیک ہو کر نکاح جس رات کہ مجھ کو مزاج ہوئی اور ہوسا اپنی قبر چھو کر بڑھ رہے تھے **ف** شیرین ثیارات بعد
سے ایک منزل جو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بنو ہریرہ بنی قریظہ میں زندہ ہیں جیسے شہید ہریرہ **ی**کونہ یکتکم عن شرب الخمر
ف زودوا و تھبکتکم عن شرب الخمر الا صناعی فوق ذلک فامسکوا ما بکد الکمر و تھبکتکم عن الشرب الا فی
سببہ فاشربوا انی انی یسقیہم کلہا ولا تشربوا و تشربوا مسلمین بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے
تکوین کیا تھا قبروں کی زیارت سے سوا ب زیارت کیا کرو اور شرب کیا تھا میں نے تھوڑے پینے کے شیر ہ پینے کے گرجے کے قبروں
گوشت رسکتے کو سوا ب رکھو جو تھا حاجی چاہے اور شرب کیا تھا میں نے تھوڑے پینے کے شیر ہ پینے کے گرجے کے قبروں
میں سوا ب سبب برتنوں میں پودا اور ست پینے والی چیز کو کھانا ابتداء اسلام میں لوگ بہت بستی جنور کے سلمان ہوئے تھے
اسو اسے حضرت نے نہ زیارت قبر سے منع کیا کہ مبادا شرک میں پھر گرفتار ہو جاوے **ب** سبب لوگوں کے دلوں میں اسلام اور نبی
کا عقیدہ مضبوط ہو گیا تو اجازت دی اور بعضی حدیث میں زیارت قبر کا فائدہ نہ آیا کہ اس سے دنیا سرد ہوتی ہو سکتا اور
آخرت یاد پڑتی ہو حضرت نے یہ فائدہ اسو اسے نہ ملا دیا کہ تا لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت روائی نہ جائیں اور شرکین کو کفار
نہوں اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنوں کا استعمال کرا بھی منع ہوا کہ **ا**رب زیادہ سے بھرے اسکی برائی دونوں میں
بیٹھ گئی اور عارت بالکل چھوٹ گئی تو ان برتنوں کے استعمال کی اجازت دی **ا**رب و شرب کما وودت انا قد دایتا
الخواتنا و ایا رسول اللہ السیلا احو انک قال انک احو انک و احو انک الذین کہ یأتوا ابناک فقل انک کیف
تعودون انک یأت بعد من استیک یارسول اللہ فقال ارایت لو انک اذ لک حیل عمر حیلہ بین ظہرہ
حیلہ و لہوہ لایعرف حیلہ قالوا ہاں یارسول اللہ قال فاقول یأتوا عمر اھجھ لہن من الوضوء و انک
ف و اھجھ علی الوضوء مسلمین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لو کہ تم ہر کس کے لیے بھائیوں کو دیتے
اصحاب سے کہ یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں حضرت نے فرمایا کہ تم تو میرے اصحاب ہو یعنی ہم صحبت اور رفیق ہو
تھا اسے برابر کوں ہو سکتا ہو اور ہمارے بھائی وہے لوگ ہیں جو ابھی میں نے ان سے نہیں پرچو نہیں تو ہمارے
کہا کہ آپ یا رسول اللہ قیامت میں شفاعت کے واسطے کیونکر بھیجائے ان کو جو ہنوز موجود ہیں حضرت نے
فرمایا کہ بھلا تم لو کہ اگر ایک مرد کے کئی بچے کلایاں گھوڑے ہوں مگر ناک شکلی گھوڑوں کے اندر کیا وہ اسے بچے گھوڑوں کو

نوشته حضرت
شیخ الاسلام
محمد بن عبد
الرحمن بن
سید

یوگیا اسحاب نے کہا یا رسول اللہ کیوں نہ پہچانے گا حضرت نے فرمایا تو دے لو کہ بھی قیامت میں آویں گے مجھ اور ہاتھ پاؤں
 روشن کر کے وضو کے اثر سے اور میں حوض کوثر پر آگیا پیشہ ہوں سالان تیار کرنے والا ف اس حدیث میں حضرت نے
 اپنے خرموان ویدار کو اپنا اشتیاق اظہار کر کے دلا سادیا اور حوض کوثر کا وعدہ کیا مسلمانوں کو اس سے زیادہ نیکون فرماؤ گا
 کہ حضرت نے انکو اپنا بھائی فرمایا مہر ع مشوق کہ عشاق نواز است ہمیں ستہ فصل فصل اس فصل میں سے
 حدیثیں ہیں جنکے سر سے ہرگز حق جبرئیل اُنت صریحی صحت ذی الصلصہ ای الکعبۃ الیمانیۃ الشامیۃ ثماری
 اور مسلم بن جریر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تو مجھ کو راحت دینے والا ہو ذمی اخلصہ کے دھانے سے یعنی میں کے
 کہنے سے ف جبرئیل سے روایت ہے کہ میں میں ایک بچانہ تھا ذی اخلصہ کو کہتے تھے حضرت نے مجھ کو اسکے دھانے کا
 حکم دیا اور یہ حدیث فرمائی میں بیڑی سو سوار سے وہاں گیا اور اسکو دھایا اور اسکے پاس جن کا زون کو پایا مارا بھرا اگر اسکی
 حضرت سے نہر کی حضرت نے ہمارے واسطے دعا فرمائی ہر اس شخص تک زور دے گا اُصْحٰکَ قُلْنَا اللّٰهُ دَرَسُوْهُ اَعْلَمَہُ
 قَالَ مِنْ مِّنْ طِبِّ الْعَبْدِ رَبِّہٖ قَالَ یَا
 اَبَا شَاهِدٍ اَتَمَّی فِیْقُوْلُ کَفِّ یَنْفِ
 سِکَ الْیَوْمَ شَہِیْدًا اَوْ یَا لَکُمْ اَمَّا الْکَاتِبِیْنَ عَلَیْکَ شَہُوْدًا فِیْخْتَرُ عَلٰی
 نَبِیْہِ فِیْقَالَ لَوْ کَانَہٗ اَنْطَقَیْ قَالَ فَا
 طَلَّقَ بِاَعْمَالِہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ بَیْنَہُ وَبَیْنَ الْکَلَامِ فِیْقُوْلُ بَعْدَ الْکُتُوْبِ
 سَمِیْنِ اَنْشِیْ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ میں کو اسطے ہنستا ہوں
 ہنسنے کہا کہ اللہ اور اسکا رسول ہی خواہے کہ جانتا ہو حضرت نے فرمایا کہ بندے کی گفتگو سے جو اپنے رب سے کر گیا مجھ کو انسی آتی ہو
 بندہ کہیگا کہ اسے میرے رب کیا تو مجھ کو
 دیکھا کہ ان ہم ظلم نہیں کرتے حضرت نے فرمایا پھر بندہ کہیگا کہ میں اجازت نہیں دیتا اپنی جان پر مگر اپنی ذات کے گواہ سے یعنی
 مجھ پر اسوقت الزام ثابت ہوگا کہ جب میری ذات میں کوئی قصور کی دلیل ظاہر ہو اور گواہی دے غیر کی گواہی دینے کا مجھ کو
 اعتماد نہیں تو حق تعالیٰ فرما دیکھا کہ تیرے
 حضرت نے فرمایا پھر ہر ہوگی اسکے منہ
 ظاہر کرنے پھر بندے کو کلام کی اجازت
 سے جھکوا کرتا تھا یعنی ہتھار اہی بچانا دور
 مِنْ زَیْدٍ عَلٰی تَرَکَ کُنَّا عَقِیْلٌ مَّا نَزَّوْکَا
 واسطے عقل نے گھر چھوڑا ہر حرف اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ جب حضرت حجۃ الودع میں کے کے تریب پہنچے تو میں نے
 عرض کی کہ اپنے مکانات سے کس مکان میں حضرت اترینگے اپنے مکان میں یا علیؑ کے یا جعفر طیار کے تب حضرت نے یہ
 حدیث فرمائی ابو طالب کے چار بھائی تھے عقیل اور طالب اور جعفر طیار اور علی رضی اللہ عنہم حضرت نے کے کے سرینے میں
 ہجرت کی تو علی رضی اللہ عنہ اور جعفر طیار کے حضرت کا ساتھ دیا اسواطے کہ مسلمان ہو چکے تھے اور عقیل اُمرت تک ایمان نہ لائے
 تھے اس سبب سے کے میں رہ گئے اور اپنے باپ کے وارث ہوئے اور مکانات بچڑا لے امام عظیم کے نزدیک کے کے مکانات کا بیچ لینا

۱۴۶۴

۱۴۶۴

تحفۃ الاخیاء ترجمہ مشرق الانوار

۱۴۶۸

اعتقاد کے مخالف ہو سو فرما دیا کہ میں تمہارا رب ہوں تو مسلمان کیلئے کہ نفوذ بادہ خدا ہو جسے بنا ہر گز نہیں رکھے ہم اس
 مکان میں منتظر ہیں یہاں تک کہ ہمارا رب ہم پر ظاہر ہو سو جب کہ ظاہر ہو گا ہم اپنے رب کو پہچان دیں گے پھر حق تعالیٰ اس
 صفت میں ظاہر ہو گا جو ان کے اعتقاد کے موافق ہو سو فرما دیا کہ میں تمہارا رب ہوں تو مسلمان کیلئے ہاں تو ہمارا رب
 ہو سو اسکا اتباع کریں گے اور دوزخ کی پشت پر مل صراط رکھا جاوے گا تو میں اور میری امت سب سے پہلے عبور کریں گے اور
 سوائے پیغمبروں کے مسلمان کوئی نہ بول سکے گا اور پیغمبروں کا قول اسدن یہ ہو گا کہ اے پیادہ اور دوزخ میں آنکڑے
 ہیں جیسے مسلمان کے کانٹے مسلمان ایک جھار کا نام ہو اسکے کانٹے سرخ ہوتے ہیں حضرت نے فرمایا کیا تمہیں مسلمان کے
 کانٹے دیکھ ہیں اصحاب نے کہا ہاں یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا تو دوزخ کے آنکڑے بھی مسلمان کے کانٹوں کی
 طرح ہیں مگر یہ کہ سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا کہ کتنے کتنے بڑے ہیں فرشتے ان آنکڑوں سے لوگوں کو دوزخ کے اندر
 مل صراط سے منع کیونگے انکے بد اعمال کے سبب سے بعض آدمی تو اپنے عمل سے ہلاک ہو جاویں گے اور بعض آدمی تو آفات پانے تک
 یہاں تک کہ جب حق تعالیٰ بندوں کے فیصلے سے فراغت کرے گا اور چاہے گا کہ کچھ دوزخ والوں میں سے اپنی رحمت سے
 جسکو کہ چاہے تو فرشتوں کو حکم کرے گا کہ دوزخ سے اسکو نکالیں جسے خدا کے سامنے کچھ شرک نہ کیا ہو پھر خدائے رحمت کا ارادہ
 کیا ہو جو کہ لا الہ الا اللہ کہتا ہو تو فرشتے انکو دوزخ میں پہچان لیں گے انکو پھر دے کے انہیں ان سے پہچانینگے اگ آدمی کو جلاؤ الکی
 مگر سجدے کے نشان کو خدا نے دوزخ پر سجدے کا نشان جلا نا حرام کیا ہو تو دوزخ سے نکالے جائیں گے جیسے پھر کفر و گناہات
 چھڑکا جاوے گا تو اس سے دے جم اٹھیں گے جیسے بانی کے ہواؤ کے کوڑے میں خود راہم اٹھتا ہو پھر حق تعالیٰ بندوں کا
 فیصلہ کر چکے گا اور ایک مرد بانی رہا ہو گا دوزخ کا سامنا کیے ہوئے اور وہ بہشت میں سب سے پہلے بہشت میں داخل
 ہو گا تو وہ کیسا اچھا میرے رب میرے دوزخ کی طرف سے پھر دے کہ اکی بدو نے حکومت کر دیا اور اسکی پشت نے جنگو
 جلاؤ الا سو خدا سے دعا کیا کہ جہاں تک کہ خدا اسکا دعا کرنا چاہے گا پھر حق تعالیٰ فرما دیا کہ اگر میں یہ نیز سوال کر لوں تو
 اسکے سوائے تو کچھ اور بھی سوال کرے گا سو وہ شخص کیسا عین اسکے سوائے کچھ نہ کہے گا سو اپنے رب سے نہ مانگے کے قول
 قرار کرے گا جس طرح کہ خدا چاہے گا تو خدا اسکے منہ کو دوزخ کی طرف سے پھر دے کہ سبب کہ بہشت کا سامنا کرے گا اور اسکو دیکھا
 جتنا کہ خدا چاہے گا پھر کیسا اچھا میرے رب مجھکو آگے بڑھاؤ بہشت کے دروازے تک تو حق تعالیٰ اس سے فرما دیا کہ
 کیا تو قول قرار نہیں کر چکا ہو پہلے سوال کے سوائے مجھے اور سوال نہ کرے گا تیرا ہوا آدمی تو کیا ہی دعا باز ہو تو وہ مرد
 کیسا اچھا میرے رب اور خدا سے دعا مانگے گا یہاں تک کہ حقیقی اس سے فرما دیا کہ اگر میں تیرا یہ مطلب پورا کر دوں تو
 اسکے سوائے تو اور کچھ بھی مانگے گا تو وہ کیسا تیری عزت کی قسم ہو کہ نہ مانگوں گا سو اپنے رب سے نہ مانگے کے قول قرار کرے گا
 تو خدا اسکو بہشت کے دروازے پر کر دیا موجب بہشت کے دروازے پر کھڑا ہو گا تو تمام بہشت امیر نمود ہو جاوے گی سو
 اسکو نظر آوے گا جو کچھ اس میں نعمت اور رحمت سے ہو تو وہ سب دیکھتا کہ خدا چاہے گا پھر کیسا اچھا میرے رب اب مجھکو بہشت
 میں داخل کر تو حقیقی اس سے فرما دیا کہ کیا تو قول قرار نہیں کر چکا ہو کہ اب میں مانگوں گا تیرا ہوا آدمی تو کیا ہی دعا
 باز ہو تو وہ کیسا اچھا میرے رب میں تیری خلق میں بد بخت بنے نصیب نہیں ہوں گا سو ہمیشہ دعا کیا کرے گا یہاں تک

تشفعہ الدعیاء ترجمہ مشاعر الاقوال

سو جب کہ آگ بھڑکتی تھی اُسکے اندر کے لوگ اپنے ہوتے تھے یہاں تک کہ قریب تھا کہ نکل پڑیں پھر جب بجھتی تھی تو اُسکے اندر ہو جاتے تھے اور انہیں ننگے مرد اور عورتیں تھیں بیویوں نے کہا کہ یہ کیا ہو انہوں نے کہا کہ آگ بھڑکتی تھی یہاں تک کہ خون کی نہر پر پونچے تھیں ایک مرد کھڑا ہو اور نہر کے کنارے پر ایک مرد ہو اُسکے پاس ہاتھوں میں پتھر ہیں سو وہ مرد سامنے چلا جو نہر میں تھا سو جب کہ اُسے چاہا کہ نکلے کہ اسے دالے مرد نے اُسے گھنٹین پتھر مارا تو اُسکو ہٹایا جہاں کہ وہ تھا سو جب وہ نکلنے لگتا تھا اُسکے منہ میں پتھر مارتا تھا سو وہ پلٹ جاتا تھا اپنے مقام پر بیویوں نے کہا کہ یہ کیا ہو انہوں نے کہا کہ آگ بھڑکتی تھی یہاں تک کہ ایک نہر باغ تک پہنچے اُن کی ایک ٹرا درخت تھا اور اُسکی ٹہریں ایک پیر مرد اور لڑکے ہیں اور درخت کے قریب ایک مرد ہو اُسکے آگے آگے وہ اُسکو بھڑکا رہا ہو سو سرے سا تھی دونوں مرد بھڑکے اور درخت پر چڑھا لپکے اور ایک گھریں بھڑکوا دل کیا کہ میں نے کبھی اُس سے بہتر اور افضل گھریں نہیں دیکھا اُسین مرد ہیں پیر سے اور جوان اور عورتیں اور لڑکے بھڑکوا انہوں نے اُس سے کہا لا تو درخت پر چڑھا لپکے سو ایک گھریں بھڑکوا دل کیا کہ نہایت بہتر اور افضل تھا میں نے کبھی اُس سے بہتر اور افضل نہیں دیکھا اُنہیں بڑے اور جوان ہیں سو میں نے اُسے کہا کہ تم دونوں نے بھڑکوات بھڑکایا تو اب لاؤ بھڑکوا جو کہ میں نے دیکھا جو انہوں نے کہا کہ ہاں ہم تہلاتے ہیں اُس مرد کو جو تو نے دیکھا تھا جسکے گل بھڑے پیر سے اُسے سو چھوٹا آدمی تھا کہ جھوٹی باتیں بنا کر لوگوں سے کہتا تھا لوگ اُس سے سیکھ کر اور دن نئے نکل کر تھے یہاں تک کہ سارے جہاں میں بھڑکوا مشہور ہو جاتا تھا تو اُس پر یہ عذاب ہوا کہ گیارہ روز قیامت تک اور جسکا تو نے دیکھا تھا کہ اُسکا سر کھلا جاتا تھا سو وہ مرد ہو جسکو خدا نے قرآن سکھایا سو قرآن سے غافل ہو کر رات کو سو رہا یعنی تہجد میں قرآن نہ پڑھا اور دن کو پیر عمل کیا یہ عذاب اُس پر ہوا کہ گیارہ روز قیامت تک اور جن کو تو نے گڑھے میں دیکھا وہ رام کا لڑکا ہیں اور جسکو تو نے نہر میں دیکھا وہ سود خور ہیں اور جس پیر مرد کو کہ تو نے درخت کی جڑ پاس دیکھا وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں اور یہ جو لڑکے کہ انکے گود میں ہو لوگوں کی اولاد دہیں اور جو کہ آگ بھڑکتا تھا سو مالک ہو درخت کا داروغہ اور جو کہ درخت کا مقام ہو اور پھر گھر تو شہید دیکھا گھر ہو اور میں جبریل ہو اور یہ بیکار ہیں جو اب اپنے سر کو تو اٹھا سو میں نے اپنے سر کو اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے اوپر بدلی ہو اور دوسری روایت یوں ہو کہ میرے اوپر بہتہ سفید بدلی کی طرح کوئی چیز ہو انہوں نے کہا کہ یہ تیرا مقام ہو تو میں نے کہا مجھے چھوڑ دے میں اپنے مکان میں جاؤں انہوں نے کہا کہ ابھی تیری عمر باقی ہو کہ تو نے ابھی اُسکو پورا نہیں کیا سو جب کہ تو عمر کو پورا کر چلیگا تو اپنے مکان میں آویگا اس حدیث میں جھوٹ اور قرآن کی غافلی اور سود خوری کی سزا کا بیان ہو حفظ قرآن کا یہ حق ہو کہ اُسکو ادب سے تلاوت کیا کرے نہ وصارات کو تہجد میں اور اُسکے احکام پر عمل کرے اور معلوم ہو کہ مسلمانوں کے لڑکے بوجھنے کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پیر ہو تے ہیں اور ثابت ہو کہ حضرت کے سواے شہیدوں کا رتبہ اور مسلمانوں سے نہایت افضل ہے شیخ ابوالحسن علی بن ابی حمزہ ثمالی

وَاللّٰهُ وَاسْتَوْدَعُكَ جَارِي مِّنَ النَّاسِ نَسْءُ رَوَايَتِ هُوَ كَ هَضْرَتِ نَ فَرَمَا يَ كُو كِي تَم مِّن اِيَا شَخْصِ يَ رَحْمَتِ رَا ت كُو صَحْبَتِ اَرَمِي مَكِي يَ

تحفة الاختيار ترجمه مشارق الانوار

سوالو طلبہ نے کہ کہین ہوں حضرت نے فرمایا تو اُسکی قبر میں اتر یعنی حضرت کی بیٹی کی قبر میں ہے اس سے روایت ہو کہ ہم حضرت کی بیٹی کے جنازے پر حاضر ہوئے اور حضرت قبر پر بیٹھے تھے اور آنسو جاری تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ جو حضرت نے فرمایا کہ رات کو حرکت نہ کی ہو یعنی عورت سے صحبت نہ کی ہو سلام ہوا کہ قبر میں داخل ہونا مکمل افضل ہو جس نے اس رات کو صحبت نہ کی ہو

1249

التي عرضت نفسها على النبي صلى الله عليه وآله وسلم خجاري اور سلم بن بل بن سمر سے روایت ہو کہ
 حضرت نے فرمایا کہ کیا تجھ کو کچھ قرآن یاد ہو یہ حضرت نے اُس مرد سے فرمایا جس نے اُس عورت کے کحل کا ارادہ کیا تھا جس نے
 چاہا تھا کہ حضرت کے پاس رہے۔ اُس کا قصہ مفصل ہو چکا کہ حضرت نے اُس عورت کو نہ قبول کیا پھر اُکال کھ دوں
 شخص سے کر دیا اور ہر مقرر کیا کہ اگر وہ عورت کو قرآن سکھا دیں گے تو اُس شخص کو نہ قبول کیا پھر اُکال کھ دوں
 أمية بن أبي الصلت قاله ابن مسعود بن زيد بن عمرو بن نفيل قاله ابن مسعود بن زيد بن عمرو بن نفيل

149.

اُمِّيَّةٌ اَبِي الصَّلْتِ قَالَهُ لَا اَنَا مُسْلِمٌ مِّنْ شَرِيدٍ بِنِ سُوَيْدٍ وَالتَّقِيُّ فَصَلَ فَعَلَكَ مِنْ شُرَافِ
کی شریادہو یہ حضرت نے شاید بن غسوید سے فرمایا ہے۔ مصباح میں شرید سے روایت ہو کہ میں ایک روز حضرت کے
تبعیجے سوار تھا حضرت نے فرمایا کہ تم کو امیہ کا شریادہو میں نے کہا کہ ہاں یاد ہو میں نے ایک شعر پڑھا حضرت نے فرمایا
اور پڑھ میں نے دوسری شعر پڑھی پڑھایا اور پڑھ میں نے تیسری پڑھی اسطرح سو شعرین پڑھیں معلوم کیا چاہیے کہ یہ
زمانہ کفر میں ایک شاعر تھا اسکے شعر میں حمد الہی اور مذمت دنیا کا مضمون تھا اس واسطے حضرت نے انکو سراپھر فرمایا کہ اُنکی
زبان ایمان لائی اور دل کا فردائے حق زبان سے مضمون تو اچھے نکلا لیکن دل سے کفر اور حسد دینا نہ گئی اور یہی حال ہر
اکثر شاعروں کا کہ اشعار میں بعضے مفاد
در افشان ہوئی + پاسے پر دل کی رنگی ہو اَوَّهْ نَدَا مَا نَزَلَتْ الْاَنَابَةُ وَمُؤْمِنَاتُ

1491

[illegible]

1694

اشعار اسیدرہ

تكملة الذخائر بترجمته ومشارك الأفاضل

شبیہ اس مقام علی عرفاروق پر طعنے کرتے ہیں کہ انھوں نے کاغذ حضرت کو نہ لکھنے دیا نافرمانی کی اور کہا کہ ہرگز کن
 کفایت کرتا ہو اسکا کہ جو اس کا قصور ہو عرفاروق پر کوئی ممکن کا مقام نہیں ہوا اسلئے کہ اس وقت
 حضرت کی کوٹھری میں اس کا بوجھ موجود تھے علی برتقی بھی ان میں شامل تھے اور حضرت نے سب حاضرین سے
 کاغذ مانگا تھا اگر مگر کاغذ نہ ملے تھے تو علی کا ہاتھ کس نے پکڑا تھا حضرت کے یہاں ہوا سے قرآن کے اور کسی چیز کے لکھنے کا
 دستور نہ تھا اور قرآن سب پورے ہو چکا تھا اس واسطے اصحاب کو نابل ہوا تھا اور لکھنے کو کے حضرت سے پوچھا تھا لیکن
 حضرت نے نہ فرمایا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اور واجب نہ تھا اگر واجب ہوتا تو حضرت سکوت نہ کرتے ہوا اسلئے
 کہ تبلیغ احکام کی حضرت پر واجب تھی علاوہ اسکے حضرت بعد اس گفتگو کے پانچ دن ٹنڈہ رہے اگر لکھنا واجب ہوتا تو
 دوسرے وقت اسکو ضرور لکھوا دیتے بلکہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ جن چیزوں کی حضرت نے وصیت کی تھیں انکو لکھواتے
 اور یہ جو عرفاروق نے کہا کہ ہرگز قرآن لکھنا کفایت کرتا ہو اسکا یہ مطلب نہیں کہ وہ اسے قرآن کے حضرت کی وصیت کی بھی حاجت
 نہیں بلکہ اسکا یہ مطلب ہو کہ جسے بعد قرآن میں اگلیات لکھ کر دینے کی آیت اتری یعنی ہمارے دین کو پورا کر چکا یعنی اب کوئی
 تادم حکم دین کا باقی نہیں رہا قرآن الہیہ حدیث میں دین کی تفصیل ہو چکی اس واسطے عرفاروق نے حضرت کو عین خیرت
 بیاری میں لکھوانے کی تکلیف دیا نہ اسلئے کہ وہ دیکھا اسکو نافرمانی نہیں کرتے بلکہ یہ عین محبت اور خیر خواہی ہے اس واسطے کہ
 دستور ہو کہ بیاری میں اپنے بزرگ اور اہل بیت کو مشقت سے بچاتے ہیں چنانچہ اگر استاد بیمار ہو اور شاگرد کو سبق پڑھانے کے واسطے
 بلاوے تو شاگرد نجیال اسکی تکلیف سے اسکی بقی سے انکار کرتا ہو یہ نافرمانی نہیں یہ سرسری محبت اور دل سوزی ہو شعر چشم باندیش
 کہ برکترہ باد عیب ناید ہنرش در لعل لباقی عیشتہ اندوالة فلیکس ابی العیشتہ اندوالة فلیکس رجل العیشتہ اندوالة
 یروای بئس آخر العیشتہ اندوالة فلیکس ابی العیشتہ اندوالة فلیکس ابی العیشتہ اندوالة فلیکس ابی العیشتہ اندوالة
 کہ ایک روز حضرت پاس آئے کی اجازت مانگی حضرت نے فرمایا اے کوٹھری میں آئی تو میں نے اپنی قوم کا یعنی بنی قوم میں چلا
 آئی ہو یا یون فرمایا کہ اپنی قوم میں چلا آیا کہ اور دوسری روایت یون کہ اپنی قوم کا برا بھائی اور برا بیٹا ہوں
 حضرت عائشہ سے پوری روایت یون کہ ایک شخص نے حکمت میں حاضر ہوئی اجازت مانگی حضرت نے اسکو اجازت دی
 اور فرمایا کہ اگر آدمی ہو جب وہ حضرت کے پاس بیٹھا تو حضرت نے اس سے خوش خلقی کی اور کشادہ پیشانی سے کلام کیا
 میں نے کہا کہ یا حضرت آپ نے تو اسکو برا کہا تھا پھر جب وہ آیا تب حضرت نے اس سے اخلاق کیسے تو حضرت نے اسے
 فرمایا کہ وہ عیال کو تو نے بد خلق اور غصہ میں رکھا ہے تو کب پائینا بدترین خلق سے خدا کے نزدیک شوق ہے قیامت کے دن
 جسکی لوگ تعظیم تو اضع کرین اسکی ہر ایک اور شخص کوئی کے دُور سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بد ذات آدمی کی عزت
 اور توقیر کرنا اپنی حفاظت اور کے واسطے درست ہے اور فاسق کی جو بے پردہ فتن کرتا ہو غیبت کرنا درست ہے تاکہ لوگ
 اسکا حال نہ کر عورت پر یون کہ ابی العیشتہ اندوالة فلیکس ابی العیشتہ اندوالة فلیکس ابی العیشتہ اندوالة فلیکس ابی العیشتہ اندوالة
 مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ کہ انکے ابو نعیم کے بھائی کے حق میں حضرت نے مجھے فرمایا کہ اسکو نہ دے
 اسواسلئے کہ وہ تیرا شیر نوشی کے شے سے بچا ہو تیرا دانا ہنا ہوا خاک آلود ہو اگر تو حکم مانے ہے حضرت عائشہ سے

۴۹۴

121.

1411

141

44

1215

11/15/68

تفتة الاعجاز ترجمه مشاورف الانوار

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو سات کبیرہ گناہوں سے جو ایمان کو ہلاک کر دیتے ہیں اصحاب نے کہا کیا بول سکتے
 کوں گناہ ہیں فرمایا کہ خدا کے ساتھ شرک کرنا اور جانبداری اور اس جان کو مارنا جس کا مارنا خدا نے حرام کیا ہو لیکن حق پر امانت
 ہو اور بیعت کا کرنا اور یہ کہ کاہن کے بپ کے لڑکے کا مال کھانا اور لڑائی کے دن کافروں کے سامنے سے بھاگنا اور غاوردی
 ایما نہ دینا اور توں کو جو بڑے سے واقف نہیں انکو عیب لگانا ہر چہ اس حدیث میں گناہ کیہ سات ہی فرمائے
 لیکن اور حدیثوں میں زیادہ کسی ثابت ہیں اس وقت اتنے ہی گناہوں کا ذکر کیا علمت ہوا **قَالَ ابْنُ عَسَا حَقْلُو**

۱۸۱۶

أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَشَدَّ اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنی رات کی نماز میں
 پچھلی نماز کو روک دینا یعنی تہجد کے بعد وتر چاہیے اور جو شخص کہ کبھی رات کو اٹھتا ہو اور بھی سو جاتا ہو تو نہ کہ لازم ہو کہ وتر
 کو عشا کے وقت پڑھ لیا کرے لیکن حضرت کے فعل سے ثابت ہے کہ وتر کے بعد دو رکعت پڑھ کر پڑھتے تھے **قَالَ ابْنُ عَسَا حَقْلُو**

۱۸۱۷

هَذِهِ الدُّعَاءُ إِذَا دُعِيَ تَهَنُّتَ اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس دعوت کو
 بول کیا کرو جبکہ اس کے واسطے بلائے جاؤ ہو یعنی شادی کا کھانا قبول کرنا وغیرہ **عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرَحْبِيلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا دُعِيَ إِتَى**
عِنْدَ حَقْلُو الْجَيْشِ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ **قَالَ ابْنُ عَسَا حَقْلُو** **عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرَحْبِيلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا دُعِيَ إِتَى**
عِنْدَ حَقْلُو الْجَيْشِ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ **قَالَ ابْنُ عَسَا حَقْلُو** **عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرَحْبِيلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا دُعِيَ إِتَى**

۱۸۱۸

عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرَحْبِيلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا دُعِيَ إِتَى **عِنْدَ حَقْلُو الْجَيْشِ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ** **قَالَ ابْنُ عَسَا حَقْلُو** **عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرَحْبِيلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا دُعِيَ إِتَى**
عِنْدَ حَقْلُو الْجَيْشِ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ **قَالَ ابْنُ عَسَا حَقْلُو** **عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرَحْبِيلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا دُعِيَ إِتَى**
عِنْدَ حَقْلُو الْجَيْشِ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ **قَالَ ابْنُ عَسَا حَقْلُو** **عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرَحْبِيلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا دُعِيَ إِتَى**

۱۸۱۹

روایت کی لیکن حقیقت میں یہ روایت ہے حضرت عائشہ سے ہے ہر ہر باقی قصہ اس حدیث کا اسی باب میں ہو چکا **عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرَحْبِيلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا دُعِيَ إِتَى**
عِنْدَ حَقْلُو الْجَيْشِ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ **قَالَ ابْنُ عَسَا حَقْلُو** **عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرَحْبِيلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا دُعِيَ إِتَى**
عِنْدَ حَقْلُو الْجَيْشِ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ **قَالَ ابْنُ عَسَا حَقْلُو** **عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرَحْبِيلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا دُعِيَ إِتَى**

۱۸۲۰

جہو کوئی کچھ نہ ہو تب یعنی بیج اور تر لب لبالب اکثر مبالغہ اور جھوٹ سے خالی نہیں ہوتی تو انکو کچھ بہت دتا کہ دوبارہ جھوٹ بولنے
 کا قصد نہ کریں اور تاکہ تم اپنی روح شکر نہ کرو کہ تم کو اگر کوئی کہے کہ حضرت نے اپنے ملاحوں کو انعام دیا ہو تو کیا جواب یہ ہو کہ حضرت
 کی جو روح تھی سو سب بیج تھی اور اس میں ہر ایک کا اب تھا خیالات اور دن کی بیج کے ہرگز مبالغہ سے خالی نہیں اس حدیث میں
 اس ملاح کی مذمت ہو جس نے ملاحی کو اپنی اندری کا پیشہ مقرر کیا اور اگر کوئی شخص کسی نیک شخص کی بیج طرح بیج دینا کے
 کرنے تو درست ہو تاکہ اور لوگ ملاح نہ بنیں بلکہ عمل میں اقتدار کریں غرض کہ وہی بیج درست نہیں جس میں بیج دینا ہو یا جھوٹ

۱۸۲۱

عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرَحْبِيلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا دُعِيَ إِتَى **عِنْدَ حَقْلُو الْجَيْشِ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ** **قَالَ ابْنُ عَسَا حَقْلُو** **عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرَحْبِيلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا دُعِيَ إِتَى**
عِنْدَ حَقْلُو الْجَيْشِ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ **قَالَ ابْنُ عَسَا حَقْلُو** **عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرَحْبِيلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا دُعِيَ إِتَى**
عِنْدَ حَقْلُو الْجَيْشِ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ **قَالَ ابْنُ عَسَا حَقْلُو** **عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرَحْبِيلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا دُعِيَ إِتَى**

۱۸۲۲

پھر حضرت کو سے نکلے پھر قل ہو اللہ احدی **عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرَحْبِيلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا دُعِيَ إِتَى** **عِنْدَ حَقْلُو الْجَيْشِ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ** **قَالَ ابْنُ عَسَا حَقْلُو** **عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرَحْبِيلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا دُعِيَ إِتَى**
عِنْدَ حَقْلُو الْجَيْشِ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ **قَالَ ابْنُ عَسَا حَقْلُو** **عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرَحْبِيلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا دُعِيَ إِتَى**
عِنْدَ حَقْلُو الْجَيْشِ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ **قَالَ ابْنُ عَسَا حَقْلُو** **عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرَحْبِيلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا دُعِيَ إِتَى**

۱۸۲۳

ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت نے اس رات کی بیج کے وقت فرمایا جس است کے پچھلے وقت مقام ہوا تھا اس میں کہ حضرت نے
 بیغرایا اور دن کو پیاس غالب ہوئی اور پانی نہ تھا اسی برتن سے پانی پلنے لگا اور بوتل تادہ پالنے لگے یہاں تک کہ تمام لشکر

تحفة الجنان ترجمہ مشاعر الانوار
 تفہیم جواز مدح و عذر جواران

۱۸۲۱

آسودہ ہو گیا اس حدیث سے دو معجزے ثابت ہوئے ایک تو بانی کا جوش کرنا دوسرے آئندہ کی خبر دنیا میں جابر بن عبد اللہ
 ابْنِ الْحَطَّابِ قَالَ لَمَّا أَخْبَرَهُ بِقِصَّةِ دُفِينِ جَابِرِ بْنِ جَابِرٍ رَوَيْتُ عَنْ جَابِرِ بْنِ جَابِرٍ رَوَيْتُ عَنْ جَابِرِ بْنِ جَابِرٍ رَوَيْتُ عَنْ جَابِرِ بْنِ جَابِرٍ
 خطاب کے بیٹے یعنی عمر فاروق کو یہ حضرت نے جابر سے فرمایا جبکہ جابر نے اپنے قرض ادا ہوا ہونے کی خبر سن کر حضرت کو خبر دی
 ف جابر کے باپ جگہ احمد بن شہید ہوئے ان پر بہت قرض تھا جتنا خزانہ کا باغ میں انھیں چاہا کہ قرض وہوں
 کو دین قرض بہت تھا اور انھوں نے قبول کیا جابر نے حضرت سے سفارش کروائی تا خواہ یہودی تھے انھوں نے
 ناما حضرت نے جابر سے فرمایا کہ تو ہر قسم کے خرمن کے علاوہ طلحہ و دھیر کرجب جابر نے دھیر لگانے کو حضرت ایک بڑے
 دھیر کے گرد گھومے اور اس کے اوپر جا کر بیٹھے پھر جابر سے فرمایا کہ قرض وہوں کو تول تو ان کے دنیا شروع کر جابر نے دنیا شروع
 کیا یہاں تک کہ سب قرض ادا ہو گیا جابر سے روایت ہے کہ باوجود کیسب قرض ادا ہوا لیکن وہ دھیر سب میل پر تھا کچھ
 کی آہن ہوئی جابر نے کہا یا حضرت سب قرض ادا ہو چکا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عمر فاروق کو اس حال کی
 خبر دے اس واسطے کہ عمر فاروق کو جابر کے قرض ادا ہونے کی بڑی فکر تھی جب جابر نے عمر فاروق کو خبر دی انھوں نے
 کہا کہ جب حضرت تشریف لیگے تھے اسی وقت میں جان گیا تھا کہ اب ضرور کہہ دیا ہوگی ق عَائِشَةُ أَدْحَى رَأَى الْبَكْرَ
 أَبَا بَكْرٍ وَأَخَاهُ خَتْنَى الْكُتُبِ كِتَابًا فَاثِي أَخَاكَ اَنْ يَكْتُمْتُمْ وَيَقُولُ قَالُوا مَا نَا كُوْلَى يَا بَنِي اللَّهِ فَاَلَمْ يَرَوْا
 إِلَّا الْبَكْرَ بِنَارِيٍّ اَوْ رَسُلًا مِنْ حَضْرَتِ عَائِشَةَ رَوَيْتُ عَنْ جَابِرِ بْنِ جَابِرٍ رَوَيْتُ عَنْ جَابِرِ بْنِ جَابِرٍ رَوَيْتُ عَنْ جَابِرِ بْنِ جَابِرٍ
 عجائی کو تا کہ میں انکو نوشتہ لکھ دوں یعنی خلافت نامہ اس واسطے کہ میں خوف کرتا تھا کہ انکو دے کر ان کو لے کر لے لیا جائے
 کوئی کہنے والا کہ میں لائق تر ہوں خلافت کا اور نہ مانگا خدا اور سلمان لوگ ابوبکر کو اول حضرت نے چاہا تھا
 کہ صدیق اکبر کو خلافت نامہ لکھ دوں تاکہ دوسرے کو دوسری نہ رہے پھر تقدیر پر جماع مومنین پر چھوڑا یعنی تقدیر میں تھی
 ہو کہ صدیق اکبر خلیفہ ہوئے اور اجماع مومنین بھی انھیں کی خلافت پر ہوگا پھر لکھنا کہ ضرور اس حدیث سے صاف
 معلوم ہوا کہ سوائے صدیق اکبر کسی کی خلافت حضرت کو منظور نہ تھی ق عَائِشَةُ أَدْحَى رَأَى الْبَكْرَ
 اور سلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم ذکر کر لیا کرو خدا کے نام کو اور کھایا کرو ف حضرت عائشہ
 نے کہا کیا رسول اللہ چند قوم ہیں کہ تازہ ایمان لائے ہیں ہمارے پاس گوشت لائے ہیں ہم نہیں جانتے کونج کے وقت
 خدا کا نام لیتے ہیں یا نہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اہل اسلام پر خیر گمان کیا چاہیے وہ لوگ خدا کے نام کو
 فنج کے وقت نہ ترک کرتے ہونے تم اپنے رفیع شبیہ کے واسطے خدا کا نام لے لیا کرو اور یہ مطلب نہیں کہ اگرچہ انھوں نے
 فنج کے وقت خدا کا نام نہ لیا ہو تو بھی تمھاری بسم اللہ کہنے سے پاک ہو جائیگا اس واسطے کہ بسم اللہ کثرت سے کہتے تھے
 ق اَنْتَ اَذْكُرُوا سُبْحَانَ اللَّهِ وَلِيَا كُلِّ دَجَلٍ مَّا بَلِيَهُ بِنَارِيٍّ اَوْ رَسُلًا مِنْ حَضْرَتِ عَائِشَةَ رَوَيْتُ عَنْ جَابِرِ بْنِ جَابِرٍ رَوَيْتُ عَنْ جَابِرِ بْنِ جَابِرٍ
 کے وقت بسم اللہ کہا کرو اور چاہیے کہ شخص اپنی تربیت طرہ سے کھایا کرے ف یعنی رکابی کے سج سے نہ کھارے
 اور نہ دوسری طرہ سے بلکہ اپنی طرہ سے ق عَائِشَةُ اَذْهَبَتْ فَاخْطُ فِي اَمْرِ حَقِيقَاتٍ اَبْنِ طَالِبٍ حِينَ اَلْتَمَسَ الْبِكَاءَ عَلَيْهِ قَالَهُ لِيُخْلِ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ نَا
 حَقِيقَاتٍ اَبْنِ طَالِبٍ حِينَ اَلْتَمَسَ الْبِكَاءَ عَلَيْهِ قَالَهُ لِيُخْلِ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ نَا

مکتبہ دارالافتاء
کراچی

۱۸۲۳

تحفة الاخيار ترجمہ مشرق الانوار

۱۸۲۴

۱۸۲۵

۱۸۲۶

مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ خَافِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبَتْ تَقْلِيمُهُ كَسَرَتْهُ وَإِنْ نَزَلَتْ كُنَتْ نِزْلَ أَعْوَجَ فَاسْتَبَدَّوْا
 بِالنِّسَاءِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری وصیت قبول کرو عورتوں کے مقدر حسین
 اس واسطے کہ عورت پیدا ہوئی جو پسلی سے اور مقبرہ پسلی میں زیادہ تر جی اوپر کی طرف میں ہو سوائے اگر تو اس کا سیدھا کرنا چاہے گی
 توڑ دینا اور اگر اس کو چھوڑ دینا تو ہمیشہ کج بنی رہے گی سو میری نصیحت مانو عورتوں کے مقدر حسین۔ حضرت جو حضرت
 آدمؑ کی پسلی سے پیدا ہوئیں تو عورت کی اصل پسلی ٹھہری اور پسلی کا بالکل سیدھا ہونا ممکن نہیں کہ اس کا بھی بالکل آراستہ
 ہونا اور اس کی سب عادتیں بدلنا محال ہو اس واسطے حضرت نے اس کے حق میں اپنی است کو دھیرے کی کر دیا کہ عورت کو لازم ہو کہ
 عورت سے اپنا مطلب نکالے اور اس کی بد مزاجی پر صبر کرے اور مال جایا کرے حکمت کی چال اپنے اس سے بالکل غافل ہو جاوے
 کہ ناچو ابھی رہے نہ ہر بات میں مواخذہ کرے کہ زندگی تلخ ہو اور آخر کو طلاق کی نوبت پہنچے خلاصہ یہ کہ مقدمات خانہ داری
 میں عورت کی رعایت رکھے لیکن شرک اور کفر اور ترک فرائض میں اور کیونکر گناہوں میں اس کی رعایت ہو کر نہ جائے یہ حق
 أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعُوا ابَا جَعْفَرٍ قَدْ كَانَ تَصَالِحَهُ قَوْلُهُمْ هَكَذَا إِلَى الْخَيْرِ وَإِنْ كَانَ شَرُّهُ
 فَتَضَعُوهُ عَنْ دِفَائِكُمْ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی لیا کرو جنازے کو سو ہو واسطے
 کہ اگر مردہ نیک ہو تو اس کو تہمتے بہتری سے نزدیک کرو یا یعنی قبر میں جا کر ثواب پائے اور اگر نیک نہیں تو تہمتے ہی گردن سے
 شر کو اتارو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفن اور دفن میں جلدی کرنا صحیح ہے۔ **بُوقُ الزَّيْبِ اسْقِ يَا ذِي بَرْزَخٍ**
 آدینیل الماء إلى جارك بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایو بیزر تو اپنے گھت کو پہنچنے سے
 پھر چھوڑ دے پانی کو اپنے ہمسایہ کی طرف ف خلاصہ یہ کہ جھکا کھیت پانی کے قریب ہو وہ پہلے اپنا کھیت پیچھے
 اُس کے بعد جو اُس کے پاس ہو وہ پیچھے ہو ابو ہریرہؓ اسَکُنْ حِرَاءَ فَمَا عَلَيْكَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَوْ صِدِّيقٌ اَوْ شَهِيدٌ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ
 اَوْ عَلِيٌّ أَوْ عَلِيٌّ أَوْ عَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَوْ صِدِّيقٌ اَوْ شَهِيدٌ
 عظمیٰ جاوے جو اس کو تجھ پر تو سوائے بنی اور صدیق اور شہید کے کوئی نہیں اور اس پہاڑ یعنی حضرت تھے اور ابو بکر اور عمر اور عثمان
 اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص تھے اور دوسری روایت میں ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم جاوے ابو بکر اور عثمان
 اور علی اور طلحہ اور زبیر تھے ابو بکر کا صدیق ہونا عالم پر ظاہر باقی بزرگوں اور امید میں سوائے سعد بن ابی وقاص کے
 کہ وہ اسہال کی بیماری سے مرے تو وہ بھی شہیدوں میں داخل ہوئے۔ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السَّبِيلَ**
 سے مرے وہ بھی شہید ہو جائے ابو ہریرہؓ اسْمَعُوا إِلَيَّ مَا يَقُولُ سَبِيلٌ كَمَا أَنَّكَ تَعْبُدُونَ أَنَا عَلَيْهِ صِفَةٌ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
 مَعْنَى يَعْزِي سَبِيلٌ كَمَا سَعَدُ بَعْضُ عِبَادَةِ سَلَمٌ ابْنِ ابُو هُرَيْرَةَ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سبیل سے مراد اس کے قول کو
 مقررہ غیرت دار ہو اور میں اس سے زیادہ تر غیرت دار ہوں اور خدا مجھے ایسی زیادہ غیرت دار ہو سوائے مامور
 بن عبادہ جو **ف** سعد بن عبادہ انصاریوں کے سردار تھے انھوں نے حضرت سے کہا یا رسول اللہ اگر میں اپنی جوڑو
 پاس اجنبی مرد کو پاؤں تو اس کو چھوڑ کے چار گواہ تلاش کر لوں حضرت نے فرمایا کہ میں یعنی زنا کا دعویٰ اسی وقت

۱۸۴۱
 ۱۸۴۲
 ۱۸۴۳
 ۱۸۴۴

[illegible]

مفتی محمد رفیع الرحمن

صفحة الاخيار ترجمه مشارق الانوار

بخاری بن جبرین سلم سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا جو میری چادر دو سو اگر میرے پاس ان چل کے دونوں کے
 شمار برابر اونٹ کے تو سب میں تمکو بانٹ دیتا پھر تم کو بخیل اور جھوٹا اور نامزدہ پائے یہ حضرت نے جنس سے پٹنے
 فرمایا جنس کی لڑائی میں ہزاروں اونٹ اور گھوڑے اور بچہ بکریاں حضرت کا مین حضرت نے سب سے کم دین
 جب حضرت دہانے لگے اور دین گنوار لوگ حضرت کو سلپٹے اور مانگنے لگے یہاں تک کہ حضرت کی چادر کارلی تب حضرت
 نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے کمال سخاوت اور نہایت حلم حضرت کا ثابت ہوا کہ سوا سب سے

۱۸۶۲

مکن بین عقیقۃ بن عاص و ابی انصاری علیہ السلام ابی مسعود علیہ السلام ابی مسعود ان
 اللہ افسد دینکم منک علی هذا الفلک فقلت یا رسول اللہ ہو حشرک وجہ اللہ للحنک
 النار ولستک النار مسلم بن عقیقہ بن عمرو سے روایت ہو کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ اے ابو مسعود دریافت کر اے ابو مسعود
 دریافت کر اے ابو مسعود دریافت کر کہ تمنا تو اپنے اس غلام پر قادر ہو اس سے زیادہ تر خدا تجھ قادر ہو تو میں نے کہا
 یا رسول اللہ غلام آزاد ہو رضا سے اہم کے واسطے تو حضرت نے فرمایا کہ اگر تو آزاد کرتا تو مگر تجھ کو دوزخ کی آگ جاتی ہے
 ابو مسعود سے روایت ہو کہ میں اپنے غلام کو کوڑے مارتا تھا میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی کہ کوئی کہتا ہو ابو مسعود دریافت کر
 میں نے غصے کے سبب سے خیال نہ کیا پھر حضرت نے قریب آ کے فرمایا کہ اے ابو مسعود دریافت کر تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میں
 میں نے اپنے ہاتھ سے کوڑا ڈال دیا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو بھی خدا کا گناہ غلام ہو اور خدا کو عذاب کرنے کی
 جسے زیادہ قہر ہے اس حدیث میں آیا ہے کہ کوڑی غلام کو حد سے زیادہ نہ مارے کہ کھانا انجام دوزخ ہو قی ابو مسعود

۱۸۶۳

اعلموا ان الارض لله ولرسوله والابرار ان اجدکم کفرون وجد منکم یصلیہ شیئاً فلیتبعہ والادنا علموا انما
 الارض لله ولرسوله قال ابو مسعود بخاری اور مسلم ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے یہود سے فرمایا کہ جان لو
 کہ تمہاری زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہو اور میں چاہتا ہوں کہ تم کو وطن سے نکالوں سو جس کو تم لوگوں میں سے ہنپال
 پاوے سو چاہیے کہ بیچ ڈالے اور زمین تمہارا ہو کہ تم کو زمین تو خدا اور اس کے رسول کی ہو ف یہودی نصیرینے کے قریب
 رہتے تھے انھوں نے حضرت سے دعا کی اور کہا حضرت نے انکو چھ روز تک گھیرا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اٹھنے کا اسباب
 اٹھا لیجاؤ زمین اور باغات کے تم مالک نہیں رہے چنانچہ وہ لوگ شام کے مالک بن گئے اور اُسے مکانات اور باغات
 حضرت کے نصرت میں آئے خیر ابن عباس علیہ السلام ابی انصاری علیہ السلام ابی مسعود علیہ السلام ابی مسعود ان

۱۸۶۴

علی ملکہ یغنی عاققہ بخاری بن جبرین بن عبد اللہ بن عباس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیے جاؤ ہو سٹے کہ تم نیک عمل پر
 رہا کہ تمہارے مغلوب ہونے کا درخونانی میں بھی آرتا یہاں تک کہ کسی کو اپنے کندھے پر رکھا ف حضرت عباس مزم کی سیل پر
 حاجیوں کو بانی بلائے تھے حضرت نے اسکی تعریف کی اور فرمایا کہ پانی نکالنے میں میں بھی تمہارا شریک ہوتا لیکن مجھ کو یہ در ہے کہ اگر
 میں یہ کام کروں گا تو مجھ کو دیکھ کر سب ایک اسپرجوم کر نیے پھر کو بانی بلائیں گے پھر گاہ سعد بن ابی وقاص علیہ السلام ابی مسعود
 لیا خلوکے مسلم بن سعد بن ابی خاص سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا اے کیے جاؤ کہ ہر ایک شخص پر وہی سان معلوم ہوگا
 جسکے واسطے وہ پیدا ہوا ف اب نے کہا کہ یہ حدیث جب ہر چیز پر مقرر ہوئی تو عمل اور عبادت کیا ضرورت حضرت نے

۱۸۶۵

تفہیم القرآن ترجمہ مشرق الانوار

کر میں سو اگر دے لوگ مسلمان ہونے سے انکار کریں تو اُسے جزیرہ مانگ کر تو اگر دے مائین تو اُسے قبول کر اور اُسے نکالی سے
 بازرہ اور اگر دوسرے دینا بھی نہ قبول کریں تو خدا سے مرد مانگ اور انکو قتل کر اور جب کہ تو قلعة والون کو گھیرے اور وہ
 سب سے جاہلین کہ تو اُسے خدا کا اور اُسے رسول کا عہد کر کے تو اُسے خدا کا اور خدا کے رسول کا عہد کر لیکن اُسے اپنا قبول
 اور اپنے ساتھی لشکر کے کہ تو قبول قرار کر اس واسطے کہ اگر تھے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی عہد شکنی ہو جاوے تو خدا اور
 خدا کے رسول کی عہد شکنی سے گناہ میں گھر اور مسلمان نہ ہو اور جب کہ تو کسی قلعے والون کو گھیرے سو دے سب سے جاہلین کہ تو
 انکو خدا کے حکم پر اتارے تو انکو خدا کے حکم پر نہ اتار لیکن تو اپنے حکم پر اتار اس واسطے کہ تو نہیں جانتا کہ اُسے مقدسے میں
 تو خدا کی مرضی جان سلیگا یا نہیں حضرت کا دستور تھا کہ جب لشکر کو کہیں روانہ کرتے تو اُسے سوار سے یہ حدیث
 فرماتے اور جہاد کے احکام تعلیم کرتے ہر چیز عہد شکنی ہر صورت سے درست نہیں لیکن اپنی عہد شکنی کا گناہ خدا کی عہد شکنی
 سے کمتر ہو اس واسطے حضرت نے خدا کی طرف سے عہد کرنا منع کیا اور صلح کرنا بھی اپنی مرضی پر رکھا اس واسطے کہ خدا کی مرضی
 نہیں معلوم ہو سکتی **قَالَ اَبُو حَظِيْفَةَ** **وَاَسْمَاءُ هَانِئِيْبَةُ بِنْتُ كَعْبٍ** **اَعْتَمَلَتْهَا ثَلَاثُ اَوْ اَكْثَرُ مَرَّاتٍ ذَٰلِكَ اِنْ رَأَيْتَ**
ذَٰلِكَ وَاجْعَلْ فِي الْاُخْرَىٰ كَانُوْا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا اَفْرَغْتَ فَاِذَا رِيْتِ **بِجَارِي** **وَرَسُولُ مِّنْ اُمِّ عَطِيَّةٍ** **سَے**
جس کا نسب نہت کعب نام ہو روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کو غسل دو تین بار یا پانچ بار یا اس سے بھی زیادہ اگر تم
 اسکو بشو دیکھو اور اخیر غسل میں کافور ڈالو یا حضرت نے یون فرمایا کہ تھوڑا سا کافور ڈالو پھر جب تم غسل دینے سے فرغت
 پاؤ تو بھگت خیر کثرت حضرت کی بیوی کا انتقال ہوا تھا عورتیں انکو غسل دیتی تھیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا
 کہ غسل تین بار پر موقوف نہیں جہا تک کہ طہارت اور صفائی حاصل ہو غسل دینا درست ہو اور اخیر غسل میں کافور ڈالنا
سنت ہوق **اِنَّ عَمَّارِيْنَ اَعْسَاوْهُ مَاءً وَسَيْدً وَكَفَّوْهُ فِي ثَوْبِيْنِ وَلَا تَحْطُوْهُ وَلَا تَحْصُوْهُ وَلَا تَسْهَ فَاِنَّ اللّٰهَ**
يَبْذُلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَلَكًا **بِجَارِي** **اور مسلم بن عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل دو اسکو پانی**
اور پیر کے پون سے اور اسکو دو کپڑوں میں گھن دو اور اس کے خوشبو لگاؤ اور اس کے سر کو نہ اوڑھاؤ اس واسطے کہ خدا اسکو توبہ
میں آٹھا دے گا لیکن لیکن بیکار نہ ہوئے **ف** **ایک مرد حضرت کے ساتھ حج میں تھا اور ام باندہ سے مر گیا تب حضرت نے**
یہ حدیث فرمائی امام شافعی کے نزدیک مجرم گمراہ جاوے تو اس کے خوشبو لگانا اور اس کا سر پچھانا درست نہیں اور یہی حدیث
انکی دلیل ہے لیکن امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک مجرم اور غیر مجرم سب برابر ہیں **خَمْرُ اَبْنِ عَبَّاسٍ اِقْبَلِ الْعِدَّةَ يَوْمَ**
طَلَقَهَا نَظِيْقَةً **قَالَ لَيْسَ اَبْنُ عَبَّاسٍ بِشَيْءٍ اَيْسَ بِجَارِي** **میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا**
کہ قبول کرے باغ کو اور اسکو چھوڑ دے طلاق دے کہ یہ حضرت نے ثابت بن قیس بن ثمال سے فرمایا ثابت بن قیس
کی جوڑنے لگا کہ یہ حضرت میں ثابت کی دینداری اور خوش خلقی کی بے گونی نہیں کرتی لیکن میں اسلام میں غلو نہ کرنا چاہتا ہوں
اور جہاں ہوں اپنی میرے اور اس کے ساتھ نفقت نہیں ہو سکتی حضرت نے فرمایا کہ جو باغ اُسے تیرے ہاں دیا ہو اسکو پھر دے دے
اُسے کہا ان تب حضرت نے ثابت بن قیس سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خلق درست ہے یعنی عہد سے
طلاق دینے کے عوض میں مال لیا **اَبْنُ عَمْرٍو اَقْبَلُوْا اَنْحِيَا تِ وَ الْخَلَا تِ فَاَقْبَلُوْا اِذَا اَطْفَقْتُمُوْا وَ اَكْمَلْتُمُوْا**

۱۸۶۹

۱۸۷۰

۱۸۷۱

۱۸۷۲

بعضہ الاحیاء ترجعہ مشاء اللہ تعالیٰ

تحفة الاضياء وترجمته مشارف الانوار

پایان نوای خرامان
فرمان در فضیلت
سوره بقره و سوره
آل عمران

1966

میرنو نو ایک ہی کبریٰ میں ولید ہو سکتا ہو عائشہؓ اُجھو افریقہ سے آئے تھے علیہا میں لاشعور الدنیا
عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کفار قریش کی ہجو کو سواسلے کہ قریش پر ہجو میرا رشتہ سے بھی سخت تر ہو

ف یہ حضرت نے فرمایا اب سے فرمایا جیسے حسان اور عبد اللہ بن رواحہ ق الدین بن عازب اُجھو افریقہ سے آئے تھے
وحید بن معاذ قال قال عثمان بن ثابت بخاری اور مسلم بن برار بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ

ہجو کر کفار قریش کی اور جبریلؑ میرے ساتھ ہو یعنی اسکی طرف سے ملعون کا فیضان ہوگا یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے
فرمایا ابن عمرؓ باذیہ الصبر بالوفد مسلم بن عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ فجر سے آگے وتر پڑھنا

کرو ف یعنی صبح صادق سے پہلے اور جب صبح منور ہوئی تو وتر کا وقت نہ رہا لیکن قضا پر جتنا درست ہو کر ابوہریرہؓ باذیہ الصبر
بالاعتصاف فینا لقطع اللیل المظلم یصلح الرجل مؤمناً و یفسد کافر و یفسد مؤمناً و یصلح کافر ایسی بیعت دینے

بعضی میں اللہ تبارک و تعالیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک اعمال کو شتابی کر لو نسا دون سے
پہلے ایسے فساد ہونگے جیسے اندھیری رات کی اخیر تاریکی یعنی اندھا دھند زمانہ ہو جاوے گا حق باطل کی تیز نبرد ہوگی صبح

کی وقت مروجان ہوگا اور شام کو کافر ہو جاوے گا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کے وقت کافر ہو جاوے گا اپنے دین کو بچا کر دنیا
کے مال سے ف اس حدیث میں ان فسادوں کی خبر ہو جو بیزاد و سلطنت مرادانیہ میں واقع ہوئے اس حدیث میں

ارشاد ہے کہ فرصت کو آدمی غنیمت جانے اور پریشانی سے پہلے جو نیک عمل ہو سکیں سو کر لیں مابوہریرہؓ باذیہ الصبر
العمل سبھا بالرجال والدخان و ذآبۃ الارض و طلوع الشمس من مغربہا و اصر العالمۃ و خویصۃ

احمد بن محمد بن ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی کر لو نیک عمل کو جو چیز سے پہلے ایک دجال اور دوسرے
دھوان تیسرے زمین کا جانور جو تھے آفتاب کا پیچھے سے نکلنا پانچویں قیامت جو سارے عالم کو گھیر گی چھٹی اپنی ہوت

جوابی ذات کو خاص ہوت یعنی آفتاب قیامت اور اپنی موت سے پہلے جو کرنا ہو سو کر لو قیامت سے پہلے سارے عالم
میں دھوان ظاہر ہوگا اور زمین سے ایک عجیب شکل کا جانور نکلے گا ما بؤذ بشر الکاذبین بکی فی ظلمہ میرحیحہ من

حبوہ و بکی من قبل افضاؤہ میرحیحہ من جباہوہ و ق و یروی بشر الکاذبین یوضف ثمنی علیہ فی نار جہنم
فیوضع علی لعلہ ثنای احدهو حتی یخرج من لعلہ کیفہ و یوضع علی لعلہ کیفہ حتی یخرج من

جہنم ثنایہ یسئلون عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بشارت کے مال جمع کر رکھنے والوں کو غصے
کی آگ لگی بیٹھوں میں داغا جاوے گا پسلیوں سے نکلیگا اور انکی گوبون کی طرف سے داغا جاوے گا انکے گھٹوں سے نکلیگا بخاری و

تحفۃ الاختیار ترجمہ مشاعر الانوار

۱۸۹۳

۱۸۹۴

۱۸۹۵

۱۸۹۶

۱۸۹۷

مسلم بن حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نے لڑا اگر میرے کام شک سے آلود ہو جائے
 ہا ایک عورت کے پوچھا کہ یا حضرت میں جنس کے بعد کس طرح طہارت کیا کروں حضرت نے فرمایا کہ غسل کے بعد لے
 میں مشک لگا کر رکھ کر کہوں تاکہ خون کی بدبو دفع ہو ق عائشہ حذی من ماله بالمعروف مایکفیہ
 یکنی ذلک ویؤدی حذی مایکفیہ ذلک بالکف بالمعروف قال لک لہذہ بنت عتبہ اہل نجاشیہ
 بخاری اور مسلم بن حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا لے لیا کرو خاوند کے مال سے دستور کے موافق جتنا ہو
 اور تیری اولاد کو کفایت کرے یہ حضرت نے ہندہ عتبہ کی بیٹی سفیان کی جو رو سے کما ف ہندہ نے کہا کہ یا حضرت
 سفیان مرد خیل ہوتا ہے نہ دینا جو ہو اور میری اولاد کو کفایت کرے مگر یہ ہو سکتا ہے کہ اسی ناؤنگی میں ہندہ رحمت
 سے لون یعنی اس طرح لینا درست ہو یا نہیں تب حضرت نے یہ حدیث قرانی معلوم ہوا کہ عورت خاوند کے مال سے اگر ہندہ
 حاجت ضروری کے بدون اسکی اجازت لیے تو درست ہی ہو اسلئے کہ ہکا حق خاوند پر فرض ہو ق ابن عتبہ میں
 دعویٰ قال ذی انکبہ یخیر او صبیحہ ثلث اخر جو المشرکین من خبریہ العرب واجیزہ الوذل یخیر کنت
 اجیزہ قال وسکت عن الثانیة او قالہا فانیستہا ہذا امین قول سلیمان بن ابی مسریہ بخاری اور مسلم بن
 عبد السد بن عباس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیچڑو ہو جو حسین کہ میں ہوں بہتر ہو اور میں تمکو تین خبر کی حدیث کرتا
 ہوں کہ کمال دیکھو شکرین کو عرب کے ٹاپ سے اور انعام دیا کرنا الجویوں کو جیل میں انکو انعام دیتا تھا راوی نے کہا کہ تیسری چیز سے
 حضرت نے سکوت کیا کیا کہ نہ سکھو فرمایا اگر میں بھول گیا یہ قول ہو سلیمان بن ابی سلم کا جاس حدیث کا راوی ہوف اسکا را
 نقد حدیث قرطاس میں اسی باب میں ہو چکا کہ ابوہریرہ دعویٰ ما ترککوا انما اھلک من کان قبکوا سواکم
 واحتیلا فھو علی انبیاءھو فاذا اھلککم عن قتلہ فلیجئوہ واذا اھلککم فاقوا منہ ما استطعتھ
 بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھے سوال کرنا چھوڑو جبکہ کہ کو چھوڑو اور نہ بلاؤن سے اگلی
 امتوں کو تو انکے سوال اور خطرات ہی سے تجارت کیا کہ اپنے پیغمبروں پر خطرات کرتے تھے سو جبکہ میں تمکو کسی چیز سے منع کروں
 تو اس سے بچا کر اور جبکہ میں کسی چیز کرنے کا حکم کروں تو اسکو کیا کرو جتنا کہ تم سے ہو سکے ف حضرت نے خطبہ پڑھا
 اور فرمایا کہ ای لوگو تم پر حج فرض ہوا سو تم حج کو ادا کرو تا یک شخص نے کہا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہو حضرت نے فرمایا
 ہا شک کہ اسنے تین بار پوچھا پھر حضرت نے فرمایا کہ اگر میں ان کو تا قریب ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور تم سے بھی ہو سکتا ہے
 یہ حدیث قرانی یعنی یہودہ سوال نہ کیا کرو جو تمہارے حق میں بہتر ہو اسکو میں غویاں کر دیتا ہوں تمکو اتنی کاوش کرنا کیا
 ضرورت جا کر دعویٰ ما قاتلہا منکے یعنی دعویٰ الجاہلیہ راوی قول انصار راوی حدیث کسے لکھا ہے بخاری اور مسلم بن
 بخاری اور مسلم بن جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑو اسی بات کو کہ وہ بات تو گندی ہوتی حضرت نے فرمایا
 ایک انصاری اور ماجر میں کچھ گفتگو ہو گئی ماجر نے انصاری کے جو ترہیلات ماری انصاری نے سچ ماجر کی کہ ان انصاریوں
 درو اور ماجر نے اسی طرح ماجر میں کہ بلایا دونوں طرف کے لوگ جمع ہو گئے حضرت نے یہ شور و شکر فرمایا کہ کفر کا
 نبی گمار بلا انکو اسلئے ہوا اھم باب نے ان دونوں شخصوں کا حال عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۲۱
 حدیث

التَّائِبِينَ وَالْمُتَّوِّبِينَ إِلَى اللَّهِ سَبْعًا مِّنْ مَّاءٍ أَوْ ذُرًّا مِّنْ مَّاءٍ فَإِنَّهُ يَغْفِرَ ذُنُوبَهُمْ كُلَّهَا
 بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ دو اسکو اور اس کے پیشاب پر چھڑ مار ڈال یعنی کاہل مار ڈال مانی کا
 باد و سوا سطل کہ تم بھیجے گئے اسانی کرنے واسطے اور نہیں بھیجے گئے اسٹھی کرنے والے ہستہ ایک کہ حضرت کی سچائی پر
 کر دیا صحاب نے اسکو لاکا رات حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے اسکو بلا کر کہا سجدہ کیا دیکھا کا تمام ہر بیان پیشاب
 کرنا مناسب نہیں معلوم ہوا کہ ناراض کے تصور بخیرتی کرنا نہ چاہیے اور ثابت ہوا کہ زمین کی نجاست مانی و اللہ اور خشک ہونے
 سے دور ہو جاتی ہر قی اِنَّكُمْ دَعَا فَاِنَّ النِّجَاءَ مِنْ الْيَمَانِ قَالَ لَمْ يَحْلُكَا نَ لَعَنَ اَخَاهُ فِي الْحَيَاةِ بخاری اور مسلم میں
 عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اسکو نہ چھڑ سوا سطل کہ شرم تو ایمان کی نشانی ہو یہ حضرت نے اس امر سے فرمایا
 جہاں بے ایمانی ہے نصیحت کرنا تھا کہ زیادہ شرم نہ کیا کرف یعنی حیا صفت ایمانی ہو ہر حالت میں بہتر ہو اور حیا مانی ہر طرح محبوب
 ہر قی اَبُو سَعِيدٍ دَعَا فَاِنَّ النِّجَاءَ يَأْتِيكُمْ اَحَدُكُمْ صَلَاتُهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصَلَاتُهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصَلَاتُهُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ
 القرآن کا یجوز شرفہ فیہ رفون من اسلہ کمایمرف الشہومین الرمیۃ یبطل الی فصلہ
 فَلَا يُؤْحَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ اِلَى رُحْمَانِهِ فَلَا يُؤْحَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ اِلَى نَصِيَّتِهِ فَلَا يُؤْحَدُ فِيهِ شَيْءٌ
 ثُمَّ يَنْظُرُ اِلَى قَدْحِهِ فَلَا يُؤْحَدُ فِيهِ شَيْءٌ سَبَقَ الْفَرْقُ وَاللَّهْمَا اَيْتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِخْدَى عَقْدِيهِ مِثْلُ
 شَدِيحِي الْمَرْأَةِ اَوْ مِثْلُ الْبَصْنَةِ تَدْرُسُ خُرْجُونَ عَلَى خَيْرِ فَرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ وَكَبُرَ رُؤْيَا عَلَى اَحْسَنِ فَوْقَةٍ
 بخاری اور مسلم میں ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو چھڑ اور رو کر سو مقرر اس کے چند ساتھی ہوئے کہ تم میں سے ہر ایک
 آدمی اپنی ناک کو ان کی ناک کے ساتھ جیر جائیگا اور اپنے روزے کو لنگے روزے کے ساتھ ناچیر بھیجے گا وہ لوگ قرآن پڑھیں گے اس کے
 گلے کی ہنسلین سے نیچے ناک پر لگی یعنی دل میں قرآن کا کچھ اثر نہ ہوگا وہ لوگ اسلام سے نکل جائیں گے جب جانور کے تیرا پڑ جائے
 اسکی کانسی کو دیکھ تو کچھ خون کا اثر نہ پادے پھر اسکی بازو کو دیکھ تو کچھ اثر نہ پادے پھر اس تیر کی لکڑی کو دیکھ تو کچھ اثر نہ پادے پھر
 تیر کے پر کو دیکھ تو کچھ اثر نہ پادے تیرا پزل گیا بیٹ کے گوہر اور خون سے یعنی جیسے پار ہوئے تیر میں جانور کا کچھ اثر نہیں لگا رہتا
 اسی طرح اس قوم میں اسلام کا کچھ اثر نہ باقی رہے گا اس قوم کی بچان یہ ہو گا نہیں ایک سیاہ مرد ہوگا جسکی ایک بازو جیسے عورت کی
 چھائی یا جیسے گوشت کا لومٹھا کہ جنبش کیا کرے گا آدمیوں کے عمدہ تر گروہ بر خرو ج کرینگے یعنی علی رضی اللہ عنہ سے باغی ہونگے اور دوسری
 روایت میں ہر کہ وہ لوگ خندانہ اور پھوٹ کے زلزلے میں ظاہر ہونگے حضرت نے پھر مال تقسیم کیا ایک شخص جب کا ذبا کو لکھنے
 نام تھا اسے حضرت سے کہا کہ انصاف سے تقسیم کرو عمر فاروق نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو میں اس کا فر کو مار ڈالوں تب حضرت نے
 یہ حدیث فرمائی اور خارجی قوم کی خبر دی علی رضی اللہ عنہ نے اس قوم کو قتل کیا اس حدیث میں جس نشانی کا مرد حضرت نے فرمایا تھا
 اسی نشان کا آدمی اس قوم میں موجود تھا باقی تفصیل اس حدیث کا دوسرے باب میں ہے جو کاف جبار و دغہ کا یہ حدیث اللہ اللہ
 محمد ایقائل اصحابہ قالہ لعمریہ قال دعونی اصرب علق هذا اللہنا فی یقینی عند اللہ بن الہ
 بخاری اور مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو چھڑ اور مت مار کہ لوگ گفتگو نہ کریں کہ محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہو
 یہ حضرت نے عمر فاروق سے فرمایا جبکہ عمر نے حضرت سے کہا کہ مجھ کو حکم ہو تو میں اس منافق کی گردن ماروں سیط عبد اللہ

تفسیر
 تفسیر
 تفسیر

بن ابی کئیف مدینہ میں عبداللہ بن ابی بکر امانت تھا اسنے حضرت کی خدمت میں بے ادبی سے اسکے قتل کی اطلاع دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی لوگ حقیقت حال نہ سمجھتے تھے جو سفار و غریزہ کے مسلمان ہونے سے اشت کرینگے سوال اند حضرت میں کیا حکمت اور علم تھا قَالِ الْمَغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ دَعَوْهُ مَا قَالِ اِذَا تَمَّ طَلَعُ الْفَجْرِ يَتَوَقَّعُ الْخَفَيْنَ لَمْ يَكُنْ بِنَجَارِي وَاسْلَمَ مِنْ مَغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ انکو رہنے لے اور مت آنا اسوئے کہ میں نے پاک پہنے ہیں یعنی دونوں موزوں کو یہ حضرت نے مغیرہ سے فرمایا یہ روایت ہے کہ میں نے حضرت کے ساتھ تھا حضرت نے فرمایا کہ تیرے پاس پانی ہو میں نے کہا کہ ہاں پھر سواری سے اترے میں نے پانی ڈالا حضرت نے وضو کیا کھانا اور کھاتھ دھوئے اور سر پر مسح کیا حضرت موزوں پہنے تھے میں جھکا کہ موزوں اتاروں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی آتارنے کی کچھ حاجت نہیں میں نے وضو کر کے انکو پہنا تھا عَائِشَةُ دَعَتْهَا وَهَلْ يَكُونُ الشَّبَهُ لَا مَعْنَى قَبْلَ ذَلِكَ وَإِذَا عَاذَ مَا دُخَا مَا أَشْبَهَ الرَّجُلَ أَشْبَهَ الرَّجُلَ أَخَوَالَهُ وَإِذَا عَاذَ مَا دُخَا مَا أَشْبَهَ الرَّجُلَ مَا أَشْبَهَ الرَّجُلَ عَائِشَةُ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اشی سے تکرار مت کرو اور مشابہت نہیں ہونی مگر اسی کے سبب سے اور جب غالب ہوئی عورت کی مٹی مرو کی مٹی پر تو لڑکا اپنے ماموؤں کے مشابہ ہوتا ہوا اور اگر مرد کی مٹی غالب ہوئی عورت کی مٹی پر تو لڑکا مشابہ ہوتا ہوا پسے چوٹ سے ف حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ ایک عورت نے پوچھا کہ اگر عورت کو جہاں ہوا درستی کا پانی دیکھ خوش کرے حضرت نے فرمایا کہ ہاں غسل کرے حضرت عائشہ نے اس عورت سے کہا تیرا بڑا ہوا کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر عورت کی مٹی نہ تو لڑکا ماموؤں کی صورت کے سطح مشابہ ہوتا ہوا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْبَدِ دَعَا بَنِيَّ سَمِيعَ بْنَ قَاتٍ ابَا كَثْمَةَ كَانَ سَاحِبًا بِنَجَارِي مِّنْ سَلَمَةَ بْنِ الْوُحُوشِ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا بڑا بیٹا سحیل کی اولاد اسوئے کہ تھار باب تیرا نڈا تھا ف چند انصار تیرا نڈا ہی کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ ہم فلاں قوم کے ساتھ ہیں تو دوسری قوم نے تیرا نڈا ہی موقوف کی حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ نہیں تیرا نڈا ہی کرتے انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کینہ نہ تیرا لڑکے اور اب تو اس قوم کے ساتھ ہیں اور ہمارے ساتھ نہیں حضرت نے فرمایا کہ تیرا لڑکا وہیں تم سب کے ساتھ ہوں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انصار حضرت اسمعیل کی اولاد ہیں تیرا نڈا ہی کی اسوئے تاکید فرمائی کہ جہاد کا وسیلہ ہو قَبَا بِنُ سَمِيعَ بْنِ قَاتٍ ابَا كَثْمَةَ كَانَ سَاحِبًا بِنَجَارِي مِّنْ سَلَمَةَ بْنِ الْوُحُوشِ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا عبدالرحمن نام رکھو ف جابر سے روایت ہو کہ ہماری قوم میں ایک شخص کے بیٹا پیدا ہوا اسنے قاسم نام رکھا پھر اسنے حضرت کو خبر دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی قَالِ عُمَرُ بْنُ الْكَافَرِ سَلَمَةُ سَمِعَ اللَّهُ وَكُلُّ بَيْعٍ بَيْنَنَا وَكُلُّ بَيْعٍ بَيْنَنَا بِنَجَارِي وَاسْلَمَ مِنْ مَغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ کرو اور اپنے واسطے ہاتھ سے کھاؤ اور اسطرح سے کھا جو تیرے قریب ہو ف عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہو کہ میں نے لڑکا کھانا اور رکابی کے ہر طرف سے کھانا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑکا کو ادب کھانا سننا ہو قَالِ سَمِعَ ابَا بَنِيٍّ وَكَانَتْ بِنَجَارِي بِنَجَارِي وَاسْلَمَ مِنْ مَغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نام رکھا کرو میرے نام پر اور کنیت رکھو میری کنیت کو ف کنیت اسکو کہتے ہیں تیسرا اب کی لفظ ہو ج

۹۲۹

۱۹۳۱

۱۹۳۲

ابو الحسن حضرت کی کنیت ابو القاسم تھی سو فرمایا کہ اپنی اولاد کا محمد نام رکھو ابو القاسم مکتوبہ کو مصلح مبین
 علیہ السلام سے روایت باز زمین تھے ایک شخص نے بکارایا ابو القاسم حضرت اسکی طرف متوجہ ہوئے اُس نے کہا یا حضرت میں نے
 آپ کو نہیں بکارا تھا اب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کے نام اور کنیت رکھنے میں علماء کے بہت قول ہیں لیکن صحیح قول
 یہی ہے کہ حضرت کا نام رکھا تو درست ہو لیکن کسی کو ابو القاسم کہنا بہترین چنانچہ اسکا مفصل بیان سید السعاده میں موجود ہے
 قَالُوا سَمِعُوا مِنْهُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ صَلَاةً فِيهَا قَوْلٌ بِأَنَّ اللَّهَ أَكْبَرُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَرَأَى
 كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ فِي ذَلِكَ يَوْمَ يَوْمِ الْيَوْمِ يَوْمَ الْيَوْمِ يَوْمَ الْيَوْمِ يَوْمَ الْيَوْمِ يَوْمَ الْيَوْمِ يَوْمَ الْيَوْمِ يَوْمَ الْيَوْمِ يَوْمَ الْيَوْمِ
 جُمْلَةً أَنْ سَبَقَ الْمُفْرَدُ قَوْلًا قَالُوا وَمَا الْمُفْرَدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الذِّكْرُ اللَّهُ كَثِيرٌ وَالذِّكْرُ أَكْبَرُ مِنْ سَمِ الْيَوْمِ
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چلو یہ جو ان پر بار ہو رہے گئے آگے چلیجائے کہ یا حضرت آگے کون ہیں حضرت نے فرمایا کہ
 خدا کی بہت یاد کرنے والے مرد اور عورتیں اب حضرت کے کی راہ میں چلے جاتے تھے وہاں ایک پرانے مرد اور ہوا جبکہ محمد
 نام ہے اب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس پر اس کے پاس کوئی پرانے نہیں یعنی جیسے یہ پرانے تھا ہی اسی طرح خدا کی یاد کرنے
 والے بھی ایسی یاد میں تھائی دوست اور گوشہ گیر ہوتے ہیں ترمذی میں روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آگے لوگ دے میں جو
 خدا کی یاد پر رخص اور خدا میں یاد آئی آگے گناہوں کے بوجھ کو آتا رہا لیکن سو دوسے لوگ قیامت میں ہلکے ہلکے آئیں گے
 ۱۹۲ مَعْلَى شَيْئِهِمْ أَيْ بَيْنَ الْفَوَاحِشِ يُفْقِرُ نَوْبُ أَحَدِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَلِمَ الْكَلِمَةَ
 قَالَهُ لَهُ وَالْفَوَاحِشُ أَحَدُهُمْ فَاطِمَةُ الْأَوَّلَى وَالثَّانِيَةُ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي هُرَيْرَةَ فَاطِمَةُ بِنْتُ حُزَيْفَةَ
 سلم میں علی رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس ریشمی کپڑے کو بچاؤ اور اور رخصیان بآراؤن عورتوں میں تقسیم کر
 چکے فاطمہ میں مراد وہ ریشمی کپڑا ہے جو اکیس دو سو کے بادشاہ نے حضرت کو تحفہ بھیجا تھا یہ حضرت نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا
 اور فاطمہ کے نام کی تین عورتیں یہ ہیں ایک تو فاطمہ ہر اور دوسری فاطمہ بنت اسد علی رضی اللہ عنہ کی مائیں سری فاطمہ امیر حمزہ کی بیٹی
 ۱۹۱ ت ہر حدیث ریشمی کپڑا مرد کو حرام ہے لیکن اگر کوئی تحفہ دے تو قبول کرے اور عورتوں کو حلال کرے کہ اگر حلال ہو وہ عورتیں و
 بِنْتُ عُبَيْسَةَ صَلَّ صَلَاةً الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْصَرَ عَنِ الصَّلَاةِ حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتَّى تَرْفَعُ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ
 بَيْنَ قَوْلَيْ الشَّيْطَانِ وَحِينَ يَنْتَهِي لَهَا الْكُفَارُ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ فَحُضُورَةٌ حَتَّى يَسْتَقِيلَ الْغَطْلُ
 بِالرَّجْمِ ثُمَّ أَقْصَرَ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ يَنْتَهِي لَهَا الْكُفَارُ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ فَحُضُورَةٌ حَتَّى يَسْتَقِيلَ الْغَطْلُ
 حَتَّى تَصِلَ الْعَصْرُ ثُمَّ أَقْصَرَ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَغْرِبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرِبُ بَيْنَ قَوْلَيْ الشَّيْطَانِ وَحِينَ يَنْتَهِي لَهَا الْكُفَارُ فَصَلِّ
 ۱۹۰ يَنْتَهِي لَهَا الْكُفَارُ فَصَلِّ ثُمَّ أَقْصَرَ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَغْرِبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرِبُ بَيْنَ قَوْلَيْ الشَّيْطَانِ وَحِينَ يَنْتَهِي لَهَا الْكُفَارُ فَصَلِّ
 کہ اونچا ہو جاوے اس واسطے کہ آفتاب جبکہ نکلتا ہو تو شیطان کے دونوں سینگوں کے اندر نکلتا ہو اور اسوقت کا وقت آفتاب
 کو سجود کرتے ہیں پھر جب آفتاب بلند ہو تو نماز پڑھو اس واسطے کہ اسوقت نماز میں عبادت واسطے موجود اور حاضر ہوئے
 نماز پڑھا کہ سایہ نیرے کے ساتھ قائم ہو جاوے یعنی دو پہر ہو اور زمین پر سایہ نہ رہے پھر اسوقت نماز و قنوت کر
 نماز کے اسوقت دو رخ ہر گاہ کی جاتی ہے پھر جب سایہ دو پہر کا چلے اور پھر جب سایہ نماز پڑھو اس واسطے کہ اسوقت

حضرت

جیسے عجم کے لوگ کرتے ہیں اور بعض علماء نے فرمایا ہے کہ قیام از اوطاق تکمیل کیواسطے کر وہ ہوا اور اہل علم درست ہوا اور انہیں قومیوا الی الخ عنہما الشہوات واکراض قال لہ جین دنا المشیرون یومہ ربہ سبحانہ
 میں انہی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اٹھو اس بہشت کی طرف جہاں پھیلاؤ آسمان اور زمین کے برابر ہو حضرت نے اس وقت فرمایا جو وقت جنگ بدر میں شرک نزدیک آگئے تھے یعنی انکو قتل کرو سوا سب سے کہ انکا قتل کرنا یا شہید ہونا ہر طرح بہتر ہو کہ انکا عوض بہشت ہو ق ابن عباس میں قوموا عتی وکلیفہ عنہما الشہوات ویردنی عنہما یذی تنالیہ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اٹھو میرے پاس سے اور لاؤ انہیں میرے پاس جھگڑا کرنا اور دوسری روایت یوں ہو کہ میرا بیٹا جھگڑا کرنا سبب نہیں ہے حضرت نے عرض الموت میں روایت قلم مانگا بعضوں نے کہا لاو بعضوں نے کہا کچھ ضرور نہیں کہ حضرت کو کھانے میں تکلیف ہوگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا قصہ اسی باب میں ملے ہو جہاں ابو جہر نے لکھا کہ ارم یھا اما عیلت انا کانا کل الصدقة ویردنی کا تجل لنا الصدقة قال لہ لکھن بن علی رضی اللہ عنہما حین اخذ عمرہ من شہر الصدقة فیکفعلھا فی فیہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا بھی سکو بھی کدے کرنا تو نہیں جانتا کہ ہم لوگ زکوۃ نہیں کھاتے اور دوسری روایت یوں ہو کہ یہ زکوۃ حلال نہیں یہ حضرت نے امام حسن سے فرمایا جبکہ انھوں نے زکوۃ کی کھجور دن سے ایک کھجور اٹھالی اور اپنے منہ میں رکھ لی ف قال انا حین من لا تنالی فی النعم المطبوع قال لہ لکھن بن علی بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نوکھا اسواسطے کہ میں کا اچھوس کرنا ہوں اس سے جس سے تو کا ناچھوس نہیں کرتا ف حضرت کے رو بہ و بکا ساگ آیا انہیں بوسن کی آئی حضرت نے اسکو نہ کھایا کسی صحابی سے فرمایا کہ تو کھا صحابی نے دیکھا کہ حضرت نہیں کھاتے ہیں تو نے بھی ہاتھ کھینچا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی چائسن کھانا ہر چند حلال ہو مگر میں اس حذر سے نہیں کھاتا کہ مجھے اور جبریل سے کلام ہو کر آتا ہو اور انکو انکی بوسے نفرت ہو ق ابن عمر کھو افاۃ حادۃ و لکنہ لکھن بن علی یعنی اللہ سبحانہ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ اسواسطے کہ سوسمار یعنی گوہ حلال ہو لیکن وہ ہمارا خوراک نہیں ف حضرت ایک مجلس میں تھے سوسمار کا گوشت بچتا آیا کسی نے کہا کہ یا حضرت یہ سوسمار کا گوشت ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگرچہ یہ حلال ہو لیکن قرشی لوگ اسکو نہیں کھاتے یعنی شرعی کراہیت نہیں طبعی کراہیت ہے امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک سوسمار حلال ہے اور یہی حدیث انکی دلیل ہے اور امام عظمیٰ کے نزدیک حلال نہیں لکن نزدیک حکم ابتدا سے سلام میں تھا ق ابن عمر کھو امین کا صاحبی تلتا ہذا حدیث قدسہ صحاح کذا میں قہلی بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ گوشت تین دن تک کھاؤ اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہو چنانچہ ہر کا ذکر ہم نے کر چکے ہیں ق ابن عمر کہ فی اللہ بیا کاناک عن نبیہ او کاناک عابس سبیل و کمد نفسک فی اصحاب اللہ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا میں رہ سنا کر کی طرح یا کہ بیسے راہ چلتا اور اپنی جان پر کار و ملکہ مردن میں کن اسکو ف عبداللہ بن عمر سے روایت ہو کہ حضرت نے میرے دو نون موزوں کو پکڑا پھر میرے حضرت

۱۹۶۶

کی کہ اگر تھے کہ جب تو صبح کرے تو شام کا منتظر رہ اور جب شام ہو تو صبح کی توقع مت رکھ اور صحت کی حالت میں بیماری کے خیال سے جمل کرنا ہو سو کرے یعنی صحت کو غنیمت جان بیماری میں کچھ نہیں ہو سکتا آدم زندگی میں کمال سامان کر خدیش میں نہ جو فرمایا کہ مسافر اور راہ چلنے والے کی طرح گزران کرے جیسے مسافر سفر میں زیادہ کچھ نہیں کرتا اور ہر دم اپنا وطن یاد کرے زور راہ کی فکر میں رہتا ہو اسی طرح مومن کو لازم ہو کہ دنیا کو سراسرے جان کے پیوودہ حرص کو مار کر اپنے اصلی وطن سے غافل نہ ہو ہر دم دیان کا سامان کرتا رہے اور یہ جو فرمایا کہ آپ کو مردوں میں شمار کر لینے پر ریشائی اور تشویش دنیا کا سبب موت کی غفلت ہو اور جب موت یاد رکھے تو سب مشکل آسان ہو شعر جو آہنگ رفتن کند جان پاک بد چہ بخت مردن چہ بر روئے خاک بد چہ حشر زہر اور درونی کی جڑ ہو عدم ہماری آنکھیں کھولے اور اسپر عمل نصیب کرے آمین **ابو ایوب** ۱۹۰

کہ **لَوْ اطعنا مَن تَبَايَعْنَا لَكُنْهُمُ فِي بِلَادِنَا حِجَارٌ** یعنی ابو ایوب سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نولا کرو اپنے اہل بیوی کو تھارے لیے انہیں برکت ہو گی اگت یعنی مول لیکر لانا چاہیے کہ اگر کم ہو تو طلب کیجیے اور اگر زیادہ ہو تو غیر کا حق بھیر دیجیے اور ہر روز نول کر گھر میں خرچ کرنا بھی حکمت سے خالی نہیں کہ حساب سے خرچ ہو ضرورت سے زیادہ ہو نہ کم **عبداللہ بن مسعود** ۱۹۱

کہ **لَقَدْ أَمَرْنَاكَ بِاللَّهِ ثُمَّ لَمْ تَمِنْهُ** ابو سعید سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سکھلاؤ اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ یعنی مرنے کی وقت لا الہ الا اللہ پکارے کہو تاکہ مرنے والا بھی امن کے کہے اور یوں نہ اس سے کہنا چاہیے کہ لا الہ الا اللہ کہ غلامیہ جو ہی ہے انکار کر بیٹھے **عبداللہ بن مسعود** سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ باکرے سے ہر ایک مرد اپنے اونٹ کے سر کو سو موڑ کر منزل ہو کہ انہیں ہمارے پاس شیطان آیا یہ حضرت نے لیلۃ القدر میں کی فجر کو فرمایا ف جنگ خیر سے پلٹے اور شب حضرت اور تمام لوگ مسجد کے فجر کی نماز قضا ہو گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ مکان ہو شیطان کا ایسا نو کہ شیطان کسی کے اونٹ کو بھگا دیوے تو ہوشیاری کرنا چاہیے **عائشہ بنت ابی بکر** سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ نماز پڑھا کر ہر ایک شخص چتر یا خیر نول اور بیت رہے پھر جب کاہل کو مسست ہو تو بیٹھ رہے اور دوسری روایت یوں ہو کہ انکو بیٹھ رہنا چاہیے **ف** انس سے روایت ہو کہ حضرت نے مسجد میں رسی لٹکی رکھی پوچھا یہ کیا ہو لوگوں نے کہا کہ حضرت زینب کا دستور ہو کہ جب تھک کر نماز میں مسست ہو جاتی ہیں تو انکو تھکا بیٹھ لیتی ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی مسستی میں نفل نماز پڑھنا بے لطف ہو ۱۹۲

کہ **مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ فِي رَحْلِهِ قَالَهُ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ** یعنی سلم میں جا رہے تھے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ نماز پڑھ کر بیٹھ کر شخص کہ تم میں سے جا ہے اپنے بستر پر یہ حضرت نے منہ پر سنے کے دن سفر میں فرمایا **ف** معلوم ہوا کہ منہ کے غدر سے جماعت میں نہ حاضر ہونا درست ہو **ابو موسیٰ بن مہزیار** سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا **لَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ وَلَا تَعْلَمُوهُ إِلَّا تَعْلَمُوهُ** ۱۹۳

بجاری کہ تم میں سے عقل مند ہو خوشیاں لوگ میرے قریب ہو اگر میں پھر ان کے بعد دے لوگ ہو اگر میں جو ان سے میل رکھتے ہوں پھر یہ حضرت نے جو ان سے میل رکھتے ہوں اور تم ہو یا زائد ان کی ایک ایک سے لینے مسجد اور جماعت میں یا بازار کی طرح شہر اور چہرہ کرنا

کرنے میں شدت حرص اور ضعف ایمان کے سبب سے حلال اور حرام کی کچھ تمیز باقی نہ رہی خواہ رشہ
 خواہ چوری سے خواہ زہری خواہ سود خوری خواہ غلام بازی سے چنانچہ اس زمانہ کا حال ہو کہ جب
 میں گویا موت اگر قیامت سے خبر نہیں دے تو وہاں کی باتیں علی الناس نہ مان لایک دے القاتل فی ای شیئ
 قتل ولا المقتول علی ای شیئ قتل روایت ہو مسلم میں ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگوں پر ایک باندہ لگا کہ
 نہ جانیکا قاتل کس بات میں اُسے قتل کیا اور نہ مقتول جانیکا کس بات پر مارا گیا ف یعنی ایسا زمانہ کہ اگر کبھی سبب
 اور حجت خوریزی ہوگی ایسا بڑا گناہ لوگوں کو اُسان معلوم ہوگا چنانچہ جنگی اکثر بے سبب ہو جاتی ہو دلی اور گھنٹوں کے
 یا کون میں صرف انکھ لاسے بڑلو اڑتی ہر آدمی کی جان کو جو بڑی برابری نہیں جانتے گویا یہی انسان کو بنا تے ہیں جتنا حق حلال
 کر دے میں حق ابو سعید رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ بعد خیر یا جو جو وصا جو جو بخاری میں ابو سعید سے روایت ہو کہ
 حضرت نے فرمایا کہ مقرر کعبہ کعبہ اور عمرہ ہو اگر گیا جوج اوج کے نکلنے کے بعد ف معلوم ہو کہ یا جوج اوج کی ہلاکی کے بعد
 اسلام قائم رہیگا اور عمرہ ادا ہوگا بعض علما نے کہا ہو کہ اُنکے ہلاک ہونے کے بعد تین برس تک زمین کا قیام رہیگا اور معلوم
 ق سئل ان یسعد کیا دخل الخ یسعدون الف الف و سبغ جات الف الف الشک من ای حارم متسا سکو
 اخذ بعضہم بعضا لایک دخل اولہم حتی یبدل خل اخرہم وجوہہم ح علی مودہ القمیر لیکلہ البی
 بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت میں داخل ہونے میری امت سے ستر ہزار
 یاروں فرمایا کہ ستر لاکھ یرشک ابو اوزم تابعی کو بڑی جو اس حدیث کا ایک راوی ہو حضرت نے فرمایا وہ لوگ بہشت
 میں جاویں گے اُسے ہونے ایک دوسرے کو تھانے اُنکا لنگے نہ داخل ہونگے جب تک کہ اُنکے پچھلے نہ داخل ہونگے یہ
 ایک قطار ہو کر برابر کیا لگی اندر جاویں گے اُنکے چہرے چور حورین رات کے چاند کی صورت پر ہونگے ق ایسے
 لکڑ فتن ال ریال منکر حق اذا انہویت الذیہ یاتنا ولہم اخیلوا و فی قاقول ای سرت اصحت ان فیہ شسائی
 انک اکنت رما صا اجدتوا ابیداک بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
 کہ میرے سامنے لائے جاویں گے تم میں سے چند لوگ برائے نام کہ جب میں انکی طرف جھکوں گا کہ حوض کوثر کا پانی اُنکو دین تو
 لوگ میرے پاس سے ہٹا دیں جاویں گے تو میں اُنکو لگا کہ میرے رب سے تو میرے ساتھی ہیں تو حکم ہوگا تو نہیں جانتا کہ
 انھوں نے میرے بعد کیا رحمتیں نکالیں ہفت عرب کے چند گروہ تو مسلم حضرت کے بعد مقرر ہو گئے تھے جنکو صدیق اکبر
 نے قتل کیا وہ لوگ اس حدیث میں مراد ہیں منہم افسس لیسیمین اصوا ما سفع صت النار یسک ذوب اصا یوہا
 عقوبہ لکرتین خلدہ اللہ البعہ یفضل رحمتہ فیقال لہم انھم یسیمون بخاری میں اس سے روایت ہو کہ حضرت
 نے فرمایا کہ لوگوں کو شوخی و مزاح کا اثر لگے دیکھا گناہوں کے سبب سے جو اُنسے ہونگے یہ عذاب ہوگا بڑا بڑا
 پھر خدا اُنکو بہشت میں داخل کرے گا اپنی فریاد رحمت سے سوا انکا لقب جنمی ہوگا ہفت انداز الاصول میں روایت ہو کہ
 یہ لوگ چنانچہ کنی میں عرض کرینگے کہ اُبی جیسے تو نے اپنے کرم سے اُنکو ورنہ سے نکالا ویسے ہی یہ لقب بھی دے کر
 تو حق تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجا وہ اُنکے ہاتھوں سے اس لقب کو مٹا دے گا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان پر کار

اور علی اور نو مڑی اور گیدرو غیرہ اور بھی مذہب ہو امام عظیم اور امام شافعی اور امام احمد کا سکین امام مالک کا شیخ
 اور امامین ہیں ایک حرمت کی دوسری کراہت کی اور جبکہ نوک دار و انت ہون لیکن درندہ و حیوان
 سولال ہو عبد اللہ بن زمرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی جبر و کوعلام کی طرح کب تک نہ کھائے سو اسے
 کڑے مارے اور شایہ کہ وہی شخص اسی دن کے اخیر میں اسکو اپنے پاس سلاویگا کہ یعنی شرعاً اور عقلاً مناسب نہیں کہ حکوینے
 یاس کتاب اسکو ایسی سخت مار مارے صبح کو مارنا اور شام کو یاس لٹانا آدمیت سے بعید ہو عبد اللہ بن زمرہ سے روایت ہو کہ
 یضحک احد کو صحتاً افضل مسلم بن عبد اللہ بن زمرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اس سے کہ تک ہنسے گا آدمی
 جس چیز کو خود کرنا ہو ف ایک شخص سے گونگیا دوسرا ہنسنا حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو خود کیجے اسیر کیا ہے معلوم
 ہوا کہ گونہ پر ہنسنا درست نہیں کہ بے ادبی ہو اور دوسرے کو شرمندگی دے اور ابو حنیفہ الساعدی لا خصرۃ وکسوان
 تعرض علیہ عذوقا لک لک حین آتاکہ یقدر حین مسلم بن ابی حنیفہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے اسکو کیوں
 نہ دھکیلا اگرچہ اسیر ایک کڑی لڑکی ہی رہی دیتا ہے حضرت نے ابو حنیفہ سے فرمایا جبکہ وہ حضرت باسن دودھ کا یا لہ لایا ف
 حضرت نے یہ ادب سکھایا کہ برتن کو کھلایا رکھنا چاہیے تاکہ کوئی چیز اس میں نہ گرے اگرچہ کچھ نہ ملے تو اسیر لڑکی کو بکھریسے ق
 ابو ہریرۃ اقوی الفاحشون یوم القیامۃ من انار انوصو بخاری اور مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
 کہ ہری امت کے مٹا دیا تو ہر اذن روشن ہو گئے قیامت کے دن دھوکے اثر سے فہمی جس مقام پر دھوکا پانی لگا ہو
 قیامت میں روشن ہو جاویگا ابراء بن عازب انت اخونا ونا و منہ نافت الہ لزیبہ بن حارثہ بخاری اور مسلم بن
 براہ بن عازب سے روایت ہو کہ حضرت نے زید بن حارثہ سے فرمایا کہ تو ہمارا بھائی اور ہمارا آزاد کردہ ہو خ عروۃ بن الزبیر انت
 آخی فی دین اللہ و کتابہ وھی فی حلال وکالہ لانی بکر لما خطب عائشہ فقالت لہ ابو بکر اما انا اخوت کذا وقع
 من سلا وھو من حدیث عائشہ عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بخاری میں عروہ بن زبیر سے روایت ہو
 کہ حضرت نے فرمایا کہ تو میرا بھائی ہو خدا کے دین اور خدا کی کتاب میں اور وہ یعنی عائشہ مجھ کو حلال ہو یہ حدیث نے ابی بکر صدیق سے
 فرمایا جبکہ اپنے ساتھ حضرت عائشہ کے نکاح کا بیہوشی میں رہا تھا ابی بکر صدیق نے کہا کہ یا حضرت میں تو ایک بھائی ہوں یہ حدیث ہی طرح
 مرسل آئی ہو یعنی عروہ نامی نہ زمرہ نامی کا نام نہیں ذکر کیا اور حقیقت میں یہ حدیث حضرت عائشہ رضی کی روایت سے ہو ہے حضرت
 سے نقل کرتی ہیں ف ابی بکر صدیق نے حضرت عائشہ کی نگلی کی قدرت یہ عذر کیا کہ حضرت مجھ کو بھائی فرمایا کرتے ہیں سو
 بھائی کی بیٹی سے نکاح کیونکر درست ہوگا حضرت نے جواب دیا کہ ہمارے اور تیرے دینی برادری ہو اس سے حرمت
 نہیں ثابت ہوتی حرمت کا سبب تو نسبی برادری ہو ف حارثہ انتہ الود حیدر اعلی الارض قالہ یوم الحدیث
 وکاتوا الفاء وایع صلی بخاری اور مسلم بن جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم آج افضل ہو تمام الی نہیں سے
 حضرت نے جنگ حدیبیہ کے دن فرمایا اور اس دن صحابہ ایک ہزار چار سو تھے ف اس روز تمام صحابہ نے موت پر
 بخاری کی تھی یعنی امیران میں مکر ہے ہو جائیگے مگر تم نہ ہٹا دیگے تب حضرت نے انکو یہ بشارت دی اور بعضی روایت میں
 یہ حضرت

نہان ہو گا میں کل کمان ہو گا حضرت نے اس بیماری میں فرمایا حسین انتقال ہوا ف حیات کا دستور تھا کہ ایک
 ایک دن سب بیویوں کے گھر رہتے تھے لیکن حضرت عائشہ کو سب سے زیادہ جاسیت تھے جب فی الحالت میں بیمار ہوئے
 تب یہ حدیث فرمائی یعنی کل کس بلالی کی بیماری ہوگی اس کلام سے میدان سمجھیں کہ حضرت کا دل ہی چاہتا ہو کہ حضرت عائشہ
 کے گھر میں رہیں سب نے خوشی سے اجازت دی کہ آپ عائشہ کے گھر میں رہیں یعنی اپنی بیماری معاف کی حضرت انہی دنوں
 ہو گئے پھر میں یہ اور میں انتقال کیا اور وہ دن دفن ہوئے اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عائشہ کی ثابت ہوئی ہے
 اَبُو قَتَادَةَ لَوْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ لَقُلْتُ لَكَ فَتَنَةٌ بَاغِيَةٌ مُسْلِمِينَ اَبُو قَتَادَةَ رَوَيْتَ رَوَيْتَ ہُو کہ حضرت نے فرمایا کہ اے نبیؐ کے
 بیٹے جنگجو بڑی سختی ہوتا ہو چکا یعنی گرد قتل کر گیا ف عمار کی راکا کا نام سید تھا عمار علی رضی اللہ عنہ کے رفیق تھے جب یاد دہانہ ہوئے
 سے لڑائی ہوئی تب عمار شہید ہوئے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام بن علی رضی اللہ عنہ تھے اور عمار کا لشکر باغی تھا
 اَبُو قَتَادَةَ لَوْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ لَقُلْتُ لَكَ فَتَنَةٌ بَاغِيَةٌ مُسْلِمِينَ عمار بن سہول نے روایت کی ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ اے عمار کو اتنا جھوٹا کفایت کرتا ہو کہ جو بات سننے نہ سکو کہنے لگے ف یعنی جھوٹ صرف اسی چیز کا نام نہیں کہ اپنی
 طرف سے بات بنا دے اور جھوٹا بنا دے بلکہ یہ بھی جھوٹ میں داخل ہو کہ جو خیر سے بدو نہ تحقیق کے اس کے کہے گئے ہو اسطے
 کہ اکثر اخبار جھوٹ منہور ہو جاتے ہیں تو مومن حافل کو اسکی تحقیق لازم ہو کہ تحقیق کسی بات کو زبان سے نہ نکالے اسی اسطے
 علماء اہل حدیث نے حدیث کی تحقیق میں بڑی محنت کی ہو اور خوب چھانٹ بچھانٹ کر کے صحیح حدیث کو ضعیف اور موضوع سے
 جدا کر دیا ہو حق تعالیٰ انکے دیکھ بھار کرے تو عاجز علمان کو لازم ہو کہ جو کسی سے حدیث سننے یا کسی کتاب میں دیکھے تو اسکو
 نہ مانے جب تک کہ عالم حدیث کی دستبرد نہ ہو میں اسکی سند نہ پاؤں فی انس بخلاف مالک لا یجوز بقرہ ذلک سال لا یجوز
 وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتُ وَإِنَّ آتِیَ أَنْ تَجْعَلَ فِی الْاَقْدَامِ قَالِیْ لَمْ یَكُنْ فِی بَخَارِیْ اُورِیْ سَلَمٌ مِّنْ اُنْسٍ رَّوٰی ہُو کہ حدیث ہے
 کہ حضرت نے فرمایا کہ شاہناش یہاں تو فاکوہ فیہ الاہو شاہناش یہاں تو فاکوہ وہی تھا ہالا ہو اور میں نے سنا جو تو نے کہا اور
 مجاہد بہتر معلوم ہوتا ہو کہ تو اسکو اپنے قرابت والوں میں تقسیم کر دے یہ حضرت عائشہ ابو طلحہ سے فرمایا ف اُن میں جب
 اس شخصوں کی آیت اتری کہ نیکو کاری نہ حاصل کر سکو گے نہ اسکی پسندیدہ اور محبوبوں کو راہ خدا میں نہ خرچ کر سگے
 تو ابو طلحہ انصاری نے کہا کہ خدا میں فرماتا ہو اور میرے سب سے تم کے مال سے جو کوہ باغ نبیٹ پیارا ہو جبکہ میرا نام نہ ہو اسکو
 میں نے خلی راہ میں دیا سو یا حضرت اسکو جو چاہو سو کیجئے اور جب کو مٹا سب کیجئے اسکو یہ بھیجئے حضرت نے یہ حدیث
 فرمائی حضرت نہایت خوش ہوئے اُنکی تعریف کی اور اس باغ کو ابو طلحہ کے شہتہ داروں کو دلا دیا مسلم ہوا کہ خیرات دینے میں غیر ان
 کی نسبت اور ی کے لگ مقدم ہیں یہ باغ عینہ میں نہایت عمدہ تھا حضرت کی سوجہ کے سامنے تھا اسکا بانی نہایت غمیر تھا
 حضرت اکثر زمینیں تشریف لے جاتے تھے اور اسکا بانی بیٹے تھے ایمان کمال کی بھی علامت ہو کہ اپنی نہایت بیماری میں کو راہ خدا میں
 اُن کے جو حاکم بنی فجدی تھاک فَاِنَّکَ عَسٰی اَنْ تَصَدَّقَیْ اَوْ تَقْتُلَیْ وَمَعٰی ذٰلِکَ لَیْلٌ اَلْحَبَابُ وَقَدْ طَلَقَتْ
 بَخَارِیْ اَنْ تَحْمِلَ تَحْمِلًا فَرِحَ اَنْ تَخْرُجَ مِّنْ اَمَامِیْنِ جَابِرٌ رَوٰی ہُو کہ حدیث ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نہیں سوچتا کہ
 میں کو تیار کر دوں نہ کہ سب یا اور کوئی نیک بات کرے یہ حضرت نے جابر کی مثال سے فرمایا اور اسکا طلاق بلا تھا

۲۰۲۰

۲۰۲۱

۲۰۲۲

۲۰۲۳

۱۹۱

کتاب الاخبار
 فی حدیث النبیؐ

ہوا جسے جاہل کہہ لیا کہ خرمون کو درخت سے توڑے تو ایک مرد نے باہر نکلنے سے ڈٹا ف امام شافعی کا یہی مذہب ہے
 کہ عورت کو بغیر حُرمتِ عین گھر سے باہر نکلا درست ہے ع عائشہؓ بیعت کا تمنا نہ کیا جیسا کہ اہل مکہ مسلمین
 حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جن گھر میں خرمون نکلے لوگ بھوکے ہیں انکو اسودگی نہیں ہے
 یہ حضرت نے اہل مدینہ کے حق میں فرمایا ہوا سنا کہ انکی غذا اکثر خرمات کا تھا صحابہ کرام علیہ السلام العبد والکعبۃ ترک الصلوۃ
 مسلم میں جاہل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بن سے اور کفر کے درمیان نماز ترک کرنے سے کچھ فرق باقی نہیں رہتا
 یعنی ایمان کی علامت نماز ہے جب آدمی سے عدا نماز چھوڑی تو کفر میں اور ایمان کچھ فاصلہ نہ رہا کہ فرمایا اور یہی مذہب ہے
 امام احمد اور ابن عمر بن مبارک کا اور امام مالک اور شافعی کے مذہب میں کافر نہیں ہوا لیکن واجب قتل ہو گیا
 اور زہری اور امام عظیم کے مذہب میں عدا ترک نماز سے کافر ہو نہ واجب قتل بلکہ جب تک کہ نماز نہ پڑھے اسکو مارنا اور
 قید کرنا چاہیے تو امام عظیم کے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ اگر نکاح سے نماز ترک کرے تو کافر ہو بہر صورت ترک نماز
 کفر ہی یا مشابہ کفر کے ہو سلطان کو لازم ہو کہ اسکو آسان سمجھے حضرت کو عنایت جان کے جلد توبہ کرے اور نماز پرستے ہو جائے
 عبد اللہ بن مسعودؓ قال کل اذانین صلوۃ بین کل اذانین صلوۃ ثم قال فی الثالثۃ یحییٰ سنتہا مسلمین
 عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہو ہر اذان اور اقامت کے درمیان
 نماز ہو پھر حضرت نے تیسری بار فرمایا کہ جو چاہے سو پڑھے یعنی واجب نہیں ہے عبد اللہ بن مسعودؓ ثلاث اذان و دو صلوۃ
 الاسلام و ثلاث الصلوۃ و عمود الاسلام ثلاث العزیزۃ العزیزۃ التوفیق و انت علی الاسلام حاشی عمو
 قالہ کہ حین قص رؤیاء علیہ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا وہ باغ تو ہلام
 کا باغ ہو اور درختون اسلام کا ستون ہو اور وہ حلقہ منہ بوط حلقہ دین کا ہو اور تو اسلام پر قائم ہو گا مگر تیرا ترک یہ
 حضرت نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے فرمایا جبکہ انھوں نے ایسا جواب حضرت سے بیان کیا تو خواب میں باغ اور ستون
 اور حلقہ دیکھا تھا حضرت نے اسکی تفسیر بھی جانچا یہ افضل بیان ساتون باب میں ہو چکا فی البراء بن عازب
 تلك الملائكة كانت تسمع لك وتقرأت لا تحت برأيا الناس ما تسلمون قاله كاسيد بن حصير جابر
 قرأه الكعبۃ بالليل وعنده فرس من ثمود لست طين فتمسكه سماعة فجعلت تكدنوا و جعل تكدنوا
 ينفق صنف بخاری اور مسلم میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ فرشتے تھے تیرا قرآن پڑھنا
 سنتے تھے اور اگر تو پڑھے جاتا تو فجر کو لوگ فرستون کو دیکھتے فرشتے آتے نہ بھیجے یہ حضرت نے اسباب حضرت فرمایا جبکہ
 سورہ کہف پڑھتے تھے اور انکے پاس گھوڑا درو سیون میں بند تھا تو اسمید کو ایک بڑی نے چھالیا اور اس میں چراغ روشن
 تو وہ دم بھری قریب ہوتی تھی اور انکا گھوڑا اس سے بھرتا تھا شافعی بخاری میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ اسید بن جابر
 لو انکے پاس سونا تھا گھوڑے کے بھرنے سے ڈرے کہ کہیں لڑکا نہ پکچل جاوے قرآن پڑھنا موت کی بلی کی علامت ہے
 کہ کو یہ حال حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ قرآن کے گھونٹنے حاضر موت ہیں ہر
 نہیں آتے عائشہؓ تلك الحكمة الحويط طهر الحويط فيقضي اذن وليه فليدنيها ما

بخاری میں اس شخصے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سورہٴ اخلاص کی محبت جگہ بہشت میں داخل کرے گی **ف** حضرت سے کہ اگر تم حضرت بن سورہٴ اخلاص یعنی قل ہو اللہ ربی بہت محبت رکھتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
 مَرَّةً وَتَكُونُ الْخَصْلُوبُ حُجَّةً لِّنِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْفَاعِلِينَ كَحُجَّةِ أَهْلِ الْبَيْتِ وَصَاحِبِ رَجُلٍ مِنَ الْفَاعِلِينَ
 بِخَلْفِ رَجُلٍ مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ يَحُجُّونَهُ وَيُؤْتِيهِ الْوَقِيفُ لَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا خَلْفُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ ثُمَّ تَلَقَّتْ
 الْبَيْتَ سَأُولُ اللَّهِ فِيهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَمَا ظَنُّكُمْ بِمَنْ بَرَّ بِهِ وَبَنٍ حَبِيبٍ رَوَيْتَ بِهٖ کہ حضرت نے فرمایا
 کہ خازنوں کی بیویوں کی حرمت خاندان میں لوگوں پر ایسی ہے جیسے انکی ماؤں کی حرمت ہے اور جو خاندان میں مرد مجاہدین مرد کے
 گھرانے کے کام نہ دست میں رہے پھر ان میں خیانت کرے تو قیامت کے دن کھڑا کیا جاوے گا پھر مجاہد کے نیک عمل سے جو پیار کیا جاوے
 گا پھر حضرت ہم صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تمہارا کیا گمان ہو **ف** یعنی اسکو حق جانتے ہو یا کچھ تردد وہی
ف اِنْ عَمِلْتُمْ حَسَنَاتٍ كَمَا عَلَى اللَّهِ اَحَدُكُمْ مَا ذَكَرْتُ لَسَيَسِيئِلُ لَكَ عَلَيْهَا **فَاَلَمْ تَلْمِزْ لِحَبِيبِ بْنِ خَارِجٍ** اور حضرت نے فرمایا کہ
 بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونوں کا حساب خدا پر ہو تم دونوں میں ایک تو جھوٹا ہے جو کچھ اس عورت پر کچھ
 فابونہ میں تھا ایک شخص نے اپنی اجرو کو بدکاری کا عیب لگایا اسنے انکار کی نہ دونوں آسمان قسم کھا جھوٹے کو بدکار کہہ کر بھڑا
 ہو گئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ میں نے ایک منتر جھوٹا ہو اگر یہ شرع میں کسی پر جھوٹ نہ ثابت ہو لیکن قیامت میں
 خدا حساب کرے گا پھر مرد نے اپنا مال مانگا جو جو رو کو دیا تھا حضرت نے فرمایا تجھ کو اب اسکے وسیلہ مال پر قابو اور اختیار نہ رہے اگر
 تو سچا ہو تو مال محبت داری سب سے بڑے گیا اور اگر عورت سچی ہو تو مال کا لینا آدمیت سے بعد ہر حق ابوہریرہ سے
بِحَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ مَرَّةً السَّلَامُ وَجَدَّةُ الْمَرْفُوعِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاجْتَابَةُ الْفِرْعَوْنِ وَتَقْبِيلُ الْفَاطِمَةِ سَكْرَتِ
 اور مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کے حق دوسرے مسلمان پر پانچ ہیں سلام کا جواب دینا اور بیمار کو
 پوچھنا اور جنازوں کے پیچھے چلنا اور عورت کو قبول کرنا اور چھینکے دے کو دعا دینا یعنی یہ چھ کام اگر نہ کرنا ہو تو وہ بدکار ہو **وَلَا حَوْلَ لِلْمُسْلِمِ**
عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قَبْلَ قِتْلٍ وَصَلَاتٌ يَارِسُوهُ اللَّهُ قَالَ اَلَا لَيْتَكُمْ تَنْفُسَكُمْ عَلَيْهِمْ وَاِذَا اَدْفَاكَ فَاَجِبْهُ وَاِذَا
اسْتَنْجَيْكَ فَانْعِمْ لَهُ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِّدْهُ اللَّهُ فَتَحْمَدُهُ وَاِذَا مَرَّ مِنْ فَعَدُّهُ وَاِذَا اَمَاتَ فَلَا تَقْبَلْهُ مِنْ ابُوہریرہ سے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق مسلمان سے مسلمان پر چھ ہیں لوگوں نے پوچھا کہ وہ سے حق کون ہیں یا رسول اللہ حضرت نے
 فرمایا کہ جب تو اس سے ملے اسکو سلام کر اور جب تجھ کو وہ بلاوے اور دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجھے کسی کام میں نصیحت
 دے تو اسکو نیک نصیحت دے اور جبکہ وہ چھینکے اور الجھڑے دے تو اسکا جواب دے یعنی یہ چھ کام اگر نہ کرنا ہو تو وہ بیمار ہو
 تو اسکو جاکر پوچھ اور جبکہ مرے تو اسکے جنازے کے ساتھ چل **ف** پہلی حدیث میں پانچ حق فرمائے اور اس حدیث میں چھ تو
 مطلب ہے کہ پانچ چیزیں ہیں جن میں اسلام کے حق بہت ہیں مگر جسکی زیادہ ضرورت دینی اسکو فرمادیا کبھی پانچ کبھی چھ کبھی کم و
 زیادہ سب ابوہریرہ سے **حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْمُسْلِمِ اَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَغْتَسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ وَيُزَوِّجُ نِسَاءَهُ**
عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ اَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا
 حق ہر مسلمان پر ہے کہ ہر ہفتہ میں غسل کرے اپنے سر اور بدن کو دھوے اور دوسری روایت میں ہے کہ ہر مسلمان پر خدا کا حق ہے کہ ہر

پناہ مانگتا ہوں اللہ کرب کی برائی سے میں تجھے اقرار کرتا ہوں تیرے حسان کا جو مجھ پر ہوا اور اپنے گناہ کا تجھے نرا کرنا ہوں
 سو مجھ کو بخش دے مقرر بھی ہو کہ کوئی گناہ کو نہیں بخش سکتا سولے تیرے جو یقین سے اسکو دینے کے پھر اسی دن شام سے پہلے
 مر جاوے تو وہ شخص ہستی ہو اور جبرائیل رات میں آئے یقین کر کے پھر جاوے فجر سے پہلے تو وہ شخص ہستی ہو شب اللہ سے الا
 انت کہ صبح شام پڑھا کرے رات اور دن دونوں آگے رات یا دن میں جب مر گیا اس عہد بشارت میں داخل ہو اس حاکم
 سید الاستغفار کہتے ہیں قِ ابُو بَكْرَةَ شَهِدَا عَيْنِي لَا يَتَقَنَّانِ رَمَضَانَ وَذُو الْحِجَّةِ بِنَارِيْ اور مسلم میں ابو بکر
 سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ دو مہینے عید کے کہ نہیں ہوتے رمضان اور ذی الحجۃ امام احمد نے اس حدیث کا
 مطلب یوں کہا کہ ایک سال میں یہ دو دن مہینے ساختی کہ نہیں ہوتے اگر ایک شمس دن کا ہو گا تو دوسرے دن کا ہو گا اور
 اچھے دن کا کہ ان دنوں میں نیکو کار کا تو اب کم نہیں ہوتا پورا گناہ اگرچہ دونوں شمار میں کم ہوں اور یہی قول شکیک ہو و السلام
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا يَمُوتُ عَبْدٌ حَتَّى يَمُوتَ فِي رَمَضَانَ أَوْ فِي ذِي الْحِجَّةِ اور روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز کا
 قصر سفر میں چاہیے وہ سفر میں چار رکعت نماز کو دو رکعت پڑھنے کا حکم ہو یہ خدا کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہو تو مناسب
 نہیں کہ خدا کی رحمت کو ناسیے اور پوری پڑھیے اور یہی مذہب ہو امام اعظم کا کہ سفر میں پوری نماز پڑھنا درست نہیں
 وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ إِذَا مَرَّ بِمَقْعَةٍ أَوْ بِبَيْتٍ إِذَا مَرَّ بِمَقْعَةٍ أَوْ بِبَيْتٍ إِذَا مَرَّ بِمَقْعَةٍ أَوْ بِبَيْتٍ إِذَا مَرَّ بِمَقْعَةٍ أَوْ بِبَيْتٍ
 الاذان اُتوت ہو جبکہ اونٹ کے بچوں کے ٹوسے جلنے لگیں ہفت سینے چاشت کی وقت ریل گرم ہوتی ہو بچوں کے ٹوسے
 جلنے لگتے ہیں دس ہر طرف سے بھاگ کھانڈوں کے گرد ہو جاتے ہیں مثل نوح لوگ مغرب کے بعد چھ رکعت نماز کو صلوٰۃ الاولیاء
 کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ النضحیٰ اور نماز چاشت کا نام صلوٰۃ الاولیاء ہو او ابین ان عابدوں کو کہتے ہیں
 جن کا دل عبادت الہی کی طرف سے بھاگ رہا ہو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے چھس چھ فصل ہو
 مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے چھس چھ فصل ہو
 الْجَمَاعَةُ أَفْضَلُ صَلَوةٍ أَلَّا يَخْتَصِمُوا فِي صَلَوةٍ أَلَّا يَخْتَصِمُوا فِي صَلَوةٍ أَلَّا يَخْتَصِمُوا فِي صَلَوةٍ أَلَّا يَخْتَصِمُوا فِي صَلَوةٍ
 بخاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا آدمی کی نماز سے چھس چھ فصل
 فصل ہو ابو سعید کی روایت ہو اور عبداللہ بن عمر کی روایت میں سنا میں درجے کا ذکر ہوتا ابو ہریرہ صلوٰۃ الرجل
 فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ بِضْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً ذَلِكَ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا
 تَوَضَّأَ حَسَنَ التَّوَضُّؤِ ثُمَّ أَلَى الْمَسْجِدَ لَا يَهْزُكُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً
 وَخَطَّ عَنَهُ بِهَا خَطِيئَةً حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلَاةِ مَا كَانَتْ الصَّلَاةُ تَحْسِبُ
 وَالْمَلَائِكَةُ يُسَآوُونَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي فُجُلَيْسِهِ الَّذِي سَلَفَ فِيهِ يَقُولُونَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنَا اللَّهُمَّ ارْحَمْنَا اللَّهُمَّ ارْحَمْنَا
 اللَّهُمَّ رَبِّ الْعَالَمِينَ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ مَا لَمْ يُجْهِدْ فِيهِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ
 آدمی نماز جماعت میں لگے گھر اور بازار کی نماز سے نہیں اور چند درجے زیادہ ہو چھس چھس یا سنا میں اور اس کا سبب یہ ہے

وحبا وعظ القلوب في أهل المشرك والديانة في أهل النجاة مسلم من جابر بن عبد الله بن جابر بن
 دارن في شتى مشرقى لوكون من اورايمان حجازى كركون بن جوشن ريشكى باب شرق مصر في قوم ريشكى بنى نابت
 تحت لرك بنى عرب بن حجازى لرك كانا من جوشن كركور ريشكى هو النواسى بن جوشن غار الدجال اخوفى عليه ان يخرج
 وانا فيكم فانا نجيكم دوتكم وان يخرج ولست بغيركم فامروهم بحجهم ونفسه والله جليل على كل مسلم انه شاك
 قطط عينه طافية كاني استبهاه يعبد العزى بن قطن فمن اذركه منك يلقوا عليه فواتهم سورة الكهف
 انه خارج حلة بين الشاوي والواقي نقات يمين اذعات شكا يا عباد الله فامروا قلنا يا رسول الله وما البتة في
 الارض قال ان يكون يومكم كسنة ويومكم كسنة ويومكم كسنة وسائر ايامهم كايامكم قلنا يا رسول الله فذلك اليوم
 الذي كسنة انكفنا فيه صلوة يوم قال انكروا له قدرا قلنا يا رسول الله وما اسراعه في الارض قال كالغيث
 استدبرته الريه فياتي على القوم فيدعوهم فيؤمنون به ويستجيبون له فيأمر السماء فتخيط الارض فتلطت نبت
 عليهم سائرهم اطول ما كانت اذرى واسبقه ضرعا واما حوايركم يا بني القوم فيدعوهم فيؤمنون به ويستجيبون
 فيصوت عنهم فيصنعون فيجلبون ليس يا ايديهم شئ من اموهم ويملأهم بالخربة فيقول لها اخرجي لتورثي فتنبع
 لتورثي ما كيعا سيلب التحل ثم يدعوك عورجلا متحليا شبا باقصر به بالسيف فيقطع جزلتيين نصفه العزى
 لم يلعنوه فيقبل يهمل وجهه ويحكك فيلما هو كذلك اذ بعت الله الميسحين مريم فيزل عند البارة البيضاء
 شري فيدمشق بين مهرد ونين واضعنا الفية على ارجحة الملكين اذ اطاقا راسه فطروا اذ انعمه فعد رمية جمان
 كاللؤلؤ فكلما ليل كما في جعد ليوم نفسه الامات ونفسه يلتهى حيث يلتهى طروقه فيطلبه فحويش كركه
 يباب لذي قنقله ثم ياتي عيسى بن مريم قومه قد عصمهم الله منه فيصم عن وجوههم ويكسر لهم
 يداهم في الجنة فيلما هو كذلك اذ اوحى الله الى عيسى ان قد اخرجت عبادي لا يذيان لاحد يقال لهم
 فخر عبادي الى الطور ويبعث الله يا جوج وما جوج وهو من كل حدب يصيرون قوما او اكلهم على
 جحد وطبرية فينزلون ما فيه ما ويرا اخرهم فيقول لقد كان بهذه مرة قوما ثم يسبون حتى ينزلوا الى
 جبل النحر وموحيل لبيت المقدس فيقولون لقد قتلنا من في الارض هلك فنقتل من في السماء فيرمون
 بنسايهم الى السماء فيرد الله نسايتهم فخطوبة ومحصري بنى الله عيسى واصحابه حتى يكون رأس السوء
 لاحد من خدام من مائة دينار واحداكم اليوم فيدع عن بنى الله عيسى واصحابه فيرسل الله عليهم النع في رماهم
 فيصيحون قوما كومات نفس واحدا ثم يخطب بنى الله عيسى واصحابه الى الارض فلا يجدون في الارض موحس
 والاملا كانه هجر والله فيدع عن بنى الله عيسى واصحابه الى الله فيرسل الله عليهم طيرا كاعراب النجس
 فتحميهم فتطرحهم حيث شاء الله ثم يرسل الله مطرا لا يكون منه بيت مدر ولا وبر فيمسح الارض حتى
 يتركها كالزلقة ثم يقال للارض انبئي ثم تاتي وراذي تتركك فيومئذ تاكل العصا به من الزمانة و
 يستطرون قهوا وسار في الرسل حتى اراهم من اربل لتلع الفحل من الناس فيلما هم كذلك اذ بعت الله رجلا

تحفة الاخيار
 في بيان ما كان في القوم من عيسى بن مريم
 في يوم القيامة

طَبَقَةً فَتَأْخُذُهَا حَتَّى يَأْتِيَهُمْ فَتَقْطُصُ دُونَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَتَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَوَسَّعُونَ فِيهَا مَا تَحَابَّرَ الْكُفْرُ فَتَكُونُ نَقْوَةَ الشَّعَاةِ مُسْلِمٌ مِنْ نَوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ سَمِعَ رَوَايَتَهُ هُوَ كَهْفِ حَضْرَتِ نَزَائِكِ الْكَلَامِ

اور دجال کے سوا کے خوف مجھ کو زیادہ ہو گئے ہیں دجال کے سوا کے مجھ کو بھارے حق میں اور فسادوں کا زیادہ خوف ہو اگر دجال نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوں تو تم سے پہلے میں اسکو الزام دوں گا اور تم کو اس کے شر سے بچاؤں گا اور اگر وہ نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوں تو ہر مسلمان اپنی طرف سے اسکو الزام دے گا اور حق تعالیٰ میرا خلیفہ اور نگہبان ہے ہر مسلمان پر البتہ دجال تو چنانچہ گھر سے باہر والا ہو چکی آگھ میں ٹھیک ہو گیا کہ میں اسکی مشابہت دیتا ہوں عبدالغفری بن قطن کے ساتھ عبدالغفری ایک فرقا سو جو شخص کہ تم میں سے اسکو پاوے تو چاہیے کہ سورہ کاف کے سرے کی آیتیں اس پر پڑھے مقررہ تکلیف کا شمار اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈال دے اور فساد اٹھا لے گا لیکن اسی خدا کے بند و ایمان پر ثابت رہو صحابہ بوسیدہ یا رسول اللہ اور کس قدر اسکو زمین پر درگی اور اقامت ہوگی حضرت نے فرمایا چالیس دن زمین سے ایک دن ایک تو سال کے برابر اور دوسرا دن جیسے مہینا اور تیسرا دن جیسے ہفتہ اور باقی دن جیسے کہ یہ بھارے دن ہیں صحابہ بوسیدہ یا رسول اللہ سو وہ دن جو سال کے برابر ہو گیا ہوگا ایک ہی دن کی نازک فائیت کرگی حضرت نے فرمایا کہ نہیں تم اندازہ کر لیا اس زمین بقدر اسکی یعنی جتنی دیر کے بعد ان دنوں میں نازی پڑھتے ہو اسی طرح اس دن بھی اچھل کر کے پڑھو صحابہ بوسیدہ یا رسول اللہ اور اسکی کتاب دی زمین میں کیونکر ہوگی حضرت نے فرمایا جیسے وہ مہینہ جسکو ہو چھپے سے اڑاتی ہے سو وہ ایک مہینہ ہو گیا تو انکو کفر کی طرف بلا دیا سو وہ اسکا ایمان لا دیں گے اور انکی بات مانیں گے تو آسمان کو حکم کریگا سو وہ بانی برساو گیا اور زمین کو حکم کریگا سو وہ گھاس اور تاج جاوگی تو شام کو انکے موشی آئیں گے یہ نسبت سابق کے دراز کو بیان ہو کر اور کشادہ حق ہو کر اور کوٹھن خوب تن کرینی موٹے تانے ہو جائیں گے پھر دجال دوسری قوم پاس آوے گا تو انکو کفر کی طرف بلا دیا تو وہ اسکے قول کو اس پر رد کر دیں گے یعنی اسکی بات نہ مانیں گے تو انکی طرف سے ہتھیار دیا تو ان پر قحط اور خشکی پڑی انکے ہاتھوں میں انکے بالوں میں کچھ نہ باقی رہ گیا اور دجال ویران زمین پر چل گیا تو اس سے کہیں گے اسی زمین اپنے خزانے نکال تو وہ ان کے مال اور خزانے ظاہر ہو کر انکے پاس جمع ہو جاوے گے جیسے شہر کی گھاس بڑے گھسی کے گرد ہجوم کرتی ہیں پھر دجال ایک جہاں دکھلاوے گا تو اسکو تلوار سے مار کر اسکو قتل کرے گا اور اسکی جیسا انسانہ دو لوگ ہو جاتا ہو پھر اسکو زندہ کر کے بلا دیا سو وہ جوان سامنے آوے گا چہرہ دکھاتا ہوا اور جھٹتا سو دجال اسی حال میں ہو گا کہ ناگاہ حق تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کو بھیجا تو عیسیٰ آئیں گے سفید راس شہر دمشق کے مشرق کی طرف زر و رنگین جوڑا پہنے اپنے دونوں ہاتھ دوزخ شوقن کے بیڑن پر سہمے ہوئے تو جبکہ عیسیٰ اپنا سر جھکا دینگے تو سپید اٹھ گیا اور جبکہ ایسا سر اٹھا دینگے تو موتی سے بوزر پہنیکے سو جن کا فراہیں عیسیٰ آئیں گے اور اسکو انکے دم کی حجاب لگے گی سو وہ مر جاوے گا اور انکا دم ہو چکا ہو جائے گا انکی نظر ہو چکی ہو جیسی دجال کو تلاش کرینگے یہاں تک کہ اسکو باسکر دیاں دیکھیں گے کہ شام میں ایک ہراڑ کا نام ہو سو اسکو قتل کرینگے پھر عیسیٰ بن مریم پاس وہ لوگ آئیں گے جھگڑا دجال سے بچاؤ تو شفقت سے انکے چہروں کو سہلا دیں گے اور انکو بے ہشت کے درجیات کی خبر دینگے سو اسی حال میں ہونگے کہ ناگاہ حق تعالیٰ عیسیٰ کو حکم کریگا کہ میں نے اپنے لیے بندے کا بلے ہیں کہ کسی کو انکے لڑنے کی طاقت نہیں سو پناہ میں بچا میرے مسلمان بندوں کو

کہ کب سے یہ تیری حال میرے ساتھ تھی یہ حضرت نے بوقتادہ سے لیکر التریس کی فجر کو فرمایا جبکہ اُسے تیسری بار حضرت کو تمام کیا
 حضرت رات بھر منزل کی بنبر کے غلبے سے جھکنے لگے بوقتادہ نے تین بار حضرت کو تمام کیا تیسری بار حضرت جاگ
 بڑھے تب یہ حدیث فرمائی جبکہ بوقتادہ سے یہ حال معلوم ہوا تو حضرت نے بوقتادہ کے حق میں یوں دعا کی کہ خدائی رحمت
 کرے جیسے تو نے اپنے پیغمبر کی مخالفت کی **ق** اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ مَرَّ بِحَاكِيَا الْقَوْمِ اَوْ بِالْوَقْدِ عَزَّ وَجَلَّ اَوْ كَانَتْ اُطَى قَالَ لَوْ
 عَبْدُ الْقَيْسِ حِينَ قَالَ لَهُمْ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَقْدُ فَقَالُوا رِبْعَةُ بَجَارِي اَوْ مُسْلِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عِبَّاسُ بْنُ عُبَادَةَ
 ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خوشحال قوم یا یوں فرمایا کہ خوشحال یا یحییٰ بن زبیل ہو دین نہ منترندے یہ حضرت نے عبد القیس کے
 ایلیوں سے فرمایا جبکہ اُسے پوچھا کہ تم کون قوم یا کون ایلی ہو تو انھوں نے جواب دیا کہ ہم ربیعہ کی قوم سے ہیں **ف**
 عبد القیس یہی کی قوم سے گزرا کہ نام یہ ہے حضرت کی خدمت میں سلمان ہوئے کہ کہ تب حضرت نے یہ حدیث سن کر ان کی تفریح کی
ق الْوَقْدَةُ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ مَسْتَرِيحٌ وَمَسْتَرَحٌ مِّنْهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَحُّ أَصْنَفُ
 فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ كَيْسَرِيٌّ مِّنْ نَّصَبِ الدُّنْيَا وَالْعَبْدُ الْفَاحِشُ كَيْسَرِيٌّ مِّنْ مِّثْرِ الْعِيَادِ وَالْبِلَادِ وَالشَّجَرِ الْكَافِرِ
 بَجَارِي اَوْ مُسْلِمُ بْنُ الْوَقْدِ اَوْ نَسے جبکہ حارث بن ربیع نام ہو روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ عودہ آرام بانے والا ہو یا آرام
 مینے والا اصحاب سے کہا یا رسول اللہ آرام بانے والا اور آرام سینے والا کیا تو حضرت نے فرمایا کہ ایماندار بندہ دنیا کریم اور مصیبت
 آرام بانا ہو اور ظالم فاسق بندے سے آدمی اور بستیان اور درخت اور جانور آرام بانے ہیں **ف** حضرت کے سلسلے ایک چنانچہ
 نکلا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مومن مقلی کے حق میں دنیا قید خانہ ہو جان وہ مر گیا عذاب سے چھوٹا ایمان اور عبادت
 کی برکت سے قبر ہی سے بہشت کی لذت کا نمونہ بنانے لگا اور ظالم فاسق بقیہ ہوتا ہو ہر ایک مخلوق کو ناحق تکلیف دیتا ہو تو انکی
 موت سے عالم کو آرام ہو **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ مَطْلُ الْغَيْثِ ظِلُّهُ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلَأَةٍ فَلْيَتَّبِعْ بَجَارِي اَوْ مُسْلِمُ بْنُ
 ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مالدار کا مال اس تم ہو اور جب قرضدار تمھارے قرض کو کسی مالدار پر گوارے تو
 مان لینا چاہیو **ف** یعنی مالدار پر کر قرض نہ ادا کرے اور ٹالے تو بڑا ستم ہو اور اگر محتاج قرضدار کسی مالدار سے اپنا قرض لاوے
 تو لازم ہو کہ مان لیوے زیادہ مانگے کرے **ق** حَاجِرٌ مَّعَاذَ اللَّهِ أَنْ يَتَّخِذَ النَّاسُ أَنِّي أَقْتُلُ أَصْحَابِي إِنَّ هَذَا
 أَصْحَابُهُ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ كَاجْنَحٍ وَحَاجِرٌ هُمْ كَيْفَ يَكُونُ مِنَ الَّذِينَ كَمَا يَمُوتُ الشَّهْرُ وَالْقَبِيلَةُ مُسْلِمٌ بَرٌّ
 سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ لوگ یہ چیز جانیں کہ میں اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہوں البتہ
 یہ شخص اور اُنکے ساتھی قرآن پڑھتے ہیں کہ اُنکے نزعروں سے نیچے نہیں اترتا یعنی قرآن کی دل میں تاثیر نہیں ہوتی یہ لوگ دین سے
 نکلے جیسے تیرا نور سے بار ہو جاتا ہو **ف** ذوالنورینہ ایک منافق تھا اُسے حضرت سے کہا کہ آپ انصاف سے نہیں تقسیم کرتے حضرت
 نے فرمایا کہ اگر میں انصاف کروں گا تو کون کرے گا عمار بن سفینہ کہا یا حضرت اگر حکم ہو تو میں اس منافق کو مار ڈالوں تب حضرت نے
 یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند یہ بے دین لائی قتل کے ہو لیکن میں ہر نامی ہوگی کہ پیغمبر نے ساتھیوں کو قتل کرتا ہو تو لوگ ملاقات سے
 وحشت کرینگے سلام سے مجھ سے جیسے معلوم ہوا کہ حکم کو صلحت کا لے اظہار ضروری بعضی جگہ ٹال جانا چاہیو یہ مسلمان بن
 قلمی مع العلمہ عقیقہ نہ تھے یقیناً اعنہ دماؤا امین یقیناً اعنہ الاذی سلم بن سلمان بن عامر سے روایت ہو

۲۱۰۷

۲۱۰۸

۲۱۰۹

۲۱۰۹

۲۱۱۰

تعداد الاشیاء ترجیہ عشا لک الاوقار

نوا کی گمراہی کا عذاب تجھ پر ہوگا اور اسی کتاب والو آج اس بات پر جوبہا رہے اور کھارہے درمیان ہر ایک یہ کہہ کریم
 اور تم خدا کے سولے کسی کی عبادت اور پریش نہ کریں اور کسی چیز کو اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہرا دیں اور ہم میں سے بعض آدمی بعضوں کو
 خدا کے سولے اپنا رب اور الٰہ بنا دیں سو اگر اہل کتاب توحید سے منہ موڑیں تو ان سے کہہ دو کہ تم گواہ رہو کہ ہم تو مسلمان ہیں حکم
 الٰہی کے مطیع ہیں۔ صحیح بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہو کہ ابوسفیان نے مجھے قصہ نقل کیا کہ جب پہلے در
 حضرت سے مدینہ میں صلح ہوئی تو تین شام کے ملک میں تھا اسی زمانے میں حضرت نے وحیہ کلی کے ہاتھ روم کے بادشاہ کو خط
 بھیجا سو وحیہ کلی نے روم کے سردار کو خط دیا اس نے روم کے بادشاہ کو حوالے کیا ہر قل یعنی روم کا بادشاہ اس وقت میں آیا تھا
 ہر قل نے کہا کہ اگر اس شخص کا جواب کو بغیر جانتا ہو کوئی اہل قوم ہو تو بلا سو میری طلبی ہوئی مع چند قریش کے ہر قل نے پوچھا
 کہ تم لوگوں میں سے اس بغیر کا رشتہ میں کون شخص زیادہ تر قریب ہو میں نے کہا کہ میں تو بھلا لوگوں نے بادشاہ کے سامنے
 بٹھلایا اور میرے ساتھی میرے پیچھے پیچھے پھر مترجم لینے دو بجا انسیا طلب ہوا بادشاہ نے کہا میرے ساتھیوں سے کہہ میں
 اس شخص سے کچھ پوچھتا ہوں اگر یہ جھوٹ ہوئے تو تم اسکو بٹھلایو ابوسفیان نے کہا کہ قسم خدا کی اگر دروغ کوئی شہر ہو گا
 ورنہ تو میں حضرت کے حال میں کچھ جھوٹ بولتا بادشاہ نے پوچھا کہ اس بغیر کا حسب و نسب کیسا ہو میں نے کہا ہم لوگوں
 میں وہ نہایت شریف اور عمدہ خاندان ہو بادشاہ نے پوچھا کہ اسکے باپ داؤد سے میں کوئی بادشاہ بھی تھا میں نے کہا کہ نہیں
 بادشاہ نے پوچھا کہ نبوت کے دعویٰ سے پہلے کبھی جھوٹ بولنے کی اہمیت بھی اسکو لگی ہو میں نے کہا کہ نہیں بادشاہ نے کہا
 کہ سردار لوگ اسکے تابع ہوئے ہیں یا غریب لوگ میں نے کہا غریب اسکے تابع ہوئے ہیں بادشاہ نے کہا اسکے ساتھی بڑھتے
 جاتے ہیں یا کٹھکتے ہیں میں نے کہا نہیں بلکہ بڑھتے جاتے ہیں بادشاہ نے کہا کہ کوئی اُمین سے اسکے دین سے پھر بھی جاتا
 ہو یا خوش ہو کر میں نے کہا کہ نہیں بادشاہ نے کہا کہ تم سے اور اس سے لڑائی بھی ہوتی ہو میں نے کہا ہاں بادشاہ نے لڑائی
 کا حال پوچھا کیا ہو میں نے کہا کبھی وہ ہم پر غالب ہوتا کبھی ہم اس پر غالب ہوتے ہیں بادشاہ نے کہا کبھی تو لے کر کھینچ لیا
 کرتا ہو میں نے کہا کہ نہیں لیکن اب ہم سے اور اس سے صلح ہوئی ہو بلکہ وہ نہیں معلوم کہ اب کیا کرنے والا ہو ابوسفیان نے
 کہا و اللہ تعالیٰ بات کے سوا کسی اور بات کو میں نہ ملا سکا بادشاہ نے کہا کہ تم لوگوں میں میں اہل نبوت کا دعویٰ کسی نے
 اٹکے بھی کیا ہو یا نہیں میں نے کہا کہ نہیں پھر بادشاہ نے دو بٹھلایے سے کہا کہ میرے کہ میں نے اسکا حسب و نسب پوچھا تو نے
 کہا کہ شریف اور عالی خاندان ہو سو بغیر لوگ اسی طرح سے اپنی قوم میں شریف اور خبیث اور عمدہ خاندان ہوتے آئے ہیں
 میں نے پوچھا کہ اسکے باپ داؤد سے میں کوئی بادشاہ تھا تو نے کہا نہیں سو اگر کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو میں کہتا کہ یہ شخص نبوت
 کے پردے میں اپنے باپ داؤد کی سلطنت جاہتا ہوا ورنہ میں نے اسکے تابعداروں کا حال پوچھا کہ سردار میں یا غریب تو نے
 کہا غریب ہیں سو یہی حال ہی بغیر کا کہ انکی اولیٰ غریب لوگ طاعت کرتے ہیں یعنی بڑے آدمی غور سے بے نصیب رہتے
 ہیں اور میں نے پوچھا کہ نبوت سے قبل کبھی انکی دروغ گوئی بھی ثابت ہوئی ہو تو نے کہا کہ نہیں تو میں نے جانا کہ کبھی ان
 پر جھوٹ نہ باندھیا بھلا وہ خدا پر کیونکر جھوٹ باندھیا اور میں نے تجھے پوچھا کہ اسکے لوگ ہیں سے ناخوش ہو کر پھر بھی جاتے
 ہیں تو نے کہا کہ نہیں سو یہی حال ہو یا ان کے نور کا جب دل میں رچ گیا یعنی ایمان کی ہی خاصیت ہو کہ اسکو تو نہیں جانتا

نہایت شریف اور عالی خاندان ہوتے آئے ہیں

نظمۃ الدیارات جمہ مشارق الانوار

اور میں نے تجھے اچھا کر اسکے لوگ زیادہ ہوتے جاتے ہیں یا کم تو نے کہا زیادہ ہوتے ہیں سو ہی حال ایمان کا ہو کہ اسکو ترقی
 ہوتی ہو یا تنگ کہ کمال کو پہنچتا ہو اور میں نے کہا کہ اسکی لڑائی کا کیا حال ہو تو نے کہا کہ کبھی وہ غالب ہوتا ہو اور کبھی ہار
 سو ہی سنت ہو غیر میں کی کہ اول ایمان والوں کی آزمائش ہوتی ہو پھر انجام کو فتح نصیب ہوتی ہو اور میں نے پوچھا کہ
 وہ دنیا بھی گرتا ہو تو نے کہا کہ نہیں سو ہی عادت ہوتی ہو غیر میں کی کہ دس ہزار دغا نہیں کرتے اور میں نے پوچھا کہ ایسا
 دعوے اسکی قوم میں کسی اور شخص نے بھی کیا تھا تو نے کہا کہ نہیں سوا اگر ایسا کسی نے دعوے کیا ہوتا تو میں یوں جانتا کہ یہ
 شخص بھی اپنی قوم کی راہ پر چلا اگلوں کی طرح اسکو بھی ہوس نے لیا پھر بادشاہ نے کہا کہ کیا چیز ٹکوتا ہوتا ہو میں نے کہا کہ ٹکوتا
 ناز اور زکوۃ برادر بروری اور پرستہ گاری سکھاتا ہو بادشاہ نے کہا کہ اگر یہ باتیں سچی ہیں تو بیشک وہ شخص پیغمبر ہو
 اور میں اگے سے جانتا تھا کہ اسوقت میں پیغمبر ظاہر ہوا چاہتا ہو لیکن میرا یہ گمان تھا کہ تم عرب لوگوں میں ہو گا اور اگر میں
 یہ جانتا کہ میں اس تک پہنچ سکوں گا تو میں اسکے دیدار کا عاشق ہوتا اور اگر میں اسکے پاس ہوتا تو میں اسکے قدم دھوتا اور اللہ
 اسکی سلطنت اور حکومت میرے قدم کے نیچے تک پہنچتی پھر بادشاہ نے حضرت کا یہ خط مانگا اور پڑھا جب وہ خط پڑھا تو
 اہل دربار میں بہت گفتگو اور نہایت غل اور شور مچا پھر بموجب حکم کے دربار سے نکالے گئے ابوسفیان نے کہا کہ جب ہمارا
 اخراج ہوا تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ محمد کا یہ رتبہ ہو چکا کہ بادشاہ روم اس سے ڈرتا ہو سو جب سے مجھ کو یقین ہو گیا تھا
 کہ حضرت سب پر غالب ہونگے یہاں تک کہ خدا نے مجھ کو اسلام میں داخل کیا راوی نے کہا کہ پھر ہر قتل نے روم کے سردار اپنے
 ایک مکان میں جمع کیے اور دروازوں میں قفل لٹے پھر اُسے کہا کہ اے روم کے لوگو اگر قیامت تک اپنی ہدایت اور برتری چاہتے
 ہو اور اپنی سلطنت کا قیام چاہتے ہو تو اس پیغمبر کا ایمان لاؤ سوروم کے سردار سب بھڑکے اور گورخون کی طرح برکے اور
 بھاگے لیکن دروازے بند پائے پھر بادشاہ نے انکو بلایا اور کہا کہ میں نے تمہارے دین کی مضبوطی آزادی تھی شاہ باش جوابات
 مجھ کو پسند تھی وہی شے کی بھرتی ان لوگوں نے بادشاہ کو سجدہ کیا اور خوش ہو گئے ہر قتل روم کا بادشاہ نصرانی تھا
 اپنے دین کا بڑا عالم تھا اُس پر حضرت کی نبوت کی حقیقت ثابت ہو گئی تھی لیکن اپنے قوم کے خوف سے مسلمان نہ ہوا ہجری
 چھ سال حضرت نے بادشاہوں کو خط لکھے اسلام کی دعوت کی سب بادشاہوں میں سے تین بادشاہ یونان لڑائی کے
 اسلام کو حق جان کر مسلمان ہو گئے ایک حبش کا بادشاہ نصرانی دوسرا چین کا بادشاہ تیسرا چین کا بادشاہ اور مقدس سکندریہ
 اور مصر کے بادشاہ نے جب کہ دین عیسوی تھا حضرت کے خط کا یوں جواب لکھا کہ تمہارا کیا خوب دین ہو تم تو حیدر الہی کی دعوت
 کرتے ہو اور بت پرستی چھوڑتے ہو بلا شک ایک پیغمبر عیسیٰ کے بعد ہونے والا ہو میرا گمان یہ تھا کہ شاید کہیں آدم ہو گا اور اُسے
 کچھ سونا اور ایک چکر جسکا دلدل نام تھا اور دو عورتیں یعنی ماریہ قبطیہ اور شیرین حضرت کو تحفہ بھیجا لگا دیکھ کر مسلمان
 نہیں ہوا اور ایران کے بادشاہ نے غرور سے حضرت کا نام پھاڑ ڈالا حضرت کی بددعا سے اسکے بیٹے نے شکایت
 پھاڑا عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی کی خلافت میں سب ملک فتح ہو گئے کسی بادشاہ کا زور نہ رہا اسلام ہو گیا ہندوستان
 میں نصاریٰ کہتے ہیں کہ عیسےٰ کے بعد کسی پیغمبر کے ہونے کی خبر نہیں سو غلط کہتے ہیں اس واسطے کہ خود انجیل میں خبر
 موجود ہو کہ عیسےٰ کے بعد فارقلیط یعنی ہمارے حضرت آدین کے دوسری دلیل یہ کہ حضرت کی وقت کے نصرانی بادشاہوں

نے جسے کے بعد نبی کے ہونے کا اقرار کیا چنانچہ قبل اور بقوس کے کلام سے صاف ثابت ہوا اور صحت کا بار شاہ نو
 حکمر سلمان ہوا اور کسی بادشاہ نے حضرت سے یہ نہیں کہا کہ عیسے کے بعد کسی پیغمبر کا وجود نہیں تم کہیں نبی کا دعویٰ
 کرتے ہو نہ صاف ثابت ہوا کہ عیسے کے بعد پیغمبر کی انکار کرنا صریحاً حق پرستی اور نا انصافی اور حدیث **ثُمَّ تَكُنْ**
لَا يَكُنْ دِينَ شَيْئًا وَصَلَتْ فَمِنْ كَرِيحٍ الصَّغِيرِ مَوْصِلًا وَمِنْهَا كِبَارٌ يُعْبِدُ الْفَسَاقُ
 مسلم بن حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فساد اور فتنوں کے ذکر میں فرمایا کہ ان میں سے تین فتنے ایسے ہیں کہ نہیں لایا
 کہ کچھ بھی جھوٹ ہیں اور ان میں سے ایسے فتنے جیسے گرمی کی آندھیاں کہ بعضی ان میں سے جھوٹی ہیں اور بعضی بڑی ہیں
 یعنی تین فساد تو عالم گیر ہونگے اور باقی محنت کوئی کم کوئی زیادہ معلوم نہیں کہ تین فسادوں سے کون فساد مراد ہیں جیسے کہتے
 ہیں کہ ایک فساد تو قوم ترک کی خوئریزی یعنی چنگیز خان اور ہلاکو کی قتل عام دوسرے دجال کا کھانا تیسرے باجج
 باجج کا ظاہر ہونا اور اسد اعلم **قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَأَى كُفْرُ جُزْءٍ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءٍ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قَالُوا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ**
اللَّهِ إِنْ كَانَتْ لَكَ فِتْنَةٌ قَالِ يَا نَارًا فَتَكُنْ عَلَيْنَا يَسْتَعِزُّونَ بِسَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ مِثْلَ خِيَارِ النَّجَارِ
نَأَى كُفْرُ هَذِهِ النَّبِيِّ قَدْ أَجْبَأَ أَبُو هُرَيْرَةَ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بخاری آگ ایک حصہ ہو
 دوزخ کی آگ سے ستر حصے سے صحاب نے کہا قسم خدا کی یا رسول اللہ چاہئے کہ تو یہی آگ کفایت کرتی تھی حضرت نے فرمایا کہ
 البتہ دوزخ کی آگ دنیا کی آگوں سے آخر حصے زیادتی رکھتی ہو یہ ایک حصے کی گرمی اس آگ کی گرمی کے برابر ہو بخاری نے
 اتنی روایت زیادہ کی کہ یہی بخاری آگ جنکو آدمی جلاتا ہو ایک حصہ ہو دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے **فَإِنْ**
 دوزخ کی آگ کے دو ہو دنیا کی آگ کی گرمی نہایت کمتر ہو چرچا اس آگ کی گرمی کی آدمی کو تاب نہیں تو دوزخ کا کیا حال ہو گا
 خدا کی پناہ **قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَأَى كُفْرُ جُزْءٍ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءٍ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قَالُوا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ**
اللَّهِ إِنْ كَانَتْ لَكَ فِتْنَةٌ قَالِ يَا نَارًا فَتَكُنْ عَلَيْنَا يَسْتَعِزُّونَ بِسَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ مِثْلَ خِيَارِ النَّجَارِ
 کہ چند لوگ میری امت کے میرے سامنے کیے گئے لڑنے خدا کی راہ میں اس مندر کے اندر سوار بادشاہ نے تختوں پر بیٹھے
 بادشاہ تختوں پر **فَإِنْ** ام حرام سے روایت ہے کہ حضرت میرے گھر میں سو کہتے رہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کیوں کہتے
 ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خدا نے خواب میں دکھلا دیا کہ میری امت کی ایسی ترقی ہوگی کہ جہازوں پر سوار ہو کر جہاد
 کریں گے بادشاہوں کی طرح ام حرام نے کہا کہ اگر حضرت میرے واسطے دعا کیجیے کہ خدا جنکو بھی ان غازیوں میں شریک کرے جہنم
 نے دعا کی چنانچہ معاویہ کے زمانے میں جہاز پر سوار ہو کر جہاد ہوا ام حرام بھی غازیوں میں داخل تھیں پھر جہاز سے اتر کر
 سواری سے گر پڑیں اور گر کر **قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَأَى كُفْرُ جُزْءٍ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءٍ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قَالُوا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ**
اللَّهِ إِنْ كَانَتْ لَكَ فِتْنَةٌ قَالِ يَا نَارًا فَتَكُنْ عَلَيْنَا يَسْتَعِزُّونَ بِسَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ مِثْلَ خِيَارِ النَّجَارِ
وَكُلُّكُمْ فِي السَّجْنِ طَوْلَ كَيْفِ يَوْسُفَ لَا جَنَّةَ لِلنَّارِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت
 نے فرمایا کہ ابراہیم سے زیادہ تر ہم شک کرنے کے لائق ہیں جبکہ ابراہیم نے کہا کہ اگر آپ مجھ کو کھلا دے کہ تو مردوں کو کیوں کر
 زندہ کرتا ہو خدا نے فرمایا کہ ان لوگوں کا یقین نہیں ابراہیم نے کہا کہ یقین کیوں نہیں لیکن یہ تو خدا کے واسطے ہے کہ میرے دل کو

صفحة الاختيار ترجمہ مستار لالہ انوار

اطمینان ہو جاوے اور خدا رحم کرے لوط پر ایسے آزمودنی تھی کہ مضبوط مکان میں پناہ پکڑے اور اگر مجبور قید خانے میں
 دیر لگتی بقدر درازی درگی یوسف کے توہین بلائے دے کی بات مان لیتا یعنی نکر کرنا اس کے ساتھ چلا جانا حضرت
 حضرت ابراہیم کا ذکر کر کے ایک شبہ دفع کیا یعنی اگر کوئی کہے کہ حضرت ابراہیم کو مردہ جلائے میں شک تھی اسی واسطے دیکھنے کی
 درخواست کی اور ہمارے نبی نے بھی ایسی درخواست نہیں کی سو حضرت نے شبہ بطرح دفع کیا کہ مجبور تو مردہ زندہ ہونے
 میں کچھ تردد اور شک نہیں تو ابراہیم کو بطریق اوسے نہ تھی اور اگر انکو شک ہوتی تو ہکو بھی البتہ ہوتی اور حضرت لوط کا قصہ
 یہ ہو کہ جب کافروں نے حضرت لوط کے ہماروں کی بے غنی چاہی تو حضرت لوط نہایت نکلین ہوئے اور گھبرائے اور
 یہ تمنا اسوقت کی کہ کاش مجبور کفار کا زور ہو تا پناہ کیواسطے کوئی محفوظ مکان ملتا حضرت نے اس قصے کی طرف اشارہ کیا
 کہ خدا لوط پر رحم کرے کہ غیر خدا پر اعتماد کرنا یعنی محفوظ مکان کی تمنا کرنا شان نبوت کے مناسب نہ تھا اور حضرت یوسف کا
 قصہ یہ ہو کہ جب زلیخا کی مطلب برآئی حضرت یوسف سے نہ ہوئی تو اسنے انکو قید کر دیا اہمیت لگا کر چودہ برس قید رہے
 جب بادشاہ کے نزدیک حضرت یوسف کا کمال خواب کی تعبیر کھنڈے معلوم ہوا تو بادشاہ نے انکو بلایا حضرت یوسف
 بلائے دے کے ساتھ لگے جا یا کہ اول سے قصوری نایت ہو تب قید خانے سے نکلین چنانچہ بعد تحقیق محضت اور پاکہ امی کے
 بادشاہ پاس گئے حضرت نے اس حدیث میں حضرت یوسف کے نال اور صبر کی تعریف کی کہ باوجود طول حبس کے بدون
 تحقیق قید خانے سے نہ نکلے میں اتنا وقت بکٹنے میں نہ کرنا بلائے دے کے ساتھ چلا جاتا ہر اُودِ ثُودِ اُی اُادہ قالہ
 حیث سألہ هل رأیت ربک وسلم من ہو ذر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا خدا انور ہو میں اسکو کیونکر دیکھتا یہ حضرت نے
 اسوقت فرمایا جبکہ ابو ذر نے پوچھا کہ حضرت نے اپنے رب کو کیا دیکھا تھا فیسے ایسی ذات پاک کہ نور جلال کے پردے میں
 دیا میں انکو کو دیکھنے کی طاقت کہاں تھم ابو سعیدؓ و فیہ عماد ید عوفم الی الجنة و ید عوفم الی النار
 بخاری میں ابو سعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ افسوس ہو عار پر وہ تو انکو بشت کی طرف بلا دیا اور بے لوگ
 انکو دوزخ کی طرف بلا دینگے جب علی رضیؓ اور معاویہؓ سے لڑائی ہوئی تب عمارؓ شہید ہوئے معلوم ہوا کہ امام برحق کی اطاعت
 دخول جنت کا سبب ہو اور بغاوت اور نافرمانی دخول دوزخ کا سبب ہو فی ابو سعیدؓ و یثک ان الھجس
 شائھا شدید فصل لک من ابل قال کعب قال قطعہ صدقہا قال لعم قال فصل عنہ منھا قال نعم قال
 فقبحا یوم خرجھا قال لعم قال فاعمل من وکاء الیمار قال الله کریتوک من عکک شیا قال کہ عاری سألہ عن الھجس
 بخادی اور سلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسے بحال تو البتہ ہجرت کا امر نہ نہایت سخت ہو سکیا تیرے پاس
 اونٹ ہیں اُسے کہا ان حضرت نے فرمایا تو انکی زکوٰۃ دیا کرتا ہو اُسے کہا ان حضرت نے فرمایا بھلا انکو دودھ پینے کیولے عاریت
 بھی دیتا ہو اسنے کہا ہاں حضرت نے فرمایا بانی بلائے کے دن انکا دودھ دہنا ہو یعنی محتاجوں کو دیتا ہو اُسے کہا ہاں حضرت
 نے فرمایا تو اسی طرح کیا کر پینے دات میں جو شہر دن سے پرے ہو سو بیشک خدا تیرے عمل سے کچھ نہ گھٹا دینگا یہ حضرت
 نے ایک ہائی عرب سے فرمایا جبکہ اُسے ہجرت کا حال پوچھا ف قرآن حدیث میں مہاجرین کی فضیلت بہت
 نہ کر ہو اسکو بھی ہجرت کا شوق ہوا حضرت نے ایسی استعداد نہ پائی کہ وطن چھوڑ کے ہجرت کی کیفیت اٹھا سکیگا

بعض علماء الدین ان ترجمہ مشرق الانوار
 ۱۸۱۲
 خداداد ہر روز پڑھنا و سنا کر فیہ شفاء و نفع ہے

فرمایا یہ عاشقوں سے کاؤن ہو اور خدا نے اسکا روزہ تم پر فرض نہیں کیا اور تین روزہ زائرین کو بخش کہ تم میں روزہ رکھا جائے سو رہے اور جو شخص کہ تم میں سے نہ روزہ رکھا چاہے سو نہ رکھے عاشق و محرم کی دوسری تاریخ کا نام ہے اسکا روزہ فرض نہیں سنت ہے حضرت اس کے روزہ رکھنے نہ رکھنے کا اختیار دیا تاکہ معلوم ہو کہ سنت ہو کہ نہیں **ق** ابو ہریرہؓ کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ حدیث میری قوم کے ہیں یعنی بنی تمیم کے

۲۱۳۹

یعنی بنی تمیم بخاری ہیں اور مسلم بن ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ حدیث میری قوم کے ہیں یعنی بنی تمیم کے **ق** اسب قوم بنی تمیم کی زکوٰۃ کے مال لے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی بنی تمیم کو حضرت نے اپنی قوم اوسط فرمایا کہ وہ

۲۱۴۰

مصر کی اولاد ہیں اور حضرت حضرت کے اجداد ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت کے نامناں سے بنی تمیم کو قرابت ہو **ق** ابن عباسؓ کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ حدیث میری قوم کے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت کے نامناں سے بنی تمیم کو قرابت ہو **ق** ابن عباسؓ کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ حدیث میری قوم کے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت کے نامناں سے بنی تمیم کو قرابت ہو

فرمایا کہ یہ حدیث میری قوم کے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت کے نامناں سے بنی تمیم کو قرابت ہو **ق** ابن عباسؓ کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ حدیث میری قوم کے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت کے نامناں سے بنی تمیم کو قرابت ہو **ق** ابن عباسؓ کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ حدیث میری قوم کے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت کے نامناں سے بنی تمیم کو قرابت ہو

اور اس کا خون بہا دسواں حصہ ہو پوری دیت کا یعنی سودنیار یا ہزار دہم یا دس اونٹ خلاصہ یہ کہ دیت سب انگلیوں کی برابر ہو چھوٹی ہون یا بڑی **ق** ابن عباسؓ کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ حدیث میری قوم کے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت کے نامناں سے بنی تمیم کو قرابت ہو

میتہ بخاری اور مسلم بن عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی کھال کیوں نہ لی ہو اسکو تم پاک صاف کرتے ہذا اسکو اپنے کام میں لاتے یعنی حضرت ہیونہ کی مردہ بکری **ق** حضرت میمونؓ کی بکری مر گئی اسکو گھوڑے پر ڈال دیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مردے جانور کی کھال صاف کرنے کے بعد کام روائی کے لائق ہو موت سے کھال حرام نہیں ہوتی **ق** ابو ہریرہؓ کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ حدیث میری قوم کے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت کے نامناں سے بنی تمیم کو قرابت ہو

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ حدیث میری قوم کے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت کے نامناں سے بنی تمیم کو قرابت ہو **ق** ابن عباسؓ کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ حدیث میری قوم کے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت کے نامناں سے بنی تمیم کو قرابت ہو

حضرت کی بچھڑ کے اندر مردان کے رو بہ ابو ہریرہؓ نے یہ حدیث بیان کی مردان نے کہا خدا اے لعنت کرے کیا دے لو بٹے ہو گئے ابو ہریرہؓ نے کہا اگر میں چاہوں تو ان کے نام بھی لے دوں کہ فلانا اور فلانا **ق** یعنی قریش کی قوم سے چند جوان خدا ماترس بے عقل حاکم ہو گئے مسلمانوں کی بے عزتی اور خونریزی ناحق کر گئے جیسے یہ یریلید اور اکثر مردان کی اولاد اور بعض عباسی بادشاہ یہ حدیث سچوہ کہ جلیا حضرت نے فرمایا دوسرا بھی ہوا چنانچہ اسکا فصل حال تاریخ میں مذکور ہے **ق** ابو ہریرہؓ کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ حدیث میری قوم کے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت کے نامناں سے بنی تمیم کو قرابت ہو

۲۱۴۱

فرمایا کہ یہ حدیث میری قوم کے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت کے نامناں سے بنی تمیم کو قرابت ہو **ق** ابن عباسؓ کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ حدیث میری قوم کے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت کے نامناں سے بنی تمیم کو قرابت ہو

۲۱۴۲

ابو ہریرہؓ کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ حدیث میری قوم کے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت کے نامناں سے بنی تمیم کو قرابت ہو **ق** ابن عباسؓ کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ حدیث میری قوم کے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت کے نامناں سے بنی تمیم کو قرابت ہو

ابو ہریرہؓ کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ حدیث میری قوم کے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت کے نامناں سے بنی تمیم کو قرابت ہو **ق** ابن عباسؓ کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ حدیث میری قوم کے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت کے نامناں سے بنی تمیم کو قرابت ہو

ابو ہریرہؓ کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ حدیث میری قوم کے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت کے نامناں سے بنی تمیم کو قرابت ہو **ق** ابن عباسؓ کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ حدیث میری قوم کے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت کے نامناں سے بنی تمیم کو قرابت ہو

۲۱۴۱ تا ۲۱۴۲

۲۱۴۱

فرمایا کہ وہ مردہ بھلی روزی ہو کہ خدا نے تمہارے واسطے نکالی ہو کیا تمہارے ساتھ اس کے گوشت کچھ باقی ہو تو ہو کھاؤ
ابو عبیدہ نے کہا تو ہنسنے حضرت کے پاس کچھ اس کا گوشت بھیجا سو حضرت نے کھایا یہ حضرت نے اس مردہ بھلی کے حق میں
فرمایا جسکو سمندر نے باہر شکی میں ڈال دیا تھا ف جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے ہکو رطائی پر بھیجا اور ابو عبیدہ کو
ہمہر حاکم کیا ہمارے ساتھ کا کھانا ہو چکا اور ہمہر بھوک غالب ہوئی تو سمندر نے ایک مردہ بھلی باہر ڈالی مئی مئی بڑی بھلی تھنے
کبھی نہ بھی تھی انکی پسلی کے تلے سے گھوڑے کا سوار گزر جاتا تھا اول کے حلال ہونے میں تردد ہوا بعد اس کے اضطراب کے
سبب سے اسکو کھانا شروع کیا ہم تین سو آدمی تھے مہینا بھر وہاں رہے اور کھایا کیے جب ہم مدینہ میں آئے تو حضرت سے
یہ قصہ نقل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام اعظم کے مذہب میں اگر بھلی بے سبب مر جاوے اور بانی برادر اوسے
تو حلال نہیں اور اگر کسی حد سے اور سبب سے مر جاوے تو حلال ہر وقت سن صفائی اس کتاب کے مصنف نے لکھا کہ خدا انکی
امیدوں کو اپنی قدرت سے مرادے اور اپنی حجت اور دلیل سے اس کے قولوں کو بجا کرے کہ میں اپنے فرس پر لیٹا اتوار کی رات
شہر بیچ الاؤل کی گیارہویں تاریخ سن چھ سو بائیس ہجری میں اور میں نے کہا کہ انکی جگہ اتنی رات سب سے بغیر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو خواب میں کھلا دے کہ اس کے دیدار کو میرا اشتیاق تو جانتا ہو تو رات کو ایک نذیر کہ بعد میں نے دیکھا کہ گویا میں اور حضرت
ہمکٹ بالا خانے پر ہوں اور چند لوگ میرے ساتھ کے ہنسنے بالاخلانے کی کٹھری پاس موجود ہیں تو میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا
فرماتے ہیں مردہ بھلی کے مقدرے میں جسکو سمندر نے باہر ڈالا کیا وہ حلال ہو تو حضرت نے مسکراتے فرمایا کہ ہاں حلال ہو تو میں
نے عرض کی اور جو لوگ کہ ٹیڑھی کے نیچے ہیں انکی طرف اشارہ کیا کہ میرے ان ساتھیوں سے فرما دیجیے کہ یہ لوگ مجھکو سچا نہیں
جانتے تو حضرت نے فرمایا کہ تو نے مجھکو گالی دی اور ان لوگوں نے مجھکو عیب لگایا تو میں نے عرض کی کیا رسول اللہ یہ کیونکر ہو تو حضرت
نے کچھ کلام کیا کہ انکی انگلیں مجھکو یاد نہیں ہیں لیکن اسکا مطلب تو یہی تھا کہ تو نے میری حریمت ان لوگوں سے بیان کی جو اسکو
نہیں قبول کرتے یعنی نااہلون کے روبرو حضرت کی حدیث نقل کرنا کمال بے ادبی ہو گالی دینے کے برابر پھر حضرت ان لوگوں
کی طرف متوجہ ہوئے انکو ملامت اور نصیحت کرنے لگے پھر میں نے اس بات کی خبر کو کہا کہ میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں اس سے
کہ اس بات کے بعد میں حضرت کی حدیث کو کسی سے بیان کروں مگر انھیں لوگوں سے کہہ لگا کہ جو اپنے اختلافات میں حضرت ہی
کو حکم اور فیصلہ کرنے والا جانتے ہیں پھر اپنے دونوں میں حضرت کے حکم اور فیصلے سے کچھ تنگی اور اوس میں پاتے اور اپنا
کاروبار سب حضرت ہی کو سونپتے ہیں دل سے مان کر ف مصنف کے خواب سے بھی معلوم ہوا کہ ایسی بھلی حلال ہو
اور ثابت ہوا کہ حضرت کی حدیث نااہلون کے روبرو کرنا بے ادبی ہو خفاق دیندار سے کہ نااہل کے روبرو ضلوع کرے
قَالَ النَّبِيُّ بْنُ عَبْدِ الْمَطْلَبِ هُوَ فِي ضَوْضٍ أَجْرٍ مِنَ النَّارِ وَلَوْ لَا أَنَا لَكَتُ فِي الدَّارِ لَمْ أَكُنْ فِي النَّارِ لَعَنِي أَبُو بَكْرٍ
بخاری نو مسلم میں عباس بن عبد الملک سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ یعنی ابو طالب دوزخ کے یا یا ب یعنی
چھبلی آگ میں ہو اور اگر میں نہ ہوتا تو دوزخ کی نیچی تہ میں ہوتا ف ابو طالب نے حضرت کو پریش کیا اور ہنسنے حضرت کے حامی اور
مردہ کا رہے ہوا اسے دوزخ میں آئیں مگر ہکا عذاب ہوا اُنھیں کھاکھا صدقہ و لکنا ہدیۃ لعلی ممنا تصدق یہ علی
بخاری نو مسلم میں انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ گوشت اس کے حق میں صدقہ ہو اور ہمارے واسطے

تحفة الغیار ترجمہ مشرق الانوار

۲۱۴۹

مخوف ہو یعنی وہ گوشت جو بریرہ کو صدقہ ملا تھا حضرت عائشہ کی خادمہ تھی کہ روزہ کا گوشت ملا تھا حضرت نے
 اسکو کھایا اور یہ فرمایا یعنی جب زکوٰۃ کا اہل محتاج مالک ہوا پھر اسے غنی یا غنی کو دیا تو درست ہو جو غنی بن کر دلائی
 ہی وخصمہ من اللہ فمن احدثها حسن ومن احب ان یصوم فلا جناح علیہ قالہ لہ حین قال یا رب وک اللہ
 اجدنی قوۃ علی الصیام فی السفر فہل علی جناح مسلم بن حمزہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر میں گزار
 کرنا رخصت ہو خدایا کی طرف سے سو جو اس رخصت کیلئے تو اچھا ہوا جو کہ روزہ رکھا جاوے تو اس پر کچھ گناہ نہیں یہ حضرت
 نے حمزہ سے کہا جبکہ اُس نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ میں اپنے اندر سفر میں روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہوں تو کیا مجھ پر گناہ ہو روزہ
 رکھنے میں یا یعنی تخفیف اور آسانی کے واسطے خدا نے روزہ کھانے کی سفر میں اجازت دی ہے یہ حکم سفر میں روزہ
 رکھنے کے لئے ہے اور یہی کو اختیار ہو کہ ابو موسیٰ بھی مابین ان یجلیس الإمام الی ان یفحصہ الصلوۃ یعنی سجدہ

۲۱۵۰

مسلم بن ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھے کی قبول ساعت نام کے بیٹھے سے نماز کے ادا ہونے تک ہر وقت
 بہت احادیث میں ثابت ہے کہ جسے میں ایک ایسی ساعت ہے کہ میں سلمان جو دعا کرے قبول ہوتی ہے لیکن میں اختلاف
 ہے کہ وہ ساعت کون ہے سو دو قول ان میں نہایت صحیح ہیں ایک تو یہ کہ وہ ساعت اُوقت سے ہے کہ امام ہر بیٹھے یا نماز
 کے نماز ہو چکے اس قول کی سند بھی حدیث ہے دوسرا قول یہ کہ وہ ساعت جمعے کی خیر ساعت ہے جبکہ ثابت رہے کہ جابر بن عبد اللہ
 بن سلام سے اس مضمون کی حدیث منقول ہے اکثر علماء کے نزدیک دوسرا قول نہایت قوی ہے چنانچہ اسکی تفصیل صراط المستقیم
 سفر السعادت کی شرح میں موجود ہے جسکو تحقیق کا شوق ہو سکے دیکھے ہم ابو ہریرہ کہ یومئذ لا یغنیہم ما نفقوا
 سماء اللیلۃ اللہ اراکم ما انفقتم من خلق السموات والارض فایا لکم بغیض ما فی یومئذہم وعز شدہ علی
 الماء وینبیلہ الاخری القیض او القیض ینزع و یخفی بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی
 قدرت کا دانا ہونا تم پر جو خرچ کرنا اسکو کم نہیں کرتا دست قدرت شب و روز اندیشے والا ہے یعنی ہر دم فیض کا ریلہ جاری ہے
 بھلا دیکھو تو کہ جو خدا نے خرچ کیا جیسے کہ آسمان اور زمین کو بنایا کہ اسے خراج نے تو اس کے دہانے ہاتھوں سے کچھ نہیں کم کیا اور
 حالانکہ یہ فیض اُس وقت سے ہے کہ عرش خدایا بنی پر تھا یعنی ازلی سے اور خدا کے دوسرے ہاتھ میں دیکھو یون فرمایا کہ فیض
 ہے کیسکو اٹھا تا ہو اور کسی کو جبکہ تا ہر وقت یعنی کشائش اور تنگی دونوں خدا کی صفیتیں ہیں ابو ہریرہ کہ یومئذ لا یغنیہم ما نفقوا

۲۱۵۲

یومئذ لا یغنیہم ما نفقوا فی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیری قسم کا
 اعتبار تیرے ساتھی کی تصدیق پر ہے اور دوسری روایت یون ہے کہ تیری قسم ہی ہے جس پر تیرا ساتھی تصدیق کرے فی یعنی
 مدی کی مراد قسم کا وہ ہے جس پر چنانچہ بیان مائتین باب میں گذرا

الباب الحادى عشر

فی الکلمات القدسیۃ النبی اکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن ربہم جل جلالہ
 گیارہویں باب میں قدسی حدیثیں ہیں جنکی حضرت نے اپنے رب کی طرف سے روایت کی اس باب میں نصف حرف قدسی
 حدیثیں آ رہی ہیں جو قدسی ہر ایک کے لئے ہیں کہ حضرت یون کہیں کہ خدا نے یون فرمایا قرآن اور قدسی حدیث دین یہ رزق ہے کہ

کتاب فی فضائل
 حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قرآن کا مضمون اور لفظ و نون خدا کی طرف سے ہیں اور حدیث قدسی میں نمون خدا کا اور لفظ حضرت کے خدائے ایک
 متعلق بطور الہام کے حضرت کے دل میں الا حضرت نے اسکو اپنی عبارت بیان کیا قرآن چوں بانی و خدو رستہ میں ہر اور حدیث قدسی
 کا چہرہ نام و رستہ ہر اس اِذَا اَتَيْتُكَ عَبْدِي وَجْهِي بَدِيَّةٍ ثُمَّ سَبَّحُوكُمْ فِي الْمَلَكُوتِ بِحَمْدِكُمْ يَوْمَئِذٍ رُوایت ہو کہ حضرت نے
 فرمایا کہ خدا فرماتا ہر جب میں نے اپنے بندے کو اسکی دوسری چیزوں میں مبتلا کیا یعنی دونوں آنکھیں اسکی جاتی ہیں پھر اسے
 صبر کیا تو اسے عوض اسکوین بہشت دو کاف و دون آنکھیں آدمی کو بہت پیاری ہیں بھلا پھر نہایا انکی برفی کام چھوڑنا پھر
 نہایت شاقی ہر جب اسے ایسی سخت مصیبت پر صبر کیا اپنے مالک کا شکوہ نہ کیا تو اسو اسے اسکا بدلہ بہشت کو مقرر کیا ہے
 أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ الْعَبْدُ لِقَائِي أَحَبَّتْ لِقَاءَهُ وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهَتْ لِقَاءَهُ - بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
 حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہر جب بندے نے میرا ملنا دوست رکھا تو میں بھی اسکا ملنا دوست رکھتا ہوں اور جب اسکو پیارنا
 ہر اگر اسکو تو بھگوانی اسکا ملنا برا لگتا ہر ف یعنی ایمان دار کو مرتے وقت مغفرت کی نصارت ہوتی ہر تو وہ موت کا اور خدا کی حضور
 کا شتاق ہوتا ہر اور کافر کو مرتے وقت عذاب نظر آتا ہر تو وہ موت سے اور خدا کی حضور سے گھبراتا ہر ختم أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا
 تَقَرَّبَ عَبْدِي بِشَيْءٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ وَإِذَا تَلَقَّاهُ يَذِرُاعَ تَلَقُّيْتُهُ يَبَاجٍ وَإِذَا تَلَقَّاهُ يَبَاجٍ عَجَلْتُهٗ بِأَسْبَغِ بَخَارِي مِنْ لَوْبِهِ رِيه
 سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہر جب میرا بندہ میرے آگے بہشت بھڑھتا ہر تو میں اسے آگے اتار دیتا ہوں
 اور جب وہ میرے آگے ہاتھ بھڑھتا ہر تو میں اسے آگے دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ برابر بھڑھتا ہوں اور جب وہ میرے آگے
 دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ برابر بھڑھتا ہر تو میں اسے پاس اس سے بھی زیادہ جلدی بھڑھتا ہوں ف یعنی جتنا بندہ خدا کی
 طرف متوجہ ہوتا ہر اسکا دونا جو گناہا بندے پر متوجہ ہوتا ہر اسکا مددگار ہو کر دین کے مشکل کام آہر آسان کر دیتا ہر اس حوشت میں
 نیک کاموں کی ترغیب ہر جسے خدا کی نزدیکی حاصل ہوتی ہر ہر ابو ہریرہ کہ اَدَّاهُمْ عَبْدِي وَسَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ فَإِنْ
 عَمِلُوا أَفَا تَكْتُبُوهَا سَيِّئَةً وَإِذَا اَتَتْكُمْ بِحَسَنَةٍ فَلَا تَكْتُبُوهَا فَاحْسَنَةً فَإِنْ عَمِلُوا فَالْكَفَا تَكْتُبُوهَا عَشْرًا سَلَّمَ مِنْ أَبُو هُرَيْرَةَ
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرشتوں سے فرماتا ہر جب میرا بندہ بھی کا قصد کرے تو اسکو گنہ گار نہ لکھو اور اگر اسے گنہ گار
 کیا تو ایک بدی لکھو اور جب اسے نیکی کا قصد کیا اور اسے عمل نہ کیا تو ایک نیکی لکھو اور اگر اسے نیک کام کیا تو اس نیکی لکھو
 سبحان اللہ کیا اسکی رحمت اپنے بندوں پر عجب اسب ہے کہ بد کام کے قصد کو نہ لکھا وے اور نیک کام کے قصد کو بدوں کیے لکھا وے
 اور بدی کو ایک ہی رکھنے اور نیکی کو دس گنا کر ڈالے لیکن اسکو دریافت کیا گیا ہے کہ بدی کا قصد البتہ نہیں لکھا جاتا لیکن اگر بدی کے
 قصد پر غم نہ ہو گیا یعنی اسکا کرنا بے تردد و خوب سادہ میں ٹھن گیا ہو تو اسکی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ بدی غم نہ ہونے کے
 اس بد کام کو خوف الہی سے کل میں نہ لایا اور اس پر شرمندہ ہو تو ایک نیکی لکھی جاوے گی اور اسے اسے خدا کے وسطے اپنی خواہش
 نفسانی کو مارا و دوسری صورت یہ کہ بدی کا غم مصمم سوا سے خوف الہی کے کسی اور بہت ظاہر ہوئے یا یا تو بیشک ایک گناہ
 لکھا جاتا ہے جیسے کسی نے رات کو اپنے دلین پر غم مصمم کیا کہین کل فلا نے قتل کر دیا فلا فی عورت سے حرام کر دیا اور اسکی
 رات کو دہر گیا یا وہ عورت مر گئی تو اس پر قصد قتل و حرام گناہ ثابت ہو چکا پھر یہ طلب و حدیثوں میں صاف مذکور ہر
 أَبُو هُرَيْرَةَ أَعَدَّتْ لِيَعَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشِيرٍ بخاری میں اسے

۲۱۵۳

۲۱۵۴

۲۱۵۵

تحقیق الانوار

۱۵۶

در حدیث حضرت
 جری بن جریان

۲۱۵۷

مستوجب ہوتا ہے لیکن تحقیق مطلب یہ ہے کہ حبیب مجتبیٰ الہی سے بندہ پر سایہ والا تو ہو مگر خدا کے سوا کسی چیز سے تعلق اور تکیا نہیں رہتی اور اگر خدا سے الہی کے کوئی اثر نہ ہو اور نہ اس کے دل میں نہیں دخل باقی تو کوئی کام حسین خدائی رضی اللہ عنہ سے نہیں ہو سکتا اگرچہ کمال ہوتا ہے مگر خدا کے تابع ہو جاتے ہیں بے اسکی مرضی کسی چیز کو دیکھے کوئی بات کہنے سوائے عہدہ وسیعہ حاصل کرنے کا طریقہ اس حدیث میں اشارہ فرمایا کہ وہ اہل سے حاصل ہوتا ہے یعنی رب بندے نے جانا کہ قرب الہی اور خدا کی نزدیکی کا بدون عبادت کے کوئی طریق نہیں تو اس واسطے وہ عبادت پر کمر باندھتا ہے اور عبادت و تقویٰ میں اور نفل کے فرض عبادت تو ہر وقت میں نہیں ہوتی کہ اس کے وقت مقرر ہیں تو شائق بندہ سے ان وقتوں میں جو فرض سے خالی ہیں بے غفل اور غالی نہیں رہا جانا اس واسطے ان غالی وقتوں کو نفل عبادت سے معمور رکھتا ہے جو جب چند مدت کمال شوق اور خلوص سے اسی طرح تو اہل پرستعداد یا تو موجب مدد کے مقبول درگاہ صمدی اور محبوب الہی ہو کر اسکی یہ حال ہو جاتا ہے کہ شعر میر گوشم تاجہ فرمایا بدھشیم تانظر آئی ۱۔ اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ ایسا عہد کمال بدون کثرت نوافل کے نہیں میر تاجہ تو معلوم ہوا کہ جو ایسے خیال بے غفلت شائق شریعت بے نازی قیرون کو ایسا کمال بت کرتے ہیں تو کا غلط گمان ہے جو اس واسطے کہ نفل کا کیا فکر ہو دے لوگ تو فرض کو بھی جیت کر ڈالتے ہیں بخم ابوہریرۃ مایعبدی المؤمن عندی عینہ اذا قیلت صلیتہ من اہل اللہ لیسأتہا حاسبہ الا النجیۃ ۲۔ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ اگر تم نے اپنے رب سے ایمان دار میرے بندے کا کوئی بدلائین جبکہ میں نے اسکا اہل دنیا کا پیار اسے لیا پھر اسے تو اب کے واسطے صبر کیا ہے یعنی جب مومن کا دوست جیسے ان باب یا جو رویا بیٹیا یا بھائی یا استاد مر گیا اور اسے صبر کیا تو یہ کمال خدا کے بہت مقرر کیا ختم انسی ما یہویرہ من اہلک فی وہو فی من عادی لی ولید فکد بارک فی بالمحارکہ وما ردت فی شکلی انا فاعلہ ما ردت فی قبض نفس عبیدی المؤمن ۳۔ ذکرہ الموت واکرہ مسائتہ ولا کذب لک جنتہ وما تقرت انی عبیدی المؤمن بمثل الزہد فی الدنیا ولا تعبک بمثل ادائہ ما افاد صلتہ علیہ بخاری میں اس اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جو میرے ولی کی حقارت اور دولت کرنے اور دوسری روایت میں کہ جو میرے ولی سے عداوت کرے تو اسے اللہ میرے ساتھ لڑائی پر کرے یا میری اور کسی چیز میں جسکا میں کرنے والا ہوں مجھ کو زد و نہیں ہوتا جیسے اپنے بندے ایماندار کی روح قبض کرنے میں تردد ہوتا ہے وہ تو موت کو مکروہ جانتا ہے اور میں اسے مل نہیں دے کہ مکروہ جانتا ہوں اور حالانکہ اسکو موت سے کوئی چارہ نہیں یعنی اسکو ہر ناخوشی اور میرے بندے ایماندار کے میری زندگی میں چاہی ترک دنیا کے برابر اور نہ میری بندگی کی فرض ادا کرنے کے برابر ولی سے حراعتی ہوں ہر چاہے قرآن میں خدا نے فرمایا کہ اولیاء اللہ ہر کچھ خوف اور غم نہیں اولیاء اللہ دوسرے ہیں جو ایمان لائے اور پرہیز گاری کرتے رہے اور میرے جو فرمایا کہ جیسے کوا یا خدا کی موت میں تردد ہوتا ہے کسی چیز میں ویسا تردد نہیں ہوتا ہر چند خدا تو دوسرے پاک ہے لیکن اس میں مزید رحمت کا بیان ہے یعنی ایمان کی برکت اور جوش رحمت سے مومن کے تردد کو خدا نے اپنی طرف نسبت کیا جیسے چوتھی حدیث میں یاری اور کچھ کوا اور پیاس کو اپنی ذات پاک پر نسبت فرمایا پھر فرمایا کہ قرب الہی کا کوئی طریق ترک دینا ہے بہترین اور کوئی عبادت ادا سے غم سے غفل نہیں لینے جو اولیاء اللہ کی ایسی عزت سن کر ان کے برابر ہونے کا مشتاق ہو اسکو لازم ہے کہ اول دینا سے بے تعلق ہو جاوے پھر عبادت پر

۱۲۱
تخلیۃ الدنیا بوجہ مشاغل النہو

کرمائے اور نفل کی نسبت فرض عبادت پر زیادہ تر کوشش کرے اور یہ نہیں کہ فرض نماز میں تو مری کی طرح زمین پر چلے جلدی جو چین مارین اور پیر کے وظیفے تہلے کو دو دو پیر حسین حضرت بن عبد اللہ من ذالک علی ان لا
 ۲۱۶۴
 اَخْفَرُ لِحَدَّثَنِی اَنِّی قَدْ عَفَوْتُ لَکَ وَ اَحْبَبْتُ عَمَلُکَ مُسْلِمٌ مِنْ جَنْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا
 فرماتا ہوں کہ جو مجھ پر قسم کیا تا ہر کین فلاںے کو نہ بخشو مجھ کو مقرر ہو کہ تو میں نے بخشا اور تیرا عمل اگر کچھ کیا ہے جسے
 یوں کہا کہ قسم خدا کی کہ فلاںے شخص کو خدا ہرگز نہ بخشے گا اسے گویا خدا پر حکومت کی ہو اسے اس کے نیک عمل کو خدا پر یاد
 کر دیتا ہے اور جبرائیل نے قسم کھائی اسکو اپنی رحمت سے بخش دیتا ہے سعادت اور شقاوت اور نفل کے حال ہوا ہے خدا کے
 کیسا کیسا نہیں معلوم کیا ہی سخت کافر ہو اور کیا ہی گنہگار مسلمان ہو بالیقین اسکو روزی جاننا یا کینا درست نہیں ہو اسے
 ۲۱۶۵
 کہ شاید اسکا خاتمہ بخیر ہو اور مرنے کے قریب تو یہ کہ ہے ہر اَنُّوْهُرِیَّةَ وَ مَنَ اَظْلَمَ مَنَ دَهَبَ یَخْلُقُ خَلْقًا یَخْلُفُ لَیْلَیْنِ خَلْقًا وَ اَدْرَیْ
 اَوْ یَخْلُقُوْا حَیْۃً اَوْ یَخْلُقُوْا شَعِیْرَۃً مُسْلِمٌ مِنْ ابُو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ میں نے کون ظالم ہر
 جو گیا کہ بنا دے تصویر کو میری طرح تو جاسیے کہ ایک ذرہ بنا دین یا ایک انہیر کر دین یا ایک جو بنا دین ف یعنی جاندار کی
 صورت بنانے والے پیدا کرنے میں خدا کے ساتھ مشابہت کرتے ہیں حالانکہ ایسے عاجز ہیں کہ جاندار تو ایک طرف ہر ذرہ یا ہر برابر
 بے جان حقیر چیز کو بھی نہیں بنا سکتے ہر اَنُّوْهُرِیَّةَ یَا اَبْنَ اَدَمَ اَنْفِقْ اَنْفِقْ عَلَیْکَ مُسْلِمٌ مِنْ ابُو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت
 نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ اے آدم کے بیٹے مال کو خرچ کیا کرتو میں بھی تجھ کو دیکھا کروں گا ف اس حدیث میں نبی کو خدا نے کشائش مال کا
 وعدہ کیا ہے جو ہی سبب ہے کہ نبی کو محتاج نہیں دیکھا لیکن اسکو دریافت کیا جاسیے کہ خداوند خدا کو پسند ہے اور ہر طرف پائے
 سخاوت یہ کہ شرع کے موافق نیک کاموں میں خرچ کرنا اور اسراف یہ کہ خلاف شرع یا کاموں میں مال کو اڑانا جیسے ناجائز
 ۲۱۶۶
 میں یا نمونہ کے مقام میں ہر اَنُّوْهُرِیَّةَ یَا اَبْنَ اَدَمَ مَرَضْتُ فَکَرْتُ قَدْ فِی نَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اَعُوْذُ لَکَ وَ اَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ
 قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنْ عِبْدِیْ فُلَانًا مَرَضَ فَمَرَضْتُ لَکَ اَمَا عَلِمْتَ اَنْکَ لَوْ عُدْتَ لَوْ جَدْتُ تَعْبُدُکَ یَا اَبْنَ اَدَمَ اَسْتَطَعْتُ لَکَ
 فَکَرْتُ لَطَعْمِیْ قَالَ رَبِّ کَیْفَ اَطْعِمُکَ وَ اَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اِنَّہُ اَسْتَطَعْتُکَ عِبْدِیْ
 فُلَانًا فَکَرْتُ لَطَعْمِہُ اَمَا عَلِمْتَ اَنْکَ لَوْ اَطْعَمْتَهُ لَوْ جَدْتُ ذَٰلَکَ عِنْدِیْ یَا اَبْنَ اَدَمَ اَسْتُسْقِیْتُکَ فَمَلَّ سَقِیْتُ
 قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اَسْقِیْتُکَ وَ اَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ اَسْتُسْقِیْتُکَ عِبْدِیْ فُلَانًا فَکَرْتُ لَطَعْمِہُ اَمَا اَنْکَ لَوْ سَقِیْتُکَ
 لَوْ جَدْتُ ذَٰلَکَ عِنْدِیْ مُسْلِمٌ مِنْ ابُو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرمادے گا قیامت میں کہ اے آدم کے
 بیٹے میں بیمار ہوا تھا سو تو نے مجھ کو نہ پوچھا بندہ کہ کیا کہ اے میرے رب میں کیونکر تجھ کو پوچھتا اور تو تو سارے جہان کا مالک بنے ہوا
 جو یعنی بیمار ہونا مخلوق کی شان ہر خالق سے اور بیماری سے کیا نسبت خدا فرمادے گا کہ کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار
 ہوا تھا سو تو نے اسکی بیماری پر سی کی کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ اگر تو اسکی بیماری پر سی کرتا تو مجھ کو اس کے پاس پاتا یعنی میری رحمت اور
 ثواب کو پاتا اے آدم کے بیٹے میں نے تجھے کھانا مانگا تھا سو تو نے مجھ کو نہ کھلایا بندہ کہ کیا اے میرے رب میں کیونکر تجھ کو کھانا
 کھلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا مالک ہے خدا فرمادے گا کہ کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ فلاںے میرے بندے نے تجھ سے کھانا
 مانگا تھا سو تو نے اسکو نہ کھلایا تجھ کو معلوم نہ تھا کہ اگر تو اسکو کھانا کھلاتا تو اسکا ثواب میرے پاس پاتا اے آدم کے بیٹے میں نے

تحفة الاحیاء شریعہ مشرق الاخوان

حدیث قدسی الیاء

۲۱۶۸

پانی مانگا سمجھا سو تو نے منجھو نہ پلایا بندہ کیلگا اسی میرے رب میں منجھو کہ نہ کر پانی پلا تا اور تو سارے جہان کا پانی والا ہو خداوند
 کہ میرے فلاں اندر سے نے تجھے پانی مانگا سمجھا سو تو نے نہ پلایا بخا جان رکھ اگر تو منجھو پانی پلا تا تو اسکا نواں میرے پاس پلایا
 و سب اہل ایمان کی خدمت کے نزدیک اتنی بڑی عزت ہو کہ انکی احتیاج اور ضرورت کو اپنی ذات پاک کی طرف نسبت کیا حالانکہ
 وہ مقدس ذات سب احتیاجوں سے پاک ہو اس حدیث میں ارادے حقوق ملین اور حسان کی ترغیب ہو کہ ابو ذرؓ یا عبادی
 کلمہ مکتب الامن حدیث فاستھدونی اھل کو یا عبادی کلمہ مکتب الخ لا امن اطعمته فاستطعمونی و اطعمتہ
 یا عبادی کلمہ عار الامن کسوتہ فاستکسونی انکسوا یا عبادی انکم تخطون باللیل والنهار وانا اعرف الذنوب
 جیباً فاستغفرونی اعفوا لکم یا عبادی انکم کن تبغوا ضرری فتنرونی وکن تبغوا نفعی فتنفعونی یا عبادی کو
 ان لکم و اخیرکم و انسکم و جنتکم کا اعلیٰ القی قلب رجل واحد منکم ما زاد ذلك في ملكي شیئا یا عبادی کو
 ان اولکم و اخیرکم و انسکم و جنتکم کا اعلیٰ القی قلب رجل واحد منکم ما نقص ذلك من ملكي شیئا یا عبادی
 لو ان اولکم و اخیرکم و انسکم و جنتکم قاموا فی صعیب واحد فسا لونی فاعطیت کل انسان منکم ما نقص
 ذلك مما عندی الا ما یفقد الخیط اذا دخل البحر یا عبادی انما هی اعمالکم احصیہا لکم ثم اوفی بھا
 فمن وجد خیرا فلیحمد الله ومن وجد غیر ذلك فلا یمکن من الا انفسکم میں ارادے روایت ہو کہ حضرت سے فرمایا
 خدا فرماتا ہوا اسی میرے بند و تم سب برابر ہو مگر جسکو میں نے راہ تبتلانی تو مجھے ہدایت مانگو کہ تکیا نکات اولنگاؤں اسی میرے بند و تم سب
 جھوکے ہو مگر جسکو میں نے کھلایا تو مجھے کھانا مانگو کہ تھکواؤں اسی میرے بند و تم سب نگے ہو مگر جسکو میں نے پہنایا تو مجھے لباس
 مانگو کہ تھو پناؤں اسی میرے بند و تم گناہ کیا کرتے ہوں رات اور دن سب گناہوں کے بخشے پر قادر ہوں تو مجھے مغفرت مانگو
 کہ تھو بخشوں اسی میرے بند و تم کبھی منجھو مگر میں بیو بچا سکتے کہ میرا کچھ ضرر کرو اور کبھی منجھو فائدہ نہیں پہونچا سکتے کہ منجھو کچھ فائدہ
 پہونچاؤ اسی میرے بند و اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور تمھارے آدمی اور جن تم میں سے ایک مرد کے بڑے متقی پرہیزگار دل کے
 برابر ہو جاؤ تو یہ سب کا تقویٰ اور پرہیزگاری میری سلطنت میں کچھ نہ بڑھاوے اسی میرے بند و اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور
 تمھارے آدمی اور جن تم میں سے ایک مرد کے نہایت بڑے نگہ کار دل کے برابر ہو جاؤ تو یہ سب کا تقویٰ اور نگہ کاری میری دشمنی
 سے کچھ نہ گھٹاوے اسی میرے بند و اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور تمھارے آدمی اور جن ایک میدان میں کھڑے ہوں اور مجھے
 اپنے اپنے سوال کریں اور میں ہر ایک آدمی کو انکی مانگی چیز کو دوں تو ایسا دینا اس سے کچھ نہ گھٹاوے اسی میرے پاس ہو مگر
 جیسے سولی گھٹاتی ہو جبکہ مسکند میں ڈالے یعنی اسی عطا سے بھی میری قدرت کے خزانے میں کمی نہیں پڑتی اسی میرے
 بند و یہ تو تمھارے ہی اعمال ہیں جبکہ تمھارے لیے شمار کرتا رہتا ہوں پھر تم کو ان اعمال کا پورا بدلہ دلاؤ گا سو جو شخص بہت بدلا
 پاوے وہ چاہیے کہ خدا کا شکر کرے کہ انکی کمائی کو ضائع نہ کیا اور جو اس کے سواے برابر دلا پاوے تو وہ اپنی جان کے سواے
 سیکو دلا نہ دے کہ اسے جیسا کیا دیا یہی پایا اس حدیث میں تمام بندوں کی محتاجی اور عاجزی اور خدا کی شکریت
 اور شہنشاہی اور نبی پر وہی اور کرمی اور عدالت کا بیان ہے یعنی بدوں میری التجا کے تمھارا کوئی کام نہیں چل سکتا نہ دنیا
 میں راہ پانی اور طعام اور لباس تک مل سکتا ہو نہ آخرت میں گناہوں کی مغفرت بدوں میرے ہو سکتی ہو تو منجھو میرے آگے

الاحتیاج اشرجہ منہ من الالوان

گو گونا گونا اور دھار کا ناہر حال میں لازم ہوا اور میری بے برادری کا تو یہ حال ہے کہ اگر تم کے سب پیغمبر کے برابر تھے تو میری
سلطنت کی کچھ بدلتی نہ ہوتی اور اگر تمام جہان ابوبہل اور فرعون کے برابر ہو جاوے تو میرا کچھ نقصان نہ پہنچتا بلکہ میری
جیسا ب کی مثال دی کہ اگر تمام جہان کے طرح طرح کے سوال پورے کیجئے تو بھی یہاں کچھ کمی کا حرف نہیں پہنچتی عدالت بیان
فرمانی کہ آخرت کا ثواب اور عذاب کا سبب تمہارے اعمال ہیں ہماری طرف سے کچھ مل نہیں قس ابوصدیق کا ترجمہ ہے اِنَّا
فَعَلْنٰهُم مَّا شِئْنَا وَنَاوِلْنٰهُم مَّا كَانُوْا لَكُمْ وَاَمَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ الْاَشْجَارِ هُمْ فِيْهَا
اَفْسِرُوْنَ فَتَسْتَوِيْهِمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا مَكْنُوْنُوْنَ اَوْ اَجْمَعُوْا عَلَيْهِمْ مِّنْ مِّنْ بَيْنِ اَشْجَارٍ هَٰذَا حَتّٰى يَكُوْنُوْا بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
بَعْضًا وَّبَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ يَبْغِضُوْنَ اَنْتُمْ سَوِيٌّ اِذَا قَامْتُمْ اِلَيْهِمْ اَوْ اَمْسَلْتُمْ اِلَيْهِمْ اَوْ اَمْسَلْتُمْ اِلَيْهِمْ اَوْ اَمْسَلْتُمْ اِلَيْهِمْ
چیز کا حکم کو تاہم ان کو اسکو کوئی نہیں سمجھ سکتا اور اللہ تعالیٰ نے تجھ کو دینا بھی تیری امت کے واسطے یہ تجھ پر احسان کیا کہ انکو ہم
عالمگیر خدا سے خارج کر دیا اور انکو اس کے سوا کسی اور سے دشمن کو ان پر غالب کر دینا اس طرح بلکہ انکی جڑیں کو اکھاڑ ڈالے اگرچہ
ان پر تمام دنیا کے اطراف جو اسب کے کا فر جاو کرین کا خون کا غلبہ اس واسطے ہو گا تاکہ اس امت کے بعض لوگ بعضوں کو ہلاک
کر میں اور بعض ان کے بعضوں کو قید کر میں یعنی تقنا و قدر میں یہ بخشن چکا ہے کہ اس امت محمدی قیامت تک قائم رہے گی نہ اس
تھوڑے بڑے عرصے میں سب کے سب مر جاویں نہ ایسے کا فران پر غالب ہونے کے باطل کو نیست اور نابود کر ڈالیں جس پر چنگیز خان
اور ہلاک کے وقت میں لاکھوں بلکہ کروڑوں لمان قتل ہوئے لیکن بالکل نیست اور نابود نہیں ہوئے ہاں یہ البتہ ہے کہ اس
امت میں اس کے اختلاف اور شر اور فساد اور فحاشی اور قتل و مروق ہو گا جتنا تو تاریخ کی کتابوں میں یہ حال ظاہر ہو

البَابُ الثَّانِي عَشَرَ فِي جَوَامِعِ الْأَكْثَرِ عَيْدٍ

بارحین باب میں حضرت کی دعائیں ہیں جو ہر ایک مطلب کی جامع ہیں نقل ہی ہو کہ حضرت کی دعائیں یاد کر کے عمل میں
 لاوے اس واسطے کہ اول تو یہ کہ کوئی ایسا مطلب دینی یا دنیاوی نہیں جس کی حضرت نے عمل یا تفصل دعا کی ہو دوسرے
 یہ کہ جو دعا حضرت کی زبان مبارک پر گزری بلا شک یا رکت اور قبول ہو تو ہوسہ حضرت کی دعاؤں کے کیا اثر ہو کہ اور
 دعاؤں کو کیسے قی عایشہؓ اذھیب الالباس رب الناس واشفی انت الشافی لا شفاء الا شفاءک لا شفاء الا
 یعادر شفاءک ان اذ الشک انساں مسیح یبینہم مال تجارتی اور مسلمین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت
 فرمایا کہ غمی کو لیجا احمدیوں کے پالنے والے اور صحت دے تو یہی شافی ہو صحت نہیں بدرون تیری صحت کے ایسا شفاء
 جو بیماری کو چھوڑے حضرت کا سہیل تھا کہ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا اسکو اپنے واسطے ہاتھ سے سہلاتے پھر یہ دعا دہیبت
 سے سوتا کہ اے اللہ اللہ الہی القہ من السارق الہ عند استاذہ عکرمہ یجود فی عند مہود
 وکان یجد منہ تجارتی میں اس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ شکر خدا کو جسے ملک و فرج سے بچا یا یہ حضرت نے
 یہودی ارط کے کہ وقت مرگ سلمان ہوئے فرمایا اسدہ لکھا حضرت کی خدمت کیا کرتا تھا ایک یہودی لکھا حضرت
 کا خادم تھا جب وہ بیمار ہوا تو حضرت اس کے دیکھنے کو گئے اور اس کے سر جانے بیٹھے اور فرمایا کہ سلمان ہو جائے اپنے
 باپ کی طرف دیکھا اس کے باپ نے کہا کہ ابو القاسم کا کہ ان پھر وہ سلمان ہو گیا تب حضرت نے اس طرح شکر کیا اس حدیث سے

تحقیق الاخیار و ترجمہ مسروق الانوار
ابن ابی اسود و ابن کثیر

پہر گاری اور مسکو گناہ اور بد خو سے پاک صاف کر ڈال تو ہی اسکا بہتر پاک کرنے والا ہو اور تو ہی اسکا کار ساز اور مددگار ہو
 ف جو چیز آخرت میں ضرر کرے اس سے بچنے کا نام تقویٰ اور پہر گاری ہے باطن کی صفائی ہے تو ان کس نہیں اس واسطے
 حضرت نے اول تقویٰ کی دعا کی پھر صفائی کی آخر دیکھو اِنَّكُمْ لَتَقْوُونَ اللّٰهَ اَجْعَلْ اَسْبَاطَهُمْ صِوْفًا يَّعْنِي الْاَصْبَاطُ بخاری
 ۲۱۸۰ میں زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضرت نے انصار کے حق میں دعا کی کہ اے اے ان کے تابعداروں کو انہیں میں کر دے ف انصار
 نے کہا یا حضرت دعا کیجیے کہ ہمارے تابعدار لوگ بھی جیسے سلمان ہو جاویں تب حضرت نے یہ دعا کی تابعدار سے مراد جو روایہ کے
 اور نوٹ یہی غلام یا آشنا دوست ق اَنَّكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْعَدِيَّةِ ضَعْفَى مَا جَعَلْتَ بِكَ مِنَ الْبُرْكَ بِخاری
 ۲۱۸۱ مسلم بن الحنفیہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے اے میں برکت کر اے اے اے میں برکت کی ہر طرف حضرت
 ابراہیم نے کلمے کے واسطے دعا کی اور حضرت نے دینے کے واسطے برکت سے مراد کٹا لیش رزق یا باطن فیض ہر طرف
 اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ الْاَلِ مُحَمَّدٍ قُوَّةً بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے اے محمد کے
 ۲۱۸۲ اہلیت کی روزی بقدر زیست کرف الخ یعنی اتنی روزی دے جتنی حیات کی رتق باقی رہے مال کی بتائیت نہ ہو اس واسطے کہ
 کٹا لیش رزق میں اکثر غفلت ہوتی ہو اور عہد کام تیرہ حال میں ہو تا چنانچہ حضرت کی حیات میں ایسا ہی حال رہا اور حضرت
 کے بعد حضرت کی بیٹیاں اور حضرت کی اولاد بھی اختیاری فقر کو لیے رہے شمالی ترمذی میں حضرت عائشہ سے روایت
 ہے کہ حضرت اور حضرت کی بیٹیاں دو دو تین تین رات سو رہتے تھے رات کا کھانا میسر نہ ہوتا تھا اور کئی کتابیں حضرت عائشہ
 سے روایت ہے کہ حضرت نے زندگی بھر ایک دن میں دونوں وقت روٹی نہ کھائی اور کبھی دونوں وقت گوشت کھایا نہ کھایا
 اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي لُبِّي نُورًا وَفِي شَعْرَتِي نُورًا وَفِي اَمَامِي نُورًا وَفِي خَلْفِي
 نُورًا وَفِي يَدَايِ نُورًا وَفِي رِجْلَيْ نُورًا وَفِي اَمَامِي نُورًا وَفِي خَلْفِي نُورًا بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے اے میرے
 دل میں روشنی کر اور میرے کان میں روشنی اور میری آنکھ میں روشنی اور میرے دامن سے روشنی اور میرے بائیں سے روشنی
 اور میرے آگے روشنی اور میرے پیچھے روشنی اور میرے اوپر روشنی اور میرے نیچے روشنی اور کر ڈال مجھ کو یہ نور خداوندی
 سے مراد حق بات ہو جیسے تاریکی سے باطل بات مراد ہوتی ہو نور مطلب یہ کہ میرے دل اور اعضا کو حق میں مصروف رکھ بلا تش
 جہت سے مجھ کو حق سے گھیرے تا باطل کسی طرف سے دخل نہ پاسے خ عائشہ اَللّٰهُمَّ احْصِ عِبَادًا اَيُّكُمْ
 ۲۱۹۱ عِبَادًا ابْنُ يَسْرِ قَالَ هَا اَيْنَ تَهْجِدُ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ فَرَفَعَتْ صَوْتَهَا فَصَلَّتْ فِي الْمَعْبِدِ بخاری میں
 حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے اے عباد بن بشر یہ حضرت نے فرمایا جبکہ حضرت
 نے حضرت عائشہ کے گھر میں تہجد پڑھا تو عباد بن بشر نے اپنی آواز بلند کی اور مسجد میں نماز پڑھی ف اس حدیث
 میں ترفیع ہر تہجد کی معلوم ہے کہ مسجد میں تہجد بلند آواز سے پڑھنا درست ہے وَ اَلْبَسَ بَعْضُ عَمَزَابِ اللّٰهِ
 ۲۱۹۲ اَسْلَمْتُ تَقِيَّتِي اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي اِلَيْكَ وَتَوَضَّعْتُ اَمْرِي اِلَيْكَ وَاجْتَأْتُ ظَهْرِي اِلَيْكَ رُغْبَةً
 رُغْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَا وَلَا مَنَاجَا اَمِنْتُكَ اِلَّا اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ اَمِنْتُ بِكَ الَّذِي اَنْزَلْتَ وَنَبِيَّكَ الَّذِي
 اَرْسَلْتَ بخاری اور مسلم میں برابر بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے اے میں نے اپنی جان مجھ کو نبی اور نبی کو تیرے

۲۱۸۰

۲۱۸۱

۲۱۸۲

۲۱۹۱

۲۱۹۲

منہی عنی فی
 اہلیت کی روزی بقدر
 زیست کرف الخ یعنی
 اتنی روزی دے جتنی
 حیات کی رتق باقی
 رہے مال کی بتائیت
 نہ ہو اس واسطے کہ

عبداللہ بن عباس
 سے روایت ہے کہ
 حضرت نے فرمایا
 اے اے میرے دل
 اور میرے کان
 میں روشنی اور
 میری آنکھ میں
 روشنی اور میرے
 دامن سے روشنی
 اور میرے بائیں
 سے روشنی اور
 میرے آگے روشنی
 اور میرے پیچھے
 روشنی اور میرے
 اوپر روشنی اور
 میرے نیچے روشنی
 اور کر ڈال مجھ
 کو یہ نور خداوندی

ناراضی
 سے روایت ہے کہ
 حضرت نے فرمایا
 اے اے میں نے
 اپنی جان مجھ کو
 نبی اور نبی کو
 تیرے

سائے کیا اور اپنا سب کام تیرے لئے کیا اور اپنی بیٹی تیری طرف جمائی تیرے شوخی اور تیرے خون سے تجھے نہ کوئی بھاگنے کی جگہ ہو
 نہ بچاؤ کا مکان اگر تیرے ہی طرف الہی میں تیری کتابت کا ایمان لایا جو تو نے اتاری اور تیرے پیغمبر کا ایمان لایا جسکو تو نے بھیجا
 و حضرت نے کسی شخص سے فرمایا کہ جب تو سویا کر تو یہ دعا پڑھا کر اس واسطے کہ اگر تو ہی رات میں مر گیا تو ایمان پر مر اور اگر زندہ
 رہا تو اچھی بات ہوئی **وَقَالَ اللَّهُ اشْفِ سَعْدًا اللَّهُ اشْفِ سَعْدًا اللَّهُ اشْفِ سَعْدًا** ۲۱۹۳
 سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے میرے واسطے دعا کی کہ الہی سعد کو شفا دے الہی سعد کو شفا
 دے و سہ بنایت یا رستے حضرت انکی حیات کو تشریف لیکے تب یہ دعا کی پھر انکو صحت حاصل ہوئی **وَاللَّهُ يَرْفَعُ اللَّهُمَّ** ۲۱۹۴
أَصْلِحْ لِي دِينِي دُنْيَايَ وَآخِرَتِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الْآخِرَةَ فِيهَا مَعَاشِي وَآخِرَتِي الْآخِرَةَ فِيهَا مَعَادِي وَ
اجْعَلْ لِي حَيَاةً زَيَادَةً فِي كُلِّ شَيْءٍ وَاجْعَلْ الْمَوْتَ لِحَقِّي مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۲۱۹۵
 میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہو اور سنوار دے میری دنیا کو جس میں میری لغزی اور زندگی ہو
 اور سنوار دے میری آخرت کو جس میں میری بازگشت ہو اور کہ دے زندگی کو میرے واسطے ہر بہتری میں زیادتی کا سبب اور کہ دے
 موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب و یہ دعا ہر طلب کی جامع ہے **وَاللَّهُ أَذِلَّةً عَلَيْهِمْ وَاللَّهُ**
وَاسِعٌ مِنْ سَعَاتِي ۲۱۹۶
 میرے وقت کے واسطے وسیع ہے اور میری عمر کے واسطے وسیع ہے اور میری عمر کے واسطے وسیع ہے اور میری عمر کے واسطے وسیع ہے
 و جب کسی کی دعوت کما دے تو یہ دعا کرے **قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ اللَّهُمَّ أَعِزَّنِي عَلَى كُلِّ مَسْئَةٍ يُوسِفُ بَخَارِي** ۲۱۹۷
 عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی میرے اوپر مدد و کسرت برس کا نفاذ الکریم کما دے اساتیس
 کاف حب کفار قریش اور قوم مضر نے حضرت کی ایذا پر نہایت کربانہ تھی تب حضرت نے یہ دعا کی یعنی جیسا حضرت یوسف کے
 وقت میں قحط پڑا تھا ویسا ان پر پڑے تاکہ اپنی شامت اور گراہی سے خبردار ہوں اور ایمان لاؤں چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ انھوں نے
 ہڈی اور مردار کو کھایا آخر حضرت سے اتفاق ہوا کہ کمال رحمت سے دعا کی تو وہ بار بار ہوئی **وَعَالَيْتُ اللَّهُ**
أَعُوذُ بِصَلَاتِكَ وَجَمْعِ قَائِلِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُخِيتُ شَأْنًا عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَتَيْتَ عَلَى
نَفْسِكَ ۲۱۹۸
 سلم بن علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الہی میں پناہ مانگتا ہوں تیری شانندی کے سبب
 تیرے غصے سے اور تیری بخشش کے سبب تیرے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں تجھے یعنی تیرے قہر سے میں تیری ثنا اور تعریف
 کو گھیر نہیں سکتا تو ویسا ہی ہو جیسے تو نے اپنی ذات کی خود تعریف کی و مصابح میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک رات
 میں نے حضرت کو بستر پر پایا میں تلاش کرنے لگی تو میرا ہاتھ حضرت کے تلوون پر پڑا اور حضرت مجھ سے میں یہ دعا کرتے تھے
هَذَا عِبَادُ اللَّهِ أَعُوذُ بِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تَفْضِلَنِي أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَلَيْسَ بِكَ الْإِنْسُ وَلَا الْإِنْسُ بِكَ يَمُوتُ ۲۱۹۹
 عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی میں پناہ مانگتا ہوں ہر اسے تیری عزت کے کوئی مجبور نہ ہو
 تیرے اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ تو مجھ کو گمراہ اور ضائع کر دے تو ویسا زندہ ہو جسکو بھی موت نہیں اور آدمی رجا وینے
قَالَ لَسْنَا اللَّهُمَّ أَعِزَّنَا اللَّهُمَّ أَعِزَّنَا اللَّهُمَّ أَعِزَّنَا اللَّهُمَّ أَعِزَّنَا اللَّهُمَّ أَعِزَّنَا اللَّهُمَّ أَعِزَّنَا اللَّهُمَّ ۲۲۰۰
 فرمایا کہ الہی ہمارے فریاد میں ہر چیز کو برسا الہی ہر چیز کو برسا الہی ہر چیز کو برسا الہی ہر چیز کو برسا الہی ہر چیز کو برسا
 الہی ہر چیز کو برسا الہی ہر چیز کو برسا الہی ہر چیز کو برسا الہی ہر چیز کو برسا الہی ہر چیز کو برسا الہی ہر چیز کو برسا

۲۱۹۵
۲۱۹۶
۲۱۹۷
۲۱۹۸
۲۱۹۹
۲۲۰۰

ناتجہ جودہ از طبع و تحریر

ایکبار حضرت کے وقت میں تھا پڑا حضرت منبر پر جمے کا خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک گنوار آیا اسنے کہا یا رسول اللہ جانور مر گئے
 اور لڑکے بایں بھوکوں مرتے ہیں دعا کیجیے خدا ربانی برساوے تب حضرت نے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی بتین باطن نور آسان پر کین
 برلی کا نشان نہ تھا تو یکایک پھاڑ کے نیچے سے بادل اٹھا اور سارے آسمان پر پھیل گیا اور سات دن اٹھا تاریابی برسا کتاب
 نظر نہ پڑا حضرت دوسرے جمے کا خطبہ پڑھتے تھے کہ وہی گنوار پھرا آیا اسنے کہا یا رسول اللہ جانور ربانی کی کثرت سے ہلاک ہوئے
 اور راجہ بن بندہ پر کین دعا کیجیے کہ خدا میںہ کو روکے تو حضرت نے ہاتھ اٹھاے اور یوں دعا کی کہ اے ہارسے اس پاس بی بی ہوسے
 ہمیر آب نہ برسے اسی ٹیلوں پر اور بار یوں بر اور نالوں میں اور گل کے درختوں میں مینہ برسے تو زمین کے اوپر سے بادل اٹھیا
 و حال کی طرح مدینہ خالی ہو گیا اس پاس برسا کیا یہ معجزہ تھا حضرت کا **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِإِسْرَائِيلَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ** واقع دیکھتے
 ۲۲۰
فِي الْمَدِينَةِ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ دعا کیجیے کہ نبی خلیلہ کو کورکے
 مسلمین حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے نبی بخشہ سے ابی سلمہ اور اسکا ہدایت والوں میں درجہ بلند کر اور اسکا
 بعد باقی رہے لوگوں میں تو خلیفہ بن یعنی انکا حافظہ اور گنجان رہہ اور بخشہ سے بھوکو اور اسکو احو رب العالمین اور اسکی قبر کو نشا
 کر اور اس میں روشنی کو دے **ف** ابوسلمہ حضرت ام سلمہ کے پہلے خاوند تھے جب وہ مر گئے تو غسل اور کفن سے پہلے حضرت نے
 انکے واسطے یہ دعا کی **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِإِسْرَائِيلَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ** مسلمین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
 کہ اے نبی بقیع الفردوسے مردوں کو بخش **ف** بقیع الفردوسے کے قبرستان کا نام ہو اس دعا میں نہایت پر مغفرت کی
 ۲۲۱
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِإِسْرَائِيلَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ دعا کیجیے کہ نبی خلیلہ کو کورکے
 خلقک اومن الناس قال ابو موسیٰ نقلت وای یارسول اللہ فقال اللہ اغفر لعلی بن ابی طالب وعلی بن ابی طالب وعلی بن ابی طالب وعلی بن ابی طالب
 ۲۲۲
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِإِسْرَائِيلَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ دعا کیجیے کہ نبی خلیلہ کو کورکے
 ۲۲۳
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِإِسْرَائِيلَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ دعا کیجیے کہ نبی خلیلہ کو کورکے
 ۲۲۴
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِإِسْرَائِيلَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ دعا کیجیے کہ نبی خلیلہ کو کورکے
 ۲۲۵
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِإِسْرَائِيلَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ دعا کیجیے کہ نبی خلیلہ کو کورکے
 ۲۲۶
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِإِسْرَائِيلَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ دعا کیجیے کہ نبی خلیلہ کو کورکے
 ۲۲۷
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِإِسْرَائِيلَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ دعا کیجیے کہ نبی خلیلہ کو کورکے
 ۲۲۸
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِإِسْرَائِيلَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ دعا کیجیے کہ نبی خلیلہ کو کورکے
 ۲۲۹
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِإِسْرَائِيلَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ دعا کیجیے کہ نبی خلیلہ کو کورکے
 ۲۳۰
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِإِسْرَائِيلَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ دعا کیجیے کہ نبی خلیلہ کو کورکے
 ۲۳۱
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِإِسْرَائِيلَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ دعا کیجیے کہ نبی خلیلہ کو کورکے
 ۲۳۲
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِإِسْرَائِيلَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ دعا کیجیے کہ نبی خلیلہ کو کورکے
 ۲۳۳
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِإِسْرَائِيلَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ دعا کیجیے کہ نبی خلیلہ کو کورکے
 ۲۳۴
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِإِسْرَائِيلَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ دعا کیجیے کہ نبی خلیلہ کو کورکے
 ۲۳۵
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِإِسْرَائِيلَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ دعا کیجیے کہ نبی خلیلہ کو کورکے
 ۲۳۶
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِإِسْرَائِيلَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ دعا کیجیے کہ نبی خلیلہ کو کورکے
 ۲۳۷
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِإِسْرَائِيلَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ دعا کیجیے کہ نبی خلیلہ کو کورکے
 ۲۳۸
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِإِسْرَائِيلَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ دعا کیجیے کہ نبی خلیلہ کو کورکے
 ۲۳۹
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِإِسْرَائِيلَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ دعا کیجیے کہ نبی خلیلہ کو کورکے
 ۲۴۰
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِإِسْرَائِيلَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ دعا کیجیے کہ نبی خلیلہ کو کورکے
 ۲۴۱
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِإِسْرَائِيلَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ دعا کیجیے کہ نبی خلیلہ کو کورکے
 ۲۴۲
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِإِسْرَائِيلَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ دعا کیجیے کہ نبی خلیلہ کو کورکے
 ۲۴۳
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِإِسْرَائِيلَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ دعا کیجیے کہ نبی خلیلہ کو کورکے
 ۲۴۴
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِإِسْرَائِيلَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ دعا کیجیے کہ نبی خلیلہ کو کورکے
 ۲۴۵
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِإِسْرَائِيلَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ دعا کیجیے کہ نبی خلیلہ کو کورکے
 ۲۴۶
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِإِسْرَائِيلَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ دعا کیجیے کہ نبی خلیلہ کو کورکے
 ۲۴۷
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِإِسْرَائِيلَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ دعا کیجیے کہ نبی خلیلہ کو کورکے
 ۲۴۸
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِإِسْرَائِيلَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ دعا کیجیے کہ نبی خلیلہ کو کورکے
 ۲۴۹
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِإِسْرَائِيلَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ دعا کیجیے کہ نبی خلیلہ کو کورکے
 ۲۵۰
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِإِسْرَائِيلَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ دعا کیجیے کہ نبی خلیلہ کو کورکے

مناجیہ

تجلیۃ الدیۃ الشریعہ مشرق الانوار

اُتِيَتْ مُغْفَرَتُهُ كَرِهَتْ مُنْذَرُهُ دَالُونَ كِي اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کترانے دالون کے بھی اسطرح دعا کیجیے حضرت نے فرمایا اُتِيَتْ
کترانے دالون کی بھی مغفرت کرفت جتہ الوداع میں حضرت کے ساتھ قربانی تھی اور اکثر صحاب کے ساتھ قربانی نہ تھی
جب حضرت کے میں پورے تھے تو اصحاب سے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی ہو وہ اپنا احرام کھول ڈالے اور اپنا منہ دوسرے جانب ج
وقت آدھ تو پھر احرام باندھ سکے حج کرے اور حضرت نے خود اپنا سر بزون قربانی کیے ہوئے نہ منہ ادا تو جسکے ساتھ قربانی نہ
تھی انہیں سے بعضوں نے تو بموجب حکم کے اپنے سر نہ تراشے اور بعضوں نے اپنے سر کے تھوڑے تھوڑے بال کترانے سر نہ
منہ اسلئے دے یہ سمجھ کر بزون حج کیے ہوئے کیا سر نہ تراشے حضرت کو یہ بات پسند نہ آئی کہ انہوں نے حکم پر جانے میں کیوں
تامل کیا اسواسطے تین بار منہ تراشے دالون ہی کے واسطے دعا کی اور کترانے دالون کے واسطے انکی آخرش کو تیسری بار رحمت نے
جوش کیا کترانے دالون کو بھی مغفرت کی دعا میں شامل کر لیا معلوم ہوا کہ حج میں سر نہ تراشے بال کترانے سے نفل ہر عفو
بُورِكَ لِلَّهِ لَا تَجْعَلُ اللَّهُ عَذَابَهُ وَأَعْفَ عَنْهُ وَأَكْرَمُ نَزْلَهُ وَتَبِيعَ مَذْهَبَهُ وَأَعْيَسَ لَهْ بِالْعَبَاءِ وَالْغَلَمِ وَالْأَبْرَارِ
وَالْأَخْيَارِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا لَقِيتُ الشَّرِبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّكْنِ وَأَبْدَلَهُ دَارَ الْخَيْرِ آمِنْ دَارَ وَأَهْلَ الْخَيْرِ آمِنْ أَهْلِهِ
وَدَوَّجَ الْخَيْرِ آمِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَأَعْدَهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ آمِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ لَهُ حَيْدَرٌ صَلَّى عَلَى
بَنِي إِسْرَافِيلَ وَسَلَّمَ مِنْ عَوْنِ بَنِي مَالِكٍ سَعْدَ رُوَيْتُ عَنْهُ أَنَّ هَذِهِ هِيَ الْمَقَامُ الَّذِي فِيهِ كُنْتُمْ تَقْرَأُونَ فِي الْقَبْرِ وَأَنْتُمْ تَقْرَأُونَ فِي الْقَبْرِ
اور اسکا گناہ معاف کر اور اُسی عزت سے معافی کر اور اسکے پیچھے کے مقام کو کشادہ کر یعنی قبر کو اور اسکو دھوبانی سے اور برت
سے اور اسے سے یعنی اسکو پاک کر طرح طرح کے کرم سے اور اسکو صاف کر ڈال گناہوں سے جیسے تو سفید کپڑے کو گل سے
چھلکا دیا اور بدل دے اسکو گھرا دے گھر سے بہتر اور علاقے دار لوگ اسکے علاقے دار لوگوں سے بہتر اور جو رو بدن سے اسکی
جو رو سے بہتر اور ڈال دے اسکو بہشت میں اور بچا دے اسکو قبر کے عذاب سے یا لون فرمایا کہ دوزخ کے عذاب سے یہ حضرت
نے دعا کی جب منہ اسے کی نماز پڑھی فت اس حدیث کے راوی نے کہا کہ جب حضرت نے اس میت کے واسطے اس کی
دعا کی تو مجھ کو تنہا ہوئی کما ش میں بجائے اس میت کے ہوتا ق ابوموسیٰ اللہ اعفونی خطیبی وجعلی واسرائیل فی امرف
وَمَا أَنْتَ إِلَّا عَبْدٌ مِثْلِي اللَّهُ اعْفُوْنِي وَجَدِّي وَخَطِيْبِي وَعَمَدِي وَكُلِّ ذَٰلِكَ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ مُحَمَّدٍ
ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اُتِيَتْ شخ سے میری چھک اور میری نادانی کو اور میری نادانی کو جو مجھے اپنے حال میں
ہوئی ہو اور بخش دے اس چیز کو جسکو تو مجھے زیادہ تر واقف ہو اور بخش دے میری بیودگی اور میرے گناہ کی بخشش کو اور میری
جوک اور میرے قصور کو اور یہ سب میری طرف سے ہر ف ہر چند حضرت گناہ سے معصوم تھے لیکن تعظیم امت کے واسطے یارک
اولی کے خیال سے ایسی دعائیں کرتے تھے جتنا قرب زیادہ اتنا خوف زیادہ مثل مشورہ کہ نزدیکان ایش بود حیرانی ہنگی کے
یہی معنی ہیں کہ بندہ اپنے مالک کے روبرو نہ تارکا پنتا رہے اور اپنے قصور کا خواہ ہو اور خواہ ہو اور اقرار کیا کہ سہرا ابو محمد علیہ السلام
۲۲۰۶
دے میرے سب گناہ کو خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا خواہ پہلا خواہ پچھلا خواہ کھلا خواہ چھپا ف مصباح میں اس سے روایت ہے
کہ حضرت اس دعا کو مسجد میں پڑھتے تھے ق عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَأَبُو بَكْرٍ وَأُمُّ الْوَلَدِ وَالْأَعْلَى دَعَا بِهِ

۲۲۰۵
دعا ہے خواہ کجا
صنعت ملا بہت
حفظہ الاخیار ترجمہ مستشرق الافکار

[illegible]

42-4

٢٢١
٢٢٢
٢٢٣
٢٢٤
٢٢٥
٢٢٦
٢٢٧
٢٢٨
٢٢٩
٢٣٠
٢٣١
٢٣٢
٢٣٣
٢٣٤
٢٣٥
٢٣٦
٢٣٧
٢٣٨
٢٣٩
٢٤٠
٢٤١
٢٤٢
٢٤٣
٢٤٤
٢٤٥
٢٤٦
٢٤٧
٢٤٨
٢٤٩
٢٥٠
٢٥١
٢٥٢
٢٥٣
٢٥٤
٢٥٥
٢٥٦
٢٥٧
٢٥٨
٢٥٩
٢٦٠
٢٦١
٢٦٢
٢٦٣
٢٦٤
٢٦٥
٢٦٦
٢٦٧
٢٦٨
٢٦٩
٢٧٠
٢٧١
٢٧٢
٢٧٣
٢٧٤
٢٧٥
٢٧٦
٢٧٧
٢٧٨
٢٧٩
٢٨٠
٢٨١
٢٨٢
٢٨٣
٢٨٤
٢٨٥
٢٨٦
٢٨٧
٢٨٨
٢٨٩
٢٩٠
٢٩١
٢٩٢
٢٩٣
٢٩٤
٢٩٥
٢٩٦
٢٩٧
٢٩٨
٢٩٩
٣٠٠
٣٠١
٣٠٢
٣٠٣
٣٠٤
٣٠٥
٣٠٦
٣٠٧
٣٠٨
٣٠٩
٣١٠
٣١١
٣١٢
٣١٣
٣١٤
٣١٥
٣١٦
٣١٧
٣١٨
٣١٩
٣٢٠
٣٢١
٣٢٢
٣٢٣
٣٢٤
٣٢٥
٣٢٦
٣٢٧
٣٢٨
٣٢٩
٣٣٠
٣٣١
٣٣٢
٣٣٣
٣٣٤
٣٣٥
٣٣٦
٣٣٧
٣٣٨
٣٣٩
٣٤٠
٣٤١
٣٤٢
٣٤٣
٣٤٤
٣٤٥
٣٤٦
٣٤٧
٣٤٨
٣٤٩
٣٥٠
٣٥١
٣٥٢
٣٥٣
٣٥٤
٣٥٥
٣٥٦
٣٥٧
٣٥٨
٣٥٩
٣٦٠
٣٦١
٣٦٢
٣٦٣
٣٦٤
٣٦٥
٣٦٦
٣٦٧
٣٦٨
٣٦٩
٣٧٠
٣٧١
٣٧٢
٣٧٣
٣٧٤
٣٧٥
٣٧٦
٣٧٧
٣٧٨
٣٧٩
٣٨٠
٣٨١
٣٨٢
٣٨٣
٣٨٤
٣٨٥
٣٨٦
٣٨٧
٣٨٨
٣٨٩
٣٩٠
٣٩١
٣٩٢
٣٩٣
٣٩٤
٣٩٥
٣٩٦
٣٩٧
٣٩٨
٣٩٩
٤٠٠
٤٠١
٤٠٢
٤٠٣
٤٠٤
٤٠٥
٤٠٦
٤٠٧
٤٠٨
٤٠٩
٤١٠
٤١١
٤١٢
٤١٣
٤١٤
٤١٥
٤١٦
٤١٧
٤١٨
٤١٩
٤٢٠
٤٢١
٤٢٢
٤٢٣
٤٢٤
٤٢٥
٤٢٦
٤٢٧
٤٢٨
٤٢٩
٤٣٠
٤٣١
٤٣٢
٤٣٣
٤٣٤
٤٣٥
٤٣٦
٤٣٧
٤٣٨
٤٣٩
٤٤٠
٤٤١
٤٤٢
٤٤٣
٤٤٤
٤٤٥
٤٤٦
٤٤٧
٤٤٨
٤٤٩
٤٥٠
٤٥١
٤٥٢
٤٥٣
٤٥٤
٤٥٥
٤٥٦
٤٥٧
٤٥٨
٤٥٩
٤٦٠
٤٦١
٤٦٢
٤٦٣
٤٦٤
٤٦٥
٤٦٦
٤٦٧
٤٦٨
٤٦٩
٤٧٠
٤٧١
٤٧٢
٤٧٣
٤٧٤
٤٧٥
٤٧٦
٤٧٧
٤٧٨
٤٧٩
٤٨٠
٤٨١
٤٨٢
٤٨٣
٤٨٤
٤٨٥
٤٨٦
٤٨٧
٤٨٨
٤٨٩
٤٩٠
٤٩١
٤٩٢
٤٩٣
٤٩٤
٤٩٥
٤٩٦
٤٩٧
٤٩٨
٤٩٩
٥٠٠
٥٠١
٥٠٢
٥٠٣
٥٠٤
٥٠٥
٥٠٦
٥٠٧
٥٠٨
٥٠٩
٥١٠
٥١١
٥١٢
٥١٣
٥١٤
٥١٥
٥١٦
٥١٧
٥١٨
٥١٩
٥٢٠
٥٢١
٥٢٢
٥٢٣
٥٢٤
٥٢٥
٥٢٦
٥٢٧
٥٢٨
٥٢٩
٥٣٠
٥٣١
٥٣٢
٥٣٣
٥٣٤
٥٣٥
٥٣٦
٥٣٧
٥٣٨
٥٣٩
٥٤٠
٥٤١
٥٤٢
٥٤٣
٥٤٤
٥٤٥
٥٤٦
٥٤٧
٥٤٨
٥٤٩
٥٥٠
٥٥١
٥٥٢
٥٥٣
٥٥٤
٥٥٥
٥٥٦
٥٥٧
٥٥٨
٥٥٩
٥٦٠
٥٦١
٥٦٢
٥٦٣
٥٦٤
٥٦٥
٥٦٦
٥٦٧
٥٦٨
٥٦٩
٥٧٠
٥٧١
٥٧٢
٥٧٣
٥٧٤
٥٧٥
٥٧٦
٥٧٧
٥٧٨
٥٧٩
٥٨٠
٥٨١
٥٨٢
٥٨٣
٥٨٤
٥٨٥
٥٨٦
٥٨٧
٥٨٨
٥٨٩
٥٩٠
٥٩١
٥٩٢
٥٩٣
٥٩٤
٥٩٥
٥٩٦
٥٩٧
٥٩٨
٥٩٩
٦٠٠
٦٠١
٦٠٢
٦٠٣
٦٠٤
٦٠٥
٦٠٦
٦٠٧
٦٠٨
٦٠٩
٦١٠
٦١١
٦١٢
٦١٣
٦١٤
٦١٥
٦١٦
٦١٧
٦١٨
٦١٩
٦٢٠
٦٢١
٦٢٢
٦٢٣
٦٢٤
٦٢٥
٦٢٦
٦٢٧
٦٢٨
٦٢٩
٦٣٠
٦٣١
٦٣٢
٦٣٣
٦٣٤
٦٣٥
٦٣٦
٦٣٧
٦٣٨
٦٣٩
٦٤٠
٦٤١
٦٤٢
٦٤٣
٦٤٤
٦٤٥
٦٤٦
٦٤٧
٦٤٨
٦٤٩
٦٥٠
٦٥١
٦٥٢
٦٥٣
٦٥٤
٦٥٥
٦٥٦
٦٥٧
٦٥٨
٦٥٩
٦٦٠
٦٦١
٦٦٢
٦٦٣
٦٦٤
٦٦٥
٦٦٦
٦٦٧
٦٦٨
٦٦٩
٦٧٠
٦٧١
٦٧٢
٦٧٣
٦٧٤
٦٧٥
٦٧٦
٦٧٧
٦٧٨
٦٧٩
٦٨٠
٦٨١
٦٨٢
٦٨٣
٦٨٤
٦٨٥
٦٨٦
٦٨٧
٦٨٨
٦٨٩
٦٩٠
٦٩١
٦٩٢
٦٩٣
٦٩٤
٦٩٥
٦٩٦
٦٩٧
٦٩٨
٦٩٩
٧٠٠
٧٠١
٧٠٢
٧٠٣
٧٠٤
٧٠٥
٧٠٦
٧٠٧
٧٠٨
٧٠٩
٧١٠
٧١١
٧١٢
٧١٣
٧١٤
٧١٥
٧١٦
٧١٧
٧١٨
٧١٩
٧٢٠
٧٢١
٧٢٢
٧٢٣
٧٢٤
٧٢٥
٧٢٦
٧٢٧
٧٢٨
٧٢٩
٧٣٠
٧٣١
٧٣٢

YH

۲۲۱۲

وہی ہے جو اس کے لئے ہے

میں آنتا المقتدر و انت الموحّد کالہ اے انت مسلم بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابی ثناء شاہ ہر
 کوئی بندگی کے لئے اللہ بنیں ہوا سے تیرے تو میرا رب ہوں تیرا رب ہوں میں نے زیادتی کی ابی جان پر اور اپنے گناہ کا اقرار
 کیا سو میرے سب گناہوں کو بخش دے نہیں بخشا گناہوں کو سوائے تیرے اور ہدایت کر تجھ کو بہتر خیر میں ہدایت کرتا ہوں
 خود ان کو سوائے تیرے اور مٹا دے مجھے بری خوؤں کو نہیں مٹاتا بری خوؤں کو سوائے تیرے یا بار بار تیری حدیث میں حاضر
 ہوں اور نیکی بالکل تیرے ہاتھوں میں ہے اور بری تیری طرف نہیں میں تجھے قائم ہوں اور تیرے ہی طرف پھرتا ہوں والا ہوں
 تو بڑی برکت والا ہے اور سب سے اونچے مرتبہ مالکنا ہوں اور تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں اس کا کہ حضرت بعد رحلت
 وحی کے پڑھتے تھے یعنی اللہ سے توبہ الیک تک اور جب حضرت رکوع کرتے تھے تو اس دعا کو پڑھتے تھے اللہ سے عیبی
 تک یعنی اے میرے ہی واسطے میں نے رکوع کیا یعنی تجھ کا اور تیرا میں ایمان لایا اور تیرا ہی میں تالیا اور اب ہو گیا جھک پڑے تیرے
 لیے میرے کان اور آنکھ اور میرا گرد اور میری ہڈی اور میرا چھچھہ جب حضرت رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو اس دعا کو پڑھتا ہے
 میں شی بعد تک پڑھتے تھے یعنی اے میرے رب تیرے ہی واسطے حمد اور شکر ہو آسمانوں کے برابر اور زمین اور جو آسمان میں ہیں
 اندر ہو اس کے برابر اور اس کے بعد جو چیز تیری خواہش میں ہو اس کے برابر پھر جب حضرت سجدہ کرتے تھے تو اس دعا کو اللہ سے
 حسن الخلقین تک پڑھتے تھے یعنی اے ابی میں نے تیرا سجدہ کیا اور تیرا میں ایمان لایا اور تیرا میں تالیا اور اب ہو گیا سجدہ کیا میرے
 چہرے نے اس کو عید کیا اور اس کی صورت بنائی اور اس کے کان اور آنکھ میری خدا بڑی برکت والا ہے سب بنائے والوں
 سے بہتر پھر نماز میں اخیر دعا یہ ہوتی تھی کہ حضرت التحیات اور سلام پھیرنے کے درمیان اللہ سے الا انت تک فرماتے تھے
 یعنی اے نبی بخش دے میرے لیے جو میں نے آگے کیا اور جو پیچھے ڈالا اور جو میں نے چھپایا اور جو میں نے کھولا اور جو میں نے زیادتی
 کی اور اس کو بخش بسکو تو مجھے زیادہ تر دانا ہو لو آگے کرتا ہوں جسکو چاہے اور پیچھے ڈالتا ہوں جسکو چاہتا ہوں تیرے سوائے کوئی بندگی
 کے الا میں نہیں ہاں یہ جو فرمایا کہ بری تیری طرف نہیں یعنی بد کا سے تیری نزدیکی حاصل نہیں ہوتی یا یہ مطلب کہ ہر چیز کی اور
 بری کا خالق خدا ہی ہے لیکن بندگی کا وہ یہ ہے کہ بری کو ان کی طرف نسبت نہ کیا جاسکے جیسے دعائیں یا خالق الشیطان کلہ
 والخرقہ نہیں لائے اور حالانکہ ان سب کا خالق وہی ہے حقی مذہب میں یہ دعائیں نقل نماز میں کہ نہ فرض میں ہر ایک
 اللہ انت خلقت نفسی و انت تو فاعمالک مما ثمتھا و ثمتھا لک ان ایتھما فاحفظہما وان ایتھما فاعفہ لہما اللہ
 استغفرتک التائبۃ آتوبہ کجا ان یقول لک اذا اخذت معیجۃ سلم من عبدہ عبد بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
 کہ اے نبی تیرے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی اس کو مار گیا تیرے ہی واسطے اس کی زندگی اور موت ہو اگر تو نے اس کو زندہ رکھا تو اس کو
 اپنی امان میں رکھ اور اگر اس کو مارا تو اس کو بخش دے میرا اے میں تجھے عافیت اور صحت مانگتا ہوں یہ دعا حضرت نے ایک مرد
 کو بتلائی کہ جب لیٹا کر سوتو اس کو پڑھا کرے قی ابوہریرۃ اللہم انحر الولید بن الولید و سلمہ بن ہشام و عیاس
 بن ابی ریحۃ و المستضی عنہ بن بکد اللہم اشد دو طاعتک علی امیر اللہم اجعل لہا علیہم سنین کسیر و یوسف
 بخاری اور مسلم بن ابی ہریرۃ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے نبی نجات دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاس
 بن ہریرہ کو اور کس کے دینے ہوئے نے روز مسلمانوں کو اے نبی نجات دے ابی مہر کی قوم پر اور ان پر سات برس کا قحط ادا

الغنیۃ الشریعۃ صفحہ ۱۱۱۱

۲۲۱۳

خدا ہی

۲۲۱۴

[illegible]

تتمتع الإختيار بوجهه متساو في الإقرار

نہ جکے اور اس دعا سے جو نہ کسی جاوے یعنی قبول نہو اور اس جی سے جسکو اسوہ کی تہو یعنی لایکی ہولیل برقاوت نہ کرے
 و علم غیر نان یعنی علم علی عمل اور جسکی شرع میں اجازت نہو جسے عمر اور نجوم اور زل اور جہر اور جو آخرت میں کام نہ آوے
 بلکہ صر کرے جیسا کہ انانی حکمت کا علم اور علم نان وہ جو جو دنیا میں یا آخرت میں یا دونوں میں ناکرہ صرف دنیا کا ناکرہ
 علم طلب اور علم حساب میں اور صرف آخرت کا ناکرہ علم مفت اور علم سلوک اور علم اخلاق میں وینا آخرت و دونوں کا
 ناکرہ شریعت کے علوم میں اور جو علم کہ نفع کرے نہ ضرر جیسے حاجت سے زیادہ علم حساب اور علم لغت میں یا دہ خل پیدا
 کرنا **عَلَيْشَةَ اللَّهُمَّ إِنَّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ نَشْرِ فِتْنَتِهِ**
الْعَنِيِّ يَوْمَئِذٍ مِنْ سَبْرِ فِتْنَتِهِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ سَبْرِ فِتْنَتِهِ الْبُخْلِ وَاللَّيْلِ مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ
 حضرت نے فرمایا کہ اہی میں پناہ مانگتا ہوں دونوں کے فتنے اور دونوں کے عذاب سے اور قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے
 اور پناہ مانگتا ہوں مالدار سی کے فتنے کی بُرائی سے اور محتاجی کے فتنے کی بُرائی سے اور پیری پناہ مانگتا ہوں سچ و جال کے
 فتنے کی بُرائی سے مالدار سی کا فتنہ غفلت اور غرور اور بخل اور محتاجی کا فتنہ مالداروں پر حسد کرنا اور نیکال میں طرح
 کرنا اور اپنے مقصود پر نہ راضی ہونا اور مال کی طلب میں حرام کاموں کو اختیار کرنا **أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنِّي فَتَنْتُ نَفْسِي**
عَلَى أَكْبَرِ أَعْلَى كَيْدٍ لَا يَعْلَمُ اللَّهُ تَوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَإِنَّ عَزْزِي مَصْفَرٌّ مِنْ عِنْدِكَ وَأَرْحَمِي لَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ
 بخاری اور مسلم میں ابو بکر صدیق سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا اہی میں نے اپنی جان پر قسم کیا بہت راستم اور
 گناہوں کو بہین بخشا ہوا ہے تیرے سونخش سے مجھ کو اپنی پاس کی مغفرت سے اور مجھ پر رحم کرالبتہ تو ہی بڑا بخشنے والا اور
 نہایت مہربان ہر وقت صدیق اکبر سے روایت ہو کہ میں نے کہا کہ یا حضرت مجھ کو کوئی دعا بتلائیے جسکو میں اپنی نماز میں
 پڑھا کروں تب حضرت نے مجھ کو یہ دعا بتلائی اتمیات اور درود کے بعد **اَسْکُوْ طَرَحْنَا جَابِيَةً رَّا لِبْرَاؤُنَ عَاذِبَ اللّٰهُ**
إِنِّي أَوَّلُ مَنْ أَحْبَبَ أَمْرَكَ إِذَا مَا تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رُحِمْتُ وَإِنِّي آخِرُ مَنْ أَحْبَبَ أَمْرَكَ إِذَا مَا تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رُحِمْتُ
 روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اہی میں پہلا شخص ہوں جسے تیرے حکم کو جلا یا جبکہ دے ہو جسکو مار چکے تھے یعنی جس وقت
 میں کہیں تو نے سنگساری کا حکم موقوف کر دیا تھا سوا دل بھی سے اسکی رواج ہوئی یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جبکہ حضرت
 کے سامنے کوڑوں سے مارا ہوا سیاہ یہودی نکلا پھر حضرت نے اسکو حکم کیا تو سنگسار ہوا حضرت کے سامنے کالا
 منہ یہودی جسپر کوڑوں کی مار پڑی تھی نکلا حضرت نے یہودیوں سے بوجھا کہ بخاری کتاب میں حرام کاری کی یہی حد اور
 یہی سزا یہودیوں نے کہا ہاں یہی حکم ہو تب حضرت نے انکے ایک خال کو بلایا جسکا میں مصور یا نام تھا اولس سے فرمایا کہ
 میں مجھ کو اس خدا کی قسم دلاتا ہوں جسے موسیٰ پر توبہ دیتا تیری کیا تمہاری کتاب میں انی کی یہی سزا ہو کہ کوڑے مارے او
 کالائہ کر دیجئے اسنے کہ انہیں یہ سننیں اگر تو مجھ کو ایسی بڑی قسم نہ دلاتا تو میں ہرگز حقیقت حال نہ بتلاتا حرام کاری کی سزا
 تو میں سنگساری پر لیکن جب زمانہ ہمارے اشراٹ لوگوں میں کثرت ہوئی تو اول ہمارا یہ حوالہ تھا کہ ہم رئیس اور شریف
 ہو اگر حرام کاری میں پکڑے تو چھوڑ دیتے اور اگر غریب اور کینے کو پکڑے تو اسکو سنگسار کرتے پھر ہم نے آپس میں صلاح کی کہ
 لاؤ ایک چیز مقرر کریں کہ شریف اور کینے پر برابر کیا کریں تو میں صلاح ٹھہری کہ سنگساری کے عوض کوڑوں کی مار اور منہ کالا

۲۲۳۰

۲۲۳۱
 ۲۲۳۲
 ۲۲۳۳
 ۲۲۳۴
 ۲۲۳۵
 ۲۲۳۶
 ۲۲۳۷
 ۲۲۳۸
 ۲۲۳۹
 ۲۲۴۰
 ۲۲۴۱
 ۲۲۴۲
 ۲۲۴۳
 ۲۲۴۴
 ۲۲۴۵
 ۲۲۴۶
 ۲۲۴۷
 ۲۲۴۸
 ۲۲۴۹
 ۲۲۵۰
 ۲۲۵۱
 ۲۲۵۲
 ۲۲۵۳
 ۲۲۵۴
 ۲۲۵۵
 ۲۲۵۶
 ۲۲۵۷
 ۲۲۵۸
 ۲۲۵۹
 ۲۲۶۰
 ۲۲۶۱
 ۲۲۶۲
 ۲۲۶۳
 ۲۲۶۴
 ۲۲۶۵
 ۲۲۶۶
 ۲۲۶۷
 ۲۲۶۸
 ۲۲۶۹
 ۲۲۷۰
 ۲۲۷۱
 ۲۲۷۲
 ۲۲۷۳
 ۲۲۷۴
 ۲۲۷۵
 ۲۲۷۶
 ۲۲۷۷
 ۲۲۷۸
 ۲۲۷۹
 ۲۲۸۰
 ۲۲۸۱
 ۲۲۸۲
 ۲۲۸۳
 ۲۲۸۴
 ۲۲۸۵
 ۲۲۸۶
 ۲۲۸۷
 ۲۲۸۸
 ۲۲۸۹
 ۲۲۹۰
 ۲۲۹۱
 ۲۲۹۲
 ۲۲۹۳
 ۲۲۹۴
 ۲۲۹۵
 ۲۲۹۶
 ۲۲۹۷
 ۲۲۹۸
 ۲۲۹۹
 ۲۳۰۰
 ۲۳۰۱
 ۲۳۰۲
 ۲۳۰۳
 ۲۳۰۴
 ۲۳۰۵
 ۲۳۰۶
 ۲۳۰۷
 ۲۳۰۸
 ۲۳۰۹
 ۲۳۱۰
 ۲۳۱۱
 ۲۳۱۲
 ۲۳۱۳
 ۲۳۱۴
 ۲۳۱۵
 ۲۳۱۶
 ۲۳۱۷
 ۲۳۱۸
 ۲۳۱۹
 ۲۳۲۰
 ۲۳۲۱
 ۲۳۲۲
 ۲۳۲۳
 ۲۳۲۴
 ۲۳۲۵
 ۲۳۲۶
 ۲۳۲۷
 ۲۳۲۸
 ۲۳۲۹
 ۲۳۳۰
 ۲۳۳۱
 ۲۳۳۲
 ۲۳۳۳
 ۲۳۳۴
 ۲۳۳۵
 ۲۳۳۶
 ۲۳۳۷
 ۲۳۳۸
 ۲۳۳۹
 ۲۳۴۰
 ۲۳۴۱
 ۲۳۴۲
 ۲۳۴۳
 ۲۳۴۴
 ۲۳۴۵
 ۲۳۴۶
 ۲۳۴۷
 ۲۳۴۸
 ۲۳۴۹
 ۲۳۵۰
 ۲۳۵۱
 ۲۳۵۲
 ۲۳۵۳
 ۲۳۵۴
 ۲۳۵۵
 ۲۳۵۶
 ۲۳۵۷
 ۲۳۵۸
 ۲۳۵۹
 ۲۳۶۰
 ۲۳۶۱
 ۲۳۶۲
 ۲۳۶۳
 ۲۳۶۴
 ۲۳۶۵
 ۲۳۶۶
 ۲۳۶۷
 ۲۳۶۸
 ۲۳۶۹
 ۲۳۷۰
 ۲۳۷۱
 ۲۳۷۲
 ۲۳۷۳
 ۲۳۷۴
 ۲۳۷۵
 ۲۳۷۶
 ۲۳۷۷
 ۲۳۷۸
 ۲۳۷۹
 ۲۳۸۰
 ۲۳۸۱
 ۲۳۸۲
 ۲۳۸۳
 ۲۳۸۴
 ۲۳۸۵
 ۲۳۸۶
 ۲۳۸۷
 ۲۳۸۸
 ۲۳۸۹
 ۲۳۹۰
 ۲۳۹۱
 ۲۳۹۲
 ۲۳۹۳
 ۲۳۹۴
 ۲۳۹۵
 ۲۳۹۶
 ۲۳۹۷
 ۲۳۹۸
 ۲۳۹۹
 ۲۴۰۰
 ۲۴۰۱
 ۲۴۰۲
 ۲۴۰۳
 ۲۴۰۴
 ۲۴۰۵
 ۲۴۰۶
 ۲۴۰۷
 ۲۴۰۸
 ۲۴۰۹
 ۲۴۱۰
 ۲۴۱۱
 ۲۴۱۲
 ۲۴۱۳
 ۲۴۱۴
 ۲۴۱۵
 ۲۴۱۶
 ۲۴۱۷
 ۲۴۱۸
 ۲۴۱۹
 ۲۴۲۰
 ۲۴۲۱
 ۲۴۲۲
 ۲۴۲۳
 ۲۴۲۴
 ۲۴۲۵
 ۲۴۲۶
 ۲۴۲۷
 ۲۴۲۸
 ۲۴۲۹
 ۲۴۳۰
 ۲۴۳۱
 ۲۴۳۲
 ۲۴۳۳
 ۲۴۳۴
 ۲۴۳۵
 ۲۴۳۶
 ۲۴۳۷
 ۲۴۳۸
 ۲۴۳۹
 ۲۴۴۰
 ۲۴۴۱
 ۲۴۴۲
 ۲۴۴۳
 ۲۴۴۴
 ۲۴۴۵
 ۲۴۴۶
 ۲۴۴۷
 ۲۴۴۸
 ۲۴۴۹
 ۲۴۵۰
 ۲۴۵۱
 ۲۴۵۲
 ۲۴۵۳
 ۲۴۵۴
 ۲۴۵۵
 ۲۴۵۶
 ۲۴۵۷
 ۲۴۵۸
 ۲۴۵۹
 ۲۴۶۰
 ۲۴۶۱
 ۲۴۶۲
 ۲۴۶۳
 ۲۴۶۴
 ۲۴۶۵
 ۲۴۶۶
 ۲۴۶۷
 ۲۴۶۸
 ۲۴۶۹
 ۲۴۷۰
 ۲۴۷۱
 ۲۴۷۲
 ۲۴۷۳
 ۲۴۷۴
 ۲۴۷۵
 ۲۴۷۶
 ۲۴۷۷
 ۲۴۷۸
 ۲۴۷۹
 ۲۴۸۰
 ۲۴۸۱
 ۲۴۸۲
 ۲۴۸۳
 ۲۴۸۴
 ۲۴۸۵
 ۲۴۸۶
 ۲۴۸۷
 ۲۴۸۸
 ۲۴۸۹
 ۲۴۹۰
 ۲۴۹۱
 ۲۴۹۲
 ۲۴۹۳
 ۲۴۹۴
 ۲۴۹۵
 ۲۴۹۶
 ۲۴۹۷
 ۲۴۹۸
 ۲۴۹۹
 ۲۵۰۰
 ۲۵۰۱
 ۲۵۰۲
 ۲۵۰۳
 ۲۵۰۴
 ۲۵۰۵
 ۲۵۰۶
 ۲۵۰۷
 ۲۵۰۸
 ۲۵۰۹
 ۲۵۱۰
 ۲۵۱۱
 ۲۵۱۲
 ۲۵۱۳
 ۲۵۱۴
 ۲۵۱۵
 ۲۵۱۶
 ۲۵۱۷
 ۲۵۱۸
 ۲۵۱۹
 ۲۵۲۰
 ۲۵۲۱
 ۲۵۲۲
 ۲۵۲۳
 ۲۵۲۴
 ۲۵۲۵
 ۲۵۲۶
 ۲۵۲۷
 ۲۵۲۸
 ۲۵۲۹
 ۲۵۳۰
 ۲۵۳۱
 ۲۵۳۲
 ۲۵۳۳
 ۲۵۳۴
 ۲۵۳۵
 ۲۵۳۶
 ۲۵۳۷
 ۲۵۳۸
 ۲۵۳۹
 ۲۵۴۰
 ۲۵۴۱
 ۲۵۴۲
 ۲۵۴۳
 ۲۵۴۴
 ۲۵۴۵
 ۲۵۴۶
 ۲۵۴۷
 ۲۵۴۸
 ۲۵۴۹
 ۲۵۵۰
 ۲۵۵۱
 ۲۵۵۲
 ۲۵۵۳
 ۲۵۵۴
 ۲۵۵۵
 ۲۵۵۶
 ۲۵۵۷
 ۲۵۵۸
 ۲۵۵۹
 ۲۵۶۰
 ۲۵۶۱
 ۲۵۶۲
 ۲۵۶۳
 ۲۵۶۴
 ۲۵۶۵
 ۲۵۶۶
 ۲۵۶۷
 ۲۵۶۸
 ۲۵۶۹
 ۲۵۷۰
 ۲۵۷۱
 ۲۵۷۲
 ۲۵۷۳
 ۲۵۷۴
 ۲۵۷۵
 ۲۵۷۶
 ۲۵۷۷
 ۲۵۷۸
 ۲۵۷۹
 ۲۵۸۰
 ۲۵۸۱
 ۲۵۸۲
 ۲۵۸۳
 ۲۵۸۴
 ۲۵۸۵
 ۲۵۸۶
 ۲۵۸۷
 ۲۵۸۸
 ۲۵۸۹
 ۲۵۹۰
 ۲۵۹۱
 ۲۵۹۲
 ۲۵۹۳
 ۲۵۹۴
 ۲۵۹۵
 ۲۵۹۶
 ۲۵۹۷
 ۲۵۹۸
 ۲۵۹۹
 ۲۶۰۰
 ۲۶۰۱
 ۲۶۰۲
 ۲۶۰۳
 ۲۶۰۴
 ۲۶۰۵
 ۲۶۰۶
 ۲۶۰۷
 ۲۶۰۸
 ۲۶۰۹
 ۲۶۱۰
 ۲۶۱۱
 ۲۶۱۲
 ۲۶۱۳
 ۲۶۱۴
 ۲۶۱۵
 ۲۶۱۶
 ۲۶۱۷
 ۲۶۱۸
 ۲۶۱۹
 ۲۶۲۰
 ۲۶۲۱
 ۲۶۲۲
 ۲۶۲۳
 ۲۶۲۴
 ۲۶۲۵
 ۲۶۲۶
 ۲۶۲۷
 ۲۶۲۸
 ۲۶۲۹
 ۲۶۳۰
 ۲۶۳۱
 ۲۶۳۲
 ۲۶۳۳
 ۲۶۳۴
 ۲۶۳۵
 ۲۶۳۶
 ۲۶۳۷
 ۲۶۳۸
 ۲۶۳۹
 ۲۶۴۰
 ۲۶۴۱
 ۲۶۴۲
 ۲۶۴۳
 ۲۶۴۴
 ۲۶۴۵
 ۲۶۴۶
 ۲۶۴۷
 ۲۶۴۸
 ۲۶۴۹
 ۲۶۵۰
 ۲۶۵۱
 ۲۶۵۲
 ۲۶۵۳
 ۲۶۵۴
 ۲۶۵۵
 ۲۶۵۶
 ۲۶۵۷
 ۲۶۵۸
 ۲۶۵۹
 ۲۶۶۰
 ۲۶۶۱
 ۲۶۶۲
 ۲۶۶۳
 ۲۶۶۴
 ۲۶۶۵
 ۲۶۶۶
 ۲۶۶۷
 ۲۶۶۸
 ۲۶۶۹
 ۲۶۷۰
 ۲۶۷۱
 ۲۶۷۲
 ۲۶۷۳
 ۲۶۷۴
 ۲۶۷۵
 ۲۶۷۶
 ۲۶۷۷
 ۲۶۷۸
 ۲۶۷۹
 ۲۶۸۰
 ۲۶۸۱
 ۲۶۸۲
 ۲۶۸۳
 ۲۶۸۴
 ۲۶۸۵
 ۲۶۸۶
 ۲۶۸۷
 ۲۶۸۸
 ۲۶۸۹
 ۲۶۹۰
 ۲۶۹۱
 ۲۶۹۲
 ۲۶۹۳
 ۲۶۹۴
 ۲۶۹۵
 ۲۶۹۶
 ۲۶۹۷
 ۲۶۹۸
 ۲۶۹۹
 ۲۷۰۰
 ۲۷۰۱
 ۲۷۰۲
 ۲۷۰۳
 ۲۷۰۴
 ۲۷۰۵
 ۲۷۰۶
 ۲۷۰۷
 ۲۷۰۸
 ۲۷۰۹
 ۲۷۱۰
 ۲۷۱۱
 ۲۷۱۲
 ۲۷۱۳
 ۲۷۱۴
 ۲۷۱۵
 ۲۷۱۶
 ۲۷۱۷
 ۲۷۱۸
 ۲۷۱۹
 ۲۷۲۰
 ۲۷۲۱
 ۲۷۲۲
 ۲۷۲۳
 ۲۷۲۴
 ۲۷۲۵
 ۲۷۲۶
 ۲۷۲۷
 ۲۷۲۸
 ۲۷۲۹
 ۲۷۳۰
 ۲۷۳۱
 ۲۷۳۲
 ۲۷۳۳
 ۲۷۳۴
 ۲۷۳۵
 ۲۷۳۶
 ۲۷۳۷
 ۲۷۳۸
 ۲۷۳۹
 ۲۷۴۰
 ۲۷۴۱
 ۲۷۴۲
 ۲۷۴۳
 ۲۷۴۴
 ۲۷۴۵
 ۲۷۴۶
 ۲۷۴۷
 ۲۷۴۸
 ۲۷۴۹
 ۲۷۵۰
 ۲۷۵۱
 ۲۷۵۲
 ۲۷۵۳
 ۲۷۵۴
 ۲۷۵۵
 ۲۷۵۶
 ۲۷۵۷
 ۲۷۵۸
 ۲۷۵۹
 ۲۷۶۰
 ۲۷۶۱
 ۲۷۶۲
 ۲۷۶۳
 ۲۷۶۴
 ۲۷۶۵
 ۲۷۶۶
 ۲۷۶۷
 ۲۷۶۸
 ۲۷۶۹
 ۲۷۷۰
 ۲۷۷۱
 ۲۷۷۲
 ۲۷۷۳
 ۲۷۷۴
 ۲۷۷۵
 ۲۷۷۶
 ۲۷۷۷
 ۲۷۷۸
 ۲۷۷۹
 ۲۷۸۰
 ۲۷۸۱
 ۲۷۸۲
 ۲۷۸۳
 ۲۷۸۴
 ۲۷۸۵
 ۲۷۸۶
 ۲۷۸۷
 ۲۷۸۸
 ۲۷۸۹
 ۲۷۹۰
 ۲۷۹۱
 ۲۷۹۲
 ۲۷۹۳
 ۲۷۹۴
 ۲۷۹۵
 ۲۷۹۶
 ۲۷۹۷
 ۲۷۹۸
 ۲۷۹۹
 ۲۸۰۰
 ۲۸۰۱
 ۲۸۰۲
 ۲۸۰۳
 ۲۸۰۴
 ۲۸۰۵
 ۲۸۰۶
 ۲۸۰۷
 ۲۸۰۸
 ۲۸۰۹
 ۲۸۱۰
 ۲۸۱۱
 ۲۸۱۲
 ۲۸۱۳
 ۲۸۱۴
 ۲۸۱۵
 ۲۸۱۶
 ۲۸۱۷
 ۲۸۱۸
 ۲۸۱۹
 ۲۸۲۰
 ۲۸۲۱
 ۲۸۲۲
 ۲۸۲۳
 ۲۸۲۴
 ۲۸۲۵
 ۲۸۲۶
 ۲۸۲۷
 ۲۸۲۸
 ۲۸۲۹
 ۲۸۳۰
 ۲۸۳۱
 ۲۸۳۲
 ۲۸۳۳
 ۲۸۳۴
 ۲۸۳۵
 ۲۸۳۶
 ۲۸۳۷
 ۲۸۳۸
 ۲۸۳۹
 ۲۸۴۰
 ۲۸۴۱
 ۲۸۴۲
 ۲۸۴۳
 ۲۸۴۴
 ۲۸۴۵
 ۲۸۴۶
 ۲۸۴۷
 ۲۸۴۸
 ۲۸۴۹
 ۲۸۵۰
 ۲۸۵۱
 ۲۸۵۲
 ۲۸۵۳
 ۲۸۵۴
 ۲۸۵۵
 ۲۸۵۶
 ۲۸۵۷
 ۲۸۵۸
 ۲۸۵۹
 ۲۸۶۰
 ۲۸۶۱
 ۲۸۶۲
 ۲۸۶۳
 ۲۸۶۴
 ۲۸۶۵
 ۲۸۶۶
 ۲۸۶۷
 ۲۸۶۸
 ۲۸۶۹
 ۲۸۷۰
 ۲۸۷۱
 ۲۸۷۲
 ۲۸۷۳
 ۲۸۷۴
 ۲۸۷۵
 ۲۸۷۶
 ۲۸۷۷
 ۲۸۷۸
 ۲۸۷۹
 ۲۸۸۰
 ۲۸۸۱
 ۲۸۸۲
 ۲۸۸۳
 ۲۸۸۴
 ۲۸۸۵
 ۲۸۸۶
 ۲۸۸۷
 ۲۸۸۸
 ۲۸۸۹
 ۲۸۹۰
 ۲۸۹۱
 ۲۸۹۲
 ۲۸۹۳
 ۲۸۹۴
 ۲۸۹۵
 ۲۸۹۶
 ۲۸۹۷
 ۲۸۹۸
 ۲۸۹۹
 ۲۹۰۰
 ۲۹۰۱
 ۲۹۰۲
 ۲۹۰۳
 ۲۹۰۴
 ۲۹۰۵
 ۲۹۰۶
 ۲۹۰۷
 ۲۹۰۸
 ۲۹۰۹
 ۲۹۱۰
 ۲۹۱۱
 ۲۹۱۲
 ۲۹۱۳
 ۲۹۱۴
 ۲۹۱۵
 ۲۹۱۶
 ۲۹۱۷
 ۲۹۱۸
 ۲۹۱۹
 ۲۹۲۰
 ۲۹۲۱
 ۲۹۲۲
 ۲۹۲۳
 ۲۹۲۴
 ۲۹۲۵
 ۲۹۲۶
 ۲۹۲۷
 ۲۹۲۸
 ۲۹۲۹
 ۲۹۳۰
 ۲۹۳۱
 ۲۹۳۲
 ۲۹۳۳
 ۲۹۳۴
 ۲۹۳۵
 ۲۹۳۶
 ۲۹۳۷
 ۲۹۳۸
 ۲۹۳۹
 ۲۹۴۰
 ۲۹۴۱
 ۲۹۴۲
 ۲۹۴۳
 ۲۹۴۴
 ۲۹۴۵
 ۲۹۴۶
 ۲۹۴۷
 ۲۹۴۸
 ۲۹۴۹
 ۲۹۵۰
 ۲۹۵۱
 ۲۹۵۲
 ۲۹۵۳
 ۲۹۵۴
 ۲۹۵۵
 ۲۹۵۶
 ۲۹۵۷
 ۲۹۵۸
 ۲۹۵۹
 ۲۹۶۰
 ۲۹۶۱
 ۲۹۶۲
 ۲۹۶۳
 ۲۹۶۴
 ۲۹۶۵
 ۲۹۶۶
 ۲۹۶۷
 ۲۹۶۸
 ۲۹۶۹
 ۲۹۷۰
 ۲۹۷۱
 ۲۹۷۲
 ۲۹۷۳
 ۲۹۷۴
 ۲۹۷۵
 ۲۹۷۶
 ۲۹۷۷
 ۲۹۷۸
 ۲۹۷۹
 ۲۹۸۰
 ۲۹۸۱
 ۲۹۸۲
 ۲۹۸۳
 ۲۹۸۴
 ۲۹۸۵
 ۲۹۸۶
 ۲۹۸۷
 ۲۹۸۸
 ۲۹۸۹
 ۲۹۹۰
 ۲۹۹۱
 ۲۹۹۲
 ۲۹۹۳
 ۲۹۹۴
 ۲۹۹۵
 ۲۹۹۶
 ۲۹۹۷
 ۲۹۹۸
 ۲۹۹۹
 ۳۰۰۰
 ۳۰۰۱
 ۳۰۰۲
 ۳۰۰۳
 ۳۰۰۴
 ۳۰۰۵
 ۳۰۰۶
 ۳۰۰۷
 ۳۰۰۸
 ۳۰۰۹
 ۳۰۱۰
 ۳۰۱۱
 ۳۰۱۲
 ۳۰۱۳
 ۳۰۱۴
 ۳۰۱۵
 ۳۰۱۶
 ۳۰۱۷
 ۳۰۱۸
 ۳۰۱۹
 ۳۰۲۰
 ۳۰۲۱
 ۳۰۲۲
 ۳۰۲۳
 ۳۰۲۴
 ۳۰۲۵
 ۳۰۲۶
 ۳۰۲۷
 ۳۰۲۸
 ۳۰۲۹
 ۳۰۳۰
 ۳۰۳۱
 ۳۰۳۲
 ۳۰۳۳
 ۳۰۳۴
 ۳۰۳۵
 ۳۰۳۶
 ۳۰۳۷
 ۳۰۳۸
 ۳۰۳۹
 ۳۰۴۰
 ۳۰۴۱
 ۳۰۴۲
 ۳۰۴۳
 ۳۰۴۴
 ۳۰۴۵
 ۳۰۴۶
 ۳۰۴۷
 ۳۰۴۸
 ۳۰۴۹
 ۳۰۵۰
 ۳۰۵۱
 ۳۰۵۲
 ۳۰۵۳
 ۳۰۵۴
 ۳۰۵۵
 ۳۰۵۶
 ۳۰۵۷

کر دینا ہوا کہ اسے پھر یہودیوں نے حضرت سے تحقیق چاہی یعنی سنگساری نہ ہو حضرت نے انکی بات پر کچھ وضاحتیں نہ کیں اور یہ کہو
 سنگسار کر دیا پھر یہ حدیث فرمائی اور دوسری روایت یوں ہو کہ جب یہودیوں نے سنگساری کے حکم کی انکار کی تو عبداللہ
 بن سلام نے حضرت سے کہا کہ تو ریت میں سنگساری کا حکم ہو پھر تو ریت سنگساری تو یہودیوں نے سنگسار کی تو بت راتھ کر کیا

۲۲۲۲

عبداللہ بن سلام نے انکا اٹھا کر اس آیت کو پڑھ دیا جو حضرت نے اسکو نگسار کر دیا تھا اور فرمایا کہ تم لوگو! اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم بے شمار ہے۔

مسلمین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اتنی ہدایت کہ ابوہریرہؓ کی مان کو اتنی اپنے اس بندے کو اور اسی مان کو پیارا کروے اپنے ایمان دار بندوں کے نزدیک اور ایمان داروں کو ان دونوں کے نزدیک سارا کہ جسے وقت اپنے اپنے

یہ کہ جو کہ میری امان مشرک تھی میں اُس سے کہہ کر انا تھا کہ تو مسلمان ہو جا سوتا ہے لیکن اب حضرت کے حق میں ایسی باتوں کی کہ جی کو نہایت جُرمی معلوم ہوئی سو میں حضرت کی خدمت میں روٹا آ رہا ہوں۔ یہ کہ اگر حضرت میرے والدین کو نہ سزا دیں

یہ بجز اسکو ہدایت کرے تب حضرت نے یہ دعا کی تو میں حضرت کی اس دعا سے خوشی ہو کر نکلا حبیب میں اپنے گھر کے دروازے پر بیٹھا اور میری ماں نے میرے چہرے کی حدیسی نوک اور ہونٹوں کے کناروں اور ہونٹوں کے نیچے کے گوشوں پر دست مبارک رکھا اور دعا کی کہ اے اللہ! میری بیٹی کو جو کچھ چاہے وہ اس کو عطا فرما۔

پھر یہ سن کے دروازہ کھولا اور یوں کہا کہ اے ابوہریرہ! اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو میں

ریشہ معجزہ ہو کہ فوراً حضرت کی دعا قبول ہو گئی ﴿يَا اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَلّٰهُمَّ اهْدِ دُورَنَا وَتَهْدِنَا رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ بخاری اور مسلم میں

ابوہریرہؓ اسی قوم سے تھے حضرت نے ابوہریرہؓ کی خاطر سے یہ دعا کی خدا نے قبول کی چنانچہ وہ قوم مسلمان ہو کر

[illegible]

دعا کے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور راستی سے تیر کی راستی دھیان کیا کہ کبھی جیسے کہ میں جانا منظور ہوتا ہوں تو سیدھے

موت چلتے ہیں وہ اپنے بائیں جھینکے اسی طرح خدا سے راہت مانگتے سزا بہت کا دھیان چاہیے کہ منزل مقصد کو
سے شروع پر چلا جاوے خدا اللہ اور بہت کی طرف میل نہ کرے اور راستی مانگنے وقت میر کی راستی کو دھیان کرے

یہ تیر سید جانشان نے یہودی بچہ نامی دے دئے۔ بامین بنین جھکنا اسی طرح اپنے علم اور عمل میں راستی کا خیال چاہیے۔

تحفة الدنيا ترجمه سارق الانوار

147

५५५५

نور اور گھٹلی جس کے وقت اوپر اور نیچے سے بھٹ جاتی ہو اوپر کی طرف سے درخت بلند ہوتا ہو اور نیچے سے بڑے کو گستی ہو جیہ فرمایا اول اور آخر خدا ہو یعنی نہ الٰہی ابتدا ہو نہ انتہا اور مخلوقات کی ابتدا بھی ہو اور انتہا بھی اول عدم تھا اور آخر فنا ہو خدا ہر جہی قدرت کی نشانیوں سے کہ تمام عالم اس کا قائل ہو عالم مریدا جاہل اور باطن جو انی ذات کی

۲۲۵۴

حقیقت ہے کہ تمام جہان انہیں پریشان ہو جیسے نادان انہیں حیران ہو اس سے زیادہ تر دانا سرگردان ہو عیاشیہ
 اللہ عز و جل جبریل و میکائیل و اسرافیل فاطمہ السّمُوتِ وَالْأَرْضِ عَلَیْهِ الْغَیْبُ وَالشَّهَادَةُ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ
 عِبَادِكَ فَمَا كَانُوا یُحْجِظُونَ لِحُدُودِنَا اخْتَلَفَ فِیْهِ مِنَ السَّوْءِ بِإِذْنِكَ تُهْدِیْ مَنْ نَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ
 مُسْتَقِیْمٍ مسلمین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ انہی ایجو جبریل اور میکائیل اور ہر فرشتے کے رہا ہو
 آسمانوں اور زمین کے بنائے والے ای چھپے اور کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں میں جھگڑا فیصل کرے گا جین سے
 بیوٹ جھٹک ڈال سہ ہیں اپنے حکم سے مجکو حق دین کی ہدایت کر حسین اخلاف پڑا ہو مقرر تو ہی ہدایت کرتا ہو جسکو

PPNS

يَا أَيُّهَا الْعَبَّاسُ إِنَّ ابْنَ طَرَفٍ فِي الزَّمَانِ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيُّمُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ ذَلِكَ الْحَمْدُ
 قَسَمْتُ نُورَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ
 الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلَعْنَةُ الْكَافِرِ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ
 مُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أُنَبِّتُ وَ
 تَخَاصُمْتُ وَإِلَيْكَ خَاسَمْتُ فَاعْفُ عَنِّي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا رَوَيْ بَعْدَ
 بَيْتِكَ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَدُلُّكَ إِلَهُ غَيْرِكَ كَانَ يَقُولُهُ

جنت

اقامہ اللیلۃ التَّجَوُّدِ بخارسی اور مسلمین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اُمّی ای ہمارے
بھی کو حجر ہو تو ہی آسمانوں اور زمین کا تھا بننے والا ہی اور جو اُنکے درمیان ہو اور کبھی کو شکر ہو تو ہی آسمانوں اور زمین اور
درمیان والوں کی رونق ہو اور تیسوہی واسطے شکر ہو تو ہی آسمانوں اور زمین اور اُنکے درمیان والوں کا پادشاہ ہو
تیری ہی واسطے شکر ہو تو یہ سچ ہو اور تیرا وعدہ سچ ہو اور تیرا المناجیح ہو اور تیرا قول حق ہو اور تیرا حق ہمارا رونق حق
پر بہترین ہیں اور محمد حق ہو یعنی یہ سب چیزیں پہنچیں ہمیں کچھ شک نہیں اُمّی میں تیرا بعد از ہوا
تیرا زمین ایمان لایا اور تجھ پر میں نے بھروسہ کیا اور تیری طرف میں نے رجوع کیا اور تیری مدد سے میں جھک کر رہا ہوں اور
میری طرف میں جھک کر ارجوع کرتا ہوں کہ تو فیصل کیسے سوچتے ہو جھکو جو کہ میں نے اُسے کیا اور پیچھے ڈالا اور حکوین نے چھپایا
ظاہر کیا اور بعد اُسکے روایت ہو کہ یہ فرماتے تھے اور اُس گناہ کو بخش جسکو تو مجھے زیادہ تر واقف ہو تو ہی اُسے کہتا ہو جسکو
کہتا ہو اور تو ہی پیچھے ڈالتا ہو جسکو چاہتا ہو کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے تیرے راوی کو شک ہو کہ حضرت نے لاکھ

۲۷۱

[illegible]

فلانے نے کی اور حضرت اسی طرح نجد سے میں رہے فلانہ زہرائے جب یہ سنا تو گھبرائی ہوئی اگر حضرت کی پیروی سے
 انکو اتار اب اس نے انکو یہ بدو عادی اول محل قریش کو ذکر کیا پھر بڑے سوزیوں کا غفلت نہ لیا چنانچہ وہ
 لوگ جنگ بدر میں اسے لے گئے اور کوشن میں ڈالے گئے لیکن امیہ بن خلف حضرت کے ہاتھ سے زخمی ہو کرے میں جا کر گیا
 اور یہ جو مصنف نے کہا کہ ساتواں شخص عمارہ بن ولید ہو یہ بات خوب بین نبی اس واسطے کہ کہتے ہیں عمارہ کی موت جبر کے
 ایک میں ہوئی و اسرار علم ق ابن عباس اللہم فقهہ فی الدین نزلہ ابو مسعود و علیہ السلام دعا یہ
 کہ لکھا وصح لک و وضو لک بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اے انکو دین میں
 فہم اور جوہر سے ابو مسعود محدث نے اتنی روایت اور زیادہ کی کہ اور انکو قرآن اور حدیث کا پیر پھر سکھاوے یہ دعا حضرت
 نے عبد اللہ بن عباس سے واسطے کی جب کہ انھوں نے حضرت کے واسطے وضو کر نیک پانی رکھ دیا تو اسی حال کی برکت سے
 عبد اللہ بن عباس بڑے عالم ہوئے چنانچہ قرآن کی تفسیر کی اکثر انھیں سے روایت ہو ابو مسعود محدث کا نام پر جسے
 مست برک کتاب حج کی ق انس اللہم لا یحیی ش الا عیش الا عیش الا عیش فاعیو لا نصار والمناجیہ بخاری اور مسلم میں
 انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اے نبی زنگی نہیں مگر آخرت کی زندگی سوچنے سے انصار اور مہاجرین کو ف
 جنگ خندق میں مہاجرین اور انصار بدستہ لے کر خندق کھودتے تھے اور یہ کہتے تھے نحن الذین بایعوا محمدًا
 علی الجہاد ما بقینا اقل یعنی ہم نے محمد سے بیعت کی جہاد پر ہمیشہ جب تک ہم زندہ رہیں گے تب حضرت نے انکو جواب
 میں یہ دعا فرمائی اپنی دنیا کی زندگی کچھ حقیقت نہیں زندگی ہر آخرت کی تو اسی انکی غفلت کر تو انکی زندگی کا لطف اٹھا دین
 م عبد اللہ بن عمر و اللہم فقهہ فی الدین نزلہ ابو مسعود و علیہ السلام دعا یہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو کہ
 حضرت نے فرمایا کہ اے انکو دین کے پھیرنے والے پھر بڑے ہمارے دونوں کو اپنی طاعت پر ق عبد اللہ بن ابی اوفی
 اللہم فقهہ فی الدین نزلہ ابو مسعود و علیہ السلام دعا یہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو کہ
 بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اے نبی انکو اتارنے والے کتاب کے اور عبد سب
 کو لے دے بھاگ دے کفار کے گروہوں کو اے نبی انکو شکست دے اور انکو ڈک دے یہ دعا حضرت نے کفار کے گروہوں پر
 کی ف جنگ خندق اور جنگ احزاب میں کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا حضرت کی دعا سے نہایت سروسہیلی کفار کے بھاگ
 گئے علیہ السلام اللہم فقهہ فی الدین نزلہ ابو مسعود و علیہ السلام دعا یہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو کہ
 وہ مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اے نبی جو حکم ہو میری است پر کسی کام کا پھر پھر بخاری و ابی داؤد و ترمذی و
 میری است پر کسی کام سے پھر کرنے زنی کہے تو اے نبی تو بھی اس پر زنی کر ف مسالون کے حکام کو لازم ہو کہ فلاں مکہ نہ گئے پھر حضرت کی اس
 پر دعا سے بڑے بلکہ آسانی اور زبری کرے تو خدا اس سے زنی کرے جابر اللہم فقهہ فی الدین نزلہ ابو مسعود و علیہ السلام دعا یہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو کہ
 مع الطویل من عمر و والد و بیاتی انی المکرمیتہ فاجتو لہا فاحذ من شایعہ قطع لہا راجعہ فصارت مسلم میں
 جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اے نبی اور اس کے دونوں ہاتھوں کو بھی بچھندے یعنی اس مرد کی محنت ہو جو دوس کی قوم
 نے غافل بن عمرو اللہی کے ساتھ مدینے میں ہجرت کر آیا تھا سوادان کی ہوا انکو ناموافق پڑی تو نے پڑی کانپوین

۲۲۵۳
 عبد اللہ بن عباس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اے نبی انکو دین کے پھیرنے والے پھر بڑے ہمارے دونوں کو اپنی طاعت پر ق عبد اللہ بن ابی اوفی

۲۲۵۴
 عبد اللہ بن عمر و اللہم فقهہ فی الدین نزلہ ابو مسعود و علیہ السلام دعا یہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو کہ
 حضرت نے فرمایا کہ اے نبی انکو دین کے پھیرنے والے پھر بڑے ہمارے دونوں کو اپنی طاعت پر ق عبد اللہ بن ابی اوفی

۲۲۵۵

۲۲۵۶

اپنی انگلیوں کے درمیان دانے جوڑ کاٹ ڈالے سو وہ گر گیا۔ مصباح میں جا بڑے دو اس پر بیٹھ کر حضرت نے
 مدینے کی طرف ہجرت کی تو طفیل کے ساتھ ایک مرد نے بھی ہجرت کی مدینے میں وہ نہایت بیمار ہو گیا۔ حضرت نے اپنی
 انگلیوں کے جوڑ کاٹ ڈالے خون نہ بہا۔ اسی حد سے وہ مر گیا تو طفیل نے اسکو خواب میں دیکھا کہ اگر بدن کے چھارے
 اگر ہاتھوں کو اپنے چھپائے ہو طفیل نے بوجھا کر تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا اس نے کہا کہ ہجرت کی برکت سے
 میری مصیبت کی طفیل نے کہا کہ اپنے ہاتھ تو کیوں لپیٹے ہو اسے جواب دیا کہ یہ حکم ہوا کہ ہم اسکو نہیں سوار تھے جسکو تو نے خود
 بخود بگاڑا پھر یہ خواب طفیل نے حضرت سے کہا تب حضرت نے اسکو حق میں یہ دعا فرمائی یعنی الہی جیسے تو نے اسے سارے
 بدن پر کرم کیا ہو تو اس کے دونوں ہاتھوں پر بھی کرم کر اس حدیث سے بڑی فضیلت ہجرت کی ثابت ہوئی اس شخص کو اپنے
 مارنے کی نیت نہ تھی کہ حرام موت ہوتی اضطراب سے یہ حرکت ہوئی ہوگی یا شاید ہلاکی کی نیت ہو مگر ہجرت کی برکت اور
 حضرت کی دعا سے اسکی مصیبت ہو گئی۔ **روایت** ہر سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ اللّٰهُمَّ هُوَ لَا وَ أَهْلِي يُعْنِي عَلَيْكَ وَ فَاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ
 وَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ سَلَّمَ مِّنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ
 یعنی علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ زہرا اور حسن اور حسین علیہم السلام جب بخاران کے نصاریٰ نے اسلام کی حقیقت میں
 بہت گستاخوں کی تب حضرت کو حکم ہوا کہ سب اہل گروہ یعنی حضرت اور نصاریٰ بد دعا کریں کہ جو باطل میں ہیں یہ خود اکیلا
 اسپر پڑے اور اس مضمون کی آیت اتری کہ اَوْ خَلَّاهُ لَكَ رِجْلٌ لَّسَ كَ اَوْ يَهْتَمُّ بِمَا يَدِينُ سَلَّمَ مِّنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ
 عورتوں کو تم اپنی عورتوں کو ہم اپنے قریبوں کو تم اپنے قریبوں کو ہم یہ تم خوب گڑا گڑا کے دعا کریں اور چھوٹوں پر خدائی
 لعنت ڈالیں جب یہ آیت اتری تو صبح کو حضرت کے امام حسن کا ہاتھ پکڑے اور امام حسین کو گود میں لیے اور فاطمہ زہرا کو
 کچے پیچھے اور علی رضی اللہ عنہ سب کے پیچھے پھر یہ حدیث فرمائی جب نصاریٰ نے یہ سارے نورانی حکمیں دیکھیں تو ڈرے اور مبالغے
 سے انکار کیا اور جزیہ دینا قبول کیا اس حدیث سے بڑا کمال انجمن پاک کا ثابت ہوا حضرت نے اپنی بیویوں اور صحابہ کو ساتھ
 نہ لیا اس واسطے کہ ایسے وقت میں انکے لینے سے نصاریٰ پر حضرت کا عیب نہ پڑتا اور کمال حقیقت ثابت ہوتی اس واسطے
 کہ رفیقوں اور بیویوں کا نقصان آدمی پر اتنا گراں نہیں ہوتا جتنا اولاد کا نقصان گراں ہوتا اور یہ جو شیعوں کی بات اور حدیث
 سے علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کی دلیل پکڑتے ہیں بعض باجوڑ بات ہیں اس سے اور خلافت سے کیا سناعت ہو قرابت
 اور محبت اور چیز ہو اور خلافت اور چیز اگر صرف قرابت اور حضرت کی محبت خلافت کی شرط ہوتی تو فاطمہ زہرا علی رضی اللہ عنہا
 پر خلیفہ ہونے میں مقدم تھیں حالانکہ کسی کا مذہب نہیں خیم عائشہ اللہ عنہا یعنی مالک بنت خویلد اُحْتِ
 خَدِيجَةُ قَالَتْ لَمَّا اسْتَأْذَنَتْ عَلَيْكَ فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَسْمَاءُ خَدِيجَةُ بِنْتُ خَدِيجٍ
 حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اُمّی یہ ہمارے اسکو بخش وہ ہمارا ہو جو خویلد کی بیٹی اور حضرت خدیجہ
 کی بہن جو یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جبکہ ہمارے حضرت یاسر نے کی اجازت مانگی تو حضرت نے اسکی آواز سے حضرت
 خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد کیا اور بیچا ناف حضرت خدیجہ کے انتقال کے بعد اُمّی بہن ہمارے حضرت کے گھر آئیں اور ہمارے
 یہ کھڑے ہو کہ حضرت سے اجازت گھر میں آنے کی مانگی حضرت کو اُمّی آواز سے حضرت خدیجہ یا بیوی حضرت غنم کے گھر

و اما الشیخ
 ابیہ

۲۲۵۹

تکفلة الاخیار و ترجمہ مشوار و الانوار

۲۲۶۰

۲۲۶۱

بجریہ حدیث فرمائی جو انہیں مسند و تفسیر و احسن الملک اللہ واللہ واللہ واللہ وحده لا شریک لہ لہ
 الملک ولہ العزیز علی کل شیء قدیر اللہ تعالیٰ اب سئل خیر صلی اللہ علیہ وسلم ما بعد ما واعدود
 بک من مہتر من اللہ علیہ وسلم ما بعد ما اللہ تعالیٰ اعدود بک من الکسل وسوء الکبر اللہ تعالیٰ اعدود بک
 من عذاب النار وعذاب فی القبر **کان یقول** اذا امنی واذ اصبحت قال مثل ذلک ایضا اصبحنا
 واصبح الملک اللہ وسلم من عبدہ بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم نے شام کی اور خدا کے ملک نے
 شام کی اور خدا ہی کو شکر ہو کوئی بندگی کے لائق نہیں سوائے خدا کے وہ کیا ہو کوئی انکار شریک نہیں سیکھا ملک ہو اور
 ایک تریف ہو اور وہ چیز نہ کر سکتا ہو الہی میں تجھے اس رات کی نصرت اور اس کے بعد دن کی نصرت انگنا ہوں اور تیری پناہ
 انگنا ہوں میں ات کی برائی اور ان ات کے بعد دن کی برائی سے الہی میں تیری پناہ انگنا ہوں کسی اور تیری کی برائی سے
 الہی میں تیری پناہ انگنا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے یہ حضرت فرماتے تھے شام کے وقت اور صبح ہوتی
 تھی تو بھی اسی طرح فرماتے تھے مگر اسینا و اسی الملک اللہ کی مقام پر اصبحنا و اصبح الملک اللہ فرماتے تھے یعنی صبح کی
 اور خدا کے ملک نے صبح کی اور عایشہ رضی اللہ عنہا لعلہم تقبلہ من محمد وال محمد ومن امہ محمد قال عند الذبح
 سلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نام سے ذبح کرتا ہوں الہی کو قبول کر محمد کی طرف سے
 اور محمد کی آل کی طرف سے اور محمد کی امت کی طرف سے یہ دعا حضرت قربانی ذبح کرنے کے وقت فرماتے وقت حضرت
 عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے ایک میز بھانپ کر والہ کے منہ اور ہاتھ پاؤں سیاہ کیے مگر ایسا پھر فرمایا کہ امر عائشہ
 جھری لا اور اسکو تیرے پھر حضرت نے جھری لیکر اسکو ذبح کیا اور یہ فرمایا **قاریا** عایشہ رضی اللہ عنہا تریہ اذ ذبحا یہ یقینہ
 بعضہا تفسیر سقینا یا دن ربنا کان اذا استسکر انسان الشئ منہ او کانت بہ فرحۃ او حزنہ قال یسبأ بہ
 بالاذن لیس فیہا بخاری اور سلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بسم اللہ یہ مٹی جو ہمارے زمین کی
 مٹی جو ہمارے بطن کے لعاب وہیں سے چکا کرتی جو ہماری بیماری کو ہمارے رب کے حکم سے حضرت کا حمل تھا کہ جب کوئی
 حضرت سے بیماری کی شکایت کرتا یا اس کے ریم کا زخم ہو تا یا کہیں گھاؤ ہو تا تو حضرت زمیں پر کھجی کی لگی لگاتے پھر اٹھا لیتے
 اور فرماتے **ف لعاب وہن اور خاک** سے شفا ہوتا حضرت حضرت کی دعا کی برکت سے شفا ایسا وسطے مرنے کی مٹی کو خاک
 شفا کئے ہیں **ق ان عیاسیہ الہ الا اللہ العلی العظیم الخلیفہ لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا**
اللہ رب السموات والارض اور رب العرش الکبریم کان یقول عند الکرب بخاری اور سلم میں عبداللہ
 ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ زمین کوئی بندگی کے لائق سوائے خدا کے جو ادب بڑائی والا انسان جسم ہو
 زمین کوئی عبادت کے لائق سوائے خدا کے جو بڑے عرش کا مالک ہو زمین کوئی پرستش کے لائق سوائے خدا کے جو آسمان
 اور زمین کا رب ہو اور عزت والے عرش کا رب ہو حضرت انکو رنج اور کمال سختی میں فرماتے تھے **ق المعبودۃ بن شخصہ**
لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وهو علی کل شیء قدیر اللہ لا مالہ لا معاد لہ اعطیت
والصیغۃ لہ ما منعت ولا یفقد کذا الحمد منک الحمد کان یقول فی ذہب کل صلوۃ بخاری اور سلم میں

وہاں سے

۲۲۶۲ عقولہ الذی رجحہ مشاۃ الذی

۲۲۶۵

مغیر وہ شیعہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میں کوئی معبود برحق سوائے خدا کے وہ ایلاہ کوئی اور نہیں ہے نہ ہی
ملک ہو اور اسی کو حمد ہو اور وہ ہر چیز پر قبور ہو اسی کوئی روکنے والا نہیں تیری دی چیز کو اور کوئی کا یہ والا نہیں تیری کی
چیز کو اور میرے رب و ربوبیت ہے کو اس کا نصیب کچھ نہیں کرتا اس ذکر کو ہر نماز کے بعد فرما اسے **وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ**
عَزَّ وَجَلَّ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
عندہ وہ و ہذا لا خائب و خدہ **قَالَ كُنْ عَلَى الصَّفَا بخاری اور سلم بن جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے**
فرمایا کہ کوئی بندگی کے سزاوار نہیں خدا کے سوائے وہ ایلاہ جو کوئی اور نہیں ہے نہ ہی ملک ہو اور ہر چیز پر قبور
پر قادر ہو میں کوئی بندگی کے لائق خدا کے سوائے وہ ایلاہ جو پورا کیا اسے اپنے وعدے کو اور وعدہ کی اپنے بندے کی
یعنی حضرت کی اور تنہا اسی نے اضراب کو اپنے کفار کے گرد ہون کو شکست دی یہ حضرت نے صفا پر فرمایا جب
مکرمع ہوا تب حضرت نے صفا پر اپنی فتح اور مدد کا یہ فکریہ ادا کیا **قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْعَوَاذُ بِاللَّهِ مِنَ اللَّهِ**
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا خَوْفٌ وَلَا فُتُورٌ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا
تَعْلُودُ إِلَّا آيَاتُهُ لَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ
کان یہاں بھی ہے **قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ** اور سلم بن عبد اللہ بن زبیر بن عوام سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے خدا کے وہ ایلاہ جو کوئی اور نہیں ہے نہ ہی ملک ہو اور وہ ہر چیز پر قبور
کر سکتا ہو میں جنس گناہ سے اور نہ طاقت بندگی پر مگر خدا کی توفیق سے میں کوئی معبود برحق سوائے خدا کے اور ہر کسی
بندگی میں کرتے سوائے اُس کے اُس کی نعمت ہو اور اسی کا فضل اور اسی کو عمدہ تعریف ہو سوائے خدا کے کوئی بندگی نہ کہ ان میں
ہا اور وہ حال ہو کہ ہم دین کو صرف اسی کے واسطے خالص کر بیٹے اگرچہ کافروں کو یہ بڑے گریہ حضرت بڑے سے
ہر ایک نماز کے بعد **قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعَةَ وَالْمُلْكَ لَكَ اللَّهُمَّ لَكَ الْإِيمَانُ**
لَكَ الْإِيمَانُ بِطَائِفَةِ التَّائِبِينَ فِي حُجَّتِهِ وَعُمُومَةِ بَنِي إِسْرَءِيلَ اور سلم بن عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ بار بار حاضر ہوں تیری خدمت میں اسی حاضر ہوں خدمت میں کوئی تیرا شریک نہیں میں خدمت میں حاضر ہوں مقرر
حد اور نعمت اور ملک تیرے ہی واسطے خاص ہو کوئی تیرا شریک نہیں حضرت کا معمول تھا کہ اپنے حج اور عمرے میں ہی تلبیہ
فرماتے تھے **فَ تَلْبِيَةُ** اس ذکر کو کہتے ہیں جو احرام باندھنے کے وقت لبیک کی لفظ ملا کہتے ہیں حضرت اس کی کو کراہم
باندھنے کے بعد ہر ایک نماز کے پیچھے اور اپنے پیچے پر چڑھتے اترتے اور لوگوں کے ملنے کے وقت فرماتے ہیں **عَبْدُ اللَّهِ**
میں یہ تلبیہ متفق علیہ ہے **أَمِينَ** اختلاف نہیں امام اعظم کے نزدیک اس سے کم کرنا درست نہیں اگرچہ زیادہ کرے تو غلط
نہیں لبیک عرب میں بکارنے کے جواب میں کہتے ہیں جیسے ہندی میں جی بولتے ہیں بعد کعبہ بنانے کے حضرت ابراہیم
کو حکم ہوا تھا کہ تم سب لوگوں کو قیامت تک حج کے واسطے بکار دو چنانچہ انھوں نے بکارا تھا تو خاندان کا لبیک کہنا
اسی بکارنے کا جواب **قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ** اور سلم بن زبیر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا حاضر ہوں تیری
خدمت میں عمرے اور حج کی نیت کرتا ہوں **فَ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے حج الوداع میں حج اور عمرے کی**

۲۲۹۲

۲۲۹۴

۲۲۹۸

۲۲۹۹

تفہم الدفیانہ و ترجمہ مشافروہ الانوار

ساتھی سنت کے اسکو قرآن کہتے ہیں یعنی ایک احرام سے حج اور عمرہ ادا کرنا اور یہی مذہب ہوا امام اعظم کا کہ قرآن نفل
 جو ستع اور کذا سے متبع یہ کہ اول احرام عمرے کا کرے پھر وہ عمرہ ادا کرے احرام انارے پھر اٹھوین تا پنج حج کے واسطے اور
 احرام باندے تم فردا فردیہ کہ صرف حج کے واسطے احرام باندے عمرہ نکرے بدون حج کیے احرام نہ مارے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
 وَالصَّلٰوةُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْوَہَّابِ وَصَحْبِہِ الْکَرِیْمِ

فقہی

شکر کہ انجام کو پہنچی کتاب یعنی کہ اردو کی بین کربا دوست واپس ہکا اور حق کرو پیر و سنت ہی کار ہو بیان نور کو لے نار کی گم کر ہو سس خرم نمبر وہ کو پرور و کر	علم احادیث کی لب لباب شاہد تازی ہو اجلوہ منا خلق کو سمجھاؤ خود اسکو طبع دل میں نہ بدعات کو دنیا مکان عقل و دیندار کو نکتہ چوس الفہم دینا سے اسے سرور ایار بایں طریقی دعا قبول	جو کہ مطالب تھے براہ فلک گنج خفی دست بدست آگیا اسکو نیز جوان میں رکھ چھوڑو اب بھی توجہ میں ہاگر بھنسا بارب ان اور ارق کو قبول کر تیری ہی سن روح کو ہر دم ہو خاتمہ بانحیہ حق برکت	ترجمے سے آئے تراویح تک کیا ہی ہو اور از زمان بر ملا ہاں کہیں ایسا نہ ستم کج ہو مٹھ تو محمد کو دکھا دیگا کیا مہندر کو اس فیض سے کر بہرہ ور تیرے غم عشق میں جسم ہر خاتمہ بانحیہ حق برکت
--	---	--	---

خاتمہ الطبع

مشارق الانوار روزگار محمدت خالق لیل و نہار ہو جسے ظلمت عدم سے ہلکا کر نور شان وجود کو پہنچایا اور رفع تاریکی
 جل و بیدار نشی کے لیے آفتاب ہدایت روشن فرمایا تحفۃ الاخیار اعصار لغت رسول مختار ہو جسکے طفیل سے ہمیں خیر و اُمۃ
 کلمۃ پایا قرآن رحمت نشان ہمارے واسطے آیا اسکے مضامین اسرار آگین کس کس طرح احادیث صاف میں ہیں سمجھائے
 اسپر بھی جو کچھ چارمی سمجھ میں نہ آئے + آل اطہار اور اصحاب اختیار کے قول جمیل نے عیان فرمائے + ائمہ جدیدین علمائے
 دین نے انکی کملی روایتوں سے بتائے + صَلَّی اللہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ بَعْدَہٗ سَلَامٌ
 شائقان کلام حضرت خیر الانام کو بشارت عمدہ تہنیت گاہ ہنگام زینت انجام میں کتاب ستطاب تحفۃ الاخیار ترجمہ
 مشارق الانوار حاوی احادیث صحیح بنوی رضی الدین حسن ابن حسن صفائی محدث الانانی کی جمع اور
 جامع علوم عقلی و نقلی مولائی خرم علی کی اردو زبان میں ترجمہ کی ہوئی + علمائے حدیث کا جسکی صحت پر اتفاق مقبول اتفاق
 مطبع نامی مشہور نزدیک دور مشی نو لکھنؤ واقع لکھنؤ میں بزمیہ اہتمام و حسن انتظام جناب بابو پر اک نرائن صاحب
 مالک مطبع مذکور بہ جادی الاول ۱۳۸۷ھ مطابق ماہ ستمبر ۱۹۱۹ء بار چارم جان بخش قالب مطبع ہو کر نور افزا
 انظار اور لوالا بصار ہوئی حسن صورت اور محاسن حقیقت میں مطبوع طبائع صفا و کسب ہوتی

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۱۵	مترجم فتاویٰ عالمگیری و ہدایہ و مصنفہ تفسیر مواہب الرحمن۔	۱۵	غین المذہب ترجمہ کامل ہدایہ ہر جلد
۱۵	نور الہدایہ ترجمہ شرح وقایہ اردو۔	۱۵	حامل المتن ترجمہ مولوی امیر علی صاحب
۱۵	ہر جلد یکجا بی مطبوعہ نظامی کاغذ سفید	۱۵	مترجم فتاویٰ عالمگیری وغیرہ کاغذ گندہ
۱۵	ہزار مسئلہ شامل ہفت رسالہ (۱)	۱۵	سفیہ
۱۵	ہزار مسئلہ (۲) مسائل ثمانیہ (۳) صدوسی	۱۵	ہزار جلدین کاغذ خانی پرسترق بھی فروخت
۱۵	مسئلہ (۴) مناجات بدرگاہ باری تعالیٰ	۱۵	کے لیے موجود ہیں۔
۱۵	(۵) حلیہ شریف (۶) نور نامہ (۷) جہل	۱۵	جلد اول۔
۱۵	مسائل مولفہ مولوی عبدالمدین عید	۱۵	جلد دوم۔
۱۵	شرح محمدی منظوم مسائل فقہیہ	۱۵	جلد سوم۔ کاغذ سفید۔
۱۵	محمد خان قندھاری۔	۱۵	ایضاً کاغذ خانی۔
۱۵	تنبیہ الغافلین۔ مسائل وینیہ۔	۱۵	جلد چہارم۔ کاغذ سفید۔
۱۵	حیرت الفقہ۔ مسائل مشکوٰۃ فقہ از مولوی	۱۵	ایضاً۔ کاغذ خانی رنمی۔
۱۵	ابراہیم حسین بنگلوری۔	۱۵	مفتاح الخیۃ۔ از مولوی کریم علی جوہری
۱۵	جواب السائلین۔ بطور استفتاء۔	۱۵	حقیقۃ الصلوٰۃ مع رسالہ بے نازان۔
۱۵	کنز الدقائق۔ اردو ترجمہ از مولوی	۱۵	ترجمہ فتاویٰ عالمگیری۔ کامل ہر جلد
۱۵	محمد سلطان خان۔	۱۵	مع مقدمہ یعنی جلد اول مترجمہ مولانا
۱۵	جہل مسائل فقہ۔ از مولوی ابراہیم حسین	۱۵	احتشام الدین و نابھی ہر سہ جلد مع مقدمہ
۱۵	بنگلوری۔	۱۵	مترجمہ مولانا امیر علی کاغذ سفید و خانی۔
۱۵	رسالہ تجنیر تکفین میت۔ از محمد عمر۔	۱۵	کشف الحاجات۔ ترجمہ اردو والا بدینہ
۱۵	کتب فقہ فارسی	۱۵	از مولوی محمد نور الدین۔
۱۵	ہدایہ۔ پیشانی پر اصل عربی اور تحت	۱۵	رسالہ خلاصۃ المسائل۔ ناز و نرسے
۱۵	بین ترجمہ فارسی مع شرح از علما	۱۵	کے مسائل اور زکوٰۃ اور نکاح و طلاق
۱۵	کلیک جو مدت سے مستداول ہو و مجلد	۱۵	و عثمان کے احکام اور خرید و فروخت و
۱۵	کامل کاغذ سفید و خانی۔	۱۵	وکالت و ضمانت وغیرہ کے جو از عدم جہل
۱۵	رسالہ قاضی قطب۔ فکر ایمان دارکان	۱۵	کی صورتیں اردو میں مفصل بیان کیا ہے
۱۵		۱۵	مع خواہشی مفیدہ از جناب مولوی امیر علی

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۱۱	مباحث الاصول از مولانا ابی انعم بن یوسف	۱۱	مجمع البحرین فی غایۃ الشوریٰ از ملا محمد شاد
۱۲	برجندی شرح مختصر وقایہ از مولانا عبد العزیز	۱۲	تذکرۃ الجمعۃ احکام جمعہ از مولوی عبدالسلام
۱۳	برجندی معتبر شرح	۱۳	تبیان در حکم تباکو و حقہ از ملا معین الدین
۱۴	کنز الدقائق عربی کلان	۱۴	میدان منظوم مسائل فقہ نظم و رسی از ملا ناظم علی
۱۵	جامع الرموز شرح مختصر وقایہ از ملا شمس محمد	۱۵	نام حق مشہور دسی از شیخ شرف الدین نجاری
۱۶	قستانی مست اول	۱۶	ماتہ مسائل سوساکی از مولانا احمد اللہ
۱۷	فتح القدیر بقلم جلی ہدایہ اور بقلم مناسب	۱۷	رحمۃ اللہ
۱۸	حاشیہ فتح القدیر از امام کمال الدین بن الہمام	۱۸	شرح وقایہ فارسی مع حاشیہ مفتی الابرار
۱۹	نہایت مستند و با عظمت شرح مشہور	۱۹	از شاہ عبدالحق محدث دہلوی
۲۰	معروف اور آخرین مکملہ زین الدین آفندی	۲۰	مسکات المتقین مرغوب علمائے دنایت
۲۱	کامل چار جلد ضخیم تفصیل ذیل کاغذ سفید کنندہ	۲۱	از مولوی الہ یار خان
۲۲	ایضاً کاغذ خانی	۲۲	فتاویٰ برہنہ جامع ابواب فقہ از مفتی نصیر الدین
۲۳	ہدایہ حاشیہ جدید نہایت عمدہ زوائد	۲۳	قدوری مترجمہ مولانا ابوالقاسم
۲۴	فوائد تجلی مولانا محمد حسن بنجلی مرخوم	۲۴	شرح فارسی مختصر وقایہ از عبدالرحمن جامی
۲۵	ہر چار جلد کامل دو مجلدات میں تفسیر ذیل	۲۵	نثر فارسی از مفتی نصیر الدین کربانی مخشی
۲۶	۱۔ جلدین اولین عبادات	۲۶	مع فرہنگ
۲۷	۲۔ جلدین آخرین معاملات	۲۷	الابدانہ از قاضی ثناء اللہ رحمہ اللہ
۲۸	ہدایہ مع شرح الکفایہ از سید جلال الدین	۲۸	مع وصیت نامہ
۲۹	کرلانی بہت معروف و مستند مت اول چار جلد	۲۹	شرح مختصر وقایہ کورمیری از مولانا بلال الدین سمرقندی
۳۰	میں اس شرح ہدایہ پر حاشیہ بہت مستند لکھے گئے ہیں کاغذ سفید کامل و تفصیل ذیل	۳۰	کتب فقہ عمری
۳۱	ایضاً جلد اول و ثانی تا آخر نکاح	۳۱	ابوالمکارم شرح مختصر وقایہ از عبداللہ بن محمد بن زبیر
۳۲	ایضاً جلد سوم و چارم تا آخر کتاب	۳۲	